exponovels

کبھی یوں بھی آ میرے دل

میں تو

ارتج شاہ

exponovels

مکمل ناول

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چھ مہینے تاشفین۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف چھ مہینے۔۔۔۔۔۔۔"میں ساری زندگی تم سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

اس کے کانوں میں آواز گھوج رہی تھی۔ سردی سے اس کے لب نیلے پڑنے لگے تھے۔

جے ایف کے نیویارک ائیرپورٹ میں بیٹھی وہ اپنے بیگ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔

اندر کا ڈر تھا کہ کہیں اس کا بیگ اس سے چھین کر کوئی بھاگ نہ جائے۔

لیکن دماغ میں پانچ مہینے پہلے کی سوچیں چل رہی تھیں۔

چھ مہینے ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔؟آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔؟آپ مجھے اس لڑکی کے ساتھ باندھ رہے ہیں وہ بھی پورے چھ مہینے کے لیے۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں نہ صرف کسی اور کو پسند کرتا ہوں بلکہ اس سے شادی کا وعدہ بھی کر چکا ہوں۔

exponovels

اس کی آواز میں الجھن کے ساتھ اس کے لیے نفرت بھی تھی جسے محسوس کر کے وہ خاموشی سے اپنے تایا جان کے پیچھے ہو گئی تھی۔

ہاں تو میں کون سا تمہیں اسے ساری زندگی اپنے ساتھ رکھنے کے لیے کہہ رہا ہوں صرف چھ مہینے تاشفین یہ لڑکی 12 سال سے تمہارے نکاح میں ہے۔

کم از کم اسے چھ مہینے تو دے سکتے ہو نا۔ تم اسے صرف چھ مہینے دو اگر یہ چھ مہینے کے اندر تمہارے دل میں اپنے لیے جگہ نہیں بنا سکی تو تم اسے طلاق دے دینا نا۔

اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس بات کا تم سے کبھی کوئی گلا نہیں کروں گا۔

اس کا سودا کیا جا رہا تھا۔ ہاں یہ سودا ہی تو تھا۔ اس کے تایا ابو اپنے ہی بیٹے سے اس کے لئے ایک موقع مانگ رہے تھے اور وہ خاموشی سے کھڑی ان لوگوں کو سن رہی تھی کیونکہ اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

اس کی زندگی کی حقیقت بس یہ تھی کہ پانچ سال کی عمر میں اس کا اس شخص کے ساتھ نکاح کر دیا گیا تھا۔

اسے بس اتنا پتا تھا کہ تایا ابو اور تائی امی کی طلاق ہو گئی تاشفین اپنی ماں کے ساتھ ہمیشہ کے لیے امریکا روانہ ہو گیا۔

کیوں کہ اس کی ماں کیس جیت گئی تھی۔ اسے اپنے باپ سے ملنے کا موقع کم ہی ملتا تھا اور ایک دن اپنے باپ سے ملنے کی سزا کے طور پر ابراہیم نے اسے اس معصوم کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ اور اس واقعے کے بعد تو تاشفین نے اپنے باپ سے ملنا چھوڑ دیا تھا۔ اور اس کے دل میں تو اپنے باپ کے لیے کوئی جذبات نہیں تھے۔ اس کے لئے وہ کیا ہی کوئی جذبات رکھتا لیکن اپنے دل کا کیا کرتی جس نے دھڑکنا ہی تاشفین ابراہیم کے نام پر سیکھا تھا۔

exponovels

وہ اس سے سات سمندر پار امریکہ کے شہر نیویارک میں رہتا ہے تایا ابو اس کی تصویریں دکھایا کرتے تھے اور وہ چپ چاپ خاموشی سے اپنے محرم سے محبت کر بیٹھی تھی جو آج اسے اپنانے کو تیار ہی نہیں تھا

اور پھر مجبوری کی انتہا یہ تھی۔ وہ اپنے ساتھ لانے کو تیار ہو گیا تھا۔

اس کے ساتھ بینچ پر اچانک کوئی آ کر بیٹھا تو اپنی سوچوں سے باہر نکلتی وہ ذرا سنبھل کر بیٹھی تھی اسے بس اپنے نام کی اناؤنسمنٹ کا انتظار تھا۔

exponovels

رو لینا۔سہہ لینا۔رک جانا۔ہار جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پچھلے پانچ مہینوں سے وہ یہی کر رہی تھی اور آخر آج تھک گئی تھی آج اس نے لوٹ کر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ہاں وہ ہار گئی تھی اپنے تایا کے بیٹے کی بے انتہا نفرت کے سامنے۔وہ تھک چکی تھی۔اب ہمت ہی نہیں رہی تھی یہ سب کچھ سہنے کی۔تائی امی کی مار وہ کھا سکتی تھی۔ان کے طعنے برداشت کر سکتی تھی لیکن اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔

آج وہ تاشفین ابراہیم کا شہر چھوڑ کر جا رہی تھی۔وہ اس کے لئے خط لکھ آئی تھی اس نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

exponovels

اس نے اس کاغذ پر لکھ دیا تھا تاشفین ابراہیم کر لو اپنی محبت سے شادی تناوش تاشفین ابراہیم تمہارے راستے میں نہیں آئے گی۔وہ پہلے بھی کہاں اس کے راستے میں تھی لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے اس نام نہاد رشتے سے بھی آزاد کر دے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس وقت نیویارک ائیر پورٹ پر تھے آخر بابا سے لڑ جھگڑ کر وہ اسے یہاں لانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

اے لڑکی میرے پیچھے آؤ۔۔۔۔۔۔"باہر بھیڑ زیادہ ہو گی۔۔۔۔۔"

وہ ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہوئے اپنا بیگ تھامے اس کا بیگ بھی گھسیٹنے لگا تھا جب کہ وہ بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آ رہی تھی۔

وہ بہت تیزی سے چل رہا تھا جب کہ وہ بھاگتے ہوئے اس کے قدموں کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔

یہاں بیٹھو میں کسی ٹیکسی کا انتظام کرتا ہوں۔وہ جو تیزی سے آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ اچانک رکا۔تناوش اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے آ رہی تھی اس کے اچانک روکنے کی وجہ سے وہ اس کے سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔

اس کی غصے سے بھرپور آواز پر وہ ہاں میں سر ہلا گئی لیکن اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اس کی سٹی گم ہونے لگی تھی۔

جبکہ وہ بیگ اس کے پاس رکھتا بھیڑ سے نکلتا باہر نکل گیا تھا۔

وہ وہیں بینچ پر بیٹھ کر اس کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی تھی پتہ نہیں اس نے کب تک واپس آنا تھا لیکن اتنے سارے انجان لوگوں کے بیچ میں اسے خوف سا آ رہا تھا۔

exponovels

ہائے بے بی۔۔۔۔۔کیا تم اکیلی ہو۔۔۔۔۔۔؟

یہ شہر تم جیسی معصوم لڑکیوں کے لئے نہیں ہے۔اور میرے ساتھ چلو اس کے پاس بیٹھا ایک انگریز انگریزی میں بول رہا تھا۔

جبکہ وہ اسے دیکھتی فورا اٹھ کر کھڑی ہوتی آگے پیچھے تاشفین کیلئے نظر دڑوانے لگی تھی۔

اندر ایک ڈر سا جگا تھا کہیں وہ اسے چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا۔ نہیں وہ تو اسے چھ مہینے نہیں چھوڑ سکتا نہ بابا نے کہا تھا کہ اس کے پاس چھ مہینے ہیں اس شخص کو اپنا بنانے کے لیے اس کے دل میں اپنے لیے محبت قائم کرنے کے لئے اور وہ اسے چھ مہینے دے رہا تھا تو اس طرح اسے اپنے شہر لا کر چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا تھا۔

اس نے اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا لیکن پیچھے کھڑے شخص سے اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اور تاشفین اسے نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔

وہ آنکھیں بند کرتی وہیں کھڑی دل ہی دل میں قرآنی آیات کا ورد کرنے لگی بس ایک ہی دعا تھی کہ یا تو یہ گورا کہیں چلا جائے یا پھر تاشفین واپس آ جائے۔

جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اس نے ہمت کر کے پیچھے دیکھنا چاہا تو وہ انگریز اسے کہیں نظر نہ آیا لیکن تاشفین کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شکر ہے آپ آ گئے۔۔۔۔۔۔

exponovels

آپ کو پتہ ہے ابھی یہاں ایک آدمی مجھ سے عجیب سی باتیں کر رہا تھا اس نے گھبراتے ہوئے بچوں کی طرح اس آدمی کی شکایت کی تھی۔۔

میرا بیگ کہاں ہے۔۔۔۔۔؟ شاید اس نے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔ وہ اسے گھورتے ہوئے سوال کر رہا تھا جب کہ وہ بینچ پر دیکھ رہی تھی اپنا بیگ اس نے مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔

جبکہ تاشفین جو بیگ وہاں چھوڑ کر اس کے سہارے گیا تھا۔ وہ وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

ابھی تو یہیں پر تھا وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی جب اچانک تاشفین کا ہاتھ اٹھا تھا۔

ایر پورٹ میں موجود کئی لوگ اچانک ہونے والی اس واردات کو دیکھنے لگے تھے۔

بیوقوف لڑکی وہ آدمی چور تھا وہ میرا بیگ لے گیا ہے تمہیں اندازہ بھی ہے اس میں میری کتنی امپورٹنٹ چیزیں تھیں۔

وہ بے یقینی سے اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جو اپنا غصہ تھپڑ کی صورت میں اس کے منہ پر نکال چکا تھا۔

کیا تم اتنی اسٹوپڈ ہو کہ کوئی بھی تمہارے پاس آکر تم سے باتیں کرنے لگ جائے گا تو تم آنکھیں بند کر کے اس کے جانے کے انتظار میں بیٹھ جاؤ گی۔۔۔۔؟

ای۔۔۔۔۔ایم۔۔۔۔سو۔۔۔سوری۔۔۔۔۔۔اس نے ہچکیوں کے درمیان بس اتنا ہی کہا تھا۔

exponovels

تمہارا سوری میرا پاسپورٹ اور ویزا واپس نہیں کر سکتا۔اور اسی پاسپورٹ اور ویزے کے ساتھ مجھے دو ہفتے کے بعد دوسرے ملک جانا تھا۔

منحوس آتے ہی زندگی خراب کر دی ہے اس لڑکی نے۔اگر تمہاری وجہ سے میری جاب پر کوئی بھی برا اثر پڑا نہ تو جان سے مار ڈالوں گا تمہیں یاد رکھنا۔۔۔"

۔ایک بار یہ چھ مہینے گزر جائیں تو میں تمہیں ایسی جگہ دفعہ کروں گا کہ ساری زندگی واپس نہیں آپاؤ گی۔بابا نے کہاں پھنسا دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

اب یہاں کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو اٹھاؤ اپنا بیگ اور آؤ میرے ساتھ وہ غصے سے کہتا فون کان سے لگائے ایک دفعہ پھر سے آگے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

تقریبا پندرہ سے بیس منٹ تک وہ آگے پیچھے ہر آدمی کے ہاتھ میں اپنے بیگ کو تلاش کرتا رہا تھا یقیناً اس میں بہت اہم سامان تھا۔

اور اس نے اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اس کا سامان گم کر دیا تھا کاش وہ چورتا شفین کے بجائے اس کا بیگ لے جاتا۔کم از کم اس کا منہ تو نہیں سوجتا۔اور نہ ہی وہ پریشان ہوتا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

پلیز کچھ کر دے یار میری جاب چلی جائے گی وہ ٹیکسی میں بیٹھا کسی سے اردو میں بات کر رہا تھا۔

exponovels

ٹھیک ہے میں باس سے بات کروں گا۔انشااللہ نیکسٹ پروجیکٹ کے لیے وہ تجھے ہی ہائر کریں گے۔بس میرا یہ کام کر دے۔شاید دوسری طرف والا انسان کافی مطلبی تھا۔اور وہ اس کی مدد اپنے مطلب کے لئے ہی کرنا چاہتا تھا۔

ایسے مطلبی دوست ہونے سے بہتر ہے دوست ہی نہ ہو وہ صرف سوچ پائی تھی۔لیکن اس معصوم کو اندازہ نہ تھا کہ دنیا مطلب کی ہے یہاں ہر کوئی اپنے مطلب کے لئے جیتا ہے۔

وہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھی جب کہ اس کا دایاں گال اس وقت جل رہا تھا۔

بابا نے بتایا تھا وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت سخت ری ایکٹ کر جاتا ہے لیکن وہ اسے تھپڑ مار دے گا اسے اس بات کا اندازہ تک نہیں تھا اور اس سے ایسی کوئی غلطی یہاں آتے ہی ہو جائے گی یہ بھی اس نے نہیں سوچا تھا۔

لیکن تاشفین نے بنا سوچے سمجھے اسے تھپڑ مار دیا تھا اور پھر ایسے بھول گیا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

وہ تو شاید بھول ہی گیا تھا کہ اس نے ایسی کوئی حرکت کی ہے لیکن کیا اس کے گال پر پڑا نیل بھی اسے نظر نہیں آ رہا تھا یا پھر اسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

اب نکل آؤ گاڑی سے باہر کیا ساری زندگی اندر ہی بیٹھنے کا ارادہ ہے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اسے سخت سی آواز سنائی دی۔

وہ ہر بڑا کر تیزی سے گاڑی سے باہر نکلی تھی۔جبکہ وہ ٹیکسی والے کو پیمنٹ کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

یہ ایک بہت بڑی عمارت تھی جس میں کافی سارے فلیٹس تھے یقیناً وہ اسی میں سے ایک فلیٹ میں ہی رہتا تھا۔

exponovels

اس نے لفٹ کا بٹن پریس کرتے ہوئے اندر قدم رکھا جبکہ وہ ہچکچاتے ہوئے اس کے پیچھے ہی لفٹ میں داخل ہوئی تھی۔

جتنی لمبی یہ عمارت تھی۔اسے اندازہ نہ تھا کہ وہ اتنی جلدی 49 فلور پر پہنچ جائیں گے۔

وہ تو اس سے بات ہی نہیں کر رہا تھا اس کے بٹن پریس کرنے پر اسے اندازہ ہوا تھا کہ اس کا فلیٹ 49 فلور پر ہے۔

وہ باہر نکلتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیا کہہ کر پکارے یا پکارے بھی یا نہیں۔اسے آج تک کسی نے اس طرح سے نظر انداز نہیں کیا تھا یہ شخص تو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا کیا اس طرح سے گزرنے والے تھے اس کے چھ مہینے کیا وہ اس شخص کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر سکتی تھی۔

اس کی زندگی آسان یا خوبصورت کبھی بھی نہیں رہی تھی ماں باپ کے مرنے کے بعد اس نے تائی امی کے طعنے سہے تھے مار بھی کھائی تھی۔

وہ بہت عرصے سے یہ سب کچھ برداشت کر رہی تھی۔اور وہ جانتی تھی کہ اس کی آگے کی زندگی بھی آسان نہیں ہو گی یہ شخص جو اپنے باپ سے ہی سیدھے منہ بات نہیں کرتا وہ کہاں اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہے گا۔

وہ پہلے سے ہی تیار تھی اس کے اس رویے کے لیے لیکن نہ جانے کیوں اس شخص کا یہ رویہ اسے تکلیف دے رہا تھا۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کا غصہ اس کی نفرت محسوس کر رہی تھی۔

exponovels

تایاابو نے کہا تھا کہ تم محبت کے قابل ہو تناوش اور مجھے یقین ہے کہ تم تاشفین کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر لو گی

۔

اور اس نے کہا تھا تایاابو وہ مجھے کبھی قبول نہ کرے وہ مجھے کبھی بھی اپنی بیوی نہ مانے۔ میں کبھی ان سے شکایت نہیں کروں گی میں اس شخص سے صرف اس کا نام مانگوں گی۔ صرف اس کی پہچان مانگوں گی۔ مجھے اس کی محبت نہیں چاہیے۔ مجھے اس کا ساتھ نہیں چاہیے۔ مجھے صرف اس کا نام چاہیے۔

اور یہ سچ تھا۔ وہ اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی زبردستی کے رشتے نبھانا آسان نہیں ہوتا۔

یہ آسان نہیں تھا۔ وہ شخص جو اسے جانتا تک نہیں تھا اسے دیکھا تک نہیں تھا وہ اس سے محبت تو نہیں کر سکتا تھا۔

اور وہ تو یہ بھی جانتی تھی کہ وہ کسی اور کو چاہتا ہے اور اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل کرنا چاہتا ہے۔

اس کی نظر میں تناوش صرف چھ ماہ کا بوجھ تھی جسے کسی بھی طرح سے نبھا کر وہ اسے ہمیشہ کے لئے پھینکنے والا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کمرا کھولو۔ تم جب تک یہاں رہو گی اسی کمرے میں رہو گی۔ تمہارا سارا سامان اس کمرے کے اندر ہونا چاہیے باہر کچھ بھی مجھے نظر نہ آئے ایک ہفتے کے اندر اندر میں تمہارے لئے کسی ہوسٹل کا انتظام کر لوں گا۔

اور اس کے بعد تم یہاں سے ہوسٹل شفٹ ہو جاؤ گی۔ اور اس کے بعد میں تم سے کوئی تعلق نہیں ہو گا چھ مہینے کے بعد تم یہاں سے پاکستان واپس لوٹ جاؤ گی۔

ان چھ مہینوں میں کوشش کرنا کہ مجھے اپنی شکل کم سے کم دکھاؤ مجھے تمہارا چہرہ دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔

exponovels

وہ بہت سکون سے ایک کمرا کھولتے ہوئے اسے دیکھا رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اس کی اہمیت بھی بتا رہا تھا۔

اسے تناوش میں رتی برابر دلچسپی نہیں تھی یقیناوہ اس کے جوڑ کی ہر گز نہیں تھی۔

وہ اپنے لئے اس جیسی لڑکی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا۔اور اسے ہی اپنی زندگی شامل کرنا چاہتا تھا اس کی کوئی جگہ نہیں تھی تاشفین کی زندگی میں۔اور اسے اس بات کو قبول کرنا تھا یا پھر اس شخص کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کرنا تھا۔

وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کیونکہ وہ یہاں صرف اپنا اپ لے کر نہیں آئی تھی وہ یہاں اس باپ کی امید لے کر آئی تھی جس نے کہا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ تم میرے بیٹے کے دل سے میرے لیے بھی ساری تلخی مٹا دو گی میرا بیٹا میرے پاس لوٹ کر آئے گا۔

لیکن یہ شخص تو اسے ہی اپنے ساتھ رکھنے کو تیار نہیں تھا وہ تو اسے کسی اور کے لیے کیا مجبور کرتی وہ تو اسے خود سے دور کر رہا تھا اسے کسی ہوسٹل میں شفٹ کر رہا تھا۔

اسے کمرے میں چھوڑ کر وہ سامنے والے کمرے میں داخل ہوا تھا اور دروازہ اس کے منہ پر بند کر چکا تھا یہ فلیٹ زیادہ بڑا نہیں تھا اس میں صرف دو کمرے تھے۔اوپن کیچن اور باتھ روم تھا ساتھ ایک چھوٹی سی بلکنی رہی تھی۔

اسے سخت بھوک لگ رہی تھی لیکن اس کی اجازت کے بنا وہ اس کے کچن میں داخل نہیں ہونا چاہتی تھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ بلکنی کی طرف آئی تھی اس نے صرف ایک نظر وہاں کھڑے ہو کر نیچے کی طرف دیکھا تھا اس کا سر بری طرح سے گھوما اور اگلے ہی لمحے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے پیچھے ہٹ گئی تھی۔

exponovels

یہاں کچن ہے۔اپنے لئے محنت خود کرنی پڑے گی کچھ بنا کر کھالینا۔ناتو مجھے تمہاری خدمتوں کی ضرورت ہے اور نہ ہی مجھ سے ایسی امید رکھنا وہ خود کچن میں کام کر رہا تھا۔

وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی اس کے کپڑے بدل چکے تھے۔وہ وہ فریش سا یقیناً نہا کر نکلا تھا۔اور اب اپنے لئے کچھ بنا رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے پیچھے آ رکی تھی۔

جب کہ وہ بریڈ پر بٹر لگاتا چائے کا کپ اٹھاتا واپس کمرے میں گھس گیا تھا۔

اس کے کمرے میں جاتے ہی اس کی بھوک چمک اٹھی تھی اس نے ایک نظر چائے کے برتن دیکھے تھے جس میں تھوڑی سی چائے موجود تھی شاید اس نے اس کے لیے بھی بنائی تھی دل خوش فہم سا ہوا چائے کپ میں ڈھالتے ہوئے اس نے بھی اسی کے انداز میں بریڈ پر بٹر لگایا تھا۔

اور پھر اپنا کپ اور پلیٹ اٹھا کر اسی کے انداز میں کمرے میں جا بند ہوئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین گہری نیند سو رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا۔

اتنی رات کو بلا کون اسے فون کر سکتا تھا۔۔۔؟

اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھول کر اپنا فون اٹھایا تھا۔

exponovels

جہاں پر ابراہیم صاحب کا لنگ لکھا ہوا تھا۔

حد ہے انہیں شاید اندازہ بھی نہیں ہے کہ یہاں نیویارک میں اس وقت کیا ٹائم ہوا ہے۔

اپنی نیند خراب ہونے کی وجہ سے وہ اچھا خاصا جھنجھلایا ہوا تھا۔

السلام علیکم فون اٹینڈ کرتے ہوئے اس نے کان سے لگایا۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو تم۔۔۔۔؟

مجھے لگ رہا ہے کہ میں نے تمہاری نیند خراب کر دی اس کی آواز سے شاید وہ اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ سو رہا تھا۔

جی بالکل ایسا ہی ہے آپ نے میری نیند خراب کر دی ہے۔ایک بار وقت تو دیکھ لیتے آپ اس نے اپنی ناراضگی نہیں چھپائی تھی۔

ایم ریلی سوری بیٹا مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔اصل میں، میں تناوش کے لیے کافی پریشان تھا پتا نہیں وہاں ایڈجسٹ بھی کر پا رہی ہو گی یا نہیں۔بابا نے اسے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی تھی۔

کیوں ایڈجسٹ نہیں کر پائے گی وہ اور آپ کو اس کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔؟

اگر آپ نے اسے یہاں بھیج ہی دیا ہے۔

تو پھر کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔؟ایک تو اسے اپنی نیند خراب ہونے کا بہت افسوس ہو رہا تھا کیونکہ صبح ہی صبح اس نے اپنے کام پر جانا تھا اور پھر اتنی رات کو بابا کی یہ بات اسے بالکل بے تکی لگ رہی تھی۔

وہ میری بیٹی ہے تاشفین مجھے اس کی فکر کیوں نہیں ہو گی بلا۔۔۔؟بابا نے اسے بہت اسٹرونگ ریزن دیا تھا۔

exponovels

اگر آپ کو اپنی بیٹی کی اتنی ہی فکر تھی بابا جان تو پھر آپ نے اسے یہاں پے بھیجا ہی کیوں وہی رہنے دیتے نہ اپنے پاس ۔اب فضول میں آدھی رات کو آپ میری نیند خراب کر رہے ہیں۔

وہ بولا تو سارے لحاظ بھلا کر بولا۔

دیکھو تاشفین تمہاری نیند خراب ہونے کی وجہ سے میں تمہیں سوری بول چکا ہوں اب پلیز تم میری بیٹی سے میری بات کروادو بابا نے اس کی بات کا برا منائے بغیر کہا تھا۔

وہ اپنے روم میں ہے۔شاید سو چکی ہو گی میں آپ کو صبح فون کروں گا۔

اس نے جلد بازی میں کہا تھا یقیناوہ سونا چاہتا تھا۔

لیکن دوسری طرف موجود شخص تو اس کی بات سن کر پریشان ہو گیا تھا۔

کیا مطلب اپنے روم میں۔۔۔۔۔؟

وہ الگ کمرے میں کیوں ہے تاشفین۔۔۔۔۔؟کیا وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں نہیں رہی۔

ان کی آواز میں غصہ کو محسوس کر چکا تھا۔

میں نے آپ سے کب کہا تھا کہ میں اسے اپنے ساتھ اپنے روم میں رکھوں گا وہ بھی اب نیند بھلائے ان سے مخاطب ہوا تھا۔

تاشفین تم اس سے رشتہ نبھاؤ گے۔بابا نے جیسے تھک ہار کر کہا تھا۔

exponovels

جی بالکل میں اسے چھ ماہ تک اپنے پاس ہی رکھنے والا ہوں۔وہ یہیں پر رہے گی۔آپ نے اسے چھ مہینے تک میرے سر پر مسلط کیا ہے۔اور چھ مہینے ختم ہونے سے پہلے میں اسے واپس آپ کے پاس نہیں بھیجوں گا۔

وہ جیسے بے فکر کر رہا تھا جب کہ بابا بس یہ سوچ رہے تھے کہ اگلے چھ مہینے وہ اسے یوں ہی الگ کمرے میں رکھے گا۔

میں نے صرف اسے تمہارے ساتھ بھیجا نہیں ہے رخصت کیا ہے میں نے اسے تمہارے ساتھ تا شفین ابراہیم میں نے اسے تمہاری بیوی بنا کر بھیجا ہے تمہارے گھر کا شو پیس نہیں۔

اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ اس طرح اس معصوم بچی کے ساتھ زیادتی کر کے تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ایسا کچھ نہیں ہو گا یہ بات یاد رکھنا۔

اگر تمہیں اپنے حصے کی جائیداد چاہیے تو تمہیں اس بچی کے ساتھ اس رشتے کو نبھانا ہو گا۔

سنا تم نے یہ مت سوچنا کہ چھ مہینے تک تم بس اسے اپنے ساتھ رکھ کر میری جائیداد کے وارث بن جاؤ گے ایسا کچھ نہیں ہو گا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی ہمارے بیچ آپ نے کہا تھا کہ آپ اسے صرف میرے ساتھ بھیجیں گے وہ اتنے زور سے غرایا تھا کہ دوسرے کمرے میں اپنی نیند کے لیے ہلکان ہوتی تناوش تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے کمرے تک آئی تھی۔

میں یہ سب کچھ نہیں جانتا تھا تا شفین تم اسے خود سے الگ نہیں کر سکتے اگر تمہیں میری جائیداد سے اپنے حصے کی طلب ہے تو تمہیں میری بات ماننی پڑے گی۔

exponovels

آپ زیادتی کر رہے ہیں بابا۔انہیں کافی دیر کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

میں تمہیں کل فون کروں گا۔بلکہ روز فون کروں گا۔تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا نہیں۔مجھے نہیں پتہ لیکن اپنی بیٹی کے ساتھ میں کسی طرح کی کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گا تاشفین یہ بات یاد رکھنا۔

تم مجھ سے غصہ ہو۔۔۔۔۔۔ہاں میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے لیکن وہ بچی بالکل بے قصور ہے اس نے تو زندگی میں کبھی کسی چیز کی خواہش تک نہیں کی۔

وہ ابھی بول ہی رہے تھے جب اس نے فون بند کر دیا۔فون ایک طرف پھینکتے ہوئے وہ واپس بیڈ پر لیٹ گیا۔

دماغ میں اچانک بہت ساری سوچیں آچکی تھیں۔

اگر میں نے اس لڑکی کو ہوسٹل بھیج دیا۔تو یہ اور زیادہ مسئلہ ہو جائے گا۔اگر بابا نے سچ میں روز روز فون کرنا شروع کر دیا تو۔۔۔۔۔۔؟

تو میرا خواب ادھورا رہ سکتا ہے ایک ہی تو امید لگی ہے۔مجھے رسک نہیں لینا چاہیے۔

اور میرا نہیں خیال کہ یہ لڑکی بابا کے ساتھ اس طرح کا جھوٹ بولے گی۔وہ میرے لیے تو کچھ نہیں کرنے والی ۔مجھے خود ہی اپنے لئے کچھ کرنا پڑے گا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

جبکہ کافی دیر اس کی کوئی آواز نہ آنے پر واپس اپنے کمرے کی طرف لوٹ گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

صبح اس کی آنکھ کھلی تو تقریبا آٹھ بج رہے تھے وہ جلدی سے فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلا تھا جب اسے وہ کچن میں کام کرتی نظر آئی۔

وہ اسے اگنور کرتا اپنے لئے ناشتہ بنانے لگا تھا۔جب اس نے ایک پلیٹ اس کی طرف بڑھادی۔

میں نے آپ کا ناشتہ بنادیا ہے اور چائے میں نے بالکل ویسی بنائی ہے جیسے کل آپ نے خود بنائی تھی۔

آپ کو کچھ اور کھانا ہے تو بتائیں وہ بھی بنادوں گی۔اس نے مسکراتے ہوئے وہی رکھے چھوٹی سی میز پر اس کے لئے ناشتہ لگایا تھا۔

تم نے میرے لئے ناشتہ کیوں بنایا میں اپنے کام خود کرنے کا عادی ہوں مجھے ان سب کی ہر گز ضرورت نہیں ہے۔

آج کے بعد میرے لیے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں اس کا لہجہ ویسا ہی تھا سخت کڑوا۔

مجھے لگا آپ ناشتہ بناتے بناتے لیٹ ہو جائیں گے آپ نے کہا تھا نہ کہ آپ کو صبح آٹھ بجے نکلنا ہے اسی لئے میں نے بنا دیا۔

اس نے سہمے ہوئے انداز میں اسے وجہ بتائی تھی جبکہ وہ اسے گھورنے لگا اس نے اسے کب بتایا تھا کہ اسے آٹھ بجے نکلنا ہے یہ بات تو اس نے فون پر اپنے ایک دوست سے کہی تھی۔

میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے آٹھ بجے نکلنا ہے وہ ابرو اچکا کر اسے سخت نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا۔

نہیں آپ نے فون پر کسی سے کہا تھا میں یہی کھڑی سن رہی تھی۔

لڑکی اپنے کام سے مطلب رکھو مجھ پر نظر رکھنا چھوڑ دو۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

exponovels

میں آپ پر نظر نہیں رکھ رہی تھی تاشفین میں تو بس۔۔۔۔۔۔۔"

بس جتنا پوچھوں اتنا ہی جواب دیا کرو۔تمہاری فضول باتیں سننے کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس۔

اور آج کے بعد میرے کسی بھی کام کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں۔

بلکہ ویٹ آمنٹ کیوں ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔ضرورت تو ہے۔

اب میں تمہیں اس گھر میں مفت کی روٹیاں توڑنے تو لایا نہیں ہوں۔اگر بابا نے تمہیں 6 مہینے کے لئے میرے سر پر مسلط کر دیا ہے تو یہ جو چھ مہینے میں تمہیں کھلاؤں گا پلاؤں گا اس گھر میں رکھوں گا تو اس چیز کا معاوضہ تمہیں ادا کرنا پڑے گا۔

تو آج سے ہی کام پر لگ جاؤ اس گھر کا ایک ایک کونا تم چمکاؤ گی مجھے گندگی سے نفرت ہے۔اور رات کا کھانا بھی تم بناؤ گی۔آئی بات سمجھ میں وہ اسے گھورتے ہوئے بولے جا رہا تھا جب کہ اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا۔

گڈ فوریو۔۔۔۔اس نے سامنے کرسی گھسیٹتے ہوئے اپنا ناشتا شروع کیا تھا۔

وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔تاش۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس کے غصے سے اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔وہ ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگا۔

جب زبان ساتھ دے تب بول لینا فی الحال ہاتھ چلا کر کام ختم کرو۔وہ جلدی جلدی ناشتہ کرتا اٹھا تھا۔اور پھر اسے کچن میں چھوڑ کر خود اپنے روم پر چلا گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

کیا آپ مجھے ہوسٹل نہیں بھیجیں گے اور میں رات کو کھانے میں کیا بناؤں۔وہ کمرے سے اپنا سامان لے کر باہر دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی تھی۔

دیکھ لو جو بھی سمجھ آئے بنا دینا اور تمہارے ہوسٹل کا خرچہ میں افورڈ نہیں کر سکتا۔اور تم ماشاءاللہ سے اتنی ویل ایجوکیٹڈ اور کونفیڈنٹ ہو کہ جاب تمہارے بس کی بات نہیں۔

کہ خود ہی اپنا خرچہ اٹھا کر میرے سر سے یہ بوجھ اتار دو۔

تو ہوسٹل میں جانے کے خواب چھوڑ دو اور یہی اس گھر میں رہ کر یہ چھ مہینے گزارو اور یہاں سے ہمیشہ کے لئے پاکستان واپس دفع ہو جاؤ۔

وہ سکون سے کہتا باہر نکل گیا تھا۔جب جاتے جاتے اسے بھی سکون دے گیا۔

وہ اب تک یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ایک انجان جگہ پر بنا کسی سہارے کے کس طرح سے رہے گی پر سکون ہو گئی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

کہ تاشفین اس سے اس طرح سے بات کیوں کرتا ہے۔

زبردستی کے رشتے نبھائے نہیں جاتے یہ وہ بھی سمجھ سکتی تھی لیکن وہ کم از کم ٹھیک سے بات تو کر سکتا تھا کل اس نے اسے تھپڑ مارا تھا اور اپنے رویہ کی معذرت تک نہ کی۔

اور اب اسے لو کانفیڈنس اور کم پڑھے لکھے ہونے کا طعنہ بھی دے گیا تھا۔

exponovels

یہاں تک کہ وہ اس سے گھر کے کام اس لیے کروانا چاہتا تھا تاکہ وہ اس پر اپنے خرچ کیے گئے روپے پیسے کا حساب کر سکے۔

وہ اپنے ذہن کو اس کی طرف سے ہٹاتے ہوئے گھر میں نظر دوڑانے لگی گھر کا ایک ایک کونا بالکل صاف ستھرا تھا ۔اس نے ٹھیک کہا تھا کہ اسے گندگی سے نفرت ہے وہ سچ میں بہت نفاست پسند تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

سر نے تمہیں اوٹ اوف کنٹری والے پروجیکٹ سے نکال دیا۔

کیونکہ آج صبح آٹھ بجے تم نے اپنے ٹرانسپورٹ پیپرز سر کے آفس میں جمع کروانے تھے۔

تعیش تم اتنے غیر زمہدار تو کبھی بھی نہیں رہے تھے تم نے آج ہر حال میں کام کرنا تھا لیکن اب یہ پروجیکٹ سفیر کے ہاتھ لگ چکا ہے۔

اس کے آفس کے ورکر نے اسے ساری معلومات دیے تھے جبکہ وہ سفیر کا نام سن کر شاکڈ ضرور ہوا تھا۔

کل تک وہ اس کی مدد کرنے کے لیے ایک ایک سیکنڈ میں فون کر رہا تھا اور اب اس کے پیپر کا انتظام کرنے کے بجائے اس نے اپنے پیپرز سبمنٹ کروا دیے تھے۔

سچ ہے دنیا مطلب کی ہے۔یہ وہ دور ہے جہاں ایک انسان دوسرے کی کامیابی نہیں دیکھ سکتا۔

اس لئے اس نے آج ہی اپنے پیپر دوبارہ بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔

جب اچانک ہی اس کے آفس میں شور سا مچ گیا۔

exponovels

میم روز آج پہلی دفعہ اس آفس میں آئی تھی۔وہ ہولی وڈانڈسٹری کی بہت بڑی ڈائریکٹر تھی۔

اور آج کل اپنے نیکسٹ پروجیکٹ کے لئے ایک نیو میل فیس کی تلاش میں۔

وہ جہاں جہاں سے گزر رہی تھے ہر کوئی انہیں دیکھ رہا تھاوہ بے تحاشا حسین تھی۔کوئی اسے ایک دفعہ دیکھ لے تو نظر اس پر سے ہٹا نہیں سکتا تھا۔

ایسااس آفس کے مردوں کا کہنا تھا۔

وہ ایک ادا سے چلتی سامنے باس کے کیبن کے اندر چلی گئی تھی جبکہ اسکے جاتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جب تھوڑی دیر کے بعد اسے باس کے کمرے سے بلاوا آیا تھا۔

وہ پروجیکٹ سے آؤٹ ہو چکا تھا تو پھر باس اسے اپنے روم میں کیوں بلا رہے تھے۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنا کیا گیا کام فائل میں سیو کرتا جلدی سے اسے اٹھا کر آفس کی طرف آیا تھا شاید اب بھی چانسز تھے۔یہ پروجیکٹ اس کو ملنے کے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گڈ مارننگ سر گڈ مارننگ میم وہ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے ہوئے ان کے آفس میں داخل ہوا تھا جہاں وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب کھڑے تھے۔

او تعیش تم سے روز کوئی ضروری بات ڈسکس کرنا چاہتی ہیں بیٹھو وہ اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگے میم روز جو کسی کو منہ ہی نہیں لگاتی تھی۔

exponovels

بلکہ کافی مغرور مشہور تھی اس کے لئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی۔اسے حیرت ہوئی تھی وہ سر کو خم دیتا کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا۔

ہیلو ینگ مین بی ریڈی میں تمہیں شوکڈ دینے والی ہوں وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھی۔

جی میں منتظر ہوں۔۔اس نے مسکرا کر اسی کے انداز میں انگلش میں جواب دیا تھا۔

میں نے تمہیں کچھ دن پہلے اس آفیس کے ورکرز کی ایک تصویر میں دیکھائی تھا۔

وہاں بہت سارے چہرے تھے لیکن میری نظر صرف تم پر گئی جانتے ہو کیوں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی تو تاشفین کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آگئی وہ اپنی پرسنیلٹی کے سارے رنگ خوب سمجھتا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ ہولی وڈ کی یہ ڈائریکٹر اسے بہت فائدے کی بات بتانے والی ہے۔

میں تمھیں اپنے اگلے برانڈ کا فیس بنانا چاہتی ہوں میں تمھیں اپنے برانڈ کیلئے سائن کرنا چاہتی ہوں وہ سکون سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اسے اپنی طرف سے جھٹکا دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

مجھے بہت خوشی ہوئی میم کہ۔آپ نے مجھے یہ آفر کی بٹ آئی ایم سوری آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ مجھے اس آفر میں کوئی دلچسپی نہیں ہے میں ٹی وی پر آکر نہیں ٹی وی کے پیچھے سے اپنا کام کرنا چاہتا ہوں۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جب کہ اس کا باس اس ریجیکشن پر حیران رہ گیا تھا۔

exponovels

روز کو آج تک کسی بھی ماڈل نے انکار کرنے کی ہمت نہیں کی تھی اور وہ کیسے ایک ہی لمحے میں انکار اس کے منہ پر مار چکا تھا روز کے چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے وہ غصے سے دیکھ رہی تھی۔

ایسی افرز روز روز نہیں ملتی تعیش ابراہیم۔اس کے آفس میں موجود کوئی بھی انسان اسے اس کے صحیح نام سے نہیں پکارتا تھا۔

لیکن اسے اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا اسے یقین تھا وہ جلد ہی اپنی ایک الگ پہچان بنالے گا جس کے بعد سب لوگ اسے اس کی اصل پہچان سے جانیں گے۔

ایسی آفر مجھے چاہیے بھی نہیں۔آپ کا شکریہ۔سر اگر اجازت ہو تو میں باہر جا کر اپنا کام کروں۔اس دفعہ اس نے اپنے باس کو مخاطب کیا تو وہ ہاں میں سر ہلا گیا جب کہ وہ خاموشی سے اپنی فائل لیے باہر نکل آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اومائی گاڈ تمہیں روز جیکسن نے اپنے برانڈ کے لئے ماڈلنگ آفر کی اور تم نے اسے رجیکٹ کر دیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تھا۔

میں یہاں دن رات اس کے آفس کے باہر کے چکر کاٹتی ہوں۔اس کا ایک دیدار تک نہیں کر پاتی اور تم خود اس کی آفر ریجیکٹ کر چکے ہو۔

ماہرہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے ایسا کچھ کیا ہے وہ صرف کندھے اچکا گیا۔

ماہر امیں ایکٹنگ اور ماڈلنگ میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں مجھے ڈائریکٹر بننا ہے۔

exponovels

مجھے خود فلم بنانی ہے سکرین پر آکر لوگوں کے لئے انٹرٹینمنٹ کا سامان نہیں بننا چاہتا مجھے ایک ڈائریکٹر کے طور پر اپنی پہچان بنانی ہے یہ لاکھوں کے کورسز۔ عجیب عجیب طرح کی کلاسیز میں نے ایکٹنگ کرنے کے لئے نہیں لی۔ میں کسی برانڈ کا ایمبسٹر بننے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔

مجھے خود ایک برانڈ بننا ہے اور تم دیکھنا۔ ایک دن میں اپنا یہ خواب پورا کروں گا میں ایک ڈائریکٹر بنوں گا۔

وہ یقین سے بول رہا تھا جبکہ ماہرہ جو اس کی بات سن کر کافی بیزار ہو گئی تھی اپنا موڈ ٹھیک کرنے لگی۔

وہ اسے سمجھا نہیں سکتی تھی اس کے خواب اس کے عزم الگ تھے۔

او کے فائن چھوڑو ان سب باتوں کو چلو آج تمہارے گھر چلتے ہیں دونوں پارٹی کریں گے۔ تم نے بے شک یہ آفر قبول نہیں کی لیکن تمہیں آفر آئی تو۔ پارٹی تو بنتی ہے۔ وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولی۔

ویسے پارٹی تو سچ میں بنتی ہے۔ کیونکہ اس روز کی شکل دیکھنے لائک تھی۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔

اسے سچ میں اس کے آفر ریجیکٹ کر کے بہت مزہ آیا تھا۔

آنے والے وقت میں وہ اس کا مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور وہ اسے اپنے برینڈ کا ایمبسٹر بنانے میں انٹرسٹڈ تھی۔

مائرہ اس کی بات کے مزے لیتے ہوئے اس کے ساتھ ہی ریسٹورنٹس سے باہر نکلی تھی۔

جبکہ اب وہ دونوں تاشفین کے گھر جا کر روز کی آفر رجیکشن کی پارٹی کرنے والے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین بے بی تم ناہر چیز میں زیرو ہو شادی کے بعد بھی کیا یہ سارا کچھ مجھے کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

میں تمہیں پہلے بتا رہی ہوں "یہ سارے کام تم کرو گے میں نہیں۔۔۔"

اس کے ساتھ اوپر آتے ہوئے مائرہ اسے اپنے فیوچر پلان بتا رہی تھی جب کہ وہ اس کی باتوں پر مسکراتا ہوا قدم بڑھائے جا رہا تھا۔۔۔

اوہیلو مسٹر میں تم سے بات کر رہی ہوں تمہیں سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔؟

ہیلو مس میں نے تم سے شادی کرنی ہے یہ کس بے وقوف نے کہا تم سے جو تم مجھے سمجھا رہی ہو۔۔۔اور یہ کیا تم ابھی سے ہی فیوچر پلاننگ کر کے بیٹھی ہو۔۔۔؟ وہ اسی کے انداز میں بولا۔

تم کہو یا نہ کہو میں جانتی ہوں تم میرج مٹیریل ہو۔اور میرے جیسی حسین لڑکی جو دن رات تمہارے ساتھ ہوتی ہے۔اس کو اگنور تو تم کر ہی نہیں سکتے۔

واہ خود سے ہی خوش ہوتی بیٹھی خواب دیکھتی رہو مائرہ بی بی نہ تو میں فلرٹ مٹیریل ہوں اور نا ہی میں میرج مٹیریل ہوں۔

میری زندگی کا ایک۔۔۔۔۔۔۔"

ہاں ہاں تمہاری زندگی کا ایک مقصد ہے تم کچھ بننا چاہتے ہو تم اپنی زندگی میں کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ اپنا نام بنانا چاہتے ہو بلا بلا بلا۔۔۔"سب پتا ہے مجھے لیکن ان سب چیزوں میں شادی کیا کہیں نہیں ہے ۔۔۔۔۔؟ وہ جلدی جلدی بولتی اس سے پوچھنے لگی جبکہ اس کے انداز پر بے ساختہ مسکرایا تھا۔

exponovels

شادی ہے نہ ڈارلنگ کیوں نہیں ہے۔ لیکن ابھی نہیں ہے فلحال میں بہت کچھ کرنے کاارادہ رکھتاہوں۔ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے۔

جب تک میں کامیابی کامزہ نہ چکھ لوں تب تک مجھے اپنی زندگی میں کسی طرح بھی کوئی ٹینشن نہیں چاہیے اور ڈیئر ماہرہ میرے انتظار میں مت بیٹھی رہنا کوئی اچھالڑکا ملے تواس سے شادی کر لینا۔

کل کو یہ نہ کہنا کہ میری وجہ سے تم ساری زندگی کنواری بیٹھی رہی اور بعد میں میں تمہیں منہ نہیں لگایا۔۔۔۔وہ مزے سے اسے چھیڑ رہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔؟تم بعد میں میرے ساتھ کچھ ایسا کرنے والے ہو وہ صدمے میں تھی۔

دنیا مطلب کی ہے مائرہ ڈارلنگ اور تم تو میرے کسی کام کی بھی نہیں ہو تم سے بھلا مجھے کیا مطلب ہو سکتا ہے ۔۔۔۔۔؟

میں تمہیں کوئی جھوٹے لارے نہیں لگا رہا۔تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو۔میرے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو مجھے پسند کرتی ہو سچ کہوں تو میں بھی تمہیں پسند کرتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تم اپنی زندگی ڈسٹرب کرو۔

میرا اگلے دس سال تک شادی کا کوئی پلان نہیں ہے اور اگر میں اگلے دس سال تک ڈائریکٹر نہ بن پایا تو اس سے اگلے دس سال بھی میری شادی کی کوئی پلاننگ نہیں ہے۔اور اگر میں اسی سال ڈائریکٹر بن گیا تو میں اسی سال شادی کر

exponovels

لوں گا جس کے چانسز نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کیونکہ میری جیب میں اتنے پیسے ہیں نہیں اور کوئی مجھ پر پیسہ لگائے اتنا خوش قسمت میں ہوں نہیں۔۔اور ویسے بھی ڈائریکٹرز شادی وادی کے چکر میں کہاں پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔

میں دس سال تک انتظار کروں گی تمہارا۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

اور اس کے بعد کیا ہو گا۔۔۔؟ وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا جب لیفٹ اس کی منزل پر رکی۔

اس کے بعد تم مجھ سے شادی کرو گے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب اتنا بڑا ڈائریکٹر بن کر میں پھر بھی تم سے شادی کروں گا۔ وہ صاف انداز میں اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔

جب مائرہ نے مکا بنا کر اس کے سینے پر دے مارا۔

میں تمہیں بددعا دوں گی کہ تم کبھی ڈائریکٹر نہ بن پاؤ۔ وہ غصے سے بولی۔

کیا تم مجھے بددعائیں دے رہی ہو مائرہ ڈارلنگ اب تو دس سال کے بعد بھی تم سے شادی کینسل۔ میرا ارادہ بن رہا تھا کہ چلو تم میرے پیار میں دس سال تک میں انتظار کرو گی۔ تو میں تم سے شادی کر کے تمہاری ذات پر احسان کر دوں گا لیکن اب نہیں۔

وہ کانوں کو ہاتھ لگانے لگا تو مائرہ کھلکھلا کر ہنسی۔

تم چاہے جو بھی کر لو ساری زندگی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گی۔ اور میرے علاوہ تمہیں کوئی جھیل بھی نہیں سکتا۔ روڈ کھڑوس اکڑو سڑو۔ خود مجبور ہو جاؤ گے مجھ سے شادی کرنے کے لیے۔

ویسے بھی میں بھی فیوچر میں بہت بڑی ماڈل بننے والی ہوں تمہارے جیسے ڈائریکٹر میرے آگے پیچھے گھومیں گے۔

exponovels

دروازے کے باہر رکتے ہوئے وہ دروازہ کھولنے لگی یہ اندر سے لاک کیوں ہے تاشفین۔۔۔۔؟اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جب اچانک اسے خیال آیا کہ کل سے اس کی زندگی میں کوئی اور بھی شامل ہو چکا ہے۔

او یار مجھے یاد ہی نہیں رہا وہ اندر ہے۔۔۔"

وہ۔۔۔۔کون۔۔۔۔؟اندر کون ہے مائرہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

وہ لڑکی۔۔۔پتا نہیں کیا نام تھا اسکا تم دروازہ کھٹکھٹاؤ۔وہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہنے لگا جبکہ "لڑکی" سن کر مائرہ کے کان کھڑے ہو گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے آپ جلدی واپس آ گئے مجھے لگا تھا آپ شام تک آؤ گے۔

وہ اس کا چہرہ دیکھ کر دروازہ کھولتے ہوئے خوشگوار انداز میں بولی۔

میرا گھر ہے میں جب چاہے آ سکتا ہوں آو مائرہ وہ اسے کڑوا سا جواب دیتا مائرہ سے مخاطب ہوا تھا۔

جبکہ مائرہ کا نام سن کر وہ بہت کچھ سمجھ گئی تھی۔اس نام سے انجان تو ہر گز نہیں تھی۔

یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔۔۔؟وہ اندر قدم رکھتے ہوئے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔

کزن ہے میری۔۔۔"پڑھائی کے سلسلے میں آئی ہوئی ہے۔

کچھ دن یہی میرے گھر میں ہی رہے گی بعد میں اسے کہیں مناسب جگہ شیفٹ کر دوں گا۔

exponovels

تم چلو روم میں۔وہ اس سے اس کا ادھورا تعارف کرواتا اندر کی طرف چلا گیا تھا۔

وہ جانتا تھا اس لڑکی میں اتنی ہمت ہے ہی نہیں کہ وہ اس کے تعارف کو جھٹلا سکے یا اپنے آپ کو اس کی بیوی کے طور پر مائرہ سے متعارف کروا سکے۔

وہ اس کے تعارف پر بالکل ریلیکس تھا۔جب کہ مائرہ اسے سر سے پیر تک دیکھتی نرمی سے مسکرا دی۔

بہت پیاری ہے اور یہ تو بالکل چھوٹی سی ہے۔اپنی فیملی کے بنا کیسے رہی ہے یہاں۔اتیج کیا ہو گی تمہاری۔۔۔۔؟

وہ اس سے پوچھ رہی تھی جب کہ تاشفین کو اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر جلدی سے اندر چلی گئی تھی اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔

جبکہ تناوش کا تو وہ لڑکی سارا سکون برباد کر گئی تھی تو یہ تھی وہ لڑکی جس کو وہ اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا جس کے لیے وہ اپنے بابا سے لڑ رہا تھا۔

کچھ تھا جو اس کے اندر ٹوٹا تھا۔

یقیناً وہ لڑکی اس کی گرل فرینڈ تھی تبھی تو اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے سکون سے اس کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ لڑکی یہاں تمہارے ساتھ کب تک رہے گی تاشفین۔۔۔۔۔؟

کیا۔یہ اکیلی ہے یہاں بہت چھوٹی سی نہیں۔ہے۔فیلمی کے بنا مشکل ہوتی ہو گی۔

exponovels

اور تم تو کہہ رہے تھے کہ پاکستانی لوگ ایسے معاملوں میں بہت زیادہ احتیاط کرتے ہیں اس طرح سے کسی بھی لڑکی کو تمہارے گھر کیسے بھیج دیا۔۔۔۔؟

لیکن چلو یہ تو بہت چھوٹی سی ہے۔

اور تم نے مجھے کبھی بتایا نہیں کہ تمہاری کوئی کزن بھی ہے جو اس طرح سے آکر تمہارے گھر میں رہنے والی ہے۔۔۔۔؟

وہ اندر آتے ہی شروع ہو چکی تھی جبکہ وہ آرام سے بیڈ پر لیٹا اس کی باتیں سن رہا تھا۔

بتاؤ پارٹی کس طرح سے کرنی ہے کوئی فلم دیکھیں۔وہ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا تھا۔

میں تم سے اس لڑکی کے بارے میں بات کر رہی ہوں تاشفین اور تم۔۔۔

اور مجھے اس فضول ٹوپک میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اب بتاؤ تمہیں پارٹی کرنی ہے یا واپس جانا ہے یقیناوہ اس کی باتوں سے تنگ آچکا تھا۔

فلم دیکھتے ہیں تمہاری فیورٹ۔۔۔۔۔وہ فی الحال اس ٹوپک کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی تھی کیونکہ تاشفین کا موڈ خراب ہو رہا تھا۔

اور تاشفین کا کوئی بھروسہ نہ تھا اگر اس کا موڈ مزید بگڑتا تو وہ اسے ابھی واپس بھیج دیتا۔

تمہاری فیورٹ ویسے بھی دیکھنے لائق نہیں ہوتی۔

وہ سیدھا ہوتے ہوئے اسے چڑانے والے انداز میں بولا۔تو اس دفعہ ٹھیک سے چڑ بھی نہ سکی تھی۔

exponovels

اس وقت اس کے دماغ میں صرف باہر والی لڑکی گھوم رہی تھی۔جو تھی تو چھوٹی سی لیکن بلا کی معصومیت تھی اس کے چہرے پر۔

آخر کون تھی یہ تاشفین کے ساتھ اسے یہاں اس طرح سے رہنے کے لیے بھیج دیا گیا تھا۔

وہ ایک اکیلے لڑکے کے ساتھ اس کا فلیٹ شیئر کر رہی تھی یہ بات اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔

جبکہ تاشفین اب واپس باہر نکل رہا تھا۔وہ بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی کیوں کہ ٹی وی لاؤنج باہر ہی تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے وہیں باہر صوفے پر بیٹھے ہوئے ٹی وی اون کیا تھا جبکہ اوپن کچن میں ڈیلے ڈالے کپڑوں کے ساتھ سکاف لیے وہ اپنے کام میں مگن تھی۔

یہ تمہارے ٹی وی پر کارٹون چینل کدھر سے آگیا ٹی وی کی آواز پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

اس کے چار پانچ ہی مخصوص چینل تھے اور کچھ سپورٹس چینلز باقی سارے فضول چینلز وہ اپنے ٹی وی پر بند کر کے رکھتا تھا۔

لیکن آج اس کے ٹی وی پر پوگو کارٹون نیٹ ورک کے ساتھ ساتھ دو چار چینلز مزید بھی کارٹونز کے تھے۔

اس نے ایک سیکنڈ میں اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ صبح سے اس گھر میں اکیلی کیا کرتی رہی ہو گی۔

اس نے ایک نظر کچن کی طرف دیکھا اور پھر سر جھٹک کر ایل ای ڈی سے نیٹ کنیکٹ کرنے لگا تاکہ اپنی پسندیدہ فلم لگا سکے۔

exponovels

سو سویٹ میرے خیال میں تمہاری یہ کزن کارٹون دیکھتی ہے ویسے بھی تو چھوٹی سی بچی ہے۔اس کی پسند اور ہو ہی کیا سکتی ہے۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے ساتھ جگہ بناتے ہوئے اسے بتانے لگی جبکہ یہ بات بھی اسے فضول ہی لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم نے مجھے اس کا نام نہیں بتایا۔اور نہ ہی تم نے میرا نام اسے بتایا۔مووی چل رہی تھی جب اسے اپنے کان کے قریب اس کی آواز سنائی دی۔

اس کا نام تھوڑا سا مشکل ہے مجھے یاد نہیں رہا اور تمہارا نام تم خود سے بتا دو۔

لیکن وہ تم سے عمر میں کافی زیادہ چھوٹی ہے تو وہ تمہیں باجی یا آپی کہہ کر پکارے گی۔نام تو تمہارا ویسے بھی اس کے کسی کام کا نہیں ہے تو میرا نہیں خیال کہ تمہیں اپنا نام بتانے میں وقت برباد کرنا چاہیے۔

فلم شروع ہو چکی ہے اپنی بات مکمل کرتا وہ ٹی وی کی طرف اشارہ کر چکا تھا جب کہ وہ بھی پوری طرح ٹی وی میں مگن ہو چکی تھی۔

سنو لڑکی وہاں کبڈ میں کچھ سنیکس پڑے ہوں گے نکال لاؤ۔اس نے اسی کو آواز دی تھی وہ جو جلدی جلدی کھانا بنانے میں مصروف تھی۔اس کے کہنے پر وہ نیچے والی کبڈ دیکھنے لگی تاکہ اس میں سے سینکس تلاش کر سکے لیکن شاید وہ اوپر تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

کھڑی کھڑی سو گئی ہے کیا کب سے اس کو بولا تھا۔مائرہ مووی دیکھ رہی ہے جبکہ وہ اٹھ کر کچن کی طرف آیا تھا۔

کیونکہ سنیکس کا کہے تقریبا دس منٹ ہو چکے تھے اور وہ اب تک لے کر نہیں آئی تھی۔

مائرہ نے نوٹ کیا تھا کہ وہ اس لڑکی کی وجہ سے کافی زیادہ الجھا ہوا تھا شاید وہ اسے پسند نہیں کرتا تھا۔

وہ۔کچن میں آیا تو وہ ٹول پر کھڑی اوپر والی کبڈ تک پہنچنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

اگر نہیں پہنچ پا رہی تو کم از کم آواز تو دے سکتی تھی نہ۔۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے قریب آ کر بولا تو وہ جو اپنے ہی دھیان میں لگی ہوئی تھی۔

بری طرح سے ڈر گئی جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ چھوٹ گئے تھے اور وہ لمحے میں ہی ٹول سے نیچے گری تھی۔

لیکن نیچے گرنے سے پہلے ہی وہ اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کر چکا تھا۔

اچانک ہونے والی افتاد پر وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی جبکہ اپنے دل کے ساتھ دھڑکتے تاشفین کے دل کو محسوس کر کے اس کا پورا جسم سنسنا اٹھا تھا۔

وہ۔۔۔۔می۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جب کہ وہ تو بس اس کی مزاحمت دیکھ رہا تھا یا پھر اس کے لبوں کے کنارے پر وہ ننھا سا تل جو اس کی پوری توجہ اس کی طرف مرکوز کر گیا تھا۔

exponovels

اتنا اچھل کیوں رہی ہو۔۔۔؟ایک تو تمہیں بچایا ہے گرنے سے اور اوپر سے یہ نخرے۔وہ اس کی مسلسل مزاحمت سے تنگ آ کر بولا تو اس کے ہاتھ پیر اچانک رک گئے تھے۔

جبکہ وہ اسے سکون سے نیچے اتارتا خود ہاتھ اونچا کر کے اپنی مطلوبہ چیز نکال چکا تھا۔

وہ سر جھکائے کھڑی اس کے جانے کا انتظار کر رہی تھی جب کہ وہ ایک بھرپور نظر اس پر ڈالتا واپس دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے مائرہ نظر آئی۔

کیا ہوا ابھی تک بریک ختم نہیں ہوا کیا۔وہ اس کے تاثرات دیکھے بنا ہی آگے بڑھ گیا تھا۔

جب کہ وہ ایک فکر مندانہ نظر اس لڑکی پر ڈال کر باہر نکل گئی تھی۔

عمر کیا ہو گی تمہاری کزن کی وہ واپس اس کے ساتھ باہر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

تمہیں کیا لگتی ہے وہ اس سے سوال کرنے لگا۔

مجھے تو سولہ سے بھی کم لگتی ہے۔وہ اپنے انداز سے بولی۔

یہی کچھ ہو گی وہ نظر انداز کر گیا۔

بالکل بچی جیسی لگتی ہے نہ ایسا لگتا ہے جیسے کچھ کھاتی پیتی ہی نہیں۔

مائرہ تم بہت فضول بول کر رہی ہو۔اگر تمہیں فلم سے زیادہ اس میں انٹرسٹڈ ہو تو پلیز جا کر اس کا انٹرویو لو۔مجھے تنگ مت کرو۔وہ التجائیہ انداز میں کہتا پھر سے فلم کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

exponovels

یہ فلم وہ ہزار بار دیکھ چکا تھا کیونکہ یہ اس کی موسٹ فیورٹ فلم تھی اس فلم کی سٹوری یا کاسٹنگ میں اسے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا وہ تو اس فلم کی ڈائریکشن پر فدا تھا۔

اور اس کا کہنا تھا کہ وہ اس سے بہت کچھ سیکھ رہا ہے۔

وہ جب بھی یہ فلم دیکھتا تو اس انداز میں دیکھتا جیسے پہلی دفعہ دیکھ رہا ہو۔اور اس وقت بھی اس کا انداز ایسا ہی تھا وہ مائرہ کو کسی طرح کی ڈسٹربنس کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

جب کے مائرہ نے اس دفعہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے سکرین پر نظریں جمائیں تھیں۔

لیکن اس کا ذہن تو اس لڑکی پر جما ہوا تھا اس کی نظر بار بار کچن کی طرف جا رہی تھی۔

کچن سے نظر آتا اس کا نیلا آنچل بری طرح اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔اور پھر تھوڑی دیر کے بعد گھر میں پھیلنے والی خوشبو نے جیسے تاشفین کو بھی اس کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔

مجھے لگتا ہے کہ اس نے کوئی بہت مزے کا کھانا بنایا ہے۔تمہاری یہ چھوٹی سی کزن کھانا بھی بنا لیتی ہے تمہاری تو موجیں لگ گئی۔جب تک یہ یہاں پر ہے تمہیں اچھا کھانا تو بنا کر کھلائے گی۔

خوشبو سے میری بھوک چمک اٹھی ہے وہ اس کے کان میں بولی تھی۔

ہاں بھوک تو میری بھی چمک گئی ہے لیکن تمہارے کام کا کھانا نہیں ہو گا کیوں کہ وہ پاکستانی ہیلدی فوڈ بنا رہی ہے جو تمہاری پتلی کمر کے لیے بالکل بھی ٹھیک نہیں۔

میں ایک گھنٹہ ایکسٹرا جم کر لوں گی وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

exponovels

فائن۔۔۔وہ کندھے اچکا گیا جبکہ فلم اب آخری مراحل سے گزر رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

بن گیا کھانا۔۔۔؟ وہ جو اپنی ہی دھن میں لگی ہوئی تھی اس کے اچانک پیچھے سے آکر کہنے پر اچھل کر رہ گئی۔

کیا مسئلہ ہے لڑکی تمہارے ساتھ کیا تم اپنے آپ کو اس گھر میں اکیلی تصور کر رہی ہو یا تمہاری سوچیں اتنی لمبی ہیں کہ واپس آتے آتے تمہیں کسی اور چیز کا ہوش ہی نہیں رہتا۔

می۔۔۔میں۔۔۔کھان۔۔۔۔لگ۔۔۔۔۔اپنے ننھے سے دل کو قابو کرتے ہوئے وہ اس سے کچھ کہنے لگی تھی جب وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

مکمل بات کیا کرو مجھے سخت چڑ ہے ایسے لوگوں سے جو اپنی ہی بات نہیں کر سکتے لگاؤ کھانا آرہے ہیں ہم۔

اس نے جلدی جلدی وہیں رکھی چھوٹی سی میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا تھا اس نے بریانی بنائی تھی۔

اور ساتھ ہی میں اپنے لیے چکن کا سالن الگ سے بنایا تھا کیونکہ وہ بریانی بھی بنا سالن کے نہیں کھا سکتی تھی۔ بلکہ سالن کے بنا وہ کچھ بھی نہیں کھا سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آجاؤ گڑیا تم بھی کھالو۔ کب سے لگی ہو اکیلے سوری مجھے یہ سب کچھ آتا نہیں ہے ورنہ میں تمہاری مدد ضرور کرتی وہ اس سے مسکرا کر کہتی بیٹھنے کے لیے کہہ چکی تھی۔

جبکہ وہ جو اپنا سارا کام ختم کر چکی تھی اس کی آفر پر انکار کیے بنا اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

exponovels

واؤز بردست تم کتنا اچھا کھانا بناتی ہو یار کیسے سیکھا تم نے یہ سب کچھ وہ بھی اتنی سی عمر میں مجھے تو یہ سب کچھ سیکھتے سیکھتے پچاس سال لگ جائیں گے اور بڑھاپے میں جا کر اپنے ہاتھ کا ایسا کھانا نصیب ہو گا وہ بھرپور کھانے سے انصاف کرتے ہوئے اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

جبکہ دوسری طرف وہ بے حد آرام سکون سے اپنا کھانا کھا رہا تھا لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ ٹھیک سے نہیں کھا رہی تھی۔

آیم سوری لگتا ہے یہ الگ سے ڈیش تم نے اپنے لیے بنائی تھی۔اور ہم اسے چٹ کر گئے۔

مائزہ کو جلدی ہی احساس ہو چکا تھا کہ وہ کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔

اس کے معذرت کرنے پر وہ نفی میں سر ہلاتے مسکرا دی تھی۔

اومائی گاڈ گرل یو ہیو سو پریٹی ڈمپلز۔اس کے مسکرانے کی دیر تھی کہ مائرہ پر ایک اور راز کھل گیا اس کے انداز پر تاشفین نے بھی اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔

اور پھر فوراً ہی نظر جھکا گیا پہلے تل اب یہ ڈمپلز۔۔۔۔۔۔۔

بہت زیادہ مرچی ہے۔بیکار میں بریانی کے اوپر یہ ڈال دیا یہ تم ہی کھاؤ مجھے صرف بریانی کھانی ہے وہ اپنی پلیٹ اس کی طرف کرتے ہوئے اس کی پلیٹ اپنے سامنے کر چکا تھا۔

جس میں سے ابھی تک اس نے ایک چمچ بھی نہیں لی تھی۔

exponovels

تم اسے اپنا جھوٹا دے رہے ہو نکمے آدمی۔۔۔اور تمہیں مرچی اتنی تیز کیوں لگ رہی ہے۔اسنے سب کچھ بہت اچھے سے بنایا ہے مائرہ کو اس کا انداز بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

مائرہ میرے خیال تمہیں اپنے گھر جانا چاہیئے۔تم نے بہت وقت برباد کر لیا میرا وہ کھانا کھاتے ہوئے اسے دیکھ کر انگلش میں بولا۔

تھوڑی سی شرم کرو تم اپنی کزن کے سامنے میری بے عزتی کر رہے ہو۔وہ اسے گھورتے ہوئے انگلش میں بولی۔

تم اسی لائق ہو۔یقیناً تم بریانی کے بعد چائے پینا پسند نہیں کرو گی۔کیونکہ اس سے تمہارے موٹے ہونے کے چانسز مزید برھ جائیں گے۔

وہ مزے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ صوفے سے اپنا بیگ اٹھاتی غصے سے پیر پٹکتی باہر نکل گئی تھی۔

دروازہ بند کر کے ایک کپ اسٹرنگ سی چائے بنا کر میرے کمرے میں لے آنا۔وہ آڈر پاس کرتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ وہ اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کے جانے کے فورا بعد ہی اس نے اس کے لئے چائے بنائی تھی۔اور اب اسے دینے جا رہی تھی۔

اس کا تایا جان سے بات کرنے کا بہت دل کر رہا تھا لیکن اس کے غصے سے خوف زدہ ہونے کی وجہ سے وہ اس سے یہ بات کہہ نہیں پا رہی تھی۔

exponovels

پتا نہیں وہ اس کی اس فرمائش پر کس طرح ری ایکٹ کرے گا۔ وہ تو اس سے ٹھیک سے بات تک نہیں کرتا تھا۔

چائے لیے وہ اس کے کمرے کے دروازے کے باہر آ رکی تھی۔

وہ صبح سے ہی گھر میں بلکل اکیلی تھی۔ کیونکہ وہ تو اسے چھوڑ کر سکون سے کہیں جا چکا تھا یقیناً اسے یاد بھی نہ آئی ہو گی کہ گھر میں کوئی موجود ہے۔

اور نہ ہی اسے اس کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق پڑتا تھا صبح معمول کے کام نمٹانے کے بعد وہ اچھی خاصی بور ہو گئی تھی۔

وہاں پاکستان میں تو گھر کے کام کے بعد اور بھی تائی امی کہیں نا کہیں سے کام نکال لاتیں تھیں۔ لیکن یہاں ایسا نا تھا۔

اس نے تنگ آ کر ٹی وی آن کیا تو اس پر صرف انگلش فلموں اور کھیلوں کے چینلز تھے۔

اس نے مزے سے رموٹ اپنے قبضے میں لے لیا اور اگلے ہی لمحے اس نے ٹی وی پر ٹیوننگ سٹارٹ کر دی تھی تاکہ وہ اپنی پسند کا چینل دیکھ سکے۔

ڈراموں فلموں سے اس کی کبھی بھی نہیں بنتی تھی وہ تو ہمیشہ سے کارٹونز کی دیوانی تھی۔

تو جتنے بھی کارٹون کے چینلز اسے سمجھ آئے اس نے سارے کھول لئے تھے۔

کیونکہ اسے سارے کارٹونز پسند تھے وہ کوئی بھی کارٹون مزے سے بیٹھ کر دیکھ سکتی تھی اور اپنی بوریت دور کرنے کے لئے تو اسے اتنے سارے چینل مل گئے تھے اور صبح سے لے کر تقریباً ایک ڈیڑھ بجے تک تو وہ کارٹون ہی دیکھتی رہی اور پھر ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد اس نے کچن میں جھانکا تھا۔

exponovels

اسے نہیں لگا تھا وہ اتنا جلدی گھر واپس آ جائے گا لیکن ساڑھے چار بجے وہ گھر آ چکا تھا۔

اور یہ اس کے لئے کافی حیرت کی بات تھی لیکن وہ اکیلا نہیں آیا تھا وہ کسی کو لے کر آیا تھا اور یہ وہی لڑکی تھی جس کا نام اس نے بابا جان کے سامنے رکھا تھا اور کہا تھا کہ وہ اس سے شادی کی کمٹمینٹ کر چکا ہے اور وہ اس سے شادی کرے گا۔

وہ اپنی زندگی میں ایک ایسی لڑکی شامل کرنا چاہتا تھا جو اس کی ذہانت سے پوری طرح سے میل کھاتی ہو اور بے شک وہ ایسی ہی تھی وہ اس کے مزاج کے ہر رنگ کو سمجھتی تھی اور تناوش کچھ بھی نہیں۔ وہ سچ میں اس کے مقابلے میں کچھ نا تھی۔

ہاں وہ اسے نہیں سمجھ سکتی تھی۔ وہ اس کی سوچوں کو نہیں پڑھ سکتی تھی۔

اور یہ لڑکی مائرہ کتنی پڑھی لکھی تھی کتنی سکون سے ہر سچویشن کو ہینڈل کرتی تھی۔ اتنی رات کو کتنے مزے سے اکیلے واپس چلی گئی وہ تو ساری زندگی ایسا نہ کر سکے۔

کہیں جانا تو دور کی بات وہ تو اس فلیٹ سے باہر قدم نکالنے کے بارے میں بھی اکیلے نہیں سوچ سکتی تھی۔

یہاں پر کیا سٹینڈنگ پوائنٹ ہے کہ کپ لے کر یہاں کھڑی ہو گئی ہو۔۔۔؟

اس نے کب دروازہ کھولا اسے احساس نہ ہوا تھا۔

وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔چائے۔۔۔۔۔۔اس کے اچانک سامنے آ جانے کی وجہ سے بڑی مشکل سے کچھ بولنے کے قابل ہوئی تھی جب کہ اس کے ہاتھ میں موجود چائے کو دیکھتا اسے گھورنے لگا۔

exponovels

تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ یہ چائے پیوں گا جو تم نے یہاں ایک گھنٹہ کھڑے ہو کر ٹھنڈی کی ہے۔

پیچھے ہٹ جاؤ۔ہاتھ لگ گیا تو پھر سے کانپنا شروع کر دو گی وہ اس کے سائیڈ سے گزرتا ہوا کچن میں آیا تھا یقین ارادہ دوبارہ چائے بنانے کا تھا

میں بنا۔۔۔دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔"اسے کام کرتے دیکھ کر وہ فوراً آگے آئی تھی۔

میں ٹھنڈی چائے نہیں پیتا ہوں وہ جتاتے ہوئے بولا

اب۔۔۔۔۔۔۔ گرم ہو گی۔۔۔۔وہ اس کے غصے سے خوفزدہ ہوتی گھبرا کر بولی تھی۔

پلیز آپ میرے ہوتے ہوئے کام نہ کریں مرد کچن میں اچھے نہیں لگتے۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

ارے واہ تمہیں تو اچھا خاصا درس رٹا کر بھیجا گیا ہے مکمل جملہ بولا کرو ایسے ہی جیسا ابھی بولا ہے۔

اب خدا کے لیے جلدی چائے لے آنا۔مجھے سونا ہے وہ کہہ کر دوبارہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جب کہ اس کا "مجھے سونا ہے" کہہ کر جانا اسے عجیب لگا تھا چائے پینے کے بعد کوئی سوتا ہے کیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سنیں۔۔۔!!آپ کی چائے تناوش نے دروازے پر ہلکی سی دستک دیتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی نہ دی اس نے ہلکا سا لاک گھوما کر اندر دیکھا تو کمرا اندر سے بالکل خالی تھا۔

سنیں۔۔۔۔۔۔!!۔اس نے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا تھا لیکن اب بھی دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی۔

exponovels

اس نے سامنے میز کی طرف دیکھا اور آگے بڑھتے ہوئے چائے اس پر رکھ دی۔ سامنے دروازے کے اندر سے پانی گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی شاید وہ واش روم تھا۔

اس نے ایک نظر کمرے میں دوڑائی باہر کی طرح یہ کمرہ بھی صاف ستھرا تھا۔

سنیں۔۔۔!! میں نے آپ کی چائے باہر کے ٹیبل پر رکھی ہے وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اچانک وہ دروازہ کھولتا کسرتی وجود پر صرف تولیہ لپیٹے باہر نکلا تھا۔

اس کی اس بے باکی پر تناوش کے آگے تو زمین آسمان گھوم گئے تھے وہ اگلے ہی لمحے پلٹتے ہوئے اپنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ جما چکی تھی۔ گال سرخ ہو چکے تھے۔

جب کہ شرم۔سے اس کی طرف دیکھنا محال ہو گیا تھا۔

جب کہ وہ نوٹس لیے بنا ہی آگے بڑھتے ہوئے چائے کا کپ اٹھا چکا تھا۔

تم ضرورت سے زیادہ لوز کپڑے نہیں پہنتی۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے سکون سے بولا تھا۔

میں جاؤں۔۔۔۔۔اس نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

کیا میں نے تمہیں روک کر رکھا ہے وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا کہ وہ پیچھے دیکھے بنا باہر کی طرف بھاگ گئی تھی۔

بے وقوف لڑکی۔۔۔۔۔شرما تو ایسے رہی ہے جیسے کبھی کسی کو شرٹ کے بنا نہیں دیکھا۔ وہ سوچتے ہوئے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھنے لگا۔ وہ ہر لحاظ سے مکمل تھا۔ اور اسے اپنا آپ بہت پسند تھا۔

exponovels

وہ جو چائے کا کپ لبوں سے لگا رہا تھا اپنے فون پر آنے والی مائرہ کی کال پر بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس سے باتوں میں مگن ہو گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی۔ وہ تقریبا بھاگتے ہوئے تیار ہو رہا تھا اسے صبح جلدی پہنچنا تھا۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اس طرح سے لیٹ ہوا ہو لیکن آج قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

ویسے تو اسے کوئی ضروری کام نہیں تھا آفس میں لیکن پھر بھی بوس نے سب کو جلدی آنے کے آرڈر پاس کئے ہوئے تھے۔

اتنا لیٹ کیسے ہو گیا میں۔ وہ جلدی جلدی تیار ہوتا باہر نکلا تو کل کی طرح آج بھی وہ اپنے کام میں لگی ہوئی تھی۔ جبکہ وہ اپنا موبائل چیک کرتا کچن کی طرف ہی آیا تھا جہاں بابا کی بہت ساری مسڈ کال تھی۔

یعنی رات میں انہوں نے ایک بار پھر اس کی نیند خراب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آج رات کو اپنا فون سائلیٹ کر کے سویا تھا۔

انہیں جلدی جلدی فون کرتے ہوئے وہ موبائل اس کے کان کے ساتھ لگاتا اپنے لئے چائے نکالنے لگا۔ جبکہ اس کا ناشتہ تیار تھا۔

۔وہ پہلے تو اس کے اچانک پیچھے سے آنے پر حیران ہوئی تھی اور پھر اس کے کان سے فون لگانے پر۔

السلام علیکم ابھی وہ کچھ کہتی کہ دوسری طرف سے اسے آواز سنائی۔

exponovels

وعلیکم السلام تایاابو کیسے ہیں آپ۔ایک لمحے میں پر جوش ہوئی تھی جبکہ اس کے گالوں کے ڈمپلز دیکھ کر وہ خود کو اس کی طرف دیکھنے سے روک نہیں پایا تھا

۔

الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔میں ناشتہ کر رہی ہوں۔

جی وہ بالکل ٹھیک ہیں۔میرے پاس بیٹھے ناشتہ کر رہے ہیں۔وہ مزے سے ان سے باتیں کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

جب کہ وہ جلدی جلدی کھانا ختم کرنے کے چکر میں تھا۔

چار گھنٹے پہلے یہاں رات تھی نہ تایاابو۔اس وقت یہ سو رہے تھے۔نہیں پتا چلا ہو گا آپ کی کال کا انہیں۔

جی جی میرا بہت خیال رکھتے ہیں یہاں ایڈجیسٹ ہونے میں تو ٹائم لگے گا نہ مجھے ساری رات نیند نہیں آتی۔وہ اپنی دھن میں بول رہی تھی جب اچانک اس نے فون چھین لیا۔

ہو گئی آپ کی آپ کی بیٹی سے بات اب مجھے میرے کام پر جانا ہے تو شام میں واپس آ کر فون کروں گا باقی باتیں تب کر لیجئے گا۔خدا حافظ اور روکھے سوکھے لہجے میں کہتا فون بند کر چکا تھا اور وہ جو نجانے ان سے اور کتنی دیر باتیں کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے فون لینے والی حرکت پر منہ بنا کر رہ گئی۔

شام کو کیا بناؤ گی۔۔۔۔؟ناشتہ کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگا۔

وہ تو میں نے ابھی تک سوچا نہیں اگر آپ نے کچھ بنوانا ہے تو بتا دیں میں وہی بنا دوں گی۔

exponovels

کیا کیا بنانا آتا ہے تمہیں۔۔۔؟اس کے چہرے پر نظریں گاڑے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ اسے اس طرح سے کیوں دیکھ رہا تھا اس بات پر بھی وہ اچھی خاصی کنفیوز ہو چکی تھی۔

بنانا تو مجھے سب کچھ آتا ہے آپ کو جو پسند ہے آپ بتائیں۔وہ ایک بار پھر سے نروس سی بولی۔

اب مجھے کیا پتا تمہارے سب کچھ میں کیا کیا شامل ہے۔

خیر کچھ اچھا سا بنا لینا۔وہ بات ہی ختم کر چکا تھا جبکہ وہ چہرہ پھیرے شیلف صاف کر رہی تھی۔

کارٹون کے چینلز تم نے کھولے تھے نا۔۔۔۔؟اس کے پوچھنے پر وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔اس کی نظریں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں جبکہ وہ نگاہیں جھکاتی ہاں میں سر ہلا گئی۔

وہ۔۔۔۔۔۔می۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکھڑائی۔

اب اگر بات کرتے ہوئے بکری کی طرح منمنائی تو اس چھڑی سے ساری زندگی کے لیے میں میں کرنے پر مجبور کر دوں گا۔جلدی بولو۔۔۔وہ غرایا تھا۔

میں واپس بند کر دوں گی۔وہ کسی مجرم کی طرح تیزی سے بولی۔

ایز یو وش لیکن مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔وہ کندھے اچکاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

جب کہ اسے اپنے ساتھ ہی باہر آنے کا اشارہ کیا مطلب صاف تھا کہ وہ کام کے لئے نکلنے والا ہے۔

آپ آج کب تک واپس آئیں گے۔۔۔؟وہ بہت ہلکی سی آواز میں منمنائی تھی۔

کیوں۔۔۔۔۔۔؟وہ پلٹ کر پوچھنے لگا۔

exponovels

کل آپ جلدی آ گئے تھے نا۔تو کھانا بننے میں وقت لگ گیا اگر آج بھی آپ جلدی آئیں تو میں جلدی بنالوں گی۔

میری آفس ٹائمنگ پانچ بجے تک کی ہے اس کے بعد میں سیدھا گھر ہی آتا ہوں۔وہ جواب دیتا باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ اچانک رکا۔

تم کیا اپنے ایجوکیشن پیپر لے کر آئی ہو ساتھ۔۔۔۔۔۔؟

وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔جب کہ وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی

بہری ہو کیا۔۔۔۔؟میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔اس دفعہ وہ ذرا غصے سے بولا۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔وہ پریشان سی بولی۔

ارے پچھلی کلاس کا رزلٹ تو ہو گا نا پاکستان میں پڑھتی تھی کہ نہیں پڑھتی تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہر وقت دوپٹہ سر پر سکارف کی صورت میں لپیٹے۔صاف ستھرا خوبصورت سا لباس زیب تن کیے چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت سجائے وہ کوئی گوار تو بالکل نہیں لگتی تھی۔

میں نے میٹرک کیا ہے۔اور میری بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن بھی آئی تھی لیکن تائی امی نے غصے میں رزلٹ جلا دیا تھا ۔تائی امی ویسے تو بہت اچھی لگتی ہیں لیکن غصہ بہت آتا ہے

انہوں نے کہا تھا کہ تمہیں آگے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے اب تو تین سال سے میں گھر پر ہی ہوں۔اس نے نظریں جھکائے جیسے اپنے جرم کا اعتراف کیا تھا۔

تم میٹرک کلیئر کر چکی ہو اور اس کے بعد تین سال سے گھر پر وقت برباد بھی کر رہی ہو عمر ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

خیر میں کون سی فضول باتوں میں لگا ہوں میں آل ریڈی لیٹ ہوں دروازہ بند کرو اس کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ اکتائے ہوئے انداز میں اسے کہتا باہر نکل گیا تھا۔

جبکہ وہ اسے لفٹ تک جاتے دیکھتی رہی اور پھر دروازہ بند کر دیا اسے نجانے کیوں اس گھر میں اسے تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔

کل سارا دن وہ اکیلی رہی تھی اور اسے بالکل بھی ڈر یا خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آفس میں آیا تو ور کر نے بتایا کہ مس روز جیکسن آج بھی سر کے آفس میں آئی ہوئی ہیں۔

آج کیوں آئی ہے محترمہ میرے خیال میں سر ان کے ساتھ جو ڈیل کرنا چاہتے تھے وہ تو کینسل ہو گئی تھی وہ اپنے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہاں سننے میں تو یہی آیا تھا کہ مس روز کو سر کا پروجیکٹ پسند نہیں آیا تو پھر یہ واپس کیوں آئی کچھ سمجھ نہیں آ رہی وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا جب کہ وہ کندھے اچکاتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

جب تھوڑی دیر کے بعد مس روز سر کے کیبن سے نکلتے ہوئے اس کی طرف آئی تھی۔اس کے احترام میں اسے اٹھ کر کھڑا ہونا پڑا جو بھی تھا۔

اس کے باس کی وہ خاص دوست تھیں اور ایسے لوگوں کی عزت کرنا ان کی مجبوری تھی۔

گڈ مارننگ میم اس نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا تھا

exponovels

کل تم نے میری آفر ریجیکٹ کی تھی۔کیا میں اس کی وجہ جان سکتی ہوں۔۔۔؟

کوئی بھی میرے برانڈ کے لئے انکار نہیں کر سکتا تعیش لیکن تم نے بنا سوچے سمجھے مجھے انکار کر دیا تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی بہت بڑی وجہ رہی ہو گی میں وہ وجہ جاننا چاہتی ہوں مسٹر تعیش ابراہیم۔وہ اس کے روبرو کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی۔

کوئی وجہ نہیں میم بس میں ماڈلنگ میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں یہ میرا ایشن نہیں ہے۔

تو کیا ہے تمہارا ایشن۔۔۔۔؟

کس چیز میں انٹرسٹڈ ہو تم بتاؤ مجھے۔۔۔؟

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑے ورکر کو دیکھا تھا جو یقیناً اسی کی طرح حیران تھا۔

میرا انٹرسٹ جان کر آپ کو خوشی نہیں ہو گی میم اسی لئے رہنے دیجئے اس نے بات ختم کرنا چاہی تھی۔

جتنا پوچھا ہے بس اتنا بتاؤ کس چیز میں انٹرسٹڈ ہو تم۔۔۔۔؟ بتاؤ کیا وجہ ہے جس پر تم نے مجھے انکار کر دیا آج تک کسی نے مجھے انکار کرنے کی جرت نہیں کی اور تم نے ایک ہی لمحے میں بنا سوچے سمجھے میرے منہ پر انکار کر دیا تم جانتے ہو تمہاری اس انکار کی وجہ سے میں ایک لمحہ سکون سے نہیں رہ پائیں کل سے۔

اور جب تک تم مجھے وجہ نہیں بتاتے شاید تب تک مجھے سکون آئے گا بھی نہیں۔

exponovels

وہ اسے دیکھتے ہوئے اسے اپنی کنڈیشن بتا رہی تھی جب کہ وہ گلا کھنکار کر کوئی بہانہ تلاش کرنے لگا اگر تو اس نے یہ کہہ دیا کہ وہ ڈائریکٹر بننا چاہتا ہے تو یقیناً اس کی بات اس لڑکی کو پسند نہیں آئے گی اور پھر شاید وہ اسے اس نوکری سے بھی نکلوا دے۔

کیوں کہ یہ بات تو سچ تھی کہ ایک ڈائریکٹر کبھی دوسرے ڈائریکٹر کو پسند نہیں کرتا۔

بولو تم اتنا کیوں سوچ رہے ہو مجھ سے جھوٹ مت بولنا۔ وہ جیسے اس کی سوچوں کو پڑھ رہی تھی۔

یا اللہ میری جو بچا لیجئے گا اس نے ایک نظر آسمان کی طرف دیکھا۔

میں ڈائریکٹر بننا چاہتا ہوں۔ میں اپنی پہچان ایک ڈائریکٹر کے طور پر بنانا چاہتا ہوں مجھے ایکٹنگ اور ماڈلنگ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

میں ہولی ووڈ کا بہترین ڈائریکیٹر بننا چاہتا ہوں۔

وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا جب اچانک ہی اسے روز کے قہقے کی آواز سنائی دی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا کیا وہ اس کا مذاق اڑا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی آگے پیچھے سے لوگوں کی دبی دبی ہنسی سنائی دی۔

اسے ایک لمحے کے لئے خود پر غصہ آیا تھا وہ کیوں اپنا مذاق بنوا رہا تھا۔ اسے کوئی بہانہ بنا دینا چاہیے تھا لیکن اپنا خواب اس عورت کے سامنے نہیں رکھنا چاہیے تھا۔

تم بہت ہینڈسم ہو۔ اس شکل کا فائدہ اٹھاؤ۔ فضول خواب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں اب بھی آفر دیتی ہوں۔

exponovels

میں تمہیں کسی چھوٹے موٹے برانڈ کی نہیں بلکہ اپنے سب سے بڑے برانڈ کا فیس بنانا چاہتی ہوں تمہاری قسمت چمک جائے گی۔

اس چھوٹی سی نوکری کے لیے تمہیں اتنی محنت نہیں کرنی پڑے گی۔وہ پھر سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ خاموش ہو گیا اگر وہ دوبارہ اس کے منہ پر انکار کر دیتا تو یقینا جاب جا سکتی تھی اور اسے اپنی نوکری پیاری تھی۔

اس دفعہ سوچ سمجھ کر جواب دینا روزا سے دیکھتے ہوئے بولی۔

میں آپ کو کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا آپ جس بھی انسان کی طرف اشارہ کریں گیں وہ آپ کے لیے ماڈلنگ کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا لیکن میرا مقصد کچھ اور ہے۔

اس نے اپنے دل سے اپنی نوکری جانے کا ڈر نکال کر اس سے کہا تھا جو بھی تھا جیسا بھی تھا وہ اپنا خواب نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

تم مجھے پھر سے انکار کر رہے ہو وہ غصے سے غراتے ہوئے بولی۔

میں انکار پہلے ہی کر چکا ہوں پھر سے آپ میرے پاس آئی ہیں۔اس نے بنا کنفیوز ہوئے جواب دیا۔

تمہیں کیا لگتا ہے ڈائریکٹر بننا بچوں کا کھیل ہے۔۔؟وہ اس کے روبرو کھڑی پھر سے سوال کرنے لگی۔

اگر بچوں کا کھیل ہوتا تو ہر دوسرا تیسرا ڈائریکٹر بن جاتا۔میں جانتا ہوں یہ کام صرف قابل لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس بار وہ بنا کچھ کہے پلٹ گئی تھی دور تک اس کے ہائی ہیل کی ٹک ٹک سنائی دیتی رہی۔

exponovels

جب کہ اس کے جاتے ہی اس کے بوس نے اپنے آفس میں اسے یاد کر لیا تھا وجہ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے کیوں یاد کر رہا ہے اسی لیے اکتائے ہوئے انداز میں اٹھا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا مطلب ہے تمہارا اس نے تمہیں دوسری دفعہ پھر سے آفر کی مجھے یقین نہیں آرہا۔

روز جیکسن نے تمہیں دوبارہ آفر دی۔۔۔۔۔۔"

تاشفین کوئی اس سے ٹیرے منہ پر بات کرے تو وہ اس کو برباد کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتی۔اور تم نے دوسری دفعہ اس کی آفر کو ریجیکٹ کر دیا۔

اور وہ دوبارہ خود تمہارے پاس آئیں۔

مجھے یقین نہیں آرہا تاشفین کہیں تم کوئی خواب تو نہیں سنا رہے مجھے مائرہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مائرہ بی بی خواب تو وہ روز جیکسن میڈم دیکھ رہی ہیں مجھے اپنے برانڈ کے لئے ہائر کرنے کا۔

وہ مجھے کوئی بھی قیمت دینے کو تیار ہے۔لیکن تاشفین ابراہیم کی کوئی قیمت نہیں ہے وہ تنفر سے بولا تھا

تاشفین تمہیں نہیں لگتا یہ تمہارا کریئر بنانے کا بہترین موقع ہے جسے تم خود ٹھکرا رہے ہو۔

اگر تم اس کی آفر کو قبول کرتے ہو تو تمہیں اندازہ ہے۔

کہ ایک برانڈ ایمبیسٹر کتنی رقم کی ڈیمانڈ کر سکتا ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بول رہی تھی۔

exponovels

اور تمہیں اندازہ ہے مائرہ کے میں پچھلے آٹھ سال سے ایک خواب کو جی رہا ہوں۔

تمہیں اندازہ ہے میں نے اس کمپنی میں جاب کرنے کے لیے کتنے کورس کئے ہیں۔

آٹھ سال پہلے یہ کمپنی مجھے اپنے آفس میں گھسنے نہیں دیتی تھی اور آج میں اسی کمپنی میں ایک اچھی پوسٹ پر کام کر رہا ہوں۔

جس کی وجہ وہ ساری ڈگریاں ہیں جو میں نے آٹھ سال سے لی ہیں۔

کیا لگتا ہے تمہیں روز جیکسن مجھے اتنا پیسہ دے گی جو میں نے ڈائریکٹر بننے کے لئے خود پر خرچ کیا ہے اور اگر دیں گی بھی تو مجھے نہیں چاہیے۔

میں اس عورت کو ہرانا چاہتا ہوں میں اس سے آگے بڑھنا چاہتا ہوں اور تم کہتی ہو کہ میں اس کے انڈر کام کرو۔

اگر وہ مجھے اپنے ساتھ ایسے اسٹنٹڈ ڈائریکٹر رکھ لیتی تو میں خوشی خوشی اس آفر کو قبول کر لیتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں مجھے سیکھنے کی ضرورت ہے اور روز جیکسن ایک بہت کابل ڈائریکٹر ہے وہ مجھے بہت کچھ سیکھا سکتی ہے لیکن ایک ماڈل ۔۔۔۔نیور

تمہیں پتا ہے وہ مجھ پر ہنسی ہے اس نے میرا مذاق اڑایا ہے سب ایمپلائیز کے سامنے۔ وہ مجھ سے انکار کی وجہ جاننے آئی تھی اور وجہ جان کر وہ مجھ پر ہنسنے لگی۔

اندازہ لگا سکتی ہو اس سبکی کا۔ جو میں نے سب کے سامنے اٹھائی ہے۔ وہ عورت اپنے سامنے کسی کو کچھ سمجھتی ہی نہیں ہے۔

exponovels

اس کے برانڈ کے نیچے کام کرتے ہوئے مجھے اس کا غلام بننا ہو گا جو میں بننے کو تیار نہیں ہوں۔

میں وہ کام کبھی نہیں کروں گا ماہرہ جس کی اجازت میرا دل نہیں دیتا۔مجھے اس عورت کی کوئی آفر قبول نہیں ہے۔

ماڈلنگ میں مجھے خوشی نہیں ملتی۔میری خوشیاں میرا جنون ڈائریکٹر بننے میں ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ مائرہ آگے سے کچھ بھی نہیں بولی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے اللہ جی یہ کیا ہو گیا۔۔۔؟ کھانا بناتے بناتے اچانک ہی سالن سے بھری ہوئی ہانڈی کی چمچ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر اس کے کپڑے گندے کر گئی تھی۔

اور وہ بھی تھوڑے سے نہیں بلکہ آگے سے سارے کپڑے اس کے خراب ہو چکے تھے۔

یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔؟ تناوش تو سوتے ہوئے کام کرتی ہے کیا تائی امی ٹھیک کہتیں ہیں دھیان کہاں ہوتا ہے۔وہ خود کو کوستی کپڑے چینج کرنے کے لئے اپنے روم کی طرف جانے لگی۔

لیکن جیسے ہی کمرے کے دروازے تک پہنچی کمرے کو لاک پایا۔

ہائے اللہ یہ کیسے ہو گیا اس نے دو تین دفعہ لاک کو گھمایا تھا لیکن کمرہ لاک ہو چکا تھا اور کیسے اسے پتہ بھی نہیں چلا تھا۔

صبح جب وہ کمرے سے نکلی تھی اسے لگا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہوئی ہے لیکن کمرہ لاک ہو گیا ہے یہ اسے سمجھ نہیں آیا تھا اور اب کھل بھی نہیں رہا تھا اور نہ ہی اس کے پاس اس روم کی چابی تھی۔

exponovels

کپڑے تو گندے ہو گئے اور کمرہ بھی نہیں کھول رہا اب میں کیا کروں۔اسے ایک تو اپنے کپڑوں کو دیکھ کر الجھن ہو رہی تھی اور دوسرا جلد بازی میں وہ دروازے کے ساتھ پتہ نہیں کیا کر چکی تھی۔

اب جب تک تاشفین گھر واپس نہ آئے وہ کمرہ کھول کر اندر نہیں جا سکتی تھی۔

ایسا کرتی ہوں ان کے کمرے سے کوئی کپڑے لے کر پہن لیتی ہوں۔تب تک یہ کپڑے میں دھو کر سوکھنے ڈال دوں گی ان کے آنے سے پہلے میرے کپڑے سوکھ جائیں گے اور دوبارہ سے اپنے کپڑے پہن لوں گی۔

ویسے بھی پانچ ہونے میں تو ابھی بہت سارا وقت باقی ہے اس نے خود ہی فیصلہ کرتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

اس کا کمرہ آسانی سے کھل گیا تھا اس نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اندر قدم رکھا۔

اور اس کی الماری سے کوئی کپڑے دیکھنے لگی۔یہاں اس کے لحاظ سے تو کوئی کپڑے نہیں تھے لیکن اسے ایک اچھی خاصی کھلی شرٹ اور ٹراؤزر ملا تھا۔

اس میں کتنی بری لگی ہوں گی۔لیکن مجھے دیکھے گا کون۔۔۔؟

میں تو ان کے آنے سے پہلے ہی چینج کر لوں گی۔

اس نے خود سے ہی پلان بناتے ہوئے اپنے معصوم سے دماغ کو شاباشی دی تھی۔

اور جلدی سے اس کے کپڑے پہن کر وہ اپنے کپڑے دھونے چلی گئی تھی اس نے جلد سے جلد یہ کام کرنا تھا اندر ڈر بھی تھا کہ کہیں تاشفین واپس نہ آ جائے۔

exponovels

اور اگر اس نے واپس آ کر اسے اپنے کپڑوں میں دیکھ لیا تو کس طرح سے ری ایکٹ کرے گا وہ تو جان سے ہی مار ڈالے گا اسے۔

اسے کپڑے دھونے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔15 منٹ کے اندر اندر وہ اپنے کپڑوں کے ساتھ تاشفین کے بھی دو پینٹز اور دو شرٹ دھو کر ڈال چکی تھی۔

عقل نے کام کم کیا تھا ورنہ اسپنر کے ساتھ کپڑے سکھا بھی سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کچن میں آ کر ایک بار پھر کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی۔اب بس اسے کوئی ٹینشن نہیں تھی۔

کھانا بنانے کے فورا بعد ہی وہ کپڑے چینج کر لینے والی تھی۔یقیناً تب تک اس کے کپڑے سوکھ جانے تھے۔

لیکن شاید آج قسمت اس کے ساتھ نہیں تھی۔ابھی وہ کھانا بنا کر آٹا گوندھ کے رکھ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اور اس کی سانس بند ہونے لگی۔

تاشفین اتنا جلدی گھر واپس آ گئے۔۔۔۔اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ دانتوں میں پھنسا لیا تھا اب کیا ہونے والا تھا کپڑے تو ابھی ٹھیک سے سوکھے ہی نہیں تھے۔

اور بھیگے کپڑے پہن کر اسے الجھن ہوتی تھی کوئی بات نہیں میں انہیں سب کچھ سچ بتا دوں گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

اللہ جی ان کو نہ زیادہ غصہ مت آنے دیجئے گا اتنی بڑی بات نہیں ہے نہ کہ انہیں زیادہ غصہ آئے۔

exponovels

اور میں نے ان کے کپڑے جان بوجھ کر نہیں پہنے ہیں۔پتا نہیں وہ مجھے ان کپڑوں میں دیکھ کر کیا سوچیں گے یہ میری مجبوری تھی اللہ جی آپ تو جانتے ہیں نا۔پلیز آپ سب ٹھیک کر دیجئے گا

اس نے ایک نظر اپنے وجود پر ان کپڑوں کو دیکھا تھا جس میں اس کے جیسی دو تین اور تناوش آرام سے فٹ ہو سکتی تھیں۔

اور پھر اپنی ساری ہمت جمع کرتے ہوئے اس نے دروازہ کھولتے اپنی آنکھیں زور سے میچی تھیں۔

جب اسے اپنی قریب غضبناک سی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز تاشفین کی نہیں بلکہ کسی اور کی تھی۔جس نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔

کون ہو تم اور یہاں تاشفین کے فلیٹ پر کیا کر رہی ہو وہ حیرت سے سامنے کھڑی عورت کو دیکھ رہی تھی جو وائٹ پینٹ کے اوپر بلیک کلر کا سٹائلش ٹاپ پہنے بالوں کو ایک سائیڈ پر ڈالے اس سے مخاطب تھیں۔

ان کے بالوں کی لینتھ کافی کم تھی لیکن عمر پچاس کے قریب تھی۔

اس نے آج تک اتنی ایجڈ عورت کو اتنا سٹائلیش نہیں دیکھا تھا چہرے پر میک اپ کی نہ جانے کتنی تہہ تھی لیکن وہ سر سے پیر تک انگریز ہی لگ رہی تھیں۔

لیکن ان کی اتنی صاف اردو اسے حیرت میں ڈال گئی تھی۔

میں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔می۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔آپ کون ہیں۔اس نے اپنی لڑکھڑاہٹ پر کنٹرول کرتے ہوئے اس عورت سے پوچھا تھا جو اب گھر کے اندر داخل ہو چکی تھیں۔

exponovels

تاشفین نے مجھے نہیں بتایا کہ وہ لیوان ریلیشن شپ میں ہے۔اور نام کیا ہے تمہارا کہاں سے آئی ہو اور تاشفین کو کب سے جانتی ہو۔

تاشفین نے میرے سامنے تمہارا کوئی ذکر نہیں کیا وہ آگے بڑھتے ہوئے صوفے پر بیٹھی اسے سر سے پیر تک دیکھ رہی تھیں۔

وہ تاشفین کے کپڑوں میں بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

تاشفین کو ذرا ہوش سے کام لینا چاہیے وہ ایک بچی کے ساتھ ریلیشن شپ میں ہے۔مجھے اس سے یہ امید نہیں تھی وہ فون پر کسی کو کال ملاتے ہوئے اسے دیکھ کر بڑبڑائی تھی۔لیکن ان کی باتیں اسے اچھی نہیں لگ رہی تھیں

جب اچانک دروازے سے وہ اندر داخل ہوا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

لڑکی تمہارے دماغ کا کوئی سکروڈیلا ہے کیا یہ دروازہ کھلا کیوں تھا۔۔۔۔؟

تاشفین داخل ہوتے ہی اس پر چڑھ دوڑا تھا جبکہ اس کے وجود پر اپنے کپڑوں پر اس کا دھیان کم صوفے پر بیٹھیں اس عورت پر زیادہ گیا تھا۔

آو تاشفین آئی مس یو سو مچ میرا بچہ وہ۔اٹھ کر اس کے قریب آتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگانے لگی تھیں۔

جبکہ تاشفین کے چہرے پر دنیا جہان کی بے زاری تھی۔

exponovels

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور میری غیر موجودگی میں آپ نے میرے گھر آنے کی زحمت کیوں کی وہ ذرا اکتائے ہوئے لہجے میں ان سے مخاطب ہوا۔

میں نہیں آسکتی کیا تم سے ملنے کے لیے آئی مس یوسوچ میں تو کتنے دنوں سے تمہیں یاد کر رہی تھی۔ تمہیں فون کرنے کی بھی کوشش کر رہی تھی لیکن تم نہ تو میرا فون اٹھا رہے تھے اور نہ ہی میں تم سے مل پا رہی تھی میں تمہارے آفس میں بھی گئی تھی لیکن وہاں پتہ چلا کہ تم بہت زیادہ مصروف ہو پھر سوچا کہ آج میں تمہارے گھر پہ بھی آجاتی ہوں شام کو تم سے ملاقات ہو جائے گی۔

مجھے پتا ہے تم فلیٹ کی چابی کارپٹ کے نیچے رکھتے ہو

لیکن یہاں آئی تو دروازہ اندر سے لاک تھا مجھے لگا تم گھر پر ہی موجود ہو لیکن یہاں پر تو یہ لڑکی تھی کون ہے یہ تمہاری گرلفرینڈ۔۔۔۔۔؟

تمہیں نہیں لگتا یہ تم سے عمر میں کافی زیادہ کم ہے تم لوگوں کا میچ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہاری پسند ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

آپ اعتراض کرنے والی کوئی ہوتی بھی نہیں ہیں۔اور پلیز آئندہ میرے گھر آنے کی زحمت مت کیجئے گا وہاں میں کام کے لئے جاتا ہوں اور مجھے زیادہ مس کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے جب مجھے آپ کی یاد آئے گی میں خود آپ سے ملنے آجاؤں گا۔

فی الحال میں بزی ہوں۔ڈارلنگ تم جاؤ کوئی ڈھنگ کے کپڑے پہن کے آؤ ہم نے باہر ڈیٹ پر جانا ہے۔

exponovels

وہ انہیں اگنور کرتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا تھا جب کہ وہ تو حیران اور پریشان ان دونوں کو بحث و تکرار کرتے سن رہی تھی۔

میرا کمرہ لاک ہو۔۔۔۔۔۔۔"وہ۔ منمنائی تھی۔

ہاں بے بی میں تمہیں بتانا بھول گیا کہ اس روم کا لاک خراب ہے تمہیں اپنا سامان ادھر نہیں رکھنا چاہئے خیر کوئی بات نہیں میرے کمرے کی دراز میں چابی ہے جاو نکال کر لے آو۔

اور مام پلیز آپ جانا پسند کریں گی ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔اس نے اسے بھیجتے ہوئے انہیں مخاطب کیا تھا۔

میں اتنے دنوں کے بعد تم سے ملنے آئی ہوں تاشفین تمہارے ساتھ وقت گزارنے آئی ہوں اور تم مجھے بھیج رہے ہو ۔۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی جبکہ وہ کندھے اچکا گیا۔

آپ کو مجھ سے پوچھ کر آنا چاہیے تھا میرے اپنے بھی کچھ پلانز ہوتے ہیں موم جو میں آپ کی وجہ سے خراب نہیں کر سکتا اور ویسے بھی میں نے اپنی وائف سے وعدہ کیا تھا اس نے جان بوجھ کر"وائف"کا لفظ استعمال کیا جبکہ وہ جو اس کے روم سے چابی لے کر باہر آئی تھی حیرت سے اس کے لفظوں کو سن رہی تھی۔

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی کے سامنے اسے بیوی کے طور پر متعارف کروائے گا اور یہ تو اس کی ماں تھی ۔یعنی تایا ابو کی پہلی بیوی۔

واٹ۔۔۔؟

exponovels

وائف۔۔۔۔؟تم نے شادی کرلی۔۔۔۔۔کب کی تم نے شادی اور مجھے کیوں نہیں بتایا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھیں۔

جبکہ تناوش کو تو ان سب چیزوں سے خوف آنے لگا تھا وہ جلدی سے چابی لئے اپنے روم کے باہر آ کر لاک کھولنے لگی اس نے اس کے الماری میں چابیاں دیکھی تھی لیکن اسے اندازہ نہ تھا کہ یہ چابیاں اس کے کمرے کے تالے کی بھی ہو سکتی ہیں۔

شادی تو میرے خیال میں نے 12 سال پہلے کی تھی۔اب اتنی بھی بھلا کڑ تو نہ بنے کہ آپ کو یہ بھی یاد نہیں۔

کیا مطلب یہ ابراہیم کی بھتیجی ہے وہ غصے سے اس کو گھور رہی تھیں۔جب کہ وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

میرے خیال میں آپ کے لیے اتنی معلومات کافی ہے اب آپ کو جانا چاہیے وہ سینے پہ ہاتھ باندھتا ان سے کہہ رہا تھا جو غصے سے اب تک دروازے کو گھور رہی تھیں۔

تم جانتے ہو تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو بھول گئے اس شخص نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔

یہ بھول گئے ہو کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا۔

اس نے دھوکے سے تمہارا نکاح کروایا تھا اس لڑکی کے ساتھ اور تم اس لڑکی کے ساتھ اپنی لائف شروع کر چکے ہو اس کے ساتھ۔۔۔۔۔وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی کمرے کے اندر تک ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

exponovels

انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا یہ میرا اور ان کا مسئلہ ہے اور آپ نے میرے ساتھ کیا کیا یہ میرا اور آپ کا مسئلہ ہے ان سب چیزوں میں میری بیوی کہیں شامل نہیں ہوتی۔

آپ صرف میرا وقت برباد کر رہی ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ وہ اکتا کر بولا

اور تم کیا کر رہے ہو تاشفین ابراہیم میں تمہاری ماں ہوں میں نے تمہیں جنم دیا ہے اتنا بڑا فیصلہ کرتے ہوئے تم نے ایک بار مجھے بتانے کی زحمت نہ کی مجھ سے پوچھنے کی غلطی نہیں کی۔

آپ نے دوسری شادی کرنے سے پہلے مجھے بتانے کی زحمت کی تھی یا مجھ سے پوچھنا گوارا کیا تھا نہیں نہ تو پھر آپ کو یہ کیوں لگتا ہے کہ میں اپنی زندگی کے فیصلے آپ سے پوچھ کر کروں گا۔

اس لڑکی میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے تاشفین جو وہ تمہیں تمہارے قابل لگی ہو۔ پہلے مجھے لگا تھا کہ تمہاری گرل فرینڈ ہے تم چار پانچ ماہ اس کے ساتھ رہ کر اسے چھوڑ دو گے۔

لیکن تم تو شادی کر چکے ہو اس کے ساتھ اسے یہاں لے آئے ہو تمہیں لگتا ہے یہ لڑکی تمہارے ساتھ رہ سکتی ہے تمہارے ساتھ سروائیو کر سکتی ہے تمہارے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چل سکتی ہے نہیں تاشفین ابراہیم۔

یہ لڑکی تو ایک جملے میں اپنی بات مکمل نہیں کر سکتی اتنی لو کونفیڈنس ہے یہ میرے سامنے یہ بات تک نہیں کر پا رہی تھی اور تم اسے اپنی بیوی بنا رہے ہو۔

ڈارلنگ تم تیار ہوئی یا میں خود آ کر تمہیں تیار کروں وہ دروازے پر دستک دیتے ہوئے بولا اور وہ جو کمرے میں کھڑی تھی اس کی آواز پر اچھل کر جلدی سے کپڑے نکالنے لگی۔

exponovels

تاشفین میں تم سے بات۔۔۔۔۔۔۔

بے بی ڈو فاسٹ آئی ایم ویٹنگ فور یو۔ورنہ میں خود اندر آرہا ہوں۔

وہ انہیں پوری طرح سے نظر انداز کرتے ہوئے بولا کہ وہ پیر پٹکتی اس کے گھر سے باہر نکل چکی تھیں۔

انہیں لفٹ تک پہنچتے ہی زوردار دھماکے کے ساتھ دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

ہم کہاں جارہے ہیں وہ اپنا سادہ سا لباس پہن کر اس کے پیچھے آکر رکی جو ٹی وی پر نہ جانے کیا ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔

کہاں جارہے ہیں ہم۔۔۔۔؟اس نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جو اس کے کپڑے اپنے بائیں بازو پر ڈالے اس کے پیچھے کھڑی تھی۔

ابھی آپ ہی تو کہہ رہے تھے نہ کہ ہم کہیں باہر جارہے ہیں وہ حیرت سے دیکھتے ہوئے اسے یاد دلانے لگی۔

سچ میں تمہیں لگتا ہے کہ آفس میں تقریبا آٹھ گھنٹے اپنا دماغ کھپانے کے بعد میں تمہیں سیر سپاٹوں پر لے کر جاؤں گا۔

جاؤ جا کر کھانا لگاؤ بھوک لگی ہوئی ہے مجھے۔وہ چینل چینج کرتے ہوئے بولا جب کہ وہ اس کے کپڑے اسے دکھانے لگی اور شاید کچھ کہنا بھی چاہتی تھی۔

میرے۔۔۔۔کمرے کا دروازہ۔۔۔۔لاک ہو گیا تھا اور میرے۔۔۔۔کپڑوں پر سالن گر گیا تھا۔۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا۔۔۔؟وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تو اس نے فورا نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

تو کیوں اتنی محنت کر رہی ہو بولنے میں یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے جاؤ کھانا لگاو بھوک لگی ہوئی ہے مجھے وہ اس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر دور پھینکتے ہوئے بولا تھا۔

جب کہ وہ اس کے اس طرح نظر انداز کرنے پر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرتی کچن میں اس کے لیے کھانا نکالنے لگی تھی

آج اس کا دل بہت خوش تھا اپنی ماں کے سامنے اس نے اسے بیوی کے روپ میں متعارف کروایا تھا اور یہ بات اس کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی۔

شاید مائرہ کے سامنے وہ اسے کبھی اپنی بیوی نہ مان سکے لیکن اپنی ماں کے سامنے اس نے اسے اپنی بیوی کے روپ میں ہی متعارف کروایا تھا وہ اس کی بیوی تھی اور یہ حقیقت تھی۔

ورنہ وہ تو اسے اس کی گرل فرینڈ سمجھ رہی تھیں جو اسے برا لگا تھا۔ وہ خوشی خوشی سارے کام کرتی اس کے لیے کھانا لگا چکی تھی۔

جب وہ فریش سا کچن میں آ کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

قورمہ۔۔۔۔بنایا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔فریج میں۔۔۔۔۔۔ٹماٹر تھے۔وہ سلاد۔۔۔۔۔۔کے لئے۔۔۔کاٹ دیے۔ باقی۔۔۔۔۔آپ کل کچھ۔۔۔۔۔سبزیاں لگا۔۔۔۔۔دیجئے گا۔

بس کیوں تھک رہی ہو۔لسٹ بنا دینا۔اور اب خاموش مجھے کھانے دو تمہاری "میں" میں نہیں سن ہوتی مجھ سے۔وہ ایک ہی نظر میں اسے چپ کروا چکا تھا۔

exponovels

میرے سر پر کیا سوار ہو گئی ہو بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔ یا تمہیں اکیلے بیٹھ کر کھانے میں مزہ آتا ہے۔اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا تو وہ بھی اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

جب کہ وہ ایک نظر اس کے ہونٹ کے اوپر موجود اس چھوٹے سے نقطے پر ڈالتا سر جھٹک کر اپنا کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کھانا کھانے کے فورا بعد اٹھ کر اس کے لئے چائے بنانے لگی تھی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کھانے کے فورا بعد چائے پیتا ہے اس لیے اس نے بھی فورا ہی چائے کا پانی رکھ دیا جب کہ وہ آج آٹھ کر روم میں نہیں گیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی کچن میں بیٹھا رہا۔

وہ اپنی پیچھے اس کی نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی لیکن بولی کچھ بھی نہیں اس کے سامنے تو ویسے بھی وہ کچھ نہیں بول پاتی تھی۔

آج کے بعد یہ عورت مجھے گھر کے اندر نظر نہیں آنی چاہیے آج کے بعد بنا پوچھے تم دروازہ نہیں کھولو گی اور اگر دروازے پر یہ محترمہ ہوئی تو انہیں باہر سے ہی خدا حافظ کر دینا کہہ دینا کہ میرے شوہر کی اجازت نہیں ہے آپ کو گھر کے اندر بٹھا کر آپ کی خدمت کرنے کی۔

exponovels

وہ اپنی ہی دھن میں کام کر رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی وہ اپنی ماں کے بارے میں بات کر رہا تھا اسے عجیب لگا سن کر۔

تایا ابو تو کہتے تھے کہ تاشفین اپنی ماں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے لیکن یہاں تو اسے کوئی محبت ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی اگر وہ اپنی ماں سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہے تو پھر وہ اسے اندر تک کیوں نہیں آنے دیتا کتنے آرام سے کہہ رہا تھا کہ دروازہ ہی نہ کھولے اور باہر سے ہی خدا حافظ کر دے۔

اس کی باتوں اور لہجے سے تو کہیں سے بھی اپنی ماں کی محبت ظاہر نہیں ہو رہی تھی آخر یہ اپنی ماں سے ناراض کیوں تھا اسے لگتا تھا کہ وہ صرف اپنے بابا سے خفا ہے لیکن یہاں تو سب کچھ ہی بہت عجیب تھا وہ کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا۔

چلو اس کے ساتھ اس کا زبردستی کا رشتہ جوڑا تھا لیکن اپنے ہی ماں باپ سے اتنی تلخ کلامی۔۔۔۔۔؟

اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

وہ آپ کی امی ہے آپ ان سے اتنے خفا کیوں ہیں کیا آپ کی اور ان کی کوئی ناراضگی چل رہی ہے اس نے اپنی لڑکھڑاہٹ پر کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے سوال کیا تھا کیونکہ وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کی عادت سے وہ بہت چڑتا ہے۔

ان کے سامنے بھی کہا تھا اور تمہارے سامنے بھی کہہ رہا ہوں میرے ماں باپ کے مسلے میں تمہارا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے میرے مسئلے میں ان لوگوں کا۔ تم اگر اپنے بارے میں کچھ پوچھنا چاہو۔ تو مجھ سے پوچھ

exponovels

سکتی ہو لیکن میرے ماں باپ کے ساتھ اگر میرا کوئی مسئلہ چل رہا ہے تو وہ صرف میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں وہ سکون سے اپنی بات مکمل کرتا چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

جب کہ اس کے جاتے ہی اس نے اپنے کام نپٹانا شروع کر دیے تھے سوچیں تو بہت تھی کہ آخر اس کا اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا مسئلہ چل رہا ہے لیکن وہ اسے کچھ بھی بتانے یا پوچھنے کی اجازت نہیں دیتا تھا اسی لئے وہ خود ہی اس معاملے سے الگ ہو گئی تھی۔

باہر سے ٹی وی کی آواز آنے پر اس نے ذرا سا جھانک کر دیکھا تو وہ باہر صوفے پر بیٹھا چائے پیتے ہوئے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔ آج اسے سونا نہیں تھا کیا وہ سوچ کر رہ گئی۔

اس نے ایک نظر ٹائم کی طرف دیکھا تھا آٹھ بجے اس کے فیورٹ کارٹون آنے والے تھے آج اس کے کام پر جانے کے بعد اس نے آرام سے بیٹھ کر اپنے کارٹون دیکھ لئے تھے۔ لیکن اصل مزہ سہی وقت پر دیکھنے سے ہی ملتا تھا ایک ہی دن میں وہ پاکستان اور نیویارک کی ٹائمنگ کو سمجھ گئی تھی۔

پاکستان میں اس کے فیورٹ یہ کارٹون صبح کے وقت آتے تھے جبکہ نیویارک میں رات کے وقت اور اب تو بس وقت ہونے ہی والا تھا جب وہ خود ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ اب پتا نہیں اسے کب تک اٹھنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کچن سے باہر نکلی تو سکرین پر کوئی فٹ بال میچ چل رہا تھا جو دیکھنے میں وہ زیادہ انٹرسٹیڈ نہیں تھا لگا تو اپنے فون پر ہی تھا لیکن بیچ بیچ میں نظر سکرین پر بھی مار لیتا تھا۔

exponovels

آج صبح اسے کارٹون دیکھنے میں بالکل مزا نہیں آیا تھا کیونکہ وہ سیکنڈ ٹائم کے تھے اسے ریپیٹ ٹیلی کاسٹ کبھی بھی پسند نہیں تھا تائی امی کتنا ہی کیوں نہ ڈانٹے لیکن سارا کام نپٹا کر سب سے پہلے وہ ٹی وی ہی ان کرتی تھی۔

ویسے بھی صبح کے ٹائم تو تائی امی نے پڑوس میں اپنی بہن کے گھر جانا ہوتا تھا اور یہ ان کا روز کا معمول تھا۔

یہ ٹائمنگ اس کی ٹی وی دیکھنے والی تھی۔ لیکن یہاں پر تو اچھا خاصا مسئلہ بن گیا تھا وہ وقت پر کارٹون ہی نہیں دیکھ پا رہی تھی

کوئی بات نہیں صبح ہی دیکھ لوں گی۔اس نے اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے کمرے کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔

جب اسے اس کی آواز سنائی دی۔

تم نے میرے کپڑے کیوں دھوئے۔۔۔۔۔اور اگر دھو ہی دیے تھے تو پھر باہر بالکنی میں دھوپ میں ڈالنے کی کیا تک بنتی ہے۔۔

وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

جی ہاں مجھے آپ کے یہ گندے کپڑے نظر آئے تو میں نے۔۔۔۔۔۔۔

واشنگ مشین کے ساتھ اندر سپینر بھی ہے اور پلیز آج کے بعد میرے آفس کی شرٹس کو دھوپ میں مت ڈالنا۔یہ پہلے ہی بہت زیادہ ایکسپینسو آتی ہیں۔اور میں یہ افورڈ نہیں کر سکتا۔

وہ بہت سکون سے بات کر رہا تھا جبکہ شرٹس اس کے ساتھ ہی صوفے پر پڑی ہوئی تھی کہیں سے بھی ہلکا رنگ یا کچھ عجیب اسے محسوس نہیں ہوا تھا بلکہ شرٹز تو بہت صاف ستھری اور خوبصورت ہو گئی تھیں

exponovels

لیکن شاید اسے کچھ غلط نظر آ رہا ہو۔

جی میں آئندہ خیال رکھوں گی۔اس نے سر جھکا کر اسے جواب دیا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا ریموٹ وہیں پھینکتا اندر کی طرف چلا گیا۔

شاید وہ اس سے یہی بات کرنے کے لیے یہاں بیٹھا ہوا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر سے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی رہی ڈر تھا کہ کہیں وہ واپس باہر نہ آ جائے۔

لیکن وہ نہیں آیا تو خوشی خوشی اس نے بھی ٹی وی کا چینل چینج کرتے ہوئے اپنا فیورٹ پروگرام لگا لیا تھا جیسے شروع ہوئے محض ایک ڈیڑھ منٹ ہی ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنا موبائل فون چارج لگا کر واپس باہر نکلنے لگا تو اسے سامنے صوفے پر وہ بیٹھی نظر آئی۔ٹی وی پر کوئی کارٹون چینل چل رہا تھا۔

جب کہ وہ چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت سجائے ٹی وی میں مگن تھی۔

اس کا ارادہ اپنا فون چارج لگا کر میچ پورا دیکھنے کا تھا کیونکہ وہ فٹبال میچ کافی شوق سے دیکھتا تھا۔

اس کا ارادہ تو اس سے ریموٹ لے کر اپنا میچ دیکھنے کا ہی تھا لیکن جس انداز میں وہ اپنے ہاتھوں میں چہرہ گرائے ٹی وی کی جانب متوجہ تھی اس کا دل ہی نہ چاہا کہ وہ اسے ڈسٹرب کرے۔

exponovels

وہ پوری طرح سے شو میں ڈوبی ہوئی تھی جب اچانک وہ ہلکا سا قہقہ لگا کر ہنسی اور پھر اپنے منہ پر ہاتھ دبا کر اس نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی اس کا یہ انداز اتنا پیارا تھا کہ وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔ایک انجان سی مسکان اس کے اپنے لبوں پر بھی آگئی تھی

اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا کیوں یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے واپس اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

کمرے کے اندر بھی اسے ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کی کھلکھلاہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتی تھی یقیناجو کارٹون وہ دیکھ رہی تھی وہ کافی فنی تھے اس نے تو کبھی زندگی میں کارٹون دیکھنے کی زحمت کی ہی نہیں تھی۔

اور نہ ہی اسے یہ سب کچھ پسند تھا یہ سب کچھ اس کی لئے بچوں کے کام تھے اور حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنا بچپن سہی سے جی ہی نہیں پایا تھا۔

وہ آٹھ سال کا تھا جب اس کے ماں باپ کی طلاق ہوئی اور وہ اپنی ماں کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نیو یارک آگیا۔

بارہ سال کا تھا جب اسے پتہ چلا کہ اس کے باپ نے دوسری شادی کر رکھی ہے۔

14 سال کی عمر میں اسے پتہ چلا کہ اس کی ماں بھی دوسری شادی کرنا چاہتی ہے۔اس کی ماں نے اسے ہوسٹل بھیج دیا تھا۔جب ایک دن اسے پتہ چلا کہ اس کی ماں بھی دوسری شادی کر چکی ہے اپنا بچپن تو اس نے انہیں ساری چیزوں میں گزار دیا تھا۔

exponovels

آج بھی جب وہ اپنے بچپن کی طرف نظر ڈور آتا تھا تو صرف محرومیوں کے اور کچھ بھی وہ سمجھ نہیں پاتا تھا۔

ہوسٹل ختم ہونے کے بعد وہ اپنی ماں کے پاس نہیں گیا تھا کیونکہ وہ سوتیلے رشتے نبھانے میں انٹرسٹڈ نہیں تھا اسی لئے 16 سال کی عمر سے ہی وہ الگ رہا تھا

حالانکہ وہ اپنے اخراجات اس چھوٹی سی عمر سے مکمل کیسے کر رہا تھا یہ جاننے کی کوشش نہ اس کے باپ نے کی تھی اور نہ ہی ماں نے اور آج وہ دونوں ہی اس پر حق جتانے آئے تھے۔

کبھی کبھی اسے اپنی زندگی پر ہنسی آتی تھی اور کبھی کبھی وہ بالکل بے حس ہو جاتا تھا۔

پر اب تو وہ اپنے خواب کے لیے جی رہا تھا۔ جس میں انٹرفیر کرنے کی اجازت تو کسی کو بھی نہیں دیتا تھا۔

بیڈ پر لیٹے ہوئے اس نے لائٹ آف کر کے سونے کی کوشش کی تھی۔ جب ذہن میں ایک بار پھر سے روز کی آفر گھومنے لگی کتنے سکون سے مائرہ کہہ رہی تھی کہ اسے اس کی آفر قبول کر لینا چاہیے۔

اسے لگتا تھا کہ مائرہ اس کو سمجھتی ہے وہ اس کی پسند ناپسند کے بارے میں جانتی ہے۔ لیکن آج اسے لگ رہا تھا کہ مائرہ بھی اسے نہیں سمجھتی۔

اس کی زندگی کا مقصد صرف پیسہ کمانا نہیں تھا وہ اپنا نام بنانا چاہتا تھا بہت چھوٹی سی عمر میں اس میں اس خواب کو دیکھنا شروع کیا تھا اور وہ اس خواب کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا لیکن یہ بات ماہرہ کو نہیں سمجھا سکتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دن بہت تیزی سے گزر رہے تھے وہ یہاں ایڈجیسٹ ہونے لگی تھی اسے یہاں آئے آج 14 دن گزر چکے تھے۔

exponovels

وہ اس کے مزاج کو کافی اچھے طریقے سے سمجھنے لگی تھی بیچ میں کچھ دنوں سے وہ کافی پریشان رہنے لگا تھا۔

گھر بھی کافی دیر سے آتا تھا اور پھر آتے ہی کھانا کھا کر اپنے کمرے میں بند ہو جاتا ہے اس سے تو کوئی بات ہی نہیں کرتا تھا۔

پتا نہیں آج کل وہ کن کاموں میں بزی تھا اس دن کے بعد مائرہ واپس یہاں آئی تھی اور نہ ہی اس کی ماں نے اس طرف آنے کی غلطی کی تھی۔

خیر اپنی ماں کی تو اس نے بے عزتی بھی بہت کی تھی اب شاید ہی وہ زندگی میں کبھی اس طرف قدم رکھے لیکن اس کی دوست بھی نہیں آئی تھی۔

اس دن اس نے لسٹ بنا کر دی تھی تو وہ سب کچھ لے آیا تھا۔

اور اس دن سے وہی سب کچھ بنا رہی تھی۔ کل رات سبزیاں ختم ہو چکی تھی تو اس کا ارادہ اسے کہنے کا تھا لیکن شام کو وہ اپنے آپ لے آیا۔

اس نے نوٹ کیا تھا وہ ان سب چیزوں میں کافی زیادہ ذمہ دار تھا وہ وقفے وقفے سے خود ہی ہر چیز کا معائنہ کرتا رہتا تھا۔ اگر کوئی چیز کم ہوتی تو وہ تو لے آتا تھا۔ لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ شروع میں تو وہ پھر اس سے کم ہی سہی بات کر لیتا تھا لیکن اب اس نے بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ کسی چیز کو لے کر کافی زیادہ پریشان ہے۔ دو تین دفعہ اس کا دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھ لے کہ وہ پریشان کیوں ہے۔ لیکن وہ اسے اپنی پریشانی کی وجہ کیوں بتائے گا۔

exponovels

سوچ کر وہ خاموش ہو گئی تھی۔ان دونوں میں ایسا کوئی رشتہ نہ تھا جس کی بنا پر وہ ایک دوسرے کی پریشانی جاننے کی کوشش کرتے۔

اور وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے ایسا کوئی رشتہ بنانا بھی نہیں چاہتا۔

○ ○ ○ ○ ○

سر پلیز آپ مجھے کسی بھی کام کے لیے فورس نہیں کر سکتے اگر میں ماڈلنگ میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں تو آپ بار بار کیوں کہہ رہے ہیں مجھے۔

اور آپ مجھے بنا کسی بڑے ریزن کے جاب سے نکال بھی نہیں سکتے میں آپ کی کمپنی کی ہر طرح کی ریکوائرمنٹ پر پورا اترتا ہوں۔

مجھے نوکری سے نکالنے کے لئے آپ کے پاس کوئی بڑی۔وجہ ہونا ضروری ہے اور آپ کے پاس کوئی ریزن نہیں ہے جس کی بنا پر آپ مجھے یہ نوکری چھوڑنے پر مجبور کر سکے میں نے آپ کی کمپنی کے لئے ہر طرح کی ریکوائرمنٹ پوری کی ہے۔

اور آپ کی کمپنی کے ساتھ میرا پانچ سال کا کنٹریکٹ ہے۔پچھلے دس بارہ دن سے وہ یہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا آج اس کی برداشت جواب دے گئی تھی وہ ماڈلنگ نہیں کرنا چاہتا تھا تو اسے فورس کیوں کیا جا رہا تھا۔

روز جیکسن ہر روز اسے الگ الگ آفرز دے کر جاتی تھی اور آج حد ہی ہو گئی تھی آج اس کے بوس نے اسے نوکری سے نکالنے کی دھمکی دی تھی لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ ہر طرح کا پیپر ورک پچھلے ہفتے ہی کر چکا تھا۔

exponovels

یہ کمپنی اسے آسانی سے اس نوکری سے نہیں نکال سکتی تھی اس نے پانچ سال کا کنٹریکٹ کیا ہوا تھا اور اس کمپنی میں کام کرتے ہوئے ابھی اسے بہت مشکل پونے دو سال ہوئے تھے اس سے پہلے بھی وہ ایک کمپنی میں پانچ سال تک نوکری کر چکا تھا اور اپنی بہتری کے لیے اس نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن یہاں اسے کچھ اور ہی کرنے کو مل رہا تھا۔

میں تمہارے فائدے کی بات کر رہا ہوں تعیش میں تمہارا دشمن نہیں ہوں تمہیں روز کتنا فائدہ پہنچا سکتی ہے یہ بات تم بھی بہت اچھے طریقے سے جانتے ہو۔

مجھے روز جیکسن کا کسی طرح کا کوئی فائدہ نہیں چاہیے سر میں اپنے کام سے بہت خوش ہوں تو میں کسی بھی طرح کے ماڈل پروجیکٹ میں کام نہیں کرنا چاہتا میں ڈائیریکٹر بننا چاہتا ہوں۔ یہ میرا ایشن نہیں ہے آئی ایم سوری میری طرف سے ایک اور انکار ان تک پہنچا دیجئے۔

اس نے بہت پر سکون انداز میں کہا تھا جبکہ وہ جو اسے نوکری سے نکال دینے کی دھمکی پر منانے کا ارادہ رکھتے تھے خاموش ہو گئے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ دروازہ کھول کر ایک سائیڈ ہو گئی روز اس کی طرح اس کے چہرے پر آج پریشانی نہیں تھی بلکہ بہت خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔

exponovels

وہ مسکراتے ہوئے بے حد حسین لگتی تھی۔ یہ انکشاف بھی اس پر آج ہی ہوا تھا۔ مسکرانے سے اس کے دونوں گالوں کے ڈمپل نمایاں ہونے لگتے تھے جو اسے اور بھی زیادہ پر کشش بناتے تھے۔

اس نے آئی بروا چکا کر اس کے ہنسنے کی وجہ جاننا چاہی تھی جبکہ ایک نظر ٹی وی پر پڑھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ وہ کس خوشی میں اتنا ہنس رہی ہے۔ وہ اگنور کرتا اپنے فون کی طرف متوجہ ہوا تھا

ہیلو وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہوا تو اس کے فون پر بیل ہونے لگے تھے۔ انجان نمبر دیکھ کر اس نے فون اٹھا لیا تھا

ہو سکتا ہے مائرہ کسی اور نمبر سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ کیونکہ وہ اپنے ایک ماڈل اوڈیشن کے لئے دوسرے شہر گئی ہوئی تھی۔

روز جیکسن بات کر رہی ہوں۔ دوسری طرف سے پر سکون سی آواز سنائی دی جب کہ اس کا دل چاہا کہ وہ اپنا فون دیوار پر دے مارے پچھلے دس بارہ دن سے وہ اس عورت کی وجہ سے کتنی زیادہ ٹینشن میں تھا اور سب سے زیادہ ٹینشن اسے اس بات کی تھی کہ کہیں اس عورت کی وجہ سے وہ اپنی نوکری نہ کھو دے۔

اس نوکری کے لیے اس نے بہت زیادہ محنت کی تھی وہ تو خدا کا شکر تھا کہ کمپنی نے اس سے پہلے ہی کانٹیکٹ سائن کروا رکھے تھے ورنہ اس کے لیے کافی زیادہ مسئلہ ہو سکتا تھا۔

مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ میرے پیچھے کیوں لگی ہیں وہ اسی کی زبان میں بات کرتا بناتناوش کی طرف دیکھے اپنے کمرے کی طرف آ گیا تھا۔

میرے پاس تمہارے لیے ایک اور آفر ہے دوسری طرف سے اسے پھر سے پر سکون سی آواز سنائی دی تھی۔

exponovels

مجھے آپ کی کوئی بھی آفر منظور نہیں ہے میم میں آپ کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا آپ کو یہ چھوٹی سی بات سمجھ میں کیوں نہیں آرہی اس دفعہ اچھا خاصہ بدلحاظ ہو گیا تھا۔

تم میرے ساتھ میری نئ فلم کیلئے ایسسٹنٹ ڈائریکٹر بننے میں انٹرسٹڈ ہو۔۔۔۔؟۔

کیا۔۔۔۔اسے جھٹکا لگا تھا۔

میں سمجھ نہیں پا۔۔۔۔

تمہیں کچھ بھی سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے ہینڈسم۔ایٹیٹیوڈ مین میں تمہارے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں۔ تمہیں ماڈلنگ میں انٹرسٹ نہیں ایکٹنگ میں انٹرسٹ نہیں ڈائریکشن میں تو ہے۔

میں کل اپنے آفس میں تمہارا انتظار کروں گی۔اس نے کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ وہ اب تک بے یقینی سے اپنے فون کو دیکھ رہا تھا اسے اس طرح کی کوئی آفر آسکتی ہے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کتنی ہی دیر اپنے موبائل فون کو دیکھتا رہا۔وہ اب تک یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ روز جیکسن نے سچ مچ میں اسے اتنی بڑی آفر کر دی ہے۔وہ اپنے خوابوں کے اتنا نزدیک چلا گیا ہے۔

بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے روز جیکسن کو اسے اپنے ساتھ رکھ کر کیا حاصل ہے بھلا۔۔۔۔؟

وہ اسے ایسی آفر کیوں کرے گی۔۔۔؟

exponovels

وہ ایک عام سا لڑکا جس کے پاس ایکسپیرینس نام کی بھی کوئی چیز نہیں وہ اسے اپنے ساتھ ایس آ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر رکھ رہی تھی۔

اخر اس کی ذات سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔؟

آخر وہ اس پر اتنی زیادہ کرم نوازی کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ کیوں ہو رہی تھی اس پر اتنی زیادہ مہربان۔۔۔۔؟

کیا کوئی وجہ تھی اس آفر کے پیچھے۔۔۔۔؟

لیکن وہ اسے کیا فائدہ دے سکتا تھا وہ تو خود ایک عام سی نوکری کرتا تھا اس کے پاس ایسا تو کچھ بھی نہ تھا جو روز جیکسن کے لیے فائدہ مند ثابت ہو۔ہاں اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا جو روز جیکسن کے شایان شان ہوتا۔

لیکن پھر بھی وہ اسے آفر کر رہی تھی وہ اسے اپنے نیکسٹ پروجیکٹ میں اپنے ساتھ رکھ رہی تھی یہ کوئی چھوٹی سی بات ہر گز نہ تھی وہ بہت کچھ سوچنا چاہتا تھا لیکن روز جیکسن کی اس آفر کی خوشی اسے کچھ بھی سوچنے نہیں دے رہی تھی شاید یہ اس کی قسمت تھی جو اچانک جاگ گئی تھی۔

ہاں ممکن تھا کہ یہ سب کچھ اس کے نصیب میں لکھا تھا اسے اسی طرح سے ملنا تھا۔وہ بیکار میں اتنا پریشان ہو رہا تھا اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا بلکہ اسے تو اپنے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے تھا جو اسے بیٹھے بٹھائے اتنی بڑی محنت سے نواز رہا تھا اور وہ فضول کی سوچیں سوچے جا رہا تھا۔

اس نے اپنے دماغ سے ہر فضول سوچ کو نکالنا تھا۔اس کے لیے اسے اپنی سوچ کو کسی اور طرف لگانا تھا۔

exponovels

اس وقت صرف خوشی ہی خوشی اس کے ذہن و دل پر سوار تھی وہ بے انتہا خوش تھا اور اپنی اس خوشی کو کھل کر منانا چاہتا تھا۔

لیکن کس کے ساتھ وہ اس خوشی کو سیلیبریٹ کرتا کوئی بھی تو نہیں تھا اس کے پاس۔ مخلص دوست اس نے کبھی بنائے ہی نہیں تھے مطلب کے یار تھے مطلب میں کام آتے تھے۔

اور وہ بھی مطلب کے وقت ہی اسے یاد کرتے تھے۔اور ایک دوست جو کہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ مخلص ہے۔ وہ اس وقت یہاں پر نہیں تھی بلکہ وہ تو اپنے کسی آپریشن کے لیے دوسرے شہر گئی ہوئی تھی اور اس کی واپسی جلدی مشکل تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے اسے میسج کر کے بتانا تو تھا ہی۔

سو اس نے جلدی سے اپنا موبائل فون نکالتے ہوئے مائرہ کے نمبر پر میسج کیا تھا۔

اس نے اسے اپنی خوشی کی وجہ نہیں بتائی تھی بس کہا تھا جلدی آؤ تمہارے ساتھ اپنی بہت بڑی خوشی سیلیبریٹ کرنا چاہتا ہوں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

لڑکی ہر وقت ٹی وی میں ہی گھسی رہتی ہو۔ان کارٹونز کو دیکھنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے کیا جاؤ جلدی سے ڈھنگ کے کوئی کپڑے پہن کر آؤ ہم باہر جا رہے ہیں۔

وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اسے اب تک ٹی وی کے سامنے بیٹھے دیکھ سخت لہجے میں گویا ہوا اور اس کا سڑا ہوا لہجہ سن کر اگلے ہی لمحے صوفے سے اٹھ گئی تھی۔

exponovels

اب پتا نہیں اسے کیا دورہ پڑا تھا۔ کہ وہ اچانک ہی آ کر اس پر برسنے لگا تھا۔ وہ ایسا سوچ سکتی تھی۔ اگر اس کے دماغ میں اس کا ڈر نہ بیٹھا ہوتا تو

ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیوں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔اس نے پریشانی سے ٹی وی سکرین کو دیکھا تھا۔ جہاں پر اس کا فیورٹ شو چل رہا تھا جس کا اچانک آ کر تاشفین نے مزا خراب کر دیا تھا۔

بے فکر ہو تمہیں واپس پاکستان چھوڑنے نہیں جا رہا ہوں میں بس فلحال باہر ٹھنڈی ہوا لینے جانا چاہتا ہوں اب جلدی سے کوئی اچھے سے کپڑے پہن کر آ جاؤ زیادہ ٹائم نہیں ہے میرے پاس وہ ایک نظر گھڑی کو دیکھتا سامنے سے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آف کر چکا تھا۔

اس کی یہ حرکت اسے بالکل پسند نہیں آئی تھی لیکن یہ اس کا گھر تھا اس کا ٹی وی اس کا ریموٹ۔۔۔وہ احتجاج نہیں کر سکتی تھی۔

ورنہ تایا ابو کے چھوٹے بچوں سے لڑ جھگڑ کر بھی وہ ریموٹ چھین ہی لیتی تھی لیکن یہاں پر معاملات تھوڑے الگ تھے۔

یہاں اس کے سامنے کوئی چھوٹا معصوم بچہ نہیں بلکہ اتنا بڑا آدمی تھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سالم نگلنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا۔

آپ مجھے دس منٹ کا وقت دے سکتے ہیں۔۔۔۔اس نے اندر جاتے جاتے اچانک پیر موڑ کر اس سے پوچھا تھا۔

exponovels

ٹھیک ہے دس منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے تیار ہو جاؤ۔وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔جب کہ وہ اندر جانے کے بجائے جلدی سے ریموٹ کی طرف آئی تھی۔اور ٹی وی واپس آن کر دیا تھا۔

بس یہ آخری دس منٹ رہتے ہیں یہ ختم ہو جائے گا۔اس نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا تھا جب کہ وہ جو سوچ رہا تھا کہ وہ اندر سے تیار ہونے کے لئے دس منٹ مانگ رہی ہے اس حرکت پر آگ بگولا ہو گیا۔

دماغ خراب ہے تمہارا لڑکی میں تم سے کہہ رہا ہوں جا کر تیار ہو کر آؤ ہمیں کہیں جانا ہے اور تم یہاں ٹی وی دیکھ رہی ہو تمہیں پتا ہے میرا ایک ایک لمحہ کتنا قیمتی ہے تم پر برباد نہیں کر سکتا میں۔جلدی سے تیار ہو کر آؤ۔

اس نے بے حد غصے سے ٹی وی اف کر کے اس کا ریموٹ اٹھا کر دور پھینکا تھا جب کہ وہ ہونٹ باہر کو لٹکائے جلدی سے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔

پاگل لڑکی۔۔۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے روم سے اپنے بائیک کی چابی اٹھانے جا چکا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا ہے تم اس طرح سے میرے ساتھ جاؤ گی۔وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تو اسے سامنے بلکل تیار پایا اس وقت وہ پورا عبایا پہن کر سر کو اچھی طرح سے کور کیے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

جی میں تو ایسے ہی باہر جاتی ہوں۔آپ کو نہیں پتا وارق بھائی تو سر سے دوپٹہ نہیں اتارنے دیتے مجھے تو مار ہی ڈالے وہ اگر ان کو پتہ چلے کہ میں بنا حجاب کے باہر نکل گئی۔

اس نے پوری آنکھیں کھول کر اسے بھرپور ڈرانے کی کوشش کی تھی۔

exponovels

وارق کون۔۔۔۔اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالنے کی کوشش کی تھی آخر کون تھا یہ وارق جس سے اس کی بیوی اتنا زیادہ خوفزدہ تھی۔

ارے آپ کو نہیں پتہ وارق بھائی کون ہیں۔آپ کے ہی تو بھائی ہیں نہ وہ اس نے پریشانی سے سوچتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

اوہیلو میرا کوئی بھائی یا بہن نہیں ہے میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ھوں اگر الگ الگ شوہر اور بیوی میں سے انہوں نے بچے پیدا کرے ہیں تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور نہ ہی تمہیں ان کے ساتھ میرا رشتہ بنانے کی ضرورت ہے۔میں ایک ہی زبردستی کا رشتہ سر پر لے کر پچھتا رہا ہوں اس کا اشارہ تناوش کی ہی طرف تھا وہ تو اچھا خاصا برا ہی منا گیا تھا اس کے رشتہ بنانے پر جب کہ وہ جو پہلے ہی سمجھ چکی تھی کہ جو اپنے ماں باپ کے ذکر سے چڑتا ہے وہ اپنے بہن بھائیوں کو ہر گز قبول نہیں کرے گا بڑی معصومیت سے ہاں میں سر ہلا گئی۔

چھوڑو فضول باتیں اس طرح سے بائیک پر بیٹھا تمہارے لئے کافی مشکل ہو جائے گا تو میرے حساب سے تمہیں یہ اتار دینا چاہیے اور ویسے بھی تم میرے ساتھ ہو۔تو تمہیں کسی سے ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے ۔یہاں میں تمہیں خود اپنی مرضی سے باہر لے کر جا رہا ہوں تو کوئی تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

وہ اسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولا اس حجاب میں اس کا بائیک پر بیٹھنا سچ میں بہت مشکل تھا۔

اگر آپ برا نہ منائیں تو میں بڑی چادر لے لوں۔۔۔۔۔۔کافی دیر سوچنے کے بعد وہ بولی تو بڑی چادر سن کر وہ اچھا خاصا بیزار ہوا مطلب وہ بائیک پر اس کے ساتھ مولانی بن کر جانا چاہتی تھی۔

exponovels

تمہیں ایک بات بتاؤں اگر اس وقت مائرہ میرے ساتھ ہوتی نہ یہ تمہارے سارے نخرے ایک شاپر میں ڈال کر ڈسٹبین میں پھینک آتا جو کرنا ہے جلدی کرو میں ویٹ کر رہا ہوں باہر تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں۔

وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے بتاتا خود پھر سے وہی بیٹھ کر انتظار کرنے لگا تھا پہلے کارٹون پھر حجاب اور اب یہ بڑی چادر اس لڑکی نے سچ میں اس کا بہت سارا ٹائم ویسٹ کیا تھا اور اگر آج اس کا موڈ اچھا نہ ہوتا تو یقیناً وہ اسے ہی کھڑکی سے باہر پھینکنے والا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ بیڑ ہے جلدی چلو وہ ایک نظر اسے دیکھتا جلدی سے اٹھ کر باہر نکلنے لگا تھا جب کہ وہ بھی اس کے پیچھے تقریبا بھاگتے ہوئے باہر نکلی۔

جلدی سے دروازہ لاک کرو وہ چابی اس کی طرف پھینکتا خود اپنا موبائل چیک کرنے لگا تھا جبکہ وہ بھی اس کے آرڈر پر جلدی جلدی دروازہ بند کرنے لگی۔

دروازہ بند کرتے ہی اسنے لیفٹ کا بٹن دبایا تھا اور اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اس گھر میں آنے کے بعد وہ پہلی بار اس کے ساتھ کہیں باہر جا رہی تھی۔

اتنے سارے دنوں میں اس نے صرف تین دفعہ ہی اپنے تایا جان سے بات کی تھی۔ کیوں کے تاشفین کا کہنا تھا کہ وہ بہت غلط وقت پر فون کرتے ہیں تب اس کی نیند کا وقت ہوتا ہے اور صبح کے وقت جب وہ فون کرتے ہیں تو وہ اپنے آفس میں ہوتا ہے اور کوئی بھی کال اٹینڈ نہیں کر سکتا۔

exponovels

وہ صرف شام کو ہی اس سے فون پر بات کروا سکتا ہے لیکن شام کو جب وہ گھر لوٹ کر آتا تھا اکثر تو اتنے غصے میں ہوتا کہ وہ اس سے کہہ نہیں پاتی تھی کہ اسے تایا ابو سے بات کرنی ہے۔

پتہ نہیں دو دفعہ اس نے کتنی ہمت کر کے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر کہا تھا کہ اسے تایا ابو سے بات کرنی ہے اور اس کے کہنے پر اس نے فوراً ہی ان کا نمبر ملا کر دے دیا تھا۔

تایا ابو تو بس ایک ہی بات پوچھتے تھے کہ تاشفین تمہارے ساتھ ٹھیک ہے نا۔۔۔؟اور حقیقت یہ تھی کہ وہ اس کے ساتھ ٹھیک ہی تھا نہ اچھا نہ بُرا۔وہ غصے کا بہت تیز تھا یہ بات وہ یہاں آتے ہی سمجھ گئی تھی۔

اور وہ اسے غصہ دلاتی ہی نہیں تھی۔اس کے آنے سے پہلے وہ اس کا کھانا تیار کر دیتی تھی گروسری وغیرہ سب وہی لاتا تھا جو اس کو پسند تھا۔۔تو اسے یہ مسئلہ تو تھا ہی نہیں کہ وہ اس کی مرضی کا کھانا نہیں بنائے گی۔اور خود وہ سب کھا لیتی تھی۔

باقی اس نے جب اس کے کپڑے دو تین دفعہ دھوئے تو اس نے کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا تھا بلکہ کہا تھا کہ اچھا ہی ہے کہ اس کے کپڑے دھل گئے۔ویسے بھی اس کے پاس ٹائم نہیں ہے اتنے کام کرنے کا۔

اور باقی اس نے گھر کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے کہا تھا تو وہ خود بھی صفائی پسند تھی اور گھر کا کونا کونا چمکا کے رکھتی تھی۔وہ اس کے کمرے کی بھی صفائی کرتی تھی لیکن اس کی کسی بھی ضروری چیز کو چھوئے بنا۔

exponovels

وہ ہر اس چیز کا خیال رکھتی تھی جو اسے غصہ چڑھا سکتی تھی۔بس وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی بھی طرح اس کے غصے کا نشانہ بنے اور اب تو وہ اس کو بہت اچھے طریقے سے سمجھنے بھی لگی تھی وہ برا نہیں تھا۔بس غصے کا تھوڑا سا تیز تھا ۔بالکل تایا ابو کی طرح۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اچھے سے پکڑنا مجھے گر مت جانا۔بائیک سٹارٹ کرتے ہوئے وہ اس سے کہنے لگا تھا جب کہ وہ تو موٹر سائیکل دیکھ کر اچھی خاصی بوکھلا چکی تھی وہ کیسے اس پر بیٹھتی اور کیسے اس کے ساتھ سفر کرتی وہ تو شروع سے ہی بائیک سے ہر درجہ خوفزدہ رہتی تھی۔

مجھے موٹر سائیکل پر بیٹھنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔اس نے بڑی مشکل سے خود میں ہمت پیدا کر کے اسے بتایا تھا۔

ارے اس میں ڈرنے والی کونسی بات ہے بس مجھے پکڑ لینا میں کبھی کسی کو نہیں گراتا۔مائرہ تو میری رائڈ کی فین ہے مجھ سے اچھا کوئی بائیک چلا ہی نہیں سکتا وہ پورے یقین سے بول رہا تھا۔

لیکن مجھے موٹر سائیکل پر بیٹھنا نہیں آتا میں کبھی بھی نہیں بیٹھی۔اس نے ایک چھوٹی سی کوشش اور کی تھی انکار کرنے کی لیکن سامنے والا سن ہی کہاں رہا تھا وہ آنکھیں دکھاتا اسے بیٹھنے پر مجبور کر ہی گیا۔

اووو بیوقوف لڑکی یہ کیسے بیٹھ رہی ہو۔۔۔؟میری طرح بیٹھو جس طرح میں بیٹھا ہوں وہ اس کا کندھا پکڑ کر ایک سائیڈ بیٹھنے ہی لگی تھی کہ وہ بول پڑا۔

لیکن صدف آپی تو اسی طرح سے بیٹھتی ہیں وارث بھائی کے پیچھے وہ اس کے کہنے پر مزید کنفیوز ہو گئی۔

exponovels

پہلے وارث بھائی اب یہ صدف آپی۔۔۔۔تم کیا اپنے سارے رشتے داروں کو فالو کرتی رہو گی۔وہ چڑ کر پوچھنے لگا۔

جلدی بیٹھو ٹائم نہیں ہے میرے پاس اس کے کوئی جواب نہ دینے پر وہ سختی سے بولا تو اس نے آخر کار خود کو ایسا کرنے کے لئے تیار کر ہی دیا

اور اس کے بیٹھتے بائیک فل سپیڈ میں آگے بڑھ چکی تھی پیچھے اس کی چیخوں کی آوازیں شاید پورا نیویارک سن رہا تھا ۔لیکن وہ اپنی بائیک کو فل سپیڈ پر ریس دیے ہوا سے باتیں کر رہا تھا۔

پلیز روک دیں مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا خدا کے لئے میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے آپ مجھ سے اس طرح سے انتقام لیں گے جو کیا ہے آپ کے بابا نے کیا ہے اس نکاح میں میری مرضی بھی شامل نہیں تھی میں تو خود چھوٹی سے بچی تھی۔

مجھے نہیں پتہ کہ آپ کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے خدا کے لئے مجھے اس طرح سے نہ مارے میں مرنا نہیں چاہتی ۔آپ مجھے واپس پاکستان بھیج دیں۔میں واپس یہاں نہیں آؤں گی۔اور نہ ہی کبھی آپ سے کچھ مانگوں گی میں وعدہ کرتی ہوں میں تایا ابو کو بھی سمجھا دوں گی۔

اور وہ دوبارہ کبھی مجھے آپ کے سر پر مسلط نہیں کریں گے بس مجھے پاکستان واپس بھیج دیں میں اس طرح سے نہیں مرنا چاہتی ہوں مجھے میری زندگی بہت پیاری ہے۔وہ پوری طرح سے اس کے ساتھ چپکی ہوئی اونچی آواز میں بول رہی تھی جب اچانک ایک جگہ بائیک کو بریک لگا کر وہ رک گیا تھا۔

exponovels

بائیک کی پچھلی ویل اوپر کی طرف اٹھ چکی تھی اور اس دفعہ تاشفین اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس چکا تھا۔اور وہ اونچی اونچی آواز میں قرانی آیات کا ورد کر رہی تھی جب اچانک وہ اس کے قہقہوں کو دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔اس کے یوں ہنسنے پر اس کے منہ پر تالا لگ چکا تھا۔

جب کے نظر اس کے بے تحاشہ سرخ ہوتے چہرے پر تھی وہ ہنسے جا رہا تھا اس کی بے وقوفی پر اس کی بے وقوفانہ باتوں پر۔ لیکن وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔

یوں ہنستے مسکراتے اس دنیا کا سب سے دلکش مرد لگ رہا تھا۔ تناوش کے منہ سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا تھا۔

بہت بڑی بے وقوف ہو تم بہت اسٹوپیڈ ہو لیکن بہت کیوٹ بھی ہو۔ چلو آؤ وہاں چلتے ہیں۔

یہ میرا فیورٹ ریسٹورنٹ ہے یہاں کا پیزا اور لڈ فینس ہے۔ایک بار کھاؤ گی بار بار یہاں آؤ گی۔

لیکن یار سچ میں بہت ایکسپنسو ہے۔دل تو کرتا ہے یہاں روزانہ آنے کو لیکن اپنی جیب بھی دیکھنی پڑتی ہے۔وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر چکا تھا جبکہ وہ خاموشی سے اس کے پیچھے آتی اس شاہکار کھانے کو کھانے کے لئے خود کو تیار کر چکی تھی جو کہ بہت مہنگا تھا لیکن اس کے شوہر کو پسند تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم انکنفرٹیبل مت فیل کرنا۔ تمہیں پتہ ہے یہ لوگ تمہیں بار بار پیچھے مڑ کر کیوں دیکھ رہے ہیں تمہاری اس نو فٹ چادر کی وجہ سے لیکن مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

exponovels

سامنے والا بندہ سکون میں ہونا چاہیے باقی کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ پیزے کا پیس اٹھاتے ہوئے بولا تو اسے خوشی ہوئی تھی۔

یہ جان کر کے وہ سمجھ چکا ہے کہ وہ پردے میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہے اور اسے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

وہ تو اس پیزے کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس کر کے کچھ نوٹ کر رہی تھی۔

کچھ بولو میں تمہارے ساتھ بور ہونے کے لیے نہیں آیا۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ خوش ہیں۔ تو کیا آپ مجھے اپنی خوشی کی وجہ بتائیں گے اس نے پیزا کھاتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ ایک بار پھر سے اپنی خوشی کو محسوس کر کے دلکشی سے مسکرایا۔

ضرور بتاؤں گا کیوں نہیں بتاؤں گا لیکن تمہیں نہ تھوڑا سا ویٹ کرنا پڑے گا پہلے میں یہ خبر مائرہ کو دوں گا کیونکہ وہ بہت وقت سے اس خبر کا انتظار کر رہی تھی اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے والے ہوں گے۔

پھر تمہیں بتا دوں گا ویسے بھی تمہیں کونسا میری خوشی کی وجہ سمجھ میں آئے گی۔

اسی لیے تم بس پارٹی کرو۔ مزا تو مائرہ کے ساتھ آنے والا ہے وہ سکون سے اسے بتاتا اس کے لبوں کی مسکراہٹ چھین چکا تھا وہ سر جھکا کر پیزا کھانے لگی تھی۔ یقیناً مائرہ یہاں ہوتی تو اسے اس شخص کے ساتھ یہ چند لمحے بھی نصیب نہ ہوتے

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تم اتنی آہستہ آہستہ کیوں کھا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ وہ خود تیسرا سلائس اٹھا رہا تھا جبکہ وہ ابھی تک پہلا سلائس کھا رہی تھی اسے یہی لگا کہ شاید اس کے پسند کی چیز اسے پسند ہی نہیں آئی۔

بس ایسے ہی میں چیک کر رہی تھی کہ اس میں کیا کیا ڈالا گیا ہے۔

میں بنا سکتی ہوں اسے اس نے مزے سے کھاتے ہوئے کہا تو وہ متاثر ہونے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

کیا تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ تم اسے بنا سکتی ہو وہ حیران ہوا تھا۔

لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے میں بنا سکتی ہوں۔اس میں ایسا کوئی کچھ نہیں جو مشکل ہو۔

بہت آسان سی ریسپی ہے بلکہ اگر آپ کہیں گے تو میں آپ کو بنا کر کھلاؤں گی۔

وہ پورے یقین سے بول رہی تھی۔

کیا تم سچ میں اسے بنا سکتی ہو۔دیکھو جان تمہاری اتنی نہیں ہے۔جتنے بڑے کام کے تم دعوے کرتی ہو اگر تم صرف مذاق کر رہی ہو تو مجھے بتا دو میں اپنی پسند کی چیزوں پر ایسا مذاق برداشت نہیں کرتا۔

وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

اس میں ایسا کچھ نہیں ہے جس پر آپ کو بے یقینی ہو یہ بہت آسان سی ریسپی ہے اور میں آپ کو بنا کر کھلا بھی سکتی ہوں

آپ کو بہت پسند بھی آئے گا اب بے شک مجھ سے بنوا لے میں آپ کو بنا دوں گی۔اس نے پورے یقین سے کہا۔

exponovels

ٹھیک ہے تو میں کل ہی تمہیں یہ ساری چیزیں لا کر دیتا ہوں تم مجھے لسٹ بنا دینا اور اگر تم سے نہیں بنا تو پھر یاد رکھنا تم فیل ہو جاؤ گی کوکنگ ٹیسٹ میں۔

وہ بڑے مزے سے بولا یقیناً اسے اس کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔

ایسا ممکن ہی نہیں ہے میں بالکل فیل نہیں ہونے والی میں آپ کو لسٹ دوں گی آپ ساری چیزیں لے آیئے گا اس سے بہتر نہ بنا کر کھلایا تو میرا نام بدل دیجئے گا اس کا یقین قابل دید تھا۔

جبکہ دوسری طرف اسے یقین تھا کہ وہ یہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی آخر اتنے مہنگے ریسٹورنٹ کی اتنی مہنگی ڈیش اگر اتنی ہی آسان ہوتی کہ اسے کوئی بھی بنا لیتا تو وہ اتنی مہنگی ہر گز نہ بکتی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ واپسی پر بائیک پر بیٹھتے ہوئے کافی زیادہ خوفزدہ تھی لیکن اس نے وعدہ کیا کہ اس دفعہ وہ تیز بائیک نہیں چلائے گا۔

اور اس نے اس پر یقین کر لیا تھا ویسے تو اس کا ارادہ اسے ڈرانے کا تھا لیکن اسے موٹر سائیکل سے اس حد تک خوفزدہ دیکھ کر اس نے بہت آہستہ سے ڈرائیونگ کی تھی۔

وہ تو واپسی پر بھی اس کی بات یاد کرتے ہوئے ہنستا رہا وہ مرنے سے کتنا زیادہ ڈرتی تھی۔ بیچاری اتنی سی تو تھی ڈر بھی ٹھیک تھا۔

exponovels

اور جو باتیں اس نے کی تھی وہ ساری اس کے لئے بہت فنی تھی اپنی جان بچانے کے لئے وہ اسے چھوڑ کر جانے کو بھی تیار تھی۔

اسے یہ جان کر برا بھی لگ رہا تھا کہ جتنی زبردستی اس رشتے پر اس کے ساتھ ہو رہی ہے شاید اتنی ہی زبردستی اس کے ساتھ بھی کی گئی تھی۔

بلکہ زبردستی کیا کی گئی تھی وہ تو جانتی تک نہیں تھی اس کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ بنایا گیا ہے آخر کیا عمر تھی جب اس کا نکاح ہوا وہ تو بالکل چھوٹی سی تھی۔

اسے یاد تھا بارہ سال پہلے جب ان دونوں کا نکاح ہوا تھا تو وہ بالکل چھوٹی سی تھی اپنی زندگی کا سیاہ دن تو وہ آج تک نہیں بھولا تھا۔

اس نے اسے کبھی یاد کرنے کی کوشش نہ کی تھی کہ اس کے زندگی کے ساتھ کوئی اور وجود بھی جوڑا ہے۔

اور حقیقت تو یہ تھی کہ اسے آج بھی اس چیز سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

وہ تو بس مجبوری میں اس رشتے کو نبھا رہا تھا اس لڑکی سے تو وہ کبھی بھی کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا تھا چھ مہینے کے بعد وہ اسے چھوڑ دینے والا تھا اور اپنی زندگی میں آگے بڑھ جانے والا یقیناً اس لڑکی نے بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جانا تھا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

صبح اس کی آنکھ معمول کے مطابق ہی کھلی تھی صبح کچن میں آتے ہی اس نے اپنے لئے چائے بنائی تھی اور ساتھ ہی ساتھ تاشفین کا ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔

جب اچانک اسے یاد آیا کہ اس نے آج لسٹ بنانی تھی۔ تو وہ بھی جلدی جلدی ہاتھ چلاتے اس نے بنادی تھی۔

تاکہ وہ اسے دے سکے آخر اسے کوکنگ میں فیل تو ہر گز نہیں ہونا تھا تائی امی کی عزت کا سوال تھا۔

آخر اتنے سال انہوں نے بس یہی کہہ کر تو اسے سارا کام سکھایا تھا کہ اگلے گھر جا کر تائی امی کی ناک کٹائے گی کہ کچھ سکھا کر نہیں بھیجا۔

اور ایسا تو ممکن ہی نہ تھا کہ وہ اپنی تائی امی کی ناک کٹادے اس نے سب کچھ کرنا تھا اور ہر کام کو بالکل تائی امی کے سکھائے ہوئے طریقے پر کرنا تھا آخر ان کی عزت کا سوال تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ لے آپ کی لسٹ یہ سارا سامان آپ لے کر آجایئے گا اور آپ کو آپ کی پسند کا وہ پیزا مل جائے گا اور یقین کیجئے اس سے بہتر بنا کر دوں گی آپ کو۔۔۔۔۔

تاشفین فریش ہو کر باہر نکلا تو اس کے سامنے ہی لسٹ تیار پڑی تھی وہ اس لسٹ کو اپنی جیب میں رکھتا اسے بیسٹ آف لک کہہ کر اپنا ناشتہ کرنے لگا تھا۔

آج اسے روز جیکسن سے ملنے جانا تھا۔

exponovels

لیکن اس سے پہلے اسے اپنے آفس جانا تھا آخر ان لوگوں کو بتانا تھا ہی کہ اسے کون سی آفر آئی ہے اور پھر اس آفر کے بعد ہو سکتا ہے کہ اسے اپنی نوکری چھوڑنی پڑے۔

اور ممکن تھا کہ اسکا باس پہلے ہی اس آفر کے بارے میں جانتا ہو آخر روز جیکسن اس کے کافی قریبی دوست تھی۔

اب آگے وہ سارا وقت روز کے ساتھ گزارے گا تو یقیناوہ اپنی نوکری پر توجہ نہیں دے سکے گا۔

ویسے تو اس کا بوس اس کی ایکٹنگ کے پیچھے لگا ہوا تھا کہ اسے اپنا ہاتھ ایکٹنگ میں آزمانا چاہیے۔اور ساتھ ہی ساتھ اس نے اسے کافی ڈی گریڈ بھی کیا تھا

کہ ڈائریکٹر بننا اس کی قسمت میں نہیں لکھا کیوں کہ اس کام کے لیے پہلے جیب میں بہت پیسہ ہونا چاہیے اور اس بات کو اسے قبول کر لینا چاہیے لیکن آج وہ بہت خوش تھا۔

یقیناً اس کے باس کو بھی یہ جان کر جھٹکا لگنے والا تھا کہ وہ اب اس کی کمپنی میں کام کرنے والا ایک عام ورکر نہیں بلکہ فیوچر کا ایک ڈائریکٹر بننے والا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے آفس میں قدم رکھا تو بوس خود اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو تعیش تمہیں تو آج روز سے ملنے کے لیے جانا تھا نا مجھے لگا تم آفس نہیں آؤ گے وہ تیزی سے قدم بڑھاتا اس کے پاس آکر کا تھا۔

exponovels

جی سر مجھے ان سے ملنے جانا ہے لیکن پہلے مجھے آپ کو انفارم تو کرنا ہی تھا نہ میں آپ کو یہی بتانے آیا تھا کہ

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم روز سے ملنے کے لیے جاؤ اور ہاں یاد رکھنا کہ وہاں جا کر ہماری کمپنی کو اچھے سے پرموٹ کرنا اگر تم ہماری کمپنی سے نکلے ہو۔

اگر کوئی بھی تمہارے بارے میں کچھ جاننا چاہے تو ہماری کمپنی کا نام ضرور لینا اخر ہماری کمپنی نے ہی تمہیں اپروچ کیا تھا۔

روز جیکسن کی نظر یہیں سے تو تم پر گئی ہے اور پھر اس نے اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے تمہیں پتہ ہے آج تک اس نے اپنی کسی فلم کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر جیسا جمیلا نہیں پالا۔

وہ پہلی بار اپنے ساتھ کسی کو اس کام کے لیے رکھ رہی ہے ورنہ ڈائرکشن کو وہ ہنڈرڈ پرسنٹ خود ہی کرتی ہے۔

کوئی بات تو ہے تم میں کہ وہ تمہیں اتنی بڑی آفر کر رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے تم ہمیں مت بھولنا اخر تمہاری اصل پہچان تو یہ کمپنی ہے نا۔

اس کا بوس باریکی سے اسے پرموشن سیکھا رہا تھا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا رہا تھا۔

مطلب کے یار تھے ہر کام مطلب کے لئے ہی کرتے تھے اور یہاں بھی صرف مطلب ہی چل رہا تھا اس کا باس جانتا تھا کہ روز جیکسن کی کمپنی میں اس کی کمپنی کو بہت اچھے طریقے سے پرموٹ کیا جا سکتا ہے۔

exponovels

سر آپ فکر نہ کریں آپ جیسا چاہتے ہیں بالکل ویسا ہی ہو گا اب میں نکلتا ہوں۔اس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا اور باہر نکل گیا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کمپنی کو کہیں جا کر پر موٹ کرنے کا۔

وہ یہاں تک اپنے انکار کی وجہ سے پہنچا تھا اس کمپنی کی وجہ سے نہیں یقیناً روز جیکسن کو اس کا انکار بہت چھبا تھا تب ہی اسے اپنے ساتھ کام کروانے پر فورس کر رہی تھی۔

ورنہ وہ ایسی آفر کسی کو نہیں کرتی روز جیکسن کے سامنے انکار کرنے کی ہمت کبھی کسی نے نہیں کی تھی شاید اسی لیے وہ اس کے انکار کو ضرورت سے زیادہ دل پر لے بیٹھی تھی۔

کہ اسے اتنی بڑی آفر کر ڈالی تھی۔

کبھی کبھی ناک کام آ ہی جاتی ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے سوچا اور آگے بڑھ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

روز جیکسن کے آفس میں اسے کافی عزت سے بٹھایا گیا تھا۔

وہ اس وقت کسی میٹنگ میں مصروف تھی جب اس کے سیکرٹری نے اسے اس کے آفس میں لا کر بٹھا دیا۔

وہ بھی وہیں بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا جب اگلے دس منٹ میں ہی روز جیکسن اندر داخل ہوئی۔

گڈ مارننگ میم کیسی ہیں آپ وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے مسکرا کر پوچھنے لگا جبکہ وہ اسے دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھیں۔

گڈ مارننگ اینگری ینگ مین تم کیسے ہو۔۔۔؟اور آفس دیکھا تم نے کیسا لگا۔۔۔۔؟

exponovels

آخر اب تمہیں یہی پر کام کرنا ہے تو تم ایک بار ٹور کر لیتے پورے آفس کا سب سے مل لیتے میں اپنے سیکٹری کو کہتی ہوں وہ تمہیں سب سے ملوادے گا لیکن اس سے پہلے کوفی ہو جائے اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسے بیٹھنے کے لئے بھی۔

یہاں کام کرنا ہے یا نہیں کرنا اس کے بارے میں ابھی تک میں نے کچھ سوچا نہیں۔ میم آپ ضرورت سے زیادہ جلد بازی دکھا رہی ہیں وہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بولا تو اس کے چہرے کی مسکان کہیں گھم ہو گئی۔

کیا مطلب کیا تم اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر میرے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے اسے جھٹکا ہی تو لگا تھا ریسور اس نے واپس پٹک دیا۔

کیوں نہیں کام کرنا چاہتا میں آپ کے ساتھ ضرور کام کرنا چاہتا ہوں لیکن اس وقت میں آلریڈی ایک کمپنی کے ساتھ جڑا ہوا ہوں۔

اور وہ کمپنی مجھ سے بہت ساری امیدیں رکھتی ہے پروموشنز۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ چکا تھا تاکہ وہ خود ہی سمجھ جائے کہ اس کے بوس نے اسے یہاں کیوں بھیجا ہے

ہاں میں سمجھ گئی تمہاری بات کو تمہیں ان سب چیزوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا کونٹیکٹ اس کمپنی سے میں ختم کروادوں گی۔

اور ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی بھی کمپنی کو پرموٹ کرنے کی تمہارا کام اب سے میرے ساتھ ہو گا۔

میں تمہیں جلد ہی پوری ٹیم سے ملواؤں گی۔اور پھر تم میرے لئے کام کرو گے صرف میرے لیے۔

exponovels

آڈیشن وغیرہ کہاں ہوں گے وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ وہ اس کی بات کاٹ کر کہنے لگی۔

ڈارلنگ تمہارا کوئی آڈیشن نہیں ہو گا تم میری طرف سے ہو بے فکر ہو جاؤ۔

وہ پر سکون انداز میں بولی۔

لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپ میرے لئے اتنا کچھ کیوں کر رہی ہے میرا مطلب ہے کہ میں آپ کو کس طرح کا فائدہ دے سکتا ہوں اپ نے کبھی بھی اسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر اپنے ساتھ کسی کو نہیں رکھا۔

آپ سب کچھ اکیلے ہی کرتی ہیں تو پھر اچانک آپ نے مجھ جیسے ان ایکسپریس بندے کو اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کیوں کیا۔

کیا اس کے پیچھے کی وجہ میرا انکار ہے اگر آپ کو میری بات بری لگی تو میں معذرت کرتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تمہارا انکار مجھے بہت برا لگا بہت زیادہ برا آج تک کسی نے مجھے انکار کرنے کی جرت نہیں کی تھی اور تم نے ہر بار میرے منہ پر انکار کر دیا مجھے تمہارا اتنا برا لگا کہ میں نے تمہارے ساتھ کام کرنے کی قسم کھالی تم موڈ لنگ نہیں کرنا چاہتے نہیں کرنا۔۔۔ تم ایکٹنگ نہیں کرنا چاہتے ہو میں کبھی تم سے زبردستی نہیں کرواؤں گی۔

لیکن میں تمہارے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں مجھے پتا ہے تم بہت ٹیلنٹڈ ہو میں تمہارا ٹیلنٹ چیک کرنا چاہتی ہوں۔

میں تمہیں آزمانا چاہتی تھی۔اسی لیے تم یہاں ہو۔اور اب بے کار کی کوئی بات نہیں ہو گی ہمارے بیچ کافی پیتے ہیں ۔اور پھر کہیں باہر چل کر لنچ کریں گے۔

exponovels

آج رات کو کلب میں میں تمہاری ملاقات اپنی فلم کے ہیرو سے بھی کرواؤں گی۔اگر تم نے اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ کہیں ڈیٹ فیکس نہ کی ہوئی ہو تو۔۔۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں شام میں بالکل فری ہوں آپ جب بلائیں گیں میں آجاؤں گا اس نے فوراً جواب دیا تھا۔

اچھا تو اس کا مطلب ہے تمہاری گرل فرینڈ کافی اوپن مائنڈ ہے۔

اب میں یہ کہوں گا کہ میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے تو آپ یقین نہیں کریں گی۔میں رات کو بالکل فری ہوتا ہوں ۔اب جب چاہے مجھے بلا سکتی ہیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

تمہارا چہرہ اور تمہاری بوڈی دیکھنے کے بعد اس بات پر یقین کرنا مشکل نہیں ناممکن ہے کہ تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے لیکن تم کہتے ہو تو میں تم پر یقین کر لیتی ہوں۔

اور تمہیں ایک مشورہ بھی دیتی ہوں۔اتنا حسین مرد سنگل اچھا نہیں لگتا۔وہ اس کے سامنے جھکتی بالکل قریب آکر بولی۔

میں آپ کے مشورے پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گا اس نے کرسی کو ذرا سا پیچھے کیا تھا۔

تمہیں کرنا بھی چاہیے۔روز کی نگاہیں اس کی گردن سے نیچے جا رہی تھی جہاں اوپر کے دو بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے اس کے سینے کا کچھ حصہ نمایاں ہو رہا تھا۔

وہ مرد ہو کر بھی روز کی اس حرکت پر تھوڑا شرمندہ سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔اس کے اچانک اٹھ کر پیچھے ہونے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

exponovels

کچھ نہیں میں بس آپ کا آفس دیکھ رہا ہوں۔اس نے اپنی شرمندگی پر قابو پاتے ہوئے ایک نظر پورے آفس پر دوڑائی تھی۔

چلو آفس کے ور کر سے ملتے ہوئے کافی پیتے ہیں۔تم اچھا محسوس کرو گے وہ اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے کافی قریب آگئی تھی جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اس کے ساتھ ہی باہر نکلا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا پہلا دن اچھا گزر گیا تھا لیکن اسے اچھا نہیں کہا جا سکتا تھا روز نے اپنی دونوں میٹنگ کینسل کر دی۔

اس کے لیے اور سارا دن اس کے ساتھ رہی تھی ایک پل کے لئے بھی اسے تنہا نا چھوڑا وہ اس کے ساتھ لنچ کرنے نہیں جانا چاہتا تھا لیکن وہ تو پیچھے ہی پڑ گئی تھی۔

اتنی بے باکی سے وہ اسے چھو رہی تھی اتنا تو وہ مائرہ کو بھی اپنے قریب آنے کی اجازت بھی نہیں دیتا تھا۔

سچ میں وہ روز سے ایک ہی دن میں اکتا گیا تھا اس کے ساتھ وہ نو مہینے تک ایک فلم کی شوٹنگ کرنے والا تھا اور آج رات کو اسے فلم کے ہیروسے بھی ملنے کے لئے جانا تھا۔

لیکن اس سے پہلے اسے گھر جانا تھا۔کیونکہ آج سارا دن سب سے ملتے ملتے اسے اچھی خاصے تھکاوٹ ہو گئی تھی روز جیکسن کا آفس اس کے آفس سے دوگنا نہیں بلکہ کہیں گنا بڑا تھا۔

سب سے ملتے ملتے وہ اچھا خاصا بے زار گیا تھا۔

پر اب گھر جا کر اس کا ارادہ تھوڑی دیر آرام کرنے کا تھا تاکہ رات کو وہ کلب جا سکے۔

exponovels

لیکن اس سے پہلے روز جیکسن کو بتانا ضروری تھا کہ وہ گھر جا رہا ہے اگر وہ آفس میں جاتا ہے یقیناوہ اسے دوبارہ سے چیک جاتی اسی لیے اس نے میسج کیا تھا۔

جس کا جواب اسے اگلے ایک منٹ میں ہی ریسو ہو گیا تھا۔

بائے ڈارلنگ جلدی آنا ائی ویل مس یو۔اس کا جواب پڑھ کر اس نے سے جلدی سے میسج ڈیلیٹ کر دیا تھا۔

وہ ایک ہی دن میں اس کے ساتھ کچھ زیادہ ہی فری ہو گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس کے لیے پیزا بنا رہی تھی وہ گھر آیا تھا تو سارا سامان لے کر آیا تھا لیکن اسے یہ کہہ کر اندر اپنے روم میں بند ہو گیا ہے وہ اسے ڈیسٹرب نہ کرے کیونکہ اس نے اپنے ضروری کام کے سلسلے میں کہیں جانا ہے۔

اور کھانا بھی اس بے نہیں کھایا تھا۔اسی لئے اس کے سامان لاتے ہی وہ اس کے لیے پیزا بنانے میں مصروف ہو گئی تھی اس کا ارادہ بلکل بالکل ویسا ہی پیزا بنانے کا تھا جیسا اس ریسٹورنٹ میں بنا تھا۔

تقریباً دو ڈھائی گھنٹے کے بعد وہ نیند لے کر فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ اس کا پیزا تیار کرنے کے بعد اب اپنے لیے روٹی بنا رہی تھی اس نے ٹیبل پر رکھے پیزا کا ایک سلائس اپنے منہ میں ڈالا کہ اچانک اس کا فون بجنے لگا۔

یہ تم نے بنایا ہے یا اس ریسٹورنٹ سے آرڈر کیا ہے وہ فون کو اگنور کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

میں نے بنایا ہے اچھا بنا ہے نا بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے رات کو وہاں سے کھایا تھا میں نے کہا تھا نہ آپ سے کہ میں بنا سکتی ہوں۔

exponovels

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہاجب کہ وہ بھی متاثر ہونے والے انداز میں ہاں میں سر ہلا گیا

تم کوکنگ ٹیسٹ میں پاس ہو گئی ہوا گراس میں کوئی جھوٹ یا جول نہیں ہے تو میں اس کو واپس آ کر کھاؤں گا ابھی مجھے ضروری کام کے لئے جانا ہے۔

وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولا۔

لیکن آپ نے تو کھانا کھانا ہے۔وہ اسکے پیچھے پیچھے ہی آ رہی تھی۔

بولا ناواپس آ کر کھاؤں گااور تم دروازہ بند کرو وہ فون پر مصروف ہوتے ہوئے اسے اشارہ کر چکا تھاجب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتے دروازہ بند کر کے واپس اندر آ گئی۔

اس نے بہت محنت سے یہ بنایا تھا لیکن وہ اپنے کام کے چکر میں کچھ کھا ہی نہیں سکا تھااس نے سب سمیٹ کر رکھ دیا یقیناوہ واپس آ کر کھانے والا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم اتنی آہستہ آہستہ کیوں کھا رہی ہو۔۔۔۔۔؟وہ خود تیسرا سلائس اٹھا رہا تھاجبکہ وہ ابھی تک پہلا سلائس کھا رہی تھی اسے یہی لگا کہ شاید اس کے پسند کی چیز اسے پسند ہی نہیں آئی۔

بس ایسے ہی میں چیک کر رہی تھی کہ اس میں کیا کیا ڈالا گیا ہے۔

میں بنا سکتی ہوں اسے اس نے مزے سے کھاتے ہوئے کہاتو وہ متاثر ہونے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

exponovels

کیا تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ تم اسے بنا سکتی ہو وہ حیران ہوا تھا۔

لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے میں بنا سکتی ہوں۔اس میں ایسا کوئی کچھ نہیں جو مشکل ہو۔

بہت آسان سی ریسپی ہے بلکہ اگر آپ کہیں گے تو میں آپ کو بنا کر کھلاؤں گی۔

وہ پورے یقین سے بول رہی تھی۔

کیا تم سچ میں اسے بنا سکتی ہو۔دیکھو جان تمہاری اتنی نہیں ہے۔جتنے بڑے کام کے تم دعوے کرتی ہو اگر تم صرف مذاق کر رہی ہو تو مجھے بتا دو میں اپنی پسند کی چیزوں پر ایسا مذاق برداشت نہیں کرتا۔

وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

اس میں ایسا کچھ نہیں ہے جس پر آپ کو بے یقینی ہو یہ بہت آسان سی ریسپی ہے اور میں آپ کو بنا کر کھلا بھی سکتی ہوں

آپ کو بہت پسند بھی آئے گا اب بے شک مجھ سے بنوا لے میں آپ کو بنا دوں گی۔اس نے پورے یقین سے کہا۔

ٹھیک ہے تو میں کل ہی تمہیں یہ ساری چیزیں لا کر دیتا ہوں تم مجھے لسٹ بنا دینا اور اگر تم سے نہیں بنا تو پھر یاد رکھنا تم فیل ہو جاؤ گی کوکنگ ٹیسٹ میں۔

وہ بڑے مزے سے بولا یقیناً اسے اس کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔

ایسا ممکن ہی نہیں ہے میں بالکل فیل نہیں ہونے والی میں آپ کو لسٹ دوں گی آپ ساری چیزیں لے آیئے گا اس سے بہتر نہ بنا کر کھلایا تو میرا نام بدل دیجئے گا اس کا یقین قابل دید تھا۔

exponovels

جبکہ دوسری طرف اسے یقین تھا کہ وہ یہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی آخر اتنے مہنگے ریسٹورنٹ کی اتنی مہنگی ڈیش اگر اتنی ہی آسان ہوتی کہ اسے کوئی بھی بنالیتا تو وہ اتنی مہنگی ہر گز نہ بکتی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ واپسی پر بائیک پر بیٹھتے ہوئے کافی زیادہ خوفزدہ تھی لیکن اس نے وعدہ کیا کہ اس دفعہ وہ تیز بائیک نہیں چلائے گا۔

اور اس نے اس پر یقین کر لیا تھا ویسے تو اس کا ارادہ اسے ڈرانے کا تھا لیکن اسے موٹر سائیکل سے اس حد تک خوفزدہ دیکھ کر اس نے بہت آہستہ سے ڈرائیونگ کی تھی۔

وہ تو واپسی پر بھی اس کی بات یاد کرتے ہوئے ہنستا رہا وہ مرنے سے کتنا زیادہ ڈرتی تھی۔ بیچاری اتنی سی تو تھی ڈر بھی ٹھیک تھا۔

اور جو باتیں اس نے کی تھی وہ ساری اس کے لئے بہت فنی تھی اپنی جان بچانے کے لئے وہ اسے چھوڑ کر جانے کو بھی تیار تھی۔

اسے یہ جان کر برا بھی لگ رہا تھا کہ جتنی زبردستی اس رشتے پر اس کے ساتھ ہو رہی ہے شاید اتنی ہی زبردستی اس کے ساتھ بھی کی گئی تھی۔

بلکہ زبردستی کیا کی گئی تھی وہ تو جانتی تک نہیں تھی اس کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ بنایا گیا ہے آخر کیا عمر تھی جب اس کا نکاح ہوا وہ تو بالکل چھوٹی سی تھی۔

exponovels

اسے یاد تھا بارہ سال پہلے جب ان دونوں کا نکاح ہوا تھا تو وہ بالکل چھوٹی سی تھی اپنی زندگی کا سیاہ دن تو وہ آج تک نہیں بھولا تھا۔

اس نے اسے کبھی یاد کرنے کی کوشش نہ کی تھی کہ اس کے زندگی کے ساتھ کوئی اور وجود بھی جوڑا ہے۔

اور حقیقت تو یہ تھی کہ اسے آج بھی اس چیز سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

وہ تو بس مجبوری میں اس رشتے کو نبھا رہا تھا اس لڑکی سے تو وہ کبھی بھی کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا تھا چھ مہینے کے بعد وہ اسے چھوڑ دینے والا تھا اور اپنی زندگی میں آگے بڑھ جانے والا یقیناً اس لڑکی نے بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جانا تھا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ معمول کے مطابق ہی کھلی تھی صبح کچن میں آتے ہی اس نے اپنے لئے چائے بنائی تھی اور ساتھ ہی ساتھ تاشفین کا ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔

جب اچانک اسے یاد آیا کہ اس نے آج لسٹ بنانی تھی۔ تو وہ بھی جلدی جلدی ہاتھ چلاتے اس نے بنا دی تھی۔

تاکہ وہ اسے دے سکے آخر اسے کوکنگ میں فیل تو ہر گز نہیں ہونا تھا تائی امی کی عزت کا سوال تھا۔

آخر اتنے سال انہوں نے بس یہی کہہ کر تو اسے سارا کام سکھایا تھا کہ اگلے گھر جا کر تائی امی کی ناک کٹائے گی کہ کچھ سکھا کر نہیں بھیجا۔

exponovels

اور ایسا تو ممکن ہی نہ تھا کہ وہ اپنی تائی امی کی ناک کٹا دے اس نے سب کچھ کرنا تھا اور ہر کام کو بالکل تائی امی کے سکھائے ہوئے طریقے پر کرنا تھا آخر ان کی عزت کا سوال تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ لے آپ کی لسٹ یہ سارا سامان آپ لے کر آجایئے گا اور آپ کو آپ کی پسند کا وہ پیزا مل جائے گا اور یقین کیجئے اس سے بہتر بنا کر دوں گی آپ کو۔۔۔۔۔

تاشفین فریش ہو کر باہر نکلا تو اس کے سامنے ہی لسٹ تیار پڑی تھی وہ اس لسٹ کو اپنی جیب میں رکھتا اسے بیسٹ آف لک کہہ کر اپنا ناشتہ کرنے لگا تھا۔

آج اسے روز جیکسن سے ملنے جانا تھا۔

لیکن اس سے پہلے اسے اپنے آفس جانا تھا آخر ان لوگوں کو بتانا تھا ہی کہ اسے کون سی آفر آئی ہے اور پھر اس آفر کے بعد ہو سکتا ہے کہ اسے اپنی نوکری چھوڑنی پڑے۔

اور ممکن تھا کہ اسکا باس پہلے ہی اس آفر کے بارے میں جانتا ہو آخر روز جیکسن اس کے کافی قریبی دوست تھی۔

اب آگے وہ سارا وقت روز کے ساتھ گزارے گا تو یقیناوہ اپنی نوکری پر توجہ نہیں دے سکے گا۔

ویسے تو اس کا بوس اس کی ایکٹنگ کے پیچھے لگا ہوا تھا کہ اسے اپنا ہاتھ ایکٹنگ میں آزمانا چاہیے۔اور ساتھ ہی ساتھ اس نے اسے کافی ڈی گریڈ بھی کیا تھا

exponovels

کہ ڈائریکٹر بننا اس کی قسمت میں نہیں لکھا کیوں کہ اس کام کے لیے پہلے جیب میں بہت پیسہ ہونا چاہیے اور اس بات کو اسے قبول کر لینا چاہیے لیکن آج وہ بہت خوش تھا۔

یقیناً اس کے باس کو بھی یہ جان کر جھٹکا لگنے والا تھا کہ وہ اب اس کی کمپنی میں کام کرنے والا ایک عام ورکر نہیں بلکہ فیوچر کا ایک ڈائریکٹر بننے والا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے آفس میں قدم رکھا تو بوس خود اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو تعیش تمہیں تو آج روز سے ملنے کے لیے جانا تھا نا مجھے لگا تم آفس نہیں آؤ گے وہ تیزی سے قدم بڑھاتا اس کے پاس آ کر کا تھا۔

جی سر مجھے ان سے ملنے جانا ہے لیکن پہلے مجھے آپ کو انفارم تو کرنا ہی تھا نہ میں آپ کو یہی بتانے آیا تھا کہ

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم روز سے ملنے کے لیے جاؤ اور ہاں یاد رکھنا کہ وہاں جا کر ہماری کمپنی کو اچھے سے پرموٹ کرنا اگر تم ہماری کمپنی سے نکلے ہو۔

اگر کوئی بھی تمہارے بارے میں کچھ جاننا چاہے تو ہماری کمپنی کا نام ضرور لینا اخر ہماری کمپنی نے ہی تمہیں اپروچ کیا تھا۔

exponovels

روز جیکسن کی نظر یہیں سے تو تم پر گئی ہے اور پھر اس نے اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے تمہیں پتہ ہے آج تک اس نے اپنی کسی فلم کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر جیسا جمیلا نہیں پالا۔

وہ پہلی بار اپنے ساتھ کسی کو اس کام کے لیے رکھ رہی ہے ورنہ ڈائرکشن کو وہ ہنڈرڈ پرسنٹ خود ہی کرتی ہے۔

کوئی بات تو ہے تم میں کہ وہ تمہیں اتنی بڑی آفر کر رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے تم ہمیں مت بھولنا اخر تمہاری اصل پہچان تو یہ کمپنی ہے نا۔

اس کا بوس باریکی سے اسے پرموشن سیکھا رہا تھا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا رہا تھا۔

مطلب کے یار تھے ہر کام مطلب کے لئے ہی کرتے تھے اور یہاں بھی صرف مطلب ہی چل رہا تھا اس کا باس جانتا تھا کہ روز جیکسن کی کمپنی میں اس کی کمپنی کو بہت اچھے طریقے سے پرموٹ کیا جا سکتا ہے۔

سر آپ فکر نہ کریں آپ جیسا چاہتے ہیں بالکل ویسا ہی ہو گا اب میں نکلتا ہوں۔ اس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا اور باہر نکل گیا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کمپنی کو کہیں جا کر پرموٹ کرنے کا۔

وہ یہاں تک اپنے انکار کی وجہ سے پہنچا تھا اس کمپنی کی وجہ سے نہیں یقیناً روز جیکسن کو اس کا انکار بہت چبھا تھا تب ہی اسے اپنے ساتھ کام کروانے پر فورس کر رہی تھی۔

ورنہ وہ ایسی آفر کسی کو نہیں کرتی روز جیکسن کے سامنے انکار کرنے کی ہمت کبھی کسی نے نہیں کی تھی شاید اسی لیے وہ اس کے انکار کو ضرورت سے زیادہ دل پر لے بیٹھی تھی۔

کہ اسے اتنی بڑی آفر کر ڈالی تھی۔

exponovels

کبھی کبھی ناک کام آہی جاتی ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے سوچااور آگے بڑھ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

روز جیکسن کے آفس میں اسے کافی عزت سے بٹھایا گیا تھا۔

وہ اس وقت کسی میٹنگ میں مصروف تھی جب اس کے سیکرٹری نے اسے اس کے آفس میں لا کر بٹھادیا۔

وہ بھی وہیں بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا جب اگلے دس منٹ میں ہی روز جیکسن اندر داخل ہوئی۔

گڈ مارننگ میم کیسی ہیں آپ وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے مسکرا کر پوچھنے لگا جبکہ وہ اسے دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھیں۔

گڈ مارننگ اینگری ینگ مین تم کیسے ہو۔۔۔؟اور آفس دیکھا تم نے کیسا لگا۔۔۔۔؟

آخر اب تمہیں یہی پر کام کرنا ہے تو تم ایک بار ٹور کر لیتے پورے آفس کا سب سے مل لیتے میں اپنے سیکٹری کو کہتی ہوں وہ تمہیں سب سے ملوادے گا لیکن اس سے پہلے کوفی ہو جائے اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسے بیٹھنے کے لئے بھی۔

یہاں کام کرنا ہے یا نہیں کرنا اس کے بارے میں ابھی تک میں نے کچھ سوچا نہیں۔میم آپ ضرورت سے زیادہ جلد بازی دکھا رہی ہیں وہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بولا تو اس کے چہرے کی مسکان کہیں گھم ہو گئی۔

کیا مطلب کیا تم اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر میرے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے اسے جھٹکا ہی تو لگا تھا ریسور اس نے واپس پٹک دیا۔

exponovels

کیوں نہیں کام کرنا چاہتا میں آپ کے ساتھ ضرور کام کرنا چاہتا ہوں لیکن اس وقت میں آلریڈی ایک کمپنی کے ساتھ جڑا ہوا ہوں۔

اور وہ کمپنی مجھ سے بہت ساری امیدیں رکھتی ہے پروموشنز۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ چکا تھا تاکہ وہ خود ہی سمجھ جائے کہ اس کے بوس نے اسے یہاں کیوں بھیجا ہے

ہاں میں سمجھ گئی تمہاری بات کو تمہیں ان سب چیزوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا کونٹیکٹ اس کمپنی سے میں ختم کروادوں گی۔

اور ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی بھی کمپنی کو پرموٹ کرنے کی تمہارا کام اب سے میرے ساتھ ہو گا۔

میں تمہیں جلد ہی پوری ٹیم سے ملواؤں گی۔اور پھر تم میرے لئے کام کرو گے صرف میرے لیے۔

آڈیشن وغیرہ کہاں ہوں گے وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ وہ اس کی بات کاٹ کر کہنے لگی۔

ڈارلنگ تمہارا کوئی آڈیشن نہیں ہو گا تم میری طرف سے ہو بے فکر ہو جاؤ۔

وہ پر سکون انداز میں بولی۔

لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپ میرے لئے اتنا کچھ کیوں کر رہی ہے میرا مطلب ہے کہ میں آپ کو کس طرح کا فائدہ دے سکتا ہوں اپ نے کبھی بھی اسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر اپنے ساتھ کسی کو نہیں رکھا۔

آپ سب کچھ اکیلے ہی کرتی ہیں تو پھر اچانک آپ نے مجھ جیسے ان ایکسپریس بندے کو اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کیوں کیا۔

exponovels

کیااس کے پیچھے کی وجہ میرا انکار ہے اگر آپ کو میری بات بری لگی تو میں معذرت کرتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تمہارا انکار مجھے بہت برا لگا بہت زیادہ برا آج تک کسی نے مجھے انکار کرنے کی جرت نہیں کی تھی اور تم نے ہر بار میرے منہ پر انکار کر دیا مجھے تمہارا اتنا برا لگا کہ میں نے تمہارے ساتھ کام کرنے کی قسم کھالی تم موڈ لنگ نہیں کرنا چاہتے نہیں کرنا۔۔۔ تم ایکٹنگ نہیں کرنا چاہتے ہو میں کبھی تم سے زبردستی نہیں کرواؤں گی۔

لیکن میں تمہارے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں مجھے پتا ہے تم بہت ٹیلنٹڈ ہو میں تمہارا ٹیلنٹ چیک کرنا چاہتی ہوں۔

میں تمہیں آزمانا چاہتی تھی۔اسی لیے تم یہاں ہو۔اور اب بے کار کی کوئی بات نہیں ہو گی ہمارے بیچ کافی پیتے ہیں ۔اور پھر کہیں باہر چل کر لنچ کریں گے۔

آج رات کو کلب میں میں تمہاری ملاقات اپنی فلم کے ہیرو سے بھی کرواؤں گی۔اگر تم نے اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ کہیں ڈیٹ فیکس نہ کی ہوئی ہو تو۔۔۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں شام میں بالکل فری ہوں آپ جب بلائیں گیں میں آجاؤں گا اس نے فوراً جواب دیا تھا۔

اچھا تو اس کا مطلب ہے تمہاری گرل فرینڈ کافی اوپن مائنڈ ہے۔

اب میں یہ کہوں گا کہ میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے تو آپ یقین نہیں کریں گی۔میں رات کو بالکل فری ہوتا ہوں ۔اب جب چاہے مجھے بلا سکتی ہیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

تمہارا چہرہ اور تمہاری بوڈی دیکھنے کے بعد اس بات پر یقین کرنا مشکل نہیں ناممکن ہے کہ تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے لیکن تم کہتے ہو تو میں تم پر یقین کر لیتی ہوں۔

exponovels

اور تمہیں ایک مشورہ بھی دیتی ہوں۔اتنا حسین مرد سنگل اچھا نہیں لگتا۔وہ اس کے سامنے جھکتی بالکل قریب آکر بولی۔

میں آپ کے مشورے پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گا اس نے کرسی کو ذرا سا پیچھے کیا تھا۔

تمہیں کرنا بھی چاہیے۔روز کی نگاہیں اس کی گردن سے نیچے جا رہی تھی جہاں اوپر کے دو بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے اس کے سینے کا کچھ حصہ نمایاں ہو رہا تھا۔

وہ مرد ہو کر بھی روز کی اس حرکت پر تھوڑا شرمندہ سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔اس کے اچانک اٹھ کر پیچھے ہونے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

کچھ نہیں میں بس آپ کا آفس دیکھ رہا ہوں۔اس نے اپنی شرمندگی پر قابو پاتے ہوئے ایک نظر پورے آفس پر دوڑائی تھی۔

چلو آفس کے ورکر سے ملتے ہوئے کافی پیتے ہیں۔تم اچھا محسوس کرو گے وہ اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے کافی قریب آگئی تھی جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اس کے ساتھ ہی باہر نکلا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا پہلا دن اچھا گزر گیا تھا لیکن اسے اچھا نہیں کہا جا سکتا تھا روز نے اپنی دونوں میٹنگ کینسل کر دی۔

اس کے لیے اور سارا دن اس کے ساتھ رہی تھی ایک پل کے لئے بھی اسے تنہا نا چھوڑا وہ اس کے ساتھ لنچ کرنے نہیں جانا چاہتا تھا لیکن وہ تو پیچھے ہی پڑ گئی تھی۔

exponovels

اتنی بے باکی سے وہ اسے چھور ہی تھی اتنا تو وہ مائرہ کو بھی اپنے قریب آنے کی اجازت بھی نہیں دیتا تھا۔

سچ میں وہ روز سے ایک ہی دن میں اکتا گیا تھا اس کے ساتھ وہ نو مہینے تک ایک فلم کی شوٹنگ کرنے والا تھا اور آج رات کو اسے فلم کے ہیروسے بھی ملنے کے لئے جانا تھا۔

لیکن اس سے پہلے اسے گھر جانا تھا۔ کیونکہ آج سارا دن سب سے ملتے ملتے اسے اچھی خاصے تھکاوٹ ہو گئی تھی روز جیکسن کا آفس اس کے آفس سے دوگنا نہیں بلکہ کہیں گنا بڑا تھا۔

سب سے ملتے ملتے وہ اچھا خاصا بے زار گیا تھا۔

پر اب گھر جا کر اس کا ارادہ تھوڑی دیر آرام کرنے کا تھا تاکہ رات کو وہ کلب جا سکے۔

لیکن اس سے پہلے روز جیکسن کو بتانا ضروری تھا کہ وہ گھر جا رہا ہے اگر وہ آفس میں جاتا ہے یقیناوہ اسے دوبارہ سے چپک جاتی اسی لیے اس نے میسج کیا تھا۔

جس کا جواب اسے اگلے ایک منٹ میں ہی ریسو ہو گیا تھا۔

بائے ڈارلنگ جلدی آنا ائی ویل مس یو۔اس کا جواب پڑھ کر اس نے سے جلدی سے میسج ڈیلیٹ کر دیا تھا۔

وہ ایک ہی دن میں اس کے ساتھ کچھ زیادہ ہی فری ہو گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس کے لیے پیزا بنا رہی تھی وہ گھر آیا تھا تو سارا سامان لے کر آیا تھا لیکن اسے یہ کہہ کر اندر اپنے روم میں بند ہو گیا ہے وہ اسے ڈیسٹرب نہ کرے کیونکہ اس نے اپنے ضروری کام کے سلسلے میں کہیں جانا ہے۔

exponovels

اور کھانا بھی اس بے نہیں کھایا تھا۔اسی لئے اس کے سامان لاتے ہی وہ اس کے لیے پیزا بنانے میں مصروف ہو گئی تھی اس کا ارادہ بلکل بالکل ویسا ہی پیزا بنانے کا تھا جیسا اس ریسٹورنٹ میں بنا تھا۔

تقریباً دو ڈھائی گھنٹے کے بعد وہ نیند لے کر فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ اس کا پیزا تیار کرنے کے بعد اب اپنے لیے روٹی بنا رہی تھی اس نے ٹیبل پر رکھے پیزا کا ایک سلائس اپنے منہ میں ڈالا کہ اچانک اس کا فون بجنے لگا۔

یہ تم نے بنایا ہے یا اس ریسٹورنٹ سے آرڈر کیا ہے وہ فون کو اگنور کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

میں نے بنایا ہے اچھا بنا ہے نا بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے رات کو وہاں سے کھایا تھا میں نے کہا تھا نہ آپ سے کہ میں بنا سکتی ہوں۔

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا جب کہ وہ بھی متاثر ہونے والے انداز میں ہاں میں سر ہلا گیا

تم کوکنگ ٹیسٹ میں پاس ہو گئی ہو اگر اس میں کوئی جھوٹ یا جول نہیں ہے تو میں اس کو واپس آ کر کھاؤں گا ابھی مجھے ضروری کام کے لئے جانا ہے۔

وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولا۔

لیکن آپ نے تو کھانا کھانا ہے۔وہ اسکے پیچھے پیچھے ہی آ رہی تھی۔

بولا نا واپس آ کر کھاؤں گا اور تم دروازہ بند کرو وہ فون پر مصروف ہوتے ہوئے اسے اشارہ کر چکا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتے دروازہ بند کر کے واپس اندر آ گئی۔

exponovels

اس نے بہت محنت سے یہ بنایا تھا لیکن وہ اپنے کام کے چکر میں کچھ کھا ہی نہیں سکا تھا اس نے سب سمیٹ کر رکھ دیا یقیناوہ واپس آکر کھانے والا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس سے ملو تعیش یہ ہے ہماری فلم کا ہیرو۔۔۔۔اسے سلیکٹ کیا ہے میں نے بہت اچھا ایکٹر ہے یہ اس کی پہلی فلم ہے جس کے لیے یہ کافی زیادہ ایکسائٹڈ بھی ہے۔

یہ ایک ڈیڑھ سال سے میرے ساتھ میرے چند ایک ماڈلنگ پروجیکٹ میں کام کر چکا ہے۔

اور مجھے اس کا کام کافی زیادہ پسند بھی آیا ہے اسی لئے میں نے اس کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ اس فلم میں اسے کام کرنا چاہیے۔

روبن یہ ہے میری فلم اپسسس سوری بے بی ہماری کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعیش ابراہیم۔۔۔۔"اس نے تاشفین کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ اس کے ساتھ ہی کلب میں داخل ہوئی تھی جہاں ایک ایکٹر کب سے اس کا منتظر تھا اسے دیکھتے ہی تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے پاس آیا تھا۔

exponovels

وہ اسے دیکھتے ہی پہچان چکا تھا۔اس لڑکے کے ایڈز کافی ہٹ گئے تھے۔اور یقیناً وہ اسے کل کو ایک بہت بڑا فلمسٹار بنانے والی تھی۔وہ روز کے قدموں میں بچھے جا رہا تھا۔ نجانے کیوں اس کے انداز پر تاشفین کو ہنسی آئی۔ویسے بھی چاپلوسی تو بنتی تھی اس کی طرف سے۔

جی بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر آپ نے اس سے پہلے کون کون سی فلم میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر کام کیا ہے وہ اس سے ملتے ہوئے کہنے لگا۔

تمہاری طرح یہ بھی پہلی دفعہ ہی میدان میں اترا ہے۔

لیکن تم سے کہیں زیادہ مجھے اس سے امیدیں ہیں اور باقی کی باتیں ہم بعد میں کریں گے کم ڈارلنگ مجھے تمہیں کچھ اور لوگوں سے بھی ملوانا ہے۔

تمہاری گرلفرینڈ نہیں آئی روبن خیر تم ہمارے لئے ڈرنک لے آؤ۔اس نے پیچھے کھڑے روبن سے کہا تھا۔

روز کے منہ سے اس کی گرل فرینڈ کا ذکر سن کر اسے کچھ عجیب لگا تھا کل تک تو وہ اس کے آگے پیچھے ہوتا تھا اور چند آرٹیکلز میں تو اسے روز کے بوائے فرینڈ کے طور پڑھ چکا تھا۔

شاید اب روز اسے اپنا بوائے فرینڈ نہیں سمجھتی تھی یا پھر شاید کچھ اور ہی تھا۔جو بھی تھا اس سے کم از کم تاشفین کو کوئی مطلب نہ تھا۔

وہ میری گرل فرینڈ نہیں ہے لیکن یہ بات ہم بعد میں کریں گے چلو تم پروڈیوسرز سے ملو میں تم دونوں کی ڈرنک لے کر آتا ہوں

exponovels

نہیں میم میں ڈرنک نہیں کرتا اس نے فوراً انکار کیا تھا۔

کیا مطلب ڈرنک نہیں کرتے۔۔۔۔تم اس انڈسٹری میں قدم رکھنے جا رہے ہو اور تم ڈرنک نہیں کرتے کم آن بے بی یہاں ضرورت سے زیادہ شریف لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

شاید تم نے میری بات سنیں نہیں وہ تاشفین کو جواب دیتی ایک بار پھر سے روبن کو دیکھنے لگی تھی۔

جو شاید اب تک اس کے نظریں پھیرنے کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

میں چاہے کسی بھی ماحول میں کیوں نہ چلا جاؤں لیکن مجھے جو چیز پسند نہیں ہے وہ میں نہیں کر سکتا اس نے صاف انکار کیا تھا۔

میرے لیے بھی نہیں۔۔۔۔"وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کے بالکل قریب آ گئی تھی۔

میں سب سے زیادہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہوں اپنے لئے نہیں تو پھر آپ کے لیے بھی نہیں وہ اپنے انکار پر قائم تھا

روز جیکسن کا دلکش قہقہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا۔

تمہارے اس انکار نے ہی تو روز جیکسن کو اپنا دیوانہ بنایا ہے۔

اور آج کے بعد ڈاٹ کال می میم تم مجھے روزی کہہ سکتے ہو۔

تم میرے بہت بہت زیادہ قریبی دوست ہو مجھے روزی کہہ کر بلایا کرو۔اگر تم بلاؤ گے تو مجھے خوشی ہو گی وہ اس کے بے حد نزدیک کھڑی تھی۔

کیوں نہیں ضرور۔۔۔۔۔۔وہ ہاں میں سر ہلاتا اس کے ساتھ آگے بڑھا تھا اسے باقی لوگوں سے بھی ملنا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ ڈرنک لو اس میں کوئی نشہ نہیں ہے صرف ایک معمولی سی ڈرنک ہے اس طرح خالی ہاتھ تم اچھے نہیں لگتے۔
وہ کُول ڈرنک کا گلاس اسے تھماتے ہوئے بولی تو اس دفعہ اس نے بھی بنا کسی طرح کی مزاحمت کی ہے اسے تھام لیا تھا۔

اب وہ اسے کتنا انکار کرتا اس کے انکار کی وجہ سے ہی تو وہ اس سے انچ بھر کا فاصلہ بھی مٹآئے ہوئے تھی۔
تم مجھے بہت پسند ہو آج ہم انجوائے کریں گے۔اس کلب میں ایک روم ہے۔سب سے مل کر ہم وہاں چلیں گے ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں گے ہمیں ایک دوسرے کو جاننا چاہیے سمجھنا چاہیے۔
وہ اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ کھیلتے ہوئے بولی۔جب اچانک اس کا فون بجنے لگا۔
کون ہے ڈارلنگ جو اس طرح سے ڈسٹرب کر رہا ہے مجھے یہ سب بالکل پسند نہیں جب میں تمہارے ساتھ ہوں۔
تو فون آف کر دیا کرو اس نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔
میرے فادر کی کال آ رہی ہے۔اس نے مسکرا کر کہا تھا۔
تم نے بتا دیا ہو گا نہ ان کو کہ تم آج بزی ہو۔خیر ان سے ملو یہ ہیں ہمارے فلم کے پروڈیوسر اور انہیں کی بیٹی ہماری فلم کی ہیروئن بھی ہے۔
یہ اس کی پہلی فلم ہے۔اس نے سامنے سے آتے آدمی کو دیکھ کر کہا جو ہوس پرست نظروں سے روز کو دیکھ رہا تھا۔ جس کے انتہائی نامناسب کپڑے کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتے تھے۔

exponovels

سر آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھ رہا ہوں کہ مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل رہا ہے اس نے اس آدمی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جو کہ ایک بہت بڑا پرڈیوسر تھا۔

مجھے بھی تم سے مل کر بہت خوشی ہو رہی ہے ہینڈسم تمہاری بہت تعریف کی ہے روزنے۔ مجھے تم سے ملنے کا بہت شوق تھا خوشی ہوئی تم سے مل کر۔ میں تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ آخر کون ہے یہ آدمی جس کے پیچھے ہماری روزا اپنا رول توڑ رہی ہے۔

اب تمہیں دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔ تم واقع ہی اس قابل ہو کہ تمہارے لئے کوئی بھی رول توڑ دیا جائے۔ وہ بہت خوش دلی سے اس سے مل رہا تھا جبکہ اس نے مسکراتے ہوئے صرف سر کو خم دیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

روز تم مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو میں تمہیں بتا تو چکا ہوں کہ وہ میری گرل فرینڈ نہیں تھی صرف دوست تھی۔

میں کبھی تمہارے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا تم جانتی ہو نا میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔

مجھے اس طرح سے مت چھوڑو۔۔۔ یہ لڑکا صرف تمہیں یوز کر رہا ہے۔ تم کبھی اس کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤ گی۔

وہ کافی دیر پرڈیوسر کے ساتھ کھڑا اس سے باتیں کرتا رہا جب کہ بار بار اس کا فون بجنے کی وجہ سے روزا اس کا فون اٹھا کر لے گئی تھی اس نے سوچا کہ وہ اپنے فون کو ایک نظر تو دیکھئے بس اسی لیے وہ روز کے پیچھے کلب کی بیک سائیڈ پر آیا تھا۔

exponovels

جہاں پر روبن روز کو پکڑے ہوئے کھڑا اس سے باتیں کر رہا تھا جب کہ روز اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ ایک لمحے میں ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ روز کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک لمحے میں روبن کو پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا اسے ان دونوں کے بیچ رشتے کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا لیکن کسی بھی حق سے وہ روز کے ساتھ اس طرح بات کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔

دور رہو اس سے۔۔۔۔۔وہ کافی غصے سے دھاڑا تھا۔

دیکھو مسٹر یہ میرا اور روز کا معاملہ ہے تمہارا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں نکلو یہاں سے۔

جا کر اپنا کام کرو یہی تمہارے لیے بہتر ہو گا۔میں بات کر رہا ہوں اس سے وہ بھی بے حد غصہ سے بولا تھا شاید نہیں یقیناوہ اس وقت کافی زیادہ نشہ کر چکا تھا۔

جبکہ تاشفین خود بھی کافی دیر سے عجیب سا محسوس کر رہا تھا جب سے اس نے وہ ڈرنک پی تھی۔وہ اپنے آپ میں عجیب طرح کا بدلاؤ محسوس کر رہا تھا اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے جبکہ سر بھی گھوم رہا تھا۔

لیکن وہ اگنور کر گیا تھا کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں اس نے گھر چلے جانا تھا۔

بات کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور جس طریقے سے تم بات کر رہے ہو اس طرح سے میں تمہیں اس سے بات نہیں کرنے دوں گا۔

exponovels

چلو روز اس نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلی آئی تھی۔ جبکہ وہ اسے اپنے ساتھ وہاں سے باہر لے آیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم ٹھیک ہو نا وہ تمہارے ساتھ اس طرح سے بات کیوں کر رہا تھا تمہیں اسے تھپڑ لگا کر سیدھا کر دینا چاہیے تھا۔

وہ اب تک غصے میں تھا جبکہ اسے غصے میں دیکھ کر روز مسکرا دی تھی۔

اینگری ینگ مین تم اس طرح سے غصہ کرتے ہوئے اور بھی ہوٹ لگتے ہو۔ روبن کے ساتھ میں پچھلے تین ماہ سے ریلیشن شپ میں تھی لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ مجھے چیٹ کر رہا ہے اس کی ایک گرل فرینڈ بھی ہے۔

مجھے کچھ دن پہلے اس کے بارے میں پتہ چلا اگر میں اناونس نہ کر چکی ہوتی کہ میری نیکسٹ فلم کا ہیرو روبن ہو گا تو یقین کرو میں اسے اس انڈرسٹری سے دھکے مار کر نکلواتی لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس کے ساتھ میرا کافی اچھا وقت گزرا ہے۔

مجھے اس کا کیریر خراب نہیں کرنا چاہیے اس لیے میں نے اسے اپنی فلم کا ہیرو بنا لیا۔ اور وہ پاگل یہ سمجھتا ہے کہ میں اب تک اسے پسند کرتی ہوں اسی لئے میں نے اسے اپنی فلم سے نہیں نکالا اور وہ اب بھی میرا بوائے فرینڈ بننا چاہتا ہے جو اب ممکن نہیں ہے بس اب میں اس سے بریک اپ کر چکی ہوں۔

اب میرا کوئی ارادہ نہیں ہے اسے دوبارہ اپنے جذبات کے ساتھ کھیلنے کا موقع دینے کا۔ وہ ایک چیٹر ہے۔

exponovels

خیر تمہارے موبائل پر کافی دیر سے فون آرہے ہیں تمہارے فادر بار بار فون کر رہے ہیں ہو سکتا ہے انہیں کوئی ضروری کام ہو تم ان سے بات کر لو اور جلدی واپس آنا مجھے تمہاری ضرورت ہے ہنی

اور اپنے فادر کو بتا دینا کیا آج کی رات تو واپس گھر نہیں جاؤ گے۔

میں تھوڑا سا وقت تمہارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔ ویسے تو اب اگلے دس مہینے تمہارے ساتھ ہی گزریں گے لیکن یہ اچھا وقت ہے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیے۔

وہ اس کا فون اس کے حوالے کرتی اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے اس کی گردن کو عجیب سے انداز میں چھوٹی وہاں سے نکلی تھی۔

اس کے انداز پر تاشفین نے آنکھیں بند کر کے خود کو کنٹرول کیا تھا۔ وہ اس لڑکی کو سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ اسے صرف اپنا اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنانا چاہتی تھی یا اس کے ساتھ کسی اور طرح کا رشتہ قائم کرنا چاہتی تھی۔

وہ اسے اپنے ساتھ روم میں وقت گزارنے کی آفر کر چکی تھی جس پر فی الحال وہ کچھ بھی نہیں بول سکتا تھا اس کا اچانک انکار اس کا کیریر خراب کر سکتا تھا۔

اور اس وقت وہ اپنی منزل کے اتنا قریب تھا وہ اپنے خوابوں کے اتنے قریب تھا وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن پھر بھی وہ کسی کے جذبات کے ساتھ نہیں کھیل سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ روز کو سکون سے بتائے گا۔ کہ وہ صرف اور صرف اس کے ساتھ کام کرنے میں انٹرسٹڈ ہے۔ وہ روز کے ساتھ کسی طرح کا تعلق نہیں بنا سکتا۔ اور اسے یقین تھا کہ روز بھی اس کے ساتھ زبردستی کا کوئی بھی رشتہ نہیں بنانا چاہے گی وہ ایک سمجھدار لڑکی تھی۔

exponovels

اس سے پہلے بھی اس کے ہزاروں بوائے فرینڈز تھے وہ عمر میں بھی اس سے بڑی تھی اس کے پاس یہ بھی کافی بڑی وجہ تھی اس کو خود سے دور رکھنے کی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ باہر آیا تو اس کا فون دوبارہ سے بجنے لگا یہ تقریباً چالیسیں کال تھی وہ اتنا زیادہ فون کیوں کر رہے تھے اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

السلام علیکم جی فرمائیں کیوں بار بار فون کر کے تنگ کر رہے ہیں اگر میں فون نہیں اٹھا رہا تو مطلب صاف ہے کہ میں مصروف ہوں۔

لیکن آپ کو پتا نہیں کیا مسئلہ ہے۔انسان کو خود ہی سمجھ جانا چاہیے کہ سامنے والا آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا وہ فون اٹھاتے ہی کافی غصے سے بولا تھا اور وہ اس کے لہجے کے عادی تھے۔

کہاں مصروف ہو تم اور تمہارے پیچھے اتنا زیادہ شور کیوں ہے کیا گھر سے باہر ہو تم اس وقت تو نیویارک میں تقریباً رات کے ساڑھے گیارہ بجے کا وقت ہے تم ابھی تک گھر نہیں گئے۔

جی نہیں گیا میں گھر واپس اور میں گھر جاؤں یا نہ جاؤں۔اس چیز سے آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے میں مصروف ہوں اس وقت۔

اور تناوش گھر پر اکیلی ہے۔۔۔؟ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولے تھے جبکہ اسے تو خیال بھی نہیں آیا تھا کہ گھر میں کوئی اکیلا ہے۔

exponovels

جی ہاں اکیلی ہے آپ کی بیٹی اور اس میں اتنا پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے میرا گھر سیو ہے کچھ نہیں ہو گا آپ کی لاڈلی کو وہاں۔ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہوئے بنا بولا تھا۔

لیکن پھر بھی تمہیں آدھی رات کو اس طرح اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے وہ اکیلی گھر پر خوفزدہ ہوتی ہے۔ تم ابھی کے ابھی واپس جا رہے ہو وہ غصے سے بولے۔

آپ مجھ پر حکم چلا رہے ہیں ایسا حق میں نے آپ کو تو نہیں دیا۔ نہیں جاؤں گا میں گھر واپس آپ کی بیٹی اکیلی رہے یا وہاں اکیلی مرے میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

میں یہاں اپنے دوستوں کے ساتھ انجوائے کرنے آیا ہوں۔ اس کے چکر میں اپنی زندگی کیوں خراب کروں میں ۔۔۔۔؟ان کا انداز اسے بھی غصہ دلا گیا تھا

exponovels

تمہاری بیوی ہے وہ ذمہ داری ہے تمہاری تاشفین تم اس طرح اسے چھوڑ نہیں سکتے مت بھولو کہ تم یہاں سے اسے کیوں لے کر گئے تھے چھے مہینے کا وقت دیا تھا میں نے تمہیں اس رشتے کو نبھانے کے لیے لیکن تم کیا کر رہے ہو تم اسے اپنی بیوی مانتے ہی نہیں۔

بلکہ وہاں باہر کسی اور کے ساتھ عیاشیاں کر رہے ہو اگر تمہیں وہی سارے گھٹیا اور گرے ہوئے کام کرنے تھے تو تمہیں بیوی کیوں دی ہے میں نے۔

تمہیں اتنا خوبصورت جائز رشتہ دیا ہے میں نے لیکن پھر بھی تم باہر کی عورتوں کے ساتھ گھوم رہے ہو کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا کہ تم وہاں کیا کرتے ہو۔

اس وقت بھی تم ایک کلب میں شراب پی رہے ہو ایک غیر مسلم عورت کے ساتھ عیاشیاں کر رہے ہو یہ مت سوچنا کہ میں تم سے بے خبر ہوں اتنے غصے سے بولے تھے کہ اس کا دماغ گھوم گیا۔

کیا آپ مجھ پر نظر رکھتے ہیں۔اس لڑکی کی وجہ سے آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو اس طرح سے آپ مجھے مجبور کریں گے یہ رشتہ نبھانے پر فائن تو بیوی ہے نا وہ میری۔

تو اب آپ دیکھئے گا کہ میں کیسے اسے اپنی بیوی بناؤں گا۔وہ غصے سے کہتا فون بند کر چکا تھا جبکہ واپس کلب کے اندر جانے کے بجائے وہ اپنی بائیک کی طرف آیا تھا اس کا ارادہ واپس گھر جانے کا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اس نے لفٹ سے باہر پیر رکھا تو اس کے قدم لڑکھڑا سے گئے تھے۔جب کہ سر الگ گھوم رہا تھا لیکن اس وقت اس کے دماغ پر صرف غصہ سوار تھا۔

اس نے شدت سے دروازہ بجایا جبکہ وہ جو اس کے انتظار میں دروازے کے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی اٹھ کر دروازہ کھولنے لگی۔

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی میں تو اپنے کمرے میں بھی نہیں گئی یہ سوچ کر کہ دروازہ نہیں کھولوں گی تو آپ اندر کیسے آئیں گے۔

شکر ہے آپ واپس آ گئے اب تو مجھے ڈر بھی لگ رہا تھا اکیلے۔وہ کیا ہے نا میں کبھی اکیلی گھر پر نہیں رہی۔دن میں تو روشنی ہوتی ہے۔رات کو بہت ڈر لگتا ہے اندھیرے میں۔۔۔

وہ بول ہی رہی تھی کہ تاشفین نے اچانک اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

میری جان کو ڈر لگ رہا تھا اندھیرے میں۔۔۔۔۔؟وہ بے باکی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

یہ آپ۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔

کیا ہوا جان۔۔۔۔اچھا نہیں لگ رہا میرا چھونا۔تم تو بیوی ہو نا میری اتنا حق تو رکھتا ہوں نا تم پر۔آؤ آج رات میرے بیڈ روم میں آخر بیوی کے فرض بھی تو ادا کرنے ہیں مجھے۔میرے لیے تو تم یہاں آئی ہو۔۔تو تمہیں میرے پاس بلکہ بہت پاس رہنا چاہیے۔اتنے پاس۔۔۔۔۔۔وہ اس کی کمر میں بازو کستا اسے مزید اپنے قریب تر کر چکا تھا۔

جبکہ تناوش کی سانسیں اٹکنے لگی تھی۔جبکہ اس کے منہ سے آتی عجیب سی بدبو برداشت سے باہر تھی۔

exponovels

۔ تمہیں پتا ہے میرے بابا نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے۔ کیوں کہ میں عیاشیاں چھوڑ دوں۔ اور مجھے لگتا ہے کہ آج رات تم مجھے میری عیاشیاں چھوڑنے پر مجبور کر ہی دوں گی کیا خیال ہے تمہارا

یا پھر ممکن ہے کہ تم بھی آج سے میری عیاشی بن جاو۔۔۔۔ جائز والی عیاشی۔۔۔۔۔۔ چلو وقت برباد نہیں کرتے میرا کمرہ اور میرا بستر تمہارا منتظر ہے۔

آج کی رات تمہارا فرض ادا کرتے ہیں وہ اسے اپنی باہوں میں بے دردی سے اٹھاتا اس کی چیخ و پکار اگنور کرتا اپنے کمرے میں لے کر جا رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

خدا کے لیے چھوڑ دیں مجھے۔۔۔۔۔۔"

یہ آپ کیا کر رہے ہیں کیا آپ نے نشہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی جو اسے زبردستی اپنے بیڈ روم میں لے آیا تھا۔

تمہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ میں تمہیں قربت بخش رہا ہوں۔

اسی مقصد کے لئے تمہیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ ہاں ڈارلنگ یہ حقیقت ہے تمہیں یہاں پر میری عیاشیوں پر پابندی لگانے بھیجا گیا ہے۔ میرا باپ چاہتا ہے کہ میں تمہارے وجود میں کھو کر آوارہ گردی کرنا چھوڑ دوں تو اس کے لئے تو تمہیں میری خدمت تو کرنی پڑے گی۔

exponovels

اب تمہیں بھی میرا وقت برباد نہیں کرنا چاہیے۔ کم آن ڈارلنگ وہ اس کا دوپٹہ اتار کر ایک لمحے میں دور پھینک چکا تھا

۔

تاشفین خدا کے لئے میرے ساتھ ایسا نہ کرے کیا ہو گیا ہے آپ کو پلیز دور رہے مجھ سے۔ وہ اپنا آپ اس سے چھڑواتی اپنے ہاتھ سینے پر باندھے اس سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن اس سے پہلے کے وہ دروازے تک پہنچتی وہ پھرتی سے دروازے تک آتا اسے لاک کر چکا تھا اس کی جان ہوا ہو رہی تھی۔

وہ اس کے ساتھ زبردستی کر سکتا تھا یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اور پچھلے پندرہ سولہ دن میں اس کے ساتھ کتنے سکون سے رہ رہا تھا۔

اور اب اچانک وہ اس سے اس طرح کی ڈیمانڈ کر رہا تھا وہ تو ابھی تک اس رشتے کی اس نوعیت تک پہنچی ہی نہیں تھی۔

کیوں نہیں جانے من تم بھی تو یہاں یہ رشتہ نبھانے کے لئے آئی ہو پھر کیا مسئلہ ہے وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی بے حد قریب کھینچ چکا تھا۔

آج میں اپنے باپ کی ساری خواہشیں پوری کروں گا اور تمہارے ساتھ تھوڑا سا دل بہل جائے گا ویسے بھی بہت خوبصورت آفر ٹکرا کر آیا ہوں میں آج

تمہیں اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لیے کچھ تو کرنا چاہیے ویسے تم بہت بورنگ قسم کی لڑکی ہو اپنے شوہر کا دل رجانے کا کوئی ہنر نہیں ہے تم میں اتنے دنوں سے مجھے زرا سی دلچسپی تم میں پیدا نہیں ہوئی۔

exponovels

تم مجھے ایمپریس کرنے میں فیل ہو گئی ہو بہت ہی نکمی بیوی ہو تم لیکن میں تمہارے دل کے ارمان دل میں تو نہیں رہنے دے سکتا نہ۔

آج میں تمہیں تمہارے سارے حقوق دوں گا تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہو گی وہ اس کے چہرے کو بے حد قریب کرتا اپنی گرم سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑ رہا تھا۔

جب کہ وہ اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

پلیز نہیں خدا کے لیے ایسا مت کریں میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی لیکن۔۔۔۔

ارے ارے ڈارلنگ تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے میں تمہارے ساتھ کوئی زبردستی کر رہا ہوں میں تو۔ حق رکھتا ہوں بے بی تمہیں چھونے کا تمہارے ساتھ پیار کرنے کا۔ آج رات اس بستر پر ہم اس انچاہے رشتے کو مکمل کر دیتے ہیں انچاہا رشتہ ہی سہی لیکن تھوڑی دیر کے لیے میں بھول جاؤں گا کہ تم میری زبردستی کی بیوی ہو یا میرے سر پر مسلط کی گئی ہو ویسے بھی قربت کے لمحات میں ایسی باتوں پر وقت برباد نہیں کیا جاتا۔

اور میں بھی اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہتا جلدی سے میری باہوں میں آ جاؤ اسے اپنے جارحانہ شکنجے میں جکڑے ہوئے تھا۔

پلیز ایسا مت کریں۔۔۔۔۔۔

بند کرو یہ رونا دھونا میرے باپ نے تمہیں اسی لیے بھیجا تھا تاکہ میں تمہارے ساتھ تعلق بناؤں اس رشتے کو چھ مہینے تک نبھاوں اور میں تمہیں اگلے چھے مہینے تک جیسے چاہوں ویسے استعمال کر سکتا ہوں میری ہو تم میری۔

exponovels

وہ کہتے ہوئے اسے بیڈ پر دھکیلتا اچانک اس کے اوپر سایا سا بنا گیا تھا وہ اپنا آپ بچا نہیں پا رہی تھی جبکہ اپنے کندھے سے سرکتی شرٹ محسوس کر کے وہ بے بسی کی آخری انتہا پر پہنچ چکی تھی۔

اس کی پکڑ اس پر اتنی سخت تھی کہ تناوش ہل تک نہیں پا رہی تھی۔ وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔ جبکہ اس پر تو شیطان حاوی تھا اور نشہ سوار وہ صیح غلط کی پہچان کھو چکا تھا وہ صرف اپنا غصہ اور وحشت اس کے وجود میں اتار دینا چاہتا تھا۔

جب اچانک اس کا فون بجنے لگا۔

اچانک بجنے والے فون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ جب کے تناوش موقع دیکھتے ہی وہاں سے دھکا مارتی کمرے سے باہر بھاگ گئی تھی وہ اس کے پیچھے جانا چاہتا تھا لیکن اس کا دھیان اس وقت روز کی کال پر تھا۔

جسے غصے سے کاٹتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔ اس کا غصہ کسی طرح ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دروازہ کھولو لڑکی میں شوہر ہوں تمہارا تم مجھے میرے حق لینے سے روک نہیں سکتی یہ رونا دھونا بند کرو کوئی چھوٹی بچی نہیں ہو بیوی ہو تم میری اور میرے باپ نے تمھیں یہاں یہ رشتہ نبھانے کے لیے بھیجا ہے.

مجھ سے بھاگنے کے لیے نہیں آج تو میں تمہیں بتا کر ہی رہوں گا کہ شوہر کسے کہتے ہیں وہ غصے سے اس کا دروازہ پیٹ رہا تھا.

جبکہ وہ دروازے کے ساتھ سہمی سی بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔

کھولتی ہو یا توڑ دوں۔۔۔۔۔؟ وہ دھاڑا تھا۔

exponovels

تناوش منہ ہر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں روک رہی تھی۔

اس کا لہجہ لڑکھڑایا ہوا تھا۔ وہ نشے میں دھت تھا۔ اسے اپنا بھی ہوش نہیں تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح اس کے دروازے پر زور زور سے ہاتھ پیر مار رہا تھا۔

جب کہ وہ تو بس اپنے آنسوؤں کو پیے جا رہی تھی۔ اس کے بدن پر دوپٹا تک نہیں تھا۔ جبکہ بازو سے ساری قمیض پھٹی ہوئی تھی۔

اپنی حالت دیکھ کر اسے پھر سے خود پر رونا آنے لگا تھا اس کا شوہر اس کی عزت کا دشمن بن گیا تھا۔

وہ شخص جس پر وہ اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار تھی وہ شخص جس سے وہ بچپن سے محبت کرتی آئی تھی۔ آج وہی اس کی عزت کا دشمن بن گیا تھا۔

کیا اتنی بے مول تھی وہ کہ اس کا اپنا ہی شوہر نشے میں اسے بے آبرو کرتا۔ نہیں۔۔۔۔۔

وہ دروازہ نہیں کھولے گی۔ چاہے کچھ بھی کیوں نا ہو جائے۔

وہ کتنی ہی دیر دروازہ بجاتا رہا۔ لیکن تناوش ٹس سے مس نا ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ ساری آوازیں بند ہو گئی۔

شاید وہ لوٹ گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو ہر طرف اندھیرا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لمپ پر ہاتھ مارا تھا۔ جس سے کمرہ اچانک روشن ہو گیا۔

exponovels

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔وہ تو کل رات روز کے ساتھ پارٹی میں تھا۔وہ گھر کب آیا تھا اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنا سر دبانے لگا۔ساتھ ہی ساتھ وہ رات کے بارے میں یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن کچھ بھی یاد نا آیا۔

وہ اٹھ کر باہر آیا تا کہ چائے کا کہہ سکے۔

اسے شدت سے چائے کی طلب تھی۔

لیکن یہ کیا باہر بھی مکمل خاموشی تھی۔اس کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔شاید اس کی طرح آج وہ لیٹ جاگنے والی تھی

۔

خیر اب اسے پروا نہیں تھی۔وہ آرام سکون سے دس بجے جانے والا تھا۔اب اسے صبح صبح کام پر نہیں بھاگنا تھا۔جس کے لیے وہ کافی ریلیکس تھا۔اس نے اس کے روم کے پاس آ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔

لیکن اندر سے کوئی آواز نا آئی شاید وہ سو رہی تھی۔

لیکن اسے چائے کی شدید طلب تھی۔جسے وہ اگنور نہیں کر سکتا تھا۔سو خود ہی چائے بنانے کا فیصلہ کیا۔

لیکن پھر سوچا کہ کیوں نا پہلے اپنا موبائل چیک کر لے۔کہیں روز کا کوئی میسج نہ آیا ہو۔

یہ لڑکی اس کے لئے بہت زیادہ فائدے مند تھی وہ آج اس کا چیک کیش کروانے والی تھی۔اور وہ اسے بالکل ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

exponovels

کل رات اس کے ذہن۔ میں خیال آیا تھا۔ کہ اگر روز اس کے ساتھ کچھ وقت گزار کر اس کا کیریئر بنا ہی رہی ہے تو اسے بھی کوئی بے وقوفی نہیں کرنی چاہے۔ روز بری نہیں تھی۔ بس اسے اچھے دوست کی ضرورت تھی۔

اور اس کی ایک غلطی اس کا پورا فیوچر تباہ کر سکتی تھی۔ اور وہ ایسی کوئی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

وہ ایک لیمٹ میں رہ کر روز کے ساتھ وقت گزارنے کو تیار تھا۔

کیوں کے روز کی اپنے آپ میں دلچسپی دیکھ چکا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ اس سے صاف الفاظ میں بات کرے گا کہ وہ صرف اس کا دوست بن کر رہے گا۔

دوست سے آگے بڑھنے کا وہ کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور نا ہی وہ اس سے امید رکھے۔ لیکن وہ اس کے لیے اچھا دوست بنے گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ واپس روم۔ میں آیا تو اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔

روم میں کافی ساری چیزیں بکھری پڑی تھی۔ جیسے یہاں کچھ ہوا ہو۔ اسے عجیب سی بے چینی ہوئی۔

کیا ہوا تھا اس روم میں۔۔۔۔؟ وہ بیڈ کی طرف آیا جہاں اس کا دوپٹا زمین پر ایک سائیڈ پڑا تھا۔

اس کا دوپٹا یہاں کیسے آیا تھا۔۔۔؟ کیا وہ رات یہاں اس کے روم میں آئی تھی۔۔۔۔؟

لیکن کیوں... وہ اپنے دماغ پر زور دینے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن کچھ بھی سمجھ نا آیا۔

جب نظر بیڈ پر پڑے اس کے کپڑے کے ٹکڑے پر پڑی

exponovels

وہ سب سمجھنے لگا تھا۔اس کا دماغ چکرانے لگا۔۔

وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔اور اسے کچھ حد تک کچھ یاد آنے لگا تھا۔

کل رات کو وہ کلب میں تھا جب اسے بابا کا فون آیا تھا۔

وہ باہر نکلا تھا اور انہیں فون کیا تھا۔بابا نے فون پر اسے کافی بے بنیاد باتیں سنائی تھی۔اور اس کے کردار پر الزام لگایا تھا

۔

وہ اسے آوارہ عیاش پتا نہیں کیا کیا کہہ رہے تھے اور اس کے بعد وہ بہت زیادہ غصے میں آگیا تھا اور اسی وقت کلب سے نکل آیا تھا۔

ہاں اسے یاد آرہا تھا وہ سیدھا گھر آیا تھا۔لفٹ کے باہر اس کے قدم لڑکھڑائے تھے وہ گرتے گرتے بچا تھا۔

اس نے دروازے کو کافی زور سے پیٹا تھا جب اس نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کے بعد سب کچھ کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔

اومائی گاڈ یہ میں نے کیا کر دیا۔یہ میں نے اس کے ساتھ کیا کر دیا کل رات میری ڈرنک میں کچھ تو تھا اس روبن نے میری ڈرنک میں کچھ ملایا تھا۔

ہاں یہ سب کچھ اس ڈرنک کی وجہ سے ہوا ہے اس میں کوئی نہ کوئی ایسی چیز تھی جس سے کل رات مجھے ہوش ہی نہیں رہا۔

اور میں نے یہ سب کچھ کر دیا۔۔۔وہ اپنا سر تھامے تیزی سے کمرے سے باہر بھاگا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

لڑکی دروازہ کھولو تم سن رہی ہو میں کیا کہہ رہا ہوں میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو لڑکی۔۔۔!! وہ زور لگا رہا تھا دروازے پر لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔

سنو لڑکی کل رات ہمارے بیچ میں ایسا بھی کچھ نہیں ہوا کہ تم یوں دروازہ بند کر کے مجھے گلٹی فیل کرواؤ۔۔۔

میں جانتا ہوں میں نے غصے میں تمہارے ساتھ کافی زیادہ بد سلوکی کی ہے لیکن۔اس کے باوجود بھی ہمارے بیچ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔

تمہیں سمجھ میں نہیں آ رہا میں کیا کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو ورنہ میرے پاس لاک کی چابی ہے وہ دھکے دے رہا تھا جبکہ دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آنے پر وہ واپس کمرے میں آیا۔اور چابی لے کر اس کے کمرے کا دروازہ کھولنے لگا۔

شاید وہ کل رات اس سے کچھ زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔

یہ حقیقت تھی کہ کل رات اس کا دماغ ضرورت سے زیادہ گھوم گیا تھا وہ غصے میں اپنا آپا کھو چکا تھا اور وہ شاید کل رات کو کچھ بھی کر بیٹھتا۔

شاید کل رات وہ اس لڑکی کو اپنے اور اس کے بیچ کے رشتے کو واضح کرتے کرتے شاید اُس کی معصومیت ہی تباہ کر دیتا لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

کل رات اس نشے کی وجہ سے اس پر حیوانیت چھا گئی تھی وہ غصے میں شاید بہت غلط کرنے والا تھا لیکن خدا نے اسے غلط کام کرنے سے روک لیا۔

exponovels

اوراب یہ لڑکی اسے مزید شرمندہ کر رہی تھی شاید وہ گلٹی فیل کروانا چاہتی تھی یا پھر اسے اس کی اس حرکت پر شرمندہ کرنا چاہتی تھی لیکن شاید وہ جانتی نہیں تھی۔تاشفین ابراہیم کی انا کا پرچم بہت بلند تھا وہ اس کے سامنے جھکنے والا تو ہرگز نہیں تھا۔

وہ اپنے باپ کے سامنے نظر جھکا کر بات نہیں کرتا تھا تو یہ لڑکی تو اس کی زندگی میں کچھ بھی نہیں۔وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے اندر کمرے میں قدم رکھا تو وہ اسی دروازے کے ساتھ زمین پر پڑی نظر آئی۔

وہ زمین پر کیوں بیٹھی تھی اسے کچھ سمجھ نہ آیا لیکن کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے اس کا کندھا ہلانے لگا جب وہ لھڑک کر ایک طرف گر گئی۔

اس دفعہ تاشفین ابراہیم سچ میں پریشان ہو گیا تھا وہ اسے ایک جھٹکے سے سیدھا کرتا اپنے قریب کر چکا تھا۔

لڑکی لڑکی کیا ہوا ہے تمہیں اس کا گال تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی اس کا سارا جسم بخار سے تپ رہا تھا شاید کل رات کو ضرورت سے زیادہ ڈر گئی تھی۔

اس کی حالت دیکھتے ہوئے وہ اگلے ہی لمحے اسے اپنی باہوں میں بھرتا تیزی سے گھر سے باہر کی طرف نکلا تھا۔

اس نے بڑے ہی مشکل سے اپنے فلیٹ کو لاک کیا اور لفٹ میں آ کر وہ جلدی جلدی اسے ہسپتال پہنچانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

exponovels

اس لڑکی کی حالت بہت زیادہ خراب ہو چکی تھی یقیناً اس کے لیے یہ سب کچھ کسی جھٹکے سے کم نہیں تھا نہ جانے رات کو وہ کس حالت میں رہی تھی یا شاید وہ ساری رات یوں ہی بیٹھی رہی ہو گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کسی چیز سے بہت زیادہ خوفزدہ ہے یہ کسی چیز سے بہت زیادہ ڈر چکی ہیں آپ ان کا خیال رکھیں تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا۔اس ڈر کی وجہ سے ہی یہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ لیکن خطرے والی کوئی بات نہیں ہے آپ بالکل بے فکر رہیں

اور کوشش کریں کہ جن چیزوں سے ڈرتی ہیں وہ چیزیں زیادہ سے زیادہ ان سے دور رکھیں جائیں۔

آج کل کی لڑکیاں تو ذرا ذرا سی بات پر خوفزدہ ہو جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ بھی اچانک کچھ دیکھ کر ڈر گئی ہوں یا گھبرا گئی ہوں۔ یہ ایک بہت نارمل سی سچویشن ہے لیکن یہ بہت زیادہ ڈرپوک ہیں آپ انہیں ایسی چیزوں سے دور رکھیں جس سے یہ خوفزدہ ہوں۔

ڈاکٹر اسے بتا کر جا چکی تھی۔ جبکہ وہ وہیں اس کے قریب بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا کتنی معصوم تھی وہ چھوٹی سی بچی تھی اور اس نے کیا کر دیا تھا اس کے ساتھ۔

بابا کا غصہ آکر اس پر نکالا تھا لیکن بابا نے بھی تو کل رات حد کر دی تھی اور یہ لڑکی بابا کے کہنے پر یہاں اس کے ساتھ آ گئی تھی ابھی اس کی عمر ہی کیا تھی۔

exponovels

اس کے جتنی لڑکیاں تو ہنستی کھیلتی ناچتی گاتی ہیں اور یہ بیچاری شادی شدہ زندگی نبھانے کے لیے آئی تھی۔ایک دن بھی اپنے شوہر کی قربت کو برداشت نہ کر سکی۔

اسے اس لڑکی کو واپس بھیج دینا چاہیے وہ بے کار میں باپ بیٹے کی جنگ میں پیس رہی تھی یہ اس کے ہنسنے کھیلنے کے دن تھے۔

وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا جب وہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولے اپنے آپ کو اس انجان جگہ پر محسوس کر رہی تھی۔

لیکن جیسے ہی نظر اس پر پڑی وہ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

مجھے گھر جا کر گھور لینا ابھی چلو یہاں سے ویسے ہی ہوسپٹل کا بہت بل بن چکا ہے اور تمہارے ابا حضور یہ بل ہر گز نہیں دینے والے کیونکہ ان کی طرف سے وہ تمہیں یہاں میرے سر پر ڈال چکے ہیں۔

اور تم مصیبت بن کر مجھ پر نازل ہو گئی ہو اب اٹھو اس بیڈ سے گھر جا کر تمہیں اس سے بہتر بیڈ میسر ہو گا۔

اور ہاں ایک اور بات بابا کو تم فون کر کے کہو گی کہ تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتی اور نہ ہی یہ رشتہ تم میرے ساتھ نبھا سکتی ہو تم کتنی بہادر ہو یہ میں کل رات دیکھ چکا ہوں تو خود کو مزید میں امتحان نہ ڈالو۔

تم بابا سے فون پر بات کرو گی اور ان سے کہو گی کہ تم یہاں سے واپس گھر جانا چاہتی ہو۔بس بات ختم وہ کہہ کر اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا خود باہر نکلنے ہی والا تھا۔

جب کہ وہ جو بیڈ سے اٹھنے کی کوشش میں ناکام ہو رہی تھی گرنے ہی والی تھی کہ اچانک سے دو مہربان ہاتھوں نے تھام لیا۔

exponovels

دور رہے ہاتھ مت لگائیں مجھے وہ اگلے ہی لمحے خوف سے اسے خود سے جھٹکتی دور کر گئی تھی۔

ہاؤ ڈئر یو تمہاری ہمت کیسے ہو مجھے دکھا دے رہی ہو بھول گئی ہو کیا میرے نکاح میں ہو تم تمہیں چھونے کا حق رکھتا ہوں میں اگر چاہتا تو کل رات یہ حق پورے حق سے وصول بھی کر سکتا تھا لیکن تمہاری حالت پر رحم آ گیا مجھے۔ اور یہ مت سوچنا کے میں دوبارہ ایسا کچھ نہیں کروں گا۔ تم میری بیوی ہو میں جس دن چاہوں تم پر اپنا حق جتا سکتا ہوں۔اس لیے بہتر ہو گا کہ جلد سے جلد خود ہی یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

اگر آپ مجھ سے اتنے تنگ ہیں تو آپ خود مجھے کیوں نہیں بھیج دیتے۔۔۔"میں تایا ابو سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتی۔انہوں نے مجھے بہت امیدیں لگا کر یہاں بھیجا ہے۔میں ان کی امیدیں توڑ نہیں سکتی۔۔"اس نے اسے دیکھتے ہوئے آدھی بات کہی تھی جبکہ باقی الفاظ کو اپنے دل میں دبا گئی۔

کیونکہ اگر میں نے تمہیں چھے مہینے گزرنے سے پہلے خود یہاں سے بھیجا تو بابا مجھے جائیداد نہیں دیں گے۔آئی بات سمجھ میں اسی لئے تم خود یہاں سے جاؤ گی وہ دانت پیس کر بولا

میں کہیں نہیں جاؤں گی نہ آج نہ کل اور نہ ہی چھ مہینے کے بعد آپ نے جو کرنا ہے کر لے وہ پتا نہیں آپنے آپ اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی لیکن وہ بول گئی تھی اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہو سپٹل کے کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئی وہ تو اس کی ہمت پر حیران رہ گیا تھا۔

تو پھر ایسے چھوٹے چھوٹے ٹیکس کے لئے تیار رہنا تم وہ بڑبڑاتے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کہاں رہ گئے تھے تم۔۔۔۔؟

میں کب سے تمہارے آنے کا انتظار کر رہی ہوں میں نے تمہیں تین دفعہ فون کیا تم نے میرا فون کاٹ دیا۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا روزا سے دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

اس کے انداز میں غصہ کہیں پر بھی نہیں تھا۔ بلکہ وہ بہت لاڈ سے بات کر رہی تھی۔ جیسے اس سے ناراض ہو۔

وہ میں ہسپتال گیا ہوا تھا۔ میرے ایک دوست کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ مجھے جانا پڑ گیا۔ اس نے بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا استعمال کیا تھا۔

وہ دوست میل تھا یا فیمیل۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر شکی انداز میں بولی۔

میں لڑکیوں سے دوستی نہیں کرتا لڑکا ہی تھا وہ اس کے انداز نے اسے جھوٹ بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔

او کے ٹھیک ہے اب کیسا ہے تمہارا دوست۔۔۔۔۔۔؟ یقیناً وہ تمہارے لئے بہت خاص ہو گا تبھی تو تم نے اس کے لئے میری کال کاٹی لیکن آ کے سے ایسا مت کرنا۔

مجھے یہ پسند نہیں اگر میں اپنی زندگی میں کسی کو اہمیت دیتی ہوں تو میں سامنے والے سے بھی یہی امید رکھتی ہوں۔ کہ وہ بھی مجھے اتنی ہی اہمیت دے۔ میری بات سمجھ رہے ہو نہ تم۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں بولی۔

exponovels

جی بالکل میں آپ کی بات کو سمجھ گیا ہوں آپ فکر نہ کریں۔۔"میرے لئے سب سے اہم میری اپنی ذات ہے باقی سب بعد میں آتے ہیں۔۔"۔وہ آدھی بات اس کے منہ پر جب کہ باقی اپنے دل میں بولا تھا۔

وہ اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہونے والی تھی اور اس وقت اس کے لئے سب سے اہم اپنا کیریئر تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ تو بہت زیادہ اماؤنٹ ہے روز آپ مجھے اتنی زیادہ رقم کیوں دے رہی ہیں ابھی تک تو ہماری فلم کا کچھ بھی ڈسائیڈ نہیں ہوا۔۔۔۔

بلکہ شوٹنگ تک ہم تین ماہ کے بعد شروع کریں گے تو آپ مجھے اتنے پیسے کیوں دے رہی ہیں۔۔۔؟وہ حیران ہوا تھا اس کے چیک سائن کرنے پر۔

کیونکہ ڈارلنگ تم وہ نوکری چھوڑ رہے ہو اب سے تم ان کے لئے نہیں بلکہ میرے لئے کام کرو گے اور یہ تمہارے آنے والے کام کا معاوضہ ہے اب سے تم میرے ایمپلائی ہو تو میں تمہیں تنخواہ تو دوں گی نا۔

ورنہ تمہارا گزارہ کیسے ہو گا یہ تمہارے پہلے مہینے کی پیمنٹ ہے۔انجوائے کرو اور فلم کی شوٹنگ کی تمہیں بالکل ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ تو تین مہینے کے بعد ہی شروع ہو گی جب ہم سب کچھ ڈیسائیڈ کر لیں گے تب تک تم انجوائے کرو ویسے کیا خیال ہے تمہارا آج ہم کہیں باہر نہ چلیں گھومنے کے لیے تمہاری پسند کی جگہ پر میں جانتی ہوں تمہیں کلب کچھ زیادہ پسند نہیں آیا۔

exponovels

وہ چیک سائن کر کے اس کے حوالے کر چکی تھی جبکہ اب اس کے جواب کی منتظر تھی۔

ہاں کیوں نہیں ضرور ہمیں چلنا چاہیے میرے خیال میں مجھے آپ کی پسند کی جگہ کافی پسند آئی ہے۔

لیکن آپ کو میری پسند کی جگہ اور زیادہ پسند آئے گی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر بس ٹھیک ہے آج رات تم مجھے اپنی پسند کی جگہ پر لے کر جاؤ گے جہاں تم کہو روز تمہارے ساتھ کہیں بھی جانے کو تیار ہے۔ وہ ادا سے بولی

اور باہیں پھیلائے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے قریب ہوئی تھی۔

تو بس ٹھیک ہے میں شام کو ملتا ہوں آپ سے وہ کہہ کر فوراً ہی باہر نکل گیا تھا جبکہ اس کے بھاگنے والے انداز پر وہ کھل کر ہنسی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بہت زیادہ خوش تھا۔ اتنی بڑی رقم اور وہ بھی ایک ماہ کی تنخواہ اتنی تو شاید اس کے چھ ماہ کی بھی نہیں تھی۔

یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ اس کی قسمت اس طرح سے جاگ گئی تھی یا پھر کوئی اور بڑی مصیبت اس کا انتظار کر رہی تھی جو بھی تھا یہ لڑکی تناوش اس کے لیے کافی لکی ثابت ہوئی تھی۔

وہ جب سے اس کی زندگی میں آئی تھی اس کے ساتھ کچھ بھی غلط یا برا نہیں ہوا تھا بلکہ سب کچھ اچھا ہی ہو رہا تھا۔

اتنی بڑی ڈائریکٹر اسے خود آ کر سامنے سے آفر کر رہی تھی اور اچھی خاصی بہترین آفر دے رہی تھی اتنے تھوڑے سے کام کے اس اتنے سارے پیسے مل رہے تھے یہ سب کچھ اس کے لئے خواب جیسا تھا۔

exponovels

کب سوچا تھا اس نے کہ ایسا بھی ممکن ہے اگر اس کی یہ فلم ہٹ ہو جاتی ہے تو اسے اپنے باپ کی دولت کی بھی ضرورت نہیں تھی۔

ہاں اگر یہ فلم ہٹ ہو جاتی تو اسے ایسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے طور پر پر سنٹیج کے حساب سے پیسے ملنے والے تھے اور پھر وہ اپنی فلم خود بنا سکتا تھا۔

کوئی بھی اس پر اپنا پیسہ خرچ کرنے کو تیار ہو جاتا۔اس کا ایک نام بن جاتا اور وہ بہت جلد اس انڈسٹری میں ایک مقام حاصل کر لیتا بلکہ اپنے خوابوں کو جی لیتا۔

ہاں جب سے یہ لڑکی آئی تھی تب سے سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا لیکن وہ اس لڑکی کو کوئی کریڈٹ بھی نہیں دے سکتا تھا اس کے سامنے تو ہرگز نہیں۔

ویسے بھی کل رات شراب کے نشے میں وہ اس کے ساتھ بہت گری ہوئی حرکت کر چکا تھا۔

جس کے لیے وہ بہت گلٹی فیل کر رہا تھا لیکن اس لڑکی کے تو مزاج ہی نہیں مل رہے تھے وہ اس کا شوہر تھا اور وہ یہاں یہ رشتہ نبھانے کے لئے آئی تھی اگر اس نے اسے چھو لیا تو کچھ نہیں تھا۔

جس پر وہ اس سے اتنی بدتمیزی سے پیش آئے پتہ نہیں وہ اسے کیا سمجھ رہی تھی مانا کہ بہت حسین تھی۔اس کا ڈمپل اسے سب سے الگ بناتا تھا اور وہ قاتلانہ تل وہ ایک لمحے کے لیے اس کے نقوش میں کھونے سا لگا تھا۔وہ سچ میں بہت حسین تھی اور اس وقت اس کے ذہن میں کل رات آنسوؤں سے بھری وہ صورت تھی۔

exponovels

جو کل اس کے بے حد قریب تھی ہاں اسے کچھ بھی ٹھیک سے یاد نہیں رہا تھا لیکن اپنے دماغ پر زور ڈالنے کے بعد سے لے کر اب تک وہ اس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہی نہیں تھا

یہ میں کیا فضول چیزیں سوچنے لگا ہوں مجھے اس وقت اس لڑکی کے بارے میں نہیں بلکہ روز کے بارے میں سوچنا چاہیے میں اسے کہاں لے کر جاؤں گا۔

کیا وہ میرے ساتھ ساحل سمندر تک چلنا پسند کرے گی نہیں اسے بھیڑ والی جگہ پسند ہے تو مجھے اسے ایسے ہی کسی جگہ پر لے کر جانا چاہیے۔

کچھ سوچ تاشفین کچھ سوچ یہی لڑکی ہے جو تجھے کامیابی کی سب سے اوپری سیڑھی تک لے کر جائے گی۔

تجھے اس کے لیے کچھ تو کرنا پڑے گا وہ اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے مسلسل تناوش کو اگنور کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ وہ اس کے دماغ پر اتنی کیوں سوار ہو چکی ہے حالانکہ اس کے لیے اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔

اس کے لئے صرف اس کا کیریر اور اپنا آپ اہمیت رکھتا تھا لیکن نہ جانے کیوں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسلسل تناوش کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ فریش ہو کر کچن میں آیا تھا اس نے دروازہ کھول کر روز کی طرح آج اسے سلام نہیں کیا تھا اور نہ ہی آکسائیٹیڈ ہوئی تھی شاید کل رات کی وجہ سے۔۔۔۔۔

exponovels

جلدی سے کھانا لگاؤ اور میرے ساتھ باہر چلو تمہارے لیے کچھ کپڑے لینے ہیں۔

تمہاری یہ ماسی جیسی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی اب بیوی بن کر آئی ہو تو تم پر تھوڑا خرچہ کرنا تو بنتا ہے وہ سکون سے کرسی گھسیٹ کر جیسے اپنی صبح والی باتوں کو سچ کرنے لگا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا میرے پاس بہت کپڑے ہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

اس نے اپنی لڑکھراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔

تم سے پوچھا نہیں ہے میں نے صرف بتایا ہے۔ جلدی سے کھانا لگاؤ۔ اور آج رات کو میرے لیے وہی پیزا بنانا۔

وہ حکم دے رہا تھا جبکہ تناوش کو اس کی باتوں پر غصہ آ رہا تھا اپنے کل رات نشے میں کی حرکت پر شرمندہ ہونے کے بجائے وہ الٹا اسے ہی الٹی سیدھی باتیں سنا رہا تھا وہ جانتی تھی کہ یہ سب کچھ صرف اسے بھگانے کے لئے کر رہا ہے۔

لیکن میں کہیں نہیں جانا چاہتی آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی۔

کر سکتا ہوں ڈارلنگ شاید تم نے کل رات سے اندازہ نہیں لگایا۔

میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی۔۔۔"

زبردستی بھی اور میں صرف زبردستی شاپنگ ہی نہیں کروا سکتا میں زبردستی اور بھی بہت کچھ کروا سکتا ہوں۔۔۔

اسی لئے مجھ سے پنگا مت لو تو تمہاری چھوٹی سی جان کے لئے بہتر رہے گا۔

اب کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو نکلو یہاں سے وہ ایک نظر اسے دیکھ کر اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا

exponovels

وہ اس کی باتوں سے یہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اسے یہاں سے واپس بھیجنا چاہتا ہے اگر تناوش خود اپنی مرضی سے واپس گھر چلی جاتی ہے تو وہ اپنے بابا سے کہہ سکتا تھا کہ اس کا کوئی قصور نہیں وہ خود ہی اس کے ساتھ رشتہ نہیں نبھانا چاہتی۔

لیکن وہ ایسا کچھ نہیں کرنے والی تھی کیونکہ اس نے آدھی رات تک اپنے تایا کو اپنے اس بیٹے کے لیے آنسو بہاتے دیکھا تھا۔

اس کی ایک نظر کے لئے وہ کتنا ترستے تھے وہ اس سے ملنے کی کوشش کرتے تھے لیکن وہ ہر بار ان سے ملنے سے انکار کر دیتا تھا اور پھر وہ کتنے سالوں کے بعد اس کی آواز سن رہے تھے جب اس نے ایک رات کو فون کر کے اپنی جائیداد مانگی تھی اسے سب کچھ یاد تھا۔

انہوں نے اسے اپنے کمرے میں بلا کر کچھ فیصلے سنائے تھے اور پھر اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کی بدگمانی دور کر کے اسے ان کے پاس لے آئے گی وہ ہار نہیں سکتی تھی نہ پیچھے ہٹ سکتی تھی چاہے اس کے لئے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم ابھی تک یہاں آرام سے بیٹھی ہو۔ میں نے تمہیں تیار ہونے کے لیے کہا تھا۔

جلدی سے تیار ہو جاؤ چینج کرو یہ کپڑے بلکہ کپڑے چینج کرنے کی کیا ضرورت ہے تم وہ عبایا پہنو گی یا وہ چادر لو۔ اور جلدی سے نیچے آؤ در وازہ بند کر کے آنا۔

exponovels

میں انتظار کر رہا ہوں وہ کہہ کر چلا گیا تھا جب کہ وہ نہ چاہنے کے باوجود بھی اس کے ساتھ جانے پر مجبور تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ زبردستی بھی کر سکتا ہے اور کل رات زبردستی کی ایک جھلک تو دیکھا ہی چکا تھا۔

وہ نہ تو اسے چھیڑ سکتی تھی اور نہ ہی اس کے لیے چیلنج بن سکتی تھی۔ وہ اپنا کسی طرح کا کوئی نقصان کروانے کے حق میں نہیں تھی اور نہ ہی وہ ہار کر واپس جا سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ اچھا ہے یہ لیتے ہیں۔ وہ ایک بہت خوبصورت عبایا اس کے لئے پسند کر چکا تھا۔

لیکن میرے پاس عبایا ہے اب کیوں لے کر دے رہے ہیں۔

کیونکہ یہ مجھے پسند آیا ہے اور تم پلیز بحث مت کرو مجھے بحث کرنے والی بیوی پسند نہیں ہے۔

یہ والا ڈریس دیکھو اس میں بلو یا ریڈ ہونا چاہیے وہ اس سے کہتا شاپ کیپر سے انگلش میں مخاطب ہوا تھا۔

وہ کافی خوبصورت تھا لیکن اس کی سلیوز ہاف تھی۔

میں آدھے ننگے بازو والے کپڑے نہیں پہنتی اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

تو اب سے پہننا شروع کر دو باہر تو ویسے بھی تم دس گز کی چادر یا برقع پہن کر جاتی ہو گھر پر صرف میں ہی ہوں اور میں تو تمہیں بنا کپڑوں کے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

خیر منہ مت کھلواؤ میرا یہاں۔ تم فضول میں یہاں لال پیلی ہو جاؤ گی۔

exponovels

پلیز خدا کے لئے تھوڑی شرم کریں آپ مجھ سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتے۔وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ تاشیفن اس کی کمر میں بازو ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کھینچ چکا تھا۔

ڈارلنگ میں صرف باتیں ہی نہیں بلکہ کام بھی کر سکتا ہوں ایسے ویسے والے۔۔۔۔وہ اس کی نارک مرمریں کمر اپنے بازو میں جکڑ چکا تھا۔

آپ چاہیں کچھ بھی کر لیں میں یہاں سے واپس کسی قیمت پر نہیں جاؤں گی وہ غصے سے بولی تھی

اور کون کمبخت تمہیں اب یہاں سے بھیجنا چاہتا ہے بیوی کو دور نہیں بھیجا جاتا بلکہ اپنے قریب رکھا جاتا ہے وہ اس سے پہلے کہ مزید اسے تنگ کرتا

تناوش اس کے ہاتھ پر اپنی دو انگلیوں کی مدد سے اچھی خاصی زور سے چٹکی کاٹ چکی تھی جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا ہاتھ اسکی کمر سے آزاد ہو گیا۔

اور وہ اس سے دور اچھی خاصی فاصلے پر چلی گی۔چہرہ الگ سے سرخ انگارا ہو رہا تھا اس کی حالت دیکھ اسے بہت مزہ آ رہا تھا۔

یہی بیسٹ طریقہ تھا اسے یہاں سے بھگانے کا اب وہ اس کی کمزوری سمجھ گیا تھا اتنی آسانی سے تو وہ بھی اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔

exponovels

چیونٹی کے بھی پر لگے ہوئے ہیں لیکن میں اس کے پر کاٹتا نہیں بلکہ اسے مسل دیتا ہوں خیر وہ دیکھ رہی ہو اس کے بارے میں کیا خیال ہے وہ آنکھ دبا کر انتہائی بے شرمی سے سامنے لگیں واحیات ترین نائٹی اسے دکھا رہا تھا جسے دیکھتے ہی اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

اسے پیک کر دیجئے۔ وہ اس کے چہرے پر آئے رنگ دیکھتے سامنے کھڑے اونر کو آرڈر دے چکا تھا۔

تم اس میں بہت ہوٹ لگو گی ویسے بھی یہ تمبو پہن کر تم نے اپنے اس حسن کی خوبصورتی کو مجھ سے چھپا کے رکھا ہے اب مزید نہیں۔

اب اب تمہیں آہستہ آہستہ کھلنا چاہیے مجھ پر۔ یہ ڈریس پیک کر دو اس نے ساتھ ہی اس آدمی کو ایک اور ڈریس پیک کرنے کے لیے کہا تھا جو کافی زیادہ خوبصورت تھی اس کے اپنی نظر بھی بار بار اسی پر جا رہی تھی لیکن وہ اسے کوئی فرمائش نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کہ اس نے خود ہی وہ ڈریس پیک کرنے کے آرڈر اس آدمی کو دے دیے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

کون سے آئس کریم کھاؤ گی۔۔۔۔۔ وہ ایک آئس کریم پارلر کے سامنے بائیک روکتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

مجھے واپس گھر جانا ہے آپ کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی نہیں رہنا آپ چاہے کچھ بھی کر لیں میں نہیں جاؤں گی واپس پاکستان۔۔۔۔۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

آئس کریم کون سے کھاؤ گی وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

مجھے چوکلیٹ پسند ہے۔آخر کار اس پر احسان کرتے ہوئے اس نے کچھ ہچکچاتے ہوئے سے اپنی پسند بتائی تھی۔

نائس چوائس بیٹھو یہاں میں ابھی لے کر آتا ہوں وہ کہہ کر موٹر سائیکل ایک سائیڈ پر روک کر چلا گیا تھا جب کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس کے لئے اتنے ساری چیزیں کیوں خرید رہا ہے کہاں وہ ایک ایک پیسے کا حساب کرتا ہے اور کہاں اس پر دونوں ہاتھوں سے لٹا رہا ہے۔

اپنے لیے اس نے صرف تین شرٹس لی تھی شاید آج اسے اس کی تنخواہ ملی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو یہ لو یہ سارا سامان لے کر تم اوپر جاؤ۔

اور دروازہ اچھے سے لاک کر دینا میں کسی ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں واپسی میری دیر سے ہی ہو گی۔

دروازہ احتیاط سے بند کرنا اور میری شرٹس میرے کمرے میں رکھ دینا۔اور بے کار بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے میرے لیے اوپر جا کر پیزا بنانا۔

آج میرا ارادہ تھا جا کر کھانے کا لیکن تم تو مجھے فری کی کوک مل گئی ہو تو فضول میں پیسے کیوں برباد کرنے۔

وہ اپنی بات کرتا موٹر سائیکل اسٹاٹ کرتا ذن سے نکل گیا تھا جب کہ وہ جیسے تیسے ساری شاپنگ اٹھا کر لیفٹ تک پہنچی تھی۔

کیسا ظالم انسان تھا کم از کم یہ سب کچھ اوپر تک پہنچا تو سکتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ اوپر تک پہنچی تو دروازے کے باہر ایک سفید لیٹر پڑا ہوا تھا اور وہ سامان ایک طرف رکھ کر اس لیٹر کو کھول کر دیکھنے لگی۔

وہ شاید اسے کبھی بھی نہیں کھولتی لیکن اس کے اوپر اس کا اپنا نام لکھا تھا۔

اسے کوئی اس طرح کا لیٹر کیوں بھیجے گا پہلے تو اسے سمجھ میں ہی نہیں آیا لیکن جلدی سے اس نے کھول کر دیکھنا شروع کیا زیادہ نہ سہی لیکن وہ اتنا سمجھ گئی تھی کہ وہ نیویارک کے ایک کالج کی طرف سے انویٹیشن لیٹر تھا۔

اسے کالج جوائن کرنے کے لئے کہا جا رہا تھا۔ اور اس کی ریکویسٹ وہاں ایکسپیٹ کر لی گئی تھی وہاں اس کا ایڈمیشن ہو چکا تھا لیکن اس کا ایڈمیشن کس نے کروایا تھا۔

اب وہ اتنی پاگل تو تھی نہیں کہ انگریزوں کے کالج میں جا کر اپنی بے عزتی کرواتی یقیناً اس کے شوہر کا ہی کارنامہ تھا اور باقی اس نے اینڈ پر لکھی ای میل آئی ڈی میں اس کا نام پڑھ لیا تھا۔

وہ اس کا ایڈمیشن یہاں کے کالج میں کروا رہا تھا لیکن کیوں۔۔۔۔؟

وہ تو اسے جلد سے جلد یہاں سے بھگانا چاہتا تھا تو پھر وہ اسے کالج میں ذلیل کیوں کروانا چاہتا تھا وہ سمجھ نہ سکی۔

پھر اب یہ ساری باتیں تو اس کے واپس آنے پر ہی پتہ چلیں گی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے وہ لیٹر وہی سامنے ٹیبل پر رکھ کر کچن میں آ گئی تھی تاکہ اس کے لیے پیزا بنا سکے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

واؤ یہ تو بہت خوبصورت جگہ ہے اور تمہیں پتہ ہے تعیش۔۔۔۔"مجھے اندازہ تھا کہ تم مجھے ایسی ہی کسی تنہائی والی جگہ پر لے کر آؤ گے۔

کیونکہ میں اندازہ لگا چکی ہوں کہ تمہیں زیادہ بھیڑ بھاڑ والی جگہ پسند نہیں ہے۔

ساحل سمندر پر اترتے ہوئے وہ اسے دیکھنے لگی وہ اس کے ساتھ اس کی گاڑی پر آیا تھا کیونکہ اسے اپنی بائیک روز کے شایان شان ہر گز نہ لگی تھی۔

اور مجھے لگا تھا کہ آپ کو یہاں میرے ساتھ آنا اچھا نہیں لگے گا کیونکہ آپ کو پارٹیز کرنا زیادہ پسند ہے۔

تم مجھے اتنی ریسپکٹ کیوں دیتے ہو۔۔۔۔؟ جبکہ میں نے تمہیں تکلف کرنے سے منع کیا ہے۔ہم دوست ہیں روز اس کی بات کاٹ کر بولی۔

کیونکہ میں آپ کی رسپیکٹ کرتا ہوں۔آپ نے بہت چھوٹی عمر میں بہت کچھ حاصل کیا ہے اور یہ سب آپ کی قابلیت ہے میں آپ کی قابلیت کو دل سے سراہتا ہوں۔

مجھے آپ کو عزت دے کر خوشی ملتی ہے اس نے مسکرا کر کہا۔

مجھے لگا تم میری اور اپنی عمر کا فرق سوچ کر مجھے عزت سے مخاطب کرتے ہو وہ مسکرا دی تھی۔

دوستوں میں عمر کی قید کہاں دیکھی جاتی ہے اور آپ کے مطابق میں آپ کا بہت قریبی دوست ہوں۔

تو پھر یہ عمر والا ٹاپک ہم یہی پر رہنے دیتے ہیں اور آپ مجھ سے زیادہ بڑی تو نہیں ہیں۔

exponovels

زیادہ نہ سہی لیکن آٹھ نو سال کا فاصلہ ہو گا ہماری ایج میں۔روز نے کھل کر بتایا

لیکن میرے لیے یہ ایج ڈیفرینس کوئی معنی نہیں رکھتا وہ مسکرا کر بات ختم کرنے لگا جب کہ روز بھی مسکرا دی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ ٹھنڈی ہوائیں یہ کھلا آسمان اور قدموں تلے یہ ٹھنڈی ریت کتنا خوبصورت احساس ہے نہ آج تک کبھی اکیلے میں بھی میں اس طرف نہیں آئی۔

اگر میں یہ کہوں کہ یہ شام میری زندگی کی خوبصورت شاموں میں سے ایک ہے تو غلط نہیں ہو گا اس کے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے واپس گاڑی تک آئی تھی۔

آپ کو میری پسند پسند آئی یہی بہت ہے۔اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

مجھے تمہاری پسند بھی پسند ہے اور تم بھی بہت پسند ہو تمہیں پتا ہے جب سے میں نے تمہیں دیکھا ہے تم مجھے بہت اپنے اپنے لگتے ہو وہ اس کے بے حد قریب آ گئی تھی۔

سورج کب کا غروب ہو چکا تھا اب تو صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور ساتھ یہ بہکی بہکی سی ہوائیں۔

اور وہ اس کے بے حد قریب تھی اس کے حسین چہرے کو دیکھ کر کوئی بھی مرد اپنی سدھ بدھ کھو سکتا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ تاشفین کو بھی اپنی طرف راغب کرنے میں کامیاب رہے گی۔اسی لئے تو وہ یہ انچ بھر کا فاصلہ مٹاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکنے لگی تھی۔

exponovels

جب وہ اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور کرتا پیچھے ہٹ گیا تھا اس کی اس درجہ جلد بازی پر یقیناً اس نے اپنی توہین محسوس کی ہو گی۔

روز ہم دوست ہیں صرف دوست میں اتنی جلدی ان سب چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ آپ ہماری دوستی کو شاید غلط نام دے رہی ہیں۔

وہ پیچھے ہٹ کر اسے سمجھانے والے انداز میں بولا جب کہ روز جو اس سے وجہ جاننا چاہتی تھی قہقہ لگا کر ہنسی۔

تم مسلم مرد بھی کمال کے ہوتے ہو۔ آئی لائک یو تعیش۔ آئی ریلی لائک یو۔ تم بہت اچھے ہو۔ اور بہت لوئیل بھی ۔مجھے ایک ایسے ہی انسان کی ضرورت تھی۔

اگلے ہی لمحے وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اس کے سینے سے لگ گئی تھی جبکہ وہ بہت زیادہ ان کنفرٹیبل محسوس کرنے کے باوجود بھی اسے خود سے دور نہ سکا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا تمہاری زندگی میں کوئی لڑکی ہے وہ گاڑی چلاتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی تھی وہ دونوں واپس جا رہے تھے۔

تعیش نے کہا تھا کہ وہ سیدھا آفس ہی جانا چاہتا ہے کیونکہ وہاں سے وہ اپنا بائیک لے گا اس نے آفر کی تھی کہ وہ اسے گھر تک ڈراپ کر دے گی لیکن شاید اس کو اپنی موٹر سائیکل سے کچھ زیادہ ہی محبت تھی۔

آپ کو شامل کر کے میری زندگی میں تین لڑکیاں ہیں اس نے سکون سے بتایا جب کہ روز کے چہرے کی ساری رونق ماند پڑ گئی تھی۔

exponovels

کون کون۔۔۔۔۔؟میرا مطلب ہے وہ باقی دو کون ہیں۔۔۔؟وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی اس کا لہجہ حق جتاتا ہوا تھا۔

ایک میری بچپن کی دوست مائرہ ہے۔ہم سکول کالج یونیورسٹی یہاں تک کے پہلی جوب تک ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔اور آگے بھی رہیں گے اس نے مسکرا کر کہا۔

صرف دوست ہے یا۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے اس نے اس کی بات کاٹ کر کہا جبکہ وہ کھل کر مسکرا دی تھی۔

تم اسے میرے بارے میں بتاؤ گے اس نے جاننا ضروری سمجھا۔

وہ آپ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے بلکہ آپ کی بہت بڑی فین ہے۔اگر آپ اس سے ملیں گی تو شاید وہ پاگل ہو جائے گی۔

گریٹ پھر تو مجھے اسے پاگل کر کے اور بھی زیادہ خوشی ہو گی وہ کافی ہلکی پھلکی ہو گئی تھی۔

ہاں ضرور میں آپ کو اس سے ضرور ملواوں گا اس نے خوش ہو کر کہا تھا۔

اور دوسری لڑکی کے بارے میں تم نے نہیں بتایا کون ہے تمہاری زندگی میں وہ دوسری لڑکی۔۔۔۔۔؟وہ شاید اس کی زندگی کے بارے میں سب کچھ جان لینا چاہتی تھی۔

میری کزن ہے۔بہت پیاری ہے معصوم سی۔اس کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آتے ہی اس کے لب اپنے آپ مسکرا دیئے تھے۔

exponovels

کوئی بچی ہے کیا۔ کیونکہ پیارے اور معصوم تو صرف بچے ہی ہوتے ہیں روز نے مسکرا کر پوچھا۔

ہاں بچی ہی ہے صبح سے شام تک بیٹھ کر کارٹون دیکھ سکتی ہے۔ اپنی پڑھائی کا بالکل خیال نہیں ہے اسے اس کی پڑھائی واپس شروع کروا رہا ہوں میں۔ وہ اپنی ہی دھن میں بولتا چلا گیا۔

ہاں تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے اسے پڑھائی پر لگاؤ سارا دن ٹی وی دیکھ کر آج کل کے بچے اپنی آنکھیں خراب کر لیتے ہیں

۔

پڑھائی کا تو بالکل ہوش نہیں ہوتا انہیں۔ روز نے جانے کیوں دلچسپی لی تھی اس کی کزن میں۔

ہاں بالکل میں بھی ایسا ہی سوچ رہا تھا آپ کو پتہ ہے وہ اتنے نزدیک سے ٹی وی دیکھتی ہے نا کہ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ وہ ایک ہفتے بعد اپنی آنکھیں خراب کر لے گی۔

زمین پر بیٹھ کر تکیہ گود میں رکھ کر بالکل ٹی وی کے ساتھ جڑ کر دیکھتی ہے۔

ہاں تمہیں اس کا خیال کرنا چاہیے اور ہاں جب ہماری فلم ریلیز ہو گی نہ تو سب سے پہلا ٹکٹ اسی کو دینا۔ میری طرف سے اس کے لئے گفٹ روز نے مسکرا کر کہا تھا نہ جانے کیوں اس کے بارے میں سن کر ہی وہ اسے پسند آ گئی تھی۔

ارے نہیں نہیں وہ ایسی موویز نہیں دیکھتی اس کی دلچسپی کارٹونز میں ہیں۔

وہ ایسی فلم نہیں دیکھ سکتی جس میں کوئی بولڈ سین ہو یا کوئی ایسا سین جو قابل قبول نہ ہو وہ شاید اس کی پسند کو سمجھ چکا تھا۔

exponovels

اوووا چھا بہت زیادہ چھوٹی ہے اٹس اوکے تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے اسے ہماری فلم دکھانے کی جب بڑی ہو جائے گی خود ہی دیکھ لے گی۔اور ویسے بھی اس کا کزن بھی فیوچر میں بہت بڑا ڈائریکٹر بن جائے گا۔

ہاں بالکل اس نے مسکرا کر کہا جبکہ نہ جانے کیوں وہ اسے نہیں بتا پایا تھا کہ وہ اتنی بھی چھوٹی بچی نہیں ہے بس اس کی پسند الگ ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش پیزا بنانے کے بعد کافی دیر اس کا انتظار کرتی رہی۔جب دروازے پر دستک ہوئی شکر ہے وہ واپس آ گیا تھا۔اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا وہ گھر میں داخل ہوا تو پہلی نظر سامنے میز پر پڑے کاغذ پر پڑی تھی۔

سنو لڑکی یہ تمہاری ایڈمیشن فارم آ گئی۔تیار ہو جاؤ کل سے تم اپنا کالج جوائن کر رہی ہو بہت مار لی گھر میں تم نے عیاشیاں۔

اب سے کالج جانا شروع کرو۔اپنی پڑھائی شروع کرو۔یہاں سارا دن بیٹھ کر کیا کرتی ہو صرف کاٹون ہی دیکھتی ہونا۔یہ کارٹون آگے زندگی میں کام نہیں آئیں گے

اور ویسے بھی گھر میں اتنا کام نہیں ہوتا میں جانتا ہوں تم سارا دن فارغ ہی رہتی ہو کوئی کام ہے نہیں سوائے چھوٹے چھوٹے گھر کے کاموں کے۔

اسی لئے پڑھائی کرو صرف میٹرک پاس ہو تم۔۔۔اور تمہیں پتا ہے یہ دنیا میٹرک پاس والوں کے ساتھ گنواروں سے بھی بدتر سلوک کرتی ہے وہ کچن میں داخل ہوتے اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا۔

exponovels

جب کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی آ رہی تھی۔

سب پتا ہے مجھے آپ چاہتے ہیں کہ میں انگریزوں کے سامنے ذلیل ہوں۔ وہ میرے سامنے پٹر پٹر انگلش بولیں اور میں ان کی شکلیں دیکھوں۔ آپ صرف میری بے عزتی کروانا چاہتے ہیں اسی لیے آپ نے مجھے کالج میں داخلہ دلوایا ہے۔

لیکن آپ بھی سن لیجئے چاہے آپ کچھ بھی کر لیں میں یہاں سے واپس نہیں جاؤں گی۔ وہ اسے غصے میں اپنے ارادے بتا رہی تھی لیکن آواز اور لہجہ بے حد مدھم تھا۔

ارے واہ تمہیں کیسے پتہ چلی میری پلاننگ میں تو تمہیں بیوقوف سمجھتا تھا لیکن اچھا ہی ہے کہ تمہیں پتہ چل گیا کہ میں کس طریقے سے تمہیں یہاں سے بھگاؤں گا ڈارلنگ بیوی۔

تاشفین بڑے مزے سے اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا۔

میں بھی کہیں نہیں جاؤں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ اور آپ نے یہاں میرا داخلہ کیسے کروایا۔۔۔۔؟

میرے پاس تو میری میٹرک کی سند بھی نہیں تھی۔

کیا یہاں کے کالج ایسے ہی داخلہ دے دیتے ہیں اسے سچ میں یہ لوجک سمجھ نہ آیا تھا وہ جب سے گھر آئی تھی یہ سوال اس کے ذہن میں تھا۔

بورڈ سے نکلوایا ہے۔ مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں تھا کہ تم بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن لے کر پاس ہوئی تھی اسی لیے میں نے تمہارا ریزلٹ بورڈ سے نکلوایا اور تمہیں یہاں پر ایڈمیشن کروا دیا۔

exponovels

تواب تو آپ کو یقین آ ہی گیا ہو گا نہ وہ بڑے غصے سے بولی تھی اسے یہ بات اسے پسند نہیں آئی تھی کہ وہ اس کی پوزیشن پر شک کر رہا تھا۔

نہیں مجھے تم پر بالکل یقین نہیں ہے مجھے پتہ ہے تمہارے تایا ابو بڑے امیر ہیں۔اور تمہارے وارث بھائی بورڈ میں سپریڈنٹ۔کچھ اوپر نیچے کر کے تمہیں پوزیشن دیلوا ہی دی ہو گی۔

نہ جانے کیوں اسے اس سے بحث کرتے ہوئے مزہ آ رہا تھا حالانکہ وہ صرف ہر وقت اسے ٹی وی میں گھسا دیکھ کر اس کے لیے ایڈمیشن فارم لے کر آیا تھا۔

میں ایسی نہیں ہوں اچھا جی میں بہت لائق ہوں اور میں نے سچ میں پوزیشن لی ہے۔اسے یقین دلاتے دلاتے وہ کافی جذباتی ہونے لگی تھی۔

ہاں تو اس بار پوزیشن لے کر میرا شک ختم کر دینا۔اتنا رونا دھونا مت کرو صفایاں وہ دیتا ہے جو غلط ہوتا ہے۔اس نے جیسے اسے بہت پتے کی بات بتائی تھی۔

ہاں تو میں آپ کو دکھا دوں گی کہ میں کتنی لائق ہوں۔اس نے چیلنج قبول کر لیا تھا۔

گڈ دکھا دینا میں دیکھنے کے لیے تیار ہوں جلدی سے میرا پیزا دو بھوک لگی ہوئی ہے مجھے وہ ٹیبل پر ہاتھ بجاتے ہوئے بولا۔

جبکہ وہ بھی فورا اس کی بھوک کا سن کر اس کے لیے کھانا نکالنے لگی تھی

تاشفین نے نوٹ کیا تھا۔وہ اپنی زمہ داریاں بہت اچھے طریقے سے نبھاتی تھی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر فجر کے لئے وضو کرنے لگی نماز ادا کر کے باہر جانے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

تاشفین نے بتایا تھا کہ وہ صبح صبح کام پر نہیں جائے گا تو اسے بھی صبح اٹھ کر اس کے لیے ناشتہ نہیں بنانا تھا۔

وہ کمرے میں ہی دوبارہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی پتہ نہیں کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا کوئی اس کے بے حد قریب اس کے چہرے کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

پہلے تو اسے یہ اپنا گمان ہی لگا تھا لیکن بعد میں آہستہ آہستہ اس کے حواس بیدار ہونے لگے۔ کوئی تھا جو اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔

اس نے لمحے کی تاخیر نہ کرتے ہوئے اپنی دونوں آنکھیں کھول کر خود پر جھکے تاشفین کو دیکھا تھا اس کی سانس سینے میں کہیں اٹک گئی تھی۔

جبکہ تاشفین کے اسٹرانگ پرفیوم کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکراتی اسے بے حال کر رہی تھی۔

exponovels

وہ بالکل تیار شیار اس پر جھکا ہوا تھا اس کا ایک ہاتھ اس کے لفٹ سائیڈ کندھے کے پاس تھا۔ جبکہ دوسرا کمر کے نزدیک تھا اس نے کمر کے نزدیک والے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کی تو تاشفین جو پتا نہیں کون سے خیالوں میں گم تھا ہاتھ کا سہارا ختم ہوتے ہی اس پر گرنے والے انداز میں جھک گیا۔

یہ ایک بالکل بے اختیارانہ عمل تھا لیکن وہ دونوں کو ہی اس لمحے میں قید کر گیا تھا۔ ان دونوں کو ہی خبر نہ تھی کہ یہ چھوٹی سی حرکت انہیں ایک دوسرے کے اتنے قریب لے آئے گی کہ وہ ایک دوسرے کی سانسوں کی خوشبو تک محسوس کر سکیں گے۔

اپنے لبوں پر اس کے لبوں کا جان لیوہ لمس محسوس کرتی وہ تڑپ کر اسے خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن شاید تاشفین کو اس کی مزاحمت پسند نہ آئی تھی۔ وہ جو اس افتاد سے سنبھل کر سیدھا ہونے لگا تھا اس کی مزاحمت پر اچانک اس کے دونوں ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑتا اس کے لبوں پر پورے استحقاق سے جھک گیا تھا۔

اس کی سانسوں کو خود میں قید کرتے ہوئے وہ پوری دنیا بھلائے بس اس کے ہونٹوں کی نرمی کو محسوس کر رہا تھا۔

یہاں تک کہ اس کا انداز شدت اختیار کرتا گیا جیسے جیسے وہ مزاحمت کرتی اس کی گرفت اس کے نازک وجود پر مضبوط ہوتی چلی جا رہی تھی۔

جب اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی نہ جانے کیسے تاشفین کو اس پر ترس آیا تو وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا سیدھا ہو کر بیٹھا۔

exponovels

یہ ایک ٹریلر تھا ڈارلنگ تمہیں یہ بتانے کا کہ میں شوہر ہوں اور ہر طرح کا حق رکھتا ہوں آج کے بعد میرا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش مت کرنا۔

اور آئندہ یہ بات یاد رکھنا کہ تم یہاں میری بیوی بن کر آئی ہو۔مجھے چیلنج مت کرو میرے سامنے تمہاری جان چونٹی جتنی بھی نہیں ہے مسل کر رکھ دوں گا۔

اب میری سانسوں کی خوشبو میں آسمان میں نا اڑنا شروع کر دینا۔جلدی سے تیار ہو کر باہر آؤ تمہیں کالج چھوڑنے جانا ہے۔

مجھے دوبارہ نا آنا پڑے اگر میں پھر سے تمہارے روم میں آیا تو تمہارے اس حسین سراپے کی ساری دلکشی کو حق سے محسوس کر کے ہی جاؤں گا۔

وہ کہہ کر دروازے سے باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر یوں ہی بیڈ پر پڑی اس کے بھاری وجود کے وزن کو خود پر محسوس کرتی رہی۔

اور پتہ نہیں اس نے کب تک یوں ہی پڑے رہنا تھا جب دروازے پر پھر سے دستک ہوئی۔

تم تیار ہو کر باہر آ رہی ہو یا پھر میں خود آ کر تمہیں تیار کروں۔اس کی غصے سے بھری آواز پر وہ فورا اٹھ گئی تھی۔

آ۔۔۔رہ۔۔۔رہی۔۔۔ہو۔۔۔۔وہ بڑی مشکل سے بس اتنا ہی بول پائی اور بھاگتے ہوئے جا کر اپنے لئے کپڑے نکالے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ باہر دائیں سے بائیں گھومتا اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ سادے سے لباس میں خود پر بڑی سی چادر لیے باہر نکلی۔

تم یہ چادر لے کر باہر جاؤ گی۔۔۔۔۔۔؟

کالج میں چادر لے کر کون جاتا ہے بے وقوف۔۔۔۔؟

وہ عبایا پہنو جو میں نے تمہیں کل لے کر دیا تھا وہی پہن کر آو۔ابھی اسے پہن لو۔۔۔۔

بلکہ کچھ دن بعد شاپنگ پر چلیں گے تو میں تمہیں اس سے بھی خوبصورت لے دوں گا۔

اور ہاں کالج میں کسی لڑکے سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کی لڑکیوں کو دوست بنانے کی ضرورت ہے تمہارے لئے صرف میں ہی کافی ہوں۔

جلدی کرو میں چائے بنا چکا ہوں۔ٹوسٹ پر بٹر لگاتا ہوں۔وہ کہہ کر واپس کچن کی طرف چلا گیا تھا۔

جب کہ وہ واپس کمرے میں آتے ہوئے اپنی چادر اتار کر عبایہ پہننے لگی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا یہ دن شروع ہی عجیب طریقے سے ہوا تھا۔

اس کا نزدیک آنا۔اور اس قدر بے باکی سے چھونا اسے اندر ہی اندر اس سے خوفزدہ کر چکا تھا۔

لیکن پھر دل میں اچانک ہی ایک سوچ آئی تھی وہ اس کا شوہر تھا اس کا محرم تھا اور وہ یہاں اس کے ساتھ یہی رشتہ بنانے آئی تھی۔

اسے اس شخص کے ساتھ رخصت کیا گیا تھا اسے اس کے ساتھ زندگی گزارنی تھی۔

exponovels

لیکن اس شخص کو اپنا بھی تو بنانا تھا اسے بھی تو تناوش سے محبت کرنی تھی نا۔ وہ ایسے تو اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔ وہ اس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے نہیں آئی تھی۔

جم گئی ہو کیا یہاں پر جلدی کرو ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ وہ ایک بار پھر سے دروازے پر کھڑے ہو کر بولا تو وہ فورا اپنا سکاف ٹھیک کرتی باہر نکلی تھی۔

آج کے دن کی دوسری عجیب بات یہ تھی کہ اس نے اس کے لیے بھی ناشتہ بنایا تھا

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟

تم کوئی انوکھی لڑکی نہیں ہو۔ جو یہاں اس کالج میں پڑھنے کے لیے آئی ہوئی ہے۔ اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے اندر لے جانے لگا تو اسے اس کا ہاتھ کانپتا ہوا محسوس ہوا۔

یہاں کیا سب کے سب انگریز ہوں گے میں ان سے کیا بات کروں گی اگر وہ مجھ سے کچھ پوچھیں گے۔ تو میں کیا جواب دوں گی۔۔۔۔۔؟

وہ بہت نروس لگ رہی تھی۔

تم کسی سے کوئی بھی بات کیوں کرو گی اور اگر تم سے کوئی پوچھے گا تو اگنور کر کے آگے بڑھ جانا۔۔۔۔"

کیوں کہ جن کے لیے تمہاری پہچان ضروری ہے ان سے میں خود بات کر چکا ہوں۔

exponovels

باقی دوستیاں کرنے کے لیے میں تمہیں یہاں لایا نہیں ہوں۔ کہ تم یہاں بیٹھ کر گپیں لگاؤ گی صرف پڑھائی پر توجہ دینا۔ تمہارے لئے صرف میں ہی کافی ہوں

اور تم تو پوزیشن ہولڈر رہو تو اتنا نروس ہونا تمہارا بنتا نہیں ہے۔ کیوں کہ میرے مطابق جو بچے پوزیشن لیتے ہیں ان کا کانفیڈنس لیول بہت ہائی ہوتا ہے۔ پتہ نہیں وہ اسے حوصلہ دے رہا تھا یا طنز کر رہا تھا لیکن اس کالج کے اتنی بڑی عمارت دیکھ کر وہ بہت زیادہ پریشان تھی

وہ خاموشی سے اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہا تھا وہ اس کے ساتھ اندر جانے پر مجبور تھی۔

وہ اسے اپنے ساتھ دوسری بلڈنگ پر بنے پرنسپل آفس میں لے کر آیا تھا۔

اور وہاں پر بیٹھے ایک عمر رسیدہ آدمی سے بات کرنے لگا جو اس سے کافی خوش اخلاقی سے بات کر رہا تھا لیکن ان کی ساری باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔

ایک تو وہ بہت تیز بات کر رہے تھے اور دوسرا انکا اکسین بھی بہت الگ تھا وہ چاہنے کے باوجود ان کی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آجاؤ اندر یہ ہے تمہاری کلاس اور تمہیں روز ہی یہاں پر آکر بیٹھنا ہے۔

وہ ایک کرسی پر اسے بٹھاتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ کافی سارے سٹوڈنٹ اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔

وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی چھوٹی چھوٹی سکرٹس پہنے لڑکیاں شرم وحیا کی سارے حدود کراس کر کے بیٹھی تھیں۔

exponovels

اسے تو ان لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے بھی شرم سی محسوس ہو رہی تھی ایسا نہیں تھا کہ اس نے یہ سب پہلے نہیں دیکھا تھا اس دن جب اس کے ساتھ باہر گئی اور پھر شاپنگ پر گئی اس نے بہت ساری لڑکیوں کو ایسی حالت میں دیکھا تھا۔

لیکن اتنے قریب سے ان آدھ ننگی لڑکیوں کو وہ پہلی دفعہ ہی دیکھ رہی تھی۔ کالج کے اندر داخل ہوتے ہوئے تو کچھ لڑکیوں نے اسی کی طرح عبایا پہنا ہوا تھا لیکن افسوس کے اس کی کلاس میں ایسا کوئی انسان موجود نہ تھا۔

جس کا شرم وحیا سے کوئی تعلق ہو۔

آپ کہاں جا رہے ہیں وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی۔ اسے یہاں بٹھانے کے بعد وہ باہر نکلنے لگا تھا۔

اپنے کام پر جا رہا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں میں نے یہاں کی ٹیچر سے بات کر لی ہے وہ تمہاری ضرورت کا سامان دے دیں گیں۔

اور تقریبا ایک بجے کے قریب تمہارا کالج ٹائم ختم ہو گا تو میں تمہیں لینے کے لئے آؤنگا وہاں باہر بیٹھنا۔

ویسے تمہیں کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اکیلے باہر نہ نکلنا کیونکہ تم میں اتنی ہمت نہیں ہے۔

لیکن پھر بھی میں کہہ رہا ہوں کہ کہیں بھی منہ اٹھا کر مت نکل جانا میں تمہیں لینے کے لئے آؤنگا۔

اور اب آرام سے بیٹھ کر پڑھائی کرو کسی چیز کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی کو منہ لگانے کی ضرورت ہے۔

وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا تھا جبکہ اس کے جاتے ہی وہ ایک بار پھر سے پریشانی سے سب لوگوں کو دیکھنے لگی تھی۔

exponovels

وہ اتنے سارے گوروں میں خود کو بہت انکنفرٹیبل محسوس کر رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین آج آفس آیا تو کافی پر سکون تھا اسے اندر ہی اندر بہت خوشی ہو رہی تھی کہ آج سے وہ اپنی پڑھائی شروع کر چکی ہے۔

اس دن یہ جان کر تاشفین کو بہت افسوس ہوا تھا کہ اس کے باپ کی دوسری بیوی نے اس کی پڑھائی کو بے وجہ روک دیا ہے۔

پڑھائی میں وہ بہت اچھی تھی یہاں تک کہ بورڈ میں پوزیشن حاصل کر رہی تھی وہ اس کی ذہانت کو ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

یہ سوچ کر اس نے اسے کالج میں داخلہ دلوایا تھا اور دوسرا وہ اس کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا چاہتا تھا وہ بہت زیادہ نروس اور دبو سی طبیعت والی لڑکی تھی۔

بس وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کے قابل بن جائے اور اسے یقین تھا کہ ایسا ضرور ہو گا

○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح سے دوپہر تک وہ روز کا انتظار کرتا رہا لیکن آج کسی ضروری میٹنگ کی وجہ سے اسے دوسرے شہر جانا پڑ گیا تھا۔

ایسے میں سارا دن آفس میں بیٹھ کر اپنا دن برباد کرنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس نے اپنے لئے ایک بہترین کام ڈھونڈ لیا تھا۔

exponovels

وہ صبح سے اسی پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا جو دو مہینے کے بعد اس کا شروع ہونے والا تھا اس نے اس فلم میں کافی ساری باریکیوں پر نوٹس بنائے تھے۔

اور ساتھ ہی ساتھ اس آفس میں کام کرنے والے کئی ورکز کی مدد بھی کی تھی فارغ بیٹھنے سے بہتر تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی کام کر لیتا۔

ابھی وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب روز کی طرف سے اسے میسج آیا۔

اس نے اپنی نوٹس کی فائل روز کے مینیجر تک پہنچا کر خود آفس کی راہ لی تھی جہاں یقیناً روز اس کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ خود بھی صبح سے روز کا انتظار کر رہا تھا آج وہ اپنی فلم کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا تھا اس کے پاس کچھ اچھے آئیڈیاز تھے اسے یقین تھا روز اس کے آئیڈیاز کو ضرور سننا چاہے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○

امیزنگ تم نے کمال کر دیا تعیش تم نے کیسے کیا یہ سب کچھ یہ کام میرے ٹیم کا تھا جو وہ لوگ پچھلے 28 دن سے کر رہے تھے.

لیکن اب تک مجھے ان کا ایک بھی آئیڈیا پسند نہیں آیا اور تم نے ایک ہی دن میں میری ٹیم کے چالیس ورکرز کا کام اکیلے کر لیا۔

تم بہت ٹیلنٹڈ ہو میں تمہیں پا کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے لگی ہوں.

exponovels

مجھے یقین نہیں آرہا کہ تمہارے پاس اس پروجیکٹ کو لے کر اتنی بہترین آئیڈیاز تھے کمال ہو گیا ہم اس پر جلد سے جلد کام شروع کریں گے۔

تھینک یو سو مچ آپ کو میرے آئیڈیا پسند آئے اس سے بڑھ کر بھلا میرے لیے اور کیا اچھا ہو سکتا ہے۔

مجھے تو لگ رہا تھا کہ یہ سارے آپ کی نظر میں فضول کاغذات ہونگے لیکن مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ آپ کو میری محنت کی قدر ہے۔وہ سچ میں خوش ہو گیا تھا اس کے تعریف کرنے والے انداز پر۔

پسند آئیں گے میں تو اس پر کام شروع کرنے والی ہوں اور اپنے چالیس ورکرز کو میں نوکری سے نکالنے والی ہوں۔

فضول میں بس تنخواہ لے رہے ہیں پچھلے 28 دن سے میں ان سے اچھے آئیڈیاز مانگ رہی ہوں اور تمہارے پاس ایک ساتھ اتنے آئیڈیا تھے۔

تم کمال کے بندے ہو۔وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔

تو ٹھیک ہے میں آگے بھی ایسے ہی کچھ آئیڈیاز آپ کو دوں گا مجھے یقین ہے وہ بھی آپ کو بہت زیادہ پسند آئیں گے ہماری فلم کے لیے وہ کافی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

آپ کو اپنی ٹیم پر اس چیز کے لیے بوجھ ڈالیں کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے یہ سب کچھ میں سنبھال لوں گا یہ اتنا بھی زیادہ نہیں ہے کہ اس پر آپ چالیس لوگوں کو کام پر لگا دیں اور ویسے بھی آپ نے مجھے میری پیمنٹ کر دی ہے۔ اور پیسے لے کر بیکار بیٹھنے والوں میں سے میں ہرگز نہیں ہوں میں حق حلال کھانے کا عادی ہوں۔

exponovels

نہیں بالکل بھی نہیں تمہیں تمہارے کام کا معاوضہ ضرور ملے گا تم نے اس سب کے لئے جتنی محنت کی ہے اس کے لیے میں تمہیں پیمنٹ کروں گی یہ کام تمہارا نہیں تھا لیکن پھر بھی تم نے اتنے اچھے آئیڈیاز دیے اور جو پیسے میں نے تمہیں پہلے دیے ہیں وہ تمہارے اس کام کا حصہ ہیں جو تم میرے ساتھ کرنے والے ہو۔

میں نے تمہیں وہ نوکری چھوڑنے پر مجبور کیا ہے ایسے میں تم کسی طرح کے نقصان میں نہ رہو۔ میں نے اس لیے وہ پیسے تمہیں دیے تھے۔

اور یقین کرو تمہارے آئیڈیاز کی قیمت اس رقم سے کہیں گنا زیادہ ہے۔ وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بول رہی تھی جبکہ وہ نفی میں سر ہلا گیا

میں جب جو کام کروں گا تب پیمٹ لوں گا اور فی الحال آپ یہی سمجھیں کہ آپ نے جو پیسے مجھے دیے ہیں اس کے بدلے میں آپ کے لیے یہ کام کر رہا ہوں اور میرے پاس اس سے بھی بہترین آئیڈیاز ہیں جو میں آپ کو کل دوں گا

۔

مجھے پوری امید ہے کہ وہ آئیڈیاز آپ کو اس سے بھی زیادہ پسند آئیں گے میں آج سے ہی ان پر کام شروع کر دوں گا وہ سکون سے بول رہا تھا جبکہ روزا سے دیکھتے رہ گئی تھی شاید وہ اس کا کوئی احسان نہیں لینا چاہتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے ہینڈسم کافی مصروف لگ رہے ہو وہ میٹنگ اٹینڈ کر کے باہر نکلی تو اسے مصروف پایا۔

exponovels

نہیں بس میں ذرا کام کر رہا تھا بتائیں آپ کی میٹنگ کیسی رہی اس نے مسکرا کر پوچھا تھا وہ نوٹ کر رہی تھی کہ جتنی اہمیت وہ اسے دے رہی تھی اس اہمیت کو وہ سر پر سوار نہیں کر رہا تھا وہ اپنی حدود بھولا نہیں تھا۔

میں نے اپنے مینیجر کو تمہارا کیبن تیار کرنے کے لیے کہا تھا لیکن شاید ابھی تک کام مکمل نہیں ہوا۔ شام تک ہو جائے گا تو تم وہاں پر شفٹ ہو جانا۔

تمہیں یہاں باہر ان معمولی ورکرز کے ساتھ بیٹھ کر کام کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے اور میرا ارادہ تین بجے کے بعد شاپنگ پر چلنے کا ہے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔

ضرور کیوں نہیں۔۔اس نے مسکرا کر جواب دیا جب کہ اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں کو معمولی کہنا اسے پسند نہیں آیا تھا وہ بھی تو ایک معمولی انسان تھا۔

آؤ کافی پیتے ہیں وہ اسے اپنے ساتھ کافی پینے کی آفر کر رہی تھی۔

کافی میں واپس آ کر پیو نگا مجھے میری کزن کو گھر چھوڑنا ہے۔اصل میں آج اس کا کالج میں پہلا دن تھا وہ بیچاری بہت زیادہ نروس ہو رہی تھی میں تقریبا آدھے گھنٹے میں واپس آ جاؤں گا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

تمہاری کزن کالج میں پڑھتی ہے لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ وہ کافی چھوٹی ہے کارٹون دیکھتی ہے۔وہ کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی تو وہ مسکرا دیا۔

exponovels

وہ کالج اسٹوڈینٹ ہے۔آج کالج میں پہلا دن تھا اسے کسی چیز کی سمجھ نہیں ہے۔راستے تک نہیں پتا ہیں اسے کہیں کھو ہی نہ جائے وہ کافی پریشان لگ رہا تھا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو تم جاؤ اور اسے گھر چھوڑ کر آجاؤ۔تب تک میں بھی اپنے کچھ کام نمٹالوں گی پھر تمہیں میرے ساتھ شاپنگ پر چلنا ہو گا۔

جی ضرور میں بس ایک گھنٹے میں واپس آنے کی کوشش کرتا ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا جبکہ وہ بھی مسکرا کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے آئی ایم ڈینی۔۔۔۔۔ایک پیارا سا نیلی آنکھوں والا لڑکا اس کے سامنے اپنا ہاتھ کیے اس سے کہہ رہا تھا جب کہ وہ چہرہ دوسری طرف کر کے وہ راستہ گھور رہی تھی جہاں سے وہ آئی تھی۔

ارے تم اس طرح سے منہ پھیر کر کیوں کھڑی ہو گئی ہو۔۔۔۔؟کم از کم مجھ سے بات تو کرو وہ تقریبا اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا تھا۔

لیکن وہ مزید چہرہ پھیر گئی وہ گورا اردو میں بات کیسے کر رہا تھا۔یہ جاننے کا تجسس تو اسے ہوا تھا لیکن تاشفین نے اسے کسی سے بھی بات کرنے سے منع کیا تھا خاص کر لڑکوں سے سختی سے منع کیا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اگر اس لڑکے کا نام ڈینی تھا تو اتنی کلیئر اردو کیسے بول رہا تھا۔لیکن وہ اس سے کچھ بھی نہیں بول سکتی تھی۔

exponovels

عجیب لڑکی ہو تم میں تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم مجھے نخرے دکھا رہی ہو۔

اسی وجہ سے تم مسلم لڑکیوں کے دوست نہیں بن پاتے تم میں بہت ایٹیٹیوڈ ہے مجھے بھی تمہارے منہ لگنے کا شوق نہیں ہے وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا تھا۔

جب اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔اسے لگا تھا وہ چلا جائے گا لیکن وہ وہی اس کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔

کیا لگا تھا تمہیں میں یہاں سے چلا جاؤں گا ہر گز نہیں میں ایک بار سوچتا ہوں کہ مجھے کسی سے دوستی کرنی ہے تو پھر میں ایسے ہی نہیں جاتا۔

چلو اب ہاتھ ملاؤ میں ڈینی ہوں۔۔۔۔اچھا میں دانیال ہوں۔اب شاید ہاتھ ملانے میں آسانی رہے گی وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔

لڑکی کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔وہ کب سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ وہ کچھ بھی بولے بنا اپنی چیزیں سمیٹتی دروازے کے قریب آگئی تھی جبکہ ڈینی کو اسکا یہ ایٹیٹیوڈ ہر گز پسند نہ آیا تھا۔جب اچانک ایک لڑکا آکر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

یار تو کیوں اس مسلم لڑکی سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہے دیکھ نہیں رہا وہ کسی کو منہ نہیں لگا رہی۔

لڑکی نہیں وہ میری بھابھی ہے عزت سے بلا۔۔۔۔اوکے اور میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں اس سے دوستی کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ وہ یہاں پر کنفرٹیبل رہے۔لیکن وہ بیچاری تو کسی سے بات ہی نہیں کر رہی۔

تیرا کوئی بھائی بھی ہے تو نے تو کبھی ذکر نہیں کیا ڈینی اس کا دوست جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا تھا۔

exponovels

بکواس بند کر کیا میں نے تاشفین بھائی کے بارے میں تجھے کچھ نہیں بتایا وہ اسے گھور کر کہنے لگا۔

اوہ ہاں تمہارا اسسٹپ برادر جو تمہاری سیکنڈ مدد کا بیٹا ہے۔ وہ تو تمہیں منہ بھی نہیں لگاتا اور تم اس کی گرل فرینڈ سے بات کرنا چاہتے ہو۔

بکواس بند کرو وہ ان کی گرل فرینڈ نہیں بیوی ہے۔ اور ہاں میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے اپنے بھائی سے بہت محبت ہے۔

تمہیں پتا ہے اگر وہ چاہتے تو اپنی ماں کے ساتھ رہ سکتے تھے لیکن میری وجہ سے انہوں نے اپنی ماں کو خود سے دور کر دیا تاکہ۔ مجھے مام کا پیار مل سکے۔ وہ میرے بھائی ہیں۔ وہ مانے یا نا مانے۔ اس کے لہجے میں تاشفین کے لیے محبت تھی۔

ویسے تمہیں یقین کیسے ہے کہ یہی لڑکی تمہارے بھائی کی بیوی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ کوئی اور ہو۔ وہ لڑکا سوچتے ہوئے بولا۔

میں نے صبح اپنے بھائی کے ساتھ اسے بائیک پر آتے دیکھا تھا۔ اس وقت مجھے کلاس میں جانے کی جلدی تھی اس لئے میں اس سے بات نہیں کر سکا۔

اور اب وہ تم سے بات نہیں کر رہی اس کے دوست نے مزے لے لے کر کہا جب اچانک اس لڑکی کے سامنے بائیک آ کر رکی۔

ڈینی وہ دیکھو تمہارا بھائی اسے لینے کے لئے آیا ہے اس نے اس کا دیہان سامنے کی طرف دلایا۔

exponovels

جب اگلے ہی لمحے ڈینی اٹھ کر اندر کی طرف چلا گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کو دیکھ کے اس کے بھائی کا موڈ آف ہو جائے گا۔

اور یہاں تو وہ جانتا ہی نہیں تھا کہ اسی کالج میں اس کا سوتیلا بھائی بھی پڑھتا ہے اگر اسے پتہ چل جاتا تو شاید وہ اپنی بیوی کو یہاں پڑھنے بھی نہ دیتا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیسا گزرا تمہارا پہلا دن وہ اس کے ہاتھ سے ساری چیزیں تھامتے ہوئے چیک کرنے لگا تھا۔

کتابوں کے ساتھ لیپ ٹاپ اور تمام ضروری چیزیں موجود تھی اس نے ایک نظر ساری چیزیں چیک کی تھی۔

جب کہ وہ اس کے ساتھ اس کے بائیک پر بیٹھنے میں کامیاب ہو چکی تھی اور اس نے اس کے بیٹھنے پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

کچھ دن پہلے وہ جب اسے شاپنگ پر لے کر گیا تھا تب سے ہی وہ ایک سائیڈ ہو کر بیٹھ رہی تھی۔اور اس نے یہ سوچ کر اسے منع نہیں کیا تھا کہ وہ جس طرح پر سکون رہتی ہے اسی طرح بیٹھے۔

آج صبح سے وہ اس سے کافی جھجک رہی تھی۔وجہ وہ جانتا تھا۔لیکن اس وجہ کو وہ اہمیت نہیں دے رہا تھا

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔دن کیسا گزرا وہ پھر بولا۔

بہت برا گزرا دن میرا۔کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا پتہ نہیں وہ ٹیچرز کیا پڑھا رہے تھے۔

exponovels

بس ایک ٹیچر اچھی تھیں۔انہوں نے مجھ سے میری زبان میں بات کی۔اور مجھے کہا کہ کوئی بھی مسئلہ ہو تو میں ان سے شیئر کر سکتی ہوں باقی سب تو عجیب ہی تھا۔

وہ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے واپس اپنی ساری چیزیں اس سے تھام رہی تھی۔

اچھی بات ہے اگر کوئی مسئلہ ہو جائے تو ان سے پوچھ لینا اور میں ہوں نہ جو سمجھ میں نہ آئے مجھ سے مدد لے لینا اور ویسے بھی یہ سب کچھ بہت آسان ہے۔تم سمجھ جاو گی

وہ بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔جب اسے اس کی آواز سنائی دی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اس کے سوال پر۔

آپ کا دن کیسا گزرا۔۔۔؟۔شاید وہ سارا دن چپ رہ کر تھک چکی تھی تبھی ہی آج پہلی بار اسے اس کے دن کا بھی خیال آگیا۔

میرا دن بہت بورنگ جیسے روز گزرتا ہے کچھ بھی نیو نہیں تھا۔

وہ بائیک ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ کے سامنے کھڑی کرتے ہوئے بولا۔

آپ نے یہاں کیوں بائیک روک دی ہم گھر چلتے ہیں نا۔

کیوں تمہیں بھوک نہیں لگی وہ اس سے سوال کرنے لگا۔

وہ تو لگی ہے لیکن یہاں کیوں پیسہ برباد کرنا میں گھر جا کر کچھ بنالوں گی۔وہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

exponovels

بے فصول پیسے خرچ کرنے کے میں۔ بھی حق میں نہیں ہوں لیکن آج روٹین سیٹ نہیں ہے کل سے ہم اپنی روٹین سیٹ کرلیں۔گے اس کے بعد ٹائم مینیج کر لینا۔ لیکن آج تمہیں بھی بھوک لگی ہے اور مجھے بھی بھوک لگی ہے اسی لئے پہلے ہم کچھ کھا لیتے ہیں۔

وہ بائیک سے اترتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جب نظر ایک بار پھر سے اس کے تل پر اٹک گئی اس کا چھوٹا سا نازک ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اپنے ساتھ اندر لے آیا تھا۔

اس کا معصوم سا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں چھپ سا گیا تھا۔

روز نے دو تین دفعہ سے آج دوپہر کا لنچ کرنے کی آفر کی تھی لیکن اس نے نہیں کیا تھا کیونکہ اس کا ارادہ اس کے ساتھ کچھ کھانے کا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○

میری شکل کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔؟

جلدی شروع کرو یہ میں نے تمہارے لئے ہی منگوایا ہے۔

میں یہ نہیں کھا سکتی یہ تو بہت زیادہ ہے۔اس نے پریشانی سے اپنی پلیٹ دیکھی تھی۔

ہاں تمہاری چڑیا جیسی خوراک سے زیادہ ہی ہے اور آج سے تم زیادہ ہی کھاؤ گی۔

exponovels

کل تمھارے تایا صاحب یہاں تم سے ملنے آجائیں اور تمہاری حالت دیکھیں تو وہ یہ نہیں کہیں گے کہ انہوں نے تمہیں یہاں بھیجا ہی چونٹی جتنا تھا بلکہ کہیں گے کہ میں نے تمہیں کھانے کے لیے کچھ نہیں دیا۔

قسم سے میں اپنی ذات پر اتنا بڑا الزام کبھی برداشت نہیں کروں گا تو جلدی سے کھانا شروع کرو۔

وہ حکم دیتے ہوئے بولا جب کہ اس نے بھی چمچ اٹھا کر کھانا شروع کر دیا تھا اب اس سے جتنا بھی کھایا جائے لیکن وہ اس سے بحث نہیں کر سکتی تھی۔

گڈ گرل وہ اپنی پلیٹ اپنے سامنے کرتے ہوئے کھانے لگا۔

جب اچانک اس کا فون بجا اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اپنی سکرین پر مائرہ کا نمبر جگمگاتے دیکھ۔

ہیلو یار کہاں ہو تم میں چار دن سے مسلسل تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں نہ فون اٹھا رہی ہو نہ مجھ سے بات کر رہی ہوں تمہارا واٹس ایپ بھی بند جا رہا ہے۔

وہ فون اٹھاتے ہی شروع ہو گیا تھا جبکہ ایک لمحے کیلئے تناوش کے ہاتھ رکھے تھے۔

کچھ مت پوچھو مجھ سے چار دن پہلے یہاں آتے ہوئے اپنے موبائل کا چارجر بھول آئی ہوں۔

اور یہاں پر آڈیشن کی ٹائمنگ بہت خراب ہے صبح آٹھ بجے سے آڈیشن شروع ہوتے ہیں رات دس بجے تک۔

اور اس ٹائم میں کبھی بھی میرا نمبر آسکتا ہے میں رسک نہیں لے سکتی تھی اسی لیے اتنے دن سے تم سے رابطہ نہیں کر سکی آج بڑی مشکل سے انتظام کیا ہے چارجر کا۔

فون آن کیا تو تمہارے خوشخبری والے میسج آئے تھے جلدی سے بتاؤ مجھے کون سی خوشخبری ہے۔

exponovels

وہ بہت زیادہ ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے لگی۔

جب کہ وہ بات بے شک ماہرہ سے کر رہا تھا لیکن اس کی نظر سامنے بیٹھی تناوش پر تھی۔وہ خاموشی سے ہاتھ روکے پلیٹ کو گھور رہی تھی۔

جب اس نے پلیٹ اپنے قریب کرتے ہوئے چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔

ایسے نہیں بتاؤں گا کچھ بھی جاننے کے لئے تمہیں واپس آنا ہو گا کتنے دن رہ گئے ہیں۔اور کیا لگتا ہے کوئی چانس ہیں تمہارے۔۔۔۔؟

وہ باتوں میں مصروف اسے کھانا کھلانے لگا جبکہ وہ پہلے حیرانگی سے دیکھنے لگی لیکن اس کے گھورنے پر اس نے اپنا منہ کھول دیا۔

شہنشاہِ کھڑوسیت۔سوائے آنکھیں دکھانے کے اور آتا کیا ہے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی کھانا کھا رہی تھی۔

یار مجھے تو نہیں لگتا میرا کوئی چانس ہے جو آوڈیشن دے کر باہر نکلتی ہے وہ اتنی خوش ہوتی ہے اور تمہیں پتا ہے یہاں سے 200 لڑکیاں سلیکٹ ہوں گی۔

اور بعد میں ہمیں دوسرے شہر جانا ہو گا اور ان دو سو میں سے پچاس اور پچاس میں سے 10 لڑکیاں

اور پھر ان دس میں سے کوئی ایک لڑکی سلیکٹ ہو گی جسے وہ رول ملے گا۔

وہ بہت مایوسی سے بتا رہی تھی جیسے اسے یقین ہو کہ وہ یہاں پر کامیاب نہیں ہو سکتی ویسے بھی اس آوڈیشن میں 7 لاکھ سے زائد لڑکیاں شامل تھیں۔

exponovels

مائرا میری جان واپس آجاؤ تم صرف اور صرف اپنی ویلیو کم کر رہی ہو وہاں پر۔

اگر تمہاری قسمت میں کچھ بننا لکھا ہوا نہ تو تم ایسے ہی بن جاؤ گی مجھے ہی دیکھ لو کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں جگہ جگہ جا کر ایڈیشن نہیں دے سکتا تھا۔

واپس آجاؤ خود کو بے مول مت کرو وہ سمجھا رہا تھا جبکہ اس کے 'میری جان' کہنے پر وہ کن نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

بس میرا ہو گیا مجھے اور نہیں کھانا۔اس نے اس کا ہاتھ روکتے ہوئے کہا جبکہ اس نے پلیٹ کی طرف دیکھا۔

جہاں آدھے سے تھوڑا کم لیکن وہ اپنی صحت سے کافی زیادہ کھا چکی تھی۔

یہ کس کی آواز ہے وہ تمہاری کیوٹ سی کزن تمہارے ساتھ ہے۔

ہاں میں اسے ڈیٹ پر لے کر آیا ہوں اپنے ساتھ اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

جب کہ وہ اپنے جلے دل کے ساتھ اب آگے پیچھے دیکھنے لگی تھی وہ اس کی باتوں کو اگنور کرنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

نائس چوز لیکن وہ بچی ہے بخش دو اسے تمہارے ساتھ صرف میں ہی جچتی ہوں۔

خوش فہمیوں سے باہر نکلو۔یہ نہ ہو کہ میں تمہیں اپنے ولیمے پر انوائٹ کر لوں۔

ہاہاہا تمہارا ولیمہ وہ بھی تمہاری اش چھوتی شی کزن کے ساتھ کیا نام تھا اس کا۔۔۔؟

ہائے تاشفین تم نے اب تک مجھے اس کا نام نہیں بتایا۔

exponovels

نام کے پیچھے کیوں لگی ہو کیا ولیمے کے کارڈ پر لکھوانے ہیں۔۔وہ شرارت سے بولا۔

کہا لکھوانا ہے نام بتاو اس کا وہ چڑ کر بولی۔

نام کیا ہے تمہارا مائرا مری جا رہی ہے تمہارا نام جاننے کے لیے ہمارے ولیمہ کے کارڈ پر ہم دونوں کا نام لکھانا چاہتی ہے۔

وہ یقیناً مذاق کے موڈ میں تھا تناوش نے اسے گھور کر دیکھا پھر سر جھکا کر آہستہ سے اپنا نام دھرایا۔

تناوش تاشفین ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔وہ معصومیت سے بولی۔ جبکہ اس کے عنابی لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔

ہاں بھئی نام لکھو۔۔۔۔تناوش تاشفین ابراھیم ولیمہ کے کارڈ پر رائٹنگ کا ڈیزائن خوبصورت رکھنا۔

وہ مزے لیتے ہوئے بولا تھا۔

مر جاؤ کمینے انسان شرم نہیں آ رہی تمہارے سامنے ایک بچی بیٹھی ہے۔اور تم اس کے بارے میں ایسی بکواس کر رہے ہو۔مائرا کو برا لگا تھا۔

بس اپنی جیب سے خرچہ کیا ہو رہا ہے تم تو مجھے ہی شرم دلانے لگ گئی۔

خیر جلدی واپس آؤ یار بہت مس کر رہا ہوں تمہیں تمہاری بک بک سنے بنا مجھے نیند نہیں آتی۔

اس دفعہ وہ بالکل سنجیدگی سے بولا تھا یقیناً وہ دل سے بول رہا تھا اس کے چہرے پر سچائی صاف جھلک رہی تھی۔

آ جاؤنگی یار تھوڑا سا صبر کرو سات دن میں اگر میرا نمبر نہیں آیا نا تو میں واپس آ جاؤں گی۔

وہ اس دفعہ کافی بددل ہو کر بولی تھی۔

exponovels

ٹھیک ہے کر لو برباد اپنی زندگی کے سات دن اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو لعنت بھیج کر واپس آتا اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

آئسکریم بہت اچھی ملتی ہیں یہاں وہ ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

جب کہ اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

اور پھر ویٹر کے آتے ہی ایک آئس کریم اور ایک چائے کا آرڈر دے دیا۔

مجھے آئس کریم نہیں کھانی چائے پینی ہے۔اور کچھ سمجھے یا نہ سمجھے لیکن وہ ہلکی ہلکی انگریزی کو سمجھ سکتی تھی۔

بچے چائے نہیں پیتے وہ گھور کر بولا۔

میں آپ کو بچی لگتی ہوں انیس سال کی لڑکی آپ کو بچی نظر آ رہی ہے۔اس دفعہ وہ تپ کر بولی تھی۔

جبکہ انیس سال سن کر اس کا پانی گلے سے اترنے سے انکار کر گیا بلکہ فوارے کی صورت میں باہر آیا۔

انیس سال۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سچ مچ میں حیران ہو گیا تھا وہ 13 سال کے دیکھنے والی لڑکی 19 سال کی تھی۔

ہاں 19 سال صرف 17 دن کم اس نے کچھ گھبراتے ہوئے کہا۔

اومائی گاڈ اور میں سمجھ رہا تھا کہ تم اگر زیادہ سے زیادہ بھی ہوئی تو پندرہ سے سولہ سال کی ہو گی۔یار یہ لڑکیاں کتنی بے ایمانیاں کرتی ہیں ہم لڑکوں کے ساتھ وہ تو یقین ہی نہیں کر پا رہا تھا۔

میں بے ایمان نہیں ہوں آپ نے پوچھا نہیں میں نے بتایا نہیں۔

اس نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔

exponovels

کیا پوچھا نہیں سب کے سامنے بیٹھی بچی بچی کہہ رہا ہوں بول نہیں سکتی کہ بچی نہیں ہو بڑی ہوں۔ حد ہو گئی فراڈن۔

وہ غصے سے بولا۔

یہ آئس کریم واپس لے کر جاؤ اور چائے لے کر آؤ بچی نہیں ہے۔ اس نے اردو میں کہا تو ویٹر ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔

کچھ نہیں یہ آئس کریم رکھو یہاں پر۔ وہ اس کے ہاتھ سے آئسکریم لے کر کے تناوش کے سامنے رکھتا ہوا خود چائے کے سیپ لینے لگا تھا۔

جب کہ اسے غصے میں دیکھ کر اس نے بھی خاموشی سے آئس کریم کھانا شروع کر دی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ویسے کتنے افسوس کی بات ہے تم انیس سال کی ہو اور فرسٹ ائیر میں پڑھتی ہو وہ بائیک سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تو اس دفعہ تناوش کو غصہ آنے لگا۔

کیوں کہ میری پڑھائی روک دی گئی تھی اس نے غصہ دبا کر کہا۔

بڑے افسوس کی بات ہے تم نے اپنے لئے کوئی ایکشن نہیں لیا میں تو تمہیں معصوم بچی سمجھ رہا تھا چلو چھوٹی بچی ہے ۔اپنے حق میں آواز نہیں اٹھا سکتی لیکن تم تو انیس سال کی ہو۔

منہ میں زبان نہیں ہے کیا وہ باقاعدہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اس کے منہ کے اندر جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا

۔

exponovels

بہت افسوس ہوا بہت لو کانفرنسڈ ہو تم مجھے نہیں لگا تھا۔ کہ اتنی گئی گزری ہو تم۔اور اب میرے سر پہ مسلط کر دی گئی ہو۔

چلو تمہاری عمر کا سن کر اپنے فیوچر کے بارے میں کچھ سوچ سکتا تھا لیکن۔۔۔۔۔۔

جی میں کسی کے سامنے کچھ نہیں بول سکتی میں انتہائی لو کانفیڈنس ہوں۔مجھے بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے حق میں بول سکتی ہوں۔

اور نہ ہی میں آپ کے قابل ہوں۔اس لیے آپ پر مسلط کر دی گئی ہوں تو آپ خدا کے لیے مجھے اس بات کے تانے نا دیں بولنے پر آئی تو ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی جب کہ وہ فل آنکھیں حیرت سے کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں تو ڈر گیا۔۔۔بے بی گرل تو بڑی بڑی آنکھوں سے ڈراتی ہے۔اور اس کے منہ میں زبان بھی ہے یہ بولتی بھی ہے لیکن افسوس کے اپنے حق کے لیے نہیں بولتی۔

اور یہ تم اتنی اونچی آواز میں بات کیوں کر رہی ہو بہرہ نہیں ہوں میں اور اگر آواز اٹھانی ہی تھی تو میرے باپ کی دوسری بیوی کے سامنے اٹھانی تھی۔جب وہ تمہاری پڑھائی بند کر رہی تھی مجھ پر نہیں اور خبر دار جو مجھ سے آئندہ یوں بد تمیزی سے بات کی۔منہ توڑ کے رکھ دوں گا۔بیٹھو وہ بائیک پر اشارہ کرتے ہوئے بولا

خیر انگلش تو سیکھ لی ہو گی تم نے کالج میں سے فلموں ڈراموں میں تو لڑکی ایک ہی دن میں کمال کی انگریزی بولنے لگتی ہیں۔

تمہیں تو مست انگلش آگئی ہو گی ناوہ اس دفعہ اس کے ہاتھ سے ساری چیزیں تھام کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کر چکا تھا۔

exponovels

یہ فلم چل رہی ہے یا کوئی ڈرامہ چل رہا ہے۔اگر ایک ہی دن میں انگلش بولنا آجاتی نہ تو وہاں لڑکیاں لاکھوں کے کورس کر کے یہاں نہیں آتی۔

نہیں آتا مجھے کچھ بھی بولنا اور نہ ہی میں انگریزوں کی انگلش کو سمجھ پائی ہوں مجھے بہت وقت لگے گا۔

وہ سکون سے بول رہی تھی کوئی ڈر یا خوف نہیں تھا اس کے لہجے میں کہیں کہیں کونفیڈنس بھی تھا۔اور اس سے کہیں زیادہ غصہ بھی تھا۔یقیناً اس کی باتیں اسے بری لگی تھیں

جب کہ وہ اس کی بات سمجھ کر ہاں میں سر ہلاتا بائیک اسٹارٹ کر چکا تھا جب ایک بار پھر سے اپنے فون کی وائبریشن کو محسوس کیا اس نے روز سے ایک گھنٹے کا وقت مانگا تھا لیکن اب ڈیڑھ گھنٹے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا یقیناً وہ اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔

اس کا ارادہ تناوش کو گھر چھوڑنے کے بعد واپس جانے کا ہی تھا اس نے کہا تھا کہ تین بجے اس کے ساتھ شاپنگ پر جائے گا۔

وہ اس طرح کے چونچلے اٹھانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن فی الحال یہ اس کی مجبوری تھی۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ روز کے ساتھ وقت گزارنے میں زیادہ فائدہ اس کا اپنا ہی تھا۔اور اس وقت وہ مطلبی بنا ہوا تھا وہ صرف اپنے فائدے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بہت دیر لگادی تم نے آتے آتے۔میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی اسے اپنے آفس میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ جلدی سے بولی۔

مجھے بھوک لگی ہوئی ہے میں نے لنچ بھی نہیں کیا تمہاری وجہ سے۔اور مجھے یقین ہے تم نے بھی نہیں کیا ہو گا وہ کافی لاڈ سے بولی

جی میں بہت معذرت خواہ ہوں وہ کھانا نہیں کھا رہی تھی۔بلکہ اگر نہیں تو کچھ نہیں کھاتی اور اگر کھاتی بھی ہے تو بس ایک دو نوالے اس کی صحت نادن بدن گرتی چلی جا رہی ہے اس لیے میں تو اس کے ساتھ ہی کھانا کھاتا ہوں۔

پہلے تو صرف اس کے ساتھ ناشتہ کرتا تھا اور رات کا کھانا کھاتا تھا لیکن اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں دن میں بھی اس کے ساتھ ہی کھانا کھایا کروں گا وہ دوپہر میں بھوکی ہی جائے گی۔

اور مجھے یقین ہے آپ اعتراض نہیں کریں گی ویسے بھی تو آپ کہہ رہی تھی کہ بارہ بجے سے تین بجے کے دوران میرے ریسٹ کا ٹائم ہو گا۔

وہ اس کے ساتھ باہر آتے ہوئے بولا۔

تمہاری یہ کزن تمہارے لئے بہت اہم ہے نا۔۔۔؟ وہ اس سے پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

وہ میری ذمہ داری ہے۔اور ذمہ داریاں بہت اہم ہوتی ہیں۔اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

ذمہ داری مطلب کے اس کے پیرنٹس نے اس کا خیال رکھنے کے لیے تمہیں چنا ہے۔۔۔۔؟

ہاں ایسا ہی ہے۔لیکن اس کے پیرنٹس نے نہیں بلکہ میرے فادر نے مجھے یہ ذمہ داری دی ہے۔

exponovels

مجھے یقین ہے کہ تم ایک بہت اچھے بیٹے ہو۔اور تمہاری کزن بھی تمہارے ساتھ بہت خوش ہو گی تم اس کا خیال رکھو

۔

اسے یہاں ایڈجیسٹ ہونے میں وقت لگے گا۔لیکن آہستہ آہستہ یہاں کے رنگ میں رنگ ہی جائے گی۔

نہیں مجھے اسے اس ماحول میں رنگنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔وہ بہت معصوم ہے اور یہ دنیا بہت خراب ہے وہ جیسی ہے بہت اچھی ہے۔میں بس یہ چاہتا ہوں کہ وہ خود میں ہمت پیدا کرے میں چاہتا ہوں کہ وہ ہر سچویشن کو فیس کر سکے۔

گاڑی میں چلاؤں۔آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا۔وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف جانے لگی تو اس نے پوچھا جب کہ اس نے مسکراتے ہوئے چابی اس کے حوالے کر دی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

واؤ سو بیوٹی فل تمہیں کیسا لگ رہا ہے یہ پینڈیٹ۔۔۔۔؟ وہ ایک بیش قیمتی نیکلس اسے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

اچھا ہے آپ کو یہ لینا چاہیے آپ پر سوٹ کرے گا اس نے بنا دیکھے سرسری انداز میں جواب دیا تھا۔

ہاں مجھے بھی لگتا ہے اس نے پیک کرنے کے لئے آرڈر دے دیا جبکہ تاشفین کی نظر سامنے نظر آتے بہت خوبصورت لیکن نازک سے پینڈیٹ پر تھی۔

وہ والا مجھے دکھانا اس نے سامنے کھڑے آدمی سے کہا وہ فوراً اس کی نگاہوں کے مرکز میں موجود وہ نازک سا پینڈیٹ اسے دکھانے لگا۔

exponovels

جس پر ڈبل "ٹی" کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔

خوبصورت تو بہت ہے لیکن اس میں دو "ٹی" ہیں اور یہ لیڈیز ہے۔روز نے تبصرہ کیا تھا۔

یہ پیک کر دیجئے اس نے روز کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔

پلیز تعیش یہ نیکلیس تم اسے دینا جس کا نام ٹی سے اسٹارٹ ہوتا ہو ورنہ وہ تھوڑا مان جائے گی۔روز نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جب اچانک اس کے فون پر بل ہونے لگی۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ فون اٹھا کر کال اٹینڈ کرتا روز نے اس کے ہاتھوں سے فون نکالتے ہوئے کال چیک کی سامنے سکرین پر تہمینہ لکھا ہوا تھا اور اس ساتھ پروفائل پر ایک عورت کی تصویر لگی تھی۔

یہ۔۔۔۔"وہ کال کٹ کرنے والی تھی کہ اس سے پوچھنے لگی

میری مدد ہیں۔اس نے جواب دیا تو اس نے مسکراتے ہوئے فون اسے واپس کر دیا تھا۔

تم اپنی مدر سے سے بات کر لو تب تک میں کچھ اور پسند کرتی ہوں۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس نے یہ ڈبل "ٹی" والا یقین اپنی ماں کے لیے خریدا ہو گا کیونکہ ان کا نام ٹی سے شروع ہوتا ہے۔

ہاؤ سویٹ یہ اپنی مام سے کتنا پیار کرتا ہے۔سنو مجھے بھی ٹی والا خوبصورت لاکٹ دکھاؤ۔

اس نے سامنے کھڑے شاپ کیپر سے کہا تھا جو اس کے لیے مختلف ڈیزائن میں ٹی نکال کر اسے دکھانے لگا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

کیامسئلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں فون کر رہی ہیں مجھے بار بار کتنی دفعہ منع کیا ہے یہ وقت میرے کام کا ہوتا ہے۔ فارغ نہیں بیٹھا ہوتا میں کہ آپ کے فون اٹینڈ کرتا رہوں گا وہ غصے سے بولا تھا۔تو دوسری طرف سے اسے ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

تاشفین بیٹا تمہاری ماں کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے پرسوں سے بخار اتر ہی نہیں رہا کیا تم تھوڑا سا وقت نکال کر اس سے ملنے آ سکتے ہو۔۔۔؟

یہ بخار میں مسلسل تمہارا نام لے رہی ہے اس شخص نے بہت عاجزی سے کہا۔

ایم سوری انکل عرفان میں نہیں آسکوں گا۔میں یہاں بہت زیادہ مصروف ہوں۔میرے پاس بالکل ٹائم نہیں ہے اگر ہوتا تو میں ضرور آتا۔

اور پلیز آئیندہ فون کرنے سے پہلے ذرا احتیاط کیجئے گا میں جہاں کام کرتا ہوں وہاں مجھے فون یوز کرنا الاؤ نہیں ہے اللہ حافظ اس نے بس اتنا کہہ کر فون کاٹ دیا تھا۔

جب کہ وہ اب اندر جانے کا ارادہ رکھتا تھا اس نے دیکھ لیا تھا روز اس کے فون پر کال آنے کی وجہ سے اچھی خاصی ناراض ہوئی تھی لیکن اس نے کچھ کہا نہیں تھا۔

وہ جہاں پہلے کام کرتا تھا وہاں اسے کام کے دوران فون یوز کرنے کی اجازت نہیں تھی اور یہی رول اس نے یہاں بھی اپنایا ہوا تھا۔

exponovels

اور روز اس کی باس تھی وہ بے شک اس کا وقت اپنے لئے لے رہی تھی لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ اس وقت اپنی ڈیوٹی ہاؤرز میں تھا۔اور وہ اپنے رول توڑنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

تناوش دروازہ کھولتے ہی وہ واپس کچن میں بھاگ گئی تھی۔

وہ گھر داخل ہوا تو اسے کچن میں مصروف پایا وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے لئے کھانا بنانے میں مصروف ہے۔

وہ بھی جلدی سے اپنا سامان وہی رکھتے ہوئے شرٹ کی آستین فولڈ کرتا اس کے پاس کچن میں آ گیا تھا ارادہ اس کی مدد کرنے کا تھا۔

جاؤ یہ میں کر دیتا ہوں تم آٹا گوندھ لو۔وہ ہنڈی میں چمچ چلا رہی تھی جب اس نے آ کر چمچ تھام لیا۔

ارے نہیں نہیں آپ ابھی تھکے ہوئے آئے ہیں آپ آرام کریں میں بنا لوں گی ویسے بھی سب کچھ ہو چکا ہے صرف دس پندرہ منٹ کا کام ہے۔میں ابھی کر لوں گی۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ بے چارہ تھکا ہوا آیا تھا یقیناً گھر آتے ہی اسے بھوک لگ رہی ہو گی۔اور وہ اسے یوں بھوکے پیٹ کاموں میں تو نہیں لگا سکتی تھی۔

وہ واپس آئی تو نماز پڑھتے ہی اس پر تھکن سوار ہو گئی۔

اور وہ ذرا سی کمر سیدھی کرنے کے لیے بیڈ پر لیٹی کہ وہی سو گئی

اس کی آنکھ تھوڑی دیر پہلے ہی کھلی تھی اس نے جلدی میں جو کچھ بن پایا بنانے کی کوشش کی تھی۔

exponovels

واہ تھکا آیا ہوں۔ کیوں کیا میں ہل چلا کر آرہا ہوں بے وقوف لڑکی پیچھے ہٹو۔ یہ میں کرتا ہوں تم باقی کام کر لو اس نے زرا سا ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ بھی چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔

میں کر لیتی سارا کام پر کالج سے واپس آتے ہی مجھے نیند آگئی اور پتا نہیں کیسے میں سو بھی گئی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی میری آنکھ کھلی ہے آج تو عصر کی نماز بھی قضا ہو گئی۔

وہ کچھ شرمندگی سے کام کرتی سر جھکائے اسے بتا رہی تھی۔

ہو جاتا ہے کبھی کبھار اس میں اس طرح منمنانے کی کیا ضرورت ہے اونچی آواز میں بات کیا کرو خاص کر میرے سامنے یہ بچوں والا انداز مت اپنایا کرو چھوٹی بچی نہیں ہو تم اس نے جتایا تھا۔

میں نے کب بچوں والا انداز اپنایا۔ وہ آٹے میں ہاتھ دیئے بے حد معصومیت سے بولی تھی۔

دیکھو لڑکی میرے سامنے یوں معصومیت سے مت بات کیا کرو ورنہ آگے مشکل ہو جائے گی تمہارے لیے پچھتاو گی تم وہ اس کا چہرا دیکھتا ہوا نظر چرا کر بولو۔

میرا نام تناوش ہے اس نے اسے گھور کر جواب دیا تھا جبکہ اس کی گھوری بھی معصومیت سے بھرپور تھی۔

تاشفین کے دل نے اعتراف کیا تھا۔

ہاں تو کیا تناوش لڑکی نہیں ہے وہ کندھے اچکا کر بولا۔

لڑکی تو ہے لیکن اس لڑکی کا نام ہے۔ اس بار وہ معصومیت کی حد کر گئی بے حد کم لیکن مٹھی سی آواز میں وہ لڑاکا موڈ میں اسے اپنا نام یاد کروانا چاہتی تھی۔

exponovels

مجھے تمہارے نام سے کوئی مطلب نہیں ہے جو میرا دل چاہے گا وہ کہہ کر پکار لوں گا وہ بات ختم کر گیا۔

جبکہ اس دفعہ اس نے آگے سے کوئی جواب نہ دیا تو کچھ بدمزا ہو گیا۔

یہ گرمی میں دس گز کی چادر کر کے مت پھرا کرو۔ تمہارا مولانی والا انداز پسند ہے مجھے لیکن صرف گھر کے باہر۔ گھر کے اندر یہ سب مت کیا کرو۔

وہ حکم دے رہا تھا جبکہ کھانا بنتے ہی وہ چولہا بند کرتا کچن سے باہر نکل گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تقریباً دس منٹ میں واپس آیا تو وہ روٹیاں بنا رہی تھی وہ فریش ہو چکا تھا کپڑے بدل چکے تھے جبکہ بکھرے بال بھیگے ہوئے تھے۔

میں تمہیں جانے سے پہلے کہہ کر گیا تھا کہ یہ اتنی بڑی چادر اتار دو لیکن لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی وہ اسے ابھی تک وہ چادر لپیٹے دیکھ کر کہنے لگا

میں اس میں اچھا محسوس کرتی ہوں اس نے اس کی طرف دیکھے بنا جواب دیا تھا ابھی تک وہ آج صبح والی حرکت بھولی نہیں تھی۔

اور نہ ہی وہ چار دن پہلے والے واقعے کو بھول پائی تھی۔ اس دن وہ نشے میں تھا اور اس نے کافی گری ہوئی حرکت کی تھی لیکن نہ تو اس حرکت کی وجہ سے وہ اس سے شرمندہ ہوا تھا اور نہ ہی اس نے معذرت کی تھی۔

exponovels

بلکہ وہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ اس طرح کے سارے حق محفوظ رکھتا ہے مانا اس کی بات سہی تھی لیکن پھر بھی وہ یہ سب کچھ اس طرح نہیں چاہتی تھی۔

لیکن میں اچھا محسوس نہیں کرتا تمہیں اس تمبو میں لپٹے دیکھ کر گھر کے اندر کم از کم نورمل انسانوں کی طرح رہا کرو۔

اتنی گرمی میں چولہے کے سامنے کھڑے ہو کر کام کر رہی ہو اور اوپر سے یہ اتنی بڑی چادر لپیٹی ہوئی ہے۔

جاؤ اسے بدل کر آؤ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کے گرمی کا احساس یہاں آنے کے بعد اسے تو ہوا ہی نہیں تھا وہ کیسے کہہ رہا تھا کہ یہاں گرمی ہے۔

مجھے تو گرمی نہیں لگ رہی یہاں کا موسم تو کافی خوشگوار ہے۔اس نے اسے اس ٹاپک سے ہٹانا چاہتا تھا۔

لڑکی جتنا کہا ہے اتنا کرو فضول میں دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ وہ اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے وہاں سے جانا پڑا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا دوپٹا نہ تو چھوٹا تھا اور نہ ہی بہت بڑا تھا لیکن پھر بھی اسے کچن میں آتے ہوئے اچھی خاصی شرمندگی ہوئی تھی وہ اتنے چھوٹے سے دوپٹے میں اس کے سامنے کبھی نہیں آنا چاہتی تھی۔

ہاں یہ کچھ بہتر ہے وہ اسے کچن کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر پرسکون سا بولا تھا۔

جبکہ وہ اسے دوسری طرف ہی منہ پھیرے اپنے کام میں مصروف دیکھ کر آگے بڑھی اور جلدی جلدی باقی روٹیاں بنانے لگی جب کہ وہ پلیٹ میں سالن نکالنے لگا تھا۔

exponovels

وہ آج اس کو ضرورت سے زیادہ مدد کر رہا تھا وہ بھی ہر کام میں

○ ○ ○ ○ ○ ○

کھانا کھانے کے بعد وہ چائے بنا کر باہر لے آئی جہاں وہ صوفے پر بیٹھا ٹی وی پر خبریں دیکھ رہا تھا۔

بیٹھ جاؤ یہیں پر اپنا شو دیکھ لینا بس یہی تھوڑی سی خبریں رہتی ہیں اس نے نظر ٹی وی پر جمائے ہوئے اس سے کہا تھا جب کہ وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پر تھوڑی سی جگہ بنا کر بیٹھ گئی۔

وہ اپنا شو مس نہیں کرنا چاہتی تھی اور آج تو سارا دن بالکل بھی ٹی وی نہیں دیکھ پائی تھی اسی لیے اس نے انکار کیے بنا بیٹھنا ہی بہتر سمجھا۔

جب کہ اس کے بیٹھتے ہی اس کی خبریں ختم ہو چکی تھی وہ رموٹ اس کی طرف کرتے ہوئے خود چائے کا کپ اٹھانے لگا اس نے ذرا سا ہچکچاتے ہوئے ریموٹ تھام کر چینل بدل دیا۔

کون سے کارٹون دیکھتی ہو تم۔۔۔۔؟ اس کے پیچھے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے وہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا جہاں اس نے اپنا شو لگایا تھا۔

یہ بہت مزے کے کارٹون ہیں آپ بھی دیکھا کریں بہت اچھا لگے گا آپ کو اس نے مسکراتے ہوئے اسے آفر کی جبکہ اس نے ہاں میں سر ہلاتے جیسے افر کو ایکسپٹ کیا اور مزید پھیل کر صوفے پر بیٹھا۔

سٹوری کیا ہے اس نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا اس کے سوال پر وہ مزید آکسائیٹیڈ ہوئی تھی۔

exponovels

سٹوری بہت اچھی ہے۔پرنس اپنی پرنسز سے بہت محبت کرتا ہے لیکن وہ غلط فہمی کا شکار ہے۔اب وہ پرنس اسے یقین دلانے کے لیے وہ پہاڑی کا اکلوتا پھول لے کر آئے گا پھر پرنس پر یقین آجائے گا۔

وہ بہت جوش سے اسے بتا رہی تھی جبکہ نظر ٹی وی پر تھی۔

اور تاشفین کی نظر اس کے لبوں پر تھی۔اور اس سے بھی کہیں زیادہ نظر اس قاتلانہ تل پر تھی جو اس کے لبوں پر اپنا قبضہ جمائے ہوئے تھا۔

ایک سایہ سا تھا اس کے لبوں پر اسکا۔جو نجانے کیوں اسے جلن میں مبتلا کر رہا تھا۔

وہ بے تحاشا حسین تھا۔لیکن اس کا قصور یہ تھا کہ وہ بہت غلط جگہ پر تھا۔

پرنس بے چارہ بہت پریشان حالات سے گزر رہا ہے آج اسے اس وادی میں گھومتے ہوئے سات دن گزر چکے ہیں لیکن وہ پھول ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

وہ بہت اداسی سے بول رہی تھی جب اچانک اس نے اپنا اوپر والا ہونٹ دانتوں میں دبایا اور اس دفعہ تاشفین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔

وہ بے ساختہ اس کے لبوں پر جھکا۔اس کا شکار صرف وہ قاتلانہ تل تھا جو اس کے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔

اس کا ہاتھ اس کے کندھے کے گرد مضبوط ہوتا اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔

وہ ہر شے سے بیگانہ ہوتا اس میٹھے سے لمس کو محسوس کرنے لگا تھا۔

جو اسے کسی اور ہی دنیا میں لے گیا تھا۔

exponovels

وہ کیا سوچ رہی تھی کیا کر رہی تھی۔یہ سوچ اس کے دماغ میں بھی نہیں تھی وہ صرف اور صرف اسے اپنے قریب کیے اپنی اس خواہش کو پورا کر رہا تھا جو اس وقت اس کے لبوں کو دیکھ کر اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی۔

یہ جانے بنا کے اس کا یہ جان لیوا لمس کسی اور کی جان لے رہا ہے۔

کیا ہے تم کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟اس کو اس طرح سے لرزتے پا کر وہ اس کے لبوں کو آزاد کر گیا لیکن نہ تو اس کے گرد سے اپنا حصار کم کیا تھا اور نہ ہی اسے خود سے دور کیا تھا۔

او میں نے تمہارا شو خراب کر دیا۔تم انجوائے کرو میں آتا ہوں وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولا۔

جبکہ وہ ساکت سی اپنے ساتھ ہونے والے اس عجیب و غریب واقعے کو سوچ رہی تھی اس کے ساتھ ہوا کیا تھا وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی۔

جبکہ دوسری طرف سے دروازہ بند ہو چکا تھا وہ اندر چلا گیا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر بند دروازے کو دیکھتی رہی اس کا دھیان ٹی وی سے ہٹ چکا تھا۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا اتنے زیادہ قریب کے وہ اس کی سانسوں کو خود میں محسوس کر رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے انتظار کرنے کا کہتا ہوا کمرے میں آیا تو اس کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی۔

وہ الماری کی طرف آیا اور الماری میں موجود اس کے لیے خریدا ہوا گفٹ نکالا۔

exponovels

اس نے ویلویٹ کی چھوٹی سی سرخ ڈبی میں سے ایک خوبصورت سالوکٹ نکالا تھا جو اس نے آج ہی اس کے لیے لیا تھا۔

اس کا گلا سُونا تھا۔اس نے کسی طرح کا کوئی زیور نہیں پہنا ہوا تھا۔

اسی لیے اس نے آج یہ خریدا تھا۔

اور اب وہ اسے یہ دینے کا ارادہ بھی رکھتا تھا۔

اس نے زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے تحفہ خریدا تھا۔جسے دیتے ہوئے اسے عجیب بھی لگ رہا تھا لیکن جس کے لیے خریدا تھا اس دینا تو تھا ہی۔

پتہ نہیں اسے میری پسند، پسند بھی آئے گی یا نہیں، نہیں بھی آئے گی تو بھی پہن لے گی آخر اس کا شوہر پہلی دفعہ اسے کچھ دے رہا ہے۔

بلکہ میں خود پہناؤں گا تاکہ وہ اتار نہ سکے

وہ اس کا گفٹ لے کر مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی نظریں اب دروازے پر تھی جب دروازہ ایک دفعہ پھر سے کھلا وہ جیسے ہی ہوش میں آئی تھی۔

اور اگلے ہی لمحے وہ صوفے سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

کیا ہوا تمہارا شو ختم ہو گیا کیا۔۔۔؟ وہ اس کا ہاتھ تھامیں بالکل سیریس انداز میں پوچھ رہا تھا۔

exponovels

نی۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں دیکھنا اس نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا ہوا انٹرسٹ ختم ہو گیا کیا پرنس کو اس کی پرنسس مل گئی کیا وہ اُس کا ہاتھ تھامے اسے واپس اوپر بیٹھا رہا تھا۔

مجھے نیند آرہی ہے وہ اپنا ہاتھ چھروا تی وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔

ارے کیا کرو گی سو کر۔۔۔۔۔؟ ہم دونوں باتیں کرتے ہیں وہ اسے صوفے پر بیٹھا چکا تھا۔

جبکہ ساتھ ہیں اس کے گرد اپنے بازو کا حصار بھی بنا چکا ہے۔

نی۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔سونا ہے۔۔۔۔وہ بڑی مشکل سے بولی۔

اچھا بابا سو جانا اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ویلویٹ کی ڈبی کھولنے لگا۔

تمہارے لئے ایک گفٹ لے آیا ہوں وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا اور اپنے ہاتھ میں ایک چین نکالتے ہوئے اس نے بنا اجازت اس کا دوپٹا گردن سے الگ کر دیا۔

یہ۔۔۔آ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ک۔۔۔۔"

اس طرح سے کیوں بات کر رہی ہو۔اس طرح سے ہکلانا بند کرو۔مجھے سخت ناپسند ہے تمہارا اس طرح سے بات کرنا

اس نے بے ساختہ اسے ٹوکا تھا جبکہ اب تو وہ باقاعدہ کانپنا شروع کر چکی تھی۔جب اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا

۔

وہ بے جان سی اکڑ کر اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔جیسے اس کی اجازت ملتے ہی وہاں سے بھاگ نکلے گی۔

exponovels

جب کہ وہ یوں ہی بیٹھے بیٹھے اسے چین پہنانے کی کوشش کر رہا تھا جو ناکام ہونے پر اس نے اس کے کندھے کو ذرا سا اپنے قریب کرتے خود اس کے کندھے سے پیچھے جھکا تھا

لیکن یہاں اس کے لئے ایک اور امتحان تھا ایک اور قاتلانہ جان لیوا ہونٹ کے دو گنا خوبصورت تل جو اسے اپنی طرف بری طرح سے راغب کر گیا تھا۔

آف۔۔۔۔۔۔ یہاں بھی۔۔۔۔۔۔ کہاں کہاں حکومت کر رہے ہیں یہ تل میری ملکیت پر وہ برہم ہوا۔

اور بنا اس کی پرواہ کیے اس کے اس قاتلانہ تل پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔انداز میں شدت تھی۔

تناوش ایک بار پھر سے کانپ کر رہ گئی تھی۔

مجھے اس شراکت داری سے الجھن ہو رہی ہے اس سے کہو میرے سامنے نہ آیا کرے۔وہ اپنی شدت اس نازک بے جان سے تل پر لٹاتا اسے اسی کے بالوں کے پیچھے چھپا گیا تھا۔

جب کہ اس کا وجود بری طرح سے لرز رہا تھا کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی حس جیسے اس کے اندر تھی ہی نہیں۔

لوگوں کا ایک دشمن ہوتا ہے میرے دو دو ہیں اور نہ جانے کتنے دنوں سے چھپا کے رکھے ہیں۔اس کا چہرہ دیکھ ایک بار پھر سے بے حد نرمی سے اس کے ہونٹوں کے اوپر موجود تل کو چومتا اٹھا تھا۔

تمہیں میرا گفٹ کیسا لگا صبح بتا دینا۔اس وقت میرے خیال میں تم اپنی ہواسوں میں نہیں ہو وہ اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں اٹھاتا اسے اس کے کمرے میں لے کر آیا تھا۔

اور یوں ہی اسے اس کے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ اس پر بلینکٹ ٹھیک کرنے لگا۔

exponovels

میں تمہیں زیادہ دن اس کمرے میں نہیں رہنے دوں گا۔عادت ڈالو میری آہستہ آہستہ پھر تمہیں دوسرے کمرے میں اس حیثیت سے رہنا ہے جس حیثیت سے میں تمہیں پاکستان سے یہاں لے کر آیا ہوں۔

تاشفین اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نرمی سے اس کے تل کو چومتا لائٹ آف کرتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں آیا تو اس کا فون بج رہا تھا فون پر مائرہ کی کال آتے دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے فون اٹینڈ کر لیا تھا۔

تم نے اسے بتا دیا پہلا سوال یہی آیا تھا۔

وہ بے وقوف تھوڑی ہے۔اب تک اتنا تو جان ہی چکی ہو گی۔

اور ویسے بھی وہ پاکستان سے یہاں میرے لیے ہی تو آئی ہے۔

اوووو بے وقوف آدمی بے شک وہ پاکستان سے یہاں تمہارے لئے ہی آئی ہے لیکن لڑکیاں بہت نازک دل کی ہوتی ہیں انہیں بتانا پڑتا ہے۔

ہاں تو بتا دوں گا میں اسے اور اسے خود بھی پتا چل جائے گا۔تم سناؤ تمہارے دل کا کیا حال ہے کہیں میری بے وفائی کے غم میں مر مرا تو نہیں گئی۔۔۔۔۔؟

بس بہت دکھی ہوں ابھی آدھی مر چکی ہوں۔باقی آڈیشن مار ڈالیں گے۔

اور جب میں پہلی دفعہ ملی تھی تم نے کیوں نہیں بتایا تھا مجھے کچھ بھی۔ویسے تم سے بہت زیادہ چھوٹی نہیں۔۔۔۔۔

exponovels

بس کرو مائرہ اور کتنی باتیں کرو گی اس کو چھوٹی چھوٹی کر کے تم نے بالکل بچی بنا دیا ہے تمہارے یہ بچی بچی کرنے کی وجہ سے میں بھی اسے بچی سمجھنے لگا تھا۔

مجھے تو بہت چھوٹی سی لگی تھی اور اگر تم مجھے پہلی ملاقات میں بتا دیتے تو میں اتنا کچھ نہیں سوچتی ویسے ہے تو بہت معصوم سی مجھے تو بہت پسند ہے وہ بہت خوشی سے بول رہی تھی۔

ہاں مجھے بھی۔ تم اب جلدی واپس آنے کی کوشش کرو مجھے بھی بہت نیند آ رہی ہے صبح بات کروں گا۔ وہ الوداعی کلام ادا کرتا فون بند کر چکا تھا۔

جبکہ وہ بھی کل آڈیشن پر جانے والی تھی اس لیے اسے بھی سونے کی جلدی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہ تو اسے ٹھیک سے رات کو نیند آئی تھی اور نہ ہی وہ ٹھیک سے سو پائی تھی۔ وہ ساری رات اسی کے بارے میں سوچتی رہی۔ فجر کی نماز ادا کر کے وہ باہر آ کر ناشتہ بنانے لگی تھی اس کی سوچیں بہت عجیب ہوتی جا رہی تھی یہ شخص بہت عجیب تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنے اور اس کے رشتے کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔

کیا تاشفین یہ رشتہ نبھانا چاہتا تھا کیا وہ یہ رشتہ رکھنا چاہتا تھا اگر ہاں تو اس بارے میں بات کیوں نہیں کر رہا تھا۔

اگر وہ اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھانے کے لیے تیار ہو جاتا تو تایا ابو کتنے خوش ہوتے ہیں۔ اس کا پہلا خیال تایا ابو کی طرف گیا تھا

exponovels

ناشتہ بنا کر باہر نکلی تو وہ بھی جاگ چکا تھا۔

ارے آج تو تم جلدی جاگ گئی۔ ناشتہ بھی بنالیا ویری گڈ۔ چلو جلدی سے کرو ناشتہ اور کالج جانے کی تیاری کرو اور لاکٹ کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب کھڑا بول رہا تھا جب نگاہیں اس کی۔ گردن پر گئی جو خالی تھی۔

وہ۔اتار۔۔۔۔دیا۔۔۔وہ اٹک اٹک کر بولی

کیوں۔؟

کس کی اجازت سے۔۔؟

کیا اس لیے پہنایا تھا کہ اتار کر پھینک دو۔۔وہ بہت غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔

پہن کر آؤ ابھی اور اسی وقت اور اگر یہ آئندہ میں نے تمہاری گردن سے غائب دیکھا تو میں تمہاری گردن ہی غائب کر دوں گا۔

میری کسی بھی چیز کو خود سے دور کرنے کی غلطی کبھی مت کرنا مسز تاشفین ابراہیم ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ سہم کر فوراً کمرے میں گئی تھی۔

اور وہ لاکٹ جو اس نے صبح وضو کرتے ہوئے اتار کر واش روم میں رکھا تھا جلدی سے پہننے لگی نہ جانے کیوں اس کی نگاہوں سے اسے خوف آنے لگا تھا۔ جبکہ رات کی انتہائی قربت کی وجہ سے اس کا دل اب تک سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش لاکٹ پہن کر واپس باہر آئی تو اب تک وہیں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اسے باہر آتے دیکھ کر اس نے ایک تفصیلی نظر اسے دیکھا تھا۔

اور پھر اس کے قریب آتے ہوئے دوپٹہ سائیڈ ہٹا کر اس کے پیچھے کھڑا ہوا۔

اور اس کے لاکٹ کے حق کو کافی زور سے بند کرنے لگا تا کہ وہ اسے آسانی سے واپس کھول نہ سکے۔

آج کے بعد اگر یہ تمہاری گردن سے ہٹی یا میں نے اسے غائب دیکھا تو یاد رکھنا تمہاری یہ نازک سی گردن ہی تمہارے جسم کا حصہ نہیں رہے گی۔

اس کا دھمکی دیتا انداز اسے مزید پریشان کر رہا تھا۔

س۔۔۔سوری۔۔۔۔۔"میں آئندہ دھیان رکھوں گی اس نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

یس بے بی گرل تمہیں دھیان رکھنا بھی چاہیے۔

وہ کیا کہتے ہیں شوہر کا حکم پتھر پر لکیر ہوتا ہے تو تمہارے لیے میرا حکم پتھر پر لکیر ہی ہونا چاہیے اگر تم نے میری حکم عدولی کی تو آخرت میں تو تمہارا انجام برا ہو گا ہی میں دنیا میں بھی تمہاری سانسیں تنگ کر دوں گا۔

اس نے ذرا سا کھینچ کر لاکٹ کی مضبوطی چیک کی تھی جبکہ اس سے پہلے کہ وہ دوپٹہ دوبارہ اس کی گردن پر ٹھیک کرتا نظر ایک بار پھر سے تل میں الجھ گئی۔

exponovels

اتنا غرور ہے اسے۔۔۔۔۔۔۔"تمہارے جسم پر ہونے کا۔یہ میری ملکیت پر جگمگاتا مجھے زہر لگتا ہے اسے چھپاؤ مجھ سے یہ نہ ہو کہ میرے ہاتھوں قتل ہو جائے۔

وہ اپنی انگلی سے ہلکے سے اس کے تل کو رگڑتے ہوئے بولا تو اس کے جسم میں سنسناہٹ سی ہونے لگی۔

جبکہ اس سے پہلے کہ وہ جھک کر کوئی بھی بے باک حرکت کرتا وہ دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کچن کی طرف بھاگ گئی تھی۔

میں ناشتہ لگاتی ہوں ہم لیٹ ہو جائیں گے۔اس نے تیز سانسوں سے بس اتنے ہی لفظ ادا کیے تھے۔جبکہ تاشقین کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

ویسے کالج میں تم مجھے مس کرتی ہو وہ ناشتہ کر رہے تھے جب اچانک اس نے سوال کیا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

اب اسے کیا دورہ پڑا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔وہ پرسوں سے ہی عجیب طرح کی حرکتیں کر رہا تھا۔

دیکھیں آپ یہ سب کیوں کہہ رہے ہیں میں نہیں جانتی لیکن۔۔۔۔"

جو پوچھ رہا ہوں تم مجھے اس کا جواب دو نا ویسے تمہاری آواز نہیں نکلتی ہے اور جب میں سوال کرتا ہوں تو فضول کے الفاظ ضائع کرنے لگ جاتی ہو۔

پوچھ رہا ہوں کیا جب میں گھر پر نہیں ہوتا یا جب تم کالج میں ہوتی ہو تب مجھے مس کرتی ہو یا نہیں۔

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

exponovels

نظر اس کے حسین چہرے پر تھی شاید وہ ہاں کہے گی۔

ہ۔۔۔ہم لیٹ ہو۔۔۔ورہے ہیں آپ جلدی سے ناشتہ کر لیں دیکھیں نو بجنے والے ہیں۔۔۔۔"

اس نے اس کا دھیان گھڑی کی طرف دلانے کی کوشش کی تھی۔

ہاں تو کیا زندگی میں پہلی بار بجنے والے ہیں۔کل بھی بجے تھے پرسوں بھی بلکہ جب سے گھڑی بنی ہے تب سے نو بجتے ہی آئے ہیں تم فضول باتیں چھوڑ کر میری بات کا جواب بھی دے سکتی ہو۔

وہ اس کو اپنی بات کا جواب دینے کے بجائے فضول باتیں کرنے پر چڑنے لگا تھا۔

جی۔۔۔میں۔۔۔کیا۔۔۔۔بو۔۔۔۔۔"

اگر میرے بارے میں بات کر سکتی ہو تو کرو ورنہ بہتر ہو گا کہ تم اپنے الفاظ ضائع مت کرو ویسے بھی گن گن کر نکالتی ہو گلے سے الفاظ۔

جلدی ناشتہ کرو لیٹ ہو رہے ہیں۔وہ بدمزہ ہوتے ہوئے اٹھا تھا۔

اس نے ٹھیک ناشتہ نہیں کیا تھا جس کے بارے میں سوچ کر اسے افسوس ہو رہا تھا

جب تک وہ ناشتہ کر رہی تھی تب تک وہ تیار ہو چکا تھا۔

آرام سے ناشتہ کر کے اٹھو تم اسے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر وہ فورا اٹھنے لگی تھی جب اس نے سختی سے کہا

ہو گیا میرا۔۔۔۔وہ منمنائی تھی

کیا کہا پھر سے کہنا۔۔وہ کان اس کے قریب کرتے ہوئے بولا تو وہ نفی میں سر ہلاتے واپس بیٹھ گئی۔

exponovels

کھا رہی ہوں۔۔۔۔۔اسے تھوڑی سی آواز سنائی دی تھی جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جبکہ وہ اسے دیکھ رہا تھا اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کھانا کھانا پڑ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کپڑے کیوں پہن رہی ہو جو میں نے دلآئے ہیں وہ پہنو نہ وہ بیڈ پر اس کے کپڑے دیکھ کر کہنے لگا وہ ابھی تک وہی کپڑے استعمال کر رہی تھی جو وہ پاکستان سے لے کر آئی تھی۔

جب کہ اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے تو حیران رہ گئی تھی وہ پہلی دفعہ تو نہیں آیا تھا لیکن اس کے ہوش و حواس میں پہلی دفعہ ہی آیا تھا۔

وہ جو آپ نے کپڑے دلآئے ہیں وہ کافی کام والے ہیں۔تو ایسے کپڑے میں کالج میں پہن کر تو نہیں جا سکتی اور ویسے بھی تو کالج میں نے اوپر عبایا پہنا ہوتا ہے جو میں اتراتی ہی نہیں سارا دن۔

کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ نیچے میں نے کیا پہنا ہے۔عبایا کے اندر کچھ بھی چل جاتا ہے لیکن بھاری کپڑے پہن کر نہیں جا سکتی اچھا محسوس نہیں ہوتا۔

اور پھر گرمی بھی لگتی ہے اس نے گردن جھکا کر آہستہ آہستہ اسے جواب دیا تھا جب کہ اس کی بات سمجھ کر وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔

ہاں آج جب میں تمہیں واپس لینے کے لئے آؤں گا تو تم میرے ساتھ شاپنگ پر چلنا ہم تمہارے لئے ہلکے کپڑے لیں گے موسم کی مناسبت سے۔جو تم آسانی سے پہن کر کہیں بھی جا سکو۔

exponovels

اور گھر میں تو تمہیں گرمی نہیں لگتی نا تو جو کپڑے میں نے تمہیں دلائے ہیں وہ گھر میں پہنا کرو آج کے بعد تمہیں ان کپڑوں میں نہ دیکھوں میں۔ بلکہ پھینک دو ان سب کو ضرورت نہیں ہے یہ پہننے کی۔

وہ حکم دے رہا تھا جبکہ اس کا یہ حکم اسے پسند نہیں آیا تھا۔

اتنے خوبصورت تو ہیں میرے کپڑے کیا خرابی ہے ان میں سب نئے ہیں۔ تائی امی نے بنوا کر دیے تھے یہاں آنے سے پہلے وہ اسے دیکھ کر بتانے لگی تھی وہ اپنے بالکل نئے کپڑوں کو پھینک تو نہیں سکتی تھی۔

میں نے پوچھا نئے ہیں یا پرانے ہیں جو کہا ہے اتنا کرو۔ اور ہر بات پر اپنے رشتہ داروں کو یاد نہ کرنے لگ جایا کرو۔

وہ حکم دیتا باہر نکل گیا تھا۔ جبکہ وہ بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی کیونکہ اب وہ لوگ سچ میں لیٹ ہو رہے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بائیک آکر کالج کے گیٹ سے باہر رکی جب وہ اس کے بائیک سے اترنے لگی اس نے اچانک اس کا ہاتھ تھام لیا۔

میں پورے ایک بجے آؤں گا تمہیں لینے کے لئے اور ہاں مجھے مس کرنا تم ویسے بھی سارا دن کیا کرتی ہو یہاں رہ کر اچھا ہی ہے نا تمہیں ایک کام دے کر جا رہا ہوں۔

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ وہ اب بھی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ویسے کالج میں تمہیں کسی نے تنگ تو نہیں کیا نا یا کچھ ایسا ویسا بول دیا ہو۔

دیکھو کچھ بھی ہو تو تم مجھے ضرور بتانا بلکہ تم مجھے اپنی ساری روٹین بتایا کرو۔

اور آج میں تمہارے لئے موبائل فون بھی لے کر آؤں گا تاکہ تم مجھ سے دن میں رابطہ کر سکو۔

exponovels

وہ کھڑے کھڑے اسے خوشخبری دے چکا تھا جبکہ فون کا سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

کیا سچ میں آپ مجھے فون لے کر دیں گے شکر ہے میں۔تایا ابو سے بات تو کر سکوں گی وہ خوش ہو گئی تھی پچھلے ڈیڑھ مہینے میں اس نے اتنا خوش اسے اب تک نہیں دیکھا تھا۔

یہ فون میں تمہیں تمہاری ضرورت کے لیے دے رہا ہوں تاکہ کالج میں اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو تم مجھ سے رابطہ کر سکو اپنے رشتہ داروں سے گپیں لڑانے کے لیے نہیں۔

اور کتنی دفعہ کہا ہے میرے سامنے ان لوگوں کا ذکر مت کیا کرو سمجھ میں نہیں آتا تمہیں وہ اچانک ہی اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے ڈانٹنے لگا تھا۔

میں صرف تایا ابو سے بات کروں گی وہ منمنائی تھی۔

میرا ارادہ نہ بدلو تو تمہارے حق میں بہتر رہے گا وہ اب بھی اسے دیکھتے ہوئے ذرا سخت لہجے میں گویا ہوا مطلب صاف تھا کہ وہ ارادہ بدل سکتا تھا یعنی فون کی بات یہیں پر ختم ہو جاتی۔

نہیں نہیں مجھے ضرورت ہے آپ مجھے لے کر دیں۔اس نے جلدی سے کہا تھا کہیں وہ سچ مچ میں اپنا ارادہ بدل نہ دے اور ویسے بھی وہ کون سا دن میں گھر میں ہوتا تھا۔

وہ اپنے تایا سے کھل کر بات کر سکتی تھی اس کی غیر موجودگی میں۔

جب تم کچھ پلاننگ کرتی ہو نا تو نظریں جھکا کر کیا کرو کیوں کہ تمہاری یہ جو دو آنکھیں ہیں نہ صاف صاف بتا دیتی ہیں کہ آنکھوں کے اوپر والے حصے میں کیا چل رہا ہے۔

exponovels

اب جاؤ لیٹ ہو رہی ہو تم وہ گھور کر بولا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی اندر جانے لگی جب اچانک اس نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ لمحے میں اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

ہیو آ گڈ ڈے گڈ بائے اس طرح کے الفاظ بولنے پر پابندی ہے وہ اسے خود پر جھکائے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

میں بولنے ہی والی تھی۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے دھڑکتے دل کو قابو کرتی بولی تھی۔

بولنے کے لئے کوئی نہیں کہہ رہا یہاں پر گڈ بائے کرنے کا ایک طریقہ ہے وہ بے حد نرمی سی اس کے تل پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے اندر تک ہلا گیا تھا۔ جسم میں لرزش پیدا ہوئی

وہ پیچھے ہٹتے ہوئے آگے پیچھے دیکھنے لگی جب کہ اس کے بوکھلائے ہوئے انداز پر تاشفین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

ڈونٹ وری بے بی گرل یہاں ایسا کوئی نہیں ہے جو یہ نوٹ کر رہا ہوں کہ تم کسی کو گڈ بائے کر رہی ہو۔

چلو اب جاؤ۔ ورنہ کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جاؤ گی وہ بائیک کو کک مارتے ہوئے بولا تو اگلے ہی لمحے وہاں سے غائب ہوئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ابھی کلاس شروع نہیں ہوئی تھی اور کلاس میں بے باکی سے ادھر ادھر ہوتے لڑکے لڑکیوں کو دیکھ کر اس کا دل خراب ہونے لگا تھا۔

exponovels

وہ اٹھ کر باہر ایک بڑے سے گارڈن میں آ گئی تھی جہاں بہت سارے بینچ لگے ہوئے تھے یہ جگہ طبیعت کو خوشگوار کرنے کے لئے بہت اچھی تھی۔

وہ وہیں ایک بینچ پر آ کر ٹھنڈی ہوا کے مزے لینے لگی تھی

ایکسکیوزمی کیا میں یہاں پر بیٹھ سکتا ہوں کوئی اس کے سر پر کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی کل والا لڑکا تھا۔

نہیں۔۔۔۔"وہ جواب دیتی چہرہ پھیر گئی تھی۔اور وہ جو یہاں بیٹھنے ہی والا تھا اس کے انکار پر منہ بنا کر رہ گیا۔

عجیب لڑکی ہو تم یار کیا پاکستان سے کوئی ادب ولحاظ سیکھ کر نہیں آئی۔

تمہیں اتنا بھی نہیں پتا کہ جب کوئی دوستی کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو اسے عزت سے تھام لینا چاہیے اور جب کوئی آپ سے اس طرح اجازت مانگتا ہے تو چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اسے بیٹھنے کی اجازت دینی چاہیے۔دوستی کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔

آپ میرے دوست نہیں ہیں اور میرا مذہب مجھے آپ سے دوستی سکھاتا بھی نہیں ہے وہ پیر پٹخ کر اندر جانے لگی۔جبکہ ڈینی اس کے پیچھے پیچھے آنے لگا تھا۔

یار ذرا سی بات میں مذہب کدھر سے آ گیا میں تو صرف تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

exponovels

یہی تو مسئلہ ہے آپ لوگوں کے ساتھ آپ لوگ یہ ذرا ذرا سی باتوں میں سے مذہب کو نکال دیتے ہیں اسی لئے تو بھول جاتے ہیں۔مذہب کی اہمیت کو حالانکہ ہمارے مذہب نے ہمارے چھوٹے چھوٹے مسائل اور ذرا ذرا سی باتوں کو بھی حل کیا ہوا ہے۔

وہ اچانک رک کر بولی تو وہ جو کب سے اس کی آواز سننا چاہتا تھا اس کے الفاظ پر کھٹک گیا۔

آئی ایم سوری یار تم تو برا مان گئی میرا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا ڈینی نے معذرت کرنا چاہی جب کہ وہ اپنے کلاس روم میں چلی گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے ڈینی کیا ہوا تم پریشان لگ رہے ہو کیا آج بھی بات نہیں ہو پائی بھابھی سے مجھے نہیں لگتا کہ وہ کسی سے بھی دوستی کرے گی وہ کافی الگ نیچر کی لڑکی ہے۔

لڑکے تو لڑکے یار وہ تو اپنی ہی کلاس کی لڑکیوں سے بھی بات نہیں کرتی اس کا دوست اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہنے لگا۔

اس کی کلاس کی لڑکیاں اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ان سے بات کی جا سکے۔

خیر کوئی بات نہیں دوستی تو میں ان سے کر کے ہی رہوں گا آج نہیں تو کل سہی۔فی الحال مجھے بس اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ کوئی کالج میں انہیں تنگ نہ کرے۔

exponovels

کالج کے اندر کا تو نہیں پتا لیکن باہر ایک انسان ہے جو انہیں کافی تنگ کر رہا تھا آج صبح اس کے دوست کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

وہ تنگ کرنے کا حق رکھتے ہیں ڈینی نے شرارت سے کہا تھا۔

چل پھر ٹھیک ہے کالج کے باہر تیری بھابھی کے بوڈی گارڈ وہ اور اندر تو۔ بھائی تو بالکل بے فکر ہو جانا چاہیے۔

بے فکر۔۔۔۔۔"اگر بھائی کو پتہ چل گیا نا کہ میں اس کالج میں پڑھتا ہوں تو مجھے یقین ہے کہ وہ تناوش کو اس کالج سے کسی اور کالج میں شفٹ کر دیں گے وہ ہمارا سایہ بھی اپنی زندگی پر نہیں پڑنے دینا چاہتے وہ افسوس سے بولا تھا۔

یار مجھے سمجھ میں نہیں آتا تمہارا بھائی تم لوگوں سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے جب کہ تم سب تو اس سے بہت پیار کرتے ہو۔

یہ باتیں تمہاری سمجھنے والی ہیں بھی نہیں۔ کوئی اور بات کرو ڈینی اسے دیکھتے ہوئے بات بدل گیا۔

تمھاری بھابھی کا نام کافی مشکل ہے تناوش۔۔۔۔۔۔اس کے دوست نے منہ ٹیڑھا کر کے اس کا نام لیا تھا۔

تو ان کا نام رٹ ہی کیوں رہا ہے تو بھابی بول دیا کر میری طرح اس نے اس کی پریشانی حل کی تھی آج صبح ہی اس کی ساری انفارمیشن نکالتے ہوئے اس نے اس کا نام یاد کیا تھا۔

ہاں یہ بیسٹ آپشن ہے ویسے اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا جبکہ اب ارادہ کلاس لینے جانے کا تھا۔

وہ دونوں سیکنڈ لاسٹ ایئر کے اسٹوڈنٹ تھے۔اپنی باتوں میں مگن وہ دونوں اپنی کلاس میں چلے گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

کیسا لگا تو تمہیں تمہارا کیبن۔۔۔۔۔۔؟ وہ صبح آفس میں آیا تو اس کا کیبن تیار تھا وہ سیدھا اسی طرف پر آیا تھا۔جب تھوڑی دیر میں روز یہاں آ گئی۔

بہت بہت زبردست مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ اپنا آفس ہے وہ بوس کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہا تھا۔

یہ سب تمہاری قابلیت ہے اس نے مسکراتے ہوئے اس کے قریب آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

شکریہ میری قابلیت کو پہچاننے کے لئے ویسے میں نے باقی آئیڈیا کی فائل تیار کر دی ہے۔اس نے سامنے رکھی فائل کی طرف اشارہ کیا۔

یہ سب کچھ بعد میں کریں گے اس آفس میں صرف تمہیں کام کے لئے نہیں رکھا گیا کوئی اور بات بھی کر لیا کرو۔

کافی بور نگ ہو تم صرف کام کام کام وہ اس کے بے حد قریب تھی۔

کام کے وقت کام اچھا لگتا ہے نا اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

ہاں بالکل کام کے وقت کام اچھا لگتا ہے لیکن فی الحال میں تم سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

ٹھیک ہے کریں باتیں اس نے فائل ایک طرف رکھ دی تھی۔

اس کی اس ادا پر وہ مسکراتے ہوئے مزید اس کے قریب آئی جب اس کا فون بجنے لگا۔

اوہو ڈیڈ بھی ناغلط وقت پر فون کرتے ہیں میں ان سے بات کر کے آتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ تاشفین نے گہرا سانس لیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کرسی پر بیٹھا تناوش کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کے ذہن پر وہ بری طرح سے سوار ہوئی تھی۔

وہ اس رات جب نشے میں اس کے قریب تھی اس کا دل اس کی قربت کے لئے مچل اٹھا تھا۔

آنسوؤں سے بھری اس کی آنکھیں اس کے دماغ سے ایک لمحے کے لئے بھی نا نکلی تھی وہ مسلسل اسی کو سوچے جا رہا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اس کا چہرہ آنے لگا تھا۔

اور اب وہ چہرہ اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں بھی گھر کر گیا تھا۔

وہ یہاں یہ رشتہ بنانے آئی تھی یہ رشتہ نبھانے آئی تھی۔اپنے دل کی تمام تر رضامندی سے اپنے شفاف دل کو لے کر وہ اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی۔

وہ اپنے باپ کے کسی فیصلے کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس نے سوچا تھا وہ اس رشتے کو ختم کر دے گا۔

وہ خود پر اپنے باپ کا کوئی بھی حکم نہیں چلنے دینا چاہتا تھا۔

لیکن اب اس کی سوچ بدل چکی تھی بے شک فیصلہ اس کے باپ کا تھا لیکن زندگی اس کی تھی نکاح اس کا ہوا تھا وہ اس کی بیوی تھی۔

اپنے باپ کے ساتھ شکایت اپنی جگہ لیکن وہ ایک معصوم سی لڑکی کے دل کو برباد نہیں کر سکتا تھا۔ہاں وہ اپنی اور اپنے باپ کی جنگ میں اس معصوم سی لڑکی کو برباد نہیں کر سکتا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آرام سے اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کا فون بجا موبائل پر مائرہ کا فون آرہا تھا۔

ہاں مائرہ کیسی ہو تم اور کیسا رہا آج کا اوڈیشن۔

ویسا ہی جیسا روز ہوتا ہے کچھ بھی نیا نہیں تھا۔

تم سناؤ کیا چل رہا ہے اور تمہاری وہ معصوم سی بیوی کیسی ہے ترس آتا ہے مجھے اس بیچاری پر۔

ایک تو وہ معصوم بہت ہے اور اوپر سے چھوٹی سی ہے اور اوپر سے وہ تمہاری بیوی ہے۔زندگی میں کسی پر اتنی بڑی مصیبت نہ ٹوٹے۔

تمہاری اسی اوور ایکٹنگ کی وجہ سے تمہیں کوئی رول نہیں مل رہا وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تو وہ قہقہ لگا کر ہنسی۔

تھینک یو۔۔۔۔۔وہ ابھی ہنس ہی رہی تھی کہ اسے تاشفین کی آواز سنائی دی۔

کس بات کے لئے وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

مجھے یہ بات سمجھانے کے لیے کہ دوسروں کے کیے کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دی جاتی۔

تم ٹھیک کہتی تھی مائرہ میں اپنے ماں باپ کی غلطی کی سزا اس معصوم کو نہیں دے سکتا۔

وہ بے چاری تو کچھ جانتی بھی نہیں ہے بس اس کا مجھ سے نکاح کر دیا گیا اور میرے والد صاحب ہر طرح کی ذمہ داری سے آزاد ہو گئے۔

exponovels

انہوں نے کبھی دوبارہ پلٹ کر میرے بارے میں جاننے کی کوشش بھی نا کی۔اور مجھ سے امید رکھتے ہیں کہ میں ان کے پاس لوٹ جاؤں گا۔

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ کبھی نہیں ہو گا ایسا مائرہ میری زندگی میں ان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔وہ اپنا ہر درد ہر دکھ صرف اسی دوست سے تو شیئر کرتا تھا وہ اس کی بچپن کی دوست تھی اس کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔

وہ اس کے نکاح سے بھی واقف تھی وہ بچپن سے جانتی تھی کہ تاشفین کا نکاح ہوا ہے جب وہ نیویارک سے پاکستان گیا تھا۔تب اس کے باپ نے بنا اس کی مرضی جانے اسے کسی کے ساتھ باندھ دیا تھا۔

اور جب وہ واپس آیا اس نے سب سے پہلے یہ بات مائرہ کو ہی بتائی تھی اور خود ان سب چیزوں سے انجان تھی تو کندھے اچکا گئی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسے ان سب چیزوں کا مطلب خود ہی سمجھ میں آ گیا تھا۔

اس کا باپ اسے فون کرتا تھا اور کہتا تھا اپنی امانت کو لے جاؤ یہاں سے وہاں پر کسی سے دل لگانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں کسی لڑکی کے ساتھ نہ دیکھوں۔

تمہاری بیوی ہے یہاں تم نے زندگی اس کے ساتھ گزارنی ہے۔

وہ ہر دن اسے فون کر کے اسے اس بات کا احساس دلاتے تھے کہ وہ اس کا نکاح کر چکے ہیں وہ ایک مضبوط بندھن میں قید ہے۔

ہاں یہ الگ بات تھی کہ اس نے کبھی اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تھی کہ اس کے لئے یہ بات کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی کہ اس کے باپ نے اس کے لئے کوئی فیصلہ کیا ہے وہ اپنے فیصلے خود کرتا تھا۔

exponovels

اس بار پاکستان جانے سے پہلے وہ اپنے لئے ایک فیصلہ کر کے گیا تھا۔اس کا ارادہ اسے طلاق دینے کو تھا لیکن اس کے باپ نے شرط رکھ دی کہ اگر وہ اس سے شادی کر لے گا وہ چھ مہینے تک اس رشتے کو نبھانے آئے گا تو اس کا باپ اسے اس کی جائیداد دے دے گا۔

ہاں اپنی جائیداد کا سن کر اس کے دل میں لالچ جاگا تھا۔اگر اسے اس کی جائیداد مل جاتی تو اس کی زندگی آسان ہو جاتی وہ جو ٹکے ٹکے کے لئے ٹھوکریں کھاتا تھا وہ ختم ہو جاتی اس کا خواب پورا ہو جاتا اگر اس کی جیب میں پیسہ ہوتا تو وہ خود اپنے خوابوں کو جی سکتا تھا۔

وہ خود ایک فلم بنا سکتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ اتنا قابل ہے۔کہ اگر وہ کسی ایک فلم کو بھی ڈائریکٹ کرے تو کامیابی حاصل کر لے گا۔

بس اس نے اپنے باپ کی اس شرط کو اسی لئے مانا تھا تاکہ وہ کچھ حاصل کر سکے۔

وہ خاموشی سے اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے آیا اسے بہت غصہ آیا تھا ڈیڑھ مہینہ پہلے جب آتے ہی اس نے اس کا پاسپورٹ اور سارے ٹرانسپورٹ پیپرز گم کر دیے۔

اور اپنا غصہ نکالنے کے لیے اس نے اسے تھپڑ بھی مار دیا تھا جس کا بعد میں اسے کافی افسوس بھی ہوا تھا۔

ایک گھر میں ایک چھت کے نیچے رہتے ہوئے تو کسی جانور سے بھی انسیت ہو جاتی ہے وہ تو معصوم سی لڑکی تھی وہ کیسے اس کی طرف راغب نہ ہوتا ان دونوں میں گہرا تعلق تھا وہ اس کے نکاح میں تھی۔دو بول نے ان کے رشتے کو پاک بنا دیا تھا۔

exponovels

وہ خود کو روک ہی نہیں پایا تھا۔ محبت تھی یا نہیں وہ نہیں جانتا تھا لیکن اب وہ اسے اپنی زندگی سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

مائرہ اس کی بچپن کی دوست تھی اور اپنے باپ کے سامنے اس نے اسی کا نام استعمال کیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ مائرہ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور مائرہ سے بہت محبت کرتا ہے اس کی پسند کی لڑکی کو طلاق دے کر وہ مائرہ سے شادی کر لے گا۔

جس پر اس کا باپ بہت غصہ ہوا تھا اور اس نے یہ سارا قصہ مائرہ کو مزے لیتے ہوئے سنایا تھا اس کے بعد مائرہ نے اس کا خوب مذاق بنایا تھا۔

اور پھر یہ مزاق ہی بن گیا وہ اسے اس ذکر پر تنگ کرنے لگی تھی کہ وہ اس سے شادی کرے گی۔ حالانکہ ان دونوں میں سوائے دوستی کے اور کوئی تعلق نہیں تھا۔

پیار محبت جیسے جھمیلوں سے وہ دونوں بہت دور رہتے تھے وہ دونوں اپنی زندگی کو ایک الگ مقام پر لینا چاہتے تھے۔ وہ کامیابی چاہتے تھے۔ ذمہ داریوں سے دور رہنا چاہتے تھے لیکن اب تاشفین کی ایک ذمہ داری تھی جسے وہ نبھانے کے لیے اب دل و جان سے تیار تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم میرا انتظار کر رہے تھے ایم میری سوری میں لیٹ ہو گئی ڈیڈ واپس آ رہے ہیں تو اسی بارے میں بات کر رہے تھے۔ وہ واپس اس کے کیبن میں آتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

نہیں کوئی بات نہیں خیر آپ پلیز یہ دیکھ لیجئے مجھے یہ ایک نیا آئیڈیا آیا تھا۔وہ فائل اس کے سامنے کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تم پھر سے کام میں لگ گئے ہو میں نے کہا کچھ دن کے لیے انجوائے کر لو۔

پھر بعد میں تو کام ہی کام کرنا ہے ساری زندگی

لیکن نہیں تم پر تو کام سوار ہے وہ اس کی فائل دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اس کا ہاتھ اس کے کندھے پر تھا وہ اس کے آگے جھکی ہوئی تھی۔

وہ کافی انکفرٹیبل محسوس کر رہا تھا۔

آپ بیٹھ جائیں وہ اگلے ہی لمحے اٹھ کر کھڑا ہوتا کرسی اس کے سامنے کر چکا تھا۔

اوبے بی اس کی ضرورت نہیں تھی وہ مسکرا کر بیٹھ گئی تھی جبکہ وہ سرد سانس کھینچ کر رہ گیا۔

تم آج بھی جاؤ گے اپنی کزن کو لینے کے لئے۔۔۔۔؟ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

مجھے تمہاری اس کزن سے ملنا ہے۔کیا میں تمہارے ساتھ چل سکتی ہوں۔اس نے پوچھا تھا۔

جی ضرور چلیں مجھے کوئی اعتراض نہیں اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

گڈ تو ٹھیک ہے میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی کتنے بجے جانا ہے تمہیں ایک بجے۔۔۔۔؟ ہم۔لنچ بھی ساتھ لیں گے تینوں۔وہ پلاننگ کر چکی تھی جب کہ وہ کندھے اچکا گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تقریبا پونے ایک بجے ہی وہ اٹھ گیا تھا اس کا ارادہ ابھی نکلنے کا تھا۔

جب اچانک ہی روز کے کچھ کلائنٹس آ گئے۔ وہ لوگ اس کے دوسرے پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ یہ میٹنگ بہت ضروری تھی

روز کو اپنا جانا کینسل کرنا پڑا۔ جب کہ اسے خوشی ہوئی تھی۔ کہ وہ اس کے ساتھ نہیں جا رہی۔ کیوں کہ وہ تناوش کے ساتھ تھوڑا اکیلے میں وقت گزارنا چاہتا تھا۔

اسے میٹنگ میں مصروف پا کر وہ اکیلا ہی نکل آیا تھا۔

آج کھانا ہوٹل میں کھلانے کے بجائے اس نے راستے سے ہی پیک کروا لیا تھا۔ اس کا ارادہ گھر جا کر کھانا کھانے کا تھا ۔ کیونکہ اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ باہر ٹھیک سے نہیں کھاتی تھی۔

کھانا پیک کرواتے ہی اسے اس کا موبائل یاد آیا۔

یہ بھی بہت ضروری تھا وہ خود اس سے رابطے میں رہنا چاہتا تھا۔

اس لیے اس نے راستے سے اس کے لئے ایک موبائل خریدا۔ اور راستے میں ہی اس نے اس کی ساری سیٹنگ بھی کر لی تھی۔

یقینا اس کا یہ گفٹ پسند آئے گا ویسے رات والے گفٹ کے بارے میں اس نے اسے کچھ بتایا نہیں تھا۔

کوئی بات نہیں اب جا کر پوچھ لوں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے بائیک اس کے کالج کے باہر روک چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

آخری کلاس ختم کرنے کے بعد وہ باہر آ بیٹھی تھی جہاں دور سے اسے ڈینی نظر آیا وہ چہرہ پھیر گئی تو ڈینی بھی اس کے پاس آنے کے بجائے وہی دور فاصلے پر ہی کھڑا ہو گیا

وہ بظاہر آگے پیچھے دیکھ رہا تھا لیکن اس کا دھیان اسی کی طرف تھا وہ جانتی تھی

اس کا دل چاہا کہ وہ جا کر اس سے بات کرے کہ وہ اسے کیوں تنگ کر رہا ہے

لیکن پھر اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ کسی آدمی کے منہ لگتی۔

اسی لیے ارادہ بدل کر تاشفین کے آنے کا انتظار کرنے لگی جو آج لیٹ ہو گیا تھا۔

یہ تاشفین کہاں رہ گئے اب تک تو انہیں آ جانا چاہیے تھا۔

کیا ہوا تم پریشان لگ رہی ہو کیا تم کسی کا انتظار کر رہی ہو کیا تمہیں کوئی لینے آنے والا ہے۔

یہ لو۔ فون پر بات کر کے پوچھ لو۔۔۔۔۔۔اس نے اپنا موبائل اسے دینا چاہا۔

شکریہ مجھے آپ کی مدد نہیں چاہیے۔ وہ چہرہ پھیر گئی۔

یار تم کچھ زیادہ نخرے نہیں دیکھا رہی۔۔۔۔۔؟ میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میں نے آپ سے مدد مانگی نہیں نا تو کیوں تنگ کر رہے ہیں۔

اب آپ نے مجھے تنگ کیا تو میں اپنے ہسبنڈ کو بتاؤنگی تو آپ کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی۔

وہ تمہارے ہسبنڈ کا بائیک آ گیا جاو۔ وہ کہہ کر پلٹ گیا تھا۔ جب کہ وہ سمجھ نہ پائی کہ اسے کیسے پتا کہ وہ اس کے ہسبینڈ کا بائیک ہے۔ شاید اس نے اسے تاشفین کے ساتھ آتے دیکھا تھا۔

exponovels

اچھا ہوا جو تاشفین کے آتے ہی بھاگ گیا ورنہ شکایت لگاتی نہ ساری عقل ٹھکانے لگ جاتی۔وہ تاشفین کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑائی تھی

○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم۔۔۔۔۔وہ اپنی چیزیں اسے تھماتے ہوئے بائیک پر بیٹھنے لگی۔

جبکہ اس نے سر ہلا کر جواب دیا اور بائیک اسٹارٹ کر دی۔

وہ سیدھا گھر کی طرف ہی آیا تھا۔راستے میں دونوں میں کوئی خاص بات نہ ہوئی تھی۔

جب کہ وہ جو اس کے کندھے پے ہاتھ رکھے ہوئے تھی بائیک کو جھٹکا لگنے کی وجہ سے آج بھی اس کے اوپر آ گئی۔

اس نے اچانک اسے اتنی زور سے بھینچا تھا کہ تاشفین کا دل بھی لمحے کے لیے بے قرار سا ہو گیا۔

کیا کر رہی ہو لڑکی سیدھی بیٹھو۔ایکسیڈنٹ کرواؤ گی کیا۔۔"وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔

سو۔۔۔سوری۔۔۔دھکا لگا۔۔۔۔۔وہ اپنی صفائی میں بولی۔

اب اتنا۔دور ہو کر بیٹھو گی تو دھکا ہی لگے گا نا وہ اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے اٹھاتا اپنی کمر کے قریب سے نکالتا پیٹ تک لایا تھا۔

اور اب اس کا ہاتھ اس کے دل کے مقام پر تھا۔اب مجھے پکڑ کر رکھو گر نا مت دھکا نہیں لگے گا۔

وہ بائیک کو اسپیڈ دیتے ہوئے بولا تو اس نے مضبوطی سے اس کی شرٹ کو تھام لیا۔

exponovels

اب یہ آفس پہن کر جانے کے قابل نہیں ہے شرٹ اس نے اسے بائیک سے اترتے دیکھ کر کہا اور اپنی شرٹ کی طرف اس کا دھیان دلوایا۔

جو بری طرح سے شکن آلود ہو چکی تھی۔

مجھے معاف کر دیجیے یہ غلطی سے ہوا ہے میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔

وہ شرمندہ ہو کر بولی۔

کوئی بات نہیں۔بے بی گرل تم حق رکھتی ہو۔وہ مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامتا اندر لے جانے لگا۔جب کہ وہ اس کی بات سمجھے بنا اس کے پیچھے قدم اٹھانے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے جلدی جلدی کھانا نکال کر ٹیبل پر لگایا تھا جبکہ وہ فریش ہو کر باہر آ گیا۔

یہ لو موبائل فون تمہیں اس کی ضرورت تھی نہ یاد رکھنا یہ تمہاری رشتہ داریاں نبھانے کے لیے نہیں ہے بلکہ میں خود تم سے رابطے میں رہنا چاہتا ہوں اس لئے ہے۔

میں نے اس میں اپنا نمبر سیو کر دیا ہے اور باقی ساری سیٹنگ بھی کر دی ہے۔

باقی اگر کچھ مشکل لگے تو مجھ سے پوچھ لینا۔

وہ موبائل فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس سے بول رہا تھا۔

exponovels

کیاسچ میں یہ میرا فون ہے۔۔۔۔۔؟آپ میرے لئے لے کر آئے ہیں۔۔۔۔۔وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی شاید اسے امید نہیں تھی۔

اب تمھیں دے رہا ہوں تو تمہارے لئے ہی لے کر آیا ہوں نا۔میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لو ویسے تم نے کل رات والے گفٹ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا مجھے۔

کیسا لگا تھا تمہیں میرا وہ گفٹ وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

اچ۔۔۔۔اچھا تھا۔۔۔۔۔لاکٹ کے ساتھ کل رات کی اس کی بے باکیاں بھی یاد آنے لگی تھیں۔

صرف اچھا تھا۔۔۔۔۔؟

نہیں بہت اچھا تھا۔۔۔۔۔"

اس نے جلدی سے بتایا۔

میری پسند ہی بہت اچھی ہے۔

لے لو اپنا گفٹ اس نے ٹیبل پر پڑے فون کی طرف اشارہ کیا جو وہ اٹھانے ہی لگی تھی کہ اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

پہلے مجھے اس گفٹ کے بدلے کچھ دو۔۔۔۔۔۔"کل رات والا وہی بے باک انداز

ک۔۔۔کیا۔۔۔۔۔دوں۔۔۔۔۔۔"؟وہ گھبرا کر پوچھنے لگی۔

ایک ڈمپلز والی پیاری سی سمائل اور ایک پیاری سی مٹھی کس۔۔۔۔۔اس نے فرمائش کی تھی۔

exponovels

پہلے سمائل دو۔۔۔۔۔۔۔"اسے حیران اور پریشان اپنی طرف دیکھتے پا کر اس نے آسانی کی تھی اس کے لئے۔

ج۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔"

پھر سے لفظوں کو توڑنا پھوڑنا شروع کر دیا تم نے مجھے چڑ ہے اس چیز سے وہ اس کی گرفت میں بامشکل کچھ بولنے کی ہمت کر پائی تھی جب وہ اسے ٹوک گیا۔

سمائل کرو۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے بولا۔

تناوش نے بڑی مشکل سے اپنے لب پھیلانے چاہے۔

میں گن پوائنٹ پر نہیں ہنسنے کے لیے کہہ رہا ڈمپلز دکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔۔وہ آنکھیں دیکھاتے ہوئے بولا۔

وہ کوشش کر رہی تھی ہنسنے کی لیکن اس سے نہیں ہو پایا بلا کوئی اس طرح ڈرا دھمکا کر ہنسنے کے لئے مجبور کرتا ہے تاشفین کافی دیر اس کے مسکرانے کا انتظار کرتا رہا اور اسے ہنستے نہ پا کر وہ اس لے لبوں پر جھک گیا۔

اور پھر وہ تھا اور اس کا میٹھا سا لمس۔۔۔۔۔جسے وہ۔ سکون سے محسوس کر رہا تھا۔

پورے حق سے پورے استحقاق سے وہ ان لبوں کی مٹھاس کو خود میں اتار رہا تھا۔

وہ پوری طرح اسے اپنی قید میں لیے ہوئے تھا اس کا ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد اپنا حصار مضبوط کیے اسے خود میں قید کیے ہوئے تھا۔

جبکہ دوسرا اس کے سر کے پیچھے تھا تاکہ وہ اپنا چہرہ اس سے دور نہ کر پائے۔

exponovels

تم مجھے بہت غلط عادتیں ڈالتی جارہی ہو بے بی گرل تمہارے لئے مشکل ہو گا آگے وہ ایک لمحے کے لیے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے بولا اور پھر دوبارہ سے جھک گیا۔

اس کا انداز پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر چکا تھا۔ جبکہ کمر پر بھی اس کا بازو مضبوطی سے حائل ہو چکا تھا اسے اس حد تک شدت دکھاتے پا کر وہ اپنا ہاتھ اس کی گردن پر رکھ چکی تھی۔

وہ اسے خود سے پیچھے ہٹانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

لیکن وہ تو کسی اور ہی جہان میں تھا اسے کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔

وہ پوری طرح سے اسے خود میں قید کر لینا چاہتا تھا۔

اس کے سر کے ساتھ اپنا سر ٹکاتے ہوئے اس نے گہری سانس لیتے اسے بھی سانس لینے کی اجازت دی تھی۔

میرے دشمن کو چھپالو مجھ سے یہ مجھے بہت تنگ کرنے لگا ہے مجھ سے دشمنی مول لے کر بہت پچھتائے گا یہ اس کا انگوٹھا اس کے اپری لب پر بے باکی سے حرکت کر رہا تھا۔

۔بلکہ تم اپنی یہ چہرے کی معصومیت بھی چھپالو کھا جاؤں گا میں تمہیں۔ میرے لئے مشکل بنائیں گے تو سکون سے یہ بھی نہیں رہ پائیں گے۔

اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اس کا دوپٹہ اس سے الگ کر چکا تھا۔ بلکہ خود ہی وہ اس کی شدتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے زمین بوس ہو چکا تھا جبکہ اب وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا۔

اس کی دوسری شرٹ بھی اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے پیس چکی تھی۔

exponovels

لیکن یہاں پر وا کیسے تھی وہ تو دنیا جہان سے بیگانہ اس کو محسوس کر رہا تھا جو اس کی ملکیت تھی۔

وہ پورا استحقاق سے اپنی ملکیت کو چھو رہا تھا عجیب دیوانگی تھی اس کے لمس میں۔ جسے محسوس کرتی وہ بے جان ہوتی چلی جا رہی تھی۔

جب اچانک اس کا فون بجنے لگا۔

اب کسے موت پر گئی ہے۔ وہ غصے سے پیچھے ہٹتے اپنے موبائل پر آنے والی روز کی کال دیکھنے لگا۔

بے بی گرل تم نے مجھے بہت لیٹ کر دیا۔ ایسے کون کرتا ہے۔ تمہارے ڈمپلز اور یہ تل بہت بگڑے ہوئے ہیں انہی میں واپس آ کر سیٹ کروں گا اسے خود سے پیچھے ہٹاتا وہ جلدی سے اپنی شرٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر بھاگا تھا ۔ لیکن جانے سے پہلے سے دروازہ بند کرنے کی ہدایت دینا نہ بھولا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا اتنا سا کام تم لوگوں سے آخر ہو کیوں نہیں رہا۔

کتنا وقت لگا چکے ہو تم لوگ لیکن اب تک وہیں کے وہیں بیٹھے ہو۔

کیا یہ اتنا زیادہ مشکل تھا کہ تم اس کو ابھی تک نہیں کر پائے۔

دوسرے پروجیکٹ پر اس کام کے لئے صرف اور صرف تاشفین ہے اور وہ اب تک ہزاروں آئیڈیاز دے چکا ہے۔

exponovels

لوکیشن شوٹنگ ڈریسنگ تک ہر چیز کے آئیڈیاز وہ دے رہا ہے اور اس پروجیکٹ کے لئے تم لوگوں کے پاس کوئی آئیڈیا نہیں ہے تم لوگوں کو سب کو نوکریوں سے فارغ کر دوں گی میں۔

کیوں دے رہی ہوں میں تم لوگوں کو اتنے پیسے کس کام کے لیے یہاں فارغ بیٹھنے کے لئے۔۔۔۔؟

میں تم لوگوں کو اب صرف ایک ہفتے کا وقت دیتی ہوں۔

اگر تم لوگوں کے پاس کوئی آئیڈیا ہے تو ہی تم لوگ اس پروجیکٹ پر کام کرو گے ورنہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے تم جیسے فضول لوگوں پر اپنا پیسہ برباد کرنے کی۔

میم میرے پاس ایک اچھا آئیڈیا ہے کیوں نہ ہم اس پروجیکٹ کو بعد میں کر لیں۔

کیوں کہ فالحال ہمیں اس کے لئے کوئی بھی آئیڈیا سمجھ میں نہیں آرہا۔

پہلے دوسرے پروجیکٹ پر کام کریں جس کے لیے ہمارے پاس آئیڈیاز ہیں۔

اور اس پروجیکٹ کو ہم اس ٹائم پر شیفٹ کر دیتے ہیں جس ٹائم پر ہم دوسرے پروجیکٹ کو کرنے والے ہیں اس کا مینیجر اسے مشورہ دے رہا تھا۔

نہیں وہ پروجیکٹ میں آرام و سکون سے ٹھنڈے دماغ سے کروں گی اور اس کے بیچ میں میں کسی طرح کا کوئی دوسرا پروجیکٹ شروع نہیں کروں گی۔

اس پروجیکٹ پر کام تب ہی ہو گا جب یہ پروجیکٹ ختم ہو جائے گا میں یہ والی ٹینشن اس پروجیکٹ میں شامل نہیں کرنا چاہتی تھی یہ تعیش کا پہلا پروجیکٹ ہے میں اسے کسی طرح کی کوئی ٹینشن نہیں دے سکتی۔

exponovels

نوروز مجھے کوئی ٹینشن نہیں ہو گی۔ بلکہ میں تو خود چاہتا ہوں کہ میرے والے پروجیکٹ پر جلدی سے جلدی کام شروع کیا جائے تاکہ میں اور بھی آئیڈیاز آپ سے شیئر کر سکوں۔

اس سے پہلے کے روز مزید انکار کرتی وہ بول اٹھا تھا وہ کب سے یہی کھڑا تھا جب سے یہاں آیا تھا روز اپنے ورکرز کو سنانے میں مصروف تھی۔ اس کا دھیان اب تک اس کی طرف گیا ہی نہیں تھا۔

ہاں لیکن اپنے نام پر ان سب کو ڈانٹ سنتے پا کر اسے مزہ آرہا تھا اور یقیناً مفت کی روٹیاں توڑتے انہیں بھی مزا ہی آرہا تھا تبھی ڈیڑھ ماہ سے اس پروجیکٹ پر کام کرنے کے باوجود وہ۔ ٹیم کو کوئی ڈھنگ کا آئیڈیا نہیں دے سکتے تھے۔

آریو شیور وہ اپنا غصہ اور سخت لہجہ شامل کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ تو خود چاہتا تھا کہ اس کی فلم پر جلدی جلدی کام شروع کیا جائے۔

آف کورس۔۔۔۔۔ جس کام کے لیے ہر چیز تیار ہے ہمیں اس وقت کرنا چاہیے۔ اس نے کسی سے کہا تھا تو وہ بھی مسکرا دی۔

اب اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحب نے کہہ دیا ہے تو ہم ٹال کیسے سکتے ہیں۔ وہ ایک ادا سے کہتی مسکرا دی تو وہاں موجود وہ سارے ورکر بھی پر سکون ہو گئے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

روز نے اس کی بات مان کر آج سے ہی اس پروجیکٹ پر کام کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔

exponovels

اس نے پوری ٹیم کو الرٹ کر دیا تھا کہ وہ جلد سے جلد شوٹنگ سٹارٹ کرنے والی ہے لوکیشن ڈریسنگ کے ساتھ باقی بہت ساری چیزیں بھی ڈیسائیڈ ہو چکی تھی۔

بڑے سے بڑا ڈیزائنر تیار بیٹھا تھا اس کے ایک آرڈر پر وہ فلم کے ہیرو ہیروئن اور باقی کی تمام کاسٹنگ کو بھی خبر کر چکی تھی۔

جبکہ باقی چیزوں پر اس کی ٹیم کام کر رہی تھی۔

مزید ایک ہفتے میں اس نے شوٹنگ سٹارٹ کر دینی تھی۔اور وہ جانتا تھا کہ اگلے کچھ دنوں میں وہ بہت زیادہ مصروف ہونے والا ہے۔

جیسے لے کر وہ بہت زیادہ آکسائیٹڈ بھی تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گھر جانے کے بجائے سیدھا مارکیٹ آیا تھا کیونکہ اس نے آج تناوش کے لیے کچھ کپڑے خریدنے تھے۔

پہلے اس کا ارادہ اسے اپنے ساتھ لے کر کچھ خریدنے کا تھا لیکن وہ ضرورت سے زیادہ شرماتی تھی۔حالانکہ اسے شرمانا تو تب چاہیے جب وہ اس کے قریب ہو لیکن اس کے قریب آنے پر تو وہ کانپتی تھی۔

خیر اس کا کانپنا گھبرانا تو وہ جلد اپنے انداز میں بند کر دینے والا تھا فلحال تو اس نے اپنی بیوی کے لئے خریداری کرنی تھی تناوش کی پسند اس سے الگ تھی۔اور اس کی پسند کی چیز پر اسے اعتراض تھا۔اور اس کا اعتراض اسے پسند نہیں تھا

exponovels

اسی لئے وہ خود اپنی پسند سے اکیلے ہی اس کے لیے شاپنگ کر رہا تھا جو اسے سمجھ میں آیا وہ اس نے لے لیا۔ آج زندگی میں پہلی بار وہ دل کھول کر کسی پر خرچ کر رہا تھا۔

اسے اپنے پیسوں کی بہت قدر تھی وہ ایک ایک روپے کو بہت احتیاط سے خرچ کرتا تھا لیکن آج سوال اس کی بیوی پر آیا تو اس نے ساری احتیاط کو سائیڈ پر رکھ دیا۔

اور جو چیز اسے اس کے لئے پسند آئی اس نے خرید ی تھی۔

یہاں تک کہ اس نے ہر وہ چیز بھی خریدی تھی جہاں شاید اس کو اس نے کبھی پہنے دیکھا ہی نہیں تھا۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے اس کی زندگی کا حصہ بننا ہے۔ اسے ساری زندگی اس کے ساتھ رہنا ہے۔

تاشفین کے پاس فیملی نہیں تھی لیکن اب وہ فیملی والا ہو گیا تھا۔

اب اس کی بھی ایک بیوی تھی جو اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر پر رہ کر اس کے آنے کا انتظار کرتی تھی۔

اس کے لیے کھانے بناتی تھی۔ اس کی ضرورت کا خیال رکھتی تھی بے شک ان کی شادی کیسے بھی حالات میں ہوئی ہو لیکن اب وہ اس رشتے کو لے کر بہت سیریس ہو گیا تھا۔

سب کچھ پیک کروانے کے بعد اس نے واپسی کی راہ لی تھی کہ نظر کی سامنے جیولری شاپ کی طرف اٹھ گئی کیا اسے اس کے لئے کوئی اور گفٹ لینا چاہیے اس نے سوچتے ہوئے قدم سامنے اس شاپ کی طرف بڑھا دیے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ دروازہ کھٹکھٹاتا اس کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن اس کی ایک دستک پر دروازہ کھولنے والی پتا نہیں۔ کہاں تھی۔

exponovels

سنو لڑکی۔۔۔۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔۔۔۔۔اس نے پھر سے دستک دی۔

یہ دروازہ کیوں۔ نہیں کھول رہی اسے پریشانی ہوئی۔۔۔۔اس نے جلدی سے ڈوبلیکیٹ کی نکال کر دروازہ کھولا تھا

۔

گھر میں بالکل خاموشی تھی وہ پہلے کچن میں آیا لیکن وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔وہ ہاتھ میں پکڑا سارا سامان صوفے پر رکھتے اس کے روم کی طرف آیا۔

اسے تناوش پر بہت غصہ آرہا ہے تھا کیونکہ وہ تو بس ایک بار دستک پر دروازہ کھول دیتی تھی۔

آج نہ جانے وہ کہاں رہ گئی تھی لیکن کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

وہ جائے نماز پر سجدے میں جھکی ہوئی تھی سجدے سے سر اٹھا کر وہ بیٹھی تو اس کے پر نور چہرے پر نگاہیں رک سی گئی تھی۔

اس کے لب ہل رہے تھے۔جب کہ اس کی نگاہیں مسلسل اس کے لبوں کے تل میں الجھ رہی تھی۔

وہ سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے لگی جب نظر اس پر پڑی۔

آرام سے دعا مانگ لو۔میں نے ڈوبلیکیٹ کی سے دروازہ کھول لیا تھا وہ مسکرا کر بولا تو وہ بھی پر سکون ہو کر اپنی دعا مکمل کرنے لگی۔

وہ اس کا انتظار کر رہا تھا سوچ کر اس نے جلدی جلدی اپنی دعا مکمل کی تھی۔

ارے یہ کیا آرام سے دعا مانگتی کوئی پیچھے پڑا تھا کیا وہ اسے جلدی سے چہرے پر ہاتھ پھیرتے دیکھ کر بولا۔

exponovels

آپ کو بھوک لگی ہو گی نہ میں کھانا لگاتی ہوں وہ اٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

اب اتنی بھی بھوک نہیں لگی کہ دو منٹ انتظار نہ کر سکوں۔

پہلے باہر آؤ میں نے تمہارے لئے شاپنگ کی ہے دیکھ لو پورے دو گھنٹے بازاروں میں جگہ جگہ خوار ہوا ہوں تمہیں سب کچھ پسند آنا چاہیے وہ جیسے دھمکی دے رہا تھا۔

جی۔۔۔۔۔"اس نے بس اتنا کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھا دیے تھے صوفہ بھرا پڑا تھا۔

الگ الگ شاپنگ بیگز اور اتنی ساری شاپنگ دیکھ کر پہلے تو اس کی آنکھیں کھل گئیں وہ سچ مچ میں اس کی تائی امی کے سارے کپڑے پھینکو آنے والا تھا اس نے اندازہ لگا لیا تھا۔

اتنی ساری شاپنگ میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں اس نے بتانا چاہا۔

میں نے کہا اب تم پاکستان سے لائی کوئی چیز استعمال نہیں کرو۔گی وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

لیکن میں پھینکوں گی بھی نہیں اس نے معصومیت سے کہا تھا۔

نو ڈارلنگ پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے ہم آگ لگا کر جلائیں گے۔وہ سکون سے کہتا اس کا بازو تھام کر اسے صوفے پر لے آیا تھا۔جب کہ وہ احتجاج بھی نہ کر پائی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ پہن کر آؤ اس نے ایک بیگ اسے تھماتے ہوئے کہا۔

exponovels

کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو جاؤ جلدی سے چیک کرو سارے چیک کرنے ہیں تم نے۔وہ اس کے سر پر دھماکا کرتے ہوئے بولا کیا وہ اس سے اتنی دفعہ چینج کروآنے والا تھا وہ تو بیگز کی تعداد گن کر رہ گئی تھی

اتنے سارے کیسے چیک کر پاؤں گی میں ایک ایک کر کے کل چیک کر لوں گی آرام سے اس نے ٹالنا چاہا تھا۔

نہیں محترمہ اتنا فارغ نہیں بیٹھا ہوتا میں مجھے کام پر جانا ہوتا ہے۔کل جب تم چیک کرو گی تب میں گھر پر تو نہیں ہوں گا نہ تو میں کیسے دیکھوں گا تمہیں۔

اسی لئے سب کچھ میرے سامنے چیک کرو تاکہ میری محنت کچھ وصول ہو۔

اتنے گھنٹے بازاروں میں خوار ہوا ہوں تمہارے مطابق کپڑے خریدنے کے لئے سب کچھ تمہیں پسند آنا چاہیے تمہاری مرضی کے مطابق ہونا چاہئے۔

بلکہ تم سے کہیں زیادہ وہ میری مرضی کے مطابق ہونا چاہئے۔

اگر آگے جا کر وہ کپڑے مجھے پسند نہیں آئے تو میری محنت تو ضائع ہو جائے گی تم نے سب کچھ ابھی چیک کرنا ہے۔

وہ اپنا لاجک بتاتے ہوئے بولا تو اس نے بڑی مشکل سے ایک بیگ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

یہ والا نہیں ابھی یہ پہن کر آو اس نے وہ والا بیگ لے کر اسے ایک اور بیگ تھما دیا تھا وہ ہاں میں سر ہلا کے اندر چلی گئی تھی۔

سارے بیگ کی تعداد گن کر اس نے اندازہ لگایا تھا کہ سارے کپڑے چیک کرتے تقریبا 2 سے ڈھائی گھنٹے لگ جائیں گے آرام سے۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○

اس نے وہ نیلے رنگ کا سوٹ پہن کر باہر قدم رکھے تو وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا وہ اس کی رنگت پر بہت اچھا لگ رہا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

سنئیں۔۔۔۔۔۔یہ مجھے بہت ٹائیٹ لگ رہے ہیں میرے خیال میں آپ کو اسے میڈیم سائز لانا چاہیے تھا۔

اس نے تبصرہ کرتے ہوئے دوپٹے کو اپنے شانوں پر پھیلایا تھا۔

ہاں تاکہ تم اس کے بیچ میں فٹبال میچ کھیل سکو۔وہ اٹھ کر اس کے قریب آتے ہوئے دوپٹہ اس کے شانوں سے اتار کر اپنے ہاتھ میں تھام کر اسے تفصیل سے دیکھنے لگا اس کا انداز اسے شرمندہ کر گیا تھا۔

یہ پرفیکٹ لگ رہا ہے۔لیکن تھوڑا کھلا ہے بلکہ زیادہ کھلا لگ رہا ہے۔تمہیں تو ایکسٹرا سمال بھی ٹھیک سے نہیں آئے گا۔

وہ اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھتا ٹھیک سے اس کے کپڑوں کا سائز چیک کر رہا تھا جب کہ وہ وہیں کھڑی پانی پانی ہو رہی تھی۔

اب اس سے چھوٹا سائز ہے نہیں اس سے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں۔

تمہارے اس ہڈیوں کے ڈھانچے پر سمال سائز بھی فٹ نہیں ہوتا اور تمہیں میڈیم چاہیے حد ہوتی ہے کسی چیز کی کچھ کھایا پیا کرو۔

exponovels

مانتا ہوں کے آج کل کی لڑکیاں اپنی ڈائٹ کا بہت خیال رکھتی ہیں لیکن تمہیں ان چکروں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اگر تم موٹی بھی ہو گئی تو مجھے چل جاؤ گی۔

چلو اب یہ والا پہن کر آؤ۔۔۔۔۔اس نے دوسرا ڈریس اس کی طرف بڑھایا تھا جسے فوراً اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ اندر بھاگ گئی تھی۔

کیونکہ اس کے سامنے یوں بناڈوپٹے کے کھڑے رہنے اسے بہت عجیب لگ رہا تھا اور وہ جس بے باک انداز سے اسے دیکھ رہا تھا وہ تو مزید اسے کنفیوز کر گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یا اللہ اس کے بازو تو اتنے چھوٹے چھوٹے سے ہیں۔اس نے ڈریس پہن کر خود کو آئینے میں دیکھا تھا۔

نہیں نہیں یہ پہن کر میں ان کے سامنے نہیں جاؤں گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے واپس اندر جانا چاہا۔

جب اچانک نظر بازو پر پڑی۔

یا اللہ تاشفین کا تیسرا دشمن اس نے اپنی کنی سے ذرا اوپر کی طرف ایک چھوٹے سے تل کو دیکھا تھا۔جس کو اس نے آج تک زیادہ نوٹ نہیں کیا تھا۔

اسے تو سچ میں وہ کھا ہی جائیں گے وہ تاشفین کی پچھلی بے باکیاں یاد کرتے ہوئے مزید سرخ ہونے لگی۔

اندر سو گئی ہو کیا اتنا وقت لگتا ہے چینج کرنے میں اسے دروازے کے باہر آواز سنائی دی تھی وہ اس کے کمرے میں تھا

۔

exponovels

جبکہ اس کا دوپٹہ باہر پڑا ہوا تھا بیڈ پر۔ وہ اس لباس میں باہر کیسے جاتی ایک تو بازو نہ ہونے کے برابر تھے ان کپڑوں کے اور دوسرے دوپٹہ بھی باہر پڑا ہوا تھا اور یہ کپڑے تو اس سے پہلے والے کپڑوں سے بھی زیادہ ٹائٹ محسوس ہو رہے تھے

سنیں جی۔۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جب اسے اس کی آواز سنائی دی وہ واش روم کے اندر سے اسے بلا رہی تھی۔

ہاں بولو یہیں پر ہوں میں وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اس کی ایک پکار پر۔

یہ کپڑے پہلے والے کپڑوں سے زیادہ ٹائٹ ہیں اور اس کی سلیوز بھی بہت چھوٹی ہیں آپ میرا دوپٹہ دے دیں۔ وہ التجا کر رہی تھی۔

دوپٹا تو یہاں پر ہے نہیں تمہارا کیسے دوں میں وہ اس کا دوپٹہ بیڈ پر سے اٹھاتا اپنی گردن میں ڈالتا واپس لیٹ گیا تھا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی بلکہ شیطانی مسکراہٹ۔

ٹھیک سے دیکھیں نہ وہی باہر رکھا ہے میں نے بیڈ پر وہ پھر سے التجا کرنے لگی۔

لڑکی مجھے بھوک لگ رہی ہے تمہارا یہ فیشن شو ختم ہو گا تو میں نے کھانا بھی کھانا ہے وہ سختی سے بولا

پلیز آپ دیکھ لیں نا وہی باہر رکھا ہے میں نے اس نے منت کی تھی۔

لڑکی تم باہر آ رہی ہو یا میں اندر آؤں۔ وہ اسے تنگ کرتے ہوئے بولا

جبکہ اس کی دھمکی پر فوراً دروازہ کھل گیا تھا۔ جبکہ تاشفین کی نگاہ واشروم کے دروازے پر گئی تھی جہاں وہ اپنے ایک بازو کو دوسرے بازو پر رکھیں اس کے سامنے آئی تھی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔

exponovels

ہاتھ نیچے کرو کدھر سے ٹائٹ محسوس ہو رہا ہے وہ اس کے سامنے آرو کا تھا۔

نہیں ہاتھ نیچے نہیں کرنا اس نے اپنا ہاتھ مزید بازو پر دبایا تھا۔

کیوں نیچے نہیں کرنا وہ سمجھ نہیں پایا تھا وہ اپنی کنی کو اس سے کیوں چھپا رہی تھی۔

نہیں نا آپ مت دیکھیں۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگا جب وہ پیچھے ہٹ گئی اس کا انداز معصومیت سے بھرپور تھا اور تاشفین کو اس کی معصومیت سے ایک ہی وقت میں محبت اور ضد ہو گئی تھی۔

مجھے کسی کام کے لیے منع مت کیا کرو زہر لگتی ہے مجھے پابندی لگانے والی بیویاں۔ ہاتھ ہٹاؤ وہ ضد پر اتر آیا۔

نہیں نہ آپ نے کہا تھا میرے دشمن کو چھپا کر رکھو۔ ورنہ آپ کھا جائیں گے وہاں آپ کا دشمن ہے۔

وہ کچھ اور بولنا چاہتی تھی اور زبان سے کچھ اور نکل رہا تھا۔

اچھا دیدار تو کرواؤ میرے دشمن کا وہ اگلے ہی لمحے اسے کنی سے پکڑ اپنے قریب گھسیٹ چکا تھا۔

ایسے دشمن سے کون نہ مر مٹے وہ اسے اپنے قریب کر چکا تھا کہ تاشفین کی سانسوں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی جب کہ اس کی نگاہ اپنے دشمن پر تھی۔

اور کتنے دشمن ہیں ایسے میرے تمہارے پاس جنہیں تم نے مجھ سے چھپا کر رکھا ہے۔

وہ خمار آلو نگاہوں سے اس کے بازو پر گرفت جماتا اپنے دشمن کو لبوں سے چھونے لگا تھا۔

بہت سے ہیں۔۔۔۔ وہ کپکپاتے لہجے میں بولی۔

exponovels

میں سب کو دیکھنا چاہتا ہوں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے اپنے مزید قریب کرتا اس کے لبوں کے اوپر موجود اپنے فیورٹ دشمن کو لبوں سے چھونے لگا تھا۔

بے شک اسے اپنے اس دشمن سے بہت زیادہ لگاؤ ہو گیا تھا اس کا اوپری ہونٹ اس کے لبوں میں قید ہو گیا تھا۔

میں چینج کروں۔۔۔۔۔؟

اس نے اس کی قربت میں خود کو بے بس پا کر التجا کی تھی۔

پہلے کھانا کھاتے ہیں بعد میں تم چینج کرنا اس کی کمر میں یوں ہی ہاتھ ڈالے وہ اسے باہر لے جانے لگا۔

نہیں میں دوسرے کپڑ۔۔۔۔۔۔

جو میں لایا ہوں تم وہ ہی پہنو گی۔ یہ کلر میرا موسٹ فیورٹ کلر ہے۔ اور اب سے یہ ڈریس بھی آج تم یہی پہنو گی وہ ضد پر اتر آیا تھا۔

ڈوہٹا۔۔۔اس نے مانگنا چاہا تھا اشارہ اس کی گردن میں موجود اپنے دوپٹے پر تھا وہ جانتی نہیں تھی کہ وہ اس سے اس طرح کا جھوٹ بولے گا۔

لیکن اس بے باک بے شرم آدمی سے کسی بھی چیز کی امید کی جا سکتی تھی۔

نہیں لے کر بھاگ رہا میں تمہارا دوپٹہ دے دوں گا۔ واپس چلو پہلے کھانا کھاتے ہیں۔ وہ اسے یوں ہی کمر سے تھامے باہر لایا تھا۔

exponovels

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کی پرفیوم کی خوشبو اسے اپنی نتھنوں سے ٹکراتی محسوس ہو رہی تھی لیکن احتجاج کرنے کی اجازت وہ دے کہاں رہا تھا وہ اس سے دور ہو ہی نہیں پا رہی تھی۔

بلکہ وہ اس سے جتنا دور ہوتی وہ اتنا اسے اپنے قریب کر لیتا تھا۔

میرا کام شروع ہو چکا ہے۔بس جلد سے جلد میرا کام ہو جائے گا پھر ہم دونوں ہنی مون پر چلیں گے وہ اس کے سر پر دھماکا کر رہا تھا جب کہ وہ ہاتھ روکے اسے سن رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کھانا کھانے کے دوران بھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کھانا کھانے کے بعد اس نے پھر سے سارے کپڑے ٹرائی کرنے ہیں اور اس وقت تو اسے سب سے زیادہ جلدی ابھی پہنے ہوئے لباس کو بدلنے کی تھی۔

میرا دوپٹہ واپس کر دیں نا اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔جو اس کے دوپٹے کو بڑے مزے سے اپنے گلے میں ڈالے اپنے لئے کھانا نکال رہا تھا۔

کیوں دوپٹے کے بنا کیا تمہارا کھانا ہضم نہیں ہو گا۔وہ اس کو دیکھتے ہوئے بے باک انداز میں بولا۔

تائی امی کہتی ہیں سر ننگا کھانا کھانے سے بے برکتی ہوتی ہے۔اس نے بڑی معصومیت سے بتایا تھا۔

اور یقینا یہ بے برکتی والا سبق تمہیں آج ہی یاد آیا ہو گا۔وہ اس کا دوپٹہ اپنی گردن سے نکالتا اس پر پھینکتے ہوئے بولا۔

exponovels

اور کون کون سا سبق پڑھایا ہے اس بڑھیا نے شوہر کے حقوق پڑھائیں ہیں کہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مزید بے باک ہوا تو وہ خاموش رہی۔

لگتا ہے باقی کے سبق بھول گئی ہو۔۔وہ چڑانے لگا

جی نہیں میں اپنی تائی امی کا کوئی سبق نہیں بھولی ہوں۔وہ ناک چڑا کر بولتی اسے بہت کیوٹ لگی تھی۔

جیسا کہ۔۔۔۔۔۔۔؟وہ مزید پوچھنے لگا۔

جیسا کہ وہ بچپن سے ہی مجھے بتاتی تھی کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا وہ مجھے۔ سمجھاتیں تھیں کہ کیا میرے لئے اچھا ہے کیا میرے لئے اچھا نہیں ہے۔وہ بہت اچھی ہیں انہوں نے ہی میری زندگی سنواری ہے

بس۔۔۔۔بس۔۔۔۔" پتہ ہے مجھے تمہاری تائی امی کتنی اچھی تھی چار جماعتیں تو پڑھنے نہیں دی تمہیں اس بڑھیا نے آئی بڑی حمایتی چمچی۔اسے اس عورت کی حمایت میں بولتے اپنی بیوی کی زبان بہت بری لگ رہی تھی۔

ہاں کیوں کہ پڑھائی کا کوئی فائدہ نہیں وہ چاہتی تھیں کہ میں گھر کے کاموں پر دھیان دوں ہر چیز سیکھ جاؤں اور ان کے حساب سے میٹرک پاس تعلیم کافی ہوتی ہے۔

غلط کہتی ہے تمہاری تائی پڑھائی کی بہت اہمیت ہے ہر لڑکی کو پڑھا لکھا ہونا چاہیے تاکہ وہ خود اپنی ذمہ داری اٹھا سکے اس نے بات کاٹتے ہوئے سمجھانا چاہا تھا۔

exponovels

میں نے کون سے شادی کے بعد کوئی نوکری کرنی تھی۔جو میں بہت سارا پڑھتی شادی کے بعد تو لڑکی کی زندگی گھر اور کچن کے کاموں میں ہی گزرتی ہے نہ تو سارے کام مجھے آتے ہیں۔شادی کے بعد یہ پڑھایاں کام نہیں آتی۔وہ یقیناً اپنی تائی کی زبان بول رہی تھی۔

جبکہ اپنے ہی انداز میں بولتی اسے مزید غصہ دلا رہی تھی مطلب اپنی تائی کی فضول سوچ کہ لڑکی کو صرف گھر کے کاموں تک محدود رہنا چاہیے وہ ٹھیک کہہ رہی تھی جبکہ تاشفین کے نزدیک یہ صرف جہالت تھی۔

حد ہے تمہیں پتا ہے لڑکی یہ والا قانون یہاں پر نہیں چلتا کیونکہ یہاں پر صرف شادی تک ہیپی اینڈ نہیں ہوتی شادی کے بعد کے حالات کے بارے میں بھی سوچا جاتا ہے فرض کرو کہ کل گھر واپس آتے ہوئے میرا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور میں موقع پر ہی مر جاؤں۔تو کیا اپنی تائی امی کی جہالت کو فالو کرتے ہوئے اس میٹرک پاس ڈگری کے ساتھ لوگوں کے گھر کے برتن دھو گی۔

یا پھر لوگوں کے گھروں کی صفائیاں کرو گی کیوں کہ میٹرک پاس لڑکی کو اچھی نوکری ملنا تو ممکن ہے نہیں۔

تاشفین نے اس کی تائی امی کی گردان پر اتنا سخت رویہ اپنایا تھا کہ وہ کھڑے کھڑے رونے لگی۔

یہ لو یہاں اتنی اہم بات سمجھا رہا ہوں اور میڈم کے آنسو ہی نہیں رک رہے۔یہ آنسو بہانے کی ٹریک بھی کیا تائی امی سے لے کر آئی ہو۔وہ مزید برہم ہوا تو اس کے رونے میں بھی شدت آگئی وہ اٹھ کر اس کے پاس آرو کا تھا۔

اس وقت تمہاری شکل اتنی معصوم لگ رہی ہے کہ تم پر بہت پیار آرہا ہے لیکن تمہاری عقل پر دل کر رہا ہے لگاؤں دو کان کے نیچے۔مجھ پر یہ معصومیت کے ٹرک چلانے کی ضرورت نہیں ہے مجھ پر ان کا اثر نہیں ہوتا۔

exponovels

وہ اپنے دل پر جبر کرتے ہوئے مزید سختی کرتا اسے یہ سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا کہ اس کے آنسوؤں سے اس کے دل پر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن یہاں تو دل ہی اندر اتھل پتھل ہو رہا تھا۔

پتا نہیں کیوں اب اس لڑکی کے آنسو بھی برداشت سے باہر ہوتے جا رہے تھے۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں اس لیے نہیں رو رہی وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ رگڑتے اسے مزید غصہ دلا گئی تھی کیونکہ اس کا اپنے چہرے پر اس طرح جبر کرنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

تو پھر کیوں رو رہی ہو بے وقوف لڑکی اگر میں صحیح کہہ رہا ہوں میری بات کو سمجھو۔اب اس کے آنسو اسے مزید غصہ دے رہے تھے۔

لیکن اس کے غصہ کرنے پر وہ اور بھی زیادہ رونے لگی۔

بے بی گرل کیا ہو گیا ہے تمہیں اب کیوں فضول میں رو رہی ہو۔۔وہ اسے کندھے سے تھام کر اپنے قریب کر چکا تھا۔

آپ بہت غلط باتیں کرتے ہیں۔اللہ نہ کرے آپ کو کچھ بھی ہو آپ نے ایسا کیوں کہا کے آپ اس کا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور آپ۔۔۔۔۔اللہ آپ کو میری زندگی بھی لگائے۔وہ مزید روتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔

جب کہ اس کے رونے کی وجہ جان کر تاشفین نے اس کے گرد بازو پھیلائے تھے۔

وہی تو میں کہہ رہا ہوں میری جان شادی پر جا کر لائف کی ہیپی اینڈ نہیں ہوتی شادی کے بعد بھی ایک لائف ہوتی ہے

۔

exponovels

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کب کیا ہو جائے ٹھیک ہے میں مرنے کی بات نہیں کرتا۔زندگی مصیبتوں سے بھری پڑی ہے اگر کل ایسا وقت آئے کہ تمہیں اور مجھے دونوں کو نوکری کرنی پڑ جائے تو کیسے فیس کرو گی دنیا کو۔ آج کے زمانے میں انجینئر ڈاکٹر سب ڈگریاں لے کر ہاتھوں پے ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں۔اور تم کہتی ہو میٹرک کی تعلیم بہت ہے۔کنفیڈنس نام کا نہیں ہے تمہیں بہت کچھ سیکھنا ہے تمہیں باہر نکل کر سب کا سامنا کرنا ہے خود میں حوصلہ پیدا کرنا ہے

مجھے تمہارا سہارا نہیں بننا جاناں میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلو تاکہ مجھ پر کوئی مصیبت آئے تو مجھ سے پہلے اس کا مقابلہ تم کر سکو۔

ہاں تو جا تو رہی ہوں میں کالج پڑھائی بھی کر رہی ہوں اتنی موٹی موٹی انگلش کی کتابیں بھی رٹ رہی ہوں پاس بھی ہو جاؤں گی میں لیکن آپ مرنے کی بات تو نہ کریں۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے پھر سے بولی تو تاشفین کو ہنسی آگئی۔شاید اس ٹوپک کو سمجھنا فی الحال اس کے ننھے سے دماغ کے لیے ممکن نہ تھا۔

شکریہ بہت بڑا احسان کر رہی ہو میری ذات پر وہ اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوتے ہوئے اسے مزید اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

کھانا کھالیں نا۔۔۔ٹھنڈا ہو رہا ہے اس کی قربت سے گھبراتے ہوئے وہ بولی تو تاشفین نے اسے گھور کر دیکھا۔

دل کرتا ہے تمہیں کھا جاؤں اور اس کے تل پر انگلی رکھتے ہوئے بولا تو اگلے ہی لمحے وہ اس سے دور ہوئی۔

exponovels

اب یہ مت کہنا کہ کھانا کھانے سے پہلے کس کرنے سے بھی بے برکتی ہوتی ہے۔وہ گھورتے ہوئے بولا جب کہ وہ تو بس جلدی سے جلدی کھانا لگانے کے چکر میں اس کی بہت اہم بات کو اگنور کر رہی تھی۔

تم جس طرح سے میرے جذباتوں کو اگنور کرتی ہو نا۔۔۔۔۔۔"پچھتاؤ گی بہت پچھتاؤ گی۔وہ کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے بولا جب کہ وہ اپنا دوپٹہ سر کے بعد اپنے دونوں بازو پر پھیلاتے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی جبکہ اس کی حرکت پر اسے پھر ہنسی آگئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو آؤ آج کیا اپنے کارٹون نہیں دیکھنے تمہیں وہ جو اسے صوفے پر بیٹھے دیکھ کر اندر کی طرف بھاگنے والی تھی۔اس کی آواز پر رک گئی

نہیں آپ دیکھ لیں میں کل صبح رپیٹ میں دیکھوں گی۔اس نے مسکرا کر کہا تھا تاکہ اس کی چوری پکڑی نہ جائے۔

نہیں میں تو تمہارے ساتھ ہی بیٹھ کر دیکھوں گا یہاں آو وہ اشارے سے اپنے پاس بلانے لگا۔

مجھے نیند آرہی ہے اس نے بے بسی سے کہا تھا۔

ارے میری جان کو نیند آرہی ہے بہت جلدی سوتی ہو نہ تم جاؤ میری جان سو جاؤ۔۔۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں بولنے والا میں یہاں آؤ اور میرے پاس بیٹھو۔وہ اتنے پیار سے بولا کہ اس کو یہی لگا کہ وہ اپنی بات منوانے میں کامیاب ہو گئی ہے لیکن وہ اچانک ہی اپنی ٹون بدل گیا تھا۔

exponovels

آپ مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتے مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے۔مجھے صبح کالج جانا ہے اس نے کالج پر زور دیتے ہوئے کہا۔

ہو گئی ڈرامے بازیاں۔۔۔۔۔۔بہت خوب ایکٹنگ کرتی ہو۔۔۔۔۔ڈائریکٹر ہوں جانو میں لوگوں کو ایکٹنگ کرنا سکھاتا ہوں آنکھوں سے چہرے سے اندر کے حالات جان لیتا ہوں۔آٹھ سال صرف چہرہ پڑھنا سیکھا ہے میں نے اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا۔

آرہی ہو یا میں خود آوں۔۔۔۔۔؟وہ بالکل پر سکون انداز میں بات کر رہا تھا۔

میرا دل نہیں کر رہا تو آپ زبردستی نہیں کر سکتے اگر میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی تو آپ زبردستی کیوں دکھا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

تم ایسے نہیں مانو گی وہ غصے سے کہتا اٹھا ہی تھا کہ وہ بھاگتے ہوئے صوفے پر بیٹھی۔

گھورنا تو بند کریں شہنشاہ گھوریت لگائیں کارٹون نیٹ ورک وہ ذرا فاصلہ پر ہو کر اسے خطاب سے نوازتی نخرے سے بولی تھی۔

جب اس نے فدا ہونے والے انداز میں ریموٹ اپنی ہتھیلی پر رکھ کے سامنے پیش کیا۔

جسے اس نے اگلے ہی لمحے تھام کر چینل چینج کر دیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ بڑے ہی مزے سے تھوڑی دیر میں اپنے شو میں مگن ہو گئی تھی جبکہ اس کی نگاہیں اس کے چہرے کے ایکسپیشنز پر تھی۔

بچوں جیسی معصومیت کے ساتھ وہ بچوں جیسے شوق بھی رکھتی تھی لیکن وہ جانتا تھا وہ اتنی بچی ہے نہیں جیسے تائی امی نے اتنا کچھ سکھا کر بھیجا ہے وہ اگلے سارے مراحل بھی سمجھ چکی ہو گی۔

ٹی وی میں مگن اس کی موجودگی کو وہ پوری طرح فراموش کر چکی تھی جب اسے بازو پر اس کے انگوٹھے کا لمس محسوس ہوا۔اس کا دوپٹہ کب اس کے دشمن کے اوپر سے ہٹا تھا اسے پتہ بھی نہیں چلا۔

پرنس بیچارہ۔۔۔۔۔صحراؤں میں بھٹک۔۔۔۔۔رہا ہے۔۔۔۔۔"اس نے گھبرائے لہجے میں کہتے اس کی طرف دیکھا تو وہ بھی ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر نگاہیں جما گیا جبکہ اتنی ہی تیزی سے اس نے اپنے بازو کو دوپٹے سے کور کیا تھا۔

لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ اس کا دھیان دشمن نمبر تین سے ہٹ کر دشمن نمبر ایک پر لے آئی ہے۔

بریک چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔"مجھے لگتا ہے کل کی اپیسوڈ میں اس کو پرنسس کے بارے میں پتہ چل جائے گا ۔۔۔۔"اپنے آپ کو اس طرح سے دیکھتے پا کر اسے مزید تفصیل سے سٹوری سنائی تھی۔لیکن اس نے جیسے بس ایک لفظ سنا تھا اس کی ساری باتوں میں سے

بریک۔۔۔۔۔۔؟

ہاں وہ بریک چل رہا ہے بریک کے بعد کہانی چلتی ہے نا وہ شاید اس کے بریک لفظ کو سمجھ نہیں سکا تھا۔

exponovels

بریک چلنے دو آئی پرومس میں تمہارا شو بالکل خراب نہیں ہونے دوں گا۔وہ محبت سے کہتا اس کا چہرہ تھامتا اس کے اپری لب کے اوپر تل پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

وہی کل والا بے باک انداز سلگتی سانسں گھمبیر لہجا وہ بری طرح سے اسے مخاطب کر کے پچھتائی تھی۔

وہ بوند بوند اس کے لبوں کی مٹھاس کو خود میں جذب کر رہا تھا جب اچانک ہی شو کے میوزک کی آواز اس کے کان میں پڑی اس نے اگلے ہی لمحے اس کے لبوں کو آزاد کرتے اس کی گود میں اپنا سر رکھ لیا۔

میں نے کہا تھا میں تمہارا شو خراب نہیں ہو گا وہ جیسے اپنے وعدے کا پابند تھا لیکن اب وہ ہوش ہواس میں کہاں تھی جو شو کا آخری حصہ وہ انجوائے کر پاتی۔

اس کی ٹانگیں لرز رہی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے اور اسی وقت ہاتھ کو تھام کر اسے اپنے سر میں رکھ لیا تھا۔

مجھے تو کچھ خاص نہیں لگ رہا تمہارا یہ شو وہ بڑے مزے سے اس کی گود میں سر رکھے تبصرہ کر رہا تھا جب کہ وہ تو ہمت ہی نہیں کر پا رہی تھی اس کے چہرے کی طرف دیکھنے کی اور نا ہی اس کی نظر اب ٹی وی پر تھی۔

اس کے بعد ایک اور شو بھی آتا ہے نہ جو تم دیکھتی ہو وہ جیسے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

ج۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔"اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا۔

او کے تم دیکھو میں بالکل تنگ نہیں کروں گا وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا شاید سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کی بے باکی پر ٹی وی کی طرف دیکھ نہیں پا رہی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

شوکب کا ختم ہو چکا تھا جب کہ وہ ابھی تک اسے ہی بت بنی اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔

ایسا تو ہر گز نہیں تھا کہ اس نے اپنے شو کو پوری طرح سے انجوائے کیا ہو وہ تو ایک لمحے کے لئے بھی شو پر دھیان نہیں دے پائی تھی وہ تو بس اس کی گرم گرم سانسوں کو اپنی کلائی پر محسوس کر رہی تھی کیونکہ اس نے اس کی کلائی کو اپنے چہرے پر پکڑ کے رکھا تھا

جیسے وہ اس کے ہاتھوں کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا ہو۔ تقریبا دس منٹ پہلے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ نیند میں اتر چکا ہے لیکن اب اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اس کا سر اپنی گود سے ہٹاتی یا پھر یہاں سے اٹھ کر کہیں بھاگ پاتی۔

اس نے دوبارہ اسے کپڑے ٹرائی کرنے کے لئے بھی نہیں کہا تھا۔اور اس وجہ سے وہ کافی سکون میں تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا اس کے دل میں ماہرہ بستی تھی وہ کسی اور کی محبت تھا تو پھر اس کے ساتھ یہ سب کچھ۔۔۔۔۔۔کیا اس کے دل میں اس کے لیے کوئی گنجائش تھی۔

کیا وہ یہ رشتہ نبھانا چاہتا تھا۔وہ بات بات پر اس کے قریب آتا تھا اسے چھوتا تھا اس کا بے باک انداز اسے گھبراہٹ میں مبتلا کرتا تھا

وہ بچی نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ اسے اس شخص کی بیوی بنا کر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اسے رخصت کیا گیا ہے وہ اس رشتے کے ساتھ ساتھ اپنے اور اس کے رشتے کے ہر تقاضے کو سمجھتی تھی۔

exponovels

اور وہ یہ بھی سمجھ چکی تھی کہ تاشفین کے اس کے اتنے قریب آنے کا کیا مطلب ہے۔وہ کبھی اس کے لیے گفٹ لا رہا تھا تو کبھی شوپنگ کر رہا تھا اور کبھی خود ہی اسے لے کر شاپنگ پر نکل جاتا اور اب تو اس نے اسے کالج میں بھی داخلہ دلوا دیا تھا۔

اتنی ساری کرم نوازیوں کا آخر کیا مطلب تھا۔کیا وہ اس رشتے کو نبھانے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا تھا یا پھر وہ اسے یہاں سے بھیجنے سے پہلے کوئی ایسی چوٹ دینا چاہتا تھا۔جس سے وہ اپنے باپ سے اس کی غلطی کا بدلہ لے سکے۔

کیا وہ اسے محبت کے نام پر استعمال کرنا چاہتا تھا۔یا صرف اس کے جسم کو نہیں بلکہ اس کی ذات کو بھی برباد کر دینا چاہتا تھا۔

ہاں اس نے اپنے باپ سے کہا تھا پچھتائیں گے آپ اس لڑکی کو میرے ساتھ بھیج کر چھ مہینے کے بعد روتی ہوئی آئے گی۔

ہاں وہ اسے رولانے کے لئے ہی تو لے کر آیا تھا لیکن اس کا یہ محبت بھرا انداز یہ اتنی مہربانیاں ان سب کا کیا مطلب تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

اس کی محبت کوئی اور تھی وہ شادی کسی اور سے کرنا چاہتا تھا یہ تو صرف ایک وسیلہ تھی اس کی جائیداد اس تک پہنچانے کا تو کیا یہ سب کچھ جھوٹ تھا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں نہ جانے کب صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی تھی نیند کب اس پر حاوی ہوئی وہ نہیں جانتی تھی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے کافی دیر سے اپنے موبائل کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن آنکھیں کھولنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا ایک میٹھی سی مہک اس کے آس پاس تھی۔

اور چہرے پر اس کا نازک سا ہاتھ۔تاشفین اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ جی رہا تھا جب اس فون والے نے اس حسین لمحے سے واپس دنیا میں لا پٹکا اس نے ناگواری سے ٹیبل پر پڑے فون کو دیکھا۔

اور پھر ایک نظر اس قاتل حسینہ کو جو سچ میں اس کا قتل کر دینے کا ہی ارادہ رکھتی تھی۔ کبھی اپنی معصومیت سے تو کبھی اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے اور پھر اس کے پاس تو تین تین دشمن بھی تھے اس کے۔ناجانے اور کتنے دشمنوں کی فوج اس سے چھپا کے رکھی تھی۔

اسے اس کا معصوم لہجہ یاد آیا"اور بھی بہت سے ہیں" یہ جملہ بول کر اس نے اس کے دل میں ہلچل مچادی تھی وہ تو بس اپنے سارے دشمنوں کا دیدار کرنے کو بے تاب ہو گیا تھا۔

فون بج بج کر بند ہو گیا تھا تاشفین نے بھی جاننے کی کوشش نہ کی کہ کون فضول شخص اس کا یہ خوبصورت وقت برباد کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ آہستہ سے اس کی گود سے سر اٹھاتا اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں بھرتے اس کے کمرے کی طرف جانے لگا۔

نہیں جاناں آج یہ خوشبو میری دسترس میں رہے گی تم کہیں نہیں جاسکتی اور مجھ سے دور تو ہرگز نہیں۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے کمرے کے بجائے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

exponovels

اپنے پیر سے دروازے کو بند کرتا ہوا وہ بیڈ کی طرف آیا تھا دل میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی اس کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے اس نے آہستہ سے نامحسوس انداز میں اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی قید میں لیا۔

اور اپنے دشمن اول کو پیار سے چھوتے ہوئے وہ اس کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھ گیا۔

تمہاری ایک ایک سانس کو میں اپنے لبوں سے محسوس کرنا چاہتا ہوں۔اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے وہ اسے خود میں قید کر گیا تھا۔لیکن یہ حسینہ نیند کی بڑی پکی ثابت ہوئی تھی۔شروع میں تو اس نے احتیاط برتی تھی لیکن اب اس کی گرفت کافی سخت تھی لیکن اس کی سخت گرفت میں بھی وہ جاگی نہیں تھی۔

تمہاری نیندیں میرا بہت فائدہ کروائیں گی وہ مسکراتے ہوئے لائٹ آف کرتا آنکھیں موند گیا تھا۔کیوں کہ اس کی زندگی اس کی پناہوں میں آرام فرما تھی جھٹکا تو اس کو صبح لگنا تھا جب وہ اس کے کمرے سے جاگتی وہ تو اس کے بہانوں کا منتظر تھا جو اس سے دور جانے کے لیے وہ کرنے والی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اذانوں کی آواز کے ساتھ اس کی آنکھیں کھلی تھی۔

اپنے آپ کو انجان جگہ پر پا کر اس نے ہر طرف نگاہیں گھمائی تھی ہلکی ہلکی روشنی میں اسے کمرا کچھ انجان لگا تھا۔

وہ اس کمرے سے اتنی زیادہ بھی انجان نہ تھی ہر روز اس کمرے کی صفائی کرتی تھی لیکن وہ یہاں کیسے آئی۔

اس کا ذہن ابھی پوری طرح سے بیدار نہیں ہوا تھا۔

exponovels

اسی لئے اب وہ سوچ میں گم تھی کہ آخر وہ یہاں اس کمرے میں آئی کیسے ہے۔

اس نے اپنے ذہن پر زور ڈالا تو دماغ میں کل رات والا واقعہ گھومنے لگا۔

وہ اس کی گود میں سر رکھے یوں ہی سو گیا تھا اور پھر اس نے بھی اپنا سر وہی صوفے پر رکھا تھا۔

لیکن کب اس کی آنکھ لگ گئی وہ نہیں جانتی تھی اور اس کے بعد وہ اب جاگ رہی تھی اس کے کمرے میں۔

یقیناً وہی اسے یہاں لے کر آیا تھا لیکن کیوں۔۔۔؟ اپنے آپ کو اس کمرے میں پا کر وہ اچھی خاصی کنفیوز ہو گئی تھی وہ تو پہلے ہی دن اس کا اپنا کمرہ الگ کر چکا تھا۔

تو پھر کل رات کو وہ اسے یہاں کیوں لے کر آیا تھا۔۔۔۔؟

وہ تو پہلے دن ہی سے اپنی بیوی کو قبول کرنے سے انکار کر چکا تھا وہ پہلے دن ہی اسے اس کی اوقات بتا چکا تھا تو اب وہ کیوں اسے یہاں لے کر آیا تھا۔۔۔۔؟

وہ پوری طرح سے الجھ رہی تھی کیا چل رہا تھا اس شخص کے دماغ میں اس کی اتنی قربتیں اور اب دن بادن اس کا اپنی طرف کھنچاؤ وہ اسے سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

جب اسے اپنے پیٹ پر اس کا ہاتھ محسوس ہوا وہ ایک لمحے کے لیے گھبرا سی گئی تھی ایک سنسنی سی اس کے جسم میں دوڑ گئی تھی۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا یہ تو اس نے اب تک محسوس ہی نہیں کیا تھا۔

exponovels

اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں آنکھیں بند کیے وہ چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ لئے گہری نیند سو رہا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر اس کے چہرے کو دیکھتے رہی۔

وہ شخص بے تحاشا حسین تھا وہ یوں ہی تو نہیں اس کے خوابوں کا شہزادہ بنا تھا۔

یوں ہی تو نہیں وہ بچپن سے اس کے دل دماغ میں بستا تھا۔

اس نے تو بچپن سے ہی اسی کو سوچا تھا اسی کو چاہا تھا اس کے علاوہ کسی کے بارے میں سوچنے کی اجازت اسے اس کا دل دیتا ہی کہاں تھا۔

چھوٹی سی عمر میں ہی تائی امی نے بتا دیا تھا تمہارا شوہر نیویارک میں ہے۔

اگر وہ تمہیں اپنا کے لے جاتا ہے تو ٹھیک اگر نہیں تو ساری زندگی اسی گھر میں رہو گی لیکن کسی اور کے ساتھ تمہیں رخصت نہیں کرونگی۔

تمہارے تایا کو بہت شوق تھا تمہیں اپنے بیٹے کے ساتھ بہانے کا۔

تو وہ تمہیں یہاں سے لے کر جائے گا ورنہ ساری زندگی تمہیں اس گھر میں رہنا ہو گا۔

اس کے پاس موبائل فون نہیں تھا اور نہ ہی اس نے کبھی ایسی ضد کی تھی۔

اور نہ ہی اسے کبھی ضرورت محسوس ہوئی تھی لیکن تائی امی کے چھوٹے بچے اکثر اسے وارق کے فون سے چوری چوری اسکی تصویریں نکال کر دکھایا کرتے تھے۔

exponovels

اور بتایا کرتے تھے کہ وہ ایسا دکھتا ہے ایسا لگتا ہے انہوں نے فیس بک انسٹا گرام اور نا جانے کہاں کہاں اسے فالو کر رکھا تھا۔

وہ زندگی جینے والا شخص تھا جہاں جاتا تھا وہاں کی تصویریں اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر پوسٹ کرتا رہتا تھا جس سے تایا ابو کو بھی اس کے بارے میں پتہ چل جاتا اور باقی تو تایا ابو ویسے بھی اس پر نظر رکھتے تھے۔

بے شک وہ ان کے پاس رہے یا ان سے دور رہے ان سے ٹھیک سے بات بھی نہ کرے لیکن وہ کبھی بھی اس سے غافل نہیں ہوتے تھے۔

یہاں تک کہ جب وہ ہوسٹل میں تھا تب تایا ابو نے اس کی ماں پر کیس بھی کروایا تھا لیکن اس وقت اس نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس رہنا چاہتا ہے۔

اور اس بیان کی وجہ سے وہ بری طرح سے ہار گئے حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ کسی کے پاس نہیں رہنا چاہتا تھا نا اپنے باپ کے پاس نہ اپنی ماں کے پاس

وہ رشتوں پر سے اپنا یقین ہی گوا بیٹھا تھا اسے کسی سے محبّت نہ تھی وہ اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزار رہا تھا اکیلے تنہا۔

لیکن اب پلیز اس کے دماغ میں یہ خیال کیسے آیا کہ اس کی بیوی ہے اور اسے اپنی بیوی کے ساتھ رہنا ہے بلکہ یہاں تو وہ اسے کسی اور مقصد سے لے کر آیا تھا۔

exponovels

اتنا جلدی اس کا ذہن بدل نہیں سکتا۔اس کی سوچ کچھ اور تھی وہ یہاں اسے اپنے ساتھ بسانے کے لیے نہیں بلکہ اسے برباد کرنے کے لیے لایا تھا وہ چاہتا تھا کہ اس کا باپ اپنے فیصلے پر پچھتائے۔

اس کا مقصد صرف اور صرف اپنے باپ کے فیصلے کو غلط ثابت کرنا تھا تو اب ان سب چیزوں کا کیا مقصد تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا اپنی سوچوں سے تنگ آ کر اس نے اس کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ خود پر سے ہٹانا چاہا جب اسے اس کی گرفت سخت محسوس ہوئی۔

اس نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا وہی سکون تھا اس نے پھر سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس کا ہاتھ کافی بھاری محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سو نا رہا ہو بلکہ جان بوجھ کر رہا ہو۔

اس نے اسے جگائے بنا ایک اور کوشش کی لیکن اس دفعہ بھی وہ ناکام رہی لیکن اس دفعہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی جو اس سے چھپی نہ رہ سکی۔

آپ جاگ رہے ہیں پھر ہٹائیں اپنا ہاتھ میرے اوپر سے اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ اب بھی اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے تھا لیکن اس کی سخت آواز پر اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے اسے ایک جھٹکا دے کر اپنے مزید قریب کر لیا۔

دور سے مجھے سمجھ میں نہیں آتی تمہاری باتیں۔ بات کرتی ہو تو پاس آ کر کیا کرو اتنی اچھی نہیں ہے میری سننے کی حس۔

exponovels

وہ اسے اپنے بازوؤں میں دبوچتے ہوئے اسے خود سے لگا گیا تھا۔

آپ کیا کر رہے ہیں پلیز چھوڑیں مجھے وہ اچھی خاصی بوکھلا گئی تھی اس کے بازو کے تنگ حصار میں۔

اس کی جان لیوا قربت پر وہ گھبرائی ہوئی تھی لیکن اس کو کون سا کوئی فرق پڑتا تھا وہ تو بس اسے اپنے قریب کیے اس کی میٹھی میٹھی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا۔

یہی تو مسئلہ ہے تمہارا میری فیلنگ سمجھتی ہی نہیں ہو۔ خدارا اب کانپنا مت شروع کر دینا تمہارے کانپنے والا سسٹم مجھے بالکل پسند نہیں۔

یار انسان ہوں کوئی جن تھوڑی ہوں جو تمہیں کھا جاؤں گا۔ وہ اسے بیڈ پر گراتا خود اس کے اوپر جھکے ہوئے تھا۔ جبکہ اس کی قربت اسے نروس کر رہی تھی

آپ جن نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑے راکشس ہیں دیو ہیں چھوڑیں مجھے باہر جانا ہے مجھے۔۔۔

وہ مزاحمت کرنے لگی تھی جبکہ اس کا یہ انداز اسے جہاں اچھا لگ رہا تھا وہیں اس کے مزاحمتیں اسے بری بھی لگ رہی تھی۔

سیدھی پڑی رہو یہ اچھلنا کودنا بند کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

اور کیا کہا تم نے میں راکشس ہوں دیو ہوں تو پھر مجھے اس پری کو خود میں قید کر لینے دو۔

تاکہ میں یہ الزام دل و جان سے قبول کر سکوں وہ مزید اسے تنگ کرتے ہوئے بولا تھا۔

exponovels

اور ساتھ ہی ساتھ وہ ایک ہی لمحے میں نہ جانے کتنی بار اس کے تل کو اپنے لبوں سے گھائل کر چکا تھا۔اس کا چہرہ شرم وحیا سے سرخ ہو چکا تھا اور اس کا یہ شرماتا گھبراتا روپ ہی تو اسے اسے مزید تنگ کرنے پر مجبور کر رہا تھا

جب کہ اس کی باتیں اور بے باک حرکتیں اسے اور بھی زیادہ خوفزدہ کر رہی تھی پتہ نہیں اسے یہاں کیوں لے کر آیا تھا۔۔۔۔

ابھی تک تو اسے اسی سوال کا جواب نہ ملا تھا جب کہ وہ تو مزید اسے تنگ کرنے لگ گیا تھا۔

پلیز چھوڑیں نا مجھے مجھے نماز پڑھنے جانا ہے اس نے منت کرتے ہوئے کہا۔

مجھ سے جان چھڑانے کے لیے اللہ کا نام لے رہی ہو شوہر کو ناراض کر کے خدا کو مناؤ گی۔

تو ثواب نہیں ملتا گناہ ملے گا۔

تم نے سنا نہیں ہے خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے جس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ پتا نہیں کون سے لاجک دے رہا تھا۔

تو اس حساب سے تو آپ مجھ سے راضی ہی نہیں آپ تو مجھے یہاں صرف مجبوری کے تحت لے کر آئے تھے نہ میری ذات سے آپ کو کیا واسطہ ہے۔

میں آپ کے سر پر مسلط کی گئی ہوں آپ کے ساتھ زبردستی مجھے باندھا گیا ہے۔

اور مجھے تو ویسے بھی آپ چھے مہینے کے بعد چھوڑ دیں گے نہ تو پھر بہتر ہے آپ کو منانے میں ٹائم ویسٹ کرنے کے بجائے میں اسی کو مناؤ جو دنیا اور آخرت دونوں میں میرے ساتھ ہے۔

exponovels

وہ ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ ہٹاتی تیزی سے اس کے قریب سے اٹھتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وہ حیران و پریشان اس کی باتوں کو سوچنے لگا تھا کیا کہہ کر گئی تھی وہ کیا مطلب تھا اس کی باتوں کا۔

وہ بچہ نہ تھا جو سمجھ نہ سکا تھا لیکن پھر بھی اپنی ہی کہی یہ ساری باتیں اس کے لبوں سے سن کر اسے بہت تکلیف ہوئی تھی نہ جانے اسے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی ان سب باتوں سے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین اس کے پیچھے ہی اس کے کمرے میں آیا تھا جب کہ وہ نماز کی نیت باندھ چکی تھی اور اس کے بیڈ پر لیٹ کر کے اس کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

اسے اتنا غصہ کیوں آ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن تناوش کی باتوں نے اسے بہت پریشان کر دیا تھا۔

یہ تو وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے اور وہ اپنے فیوچر کو لے کر کتنی زیادہ پریشان ہے۔

اور اس کی پریشانی غلط نہیں تھی اس نے خود اسے اس حال میں پہنچایا تھا اپنی باتوں سے اسے اتنا ہرٹ کیا تھا وہ اس کے بارے میں اچھا سوچتی بھی کیسے۔۔۔۔۔؟

وہ کافی دیر اس کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرتا رہا لیکن آج اسے نجانے کیا کیا دعاؤں میں مانگنا تھا کہ اس کی دعا ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

وہ اتنی مگن تھی اپنی دعا میں اس کی موجودگی کو پوری طرح سے نظر انداز کر گئی تھی۔

exponovels

لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اسے محسوس کر چکی ہے اسے اندازہ ہے کہ اس کمرے میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی ہے اس کی آنکھیں بند تھی۔یقیناً اپنے خدا سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

یہ وقت اسے تنگ کرنے والا ہر گز نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ نہ تو کمرے سے باہر گیا تھا اور نہ ہی اسے ڈسٹرب کیا تھا وہ اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا اور آخر کار شاید اسے خود ہی اس پر ترس آ گیا تھا۔

وہ نماز سے فارغ ہوتی جائے نماز اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھ کے باہر نکلنے لگی جب اسے اس کی آواز سنائی دی۔

میں کیا تمہیں گدھا لگتا ہوں جو کب سے تمہاری نماز ختم ہونے کا انتظار کر رہا ہوں اور تم مجھے اگنور کر کے باہر جا رہی ہو اسے بہت برا لگا تھا۔

اسے اہمیت لینا پسند تھا وہ جہاں بھی جاتا تھا ہر محفل کی جان بن جاتا تھا۔اس نے اگنور ہونا سیکھا ہی کہاں تھا کہ وہ اپنی بیوی کی اگنورنس کو برداشت کر پاتا۔

مجھے ناشتہ بنانا ہے وہ بس اتنا کہہ کر کمرے سے نکل گئی تھی لیکن اس کے غصے کو مزید ہوا دے دی گئی تھی وہ غصے سے اس کے پیچھے لپکا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے اسے پیچھے سے آتے بازو سے دبوچ کر اپنے بالکل قریب کرتے ہوئے خود سے لگایا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اگنور کرنے کی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔

exponovels

دو دن اہمیت کیا دے دی تم تو سر پر چڑھنے لگی ہو تمہیں سمجھ میں آ رہی ہے نا میری فیلنگز تمہیں پتا چل گیا ہے نہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں تو پھر یہ نخرے کس چیز کے دکھا رہی ہو۔

اور کیا کہا تم نے تمہیں یہاں سے جانے دوں گا چھے مہینے تو کیا چھے صدیاں بھی تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی۔

جیو گی تو میرے ساتھ مرو گی تو میرے ساتھ تمہاری سانس سانس پر میرا حق ہے میرے پاس رہو گی ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی میری بیوی بن کر۔

اپنے دماغ سے یہ بات نکال دو کہ تم کبھی بھی مجھ سے دور ہو سکتی ہو یہاں گھر بسانے کے لئے آئی تھی میرے ساتھ۔

تو پھر بسا و اس گھر کو سنوار و اس گھر کو یہ تمہارا گھر ہے۔

یہی رہنا ہے تمہیں زندگی بھر۔

خود سے دور نہیں جانے دوں گا تمہیں بیوی ہو تم میری وہ اپنا سخت ترین لہجہ اچانک نرم کر چکا تھا بلکہ بہت نرم کر چکا تھا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ محبت کی شدت سے بول رہا تھا۔

تم کہیں نہیں جا سکتی ہمیشہ میرے پاس رہو گی۔اس نے آہستہ سے تھام کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔اس کی گرفت میں وہ حل تک نہیں پائی تھی۔

لیکن آپ نے تایا ابو سے۔۔؟

مت لو نام کسی تیسرے کا صرف میں اور تم ہمارے بیچ کبھی کوئی نہیں آئے گا میں نہیں یاد کرنا چاہتا کسی کو بھی۔

یہ میری اور تمہاری زندگی ہے کوئی ہماری زندگیوں کا فیصلہ نہیں کرے گا۔

exponovels

ہم خود فیصلہ کریں گے آج کے بعد کوئی تیسرا ہمارے بیچ نہیں آئے گا بھول جاؤ سب کچھ۔

صرف میں اور تم بہت جلد ہم اپنی نئی زندگی کی شروعات کریں گے۔

لیکن آپ تو مجھے چھوڑنے والے۔۔۔۔۔۔۔"

کبھی نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں اس کنڈیشن میں ہوں کہ تمہیں چھوڑ پاؤں۔ دیکھ نہیں رہی ہو اتنے دنوں سے میری حالت۔ پاگل ہو رہا ہوں میں وہ اپنی حالت پر ہنستے ہوئے بولا۔

تمہیں چھوڑ دیا تو سانس لینا چھوڑنا پڑ جائے گا۔ وہ اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھتے سرگوشی نما آواز میں بولا

نا۔۔۔۔۔ شتہ۔۔۔۔۔ اس کی قربت میں وہ گھبرا کر بولی تھی۔۔

کوئی اور اچھا سا بہانہ لے کر آؤ پھر چھوڑوں گا اس کی کمر کے گرد ہاتھ تنگ کرتا اسے خود سے جوڑ چکا تھا۔

ان کی دھڑکنیں ایک دوسرے کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔

تاش۔۔۔۔۔۔۔ وہ کچھ بولنا چاہتی تھی جب وہ اس کے لبوں پر قفل لگاتا اس کی سانسوں کو خود میں جذب کرنے لگا۔

اس کی باہوں کے حصار میں وہ بالکل بے جان سی ہو گئی تھی اگر اس کا سہارا نہ ہوتا تو وہ گر چکی ہوتی۔

اس کے سانس تھمنے لگی تھی۔ لیکن اسے تو کوئی ضد ہی سوار تھی شاید وہ سانسوں کے ذریعے اس کا دل بند کر دینا چاہتا تھا۔

وہ اس کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا چاہتا تھا کیا وہ سچ میں اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا تھا۔

یا اس کے دماغ میں کچھ اور چل رہا تھا وہ کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

exponovels

جب اچانک وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے وہیں باہر صوفے پر لے کر آیا تھا اسے صوفے پر لٹاتے ہوئے بنار کے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

وہ ایک بار پھر سے اپنی ہی سانسوں کے لئے اس کی محتاج ہو گئی تھی۔

ذہن پر اس کی باتیں اس حد تک اثر کر رہی تھی کہ وہ احتجاج تک نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ اسے اپنانا چاہتا تھا اس کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا تھا۔

یہی تو اس کے تایا ابو کا خواب تھا۔ اگر تاشفین اس کے ساتھ اپنے رشتے کو نارمل بنا رہا تھا تو پھر وہ کیوں پیچھے ہٹتی۔

ہاں اس کی قربت اسے بے چین کر رہی تھی اس کی بے قراریاں اسے ڈرا رہی تھی لیکن اس مقام پر آ کر وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی اس نے اپنے تایا ابو کو یقین دلایا تھا کہ وہ ان کا بیٹا واپس لے کر آئے گی۔

آج ایک چھوٹی سی امید جاگی تھی وہ اس امید کو توڑ نہیں سکتی تھی۔

اگر تاشفین اس کے ساتھ نارمل رشتے کی شروعات کر رہا تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہ اس کو قبول کر رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ جلد ہی وہ تاشفین کا دل تایا ابو کی طرف سے بھی صاف کر دے گی۔

اس کے ہونٹوں کے بعد اس کی نازک صراحی دار گردن پر اپنے جا بجا لبوں کا لمس چھوڑتے وہ اسے بری طرح سے لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔

لیکن اس نے کسی طرح کا کوئی احتجاج نہ کیا وہ اس کے کندھوں پر سے شرٹ سرکاتا اپنے دشمن کی تلاش میں اس کی گردن کو چوم رہا تھا۔

exponovels

جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

وہ پوری طرح اس میں مگن ہو رہا تھا وہ شاید دروازے کی آواز سن نہیں پایا تھا یا پھر خود ہی جان بوجھ کر اگنور کر گیا تھا لیکن باہر سے آتی مائرہ کی آواز سے تناوش کو اسے ہوش کی دنیا میں لانا پڑا تھا۔

دروازہ کھولو۔۔۔

کوئی خدا کا بندہ یہاں اندر ہے۔۔۔۔۔۔۔

یار پلیز دروازہ کھول دو بہت لمبی فلائٹ لی کر آئی ہوں زیادہ تھکی ہوئی ہوں میرے پیروں میں جان نہیں ہے وہ دروازہ پیٹ رہی تھی۔

جبکہ تاشفین جو اس کے ساتھ اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات جی رہا تھا بدمزہ ہوتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

جب کہ وہ بھی جلدی سے اپنے آپ کو نارمل کرتی اپنے کندھے پر شرٹ برابر کرتی دوپٹے کو شانوں پر پھیلائے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے ایک نظر مائرہ کو دیکھا تھا پھر جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹنے لگا۔

تاشفین کی پہلی محبت اس کی چاہت مائرہ۔۔۔۔۔ہاں وہی لڑکی جس کے لیے وہ اپنے باپ سے لڑ رہا تھا۔

جس کے لیے وہ اس سے شادی کرنے سے انکار کر رہا تھا اسے طلاق دینے جا رہا تھا۔اس کے دل میں ایک غبار سا بھرنے لگا تھا مائرہ کھلکھلاتی تاشفین سے باتیں کرتے ہوئے اندر آ رہی تھی۔

exponovels

جب کہ وہ بس اس کے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔

وہ کیسے اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کر سکتا تھا جب اس کی پرانی زندگی اس کے ساتھ قدم اٹھا رہی تھی۔

مائرہ خوشی سے اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی جب اگلے ہی لمحے وہ اٹھتے ہوئے تیزی سے کچن میں چلی گئی مائرہ ایک لمحے کے لیے وہی پیچھے رہ گئی تھی۔

اسے کیا ہوا اچانک۔۔۔۔۔میرا یہاں آنا کیا اسے برا لگا مائرہ پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

تمہارا آنا اسے برا کیوں لگے گا بے وقوف جاؤ تم چینج کرو وہ ناشتہ بنا رہی ہے ناشتہ کر کے تھوڑی دیر آرام کر لینا تم سچ میں کافی زیادہ تھکی ہوئی لگ رہی ہو اس کمرے میں چلی جاؤ اس نے تناوش کے کمرے کی طرف اشارہ کیا جب کہ وہ کچھ پریشان سی ہاں میں سر ہلا کر تناوش کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتی کھانا بنا رہی تھی۔اسے بہت برا لگ رہا تھا مائرہ کا یہاں آنا۔

پتہ نہیں کیوں مائرہ اسے اتنی بری لگنے لگی تھی۔حالانکہ جب وہ پہلی دفعہ اس سے ملی تھی ویسے اچھی لگی تھی۔اس نے کبھی مائرہ کے بارے میں کچھ برا نہیں سوچا تھا۔

لیکن آج نہ تو اس کا یہاں آنا اسے اچھا لگا تھا اور نہ ہی اس کی اپنے گھر میں موجودا سے اچھی لگ رہی تھی۔وہ اتنی صبح صبح کو یہاں کیوں آئی تھی۔۔۔۔۔"

exponovels

سنو مائرہ کے لیے کوئی ہلکا پھلکا سا ناشتہ بنا دو بے چاری بہت زیادہ تھکی ہوئی آئی ہے۔رات کی فلائٹ کی وجہ سے سیدھی یہی آ گئی ہے۔

کیونکہ اس کے ہوسٹل میں اس وقت اسے کوئی نہیں جانے دے گا۔وہاں کے رولز کافی سخت ہیں سو میرے ٹائمنگ پر آنا جانا ہوتا ہے۔خیر تم سے کیا چھپانا مائرہ کو ہوسٹل سے نکال دیا گیا ہے وہ کچھ دن یہی پر رہے گی کیونکہ اس نے آڈیشن پر جانے سے پہلے انفارم نہیں کیا تھا۔تو اپنے ہوسٹل کی وجہ سے وہ کافی زیادہ ٹینشن میں ہے اور پھر سے وہ آڈیشن میں فیل ہو گئی ہے۔تو اس کو اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے خود ہی آرام کر کے جاگے گی تب اس کو کھانے کا پوچھ لینا۔

اور تم بھی اس کے کمرے میں مت جانا بیچاری ڈسٹرب ہو گی نیند کی بہت کچی ہے۔وہ اس کے ساتھ ہی آتا چائے کیلئے پانی چڑھاتا اسے ہدایات دینے لگا تھا۔

لیکن وہ تو میرا کمرہ ہے وہاں میرا سامان ہے میں تو سارا دن ادھر کے چکر لگاتی رہتی ہوں۔آپ انہیں اپنے کمرے میں ٹھہرا لیں نا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ بول گئی ہے۔

شاید وہ بھول گئی تھی کہ وہ خود بھی تو اسی کے رحم و کرم پر اسی کے گھر میں اسی کے دیئے ہوئے کمرے میں رہتی ہے ۔اس کمرے پر کون سا اس کا کوئی حق تھا۔

exponovels

بے وقوف لڑکی میں اسے اپنے کمرے میں کیسے ٹھہرا سکتا ہوں۔اور ویسے بھی تو اب وہ کمرہ خالی ہی رہے گا اچھا ہی ہے ناوہ رہ لے گی۔اور تمہیں اپنے سامان کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ڈارلنگ میں ویسے بھی آج رات سے تمہیں اپنے کمرے میں شفٹ کر چکا ہوں۔

بھول گئی کل سے تم میرے والے کمرے میں ہی رہ رہی ہو تمہارا سامان بھی ادھر ہی تمہارے سمیت۔۔۔۔۔۔۔وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

اس کی کچھ دیر پہلے والی حرکتیں یاد کر کے اس کا دل ایک دفعہ پھر سے سینے کی دیواریں توڑ کر باہر آنے کو بے چین ہوا

۔

مطلب آپ میرا کمرا انہیں دے کر مجھے اپنے کمرے میں لے آئیں گے۔تو انہیں تو بہت برا لگے گا نہ وہ پریشانی سے کہنے لگی نہ جانے کیوں مائرہ کے بارے میں سوچ کے اس نے برا لگنے لگا تھا۔

اسے برا کیوں لگے گا۔۔۔۔۔۔۔؟وہ حیرانگی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا اس کی بات اسے سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

کیونکہ میں آپ کے کمرے میں رہوں گی تو۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میری بیوی اگر میرے کمرے میں رہے گی۔تو اسے برا کیوں لگے گا اس کی بات کاٹ کر پوچھنے لگا۔

بن گیا کھانا اگر بن گیا ہے تو دے دو یار میں نے کچھ نہیں کھایا کل سے میری حالت خراب ہو رہی ہے اور وہ موٹی چڑیل تین دن سے میرا سامان باہر پھینک کر بیٹھی ہوئی تھی۔

ایک دفعہ میں ہیروئن بن جاؤں سب سے پہلے میں اس ہوسٹل کو خریدوں گی تم دیکھ لینا

exponovels

۔میری زندگی کی نہ سب سے بڑی خواہش ہیروئن بننا تھی لیکن اب نہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش اس ہوسٹل کو خرید کر اس موٹی چڑیل کو دھکے مار کر نکالنا ہے۔

تناشو بے بی میرا سامان اٹھا کر باہر پھینک دیا تمہیں پتا ہے کتنی قیمتی پرفیوم تھی میں نے ایکسٹرا ٹائم جاب کر کے وہ پرفیوم خریدی تھی۔۔۔۔

پھینکنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہو گی وہ پرفیوم کے دکھ میں ہلکان ہوتی معصومیت سے پوچھنے لگی تھی۔

ارے نہیں بے بی ٹوٹی نہیں اس موٹی چڑیل نے چوری کر لی اور میرا اور بہت سارا سامان چوری کر لیا میں اس پر کیس کرونگی میں اپنا سارا سامان لے کر رہوں گی اس سے یاد رکھنا تم میرے ساتھ چلنا پولیس سٹیشن وہ اب کے بار تاشفین کو دیکھتے ہوئے بولی۔

تمہیں آرام کی ضرورت ہے میری جان ناشتہ کرو۔۔۔۔۔۔وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے کرسی پر بٹھانے لگا تھا۔

جب کہ تناوش کی نظر تو اس کے کپڑوں پر تھی اور کپڑوں سے بھی کہیں زیادہ اس کے برہنہ بازوؤں پر۔۔۔کیسے وہ سکون سے چھوٹی سی شرٹ میں بنا آستین کے بازو پہنے آرام سے بیٹھی تھی اس کی پینٹ بھی بہت ٹائیٹ تھی۔

تناوش کو تو اس کے کپڑے دیکھ کر الجھن ہو رہی تھی ایسے کپڑوں میں وہ تو سانس بھی نا لے پائے۔

تم جاؤ اس کا روم تیار کر دو یہ آج سے یہی پر رہے گی اس کا سامان بیگ سے نکال کر اندر الماری میں لگا دو۔اور ہاں تمہارا جو سامان اس کمرے میں پڑا ہے وہ میرے کمرے میں لے آؤ۔

exponovels

نہیں تاشفین میری وجہ سے تمہیں اپنی لائف ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے بے بی میں آج ہی کوئی اچھا سا ہوسٹل تلاش کروں گی۔

بہت اچانک تناوش کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

اسے مائرہ کا فیصلہ بہت اچھا لگا تھا وہ خود ہی جا رہی تھی تناوش کرسی پر بیٹھنے لگی تھی جب تاشفین نے بولا۔

میں نے تم سے پوچھا نہیں نہ تو فضول میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔اپنے مشورے اپنے پاس رکھو اور تم ابھی تک کھڑی کیا ہو جاؤ جلدی سے اس کا کمرہ تیار کرو۔اب کی بار اس نے تناوش کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے کمرے کی طرف چلی گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے یار چسن نا میں چلی جاتی ہوں نا کوئی اچھا سا ہوسٹل دیکھ لوں گی تم بیکار میں میری وجہ سے پریشان ہو رہے ہو ۔وہ اس کے جانے کے بعد تاشفین سے بولی

میں نے کہا مجھے تمہارے یہاں رہنے سے کوئی پریشانی نہیں ہے تو بس کرو مائرہ میں بار بار اپنی باتیں دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔

اب کی بار وہ غصے سے بولا تھا۔

تاشفین ابھی تو تمہاری زندگی شروع ہوئی ہے۔بلکہ ابھی ابھی تو تمہارا رومینس شروع ہوا ہوگا میں تم لوگوں کے بیچ کباب کی ہڈی نہیں بننا چاہتی۔

exponovels

بلکہ ہڈی تو بچاری تمہاری بیوی ہے اتنو سی بیوی کہاں لے کر آئے ہو۔وہ دو انگلیوں کے بیچ کی جگہ دیکھاتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

تھوڑا زیادہ نہیں بتا دیا تم نے وہ اس کی انگلیوں کا فاصلہ کم کرتے ہوئے بولا۔تو وہ کھلکھلا کر ہنسی

نصیب میں ہی اتنو سی لکھی تھی۔اور میں ایک صابر اور شاکر قسم کا انسان ہوں بس خدا کا شکر ادا کر کے رکھ لی۔وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔

ہاں بالکل اتنے تم صابر اور شاکر یہ تو بس تمہارے دل نے تمہیں دھوکا دے دیا ورنہ تم اتنی آسانی سے تو اس بیچاری کے ہاتھ نہیں آنے والے تھے۔

بیچاری وہ نہیں بیچارہ میں ہوں۔تم اپنی ساری ہمدردیاں مجھ تک رکھو صرف شکل سے معصوم ہے۔بہت تنگ کرتی ہے مجھے۔اس نے اپنے چہرے پر مسکینی طاری کی تھی۔

کیا مطلب وہ تم سے پیار نہیں کرتی اس نے بھی ڈرامائی انداز میں پوچھا

وہ صرف اپنے کارٹون کے پرنس سے پیار کرتی ہے۔اتنا ہینڈسم پرنس تو اسے نظر ہی نہیں آتا۔

وہ دونوں باتیں کرنے میں مگن تھے جب وہ ایک بیگ گھسٹتے ہوئے دوسرے روم میں لے کر جا رہی تھی۔

اتنا بڑا بیگ کیا ہے۔۔۔۔؟تم تو کبھی بھی کچھ ایکسٹرا نہیں دیتے نا اس نے تاشفین کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میری بیوی کا سامان ہے تمہیں پتا نہیں ہے جہاں کوئی عورت رہتی ہو ہوا اتنا سامان ہونا نارمل بات ہے۔اس نے بات بنانے کی کوشش کی تھی کیونکہ وہ اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اور تناوش الگ الگ کمرے میں رہتے ہیں۔

exponovels

تم کھانا کھانا شروع کیوں نہیں کر رہے کیا اپنی بیوی کا انتظار کر رہے ہو۔

ہاں وہ ٹھیک سے ناشتہ نہیں کرتی۔اس کے ساتھ ہی کرتا ہوں اس نے مسکرا کر کہا۔

سو رومینٹک۔۔۔۔میں تم لوگوں کے رومانس میں سچ میں ہڈی بن جاؤں گی۔مجھے چلے جانا چاہیے مائرہ نے پھر سے کہا تھا۔

ڈونٹ وری ہمارے پاس رومینس کرنے کے لیے ہمارا کمرہ ہے ہم وہاں آرام سے کر لیں گے اور ہم نے کبھی باہر کرنا ہوا تو تم اپنی آنکھیں بند کر لینا اس نے اسے مشورہ دیا تھا۔

آئیڈیا برا نہیں ہے۔میرے خیال میں مجھے یہیں پر رک جانا چاہیے اب کی بار وہ اسے ناراض ہوئے بنا بولی تو وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس کا سارا سامان نکالتے ہوئے الماری میں لگا رہی تھی لیکن اتنے عجیب و غریب کپڑے اور اتنے بے ہودا کپڑوں کو دیکھ کر اس کا دل خراب ہونے لگا تھا۔

اگر وارق بھائی ان کپڑوں کو دیکھ لیں تو کپڑوں کے ساتھ ساتھ اس مائرہ کو بھی آگ لگا کر مار ڈالیں وہ اچانک ہی منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی تھی۔

اسے عورتوں کی بے شرمی سے بے حد نفرت تھی۔ایک دفعہ ایک پڑوس کی لڑکی ان کے گھر آ کر بیٹھی تو اس نے بھی آؤ دیکھا نہ تاؤ اسے اتنی سنائیں کہ اس کے بعد وہ وارق کے سامنے آنا ہی چھوڑ چکی تھی۔

exponovels

وہ کسی باہر والی کو کچھ بھی کہنے کے حق میں نہیں تھا۔ لیکن اس وقت وہ اس کے گھر میں بیٹھ کر انتہائی بولڈ ڈریسنگ میں دعوت کا سامان بنی تھی۔ اور پھر اس نے وارق کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے انتہائی بے ہودا حرکت کی تھی وہ سمجھتا تھا کہ ہر عورت کے پردے کا سوال اس کے محرم رشتوں سے کیا جائے گا حالانکہ وہ تناوش کا محرم نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اس پر پردے کے معاملے میں کافی سختی رکھتا تھا۔

کیونکہ وہ وارق کی بہن تھی اور وارق کی بہن میں کسی طرح کی کوئی بے شرمی نہیں تھی۔

اور حقیقت تو یہ تھی کہ وارِق اسے کچھ کہے یا نہ کہے لیکن وہ اس سے ڈرتی بہت تھی۔ وجہ اس کی سخت طبیعت تھی ایک تو چھوٹی سی ہی عمر میں تایا ابو کے کاروبار کو سنبھالنے کے چکر میں لگ کر اپنی زندگی کی آزادی اس نے جی ہی نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ سے زمہ داریوں میں گھیرا ہوا تھا

تاشفین کی ساری ذمہ داریاں اس نے تایا ابو کا بیٹا بن کر سنبھالی تھی حالانکہ اس کی طرح وہ بھی تو تایا ابو کا بھتیجا ہی تھا۔

تاشفین کی ماں کو طلاق دینے کے بعد انہوں نے اپنے بڑے بھائی کی بیوہ سے شادی کر لی تھی

۔ وارق عمر میں تاشفین سے ایک سال بڑا تھا۔ اسی لئے اس کا رعب سب پر تھا۔ اس کے سامنے تو تایا ابو بھی نہیں بولتے تھے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سہی ہوتا تھا تایا ابو اور تائی امی کی بھی تین عدد اولادیں تھی اور وقت اتفاق سے چاروں ہی بیٹے تھے۔

exponovels

اسی لیے تائی امی کا سارا دھیان اس پر تھا۔ کیونکہ تائی امی وارق کی سخت طبیعت سے بہت ڈرتی تھی۔ وہ تو تناوش کو چھوٹی عمر سے ہی پردے کا پابند کر چکی تھی۔ وہ مائرہ کا سامان نکالتی مسکراتے ہوئے وارق کاری ایکشن سوچ رہی تھی۔ جب اسے محسوس ہوا کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

یہ کس کو سوچ کر مسکرا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ وہ دروازے پر کھڑے تاشفین کو دیکھ رہی تھی جب اس نے تیوری چڑھا کر پوچھا۔

وارق۔۔۔بھائی۔۔۔۔کو۔۔۔۔اس نے اچانک اس کے پوچھنے پر جواب دیا۔

اور اب کیوں یاد فرمایا جا رہا ہے اپنے وارق بھائی کو وہ اس کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا نہ جانے کیوں اسے وارق کے نام سے اسے چڑ ہوتی جا رہی تھی وہ کیوں بار بار یہ نام اس کے سامنے استعمال کر رہی تھی۔

بس ایسے ہی یہ کپڑے دیکھ کر ان کی یاد آ گئی اس نے ایک چھوٹی سی ٹی شرٹ تھام کر اس کے سامنے کی تھی۔

ایسا کیا ہے ان کپڑوں میں وہ حیرت سے مائرہ کی شرٹ کو دیکھ رہا تھا جو اس کے ہاتھ میں جھول رہی تھی۔

بہت چھوٹی سی ہے نہ جیسے کسی چھوٹے بچے کی ہوا گر وارق بھائی کو پتہ چل جائے نہ کہ یہ کپڑے یہاں کی لڑکیاں پہنتی ہیں۔ اور ایسی ایک لڑکی اس گھر میں بھی رہتی ہے۔ تو وہ مجھ پر اس کا سایہ بھی نہ پڑنے دیں

کیونکہ وارق بھائی کو لگتا ہے ایسی لڑکیوں کے ساتھ رہنے سے بھی نا اچھی لڑکیاں بگڑ جاتی ہیں۔ وہ تو ایک لمحہ بھی مجھے یہاں نہ رہنے دیں بلکہ ابھی اور اسی وقت یہاں سے واپس لے جائیں۔ اس نے بڑے مزے سے وارق کو سوچ کر جواب دیا تھا۔

exponovels

وہ تمہیں لے جائے اور میں تمہیں جانے دوں وہ آئی بروا ٹھا کر الٹا اس سے سوال کرنے لگا۔

ہاں اگر وارق بھائی مجھے لینے کے لیے آئیں گے تو میں تو جاؤں گی نا ان کے ساتھ وہ اس کے انداز کو سمجھ نہیں پائی تھی لیکن اگر وارق اسے لینے کے لیے آتا ہے تو وہ ایک سیکنڈ کو بھی سوچے بنا اس کے ساتھ کہیں بھی جانے کو نکل جاتی۔

میری اجازت کے بنا اس گھر سے پیر تو باہر رکھو ٹانگیں کاٹ کے ساری زندگی کے لیے بیڈ پر بٹھا نا دیا تو تاشفین ابراہیم نام نہیں اور خبردار جو آج کے بعد اس وارق کا نام میرے سامنے لیا۔

وہ کافی سختی سے بولا تھا۔

اس نام سے اب جلن محسوس ہو رہی تھی اس سے زیادہ تو وہ اپنے گھر والوں کا نام لیتی تھی کبھی تایا ابو کبھی تائی امی تو کبھی صدف اور کبھی وارق اس کے خاندان والے ختم نہیں ہوتے تھے۔ جن سے وہ چڑتا تھا۔

اس کی بات پر وہ نگاہیں جھکا کر زمین کی طرف دیکھنے لگی اسے اپنے سخت رویے کا احساس ہوا تھا پتہ نہیں اسے کیا ہوتا جا رہا تھا وہ ہر بات پر اسے ڈانٹا کیوں تھا حالانکہ وہ تو اسے پیار کرنا چاہتا تھا اسے اپنے پاس اپنی باہوں میں قید رکھنا چاہتا تھا خیر چلو آؤ جان ہم چل کر ناشتہ کرتے ہیں وہ اسے دیکھ کر بہت محبت پاش لہجے میں کہنے لگا اور باہر کی طرف قدم بڑھانے لگا جب مائرہ آتی ہوئی نظر آئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آؤ مائرہ تم آرام کرو ہم تب تک ناشتہ کر لیتے ہیں میں نے اسے کالج چھوڑنے جانا ہے جب تک تم جاگتی ہو یہ کالج سے واپس آ جائے گی۔ اینڈ آئی پرومس یہ تمہیں بور نہیں ہونے دے گی اس نے مسکرا کر تناوش کا گال کھینچا تھا۔

exponovels

ہاں میں تو جو کر ہوں ناجوان کی جانو مانو کے سامنے ناچتی رہوں گی کہ یہ بور نہیں ہوں گی۔ان سے کتنی محبت سے بات کرتے ہیں اور مجھے کاٹنے کو دوڑتے ہیں وہ بس سوچ کر رہ گئی۔

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے اس نے بھی بالکل تاشفین کی طرح اس کے گال کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا لیکن اس سے پہلے اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

خبر دار میری بیوی کو ہاتھ مت لگانا یہ صرف میری ہے۔اور اس کے گالوں کی طرف تو جانا بھی مت۔انہیں کھینچنے کا چھونے کا پیار کرنے کا حق صرف میرے پاس ہے۔

اس نے وارننگ دیتے انداز میں کہا تھا۔

تم ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہو ہر اچھی چیز پر قبضہ کر لیتے ہیں اور پھر میرے حصے میں کچھ نہیں آتا۔

گال تمہارے ڈمپل میرے وہ ڈیل کر رہی تھی تناوش تو منہ کھول کر رہ گئی۔اس کی ذات پر ڈیلینگ چل رہی تھی گال بھی میرے ڈمپلز میرے ہاتھ پیر ہونٹ آنکھیں چہرہ سب میرے پوری کی پوری یہ لڑکی میری باقی سب کچھ لے لو۔اس نے بھی آگے سے ڈیل کی تھی یہ ہو کیا رہا تھا تناوش کو تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

باقی سب کچھ تم لے لو بس یہ کیوٹی مجھے دے دو۔اس نے اچانک اسکا ہاتھ تھامنا چاہا۔لیکن تاشفین نے تیزی سے اسے تھام کر اپنے پیچھے چھپا لیا تھا جیسے وہ سچ میں اسے لے کر جا رہی ہو۔

بہت گندی نظر ہے تمہاری میری بیوی پر تم تو اب اس کی طرف دیکھنا بھی مت نکلو تم یہاں سے۔چل کر مجھے گڈ مارننگ کس دو میرا دماغ خراب ہے جو میں سوچ رہا تھا کہ تناوش کو آج کالج سے چھٹی کروا لینی چاہیے تم تو کھا ہی

exponovels

جاؤ میرے پیچھے میری بیوی کو۔وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گیا تھا۔جبکہ وہ زمین میں نظریں گاڑیں بھاگتی ہوئی اس کے ساتھ باہر نکلی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس لڑکی سے دور رہنا تم یہ بری "کوئی" ہے کسی بات کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ اسے کمرے میں لاتا الماری سے اپنے کپڑے نکالتے بولا۔

صبح جب ہم جاگے تھے کیا تمہیں بھی اذان کی آواز سنائی دی تھی۔وہ پلٹ کر اس سے پوچھنے لگا۔

جس پر اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔

یہاں پاس میں صرف ایک ہی مسجد ہے وہاں اسپیکر الاؤ نہیں ہے تو اذان کیسے ہوئی تھی۔وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

میں نے الارم لگایا تھا وہ کیا ہے نہ رنگ ٹیون سے میری آنکھ نہیں کھلتی اذان سے کھل جاتی ہے اس لیے میں اپنے فون پے الارم لگایا تھا کہ صبح فجر کے وقت جاگ سکوں

تمہیں الارم لگانا آتا ہے۔۔۔۔؟وہ متاثر ہونے والے انداز میں بولا۔

کسے نہیں آتا آج کل تو بچہ بھی لگا لیتا ہے۔اس نے سکون سے بتایا جبکہ وہ اسے بتا نہیں پایا تھا کہ اسے نہیں آتا۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے اب وہ کروجو کرنے کے لئے میں تمہیں لے کر آیا تھا اس کے پاس آتے ہوئے بولا۔

کیا کرنے کے لئے۔۔۔۔۔وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

گڈ مارننگ کس۔اس نے الفاظ کو الگ الگ ادا کر کے اسے بتایا تھا۔

exponovels

میرا۔۔۔کالج۔۔۔لیٹ۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر اچانک جھکتا اس کی سانسیں روک گیا تھا۔

جب اچانک مائرہ آگے پیچھے دیکھے بنا ان کے کمرے میں گھس گئی اور اگلے ہی لمحے واپس تیزی سے باہر بھاگ گئی اس نے اس سے الگ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

جہاں مائرہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کہ دوسری طرف منہ کیے کھڑی تھی

میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔وہ یوں ہی دوسری طرف منہ کیے بولی تھی۔

اچھا کیا جو کچھ نہیں دیکھا اب شکل گم کرو یہاں سے ہم بزی ہیں۔۔۔۔وہ سختی سے بولا۔

ہاں ٹھیک ہے تم آرام سے اپنا کام کر کے جاتے ہوئے مجھے بائے بول کر جانا مجھے تمہیں ایک بات بتانی ہے وہ کہہ کر باہر نکل گئی تھی اور جاتے جاتے دروازہ بھی بند کر گئی۔

چھوڑ۔۔۔۔۔چھوڑیں۔۔

۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔انہی۔۔۔۔۔کتنا برا لگا۔۔۔ہو گا

اوو شٹ اپ۔۔۔۔کسی کو اچھا لگے یا برا مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا لیکن تمہارے لبوں کو اپنے لبوں سے چھونا مجھے اچھا لگتا ہے ہمیں کمٹمینیو کرنا چاہیے۔ایک لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا ایک دفعہ پھر سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا۔

exponovels

وہ اسے اپنی باہوں میں قید کیے مدہوشی سے اس کے لبوں پر جھکا ہوا تھا۔

اسے پرواہی نہ تھی کہ آگے پیچھے کیا ہو رہا ہے۔اس وقت اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہ لڑکی تھی۔

اس کا اپنے قریب ہونا تھا۔اسے اپنی باہوں میں قید کئے وہ دنیا جہان بھلائے ہوئے تھا۔

وہ شاید اور کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا بس اس کی گرفت اس کے وجود پر سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی۔

تاش۔۔۔۔فین۔۔۔۔۔۔۔۔کالج۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے وہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولی۔

ابھی وقت ہے وہ کہتا ایک بار پھر سے اس کے تل پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

نہیں ہے۔۔۔۔۔۔تیا۔۔۔۔ر۔۔۔۔ہونا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔۔لیٹ۔۔۔وہ اس کی قربت میں پگلتی کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

تو ایک دن لیٹ چلی جانا کیا فرق پڑ جائے گا وہ اس کے لب و لہجے اور شرم و حیا پر قربان ہوتے ہوئے اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوتا اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔

بہانے ڈھونڈتی ہو نہ مجھ سے دور جانے کے۔۔۔۔۔؟ وہ اس کی مزاحمت پر گھورتے ہوئے بولا۔

نی۔۔۔۔نہیں۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا لیکن اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

نہیں تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو تم جب بھی میرے پاس آتی ہو احتجاج کرنے لگ جاتی ہو۔ تمہیں میرا قریب آنا اچھا نہیں لگتا۔تو صاف بتا دو۔

exponovels

تو میں خود ہی تم۔سے دور ہو جاتا ہوں۔وہ مایوس ہو کر بولا۔

نہیں تاشفین ایسا نہیں ہے۔آپ کا میرے قریب آنا مجھے بُرا کیوں لگے گا۔۔۔۔؟

وہ پریشان سی اپنی صفائی دینے لگی۔

ایسا ہی ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری مزاحمتوں کو سمجھ نہیں پا رہا میں سمجھتا ہوں تم شاید میرے ساتھ اس رشتے کو شروع کرنے کے لئے راضی نہیں ہو۔شاید اس لیے کیوں کہ میں نے تمہارے ساتھ برا سلوک کیا تمہارے یہاں آنے پر میں نے تمہیں تھپڑ مارا۔

لیکن وہ صرف وقتی ری ایکشن تھا۔تم خود سوچ لو کہ جو میرا جائز حق ہے وہ مجھے دینے کی بجائے میرا باپ مجھ سے شرط لگا رہا ہے۔تو کیا میں اس کی بات کو اتنی آسانی سے مان جاؤں گا۔

مجھے بہت زیادہ غصہ تھا ان پر انہوں نے مجھے میرا حق دینے کے بجائے مجھے تمہارے ساتھ باندھ دیا۔

اور افسوس مجھے اس بات کا ہوا ہے کہ صرف میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ تمہارے ساتھ بھی ظلم کیا گیا ہے تمہارے ساتھ زبردستی کی گئی ہے تم تو شاید اس وقت نکاح کا مطلب بھی نہیں سمجھتی تھی جب تمہیں میرے نکاح میں دے دیا گیا۔

سچ ہے میں نے تمہارے بارے میں کبھی نہیں سوچا تمھارے بارے میں سوچنا تو میں نے اب شروع کیا ہے جب تم میری زندگی میں آئی ہو جب میں تمہیں سمجھنے لگا ہوں۔

exponovels

ہاں یہ سچ ہے کہ میں تمہیں بہت اچھے طریقے سے نہیں سمجھتا تم بہت الگ ہو ان سب لڑکیوں سے جن کے ساتھ آج تک میرا واسطہ پڑا ہے۔

تم ان سب سے الگ ہو اسی لئے تو سیدھے دل پہ وار کرتی ہو اور تمہارے یہ ڈمپلز تو مجھے بری طرح سے تمہاری طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اور سب سے زیادہ میرے یہ دشمن جنہیں تم مجھ سے چھپانے کی کوشش کرتی ہو۔ لیکن پھر بھی چھپا نہیں پاتی۔ بہت خاص ہوتی جا رہی ہو تم بہت زیادہ خاص۔

آج کل تمہارے علاوہ میں کچھ سوچ ہی نہیں پاتا۔ میں جانتا ہوں میں نے تمہارا دل دکھایا ہے اس دن تم پر ہاتھ اٹھا کر میں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ اس رشتے کی شروعات نہیں کر سکتی تم کسی طرح کی کوئی امید نہ لگاؤ۔

میں چاہتا تھا کہ میں تمہیں تنگ کروں اور تم یہاں سے بھاگ جاؤ لیکن اب میں ایسا نہیں چاہتا میں تمہارے ساتھ اپنے اس رشتے کی شروعات کرنا چاہتا ہوں۔

ہم ہسبنڈ وائف کی طرح اپنی نئی زندگی کی شروعات کریں گے اب میں مزید تم سے دور نہیں رہ سکتا تمہارا نشہ ہوتا جا رہا ہے مجھے تم دل میں اترتی جا رہی ہو دھڑکنوں میں بستی جا رہی ہو تمہارے بنا اب میرا گزارہ نہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگائے بولے جا رہا تھا جب کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ ان سب باتوں کا کیا جواب دے۔

exponovels

تم بھی میرے ساتھ اس رشتے کی شروعات کرنا چاہتی ہو نا۔۔۔؟ وہ اس کا چہرہ تھامے اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

وہ جھوٹ کیسے بولتی اس نے ہاں میں سر ہلایا تو اس کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

میں جانتا ہوں۔ تم مجھے کبھی بھی ناپسند نہیں کرتی تھی اگر میں تمہیں ناپسند ہوتا تو تم کبھی میرے ساتھ نہیں آتی۔

تمہارے دل میں کہیں نہ کہیں تو میں ہوں لیکن میں پھر بھی تمہارے لبوں سے یہ سننا چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ یہ شروعات کرنے کے لئے تیار ہو۔

وہ آہستہ آہستہ بولتا جیسے اسے اپنی باتوں میں الجھا رہا تھا۔

ہاں تاشفین میں آپ کے ساتھ اس زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہوں میں یہاں اسی لئے تو آئی تھی۔ میں نے بچپن سے صرف آپ ہی کو سوچا ہے۔ ہمیشہ سے تائی امی نے مجھے بتایا تھا کہ آپ میرے شوہر ہیں۔

اور ولی اور احمد تو مجھے آپ کی تصویریں بھی دکھاتے تھے فون پر وہ معصومیت سے بولتی چلی گئی۔

تو بس پھر اسی خوشی میں پیاری سی کس مجھے دے دو تاکہ میں تمہاری باتوں پر یقین کر سکوں اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اچانک فرمائش کر بیٹھا۔

جسے سنتے ہی وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔

یار ایسے مت دیکھو تمہاری معصوم آنکھیں مجھے مزید بہکاتی ہیں۔

exponovels

میں اگلے کچھ مہینوں تک بہت زیادہ مصروف ہونے والا ہوں اگلے ہفتے سے فلم کی شوٹنگ شروع ہو جائے گی پھر ٹائم ہی نہیں ملے گا ہو سکتا ہے وقت پر گھر بھی نہ آسکوں۔

اس لیے تمہیں پہلے ہی بتا دینا چاہتا تھا بہت کچھ کلیئر کرنا چاہتا تھا۔اور میرے خیال میں اب سب کچھ کلیئر ہو چکا ہے ہم دونوں اس رشتے کے لئے دل و جان سے راضی ہیں۔اب ہم مزید اس رشتے کو لٹکائیں گے نہیں اب سے تم میرے پاس ہو گی بہت پاس۔

اور تمہیں مائرہ کے لیے بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس کی مجبوری ہے بس کچھ دنوں میں وہ چلی جائے گی۔

اس نے نہ جانے کیوں اسے مائرہ کے بارے میں بھی بتایا تھا۔

جب کہ وہ سوچنے لگ گئی تھی ہاں سب کچھ کلیئر ہو چکا تھا لیکن مائرہ اس کی ذات اس کی محبت وہ تو سب وہیں کا وہیں تھا۔

وہ اس کی پہلی محبت تھی وہ چاہتا تھا اس کو اس کے لیے وہ اپنے باپ سے لڑ رہا تھا وہ کیسے اسے اپنی زندگی سے نکال سکتا تھا۔

کیا وہ بھول جاتا اسے کیا اس کے بغیر رہ پاتا نہیں ہر گز نہیں وہ کبھی اس کی محبت نہیں بن سکتی تھی۔

وہ مائرہ کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی لیکن ہمت ہی نہیں کر پائی شاید وہ اس کے لبوں سے مائرہ کے لیے محبت بھرے الفاظ نہیں سن سکتی تھی مائرہ اس کے ساتھ کتنی اچھی تھی وہ کتنی نارملی اس سے بات کرتی تھی۔

exponovels

اور اسے ایک جھٹکا تو یہ جان کا لگا تھا کہ وہ ان دونوں کی شادی کے بارے میں جانتی تھی۔

اور سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ بالکل نارمل تھی

۔جیسے اسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔

اور اگر وہ اس کی پہلی محبت ہو کر اسے قبول کرنے کو تیار تھی تو وہ بھی تو اپنا دل بڑا کر سکتی تھی وہ ناامید ہو کر یہاں سے لوٹ کر نہیں جا سکتی تھی۔

یہی اس کا ساتھی تھا اس کی محبت تھا حالات کچھ بھی ہوں۔اسے اس کے ساتھ نباہ کرنا تھا۔وہ طلاق جیسا داغ لے کر واپس نہیں جا سکتی تھی۔

جانے دیں نا پلیز۔۔۔۔۔وہ منتوں پر اتر آئی تو تاشقین جو کب سے اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھ رہا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

اچھا ٹھیک ہے چلی جاؤ لیکن کس لیے بنا تو میں تمہیں جانے دوں گا نہیں۔۔۔۔وہ شرارتی انداز میں بولا۔

وہ تو آپ نے لے لیا نا اس نے جلدی سے کہا تھا۔

ہاں میں نے تو لے لیا لیکن تم نے تو نہیں دیا نا وہ اپنا لوجک پیش کر رہا تھا۔

اور مجھے پتا ہے تم دو گی بھی نہیں اسی لیے تمہاری طرف کس نہ ملنے پر تمہیں ٹیکس میں دو لوں۔گا

وہ دو انگلیاں دکھاتے ہوئے بولا۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔وہ اپنے نازک مومی ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی۔

exponovels

ہاں تو کس کرونا تاکہ ہم ناشتہ کر سکے۔وہ اب بھی اپنی ضد پر قائم تھا۔

چلو ٹھیک ہے یار تمہارے لیے آسانی لپس پر نہیں گال پر کر دو۔لپس پر میں خود کر لوں گا۔

اب جلدی بتاو دو لینے ہیں یا ایک دینا ہے۔وہ تو پورا سودے بازی پر اتر آیا تھا۔

ٹائم نہیں ہے میرے پاس لڑکی میں بھی تمہاری طرح لیٹ ہو رہا ہوں وہ اسے سوچتے پا کر بولا اور اب کی بار بھی اس کے کچھ نہ بولنے پر وہ اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔

اس نے بڑی محبت سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا اور نرمی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چوما اور پیچھے ہٹ گیا۔

کیا یاد کرو گی ابھی تنگ نہیں کرتا تمہیں آؤ ناشتہ کرتے ہیں پھر تیار ہو کر کالج بھی تو جانا ہے۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے سے باہر لے جانے لگا جب کہ وہ خاموشی سے سرخ چہرہ لیے اس کے ساتھ چلی آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے کالج چھوڑ کر چلا گیا تھا جب کہ یہاں آنے کے بعد بھی اس کا دھیان پڑھائی کی طرف نہیں جا سکا تھا۔

وہ مسلسل مائرہ اور تاشفین کے رشتے کو ہی سوچ رہی تھی بیچ میں اس کا دھیان اپنے رشتے کی طرف جاتا تھا۔

اس کا فون بجا تو اس نے فورا میسج کھول کر دیکھا تھا جہاں واٹس ایپ پر ایک نمبر ہسبینڈ کے نام سے سیو تھا۔

اور ڈی پی پر تاشفین کی تصویر تھی۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔؟ میں آفس پہنچ گیا۔اس نے فورا میسج ریپلائی کیا تھا

exponovels

تھوڑی دیر میں کلاس شروع ہونے والی ہے کلاس میں بیٹھی ہوئی ہوں۔

مجھے مس کر رہی ہو۔۔۔۔؟سوال کے ساتھ اداسی اور مایوسی سے بھرپور ایموجی بھی تھا

اس نے بنا سوچے سمجھے فوراہاں ٹائپ کر کے سینڈ کیا تھا۔

ہائے میری جان مجھے اتنا مس کر رہی ہے میں ابھی لینے کے لیے آتا ہوں۔سارا دن ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے وہ ضرورت سے زیادہ ہی خوش ہو کر بولا تھا۔

نہیں نہیں آپ اپنا کام کریں۔اس نے فوراٹائپ کر کے سینڈ کیا کہیں وہ سچ مچ میں یہاں نہ آجائے۔

تمہارے بنا دل نہیں لگتا کچھ کرنے کو دل نہیں کر رہا۔دوسری طرف سے فوررپلائی ملا تھا۔

آپ پلیز اپنے کام پر دھیان دیں اور مجھے میری پڑھائی پر توجہ دینے دیں۔اس نے منت والے ایموجی کے ساتھ میسج لکھ کر سینڈ کیا۔

ہاں اسی لئے تو فون لے کر دیا ہے نہ تمہیں کہ سارا دن تم سے بات کرنے کے لئے ترس جاؤں تمہاری آواز نہ سن پاؤں۔

اپنی تصویر لے کر بھیجو۔۔۔۔۔ایک اور حکم آیا تھا۔

میں کلاس میں ہوں تاشفین اس نے لکھ کر سینڈ کیا جیسے اسے سمجھانا چاہتی ہو کہ وہ اس سے کیا کروا رہا ہے۔

تو۔۔۔۔۔؟اس نے لکھ کر بھیجا

تو یہ کہ مجھے پڑھائی کرنی ہے اور آپ اپنا کام کریں۔

exponovels

لڑکی میں تمہیں آن لائن کس تو کرنے سے رہا ورنہ تمہاری اس بات پر سزا بنتی ہے۔اگر اپنی بھلائی چاہتی ہو تو ابھی سیلفی لے کر بھیجو مجھے۔

اور مجھ سے نہ فضول بحث مت کیا کرو جتنا کہتا ہوں اتنا کیا کرو۔اس کا جواب بہت جلدی آرہا تھا جب کہ اسے ٹائپ کرنے میں کافی مشکل پیش ہو رہی تھی۔

وہ موبائل کا زیادہ استعمال کرتی نہیں تھی بس کبھی کبھی وارق کا فون ہاتھ لگ جاتا تو وہ ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کیا کرتی تھی۔

لیکن یہاں تو اسے اچھا خاصا مسلہ ہو رہا تھا۔

کل کالج سے آکر اس نے فون کا سارا سسٹم سمجھا تھا۔

اسے استعمال کرنا اس کے لئے مشکل نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اتنی تیز ٹائپ نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے اپنی تصویر بنانے کے لئے وہی واٹس ایپ سے ہی کیمرہ آن کرتے ہوئے سیلفی بنا کر اسے سینڈ کر دی تھی۔

جس پر فوراً ہی اس نے کس ری ایکٹ کیا تھا۔

تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو۔وائس میسج آیا تھا۔

میں صبح آپ کے ساتھ ہی آئی تھی۔اس نے جیسے یاد دلایا تھا۔

ہاں تو پیچھے بیٹھی تھی نہ میں نے ٹھیک سے دیکھا نہیں تھا۔

exponovels

اور یہ تصویر تم نے اتنا مسکرا کر کیوں بنائی ہے اپنے ڈمپلز زیادہ شومت کرو کسی کو ان پر صرف میرا حق ہے۔ حق سے بھرا وائس میسج اسے سننے کو ملا تھا حالانکہ وہ ابھی تک ٹائپ کر کے ہی میسج سینڈ کر رہی تھی۔

آپ نے تصویر مانگی میں نے سینڈ کر دی۔ میں نے تو اس لیے مسکرا کر تصویر بنائی تاکہ اچھی آئے۔ وہ تو سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی وہ اس کے میسج کا کیا جواب دے۔

اچھا تو تم چاہتی ہو کہ تم مجھے اچھی لگو۔ وہ اس بات کا بھی اپنا ہی مطلب نکال چکا تھا۔

ویسے تمہیں ایک بات بتاؤں تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو اور پتہ ہے مجھے سب سے زیادہ کیا اچھا لگتا ہے تمہاری مسکراہٹ تمہارے ڈمپلز اور تمہیں پتا ہے مجھے سب سے زیادہ برا کیا لگتا ہے تمہارا وہ تل جو ہونٹ کے اوپر ہے۔

ویسے باقی دو بھی مجھے کوئی خاص پسند نہیں ہیں۔ کیونکہ تم پر تو صرف میرا حق ہے اور یہ کتنے مزے سے تم پر اپنی حکومت جمائے ہوئے ہیں لیکن یہ ہونٹ کے اوپر والا یہ مجھے جیلیس فیل کرواتا ہے

اسے تو چھوڑوں گا نہیں وہ میرا دشمن ہے میں اسے کھا جاؤں گا۔ لیکن مجھے اس پر پیار بھی بہت آتا ہے۔ تم نے اسے ہونٹ کے اوپر ہی کیوں رکھا۔

یہ مجھے میرا رقیب محسوس ہوتا ہے وہ پتا نہیں کیا کیا لکھ کر سینڈ کر رہا تھا۔ اس کے نہ صرف ہاتھ کانپے بلکہ چہرہ سرخ ٹماٹر ہو رہا تھا

میرے ٹیچر آ گئے ہیں میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں اس نے جھوٹ بولا تھا۔

exponovels

ڈارلنگ یہ تمہارے سکول کے ٹیچرز نہیں ہیں جو وقت بے وقت آئے وہ پورے دس بجے کلاس روم میں انٹر کریں گے۔

اس نے سکون سے اس کے بہانے پر پانی پھیرا تھا۔

نہیں وہ آ گئے میں بعد میں بات کروں گی اس نے کہہ کر فون بیگ میں ڈال دیا تھا کتنی دیر موبائل پر وائی بریشن ہوتی رہی نہ جانے وہ کیا کیا میسج سینڈ کر رہا تھا لیکن نہ تو اس نے دیکھا اور نہ ہی کوئی جواب دیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنے کیبن میں بیٹھا سکون سے اس سے باتیں کر رہا تھا اس کے بہانے بازیاں اس کی ہچکچاہٹ ہر چیز اسے مزہ دے رہی تھی۔

وہ اتنے دور بیٹھا بھی سمجھ رہا تھا کہ اس کی کیا حالت ہو رہی ہو گی وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لئے اس طرح کے میسج کر رہا تھا اور پھر اس نے بہانہ بنا کر اپنا فون ہی رکھ دیا۔

وہ اس کا کوئی میسیج پڑھ نہیں رہی تھی یقیناً کانپنے میں مصروف ہو گی۔

لیکن اس نے بھی بہت ساری دھمکیاں لکھ کر سینڈ کر دی تھیں

وہ آسانی سے اسے بخشنے والا نہیں تھا اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ لینے آؤں گا جب تمہیں تو تمہیں اس بات کا حساب چکانا ہو گا۔

تیار رہنا میں تمہیں آسانی سے نہیں بخشوں گا اور اب مزے سے اس کی حالت کو انجوائے کر رہا تھا۔

exponovels

آج روز آفس نہیں آئی تھی کیونکہ اس کے ڈیڈ کافی مہینوں کے بعد واپس آئے تھے تو آج وہ ان کے ساتھ وقت گزار رہی تھی

اسی لئے وہ بھی بالکل آرام سے اپنا کام کر رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے نوٹ کیا تھا ڈینی اس سے بات نہیں کرتا تھا لیکن ہر وقت اس کے آس پاس رہتا تھا۔

اسے اس لڑکے سے عجیب سا خوف محسوس ہونے لگا تھا وہ ہر وقت اس پر نظر کیوں رکھتا ہے اسے سمجھ نہیں آتا وہ باہر کھڑی تاشفین کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب اسے آج پھر وہی لڑکا نظر آیا۔

جیسے نظر انداز کر کے وہ اپنا موبائل فون نکالتے ہوئے تاشفین کے میسجز دیکھنے لگی۔

اس کی دھمکیوں بھرے میسج دیکھ کر وہ سچ مچ میں شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی۔

جب وہ اسے دور سے آتا نظر آیا اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔

اس نے آکر بائیک اس کے سامنے روکی تو وہ اسے اپنا بیگ اور کتابیں پکڑا کر پیچھے بیٹھنے لگی تھی جب کہ وہ اسے گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

مجھے بہانے بازی بالکل پسند نہیں ہے تم نے مجھے اگنور کر کے اچھا نہیں کیا۔

تم نے میرے میسیج اگنور کیے اس کی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ کیونکہ اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی وہ اس کا بازو اپنے گرد لپیٹتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

exponovels

سچ میں کلاس۔۔۔۔۔۔۔۔

خاموش ایک لفظ بھی مت بولنا۔وہ اسے گھور کر کہتا اس کی بولتی بند کر گیا تھا۔جب کہ وہ اتنا سیریس لگ رہا تھا کہ اسے اب اس سے خوف محسوس ہونے لگا

وہ دروازے کے باہر کھڑے دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے۔کیونکہ آج دروازہ لاک نہیں تھا بلکہ اندر کوئی موجود تھا۔

مائرہ تقریبا بھاگتے ہوئے دروازہ کھولنے آئی۔جبکہ اس کی حالت دیکھ کر توتا شفین کی ہنسی چھوٹ گئی۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔۔۔؟میں وہاں اندر تم لوگوں کے لیے کھانا بنا رہی تھی۔

سوچا کہ تم لوگ تھکے ہوئے آؤ گے اور بیچاری میری معصوم سی تناشو آتے ہی کچن میں گھس جائے گی میں تو احساس میں ماری گئی۔

میری بات سنو تناشو جان جو بھی ہو جائے اس شخص کا کبھی احساس مت کرنا وہ روہانسی ہو کر بولی۔

جب کہ وہ اسے سلام کرتی سیدھی کچن کی طرف گئی تھی۔

اس کا ڈر سہی ثابت ہوا تھا جو حالت اس وقت مائرہ کی تھی اس سے بتر حالت اس کے کچن کی ہو گئی اسے یقین تھا اور ایسا ہی ہوا تھا۔

آئی ایم سوری یار تمہارا کچن تھوڑا گندا ہو گیا وہ اصل میں نہ میں نے سوچا میں تم لوگوں کے لیے روٹیاں بناؤں گی لیکن وہ مجھے مشکل لگا۔

exponovels

کیونکہ میں نے کبھی بنائی نہیں ہے ناتو مجھ سے بن بھی نہیں پائی اسی لئے کچن گندا ہو گیا۔تو اسی لیے میں نے تمہارے لیے سینڈوچ بنا دیا۔

وہ سامنے پلیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

جب کہ تناؤش زمین پر پڑی چیزیں اٹھانے میں مصروف تھی۔

وہ جب سے اس گھر میں آئی تھی اس نے سب سے زیادہ صاف صفائی کچن کی ہی کی تھی اس کی ساری سیٹنگ چینج کر دی تھی۔

وہ اس کو پوری طرح سے اپنے مطابق کر چکی تھی اور اس وقت اس کے مطابق کوئی ایک بھی چیز نہیں تھی۔

خدایا یہ کیا حالت کی ہے تم نے کچن کی۔۔۔؟۔اب یہ تمہارا گند بھی میری بیوی صاف کرے گی وہ اسے گھورتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی ساتھ خود بھی اپنی شرٹ کی آستین اوپر چڑھاتا اس کی مدد کروآنے لگا۔

تناشو میں بہت کلینلی کھانا بناتی ہوں لیکن یہ روٹی بناتے ہوئے نہ سارا گند ہو گیا۔

تم لوگ فریش ہو جاؤ۔میں اس کو صاف کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔

ویسے میں کوشش کر رہی تھی صاف کرنے کی اگر تم لوگ تھوڑی دیر اور نہ آتے تو میں کر دیتی وہ شرمندہ ہو کر بولی تھی۔

مائرہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت محبت سے کہا تھا۔

نہیں میں کر لوں گی آپ پریشان مت ہوں۔اس نے مسکرا کر کہا لیکن وہ اسے باہر لا کر ہی مانی تھی۔

exponovels

میں نے کہا نہیں تم فریش ہو جاؤ یہ سارے کام ہم ابھی کر لیں گے۔

تمہیں پریشان ہونے کی یا فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا کچن تھوڑی دیر میں بالکل ویسا ہی ہو جائے گا جیسے صبح تم چھوڑ کر گئی تھی اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے تاشفین کی طرف دیکھا تھا

میڈم میں بھی باہر سے آیا ہوں اور میں بھی کافی زیادہ تھکا ہوا ہوں یہ اپنا گند تم خود صاف کرو۔ اس نے صاف انکار کرنا چاہا لیکن اس کے بات سن ہی کون رہا تھا۔

وہ تو صرف اپنی تناشو بے بی کے چہرے کی پریشانی کو ختم کرنے کے چکر میں لگ گئی تھی۔

یار تم جاؤ نا یہاں کھڑی ہو کر اس طرح کی شکل بناؤ گی تو مجھے رونا آ جائے گا۔ وہ اسے باہر نکالتے ہوئے بولی۔

تو اس دفعہ تاشفین نے بھی اسے جانے کا اشارہ کر دیا۔ شاید وہ اپنی محبت کو اس کے سامنے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ پہلے تو بے دھیانی میں اپنے کمرے کی طرف جانے لگی لیکن پھر تاشفین کی آواز نے اسے الرٹ کر دیا۔

بیگم اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔"

وہ جلدی سے سر پہ ہاتھ مار کے دوسرے کمرے میں بند ہوئی تھی۔

جبکہ وہ دونوں اب کچن کو صاف کرنے کے چکر میں لگ گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے زیادہ برا تو نہیں لگا ہو گا نا.

exponovels

یار میں تو صرف تم لوگوں کے لیے کھانا بنانے کی کوشش کر رہی تھی.

وہ صفائی کرتے ہوئے مسلسل اس سے باتیں کر رہی تھی۔

میری بیوی ذرا ذرا سی باتوں کو زیادہ سر پر سوار نہیں کرتی تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور یقین مانو تمہارے اس گند کو اس نے اتنا دھیان سے نہیں دیکھا جتنا تمہارے سینڈوچز کو دیکھا ہے۔

اسے بہت خوشی ہوئی ہے کہ تم نے اس کے لیے یہ بنائے ہیں۔وہ مسکرا کر اسے دیکھتے بے فکر کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

تاشفین میرے ساتھ بہت برا ہوتا ہے جو چیز میں نہیں کرنا چاہتی وہی میرے ساتھ ہو جاتی ہے اب دیکھو نہ سب کچھ الٹا ہو گیا میں تو بس اسے خوش کرنا چاہتی تھی۔

وہ اب بھی پریشانی سے بولی تو تاشفین مسکرا دیا۔

تم اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو مائرہ۔۔۔؟ذرا سی بات کو خود پر کیوں سوار کر رہی ہو تم اسے اگر تمہاری بات بری لگتی تو وہ تمہیں بتا دیتی۔

وہ دل میں بات رکھنے والی لڑکی نہیں ہے۔

یار میں اس سے دوستی کرنا چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں جس طرح تم میرے دوست ہو وہ بھی میری دوست بن جائے۔وہ ہونٹ لٹکا کر بولتی کافی معصوم لگ رہی تھی۔

نہیں میں تمہیں اپنی بیوی کی دوست نہیں بننے دوں گا وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

exponovels

ہاں سب پتا ہے مجھے تم دونوں آپس میں دوستی کر لو گے اور مجھے نکال دو گے باہر تمہیں پتا ہے نہ میرا تمہارے علاوہ اور کوئی دوست نہیں ہے میں تم دونوں کی دوست بننا چاہتی ہوں۔اور بنوں گی

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی کیونکہ وہ اسے اپنی بیوی کی دوست نہیں بنانا چاہتا تھا۔

مجھے بہت ڈر لگتا تھا۔تاشفین کے اگر تمہاری بیوی آگئی تو میرا کیا ہو گا۔وہ بول ہی رہی تھی جب تناوش کمرے سے نکلتی کچن کی طرف آئی۔جب اس کی باتوں نے اسے باہر ہی کھڑے رہنے پر مجبور کر دیا۔

تمہیں پتا ہے نا میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی میری زندگی میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔

اگر تم بھی اپنی زندگی میں مصروف ہو گئے تو میرا کیا ہو گا وہ بولتے ہوئے اچانک آنسو بہانے لگی تو تاشفین نے جلدی سے اس کے آنسو صاف کیے تھے جبکہ وہ باہر کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔۔؟اتنی سی بات پر کوئی روتا ہے کیا

میری شادی ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہارا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہا۔میری بیوی ہم دونوں کے رشتے کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی ہے۔

مائرہ میں بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور تمہیں کبھی بھی چھوڑنے والا نہیں۔میری شادی ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہاری اہمیت میری زندگی میں کم ہو گئی ہے۔

وہ بہت پیار سے اسے سمجھا رہا تھا جب کہ وہ وہیں خاموشی سے ان دونوں کی باتوں کو سن رہی تھی۔

exponovels

وہ اچانک ہی کچن کے اندر آ گئی تھی اسے لگا تھا اسے دیکھتے ہی وہ لوگ اپنی یہ ادھوری باتیں ختم کر دیں گے لیکن ایسا نہ ہوا۔

وہ اب بھی اس کے قریب کھڑا اسے دلاسہ دے رہا تھا اس کا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر تھا۔

وہ شاید بھول گئی تھی کہ اسے اپنی بیوی کا کوئی ڈر نہیں ہے اسے تناوش سے اتنا ہی واسطہ ہے جتنا وہ رکھنا چاہتا ہے اس کی محبت مائرہ ہی ہے۔

اسے لگ رہا تھا جیسے یہ منظر دیکھتے ہی اس کا دل پھٹ جائے گا۔

اور ایسا ہی ہو رہا تھا وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی تھی۔اس کے سامنے کھڑی لڑکی اس کے شوہر سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی۔

اور اس کا شوہر بھی کتنے سکون سے اسے دلاسہ دے رہا تھا کہ وہ صرف اسی کا ہی ہے اور وہ بے بس کھڑی تھی۔

یار سمجھاو نہ اسے یہ پاگلوں کی طرح روئے جا رہی ہے وہ جھنجھلا کر بولا۔

ہاں اب اپنی بیوی کے سامنے مجھے رو تلو ثابت کر دو نہیں رو رہی میں تم پریشان مت ہو وہ جان کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کا چہرہ چھپا کر بولی۔

او ہیلو میری بیوی کے ساتھ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ وارننگ دے رہا تھا جسے مائرہ اگنور کرنے لگی۔

آو باہر بیٹھ کر کھاتے ہیں مجھے بھوک لگ رہی ہے وہ سینڈوچ کی پلیٹ اٹھا کر باہر لے آیا تھا جب کہ وہ بھی اس کے ساتھ باہر ہی آ کر بیٹھ گئی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ اس کے ساتھ ڈبل صوفے پر جڑ کر بیٹھی تو وہ خود ہی پیچھے ہٹتے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔

جب مائرہ نے خود اپنے ہاتھوں سے سینڈوچ اٹھا کر اس کے حوالے کیا۔

آنسوؤں کا گولا اس کے گلے میں اٹک گیا تھا اس نے بڑی مشکل سے ایک بائٹ لیا۔

واہ واہ کمال کا سینڈوچ ہے مزہ آ گیا۔ وہ شاید اسے خوش کرنے کے لئے کھل کر اس کی تعریف کر رہا تھا۔

جبکہ وہ آنسو پینے کی کوشش میں ہلکان ہوتی اسے کھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

تم بھی تعریف کرو نہ میری اس نے اب کی بار اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سینڈوچ جیسے اس کے گلے میں ہی اٹک گیا اسے بری طرح سے کھانسی شروع ہو گئی تھی مائرہ تو گھبرا سی گئی۔

او مائی گوڈ یہ تمہیں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟

میں پانی لے کر آتی ہوں وہ کہہ کر کچن کی جانب بھاگ گئی تھی جبکہ تاشفین تیزی سے اس کے پاس آتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپکنے لگا۔

اور ساتھ ہی مائرہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھام کر اس کے لبوں سے لگایا۔

کیا ہو گیا ہے اسے میں نے تو ایسی کوئی چیز نہیں ڈالی تھی جو تمہاری یہ حالت کر دے وہ پریشانی سے کہنے لگی۔

exponovels

کیا ہو گیا ہے مائرہ نارمل سی بات ہے ہو جاتا ہے کبھی کبھار وہ اسے تسلی دیتے ہوئے تناوش کو اپنے قریب کرتا آہستہ آہستہ اسے پانی پلاتے ہوئے پیٹھ سہلا رہا تھا جبکہ وہ خاموشی سے پانی کا گلاس تھامنے کی کوشش کر رہی تھی جو تاشفین کے ہاتھ میں تھا۔

ٹھیک ہو تم۔۔؟ وہ پیار سے اس سے پوچھ رہا تھا اس نے صرف ہاں میں سر ہلا کر گلاس خود سے دور کیا۔

او گوڈ میں تو گھبرا ہی گئی تھی۔ وہ ریلیکس ہوتے ہوئے پیچھے ہو کر بیٹھی

جب کہ تاشفین اس کے پاس ہی بیٹھا رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آئی تو وہ اس کے ساتھ ہی آیا تھا۔

تم تھوری دیر آرام کر لو جان۔ پھر مائرہ کے ساتھ بیٹھنا۔ وہ بیچاری صبح سے بور ہو رہی ہو گی۔

اس نے تمہارے لئے سینڈوچ بنا کر تم سے دوستی کرنے کی کوشش کی لیکن شاید اس کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

انہیں مجھ سے دوستی کرنے کے لیے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم تو ایسے بھی دوست بن سکتے ہیں۔

ارے نہیں اسے کوشش کرنے دو مجھے بڑا مزہ آ رہا ہے اور تم اس سے دوستی مت کرنا۔ اور اب تم آرام کرو میں بھی نکلتا ہوں کام پر ویسے آج کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے آفس میں لیکن پھر بھی کام کرنا تو ہے ہی سوچ رہا ہوں آگے کا کام تھوڑا دیکھ لوں گا۔

exponovels

کیوں کہ اب چھٹیاں تو سیدھا نیمون پر ہی لینی ہیں مجھے۔وہ شرارتی انداز میں بولا۔

تو جائیں آپ لیٹ ہو رہے ہیں وہ اس کے شرارتی موڈ کو دیکھ کر کہنے لگی۔

ایسے ہی چلا جاؤں تمہیں سزا دیے بنا یاد نہیں تم نے میرے میسیجز کو اگنور کیا تھا اور اس کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی

وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے اس پر جھک کر بولا۔

میں کلاس میں تھی۔۔۔۔۔۔۔"وہ اچانک اس کا بدلتا ہوا موڈ دیکھ کر کہنے لگی۔

تم کلاس میں ہو یا پھر کہیں بھی میرے میسج اگنور نہیں کر سکتی تم۔۔۔۔۔اور یہ بات آج میں تمہیں سزا دے کر سمجھاؤں گا وہ اچانک اسے دھکا دیتا بیڈ پر گرا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کے اوپر سایہ بنا گیا۔

پل۔۔۔یز۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اٹکتے ہوئے بولی

اتنی معصوم شکل مت بناؤ میں تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہوں وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتا شدت سے بولا تھا۔

تاشفین۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے اس کی اگلی کارروائی روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب وہ اس کے تل کو چومتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا۔

اس کے دانتوں کا دباؤ اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔

تاش۔۔۔۔۔فین۔۔۔۔۔۔

اششششششش۔۔۔۔۔۔۔"

exponovels

اس نے کچھ بولنا چاہا لیکن وہ اس کے لبوں پر انگلی رکھتا اسے خاموش کر گیا تھا اس کے ہاتھوں کا دباؤ اپنے سینے پر محسوس کرتے اس نے ایک جھٹکے میں اس کے دونوں بازو کو اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا۔

میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا مجھے تمہاری مزاحمت نہیں پسند۔۔۔۔۔اب کی بار وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا جبکہ اسے اپنی گردن پر جلن سی محسوس ہو رہی تھی۔

میں وہ۔۔۔۔۔مزاحمت تو نہیں۔۔۔۔۔

شٹ اپ تم مزاحمت نہیں کر رہی تم میرا وقت برباد کر رہی ہو اگر اپنی بھلائی چاہتی ہو تو خاموشی سے پڑی رہو۔میں اپنی طلب پوری کر کے چلا جاؤں گا۔۔۔وہ اسے گھور کر ایک دفعہ پھر سے اس کی گردن پر جھکا تھا۔

گردن پر جلن بڑھتی جا رہی تھی جب کہ وہ تو بے بسی سے اس کی پناہوں میں پڑی خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ اب اس کی شدت بھی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

تاشفین مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ضبط کی انتہا ہو گئی تھی۔

جب تک یہ درد رہے گا تب تک تمہیں یاد رہے گا کہ تم نے تاشفین کے میسج کو کبھی اگنور نہیں کرنا۔

اور یہ درد میں تمہیں دیتا رہوں گا۔اب کی بار وہ اس کے گردن کو نرمی سے چومتے ہوئے اٹھ کر سیدھا ہوا۔

اب اتنی سی بات پر رونا دھونا شروع مت کر دینا۔جا رہا ہوں واپس آفس تمہیں واپس آ کر دیکھوں گا۔

وہ نرمی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بڑھتا گال کھینچ کر باہر نکل گیا۔

چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی جیسے اسے اپنے عمل سے بہت خوشی ملی ہو۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم سچ کہہ رہے ہو تاشفین۔ مجھے روز جیکسن کی فلم میں آڈیشن دینے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔

تمہاری قسمت بہت اچھی ہے تاشفین جو تمہیں انکار پر موقع مل گیا روز جیکسن کی فلم بہت بڑی تھی

اسے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن تم نے انکار کر کے کمال کر دیا

میرے انکار پر تو وہ مجھے اپنی گاڑی کے نیچے کچل دے۔

اور تم نے انکار کر کے پوری فلم حاصل کر لی کمال کے بندے ہو۔ بتاؤ مجھے کب کہاں کتنے بجے پہنچنا ہے میں پہنچ جاؤں گی اور تم کوشش کرنا کہ مجھے وہ رول مل جائے۔

روز جیکسن کی فلم میں چار منٹ کا کردار میری تو نصیب جاگ جائیں گے۔ وہ بہت خوش ہو رہی تھی۔

میں نے روز سے بات کی ہے وہ آڈیشن لینے کے لئے تیار ہو گئی ہے بس تم اپنی تیاری بہت اچھی کر کے آنا۔

اس کے سامنے اتنی اچھی ایکٹنگ کرنا کہ وہ تمہیں رکھ ہی لے۔

ہیروئن کی دوست کا کردار ہے جو فلم میں دو سے تین منٹ رہے گی اگر تمہیں یہ کردار مل گیا نہ تو کسی نہ کسی کی نظر میں تم آ ہی جاؤ گی۔ وہ یقین سے بول رہا تھا جب کہ اس کی ساری باتوں پر مائرہ کو بھی یقین تھا۔

تم فکر مت کرو میں اتنی اچھی پریکٹس کر کے آؤں گی کہ وہ مجھے پکا رکھ لے گی۔

میں آج سے ہی اپنی پریکٹس شروع کر دیتی ہوں۔ وہ پورے عزم سے بولی تو وہ بھی اسے گڈ لک وش کرتا گھر سے نکل گیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دو دن پہلے روز سے بات کی تھی۔ روز کو فلم کی کہانی میں یہ کردار بالکل بے معنی اور فالتو سا لگ رہا تھا جس کا ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں تھا لیکن تاشفین نے کہا کہ یہ کردار فلم میں ہونا چاہیے اور اس کی اتنی سی بات پر اس نے کہہ دیا کہ جو تعیش کہے گا وہی ہو گا۔

اب وہ اس کردار کے لیے لڑکیاں دیکھ رہی تھی۔ جب اس نے اسے مائرہ کے بارے میں بتایا تھا وہ اپنے آڈیشن میں بری طرح سے فیل ہو گئی تھی۔

exponovels

میں تھی۔

اسے اس کے ہوسٹل سے نکال دیا گیا تھا اور اس وقت اس کے پاس کوئی جاب نہیں تھی۔

اور نہ ہی کسی اور ہوسٹل میں رہائش لینے کے پیسے تھے۔

وہ مائرہ کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔

اگر اس وقت تناوش یہاں پر نہ ہوتی تو شاید وہ مائرہ کو اپنے گھر میں بھی نہیں رکھ سکتا تھا۔

اسے اپنے ساتھ ساتھ مائرہ کی عزت کا بھی خیال تھا۔

exponovels

اس کا باپ اسے پتا نہیں آوارہ عیاش اور کیا کیا سمجھتا تھا۔

اور وہ جانتا تھا کہ مائرہ کا بنا کسی رشتے کے اس کے ساتھ رہنا اسے بری طرح سے متاثر کر سکتا تھا۔

لیکن تناوش کے یہاں ہونے کی وجہ سے ماہرہ کو بھی ایک سہارا مل گیا تھا وہ سکون سے اس کے گھر میں رہ سکتی تھی۔

اور اسے یقین تھا کہ اس کی بیوی کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا پھر وہ تاشفین کی بیسٹ فرینڈ تھی اور جتنا وہ تناوش کو سمجھنے لگا تھا اسے یقین تھا۔

کہ جلد ہی تناوش بھی اسے سمجھ جائے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ آپ کیا پڑھ رہی ہیں وہ کمرے سے باہر نکلی تو وہ صوفے پر بیٹھی کچھ پڑھنے میں بلکہ رٹنے میں مصروف تھی اسے یہی لگا کہ وہ بھی اس کی طرح اسٹوڈنٹ ہے۔

وہ میں ڈائیلاگز یاد کر رہی ہوں کل میرا اوڈیشن ہے تم میرے لیے دعا کرنا۔

اللہ پاک آپ کو کامیاب کرے لیکن یہ ہے کیا۔۔۔۔؟اس نے فوراً دعا دیتے ہوئے پوچھا تھا۔

تم سمجھ لو کہ کل میرا ٹیسٹ ہے اور مجھے اس میں کسی بھی طرح کامیاب ہونا ہے اسنے آسان لفظوں میں اسے سمجھایا تھا۔

کیونکہ تاشفین نے کہا تھا کہ وہ اسے اپنے کام سے دور رکھنا چاہتا ہے۔

exponovels

وہ اسے فضولیات میں نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا وہ اپنی پروفیشنل لائف کو پرسنل لائف سے دور رکھنا چاہتا ہے اسی لئے اس نے بھی اسے گہرائی میں جا کر نہیں سمجھا یا تھا۔

اچھا کل آپ کا ٹیسٹ ہے آپ کو ٹھیک سے تیاری کرنی چاہیے آپ یہاں بیٹھ کر پڑھائی کریں میں آپ کے لیے دودھ گرم کر کے لاتی ہوں۔

جب بھی ہمارے پیپرز ہوتے تھے نہ تائی امی دودھ گرم کر کے دیتی تھیں۔اس سے سارا سبق بہت اچھے طریقے سے یاد ہوتا ہے۔

وہ کہہ کر بنا اسے کچھ بھی جواب دینے کا موقع دیے کچن میں چلی گئی تھی جب کہ مائرہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اب اس کو یہ ڈائیلاگ کو یاد کرنے کے لیے پہلے بچوں کی طرح دودھ پینا ہو گا۔

یہ لیجئے گرما گرم دودھ اسے جلدی سے پی جائیں اس سے نہ آپ کا دماغ کھل جائے گا اور سب کچھ یاد ہو جائے گا۔

ارے دیکھیں نہیں پیئیں وہ اسے دودھ کے گلاس کو گھورتے پا کر گلاس اس کے لبوں سے لگا چکی تھی۔

مائرہ نا چاہتے ہوئے بھی دودھ پینے پر مجبور ہو گئی تھی کیونکہ وہ اس پیاری سی لڑکی کا دل نہیں توڑ سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یار کیا کر رہی ہو تم ٹھیک سے کرو نہ ایک ڈائیلاگ سیدھا نہیں بول رہی ہو۔

وہ روز تمہیں آڈیشن سے پہلے ریجیکٹ کر دے گی اگر یہ والی شکل بنا کر تم اس کے سامنے گئی تو۔۔۔۔

وہ جب سے گھر آیا تھا مائرہ کے کمرے میں اسے کل کے آڈیشن کی تیاری کروا رہا تھا۔

exponovels

اس نے روز کے سامنے مائرہ کی بہت زیادہ تعریف کی ہوئی تھی اور اب جس انداز میں مائرہ نروس لگ رہی تھی وہ پریشان ہو گیا تھا۔

یار مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ایک تو میں نے آج تک روز جیکسن کو صرف ٹی وی پر ہی دیکھا اسے آمنے سامنے دیکھنے کے لیے میں پہلے ہی اتنی پریشان ہوں اور اوپر سے تم بھی مجھے ڈانٹ رہے ہو وہ روہانسی ہوئی۔

ڈانٹ نہیں رہا ہوں سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ چلو ہم ایک اور کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے کہنے لگا تو وہ بھی ہاں میں سر ہلاتی ایک اور کوشش کرنے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

آج پھر وہ کوشش کر رہی تھی تایا ابو اور وارق بھائی کا نمبر اسے زبانی یاد تھا لیکن اتنے دنوں سے کوشش کے باوجود بھی وہ ان دونوں کو کال نہیں کر پا رہی تھی۔

جب سے تاشفین نے اسے فون لے کر دیا تھا تب سے وہ مسلسل ان کے نمبروں پر رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ پچھلے تین چار دن سے اپنی کوشش میں ناکام ہی تھی۔

کیا مسلہ ہے ان لوگوں کا فون کیوں نہیں لگ رہا۔ وہ کچن میں کھڑی ہانڈی میں چمچ ہلاتے ہوئے مسلسل اپنی کوشش جاری رکھے ہوئی تھی جب وہ کچن میں داخل ہوا۔

آج بہت جلدی گھر واپس آ گیا تھا وجہ مائرہ کو اس کے آڈیشن کی تیاری کروانا تھا کیونکہ چیلنج بہت ٹف تھا۔

بہت سارے لوگ اڈیشن میں شامل ہو چکے تھے جب کہ وہ چاہتا تھا کہ مائرہ کو ہی یہ رول ملے۔

exponovels

کیا کر رہی ہیں میری پیاری بیگم صاحبہ۔۔۔۔؟ وہ اس کے کندھے کے پیچھے سے ہانڈی میں جھانک رہا تھا جبکہ اسے اپنے اتنے قریب محسوس کر کے ایک لمحے کے لیے وہ گھبرا سی گئی۔

کچھ نہیں کھانا۔۔۔۔۔۔۔۔بن گیا۔۔۔۔"اس نے انچ دھمی کرتے ہوئے کہا جبکہ اس کے اتنے پاس آنے پر اس کی سانسیں اب بھی تیز ہو رہی تھیں۔

ہاں بناو یار بہت بھوک لگی ہوئی ہے وہ اس کے کندھوں کو تھام اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگاتا اس کے ہاتھ سے فون لے چکا تھا۔

یہ کس کا نمبر ملا رہی تھی تم۔۔۔۔۔۔کالنگ ایریا اوپن تھا یقینا کسی کو کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تایا ابو اور وارق بھائی کو ان دونوں کا نمبر نہیں لگ رہا کال بھی نہیں جا رہی میں بہت پریشان ہوں وہ پریشانی سے بولی جب کہ وہ موبائل وہی سائیڈ پر رکھتا بے حد نرمی سے اس کے سر سے دوپٹہ سائیڈ کرتے کندھے سے بال ہٹاتے ہوئے ایک سائیڈ کر چکا تھا۔

اس کی عادت تھی وہ اپنے لمبے گھنے بال ہمیشہ باندھ کر رکھتی تھی۔

اور دوپٹہ ہمیشہ سر کے اوپر ہوتا تھا۔شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے دشمن کا دیدار نہیں کر پاتا تھا۔

جانم ان لوگوں نے تمہاری شادی کر دی ہے اب ان لوگوں سے زیادہ تمہیں اپنے گھر اور شوہر پر دھیان دینا چاہیے۔

وہ اس کے گرد حصار بناتا اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا۔

exponovels

تاشفین مجھے لگتا ہے میں تایا ابو اور وارق بھائی کا نمبر غلط ملا رہی ہوں اسی لئے نہیں لگ رہا آپ مجھے اپنے موبائل سے تایا ابو کا نمبر نکال کر دیں نا۔اس کی قربت میں گھبراتے ہوئے ذرا سا پیچھے ہٹ کر دوبارہ اپنے مطلب کی بات پر آئی تھی۔

یار اگر وہ تمہارا فون نہیں اٹھا رہے تو مطلب یہی ہے کہ وہ لوگ تم سے بات نہیں کرنا چاہتے۔فضول میں ان لوگوں کی پریشانی میں ہلکان ہونے سے بہتر ہے کہ اپنے گھر پر دھیان دو۔

اب ہر وقت وہ لوگ تمہارے فون کے انتظار میں بیٹھے نہیں رہیں گے نا۔میرے خیال میں وہ تمہارے معاملے میں بے فکر ہو چکے ہیں ورنہ مجھے تو فون آتا نہ ان کا وہ لوگ مجھے بھی فون نہیں کر رہے۔

اس نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا حالانکہ بابا کا فون تو اسے ہر دو تین گھنٹے کے بعد آتا رہتا تھا ہاں لیکن وارق نے کبھی اسے فون نہیں کیا تھا۔

لیکن اس کے باوجود بھی اس کے پاس اس وارق کا نمبر تھا جو اس نے بڑی صفائی سے تناوش کا فون لیتے ہی اس کے فون سے بلاک کر دیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے بیچارے تایا ابو بھی بلاک ہو گئے تھے۔

اس نے یہ دونوں نمبر صرف اس کے موبائل فون سے نہیں بلکہ اس کے نمبر سے بھی بلاک کروائے تھے تاکہ اسے پتہ ہی نہ چل سکے کہ یہ دونوں نمبر کیوں نہیں لگ رہے ہیں اس نے اتنی صفائی سے یہ کام کیا تھا کہ سامنے والا یہی سمجھتا تھا کہ وہ دونوں نمبر ہی غلط ہیں۔

exponovels

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا تایا ابو میرے معاملے میں بالکل بے فکر نہیں ہو سکتے ضرور کوئی بات ہو گی آپ اپنے فون سے فون کر کے پوچھیں تو صحیح سب کچھ ٹھیک تو ہے۔اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا جب کہ وہ اس کی باتوں سے اب اکتانے لگا تھا۔

یار تمہاری زندگی میں میری کوئی ویلیو ہے کہ نہیں۔۔۔۔

یہاں میں ہر وقت تمہارے آس پاس رہتا ہوں تمہاری فکر کرتا ہوں اور تم ہر وقت تایا ابو تائی امی کبھی وہ وارق اور کبھی وہ صدف باجی۔ تنگ آ چکا ہوں میں ان ساری باتوں سے اگر وہ لوگ تم سے بات نہیں کرنا چاہتے تو کیوں فضول میں زبردستی ان کے گلے پڑ رہی ہو۔

وہ غصے سے کہتا کچن سے نکلتا دوبارہ سے مائرہ کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔جب کہ اس نے ایک بے بسی نظر اپنے فون پر ڈالی تھی۔

چاہے جو بھی ہو جائے ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ تایا ابو اور وارق بھائی اس کے معاملے میں بے فکر ہو جاتے۔

وہ تاشفین کی نیچر کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتے تھے۔وہ اتنی جلدی اسے اس کے حال پر تو نہیں چھوڑ سکتے تھے کچھ تو گڑبڑ تھی۔

کچھ تو ہوا تھا ورنہ وہ اس سے رابطہ ضرور کرتے۔اس نے سوچتے ہوئے ایک بار پھر نمبر ملانے کی کوشش کی تھی لیکن نمبر لگتا تو کیسے دو نمبر اس کے فون سے بلاک تھے اور ان دونوں کے علاوہ اسے اور کوئی نمبر زبانی یاد ہی نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تاشقین بیٹاایک بار میری تناوش سے بات کروادو۔وہ اپنے کمرے کی طرف آرہا تھاجب اس کا فون بجنے لگاانجان نمبر سے فون دیکھ کراس نے فوراًاٹھالیا تھا۔

لیکن اب وہ پچھتارہا تھابہتر تھا کہ وہ پاکستان کا کوئی بھی نمبر اٹینڈ ہی نہیں کرتا۔

وہ آپ لوگوں سے شاید بات نہیں کرنا چاہتی ہواس کے پاس اپنا فون ہے اگر وہ آپ لوگوں سے رابطہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتی ہے اسی لیے میں نے آپ کو بلاک کر دیا تھا کیونکہ آپ مجھے وقت بے وقت ڈسٹرب کر رہے تھے۔

اور جس دن میں نے آپ کو بلاک کیا تھااس دن میں نے اسے فون لے دیا تھا۔اور ساتھ ہی آپ لوگوں کا نمبر بھی اس کے فون میں سیو کر دیا تھا۔

شاید وہ آپ لوگوں سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہے اور ویسے بھی اس کے ٹیسٹ ہونے والے ہیں تو وہ آج کل اپنے ٹیسٹ کی تیاریوں میں مصروف ہے تو میرا نہیں خیال کہ آپ لوگوں کو بھی اسے ڈسٹرب کرنا چاہیے۔

اس نے کہہ کر فون بند کرنا چاہاجب ان کی آواز سنائی دی۔

بیٹامیری بات تو سنو میں صرف ایک بار اس سے بات کرلوں پھر میں تمہیں کبھی بھی ڈسٹرب نہیں کروں گا۔

وہ ابھی بول رہے تھے جب تناوش بھیگے بالوں میں واش روم سے باہر نکلی اس نے ابھی ابھی باتھ لیا تھا۔

تایاابو کا فون ہے۔۔۔۔۔۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھاایک امید تھی۔

جبکہ دوسری طرف وہ اس کی آواز سن چکے تھے۔

exponovels

فون دو اسے تاشفین مجھے ابھی اور اسی وقت اس سے بات کرنی ہے اسے اپنے کانوں میں غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔

نہیں جان رونگ نمبر ہے۔۔۔۔۔فضول فون آتے رہتے ہیں اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا جب کہ اسے اپنے کانوں میں اب تک ان کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

تاشفین فون دو اسے تم جھوٹ کیوں بول رہے ہو فون دو اسے مجھے اس سے بات کرنی ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم میرا رابطہ کیوں نہیں کروا رہے۔اس سے۔۔۔؟

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ مجھے سمجھ میں نہیں آرہا تم میری بات کیوں نہیں کروا رہے ہو ہفتے سے زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ان کی آواز پر وہ آنکھیں گھوماتا انہیں سن رہو تھا۔جب وہ بولی۔

پتہ نہیں تایا ابو کا فون کیوں نہیں آرہا میں تو اب ان سے بات نہیں کروں گی ان سے خفا ہو جاؤں گی۔پھر کبھی لیٹ نہیں ہو گا فون ان کا۔وہ تو مجھے یہاں بھیج کر بھول ہی گئے ہیں وہ اداس بولی جا رہی تھی۔

جان میں نے تمہیں کہا انہیں تمہاری ضرورت نہیں ہے۔اپنے کانوں میں پڑتی ان کی غصے سے بھرپور آواز کو انجوائے کرتے ہوئے اس نے مزید تپایا تھا۔

تاشفین یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو تم ایسا نہیں کر سکتے تم میری بیٹی کو مجھ سے دور نہیں کر سکتے بہت پچھتاؤ گے اپنی اس غلطی پر یاد رکھنا۔

واٹ ایور۔۔۔"اس نے تنگ آکر فون بند کر دیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اب اس کا دھیان پوری طرح سے تناوش پر ہو گیا تھا جو شیشے کے سامنے کھڑی اپنے لمبے خوبصورت بالوں کو سنوارنے میں مصروف تھی اس کے اتنے لمبے بال تھے یہ تو اس نے کبھی نوٹ ہی نہیں کیا تھا لیکن اب وقت آ گیا تھا وہ آہستہ آہستہ اسے ہر طرح سے نوٹ کر رہا تھا۔

وہ فون بیڈ پر اچھالتا آہستہ آہستہ اس کے قریب آتے ہوئے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتا اس کے گالوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

ڈمپلز والی سمائل دو وہ پیار سے اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔ دونوں کا عکس سامنے آئینے میں نمایاں ہوتا دونوں کو مکمل بنا رہا تھا۔

اس کی ہائٹ کافی چھوٹی تھی اس سے وہ بھی مشکل سے اس کے سینے تک آتی تھی۔ وہ خود بھی تو بہت چھوٹی تھی اس سے تقریباً سات ساڑھے سات سال۔۔۔۔۔۔

آپ نے منع کیا تھا نا اس نے صبح والا میسیج یاد کرتے ہوئے کہا۔

میں نے کب منع کیا تمہیں سمائل کرنے سے وہ پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا تھا جہاں پر معصومیت کی انتہا تھی۔

آج صبح میسیج پر۔۔۔۔۔۔ آپ نے کہا تھا نہ ڈمپلز شومت کرو ہر کسی کو۔۔۔۔ اس نے یاد دلانا چاہا۔

اب ہر کسی میں میں شامل نہیں ہوتا۔ میں نے اس لئے کہا تھا کہ تم میرے علاوہ اپنے ڈمپلز کی نمائش نہ کرو مجھے دیکھ کر تو کر سکتی ہو پیاری سی میٹھی سی سمائل بلکہ صرف مجھے ہی دیکھ کر کر سکتی ہو وہ اپنی بات کی درستگی کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

جبکہ اس نے اپنے لبوں کو ذرا سا پھیلا کر اس کی فرمائش پوری کی تھی۔

بہت نقلی لگ رہی ہے۔وہ اسے گھور کر بولا۔

مجھے زبردستی کی ہنسی نہیں آتی مجھے نہیں آرہی ہنسی بلکہ میرا رونے کو دل کر رہا ہے۔وہ معصومیت سے کہتی آئینے کے سامنے ہٹتی بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔

کیوں میری جان تمہارا رونے کو دل کیوں کر رہا ہے تمہیں کچھ چاہیے کیا تمہیں چوکلیٹ کھانی ہے آئس کریم۔۔۔۔۔؟میں ابھی لا کر دوں۔وہ جلدی سے اس کے ساتھ وہیں زمین پر بیٹھتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے پوچھنے لگا۔

وہ یہاں اس کے پاس اداس تھی پریشان تھی یہ بات اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی کون سی بات تھی جو اس کو رونے پر مجبور کر رہی تھی۔

مجھے تایا ابو کی یاد آرہی ہے۔۔۔کتنے دنوں سے ان سے بات نہیں ہوئی اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے لگے۔

لڑکی یہ کیا بیوقوفی ہے۔۔۔اتنی سی بات پر کوئی روتا ہے کیا۔۔۔۔۔؟وہ پریشان ہو گیا تھا اور ساتھ ساتھ اب اسے غصہ بھی آرہا تھا۔

مجھے تایا ابو سے بات کرنی ہے پلیز آپ میری بات کروائے نہ ان سے وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے التجا کر رہی تھی اور یہاں وہ پگھل گیا۔

exponovels

جان میری بات سنو میں نے بھی انہیں فون کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا فون نہیں لگ رہا جس طرح سے تمہارا نہیں لگ رہا میں کل اپنے آفس میں جا کر ان کا کوئی اور نمبر نکلاوؤں گا۔

کیونکہ جو نمبر یہاں ہمارے پاس ہے وہ تو لگ نہیں رہا۔ تو ہو سکتا ہے کہ مجھے کوئی اور نمبر مل جائے جس سے ہم ان سے رابطہ کر سکیں تو انشاءاللہ میں کوئی نہ کوئی انتظام کر دوں گا اب تمہیں سو جانا چاہیئے بہت رات ہو چکی ہے۔

وہ اس وقت اسے اس ٹوپک سے ہٹانا چاہتا تھا۔

آپ کیسے کریں گے رابطہ وہ اب بھی اسے دیکھ رہی تھی جب کہ اس کی نظروں سے اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ کتنا جھوٹ بول سکتا تھا اس سے۔

وہ صرف ان لوگوں کو اس کی زندگی سے دور کرنا چاہتا تھا اگر وہ خود اپنی زندگی میں ان لوگوں کو کچھ نہیں سمجھتا تھا تو وہ یہی چاہتا تھا کہ اس کی بیوی کا بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہ رہے۔

لیکن وہ ان کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچڈ تھی۔ وہ اتنی جلدی ان سب کو بھلا کر آگے نہیں بڑھ سکتی تھی لیکن تاشفین اپنے فیصلے پر برقرار تھا۔

وہ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اس پر کمبل سیدھا کرتا اس کے ساتھ ہی آ کر لیٹ گیا تھا۔

وہ تو کل ہی پتہ چلے گا کہ میں ان سے رابطہ کر پاؤں گا یا نہیں۔

exponovels

میں تمہیں اس رشتے کو سمجھنے کے لئے وقت دیا لیکن اگر تم نے اب مزید کچھ بھی کہا تو میں خود کی کوئی گارنٹی نہیں دیتا کہ اب خود پر کنٹرول کر پاؤں گا یا نہیں اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا گیا ۔جبکہ اس کی قربت پر بے بحال ہوتی وہ چاہ کر بھی مزید اس سے کوئی سوال نہیں کر پائی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین کی آنکھ کب لگی تھی اسے اندازہ نہ ہو سکا وہ اپنی آنکھیں بند کئے اس کے سینے پر سر رکھے اس کے سونے کا انتظار کر رہی تھی اس کا ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے اس کے چہرے پر رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔

وہ کب سے اس کی قربت میں بے حال ہو رہی تھی اور وہ مسلسل اس کے سونے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اس کے جاگتے میں اسے چھیڑنے کا مطلب تھا کہ اسے ایک بار پھر سے کچھ بھی کرنے کا موقع دے دینا اور وہ ایسا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی اس کی قربت پر تو ویسے بھی اس کی حالت بگڑ جاتی تھی۔

یقین کر کے وہ سوچکا ہے اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانا چاہا تھا جب اچانک ہی اس نے اسے بیڈ پر کسی تکیہ کی طرف منتقل کرتے ہوئے اپنا سارا وزن اس پر ڈال کر اسے دوبارہ سے قید کر لیا۔

وہ بے بسی رہ گئی تھی وہ کیا سوچ رہی تھی اور یہاں کیا ہو گیا تھا۔

وہ اس کی قید سے نکلنا چاہتی تھی لیکن وہ نیند کی حالت میں اسے اور بھی بُرے طریقے سے خود میں قید کر چکا تھا۔

exponovels

اب اگر وہ اسے جگا کر اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتی تو یقیناً شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے والی بات تھی۔ جو وہ کرنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ اب اسے یہ رات اسی طرح اس کی باہوں میں ہی گزارنی تھی۔ اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اٹھ جاؤ لڑکی پھر کہو گی کہ میں نے جاگتے ہوئے بھی تمہیں نماز کے لیے نہیں جگایا۔

میں کہتا ہوں اٹھ جاؤ ورنہ پھر میں اپنے طریقے سے جگاؤں گا اس کے فون پر دو بار اذان ہو چکی تھی۔

اس کی آنکھ اس کے فون کے الرام سے کھلی تھی لیکن تناوش کی آنکھ نہ کھل سکی۔

اسی لئے وہ اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ جاگنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے اسے آج یہ اٹھ کیوں نہیں رہی۔ طبیعت تو ٹھیک ہے اس کی۔۔۔۔۔؟

وہ پریشانی سے ماتھے کے بعد اس کے گالوں اور گردن کو چھوتا اسے چیک کرنے لگا تھا۔ آخر اسے ہوا کیا ہے آج۔۔۔۔۔۔؟

ایک تو اس کا نام اتنا مشکل ہے یاد ہی نہیں ہوتا مجھے وہ اس کا نام یاد کرنے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے اسے پھر سے اسے جگانے لگا۔

وہ رات کو روتی رہی تھی۔ ممکن تھا رات کو رونے کی وجہ سے اسے بخار ہی نہ ہو گیا ہو۔

exponovels

لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا وہ ٹھیک تھی اطمینان کر کے وہ ایک بار پھر سے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا۔

تم اٹھ رہی ہو یا میں اپنے طریقے سے جگاؤں۔۔۔۔؟اس نے پھر سے اس کے موبائل کا الارم بند کرتے ہوئے اسے جگانا چاہا تھا۔

تو تم ایسے نہیں مانو گی میری ننھی سی بیگم صاحبہ ایسے تو پھر ایسے ہی سہی وہ اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھکتے ہوئے اسے دی ہوئی مہلت ختم کر چکا تھا۔

اور اب پوری طرح سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیے اسے واپس دنیا میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ جو نہ جانے اپنی زندگی کے کون سے حسین خواب سجا رہی تھی اس کی بڑھتی ہوئی شدت پر گھبرا کر آنکھیں کھول چکی تھی۔

لیکن اس کے باوجود بھی اس نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں سے ہٹائے نہیں تھے۔

اور اب کی بار اس نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سے دھکا دینا شروع کر دیا۔ لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوا۔ وہ تو نہ جانے مدہوشی کے کون سے راستے پر نکل چکا تھا جو واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اس کی سانس رکنے لگی تھی اس کے شدت بھرے انداز پر لیکن اسے تو کوئی ہوش ہی نہیں تھا اسے بس اس کے ہوش ٹھکانے لگانے تھے۔

وہ پوری طرح سے سانسوں کی قید میں اب وہ اس کے کندھے پر اپنے نازک ہاتھوں کی برسات کرنے لگی۔ لیکن اسے کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔ وہ تو پوری طرح سے اپنے کام میں مگن تھا۔

exponovels

اپنے کندھے پر اس کے معصوم مکھ کھا کر وہ کافی محظوظ ہو رہا تھا۔ لیکن ابھی وہ اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ رکھتا تھا۔ وہ تو اپنی طلب مٹا رہا تھا۔ جیسے اگر یہ نشہ نہ ملا تو مر جائے گا۔ لیکن وہ جو سانس رکنے سے مر رہی تھی اس کا کیا۔۔۔۔۔؟

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔؟ کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔ وہ اس کے لبوں کو۔ آزاد کرتا اسے گھورتے ہوئے بولا۔

می۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔

تناوش اس کے سوال پر کچھ بول نہیں پائی۔

میں۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔ بس یہی سب کرنا آتا ہے تمہیں جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اب فضول میں تنگ مت کرنا مجھے میں اپنی مارننگ گڈ بنانا چاہتا ہوں۔۔ وہ حکم دیتا ایک بار پھر سے اس کے سرخ لبوں پر جھکنے لگا۔ جو اس کی بے رحمانہ شدت سے سرخ ہو چکے تھے۔ اس کے انداز پر وہ گھبرا گئی

نہی۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے لبوں پر اچانک ہاتھ رکھ گئی۔

کیا نہیں۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں دکھاتا غصے سے بولا۔

مجھے۔۔۔۔ نماز پڑھنی ہے۔۔۔۔۔۔ "اس نے جلدی سے بہانہ بنایا تھا۔۔۔

ہاں تو میں بھی اسی لئے جگا رہا تھا اور کیا مجھے تمہیں کس کرنا تھا صبح صبح اٹھ کر۔ گھوڑے گدھے بیچ کر سوتی ہو تم اسی لئے مجھے یہ کرنا پڑا ورنہ۔۔۔۔۔

exponovels

تمہارے ہونٹوں کا ٹیسٹ کمال کا ہے وہ اسے غصے سے گھورتا ہوا اچانک اپنی ٹون بدل کر مسکراتے ہوئے اس کے سرخ لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرنے لگا

آپ۔۔۔۔۔۔۔آپ بہت ہی۔۔۔۔۔

رومانٹک انسان ہوں ڈارلنگ میں جانتا ہوں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں اٹھو جاؤ جلدی سے وضو کر کے نماز ادا کرو۔

وہ اسے آزاد کرتے ہوئے بولا تو وہ اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھ کر اس سے ذرا فاصلہ بنا گئی تھی۔

آپ پر بھی نماز اتنی ہی فرض ہے جتنی مجھ پر کبھی آپ بھی پڑھ لیا کریں۔۔۔۔۔وہ اندر جاتے جاتے اس سے کہنے لگی

۔

مطلب اس کام میں بھی تم میرا ساتھ چاہتی ہوں شیور ڈارلنگ کیوں نہیں۔آؤ مل کر نماز ادا کرتے ہیں۔

وہ اگلے ہی لمحے اٹھ کر کھڑا ہوا تو وہ بے ساختہ مسکرا دی وہ کہاں جانتی تھی وہ بس اس کے ایک بار کہنے پر ہی اٹھ جائے گا۔

تم یہاں وضو کر لو میں باہر کر لیتا ہوں وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔جب کہ وہ اب تک حیران تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ وضو کر کے باہر آئی تو وہ بھی سر پر ٹوپی رکھے آ گیا تھا۔

exponovels

اس نے ذرا سے فاصلے پر آگے کی طرف اپنے لیے جائے نماز بچھائی جبکہ وہ اس سے پیچھے جائے نماز بچھا کر نماز ادا کرنے لگی۔

آج وہ بہت خوش تھی اس کی خواہش تھی کہ وہ اپنے شوہر کی امامت میں نماز ادا کرے

اور اس کی خواہش اتنی جلدی یوں بے ساختہ پوری ہو جائے گی وہ کہاں جانتی تھی۔

لیکن آج صبح کی شروعات بہت اچھی ہوئی تھی اس کی امامت میں نماز ادا کرتے ہوئے اس نے خدا سے بس ایک دعا مانگی تھی۔

کہ اس کے شوہر کے دل میں اس کے لیے محبت پیدا ہو جائے۔

اور ان دونوں کے بیچ سے مائرہ نکل جائے اس کے دل سے مائرہ کی محبت ختم ہو کر اس کی محبت پیدا ہو جائے۔

وہ جانتی تھی کہ وہ خود غرض بن رہی ہے اپنی دعاؤں میں لیکن یہ اس کا حق تھا وہ اپنے شوہر کے دل میں اپنے لیے جگہ مانگنے کا حق رکھتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نماز ادا کرنے کے بعد وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا جب کہ وہ اس کی الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے استری سٹینڈ کے پاس آ رکی۔

یہ کیا تم صبح صبح الٹے سیدھے کام شروع کر دیتی ہو بیوی صبح کے وقت یہاں رہا کرو میرے پاس وہ اپنے بیڈ کی سائیڈ پر اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

میں کام کر رہی ہوں کپڑے استری کروں گی آپ کی شرٹ بھی استری نہیں کی میں نے ابھی کروں گی۔

یہ سارے کام آج سے رات کو ہی ختم کر دینا صبح کا وقت ملتا ہے تمہارے ساتھ وہ بھی تم ان فضول کاموں میں برباد کر دیتی ہو۔

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس کے پاس آتا اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھتے ہوئے بولا۔

ج۔۔۔جی۔۔۔۔۔اس کی قربت میں وہ بڑی مشکل سے بول پائی تھی کیونکہ اب آہستہ آہستہ اس کا حصار تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

جبکہ اس کا دوپٹہ بھی اس سے الگ کرتے ہوئے وہ اس کی گردن کے پیچھے حصے کو اپنے پُر شدت لمس سے مہکا رہا تھا۔

مت۔۔۔مت کریں۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔تاشفین۔۔۔۔میں کام کر رہی ہوں اس نے مزاحمت کی۔

تو کرو نا کام میں نے کب تمہیں منع کیا ہے وہ اس کی باتوں کا اثر لیے بنا بولا۔

آپ کرنے نہیں دے رہے۔۔اس کے ہونٹوں کو اپنی گردن پر جا بجا محسوس کرتے وہ تڑپ کر بولی۔

میں نے کیا تمہارے ہاتھ پکڑ رکھے ہیں۔وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا اس کے کان کی لو اپنے دانتوں میں لیتا اسے مزید تنگ کر رہا تھا۔

تاش۔۔۔۔۔فین۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔اس کا دل سینے کی دیوار توڑ کر باہر آنے کو تھا اور یہ ظالم شخص اسے مزید پریشان کر رہا تھا۔

exponovels

کیا پلیز۔۔۔۔پیار کرنے دیتی نہیں ہو اور دعا میں میرا پیار مانگتی ہو۔۔۔وہ شرارتی انداز میں بولا۔تو وہ اسے دیکھنے لگی۔

آپ کو کیسے پتا کہ میں نے دعاؤں میں یہ مانگا ہے۔۔۔۔۔؟وہ منہ کھولے پوچھنے لگی وہ سچ میں حیرت کا شکار تھی کہیں دعا مانگتے ہوئے وہ اونچی آواز میں تو نہیں مانگ رہی تھی۔

اب اتنا بھی نہ پتا چلے گا مجھے وہ آنکھوں میں چاہت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں نے یہ نہیں مانگا تھا وہ مکر گئی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو میں تمہاری پچھلی لائن سے ہی سمجھ گیا تھا خیر تم نے جو بھی مانگا ہو ملوں گا تو میں ہی وہ کندھے اچکا کر بولا۔

مجھے کام کرنا ہے۔۔۔۔وہ نظریں جھکا کر بولی

ہاں بھئی کام کر لو تم یہ تمہارا یہ فصول کام کہیں بھاگ نہ جائے۔شوہر جائے بھاڑ میں وہ ناراضگی سے کہتا اس کے لبوں پر شدت سے بھرپور بوسہ دیتا واش روم میں گھس گیا۔

جب کہ وہ تو اس کی ناراضگی سمجھ نہیں پائی تھی وہ ناراضگی میں بھی اس طرح کی حرکتیں کرتا تھا۔

اور اگر اس کی دعا قبول ہو گئی اور اس شخص کو اس سے پیار ہو گیا تو۔۔۔۔؟

وہ تو ابھی سے اس کی قربت کا سوچ سوچ کر گھبرا رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کے واپس باہر آنے سے پہلے ہی وہ کچن میں آ کر ناشتہ تیار کرنے لگی تھی مائرہ بھی جلدی جاگ گئی تھی۔

اور اسے کچن میں آتے دیکھ کر وہ اس کے پاس کچن میں ہی آ گئی

exponovels

میرے لئے بہت ساری دعائیں کرنا میرا ٹیسٹ بہت اچھا ہو اور میں سب کچھ اچھے سے کر سکوں وہ صبح سے ہی اس کے کان کھائے جا رہی تھی۔وہ تو کتنی دفعہ اس کے لیے دعا کر چکی تھی۔

اللہ پاک آپ کو کامیاب کرے دیکھیے گا آپ کا ٹیسٹ بہت اچھا ہو گا۔اس نے امید دلوائی تھی اس نے مسکرا کر خود کو دلاسہ دیا تھا کہ سب کچھ اچھا ہو گا۔

ان شاءاللہ ان شاءاللہ ایسا ہی ہو گا۔

تم نے صبح نماز پڑھ کر میرے لیے دعا کی وہ کافی کنفیوز اور نروس لگ رہی تھی۔

سوری صبح تو میں بھول گئی میں آپ کے لئے دعا نہیں کر پائی۔وہ پریشانی سے کہنے لگی وہ اس کا دل رکھنے کے لیے بھی جھوٹ نہیں بول پائی تھی۔

کیا یار فجر کی نماز پڑھ کر جو بھی دعا مانگو قبول ہوتی ہے تمہیں مانگنی تھی نہ میرے لیے دعا۔خیر چلو کوئی بات نہیں تم اچھی بچی ہو۔تم جب بھی دعا مانگو اللہ پاک قبول کر لیں گے تم سارا دن میرے لئے وقفے وقفے سے دعائیں کرتی رہنا

۔

وہ جیسے ایک بہت اہم ترین کام دے کر جا رہی تھی اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

تھینک یو سو مچ یار تم بہت اچھی ہو وہ اس کے گال چومنے ہی والی تھی کہ اچانک اسے بازو سے پکڑ کر کسی نے پیچھے کر لیا

۔

یہ کیا کر رہی تھی تم میری بیوی سے دور رہو خبردار جو تم نے اس کے ساتھ ایسی کوئی بھی حرکت کی۔

exponovels

میں تمہیں اپنی بیوی کے گالوں کو چھونے نہ دوں تم چومنے والی تھی یہ میرا حق ہے صرف میرا۔۔وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔جب کہ وہ بے چاری تو شرمندہ ہو کر رہ گئی تھی۔

ہاں تو مر کیوں رہے ہو کھا تھوڑی نہ رہی تھی میں اس کے گالوں کو۔۔۔۔۔۔

تمہارا بھروسہ بھی نہیں بھوکی لومڑی کھا جاتی تو خبردار میری بیوی سے تم دور رہو کم از کم پانچ فٹ دور رہو تم اس سے وہ اسے سچ میں اس سے دور کرتا اپنے قریب کر چکا تھا۔

اللہ اللہ ایک لڑکی کو لے کر تم اسے نظر بند کر رہے ہو اگر میں کوئی لڑکا ہوتی تو۔۔۔۔؟

اگر تم لڑکا ہوتی تو تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اپنی بیوی کے سامنے بھی آنے دیتا شکر کرو کہ لڑکی ہو۔۔۔اور اب جاؤ جا کر تیاری کرو اپنی ایسی مرراشن جیسی شکل بنا کر روز کے سامنے مت جانا ورنہ وہ نکال باہر کرے گی۔

اس نے اس کا دھیان اس کی۔شکل کی طرف دلوایا تھا اس نے فوراً اپنے چہرے کو ہاتھ لگایا۔

میں بہت بری حالت میں بھی ہوں ناتب بھی تمہارے جیسی لگ سکتی۔وہ حساب بے باک کرتی کچن سے نکل گئی تھی جبکہ تناوش کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں تمہاری ہنسی تو میں روکتا ہوں ابھی۔وہ ایک لمحے میں اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

میں کہاں۔۔۔۔۔"

وہ کچھ بول رہی تھی۔جب وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا قفل لگا گیا۔

exponovels

جبکہ اس نے بے ساختہ ہی اس کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔

کپڑے مت خراب کرو پھر گھنٹہ لگادو گی استری کرنے میں وہ اس کا ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹاتے ہوئے بولا۔

ناشتہ۔۔۔۔۔۔۔"

پتا ھے تمہیں ناشتہ بنانا ہے صرف ایک کس ہی تو لے رہا ہوں میں نے کونسا تمہارے ہاتھ پکڑ رکھے ہیں وہ اس کے لبوں کو شدت سے چومتا پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

جلدی کرو لیٹ ہو رہے ہیں ہم وہ کہہ کر پیچھے ہٹا تھا۔

جی آپ لوگ لیٹ ہو رہے ہیں میں بھول گئی تھی کہ آج ویکینڈ کی چھٹی ہے۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

کیا آج تمہیں چھٹی ہے تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا وہ کہتے ہوئے واپس اس کے پاس آیا تھا۔

مجھے چھٹی ہے آپ کو نہیں آپ لوگ اپنے اپنے کام پر جائیں۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تھی جب کہ اس کے بچوں جیسے انداز پر وہ مسکرایا تھا۔

مزید تھوڑی دیر میں مائرہ بھی تیار ہو کر آگئی تھی تناوش ناشتہ لگانے لگی۔

اور وہ دونوں ناشتہ کر کے اپنے کام کے لیے نکلے تھے۔جب کہ وہ آج گھر کی صفائیوں میں جھٹ گئی تھی اسے ہفتے اور اتوار دو دن کی چھٹی تھی اور اس نے ان دونوں دنوں میں بہت سارے کام رکھے ہوئے تھے کرنے کے لئے

○ ○ ○ ○ ○ ○

بھائی آپ یہاں مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے آپ سے مل کر وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے سینے سے آلگا تھا۔

exponovels

مجھے بھی بہت خوشی ہو رہی ہے تم سے مل کر لیکن میں یہاں اپنی بہن سے ملنے آیا ہوں اسی لیے مجھے بتاو تم فون پر کون سی لڑکی کا ذکر کر رہے تھے۔۔۔۔۔؟

وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جبکہ ڈینی اب سیریس ہو گیا تھا۔

بھائی اس لڑکی کا نام مائرہ ہے وہ کافی عرصے سے تاشفین بھائی کے ساتھ ہے بلکہ بچپن سے ساتھ ہے۔

لیکن اب سب کچھ غلط ہو رہا ہے بھائی کی شادی کے بعد بھی وہ ان کے ساتھ اکثر پائی جاتی ہے اور میرے سننے میں آیا ہے کہ کل وہ بھائی کے ساتھ ان کے گھر چلی گئی تھی اور وہیں پر رہ رہی ہے۔

وہ لڑکی اب اس وقت بھائی کے گھر پر موجود ہے اور مجھے لگتا ہے کہ وہ تاشفین بھائی اور تناوش کا رشتہ خراب کر سکتی ہے۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں جا رہا ہوں تناؤش سے ملنے کے لیے اور اس لڑکی کا بھی انتظام کر کے ہی جاؤں گا یہاں سے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا

بھائی اب کب تک واپس جاؤ گے میرا مطلب ہے کچھ دن رہو گے نہ۔۔۔۔۔؟ اس نے امید سے پوچھا تھا۔

نہیں میں پاکستان میں سارا کام چھوڑ کر یہاں آیا ہوں اور اصل میں میں ایک میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا۔

میں نے سوچا کہ اب آیا ہوں تو تناوش سے مل کر ہی جاؤں گا۔ آج ایک بہت اہم میٹنگ تھی اور مجھے آج ہی واپس جانا ہو گا۔

بھائی کچھ دن تو رکتے۔۔۔۔۔۔ آپ کو پتا ہے بابا بھی آپ سے مل کر بہت خوش ہوتے۔

exponovels

ہاں میں جانتا ہوں چھوٹے لیکن مجبوری ہے مجھے واپس جانا پڑے گا پاکستان بہت کام پڑا ہے۔ تمہیں پتا ہے نا بابّا نے اپنی ساری ذمداریاں میرے کندھوں پر ڈال دی ہیں لاپرواہی نہیں کر سکتا۔

وہ سمجھاتے ہوئے بولا تو اس دفعہ ڈینی آگے سے کچھ نہیں بول پایا تھا۔

جب کہ وہ ڈینی کو کام پر لگاتا اب تناوش سے ملنے جا رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم تیار ہونا بہت اچھی طرح سے آڈیشن دینا سب سے پہلے میں نے تمہارا آڈیشن کروایا ہے تاکہ تمہیں کسی طرح کی کوئی پریشانی نہ ہو بہت اچھے سے جا کر ایکٹ کرنا۔

وہ اس کے پاس بیٹھا اسے سمجھا رہا تھا جب سامنے سے دو تین لوگ گزر کر اندر چلے گئے۔

اومائی گوڈ یہ تو بہت بڑے ڈائریکٹر اور پروڈیوسرز ہیں تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ اتنے لوگوں آڈیشن میں ہونے والے ہیں وہ حیرانگی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی تھی وہ خود بھی حیران لگ رہا تھا۔

میں خود نہیں جانتا تھا اس بارے میں کندھے اچکا کر بولا۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے تاشفین وہ اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

ڈرنے یا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سب کچھ بہت اچھے سے ہو گا تم بس ٹینشن مت لو اور آرام سکون سے جا کر اندر سے ہو آؤ میں یہی بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولا تو سب سے پہلا نام اسی کا آیا تھا وہ اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے اندر جا رہی تھی۔

exponovels

جبکہ اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا تاشفین وہی باہر بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئی تو اس کے ماتھے پر ویسا ہی پسینہ تھا جبکہ چہرہ حد درجہ سرخ ہو چکا تھا۔

تاشفین کو پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ اس کا آڈیشن کیسا ہوا اس کی شکل ہی بتا رہی تھی کہ وہ سب کچھ بگاڑ کر آئی ہے۔

میں سب کچھ بھول گئی تاشفین مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا وہ وہیں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب کی تاشفین سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

مائرہ کیا کر کے آئی ہو تم۔ تھوڑا سا تو عقل سے کام لیتی وہ انسان ہی ہیں۔ کوئی آدم خور تھوڑی تھے جو تمہیں کھا جاتے اسے اس پر غصہ آنے لگا تھا وہ اتنا بڑا موقع گنوا بیٹھی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین تم جس لڑکی کو لے کر آئے تھے دیکھا تم نے کتنی لو کونفیڈنس ہے ٹھیک سے ایک لفظ بھی نہیں بول سکی۔

تم چاہتے ہو کہ میں اسے اپنی فلم میں رکھ لوں وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا روزنے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے کہنے پر اس نے مائرہ کو آڈیشن کے لیے بلایا تھا لیکن مائرہ نے سارا کام خراب کر دیا تھا اس سے کچھ بھی ٹھیک سے نا ہو سکا۔ بلکہ دوسری ہی لائن پر وہ اپنے ڈائیلاگ بھول چکی تھی۔

exponovels

روز وہ بہت زیادہ نروس تھی آپ نے اس کی حالت نہیں دیکھی وہ اب رونے جیسی ہو گئی تھی۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ آڈیشن کے لیے یہاں اتنے سارے لوگ بیٹھے ہیں بس اسی لیے وہ نروس ہو گئی پلیز اسے ایک اور موقع دیں۔

وہ اس کی منتیں کر رہا تھا جب کہ روز بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

اریو شیور وہ صرف تمہاری دوست ہی ہے نا۔۔۔۔؟اس کے منت بڑے انداز نے روز کو تجسس میں ڈال دیا تھا۔

وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے۔اس نے زندگی کے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا ہے بچپن سے وہ میرے ساتھ ہے میں اس موڑ پر یہاں پہنچ کر اسے ایک چھوٹا سا موقع نہ دوں اس کو تو کیا فائدہ ہے میری دوستی کا اسے۔

وہ بہت ٹیلنٹڈ ہے بس بھول گئی ڈایئلو گز نروس ہو گئی اسے پتہ نہیں تھا یہاں اتنے سارے لوگ ہوں گے

کیا آپ میرے لئے اسے ایک موقع نہیں دے سکتی وہ منت بھرے انداز میں بولا تو روز مسکرا دی۔

وہ صرف دوست ہے اس لیے جا کر کہو اس سے کے واپس آئے تو ریلیکس ہو کر ہم پھر سے اس کا آڈیشن لیں گے

اوکے۔۔۔۔؟

اس نے پہلی دفعہ اپنا اصول توڑا تھا۔

تھینک یو سو مچ روز تھینک یو سو مچ میں ابھی اس سے کہتا ہوں وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوا واپس باہر بھاگا تھا

جہاں وہ باہر بیٹھی بہت بری حالت میں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

مائرہ ریڈی ہو جاو اپنے ڈائیلاگ دوبارہ سے یاد کرو اور اس بار کوئی غلطی مت کرنا روز تمہیں دوسرا موقع دینے کے لیے تیار ہے۔

وہ باہر آتے ہوئے اسے بتانے لگا تو اس کے چہرے پر ایک بار پھر سے امید جاگی اسے لگ رہا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ گنوا چکی ہے اپنی زندگی کا سب سے بڑا موقع اس نے اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیا ہے۔

تاشفین تم سچ کہہ رہے ہو کیا سچ میں وہ مجھے موقع دے گی وہ بے یقینی کی کیفیت میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

تمہیں لگتا ہے میں تم سے اس طرح کا جھوٹ بولوں گا اب جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمارے پاس بالکل ٹائم نہیں ہے۔

وہ کہہ کر اندر جانے لگا جبکہ ساتھ بیٹھی لڑکی جو کب سے انہیں سن رہی تھی اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

اس کا تعلق انڈیا سے تھا اور بہت اچھی ماڈل تھی۔ یہاں وہ اس فلم کے آڈیشن کے لیے انڈیا سے فلم کی آفر ٹکرا کر آئی تھی۔

واو مطلب یہاں بھی یہ سب کچھ چلتا ہے۔اس نے طنزیہ انداز میں لیکن انگلش زبان میں کہا تھا مائرہ حیران سی اسے دیکھنے لگی اس کی نظریں بہت کچھ بیان کر رہی تھی۔

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ایک اسٹنٹ ڈائریکٹر جس کا چکر شاید اپنی ڈائریکٹر کے ساتھ بھی چل رہا ہے۔ارے جو یہاں تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر رہا ہے اور تمہیں یہاں رول بھی دلوا رہا ہے۔

تمہیں پتا ہے اندر بیٹھی اس عورت کو اگر پتہ چل گیا کہ اسکا بوائے فرینڈ تمہارے ساتھ بھی چکر چلا رہا ہے تو تمہارا کیا حال کرے گی۔

exponovels

کیا وہ لڑکا روز کا بوائے فرینڈ ہے سامنے بیٹھی انگریز لڑکی نے حیرت کا مظاہرہ کیا تھا۔

ہاں تو تمہیں کیا لگتا ہے ایسے ہی بیٹھے بٹھائے کسی کو بھی وہ اپنی فلم کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر رکھ لے گی اور اس کے کہنے پر ایسے لوگو کو آڈیشن کے لئے بلائے گی۔ جن کا تعلق کسی بھی بڑے ڈائریکٹر یا پروڈیوسر سے نہیں ہے۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بکواس کا وہ صرف میرا دوست ہے وہ اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

ہاں ہمیں پتا ہے وہ تمہارا دوست ہے وہ سب کا دوست ہے اندر بیٹھی روز کا بھی۔ دن میں تو سب دوست ہی ہوتے ہیں۔ باقی کام تو رات۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ یو بیچ۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بکواس کرنے کی۔ وہ صرف میرا دوست ہے تم اپنی بکواس ایک لمٹ میں ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ کیا اپنے دوست سے کہہ کر میرا آڈیشن کیسنل کروا دو گی۔ یا مجھے یہاں سے آوٹ کروا دو گی۔

تمہیں سچ میں لگتا ہے ہم سب یہاں بے وقوف بیٹھے ہیں وہ صرف تمہارا دوست ہے جو تمہارے لیے اندر جا کر روز کی اتنی منت کر رہا ہے۔

اتنے بے وقوف بیٹھے ہیں یہاں پر ہم جنہیں کچھ نظر نہیں آ رہا۔ اور تم دوست ہو تو اس کی دوستی کو یوز کیوں کر رہی ہو دوستی کے نام پر اسے یوز کرنا کہاں کی دوستی ہے۔

اسے ایک پوزیشن ملی ہے تو اسے اکیلے انجوائے کرنے دو نہ تم کیوں بیچ میں اس کی کامیابی کی دیوار بن رہی ہوں اپنی فضول ایکٹنگ سے

exponovels

تم کیوں اسے فورس کر رہی ہو فلم میں کردار کے لیے اسے اس کی کامیابی اکیلے جینے دو نہ کیسی دوست ہو تم شرم نہیں آرہی اپنی دوستی کو یوز کرتے ہوئے

بیچارہ تمہارے چکر میں روز کی منتیں کر رہا ہے

کیسی خود غرض دوست ہو تم کل شاید اسی دوستی کے ناطے تم اس کے گھر میں جا کر رہنا شروع کر دو گی۔

یا پھر تمہاری دوستی کا وہ والا سسٹم ہے "جتنا ہو سکے فائدہ اٹھالو" وہ بولے جا رہی تھی جب اچانک مائرہ اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے باہر نکل گئی۔ جب کہ وہ لڑکی سر جھٹک کر اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی

○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کہاں ہو تم میں پاگلوں کی طرح یہاں تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں تمہاری باری آگئی ہے اندر وہ سب لوگ تمہارا ویٹ کر رہے ہیں یار جلدی سے آجاؤ

میں نہیں آرہی تاشفین تم منع کر دو مجھے بہت ضروری کام یاد آگیا ہے میں وہاں جا رہی ہوں اور ہاں میں کوشش کروں گی کہ مجھے میرے بل بوتے پر کوئی اچھا رول مل جائے۔

اللہ پاک تمہیں کامیاب کرے تم اپنی کامیابی کو انجوائے کرو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ایک دن کسی نہ کسی مقام پر پہنچ جاؤں گی۔

جہاں جا رہی ہوں وہاں پہنچ کر تمہیں فون کروں گی میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی۔

exponovels

اس نے کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا۔

وہ کیوں چلی گئی تھی کتنی مشکل سے اس نے اس کے لئے چانس مانگا تھا اتنی آسانی سے وہ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

کیا وجہ تھی اس کے یوں جانے کی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ لیکن وہاں ان لڑکیوں کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر بہت کچھ سمجھ گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے آپ واپس آ گئی کیسا ہوا آپ کا ٹیسٹ مائرہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اس نے سب سے پہلا سوال اس سے یہی پوچھا تھا جب کہ وہ بنا کچھ بھی بولے کمرے میں آئی اور اپنا سامان پیک کرنے لگ گئی

کیا ہوا آپ کہیں جانے کی تیاری کر رہی ہیں کیا میں کچھ مدد کرواؤں وہ اسے جلدی جلدی سامان پیک کرتے دیکھ کر پوچھنے لگی لیکن وہ تو کچھ زیادہ ہی سیریس لگ رہی تھی بلکہ اداس لگ رہی تھی۔

تاشو میری بات سنو آئی لو یو جانو میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور میں جلدی واپس آؤں گی تم ہمیشہ تاشفین کے ساتھ خوش رہنا اسے خوش رکھنا تم دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے ہو۔

ایک دوسرے سے پیار کرنا اسے تمہاری ضرورت ہے وہ بہت وقت سے اکیلا ہے۔

بلکہ ہمیشہ سے اکیلا رہا ہے اس کا بہت خیال رکھنا تم سے زیادہ بہتر اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ وہ مجھ پر غصہ ہو گا لیکن تم سنبھال لینا۔

exponovels

میں جارہی ہوں اب سے تاشفین کو سنبھالنا تمہارا کام ہے۔ تم اس کے ساتھ خوش رہنا ہمیشہ اور اس پر یقین کرنا۔ اگر میں کچھ بن پائی تو واپس ضرور آؤں گی اور اگر نہیں بن پائی تو بھی آجاؤں گی کیونکہ اس کے بنا گزارا نہیں ہے میرا بھی

۔

چلو اب میں چلتی ہوں وہ کہہ کر باہر جانے لگی

لیکن جاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے تناوش اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی اسے روکنے کے لیے وہ اچانک کیوں جارہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

جب اچانک اس نے دروازہ بند کیا دروازہ اچانک بند ہونے کی وجہ سے وہ دروازے سے ٹکرائی تھی لیکن مائرہ محسوس کیے بنا وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے اسے بہت زیادہ رونا آرہا تھا وہ مطلبی نہیں تھی وہ اچھی دوست تھی وہ اپنی دوستی کو اپنے مطلب کے لئے استعمال نہیں کر سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تیزی سے لفٹ سے نکلتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب سامنے سے آتے آدمی سے اس کا زوردار تصادم ہوا۔

اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔۔؟ غم اور غصے کی حالت میں اس نے جان بوجھ کر اردو میں کہا تھا۔ تاکہ سامنے کھڑا گورا اس کی بات کو نا سمجھ سکے۔ لیکن اسے دیکھتے ہی مائرہ کو احساس ہو گیا تھا کہ اس نے غلط جگہ غلط لائن بولی تھی۔

exponovels

میرے خیال میں یہ الفاظ میرے ہونے چاہیے۔۔۔اس نے غصے سے گھورتے ہوئے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

جب کہ ماہرہ تو ایک لمحے کے لیے اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

اتنی بڑی مونچھیں۔۔۔۔۔کہیں کہ غنڈے لگتے ہو۔وہ دل میں کہنا چاہتی تھی لیکن غصے سے وہ اپنے دل کی باتیں شاید دل میں بھی نہیں بول پا رہی تھی۔

خود کو کیا انجلینا جولی سمجھ رہی ہو۔۔۔۔؟وہ حساب بے باک کرنے والے انداز میں بولا۔

جاؤ یار اپنا کام کرو پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں منہ لگنے۔۔۔۔۔وہ تنگ آکر بولی۔

تین فٹ کی دوری سے منہ کون لگتا ہے میڈم۔۔۔۔؟خیر سمجھ سکتا ہوں تمہارے کپڑوں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم میرے منہ لگنے کی خوائش مند ہو۔لیکن میرے پاس ابھی چُھٹا نہیں ہے۔اور تم جیسوں پر میں اپنی حلال کمائی برباد نہیں کرتا

سو میں تمہاری یہ تھرڈ کلاس خوائش پوری نہیں کر سکتا کیونکہ میں تم جیسیوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتا۔اب شکل غائب کرو بلکہ میں ہی چلا جاتا ہوں۔

وہ لمحے میں اسے اچھا خاصا ذلیل کر گیا تھا۔وہ اسے اس کے کپڑوں سے جج کر گیا تھا۔وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا۔اسے سمجھنے میں زیادہ وقت نہ لگا۔

وہ مجھے کال گرل سمجھ رہا تھا۔وہ بے یقینی سے اس لیفٹ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی اندر داخل ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ ابھی ابھی دروازہ بند کر کے آئی تھی۔اس کے سر پر ہلکی سے چوٹ لگی تھی۔پتا نہیں مائرہ کہاں گئی تھی۔اچانک سے کیا ہوا تھا۔جو وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی۔اور تاشفین کہاں تھا۔کیا وہ جانتا تھا کہ مائرہ گھر چھوڑ گئی ہے۔وہ پریشان سی اپنے سر پر ہاتھ رکھے روم میں جانے لگی تھی۔

جب پھر سے دروازے پر دستک ہوئی۔شاید وہ آگیا تھا وہ ویسے بھی اسے فون کرنے لگی تھی۔وہ جلدی سے دروازے کی طرف آئی۔

لیکن سامنے تاشفین کی جگہ وارق کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

وارق بھائی۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے چہکی تھی۔جبکہ وہ مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا اندر داخل ہوا تھا۔

کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔۔؟اور یہ چوٹ کیسے لگی۔وہ پریشانی سے اس کے سر پر لگی چوٹ دیکھنے لگا۔

ارے کچھ نہیں بس پیر پھسل گیا تھا۔آپ اندر آئیں نا پلیز دروازے پر کیوں رک گئے وہ اس کے آنے سے بہت خوش ہو گئی تھی۔جبکہ وہ جو اس سے مل کر واپس جانا چاہتا تھا اندر آگیا۔

میں چائے بناتی ہوں۔۔۔۔۔۔

رک جاو گڑیا میں زیادہ دیر نہیں روکوں گا۔۔۔مجھے جانا ہے ابھی ایک گھنٹے میں میری میٹنگ ہے۔صرف تمہیں دیکھنے آیا ہوں۔تم بتاو خوش ہو نا۔۔۔۔۔۔اور تاشفین ٹھیک ہے نا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔؟

وہ تمہیں پریشان تو نہیں کرتا نا۔اور تم گھر پر فون کیوں نہیں کر رہی۔۔۔۔۔۔؟

بابا بہت پریشان ہیں تمہیں لے کر۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

exponovels

وہ پریشان نہیں ہیں وارق بھائی۔۔۔۔اگر وہ پریشان ہوتے تو فون کرتے نا۔۔۔میں کتنے دن سے ان سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ان کا نمبر لگتا ہے نا آپ کا۔۔۔۔دیکھیں روز کتنی بار فون کرتی ہوں آپ کو وہ اپنا فون اس کو دیکھاتی ہوئی بولی۔جسے اس نے فوراً تھام لیا تھا۔

گڑیا نمبر تو یہی ہے لیکن تمہاری کوئی کال نہیں آئی ہمیں۔۔۔۔۔۔اور تم تاشفین کے فون سے بات کر سکتی ہو نا۔۔۔۔۔۔؟

خیر چھوڑو تم فون کو سر پر کچھ لگاو۔۔۔وہ اس کی خون کی لکیر دیکھ پریشان ہوا تھا۔

ایک مینٹ میں آئی وہ کہہ کر بھاگ کر بیڈ روم میں گئی تھی۔جبکہ وہ اس کا فون چیک کر رہا تھا۔کل رات بابا نے اسے بتایا تھا کہ تاشفین نے ان کے نمبر زبلاک کر دیے ہیں۔یقیناً یہ کام بھی اسی کا تھا۔وہ فون واپس رکھتا اس کا انتظار کرنے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ مائرہ کون ہے تناوش۔۔۔۔۔؟وہ اس کے بار بار منع کرنے کے باوجود بھی اس کے لئے چائے بنانے لگی تو وہ بھی اس کے ساتھ کچن میں ہی آ گیا۔

آپ کو کس نے بتایا مائرہ کے بارے میں اس کے سوال نے اسے پریشان کیا تھا۔

شروع میں تو تاشفین نے بابا کو بتایا تھا اور اب میرے سننے میں آیا ہے کہ وہ یہاں اس گھر میں رہتی ہے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو تناوش بھی سمجھ گئی کہ وہ کسی بھی بات سے انجان نہیں ہے تو چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

exponovels

جی وہ یہیں پر رہی تھی لیکن آج پتا نہیں کیا ہوا وہ کہیں چلی گئی۔وہ کافی پریشان تھی میں نے پوچھا بھی لیکن

"۔۔۔۔۔۔۔۔

تاشفین سے اس کا کیا تعلق ہے کیا اب بھی تاشفین کے ساتھ اس کا وہی تعلق ہے جو تمہارے ہونے سے پہلے تھا

۔اس کا انداز سنجیدہ تھا جب کہ وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنے آنسوؤں کو چھپا نہیں پائی تھی۔

تاشفین بہت اچھے ہیں بھائی۔وہ مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دیتے۔وہ میری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں مجھے

اپنے ساتھ باہر لے کر جاتے ہیں مجھے شاپنگ بھی کرواتے ہیں اور مجھے کالج میں داخلہ دلوایا یہاں تک کہ اپنا فون بھی

لے کر دیا لیکن وہ ان کی محبت ہے۔اس کی آواز جیسے کھائی سے آئی تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔چائے بن گئی۔وہ کپ اٹھا کر لبوں سے لگا گیا۔

بہت گرم۔۔۔۔۔وہ بول ہی رہی تھی کہ وہ کپ سے سیپ لیتا واپس رکھ گیا۔

میں کوشش کروں گا جلد آنے کی اپنا خیال رکھنا میرا بچہ وہ اس کے سر پے ہاتھ رکھتا باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ ارے

ارے ہی کرتی رہ گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بھائی شام تک میں اس لڑکی کے بارے میں کیسے پتا کر کے بتاؤں گا شام کو تو آپ کو واپس جانا ہے۔

مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ اس وقت وہ کہاں ہے اور کیسے ملے گی۔ڈینی پریشانی سے کہنے لگا۔

exponovels

مجھے نہیں پتا دانیال وہ تمہیں کہاں سے ملے گی اور تم کیسے اس کے بارے میں پتہ کرواؤ گے بس مجھے اس کے بارے میں ساری انفارمیشن چاہیے وہ بھی پانچ بجے سے پہلے پہلے۔

اس کی وجہ سے ہماری معصوم بہن اپنی زندگی ٹھیک سے جی نہیں پا رہی تھی تم کیا چاہتے ہو کہ یہ لڑکی ساری زندگی سوتن بن کر ہماری بہن کے سر پر سوار رہے۔

تم نے نہیں دیکھی لیکن میں نے دیکھی ہے اس کی حالت اس کی آنکھوں میں آنسو وہ رو رہی تھی اس لڑکی کی وجہ سے تم کیا چاہتے ہو ہماری بہن ساری زندگی روتی رہے۔ مجھے یقین ہے جو تاشفین کے گھر پر اس کی بیوی کے ہوتے ہوئے آ کر رہ سکتی ہے وہ لڑکی کسی بھی حد تک جا سکتی ہے ہو سکتا ہے وہ کل تاشفین کو مجبور کر دے خود سے شادی پر ہم کچھ نہیں کر پائیں گے دانیال یاد رکھنا۔ وہ بہت آگے تک سوچ چکا تھا

نہیں بھائی اللہ نہ کرے آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں شام پانچ بجے سے پہلے پہلے اس مائرہ کی ساری انفارمیشن نکال کر آپ کو دوں گا۔ وہ جذباتی ہوتے ہوئے بولا۔

پھر ٹھیک ہے تم شام تک اس لڑکی کے بارے میں پتہ کرو تب تک میں اپنی میٹنگ ختم کر لیتا ہوں۔

پھر اس لڑکی کو ٹھکانے لگاتے ہیں وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

لیکن بھائی ہم اس لڑکی کے ساتھ کریں گے کیا میرا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

ہم اس لڑکی کو ایک اچھی آفر دیں گے تاشفین کی زندگی سے نکلنے کے لیے اور تم نہیں جانتے ان لڑکیوں کو یہ چند پیسوں کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہیں ہم اسے ایک اچھی اماؤنٹ دیں گے تاکہ یہ اپنے آپ ہمارے بھائی کی زندگی سے دفع ہو جائے۔

گریٹ بھائی مجھے یقین ہے وہ لڑکی پیسے کے لیے کچھ بھی کرے گی۔ میں اس کے بارے میں پتہ کرواتا ہوں آپ تب تک سکون سے اپنی میٹنگ اٹینڈ کر لیں۔

وہ بس اتنا کہہ کر اپنے بائیک کو کک مارتا وہاں سے نکل چکا تھا۔

جبکہ اس نے بابا کو فون لگایا تھا یہاں کے حالات بتانے کے لئے۔ وہ تناوش کے فون سے ہی سمجھ چکا تھا کہ تاشفین نے کیا کیا ہے لیکن اس نے تناوش کو نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ اسے تاشفین سے بد ظن نہیں کرنا چاہتا تھا۔

تناوش کا کہنا تھا کہ تاشفین اس کے ساتھ بہت اچھا ہے مطلب صرف مائرہ کو اگر ان کی زندگی سے نکال دیا جائے تو ان کی زندگی خوشگوار ہو سکتی ہے اور وہ ایسا ہی کرنے جا رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ لوکل ٹرین پر سوار دوسرے شہر جانے والی تھی۔ دو دن کے بعد ایک مارننگ شو کے سلسلے میں ایک بار پھر سے ایڈیشن ہونے والے تھے اس کا ارادہ وہاں جا کر آڈیشن دینے کا تھا۔

اس وقت اس کا سارا سامان اس کے پاس ہی پڑا ہوا تھا ذہن پر بہت ساری سوچیں سوار تھیں۔

exponovels

وہ کیا کر کے آئی تھی جو بھی تھا جیسا بھی تھا لوگ کچھ بھی کہیں لیکن تاشفین اور اس کا رشتہ تو خراب نہیں ہو سکتا تھا۔

اسے تاشفین کو ناراض کر کے نہیں آنا چاہیے تھا۔

وہ کتنا کچھ کر رہا تھا اس کے لیے اور وہ کتنی آسانی سے ہر چیز چھوڑ کر آ گئی تھی۔

وہ بہت غلط کر کے آئی تھی اسے تاشفین کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیے تھا۔

اگر وہ خود اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا بھی چاہتی تھی تو بھی وہ تاشفین کو چھوڑ کر کیوں آئی تھی۔۔۔۔۔؟

وہ اس کا دوست تھا اس کا ساتھی تھا وہ اسے سمجھتا تھا۔

وہ غصے میں غلط فیصلہ کر آئی تھی وہ غصے میں جلد بازی کا شکار ہو گئی تھی۔

اس نے اپنا فون نکالتے ہوئے تاشفین کو فون کرنا چاہا تھا۔

اس کا ارادہ اسے بتانے کا تھا کہ وہ کچھ دنوں میں واپس آ جائے گی اور آیڈیشن دے کر وہ اسے منانا چاہتی تھی جب اچانک کوئی اس کے پاس آ کر بیٹھا۔

اور وہ اتنی تیزی سے بیٹھا تھا کہ اس کے ہاتھ سے فون گر گیا۔

اس نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے لڑکے کو دیکھا جو اپنے چہرے تک ہڈی کو نیچے کئے ہوئے تھا اور پھر غصے سے اپنا فون اٹھانے لگی۔

لیکن اس سے پہلے ہی اس نے اس کے بازو پر کسی چیز کو ٹچ کیا تھا وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

شکر ہے تاشفین آپ گھر تو واپس آئے میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔

کب سے فون کر رہی ہوں آپ کو لیکن آپ تو فون ہی نہیں اٹھا رہے۔

آپ کو پتہ ہے مائرہ جی اپنا سارا سامان لے کر چلی گئی ہیں یہاں سے۔

تاشفین وہ جاتے ہوئے بہت زیادہ پریشان تھیں مجھے تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ کیوں چلی گئی ہیں

۔اور وہ بھی آپ کو بتائے بنا وہ بہت پریشانی سے بتا رہی تھی۔

وہ دروازہ بند کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

ایک گلاس ٹھنڈا پانی لے آؤ۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات پھر سے شروع کرتی تاشفین نے کہا۔

اس کی بات سن کر وہ جلدی سے پانی لینے بھاگی تھی۔

اور کچن سے پانی کا گلاس بھر کر واپس آ کر اسے دیتے ہوئے واپس اس کے نزدیک بیٹھ گئی۔

تاشفین نے اس کے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے ایک ہی سانس میں پورا گلاس ختم کر کے وہاں سامنے ٹیبل پر رکھا۔

جب اس نے دوبارہ سے بات شروع کی۔

تاشفین مائرہ جاتے ہوئے بہت پریشان تھی آپ کو پتہ ہے وہ مجھ سے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اچانک تاشفین نے اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں لیتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اسے خاموش کروا دیا۔

exponovels

اس کا حملہ اتنا بے ساختہ تھا کہ اسے سنبھلنے کا وقت ہی نہ ملا۔

اور اب وہ ایک ایک سانس کے لئے اس کی محتاج ہو گئی تھی وہ اس کا دوپٹہ اس سے الگ کرتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتا اس کے بال بھی کھول چکا تھا۔

اور ان سب چیزوں میں اس نے ابھی تک اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ نہیں ہٹائے تھے۔

اس کے ہونٹ آزاد کرتے ہوئے بھی وہ کتنی ہی دیر آنکھیں بند کرتا اس کی خوشبو کو محسوس کرتا رہا جب کہ وہ بے بسی سے اس کی پناہوں میں پڑی تھی اس کی قید سخت تھی وہ یوں نکل نہیں سکتی تھی۔

میں نے بھیج دیا اس کو یہاں سے۔ وہ فصول میں یہاں کتنے دن رہ سکتی تھی۔

اسے جانا تو تھا ہی اور ویسے بھی ہسبنڈ وائف میں کسی تیسرے کا کیا کام اسی لئے اسے جانا پڑا میری جان۔

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔

لیکن کیوں۔۔۔۔۔۔؟

وہ تو یہاں رہنے کے لئے آئی تھی نہ وہ اس سے سوال کرنے لگی۔

ہاں وہ یہاں رہنے کے لیے آئی تھی لیکن صرف کچھ دن۔ اب وہ اپنی بہتری ہم سے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتی ہے اور اس کے یہاں سے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میں اسے کیوں روکتا۔۔۔۔۔؟

وہ بالکل ریلیکس موڈ میں اسے بتا رہا تھا جبکہ اس کی انگلیاں اس کے ڈمپلز کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہی تھی۔

لیکن یوں اچانک وہ کیسے جا سکتی ہیں وہ اب تک اپنی بات پر قائم تھی۔

exponovels

کیسے جاسکتی ہے کا مطلب اپنے پیروں پر چل کر گئی ہے۔اوراب تم یہ مائرہ نامہ بند کرنا پسند کرو گی مجھے اور بھی کام ہیں۔وہ اس کے بال کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے رومانٹک موڈ میں بولا۔

لیکن مائرہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب تک مائرہ پر اٹکی ہوئی تھی۔

ہر وقت مائرہ مائرہ مائرہ نہیں سن سکتا میں۔چلی گئی ہے وہ یہاں سے اب اسے بھول جاؤ جانے دو۔

میرے بارے میں بات کرو تم اور مجھے اپنی باتیں سناؤ۔اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کرتے ہوئے اس نے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا تھا۔

لیکن وہ کہاں گئی ہیں اور کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا سوال ایک بار پھر سے اس کے لبوں میں قید ہو گیا تھا لیکن اس دفعہ اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا۔

وہ شاید اب سچ مچ میں مائرہ کی باتوں سے تنگ آچکا تھا یا شاید وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی بیوی بار بار صرف اسی کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

جس سے وہ اچھا خاصہ جھنجھلا گیا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کے انداز میں شدت تھی۔

وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا اپنے بیڈ روم میں لے آیا اور اس دفعہ اس کا انداز ایسا تھا کہ خوف کی ایک لہر اس کی رگوں میں سرایت کر گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اس کی آنکھ کھلی تو وہ ایک بند کمرے میں قید تھی جہاں کچھ بھی نہیں تھا سوائے دیواروں کے اور سامنے ایک دروازہ تھا۔

وہ کہاں پر تھی سمجھنا بہت مشکل تھا لیکن اتنا وہ سمجھ چکی تھی کہ اسے اغوا کر لیا گیا ہے۔

وہ اٹھی اور زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی وہ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہو سکتی تھی یہ وقت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے والا تھا یہ لوگ کوئی بھی ہو سکتے تھے اور کچھ بھی ڈیمانڈ کر سکتے تھے۔

لیکن پھر بھی خوف اس کو سکون نہیں لینے دے رہا تھا اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا وہ کیسے بھی یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

دروازہ کھولو پلیز کوئی ہے یہاں پر خدا کے لئے دروازہ کھولو مجھے نکالو یہاں سے کون ہو تم لوگ اور کیوں لائے ہو یہاں مجھے اس نے کمرے کے باہر سے آواز سنی تھی کوئی تو تھا یہاں وہ سمجھ چکی تھی۔

دیکھو پلیز دروازہ کھولو میں بہت امیر نہیں ہوں میرے لیے تو کوئی تم لوگوں کو پھوٹی کوڑی بھی نہیں دے گا۔

وہ اونچی اونچی آواز میں انگلش میں بول رہی تھی لیکن یہاں اس طرح کی باتیں سننے والا تھا ہی کون۔۔۔۔؟

وہ دروازہ پیٹتے پیٹتے تھک کر وہیں بیٹھ گئی لیکن کوئی بھی اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دے رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے بیڈ روم میں لاتا اپنے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اس کے ساتھ ہی اپنی جگہ بناتا اسے اپنی پناہوں میں قید کر گیا تھا۔

میں اس وقت سکون چاہتا ہوں میرا دماغ ٹینشن سے بھرا ہوا ہے اس وقت مجھے سکون صرف تم دے سکتی ہو۔

exponovels

اسی لئے فضول کی کوئی بات مت کرنا آئی میری بات سمجھ میں۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے معصوم سے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

آپ کھانا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت فضول بولتی ہو ابھی میں نے منع کیا نہ کہ کوئی فضول بات مت کرنا وہ اس کے ہاتھوں کو اپنی قید میں لیتے ہوئے بیڈ کے ساتھ لگاتا اس کے اوپر اپنا سایہ بنانے لگا۔

وہ کتنی ہی دیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر جھک کر اس کی ایک آنکھ کو چوما تھا اس کے مس پر مسکرایا تھا۔

اس کی آنکھیں ہمیشہ بھیگی بھیگی رہتی تھیں۔اور آنکھوں کی نمی کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے ہوئے اسے سکون ملا تھا

وہ اسی انداز میں اس کی دوسری آنکھ کو بھی چومتا اس کے ماتھے سے ہونٹوں کے بیچ اپنے ہاتھ کی انگلی سے ایک لکیر کھینچتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا۔

اس دفع انداز میں شدت نہیں چاہت تھی محبت تھی طلب تھی وہ کتنی ہی دیر اس کے لبوں کی نرماہٹ کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا رہا۔

اپنے ہونٹوں کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جھکا اور جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا چلا گیا۔

جب نظر اس کی گردن پر پڑی جہاں کل والا نشان اب تک موجود تھا۔اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آگئی تھی۔

یہ اس کی محبت کی پہلی نشانی تھی جو تھوڑی تکلیف دار تھی وہ اسے اپنے لبوں سے چھوتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

اور پھر اب وہ اس کے دل کے مقام تک آیا تھا۔

exponovels

اس دل میں کتنے سالوں سے میں حکومت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے دل کے مقام پر انگلی رکھتا پتا نہیں کون سے سوال جواب پر اتر آیا تھا۔

جواب میری مرضی کا ہونا چاہیے تمہیں انعام دوں گا اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتے ہوئے اس نے مسکرا کر پوچھا تھا انداز میں شرارت تھی۔

ہمیشہ سے۔۔۔۔۔؟ اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے صرف لب ہلائے تھے۔

اسے آواز تو نہیں آئی لیکن اس کا جواب اسے پسند بہت آیا تھا۔

ویری گڈ میں یہی جواب سننا چاہتا تھا اس کے لبوں کو ایک بار پھر سے شدت سے چومتے ہوئے وہ آہستہ سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

جہاں میں ہمیشہ سے حکومت کرتا ہوں وہاں تو ہر دھڑکن کے ساتھ میرا نام بھی دھڑکتا ہو گا۔۔۔۔۔؟

آج میں یہ نام سننا چاہتا ہوں اور تم ڈسٹرب نہیں کرو گی مجھے اور اگر تم نے ڈسٹرب کیا تو پھر میں بھول جاؤں گا کہ میں نے تمہیں اس تعلق میں باندھنے کے لئے وقت دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ سکون سے کہتا اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔

تاشفین۔۔۔۔اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کا نام پکارا تھا۔

کہا نہ کہ مجھے ڈسٹرب مت کرو میں اپنا نام سن رہا ہوں۔ وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھتا اسے خاموش کروا گیا تھا۔

جبکہ اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئی تھی اور ان بے ترتیب دھڑکنوں میں وہ اپنا نام سنتا خوشی سے سرشار ہو چکا تھا۔

exponovels

یہ احساس اس کے لیے سکون بخش تھا۔ کہ کوئی اس سے محبت کرتا ہے کہ کوئی اسے اپنا مانتا ہے کسی کے لئے وہ اہم ہے۔ بہت اہم

وہ اس کا ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنے چہرے پر رکھ چکا تھا نہ جانے کیوں اس کے ہاتھ کا نازک لمس اسے بے تحاشا پسند تھا

۔

اور اس لمس کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ نجانے کتنی دیر یوں ہی پڑی رہتی جب اچانک دروازہ کھلا۔

پھر سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ کر اس کے دماغ نے تیزی سے کام کیا۔

وہ اسے پہچان گئی تھی اور غصے میں اس کی طرف آئی تھی۔

یو مونچھڑ۔۔۔۔۔۔"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کڈنیپ کرنے کی تم نے مجھے اغواء. کیا ہے تم مجھے یہاں لے کر آئے ہو۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی وہ اسے نوچنے کو اس کی طرف آئی تھی لیکن وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے پیچھے کی طرف جھٹک چکا تھا کہ وہ دیوار کے ساتھ جا لگی۔

اپنی حد میں رہو لڑکی ان میں سے نہیں ہوں جن کے ساتھ اپنا وقت رنگین کرتی ہو تم۔ یا جو تمہارے ساتھ اپنے وقت کو خوشگوار بنانے آتے ہیں۔۔۔۔۔وہی سلگتی ہوئی باتیں جو صبح اس کے منہ سے سنی تھیں

exponovels

بکواس بند کرو۔۔۔۔ایسی باتیں کر کے میں بھی تمہیں تمہاری اوقات بتا سکتی ہوں لیکن وہ کیا ہے نہ کہ میرے ماں باپ نے میری پرورش اتنی گھٹیا نہیں کی۔

چٹاخ۔۔۔۔۔وہ نہ جانے کیا کیا بولنے والی تھی جب وارق کے زوردار طمانچے نے اس کے منہ کو بند کر دیا۔

میری تربیت پر سوال اٹھانے کی ہمت مت کرنا۔

نیچ عورت بس میرے سوال کا جواب دو تم کیوں ایک شادی شدہ آدمی کی رکھیل بن کر اس کے گھر پر رہتی ہو۔اس کا سلگتا ہوا سوال اسے زندہ زمین میں گاڑ گیا تھا اسے اپنے دوست کے لیے اس طرح کے الفاظ سننے کو ملیں گے وہ کہاں جانتی تھی۔

کل تک ان کا افیئر ان دونوں کے لئے ایک مذاق تھا لیکن آج اس کے منہ پر تھپڑ کی صورت لگ رہا تھا۔

کون ہو تم۔۔۔۔اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھا

وارق افراہیم۔۔۔۔۔تاشفین ابراہیم کا بڑا بھائی۔اب میں تمہیں مزید کچھ نہیں بتانا چاہتا اپنی قیمت بتاؤ کیا قیمت ہے تمہاری میرے بھائی کی زندگی سے دفع ہونے کی۔

ایک کروڑ دو کروڑ دس کروڑ۔بتاؤ اس کی زندگی سے دفع ہونے کے لیے کیا لو گی۔

تم ہوتے کون ہو میری دوستی کو پیسوں میں تولنے والے۔ تمہیں کیا لگتا ہے ہماری دوستی پیسوں کی محتاج ہے تمہارے پیسوں پر مائرہ تھوکتی بھی نہیں۔جاو جا کر ان پیسوں سے کسی کوٹھے والی کی زندگی سنوارو جو تمہارے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہو گی۔

exponovels

مائرہ خان تم جیسی نیچ نہیں ہے جو پیسوں میں اپنی دوستی کو تول دے۔وہ اتنے غصے سے پھنکاری تھی کے وارق کا ہاتھ ایک دفعہ پھر سے اٹھا لیکن اس دفعہ فضا میں ہی مہلک ہو گیا۔

اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کے رکھا ہے کیا جو تم مارتے جاؤ گے اور میں خاموشی سے سہتی جاؤں گی۔

اگر تاشفین کو پتہ چل گیا نا کہ تم مجھے یہاں اغوا کر کے لائے ہو تو محبت تو تم سے ویسے بھی نہیں کرتا ساری زندگی شکل بھی نہیں دیکھے گا تمہاری باپ تو ویسے بھی تڑپ رہا ہے تم لوگوں کا وہ ایک لمحے میں اس پر یہ ظاہر کر گئی تھی کہ وہ ان کے نیچی معاملات کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اس کا فون بجنے لگا۔

وہ اپنا موبائل لئے تیزی سے باہر نکلا تھا جبکہ مائرہ دروازے تک اس کے ساتھ آئی تھی لیکن دروازہ اس نے سختی سے بند کر دیا اور وہ پٹک کر رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج مِائرہ نے اسے بہت تکلیف دی تھی کیا کچھ نہیں کر رہا تھا وہ مائرا کیلئے کبھی ایک کی منتیں کبھی دوسرے کی منتیں۔

اور مائرہ کتنی آسانی سے سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

صرف لوگوں کی باتوں میں آ کر لوگوں کے کہنے سے کونسا ان کے رشتے پر کوئی داغ لگ جاتا یا پھر وہ غلط ہو جاتے وہ صحیح تھے تو دوسروں کی پرواہ کیوں کرنی۔

exponovels

لیکن مائرہ نے سب کچھ چھوڑ کر اسے بتایا تھا کہ اس کے نزدیک لوگوں کی باتیں اہمیت رکھتی ہیں اس سے زیادہ اس کی دوستی سے زیادہ وہ لوگوں کی باتوں سے ڈرتی ہے

مائرہ نے آج پہلی بار اسے تکلیف پہنچائی تھی اس کی وہ دوست جو اس کے ہر درد میں اس کی ساتھی تھی لوگوں کی باتوں میں آکر اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔

مائرہ جہاں بھی جائے اس کی دعائیں اس کے ساتھ تھی اللہ پاک کامیابی اس کے مقدر میں لکھ دے لیکن اس نے اسے تکلیف پہنچائی تھی وہ اتنی آسانی سے اسے معاف کرنے والا نہیں تھا وہ اس کے لیے اتنا کچھ کرنا چاہتا تھا۔

وہ اپنی کامیابی کبھی اس کے بنا نا مناتا لیکن وہ خود اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

وہ لڑکی جو مائرہ کو باتیں سنا کر گئی تھی وہ بھی فیل ہو گئی تھی اسے بھی یہ کردار نہ ملا تھا۔

اور غصے میں تاشفین نے روز سے کہا تھا کہ اس کردار کو فلم سے کاٹ دو اور روز نے فوراً ہی اس کی بات مانتے ہوئے سارے آیڈیشنز کینسل کروا دیے تھے۔

وہ ایک غیر ضروری کردار سے ہی سہی مگر مائرہ کو کسی نہ کسی طریقے سے کسی بڑے بینر کے نیچے سے لانچ کرنا چاہتا تھا۔

اگر وہ یہاں سے لانچ ہو جاتی تو یقیناً اسے کوئی نہ کوئی بڑی فلم مل جاتی۔

مائرہ اگر دوسری دفعہ بھی اپنے ڈائیلاگ بھول جاتی تو وہ اسے تیسرا موقع دلواتا اگر تیسری دفعہ بھول جاتی تو وہ اسے چوتھا موقع دلواتا۔

exponovels

لیکن وہ اپنی دوست کو اس طرح سے چھوڑ کر کبھی نہ جاتا۔

وہ اس کی کامیابی کے لیے روز سے بار بار موقع مانگتا وہ بار بار اس کے لئے کوشش کرتا لیکن مائرہ صرف لوگوں کی باتوں کی وجہ سے اسے چھوڑ کر چلی گئی۔

اور یہی چیز اسے تکلیف دے گئی تھی آج مائرہ اسے نہیں بلکہ اس کی دوستی کو چھوڑ کر گئی تھی اور اب اسے سچ میں اس کی پروا نہیں تھی۔

وہ بہت غصے میں گھر واپس آیا تھا اگر آج یہاں اس کی بیوی نہ ہوتی تو وہ اس کا یہ نازک لمس اسے نصیب نہ ہوتا تو یقینا وہ کچھ بھی کر بیٹھتا۔

وہ غصے میں اکثر خود کو ہی نقصان پہنچا جاتا تھا لیکن آج اس کا درد بانٹنے کے لیے اس کی تکلیف دور کرنے کے لئے اس کی جیون ساتھی اس کے ساتھ تھی۔

وہ خاموشی سے اسے اپنے ساتھ لگائے کب سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

وہ بہت معصوم تھی۔

اتنی معصوم کہ وہ جب جب اسے دیکھتا اس سے نئے سرے سے محبت کر بیٹھتا تھا۔

اتنے تھوڑے سے عرصے میں وہ اس کے اتنے قریب آچکی تھی وہ اس کے اتنی خاص ہو چکی تھی کہ شاید اب اس کے بنا وہ سانس بھی نہ لے پاتا۔

exponovels

کیا محبت میں کوئی اتنا خاص ہو جاتا ہے کہ اس کے بنا انسان اپنے وجود کا تصور بھی نہیں کر پاتا وہ اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے اسے سختی سے اپنی پناہوں میں قید کر چکا تھا وہ ذرا سا کسمسائی لیکن اس نے اسے اپنی قید سے آزاد نہیں کیا۔

کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کی قید کی عادی ہو جائے۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی اس کے بنا اتنی ہی بے چین رہے جتنا وہ رہتا ہے وہ اس سے محبت کرتی تھی یہ بات تو وہ سمجھ گیا تھا لیکن وہ اسے اپنا عادی بنانا چاہتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تمہیں یقین ہے وارق وہ لڑکی پیسے لینے کے بعد ہمارے تاشفین کا پیچھا چھوڑ دے گی۔۔۔؟

کیا تم گارنٹی سے کہہ سکتے ہو کہ پیسے لینے کے بعد تاشفین سے رابطہ ختم کر دے گی یا اس سے ملنا بند کر دے گی ۔۔۔۔۔۔؟

ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا اگر وہ یہ جان کر کے تاشفین ایک شادی شدہ آدمی ہے اس کے گھر پر اس کی بیوی کی موجودگی میں جا کر رہ سکتی ہے۔

تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ صرف پیسے سے اس کا پیچھا چھوڑ دے گی۔۔۔۔۔؟

اگر اپنی بہن کی شادی شدہ زندگی بچانے کے لئے کچھ کر ہی رہے ہو نا تو کچھ ایسا کرو کہ وہ لڑکی کبھی تاشفین سے واپس رابطہ ہی نہ کر سکے۔

exponovels

تم اس لڑکی کو کوئی ایسی آفر دو کے وہ تاشفین کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائے وہ خود بخود ہمارے تاشفین کی زندگی سے نکل جائے۔

ابراہیم صاحب کچھ بڑا سوچ رہے تھے جبکہ وارق بہت کوشش کے باوجود بھی ایسا کچھ نہیں سوچ پا رہا تھا جس سے وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے تاشفین کی زندگی سے نکل جائے۔

تو بابا آپ بتائیں کہ میں کیا کروں۔۔۔۔۔؟

میرے خیال میں ہمیں اسے اس جگہ سے غائب کروا دینا چاہیے۔

میں اسے کسی اور ملک میں بھیج دیتا ہوں۔اور وہاں پر اس کی لائف سیٹ کر دیتا ہوں۔

ہمیں کم از کم اسے اتنا پیسہ دینا ہو گا کہ وہ کبھی دوبارہ تاشفین کی طرف نہ ہو سکے۔

تمہیں لگتا ہے کہ وہ پیسے کے لئے کچھ کر رہی ہے نہیں وارق تاشفین کے پاس کچھ بھی نہیں ہے کچھ بھی نہیں وہ خود ایک معمولی سی نوکری کرتا ہے تمہیں لگتا ہے کہ وہ تاشفین کے ساتھ اس کے پیسے کی وجہ سے ہے۔

مجھے نہیں لگتا وہ کسی اور چیز کی وجہ سے تاشفین کے ساتھ ہے۔اسے اندازہ بھی نہیں ہے کہ تاشفین کے پاس دولت یا جائیداد ہے۔بابا نے پر سکون انداز میں بتایا وارق کو حیرت ہوئی۔

بابا اگر ایسی بات ہے تو پھر بلا وہ اس کے ساتھ کیوں ہے کہیں وہ سچ مچ میں تاشفین سے محبت تو نہیں کرتی۔

یہ سوچتے ہوئے اس کے دل کو عجیب سا احساس ہوا تھا وہ کسی کی محبت میں دیوار نہیں بن سکتا تھا اگر وہ سچ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے تو پھر دیوار تو تناوش تھی۔

exponovels

میں نہیں جانتا لیکن یہ محبت ہو بھی سکتی ہے ابراہیم صاحب کافی دیر کے بعد بولے۔

ہاں بابا ہو سکتا ہے وہ سچ میں تاشفین سے محبت کرتی ہو لیکن اسے یہ حق کس نے دیا۔

اسے ایک شادی شدہ مرد سے محبت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

اور وہ کہتی ہے کہ وہ تاشفین کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے وہ اس کے ذاتی معاملات سے باخبر ہے تو اسے یہ بھی پتہ ہو گا کہ تاشفین کا نکاح ہو چکا ہے اور اس کی بیوی اس کے ساتھ اس کے فلیٹ میں رہ رہی ہے تو پھر وہ کیوں ان دونوں کے بیچ آ رہی ہے۔

محبت اپنی جگہ لیکن عزت نفس بھی تو کوئی چیز ہے۔

کیا اس لڑکی میں اتنی عقل نہیں کہ وہ ایک شادی شدہ آدمی کا پیچھا اپنے آپ چھوڑ دے وہ کیوں وہاں تاشفین کے گھر میں رہ کر ہماری تناوش کو تکلیف دے رہی ہے۔

اس کی وجہ سے میں اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر آیا ہوں اور میں اپنی بہن کے ایک ایک آنسو کا حساب لونگا اس لڑکی سے۔ وہ بے حد غصہ سے بولا تھا۔

تمہیں جو بھی کرنا ہے کرو وارق لیکن اس لڑکی کو تناوش کی زندگی سے بہت دور کر دو وہ کبھی زندگی میں تاشفین سے رابطہ نہ کر سکے۔

ہمارے بچوں کی خوشیوں میں بس یہی ایک دیوار ہے اسے ہٹا دو۔

exponovels

اسے اتنا پیسہ دو کہ وہ کبھی تاشفین کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھے بابا نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا اب آگے کیا کرنا تھا یہ ذمہ داری وارق کی تھی

○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ آج پھر اس کے فون کے الارم سے کھلی تھی وہ جھوٹ بولتی تھی کہ اذان کی آواز کے ساتھ اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

دو دن سے اس کی آنکھ تو اذان کی آواز کے ساتھ بھی نہیں کھل رہی تھی یا شاید اس کی پناہوں میں اس کی بیوی کو بھی اس کے جیسا سکون ملتا تھا۔

سوری جان نماز پہلے تمہیں اٹھنا ہو گا۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے کان پر جھکا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

اٹھو لڑکی نماز پڑھ لو۔ وہ اس کے کندھے کو ہلاتے ہوئے بولا تھا۔

اس نے نوٹ کیا تھا کہ نماز کے وقت میں ابھی کم از کم کوئی آدھے گھنٹے کا فرق تھا۔

وہ اتنا جلدی شاید الارم اسی لیے لگاتی تھی تاکہ صحیح طرح سے جاگ سکے۔

اس نے تیسری دفعہ اس کے فون پر الارم بند کرتے ہوئے اسے جگانا چاہا تھا۔

جب وہ کروٹ دوسری طرف پھیر گئی اس کا دور ہونا اسے برا لگا تھا وہ اس سے دور کیوں جا رہی تھی۔

اگر اس کا ہاتھ اس کے گرد حمائل نہ ہوتا تو شاید وہ اس سے فاصلے پر ہو چکی ہوتی۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا اس کی کمر اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

exponovels

دور جائے بنا بھی تو نخرے دکھا سکتی ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتے ہوئے اپنے دشمن جان کو دیکھنے لگا۔

اس کا دیدار تو وہ کافی دن سے کرنا چاہتا تھا۔آج تو وہ اسے بالکل بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

اچانک اس پر جھکتے ہوئے اس نے اپنے لب رکھ دیئے تھے انداز میں شدت تھی۔

اور وہ جانتا تھا یہ بہترین طریقہ تھا اپنی جان کو جگانے کا۔اور یہ بہترین طریقہ ثابت بھی ہوا تھا اس کی شدت سہتے اس کی آنکھ جلدی ہی کھل گئی تھی اور اب وہ مزاحمت کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

تاشفین۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔وہ روہانسی آواز میں بولی تھی۔

اور مجھے غصہ آرہا ہے اس پر۔۔۔۔یہ بہت غلط جگہ ہے یہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے یہ۔وہ مزید شدت دیکھاتے ہوئے اس پر اپنے دانت گاڑ چکا تھا اور اس دفعہ وہ سسکی تھی۔

آپ بہت برے ہیں بہت ظالم ہیں۔وہ اس سے دور ہونے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں اور یہ بہت اچھا ہے نا جسے تم مجھ سے بچانے کی کوشش کر رہی ہو وہ ایک جھٹکے میں اسے سیدھا کرتا اپنے بے حد نزدیک کر گیا تھا۔

وہ معصوم ہے بے زباں کچھ سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

لیکن آپ تو سمجھدار ہیں نا کیوں اس معصوم پر بے جا ظلم کرتے ہیں۔۔۔۔۔؟وہ سوچے سمجھے بنا بول رہی تھی اور اس کی حمایت میں بولنا اسے زہر لگ رہا تھا۔

exponovels

تم میرے سامنے میرے دشمن کے بارے میں بات کر رہی ہو وہ معصوم ہے اور میں جلاد ہوں۔ وہ غصے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اسے بھی ایک جھٹکے میں بیٹھا چکا تھا۔

وہ پہلی بار اس سے اس طرح لڑنے جھگڑنے پر آئی تھی وہ بھی اس تل کی وجہ سے جو اسے بالکل پسند نہیں تھا۔

ہاں آپ جلاد ہیں بہت ظالم ہیں آپ ابھی تک درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ بے ساختہ ہی اپنی گردن کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔

اسے مت چھوو مجھے جلن ہوتی ہے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے معصومانہ انداز میں بولا۔

کس سے جلن ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ حیرت سے آنکھیں کھولے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

اسی تمہارے اس تل سے مجھے نہیں پسند اور اوپر سے تم نے اس کو۔۔۔۔۔۔۔"

میں نے نہیں۔۔۔۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا یہ اپنے آپ آئے ہیں میرے جسم پر۔۔۔۔"

اور تم نے آنے دیے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

مجھے سے پوچھ کر تھوڑی نہ آئے تھے کہ میں کہہ دیتی کہ بھائی صاحب آپ نہ آئیں میرے شوہر کو آپ سے جلن ہوتی ہے۔

وہ اس کی عجیب و غریب باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ ایک تل سے جیلس تھا۔

اگر تم سے پوچھ کر بھی آتے نہ تم بھی اپنی خوبصورتی بڑھانے کے لئے کہہ دیتی ایک یہاں پر بھی ہو جائے تو کمال ہو جائے۔

exponovels

وہ اس کی آنکھ کے اوپر انگلی رکھتے ہوئے بولا جب اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ اپنے قریب کر کے دیکھنے لگا۔

یہاں بھی ہے۔۔۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

ہاں بالکل ذرا سا غور سے دیکھیں تو نظر آئے گا وہ کسی مجرم کی طرح بولی۔

لیکن وہ مسکراتے ہوئے اس کی آنکھ پر اپنے لب رکھتا اسے چوم گیا تھا۔

یہ معصوم ہے۔۔۔۔۔۔"شاید اسے وہ پسند آ گیا تھا۔

تو وہ بچارا کون سا ایک شیطان ہے۔۔اس نے پھر سے اس کی حمایت میں کچھ بولنا چاہا تھا جب اس نے اسے گھور کر دیکھا

وہ میرے ہونٹوں کو تمہارے بدن کی نرماہٹ محسوس کرنے سے روکتا ہے۔اس نے وجہ دی تھی۔

اتنا چھوٹا سا۔۔۔۔۔۔۔

بس چپ۔۔۔۔۔۔اب اس کے حمایت میں ایک لفظ بھی مت بولنا برا لگتا ہے مجھے۔

لیکن یہ میرا فیورٹ ہے۔وہ اس کے ہونٹ کے اوپر موجود تل کو اپنے انگوٹھے سے چھوتے ہوئے بولا۔

یہ کیا آسمان سے اترا ہے۔۔۔۔۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولی۔

جیسا بھی ہے یہ کمال ہے۔یہ میرا فیورٹ ہے اس کے خلاف میں کچھ نہیں سنوں گا وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں کو ایک ہی لمحے میں تین چار دفعہ چوم چکا تھا۔

exponovels

اوراس دفعہ اس کاارادہ اس کے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھاجب اچانک ایک دفعہ پھر سے اس کے موبائل میں الارم بجنے لگا۔

نماز۔۔۔۔۔۔۔"اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہااس کے معصومانہ انداز پر مسکرادیا۔

آپ بھی پڑھیں گے نہ۔۔۔۔۔؟اسے پیچھے ہوتے دیکھ کراس نے پوچھا تھا۔

ہاں تو کیا جنت میں اکیلے جانے کاارادہ ہے۔وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

جس پر اس نے زور شور سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

پہلے بے وجہ تل پر بحث کر کے اسے بہت مزہ آرہا تھا۔

اوراب وہ ایک اور ٹوپک چھیڑ چکا تھااس سے باتیں کرنااس کے ساتھ وقت گزارنااس کی آواز سننا۔اوراس کے ساتھ اپنے رب کے حضور سجدے میں جھکنا۔

اس سے حسین صبح اس کی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا جس پر اس نے باخوشی اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

کھولو دروازہ مجھے یہاں سے جانے دو میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔۔۔؟کیوں مجھے یہاں قید کر کے رکھا ہے۔

دو گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا تھااسے یہاں قید ہوئے ہوئے اور وہ اسے کھول ہی نہیں رہا تھانہ جانے وہ اس سے کون سے دشمنی نبھا رہا تھا۔

exponovels

وہ جانتی تھی کہ تاشفین کی فیملی اس بات سے کافی زیادہ ناراض ہے کہ وہ کوئی گرل فرینڈ رکھتا ہے اس لیے تاشفین نے صرف اپنی شادی توڑنے کے لئے جھوٹ بولا تھا۔

اور اس جھوٹ میں اس نے اسے بھی شامل کیا تھا کل تک وہ صرف ایک مذاق تھا لیکن آج وہ مذاق اس کے گلے پڑ گیا تھا اسے کسی بھی طرح تاشفین سے رابطہ کرنا تھا ورنہ بعد میں نہ جانے یہ آدمی اسے کتنا ذلیل کرتا۔

ابھی تو وہ آدمی نہ جانے کہاں چلا گیا تھا وہ تاشفین کا بڑا بھائی تھا یہ بات اسے آج ہی پتہ چلی تھی کیونکہ تاشفین نے کبھی اسے اپنے بڑے بھائی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

وہ یہ تو جانتی تھی کہ اس کی فیملی پاکستان میں ہے۔

جبکہ اس کی مدر یہی پر رہتی ہے اور اپنی شادی شدہ زندگی میں مصروف ہے۔

اس کا موبائل وہی پر ٹرین میں گر گیا تھا ورنہ وہ کسی بھی طرح تاشفین سے رابطہ کر لیتی۔

اور اسے اس کے بھائی کا یہ کارنامہ سناتی اس کے بعد تاشفین اس کا کیا حال کرتا ہے یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

لیکن وہ تاشفین سے رابطہ کیسے کرے۔ وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی یہ خالی کمرہ اس کو کاٹنے کو دوڑ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ آج آفس نہیں جائیں گے وہ پیچھے سے آتا اچانک اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اس کے تل کی تلاش میں نظر دوڑانے لگا جب اس نے گھبرا کر سوال کیا۔

exponovels

تم مجھے آفس کیوں بھیجنا چاہتی ہو۔تاکہ میرے جانے کے بعد اپنے اس قاتلانہ تل پر غور و فکر کر کے اسے اور خوبصورت بنا سکو۔

تاکہ میں پھر اس پر فلیٹ ہو کر اس کو اپنی شدت سے مہکا دوں اور پھر تم مجھے ظالم اور جلاد کے القابات سے نوازو وہ بہت دور تک کی سوچے ہوئے تھا۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کرتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا۔

وہ بنا شرٹ پہنے ابھی ابھی نہا کر آیا تھا۔اس کے بالوں سے ٹپکتا پانی اس کے چہرے کو بھی بھگو رہا تھا۔

جبکہ اس کی انتہائی قربت پر اس کا پورا چہرہ لال ہونے لگا تھا۔

وہ اس کی باہوں میں بری طرح سے قید اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

مجھے سمجھ میں نہیں آتا آپ اس تل سے نفرت کرتے ہیں یا وہ آپ کو اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔؟اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اسے دور کرنا چاہا تھا حالانکہ نظر دوسری طرف چولہے پر رکھی اپنی چائے پر تھی۔

تم سے یا تمہاری کسی چیز سے میں نفرت نہیں کر سکتا اور یہ تو تمہارے جسم کا حصہ ہے اس سے نفرت کروں گا تو کہاں جاؤنگا۔بس ڈر ہے کہ کہیں مجھے اس سے تم سے زیادہ محبت نہ ہو جائے۔

یہ میری راتوں کی نیند اڑانے لگا ہے مجھے سکون نہیں لینے دیتا میں اسے فنا کر دوں گا۔دھمکی میں بے شمار چاہت تھی۔

آپ آفس جائیں نا پلیز۔۔۔اس نے ایک بار پھر سے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے التجا کی تھی جب اس نے آگے ہاتھ بڑھا کر چولہے کا بٹن بند کر دیا۔

exponovels

اس چائے کے چکر میں تمھارا دھیان مجھ سے ہٹ رہا ہے اور یقین مانو مجھے یہ چیز بہت بری لگتی ہے۔اس نے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اپنے سامنے کیا تھا۔

اب تیار۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ بولنا ہی چاہتی تھی جب اچانک وہ اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا۔

میری قربت میں رہ کر تمہیں ایک فائدہ ہو گا ان لبوں کو کبھی سرخی کی کمی محسوس نہیں ہو گی۔وہ شدت سے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔جب اس کا فون بجنے لگا۔

شکر۔۔۔۔۔۔اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے دل میں کہنا چاہا تھا۔لیکن نہ جانے کیسے اس کی آواز تیز ہو گئی۔وہ اسے گھور کر رہ گیا اور اس کی گھوری بتا رہی تھی کہ وہ اسے بخشنے والا نہیں ہے اس نے دانت دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہا تھا۔

جب کہ وہ فون اٹینڈ کرتا منہ پر دھمکی آمیز انداز میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔

یا اللہ جی آفس میں کسی نے بلا لیا ہو۔

ان کا جانا بہت ضروری ہے اور یہ ابھی نکل جائیں۔اس نے دونوں ہاتھوں اوپر کرتے ہوئے دعا مانگی تھی جب اچانک اسے کل صبح والی دعا یاد آئی

اللہ جی کیا آپ نے کل میری دعا کو اتنا سیریس لے لیا کہ مائرہ کو ہم دونوں کے بیچ سے نکال کر یہاں سے بھیج دیا۔

کیا آپ نے مائرہ کو میری دعا کی وجہ سے یہاں سے بھیجا ہے۔وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اسے گلٹ سا محسوس ہوا تھا۔

exponovels

یااللہ وہ جہاں بھی ہوں آپ انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھیے گا اور ان کے لیے وہ کریں جو ان کے حق میں بہتر ہو۔
اس نے دل سے اس کے لیے دعا کی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ مغرورانہ انداز میں چلتے ہوئے اس کے سامنے آیا۔

مونچھڑ کہیں کے بس بہت برداشت کر لیا میں نے اب میں ایک منٹ بھی یہاں نہیں رہوں گی وہ غصے سے اسے دھکا دیتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگی تھی جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پیچھے دیوار کے ساتھ پن کیا۔

یہاں سے تم تب تک نہیں جا سکتی جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ تم میرے بھائی کی زندگی میں دوبارہ نہیں آؤ گی۔

کیوں نہیں جاؤں گی میں جاؤں گی اور میں اسے بتاؤں گی تمہارے یہ کالے کرتوت۔۔۔۔میں اسے بتاؤں گی کہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے اور پھر دیکھنا وہ تمہارے ساتھ کیا کرتا ہے۔

اپنے انجام کے لیے تیار ہو جاؤ کیونکہ اب یہ بات صرف تاشفین تک نہیں جائے گی بلکہ میں پولیس میں جاؤں گی اور تمہارے خلاف رپورٹ کرواؤں گی۔

وہ غصے سے بے حال ہوتے ہوئے بولی تھی۔جب وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا۔

نہیں نہ تو تم تاشفین کے پاس جاؤ گی اور نہ ہی تم اب پولیس کے پاس جاؤ گی بلکہ اب تم میرے ساتھ پاکستان چلو گی۔

exponovels

کیونکہ اب یہ میری ضد ہے کہ میں تمہیں کبھی زندگی میں تاشفین کے سامنے نہیں جانے دوں گا اور وارق افراہیم اپنی ضد کا کتنا پکا ہے یہ تمہیں وقت رہتے احساس ہو جائے گا۔

تیار ہو جاؤ پندرہ منٹ میں مولوی صاحب آنے والے ہیں۔ ہمارا نکاح ہو گا کیوں کہ تم چاہے جو بھی ہو لیکن وارق افراہیم کبھی اپنی ذات پر داغ نہیں لگنے دے گا۔

اسی لیے تم جیسی گھٹیا لڑکی کو میں اپنے نکاح میں لے رہا ہوں۔

تمہاری فیملی تو ہے نہیں جن کی موجودگی میں نکاح ہونا ضروری ہو تو میرا کزن بردردانیال تمہارے بھائی کا فریضہ سرانجام دے گا۔

یا پھر تاشفین کو بلاؤں تمہارے نکاح نامے پر وارث کی حیثیت سے طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا۔ جب اس نے اچانک اس کے منہ پر اپنے ہاتھ کو پوری قوت سے مارنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ بیچ میں ہی وہ اپنی سخت پکڑ میں لے گیا۔

ایسی کوئی غلطی مت کرو جس کی وجہ سے تمہیں ساری زندگی پچھتانا پڑے۔

تم سے نکاح کا نہ تو کوئی شوق ہے اور نہ ہی تم جیسی گھٹیا اور نیچ کردار کی لڑکی کو میں اپنی زندگی میں شامل کر سکتا ہوں لیکن یہاں بات میرے بھائی بہن کی خوشیوں کی ہے اور میں ان کی خوشیوں کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں وہ ایک جھٹکے میں اس کا بازو پیچھے دھکیلتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ ایک بار پھر سے پوری شدت سے دروازہ بجانے لگی لیکن بے سود

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

میں یہ نکاح نہیں کروں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تم سے نکاح نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔"تم۔۔۔۔۔۔۔"تم ہوتے کون ہو میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔۔"

یہ مت سوچنا میں تم سے ہار جاؤں گی میں پولیس میں جا کر تمہاری کمپلین کرو نگی۔۔۔۔۔۔۔"تمہاری حالت نہ بگاڑ دی تو میرا نام بھی مائرہ خان نہیں۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی جب ڈینی دروازہ کھول کر اندر آیا۔

بھابھی جی یہ کپڑے پہن لیجئے آپ کا نکاح ہے مولوی صاحب باہر آ چکے ہیں۔وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

تم وہی ہو نا جس نے ٹرین میں مجھے بے ہوش کیا تھا۔۔۔۔۔۔"وہ اسے پہچان چکی تھی جبکہ ڈینی کندھے اچکا کر ہاں میں سر ہلا گیا۔جیسے کوئی فخریہ کام سرانجام دیا ہو۔

میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی اب وہ غصے سے بپھری شیرنی بنی اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

بابی جی کپڑے بدل لیجئے ورنہ میری جان کا تو پتہ نہیں لیکن آپ کی جان مشکل میں ضرور آ جائے گی۔یہ کپڑے پہنا کر وارق بھائی تمہیں باہر نہیں لے کر جائیں گے۔

اللہ اللہ میں تمہیں عزت دے رہا ہوں جو میرے بہن بھائی کا گھر برباد کرنے والی تھی۔

exponovels

۔تمہیں ترس نہیں آیا اس معصوم لڑکی پر کتنی پیاری ہے وہ ہر کسی سے پیار کرتی ہے۔ہر کسی سے کتنی عزت واحترام سے بات کرتی ہے اور تم ان کا گھر برباد کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔؟اسے تناوش کا سوچ کر اس لڑکی پر اور غصہ آیا تھا۔

شٹ اپ یو ایڈیٹ میں کچھ بھی نہیں کرنے والی تھی۔تاشفین کے ساتھ ہمارا کوئی افیئر نہیں ہے اگر یقین نہ آئے تو اسے فون کر کے پوچھ لو۔

دیکھو پلیز میرا یقین کرو میرا تاشفین کے ساتھ صرف ایک تعلق ہے اور وہ دوستی کا ہے۔تاشفین نے یہ جھوٹ کہا تھا تاکہ اسے تناوش کو اپنے ساتھ یہاں نہ لانا پڑے لیکن وہاں جا کر سب کچھ الٹا ہو گیا۔

دیکھو پلیز میری مدد کرو وہ پاگل آدمی سچ میں نکاح کے چکر میں پڑ گیا ہے۔

اس نے اپنے دماغ پر زور ڈال کر یہی سوچا تھا کہ وہ حقیقت ہی بتا دے گی تاشفین کے ساتھ جو بھی ہوتا ہے لیکن وہ کیوں بے کار میں اپنی زندگی برباد کر رہی تھی۔وہ بھی ایک انجان سنکی آدمی کے ساتھ۔اس آدمی کو اپنے شوہر کے روپ میں سوچتے ہوئے بھی اسے چکر سے آ رہے تھے

یہ تاشفین کے بھائی تھے۔اگر ان لوگوں نے تاشفین کو نہیں چھوڑا تھا تو وہ تو پھر غیر تھی اس کی زندگی اجیرن ہو جانی تھی۔

کیا مطلب ہے تمہارا کیا تمہارا بھائی کے ساتھ افیئر نہیں چل رہا۔۔وہ ایک لمحے کو رک کر اس سے پوچھنے لگا مائرہ نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا۔

exponovels

قسم لے لو میرا کوئی افیئر نہیں ہے ہم صرف دوست ہیں بلکہ ہم بچپن کے دوست ہیں ہمیشہ سے ساتھ ہیں اور اُس کی شادی کے بارے میں "میں ہمیشہ سے جانتی تھی۔

ہم دونوں کا کوئی افیئر نہیں ہے۔بس صرف ایک مذاق تھا تاکہ تاشفین تناوش کو طلاق دے کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے۔اس نے سچ بیان کیا تھا

اگر ایسی بات ہے تو تم تاشفین بھائی کے گھر پر کیوں رہ رہی تھی۔۔۔۔۔؟

وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اس سے سوال کرنے لگا۔

کیونکہ میری موٹی وارڈن نے مجھے ہوسٹل سے نکال دیا تھا تمہیں کیا لگتا ہے تاشفین کی بیوی اس کی گرل فرینڈ کو گھر کے اندر آنے دے گی۔

یار میں جانتی ہوں تناوش بہت معصوم ہے اور بے شک وہ تاشفین کی گرل فرینڈ کی بھی خدمتیں کرنے میں لگ جائے گی لیکن میں اس کی گرل فرینڈ نہیں ہوں۔

یار میں صرف اس کی دوست ہوں میرا اور اس کا تعلق صرف دوستی کا ہے۔

پلیز میری بات کا یقین کرو وہ ہاتھ باندھتے ہوئے بولی

اگر میں تم پر یقین کر لوں۔تو تم کبھی بھائی سے ملنے نہیں جاؤ گی نہ۔۔۔۔۔۔؟ وہ جیسے اسے امید دے رہا تھا۔

ارے یار میری جان اس مونچھڑ سے چھڑواد و میں کبھی زندگی میں تمہارے بھائی کی شکل نہیں دیکھوں گی۔اس نے جذباتی ہو کر کہا تھا۔

exponovels

ٹھیک ہے میں کچھ کرتا ہوں۔وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ وہ ایک امید کے ساتھ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ سچ میں آج کام پر نہیں جانے والے وہ ناشتہ بنا کر ٹیبل پر لگاتی اسے بلانے کمرے میں آئی۔تو وہ اب تک شرٹ کے بنا بیڈ پر لیٹا اپنے فون پر مصروف تھا۔

ہاں جانو میں سچ میں آج کام پر نہیں جا رہا کیوں کہ آج سنڈے ہے اور اتفاق سے سنڈے کو مجھے بھی چھٹی ہوا کرے گی

۔

وہ پیار سے اس کی بات کا جواب دیتا اٹھ کر کھڑا ہوتا اس کے قریب آنے لگا۔

چلیں اچھی بات ہے۔

سنڈے ہے آپ کو بھی ریسٹ کرنے کا وقت مل جائے گا آپ ناشتہ کر لیں اور اس کے بعد آرام سے سو جائیں۔

اس نے دانت دکھاتے ہوئے اسے پورے دن کی روٹین بتائی تھی۔

اتنی خوبصورت بیوی کے ہوتے ہوئے کون کمبخت سوتا ہے وہ اس کے قریب آتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

آپ سو جائیں نا اس نے منت بھرے انداز میں کہا جس پر اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

تم مجھے سلا کر مجھے مزید خود سے دور کرنا چاہتی ہو۔

exponovels

اگر تمہیں یاد ہو تو میں پہلے ہی تم سے ناراض ہوں اس نے تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد دلانے کی کوشش کی تھی جب کہ وہ آنکھیں بند کیے اس کی پناہوں میں کسی کبوتر کی طرح کھڑی تھی۔

میں معصوم ہوں۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا وہ ہونٹ باہر لٹکا کر بولی تھی۔کیونکہ وہ کچھ بھی بھولا نہیں۔تھا۔اور وہ نادان سمجھتی تھی کہ وہ تھوڑی دیر اس کے سامنے نہیں جائے گی تو سب کچھ بھول جائے گا

ہاں تم نے کچھ نہیں کیا بس میرے فون آنے پر مجھ سے دور جانے پر شکر ادا کیا تھا وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اوپر کر چکا تھا۔

اس کی گرم سانسوں سے اسکا چہرہ جھلسنے لگا تھا۔

اس کا آنچ دیتا لہجہ اسے بُری طرح سے نروس کر رہا تھا جب کہ وہ اب آہستہ آہستہ اس کے چہرے کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چھو رہا تھا۔

وہ۔۔۔۔ہاں۔وہ م۔۔۔۔۔میں نے اس لیے شکر کیا تھا کہ کہیں چائے نہ گر جائے۔اس نے سوکھے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بہانہ سنایا تھا۔

تمہارے پاس ٹائم ہے تم کوئی اور بہانہ بناؤ وہ اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے موقع دے رہا تھا۔

بہانہ۔۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔۔۔مجھے آپ کو ایک بات بتانی تھی آپ شرٹ پہن کر آئیں بہت ضروری بات ہے اس نے اچانک کچھ یاد آنے پر کہا تھا۔

کیوں شرٹ کے ساتھ کیا میرے کان جُڑے ہیں جو بنا شرٹ کے مجھے سنائی نہیں دے گا۔

exponovels

وہ اس سے دور ہونے کے لئے پر تول رہی تھی اسے اپنے قریب گھسیٹ کر وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

کان نہیں لگے تو کیا سارا دن یوں ہی ننگے گھوم کر اپنی بوڈی کی نمائش کریں گے۔ پلیز پہن لیجئے شرٹ کیا جائے گا الٹا اس معصوم کو آپ کی بوڈی پر زیب تن ہونے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

وہ خمدار پلکوں کی جھالر اٹھاتے التجائیہ لہجے میں بولی لیکن اس کا شرمانا گھبرانا اسے مزا دے رہا تھا۔

ویری بیڈ بیوی تمہیں شوہر سے زیادہ اس شرٹ کی پرواہ ہے۔ وہ گھوری دیتے ہوئے بولا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی مطلب اب بے جان کپڑے سے بھی اس کی جیلسی شروع ہونے والی تھی۔

مجھے نہ کچھ ضروری چیزیں لینی ہیں آپ جلدی سے ناشتہ کریں ہم نے بازار جانا ہے شکر ہے آپ کو آج کی چھٹی ہے۔ ورنہ بہت مشکل ہو جاتی وہ اس کے ہاتھوں کا حصار کھولتے ہوئے باہر نکل گئی تھی۔

جب کہ وہ تو اس کی جلد بازی کو دیکھ کر رہ گیا۔

واپس آؤ میرے پاس۔۔۔۔۔۔" وہ پیچھے سے حکم دیتے ہوئے بولا تھا۔

لیکن اس نے کان نہ دھرے۔

نہیں آنا۔۔۔ ہم نے جانا ہے جلدی سے ناشتہ کریں تاشفین اف کتنے کام ہیں مجھے وہ مصروف انداز میں کہتے باہر نکل گئی۔

جب کہ وہ تو اس کے نخرے دیکھ کر سچ میں حیران رہ گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

دانیال باہر آیا تو باہر کوئی آٹھ نو لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔یہ سب لوگ آج اس کے نکاح کے گواہ کے طور پر یہاں آئے تھے۔

اس نے اشارے سے وارق کو باہر بلایا تھا وہ سب لوگوں سے ایکسکیوز کرتے ہوئے ایک طرف آکر اس کی بات سننے لگا۔

بھائی مجھے لگتا ہے ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے اس لڑکی کا تاشفین بھائی کے ساتھ کوئی افیئر نہیں ہے بلکہ یہ صرف اور صرف ان کی دوست ہے اور یہ کہہ رہی ہے کہ اگر اسے یہاں سے جانے دیا جائے تو وہ کبھی تاشفین بھائی سے ملنے نہیں جائے گی۔

میرے خیال میں آپ کو بھی کوئی ضرورت نہیں ہے اس فضول لڑکی کے ساتھ اپنی زندگی پر کوئی رسک لینے کی اسے دفع کریں۔

مجھے نہیں لگتا کہ یہ تاشفین بھائی سے ملے گی یہ ابھی سے کافی زیادہ خوفزدہ ہو گئی ہے اور اس کا کوئی افیئر بھی نہیں ہے ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے ڈینی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ اس کی باتوں پر مسکرا رہا تھا۔

اتنی جلدی اس نے تمہیں شیشے میں اتار لیا دانیال تم سچ مچ میں بچے ہو۔ تمہیں لگتا ہے کہ یہ لڑکی سچ بول رہی ہے تم اس کی کسی ایک بات پر بھی یقین کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔؟

اس نے کہہ دیا کہ وہ تاشفین کے گرل فرینڈ نہیں ہے تم نے مان لیا۔۔۔۔

تو ہوئے نہ تم بے وقوف۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

جھوٹ بول رہی ہے یہ لڑکی یہاں سے جانے کے لیے اور یہاں سے تو میں اسے جانے نہیں دوں گا اب تو یہ پاکستان ہی جائے گی میرے ساتھ۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو ڈینی نے کچھ کہنا چاہا جب مولوی صاحب ان کے پاس آ رکے۔

جناب نکاح کی رسم ادا کیجئے مجھے ایک اور جگہ بھی نکاح پڑھوانے جانا ہے۔ مولوی صاحب کے الفاظ پر وہ ہاں میں سر ہلا کر خود مائرہ والے کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔

جبکہ ڈینی مہمان والے کمرے میں آ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم نے لینا کیا تھا لڑکی بتاؤ مجھے وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہو رہے تھے اس نے صرف چند ایک سبزیوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں خریدا تھا۔

بہت کچھ خریدنا تھا گھر کا سامان ختم ہو رہا تھا تو وہی سب لینا تھا اس نے کوشش تو بہت کی تھی کوئی بہانہ بنانے کے لئے لیکن وقت پر کچھ ذہن میں ہی نہیں آ رہا تھا۔

یہ سارا سامان جو تم نے خریدا ہے نہ جان وہ میں پرسوں شام کو لے کر آیا تھا اس نے یاد کروایا۔

ہاں وہ ختم ہو گیا اس نے یقین دلانے والے انداز میں کہا تھا۔

بڑی جلدی ختم ہو گیا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

exponovels

جھوٹ بولتے ہوئے اس کے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا۔اور یہاں تو وہ اس کی چوری بھی پکڑ چکا تھا ابھی آتے ہوئے ہی تو اس نے سارا سامان چیک کیا تھا۔

میں جھوٹ بول رہی ہوں۔اس نے ہونٹ لٹکا کر اعترافِ جرم کیا۔

مجھے پتا ہے جان۔وہ سر ہلا کر بولا۔

وہ نہ میرا دل کر رہا تھا گھومنے پھرنے کو۔

اس نے پیاری سی مسکان کے ساتھ کہا تھا۔اور یہاں وہ پگھل گیا۔

ہاں تو تمہارا گھومنے پھرنے کو دل کر رہا تھا تو ہم دونوں خوب گھوم پھر کر شام کو گھر واپس جائیں گے لیکن یہ جو اتنے دانت نکال رہی ہو نا یہ بند کرو۔۔۔یہ ڈمپلز تم مجھے رات کو بیڈ روم میں دکھا سکتی ہو۔میں انعام دوں گا

وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولا تو اس نے منہ بنالیا۔

کیا مطلب اب میں ہنس بھی نہیں سکتی وہ روہانسی ہوئی تھی۔

یار تمہارے یہ دلکش ڈمپلز دیکھ کر ناہر کوئی تمہارے چہرے کی طرف دیکھے گا اور پھر مجھے۔۔۔۔۔۔

جلن ہو گی۔۔۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

جس پر اس نے آنکھوں کو ہلکی سی جمش دی تھی۔

بہت ہی ظالم انسان ہیں آپ۔۔۔۔آپ میری ہنسی پر پابندیاں لگاتے ہیں۔وہ منہ لٹکائے بولی تھی۔اس کے یہ معصومانہ نخرے اس کے دل کے سارے تار چھیڑ چکے تھے۔

exponovels

اچھا ٹھیک ہے یار ہنسو جتنا ہنسنا چاہتی ہو۔اس نے کھلی اجازت دی تھی۔

لوگ دیکھیں گے تو وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

لوگ دیکھیں گے تو تمہارا شوہر لوگوں کو دیکھ لے گا وہ اپنے کسرتی بازو کے پھولے ہوئے ڈولے پر اشارہ کرتے ہوئے بولا تو اس کو ہنسی آگئی۔

جب کہ وہ اس کی ہنسی کو نثار ہونے والے انداز میں دیکھتا اس کے ڈمپل پر اپنے لب رکھ گیا۔

اللہ اللہ تاشفین کچھ تو شرم کریں۔۔۔۔۔۔وہ آگے پیچھے دیکھتے شرم سے ڈوب مرنے کو تھی۔

اللہ اللہ تاشفین کی بیوی تاشفین بہت بے شرم ہے وہ اسی کے انداز میں شرارت سے بھرپور لہجے میں بولا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔؟جب میں نے تمہیں کہہ دیا کہ تمہاری یہاں کوئی بھی بات نہیں ماننے والا تو کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آرہا ہے وہ کمرے میں داخل ہوتا پھر سے اپنے ازلی مغرور انداز میں بولا تھا۔

اور وہ جو کب سے ڈینی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس کی شکل دیکھتے ہی منہ بنا گئی۔

دیکھو میں تمہارے منہ لگنے میں بالکل انٹرسٹڈ نہیں ہوں اور میرا دماغ خراب کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

میری بات اس چھوٹے والے لڑکے سے ہو چکی ہے اور وہ تمہیں ساری بات سمجھا دے گا۔

وہ اس کے منہ بالکل بھی نہیں لگنا چاہتی تھی اس لئے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

exponovels

ہاں اس نے مجھے ساری بات سمجھادی ہے اور تم فکر مت کرو یہاں پر یہی ڈریس پہن لو۔ وہاں پر جا کر تمہارے لئے بہترین ویڈنگ ڈریس کا انتظام کر لوں گا۔

وہ سائیڈ پر رکھا ہوا سادا سا ڈریس اس کی طرف اچھالتے ہوئے بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بکواس کا میں ڈریس کی نہیں اس نکاح کی بات کر رہی ہوں کیا تمہیں اس نے کچھ بتایا نہیں

۔

وہ حیران سی اسے دیکھنے لگی تھی جس طرح سے وہ چھوٹا والا لڑکا یہاں سے باہر نکلا تھا اسے یقین تھا وہ اسے پوری بات سمجھا چکا ہو گا۔

ہاں اس نے مجھے بتایا کہ تمہیں یہ ڈریس کچھ خاص پسند نہیں آرہا اور تم اسے پہننے پر انکار کر رہی ہو۔

تو میں تمہیں یہ بتانے کے لئے آیا ہوں تمہیں شادی کے جوڑے کے لیے زیادہ ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں اگر تمہیں تمہارا دلہا ہی پسند کا نہیں مل رہا تو شادی کا جوڑا اپنی پسند کا پہن کر کیا کرو گی۔ اس کے چہرے پر بہت سختی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ مذاق کر رہا ہے یا سیریس ہے

یہ نکاح صرف اور صرف ایک فارمیلٹی ہے زیادہ گہرائی میں جانے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔

اور نہ ہی میں تمہارے نخرے اٹھانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہوں۔

یہ نکاح صرف کچھ وقت کے لئے ہے جب مجھے یقین ہو جائے گا کہ تم میرے بھائی کی زندگی کی طرف دوبارہ رخ نہیں کرو گی میں تمہیں خود طلاق دے کر اپنی زندگی سے دفع کر دوں گا

exponovels

۔ساری زندگی کا یہ طوق اپنے گلے میں بھی نہیں لٹکانے والا اسی لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہو گا کہ ان کپڑوں کو پہن لو۔کیونکہ تمہاری اس بے ہودا ڈریسنگ میں، میں تمہیں باہر مولوی صاحب اور باقی لوگوں کے سامنے نہیں لے کر جا سکتا سو چینج کرو یہ کپڑے ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ۔۔۔ورنہ۔۔۔کیا کرو گے تم۔۔۔۔۔۔؟وہ غصے سے اس کے روبرو کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی جب اچانک اس نے اپنی جیب سے گن نکالتے ہوئے اس کے ماتھے پر رکھ دی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ حیرت اور بے یقینی سے پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

ورنہ یہ کہ اگر تم نے ایک لفظ اور بکواس کی تو "ورنہ" کرنے کے لائق نہیں رہو گی اس کے ماتھے پر پستول رکھتے ہوئے وہ اسے ڈرا رہا تھا اور یہاں مائرہ کی بولتی بند ہو گئی۔

کچھ اور کہنا پسند کرو گی تم وہ بندوق اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے مسکرا کر بولا انداز بہت دلکش تھا اس سائیکو کا لیکن مائرہ کو اس سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

جبکہ۔خوف سے وہ کچھ بھی نہیں بول پائی تھی اسے اپنی جان بہت عزیز تھی۔

جلدی کپڑے پہنو اگر اپنی جان چاہتی ہو تو۔۔ویسے بھی جینا تو میں تمہارا حرام کر دوں گا تمہارے لیے یہی بہتر ہے ابھی مر جاو میرے ہاتھوں سے وہ بہت سکون سے بات کر رہا تھا جیسے کوئی ڈیل کر رہا ہو اس کے ساتھ۔

exponovels

پہنتی ہوں کپڑے۔۔۔۔۔اس نے اٹکی ہوئی سانس کے ساتھ کہاتو وہ ہاں میں سر ہلاتا باہر جانے لگا جب اچانک پیروں کے بل مڑتے ہوئے واپس آیا اس کی پستول اس کی طرف تھی۔جسے دیکھتے ہوئے اس کی سانسیں پھر سے رک رہی تھی۔

کوئی ہوشیاری مت کرنا یہ جو باہر لوگ ہمارے نکاح میں شامل ہوئے ہیں گواہ کے طور پر وہ سب لوگ میرے باڈی گارڈ ڈرائیور اور ملازم ہیں۔

اور وہ مولوی بھی میں یہاں لے کر آیا ہوں تو تمہاری کوئی بھی ہوشیاری ان کے سامنے نہیں چلنے والی تو اپنے دماغ کو زیادہ استعمال بھی مت کرنا۔

قبول ہے بول کر نکاح نامہ پر سائن کر دینا تمہارا کام ہو جائے گا۔ورنہ تم جانتی ہو کہ وہ ایک بار پھر سے بندوق اس کے سر پر رکھتے ہوئے بولا۔

جب جان پر بنتی ہے تو ساری اکڑ سارے کس بل نکل جاتے ہیں کچھ ایسا ہی حال اس وقت مائرہ کا بھی تھا۔اس نے کسی ربورٹ کی طرح ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ کمرے سے باہر نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ خان والد اکبر خان آپ کا نکاح وارق افراہیم ورلد افراہیم مصطفی کے ساتھ کیا جا رہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔

exponovels

مولوی صاحب اس کے سامنے بیٹھے سوال کر رہے تھے جب کہ وہ اپنا چہرے کو دوپٹے میں چھپائے خود کو ایک ان چاہا رشتہ قبول کرنے کے لئے تیار کر رہی تھی۔

نکاح کی اہمیت سے وہ ناواقف نہ تھی وہ نہیں جانتی تھی یہ شخص اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا وہ اس نکاح میں اپنی رضامندی شامل نہ کر کے خود کو خدا کی نظر میں گناہگار نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن وہ اس آدمی کا ساتھ کیسے قبول کرتی ہے جسے ٹھیک سے جانتی ہی نہیں تھی

وہ کافی دیر اس کے جواب کا انتظار کرتا رہا جب وہ کچھ بھی نہ بولی تو اس نے ذرا سا اپنی ٹانگ اس کی ٹانگ پر ماری تھی۔

قبول ہے۔۔۔۔اس نے اب محسوس کیا تھا کہ اس کے ساتھ بیٹھا شخص وہی ہے۔

جبکہ دوسری طرف ڈینی بیٹھا تھا جیسے وہ بھاگ جائے گی۔

سوال پھر سے کیا گیا اور اس دفعہ بھی اس کا جواب یہی تھا انکار وہ کر نہیں سکتی تھی کیونکہ اسے اپنی جان بہت پیاری تھی۔

وہ اپنے دل سے ایک لمحے کے لیے اس سچوئیشن کو بھلا کر دل سے اس نکاح کو قبول کر رہی تھی۔

کہتے ہیں نکاح کے وقت جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے اس نکاح کو قبول کر رہی ہوں صرف اس عزم کے ساتھ کہ میں اس آدمی ساری زندگی بلکہ نہیں ساری زندگی نہیں جب تک میں اس کے نکاح میں رہوں گی اسے سکون کا سانس نہیں لینے دوں گی۔

exponovels

یہ نکاح تم نے مجھ سے میری زندگی حرام کرنے کے لئے لیا ہے نا اور اگر میں نے تمہاری زندگی حرام نا کر دی تو میرا نام بھی مائرہ نہیں۔ نکاح کا قبول کرتے ہوئے وہ اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی جب مبارکباد کا سلسلہ شروع ہوا۔

مبارک ہو وارق صاحب اب سے یہ بچی آپ کی ازدواجیت میں آچکی ہے۔ اللہ آپ دونوں کا ساتھ نیک کرے۔ اب مجھے اجازت دیجیے وہ اٹھتے ہوئے بولے تو وہ بھی ان کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

بلکہ سارے لوگ ہی اٹھ گئے تھے صرف وہی بیٹھی ہوئی تھی جیسے یہاں سے نا اٹھنے کا ارادہ کر لیا ہو۔

وارق نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا اس وقت سادہ سے سوٹ پر وہ بھاری دوپٹہ لیے بیٹھی تھی۔

جس طرح کا لباس اس نے پہلے زیب تن کر رکھا تھا اس کے ساتھ تو وہ اسے اپنے نکاح میں شامل نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی وہ اپنی ہونے والی بیوی کو اس گھٹیا لباس میں اپنے ملازموں اور باقی لوگوں کے بیچ لا سکتا تھا۔

اسی نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا بس یہی کہا تھا کہ اسے لڑکی پسند آگئی ہے اور وہ ابھی اسی وقت نکاح کرنا چاہتا ہے۔

اس لڑکی کو بتا دو جا کر کہ ہم تھوڑی دیر میں پاکستان کے لئے نکلنے والے ہیں۔ وہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ دانیال ہاں میں سر ہلاتا اس کی طرف آیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس سے بہتر تھا کہ ہم بائک ساتھ لے کر آتے اب دیکھ رہی ہو نہ تمہاری پیدل چلنے کی ضد کا نتیجہ کتنے دور تک چل کر جانا پڑ رہا ہے وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بول رہا تھا۔

exponovels

ہاں تو پیدل چلنے میں بھی اپنا ہی مزہ ہے ہر وقت موٹر سائیکل پر سوار رہ کر پتا نہیں آپ کو کون سا سکون ملتا ہے۔

بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ آپ صرف مجھے ڈرانے کے لئے موٹر سائیکل پر لے کر جاتے ہو۔

آپ کو پتا ہے تاشفین میں تو کبھی زندگی میں بائیک پر نہیں بیٹھی ہوں وارق بھائی مجھے اکثر آفر کرتے تھے بائک پر بیٹھنے کی لیکن میں ہمیشہ انکار کر دیتی تھی اور احمد نے تو مجھے زبردستی بٹھانے کی کوشش کی تھی۔اور تایا ابو سے ڈانٹ بھی کھائی تھی۔

میں تو بائیک پہ بالکل بھی سفر نہیں کر سکتی تھی۔

ہمیشہ تایا ابو یا وارق بھائی کے ساتھ گاڑی پر ہی جاتی تھی۔

ہاں جانو تمہارے تایا ابو کی طرح لمبی لمبی گاڑیاں تو ہیں نہیں میرے پاس اسی لیے سواری کے طور پر صرف بائیک ہی ہے جس پر تمہیں گزارا کرنا ہو گا وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

یقیناً تایا ابو اور ان کی فیملی کی باتیں اسے بالکل بھی پسند نہیں آ رہی تھیں

وہ سب کچھ بھی تو آپ کا ہی ہے نا۔تایا ابو کی ہر چیز پر ہم سب سے زیادہ آپ کا حق ہے۔اس نے اس کا دل ان کی طرف سے صاف کرنا چاہا تھا۔

ہاں ڈارلنگ جو حق ہے وہ تو لینے والا ہوں میں ان سے۔

پہلے حق مانگا تھا تو انہوں نے تم سے شادی کی شرط رکھ دی۔

exponovels

حالانکہ انہیں میرا سب کچھ مجھے یوں ہی دے دینا چاہیے تھا لیکن پھر میں سوچتا ہوں یہ بھی ان کا احسان ہے اگر وہ یہ شرط نہ رکھتے تو تم میرے پاس کیسے آتی۔

صرف اسی بات پر وہ مجھے پسند ہیں۔ کہ ان کی اس شرط کی وجہ سے تم مجھے ملی ہو ورنہ۔ مجھے وہاں کوئی بھی اچھا نہیں۔ لگتا۔

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کر چکا تھا جب اچانک کچھ انگریز ان کے قریب سے گزرنے لگے اس نے لمحے کی تاخیر نہ کرتے ہوئے اسے اپنی دوسری سائیڈ کر لیا تھا اس کا یہ عمل اتنا بے ساختہ تھا کہ وہ گھبرا کر دوسری طرف ہوئی۔

وہ چار سے پانچ انگریز ایک دوسرے کے ساتھ ایسے جڑ کر چل رہے تھے جیسے کبھی الگ ہی نہیں ہوں گے۔

اگر وہ اس طرف کرتا تو وہ اس سے ضرور ٹکرا جاتے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بے ساختہ مسکرا دی۔

اس کا ساتھ بہت تھا اس کے لیے وہ خدا سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

دیکھو بات صرف نکاح کی ہوئی تھی تم نے ساتھ لے جانے والی کوئی بات نہیں کی تھی۔

میں پاکستان ہر گز نہیں جانا چاہتی ہوں اور تم اس معاملے میں زبردستی نہیں کرو گے اور ویسے بھی اس طرح سے تم مجھے ساتھ لے کر نہیں جا سکتے میرا پاسپورٹ ویزا۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

میں جانتا ہوں تمہارے پاس ہر چیز موجود ہے تمہارے بیگ میں سب کچھ ہو گا لیکن پاسپورٹ ویزے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرے پاس میں پرائیویٹ کوپر ہے۔یعنی پرائیویٹ جیٹ ہے

اور ہم اس میں جانے والے ہیں۔وہ اس کی بات کاٹ کر کہتا باہر نکلنے لگا تھا جبکہ اسے باہر چلنے کے لئے کہہ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ دروازے تک آئی تو ڈینی کھڑا مسکرا رہا تھا

ایک نمبر کے کمینے انسان ہو۔۔۔تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے یہاں اندر کچھ اور بول کر گئے اور وہاں جا کر بدل گئے تمہیں بخشنے والی نہیں ہوں یاد رکھنا۔

جب باہر نکلتے ہوئے اسے دھمکی دینے لگی عجیب سی شادی تھی اس کی نا اسے ہنسی آ رہی تھی اور نہ ہی رونا آ رہا تھا۔

اس کے ساتھ اتنی بڑی ٹریجڈی ہو گئی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں تھے نہ جانے کیوں کچھ بھی غلط یا عجیب نہیں لگ رہا تھا۔

حالانکہ اس کے ساتھ غلط ہوا تھا اس کے ساتھ بہت غلط ہوا تھا ایک انجان آدمی بنا جان پہچان کے ہمیشہ کے لئے اس کے سر پر مسلط ہو گیا تھا جسے وہ جانتی تک نہیں تھی

وہ اس کے نکاح میں آ گئی تھی ایک ہی دن میں دو ناخوشگوار ملاقاتوں کے بعد وہ اسے اپنے نکاح میں لے چکا تھا۔

اسے رونا چاہیے تھا بلکہ رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لینا چاہیے تھا لیکن اس کی آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہیں تھا نہ جانے کیوں اس معاملے میں وہ بہت غریب تھی چاہے اس کے اوپر سے ٹرک بھی گزر جائے اسے رونا نہیں آتا تھا۔

exponovels

ایمو شنل ہونا کسے کہتے ہیں وہ جانتی تک نہیں تھی شاید کبھی کسی نے آنسو نہیں پونچھے تھے اسی لیے انسوں کا ذائقہ چکھنے سے بھی انجان ہی رہی تھی

بھابھی جی سانپ سونگھ گیا ہے یا سٹیچو بن کر کھڑے رہنے کی بری عادت ہے خیر بھائی ساری عادتیں نکال دیں گے آپ جیسوں کو سیدھا کرنا انہیں بہت اچھے طریقے سے آتا ہے۔

اب مہربانی فرما کر باہر تشریف لے آئیں کیونکہ بھائی کو آج کی تاریخ میں پاکستان واپس پہنچنا ہے وہ بہت اہم کام چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں

ڈینی کا انداز بہت طنزیا تھا اس کا دل چاہا کہ اس کے منہ پر دو تھپڑ لگا کر لمحے میں سیدھا کر دے۔

لیکن کیا فائدہ یہ تو تھا ہی اپنے بھائی کا چمچا اصل مصیبت تو وہ تھا جو اچانک اس کے گلے پڑا تھا۔

تاشفین ابراھیم تمہاری وجہ سے میری زندگی نے یہ موڑ لیا ہے میں تمہیں بخشنے والی نہیں۔

یہ آدمی چاہتا ہے کہ میں کبھی تمہاری زندگی میں نہ آؤں۔جب کہ میری زندگی میں جو تمہاری وجہ سے ہوا ہے اسکے بعد تو میں خود بھی کبھی تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی میری طرف سے جہنم میں جاو غلطی کی میں نے تمہارا ساتھ دے کر لیکن چھوٹی سی غلطی کی اتنی بڑی سزا۔

میں جانتی ہوں تم نے مجھے بہت بد دعائیں دی ہیں اسی لیے یہ پہلوان میری زندگی میں آیا ہے۔

لیکن میں بھی مائرہ خان ہوں اس سے پیچھا چھڑا ہی لوں گی۔لیکن چھوڑو گی میں تمہیں بھی نہیں یاد رکھنا۔باہر نکلتے ہوئے ڈینی اور وارق دونوں سے زیادہ وہ تاشفین کو کوس رہی تھی

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو باقی کا سنڈے ہم دونوں مل کر کوئی اچھی سی فلم دیکھ کر گزارتے ہیں وہ ڈنر کر کے اسے واپس گھر میں لاتے ہوئے کہنے لگا دروازہ بند کر کے وہ صوفے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں سارا سامان ایک طرف رکھ کر تناوش بیٹھی تھی۔

میں فلم تو نہیں دیکھتی لیکن آپ کی مرضی جو بھی لگا لیں اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

میں اپنی مرضی کرنے پر آیا تو بہت پچھتاؤ گی تم وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا تو اس کے گال دہکنے لگے۔

میں فلم کی بات کر رہی ہوں اس نے ذرا سا فاصلہ بناتے ہوئے خود کو اس سے تھوڑا دور کیا تھا۔

اور میں ہماری بات کر رہا ہوں۔ وہ مزید اس کی طرف جھکا تو اس نے ریموٹ کنٹرول اس کی طرف بڑھا دیا۔

لیکن میں فلم کی ہی بات کر رہی ہوں اور مجھے فلم ہی دیکھنی ہے۔

اس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

کیا کرو گی فلم دیکھ کر بچے بگڑ جاتے ہیں تاشفین رمورٹ ایک طرف رکھتے ہوئے جیسے اسے بہت اہم بات بتا رہا تھا۔

میں بگڑنا چاہتی ہوں اس نے اعلانیہ کہا تھا۔

بہت غلط بات ہے وہ سمجھانے والے انداز میں قریب ہوا جب اس نے خود ہی رمورٹ اٹھا کر بٹن پریس کر کے ٹی وی آن کر دیا۔

مجھے آپ کی صحیح غلط کوئی بات نہیں سننی فلم دیکھنی ہے اور اب آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔

exponovels

وہ اسے گھورتے ہوئے فلم لگانے لگی تو وہ بھی مسکرا کر ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا جہاں وہ کوئی بھی فلم چینل ڈھونڈ نہیں پا رہی تھی۔

مجھے اردو اور ہندی فلمز پسند نہیں ہیں وہ اس کے کان میں گنگنایا تھا۔

مجھے بھی نہیں پسند۔۔۔۔۔وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی حالانکہ وہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ اسے کوئی فلم پسند نہیں۔

منز تم بھی صرف انگلش میں دیکھتی ہو۔۔۔۔؟ وہ متاثر ہونے والے انداز میں اس کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر سامنے فلم کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

اس فلم کی سٹوری اچھی ہے یہ دیکھتے ہیں مزہ آئے گا کافی رومینٹک بھی ہے۔اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تو وہ بھی اس کے بازو پر سر رکھتی فلم دیکھنے لگی تھی۔

تناوش دعا کر رہی تھی کہ بس اسے اس فلم کی سمجھ آجائے۔

کیونکہ کبھی کبھار تائی امی کے چھوٹے بچوں کے ساتھ فلم دیکھتے وقت وہ کنفیوز ہو جاتی تھی کہ فلم کا سین کب بدلا اور کب کیا ہوا۔اسے کہانی سمجھنے میں بہت وقت لگ جاتا تھا

کیونکہ ہر کہانی کارٹون کی طرح سیدھی نہیں ہوتی۔

اس نے ایک نظر تاشفین کے چہرے کو دیکھا جہاں وہ کافی سیریس انداز میں فلم دیکھ رہا تھا اس نے بھی اپنے چہرے پر سنجیدگی سجا کر نظر ٹی وی پر مرکوز کر لی

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ گاڑی کے باہر کھڑا ڈرائیور سے کوئی بات چیت کر رہا تھا جب وہ اپنا بیگ گھسیٹتے ہوئے اس کے پاس آ رکی۔ جو اسے ابھی ڈینی نے دیا تھا

اس کے ہاتھ میں اب تک وہ بندوق تھی جو اس کی سانسیں خشک کرنے کے لئے کافی تھی

یہ ڈبہ کیوں اٹھا کر لے کر آئی ہو تم یہاں وہ اس کے بیگ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

گوار آدمی نظر نہیں آتا بریف کیس ہے یہ میرے کپڑے ہیں اس میں۔ اس نے بتانا ضروری سمجھا۔

زبان کنٹرول۔ میں رکھو۔ ورنہ۔ گدی سے کھینچ لوں گا۔ دانیال یہ لے جاؤ اور اپنے کسی دوست کو تحفہ میں دے دینا کیونکہ ایسے کپڑے ہمارے خاندان کی عورتیں نہیں پہنتی اور اب تمہارے ساتھ وارق افراہیم کا نام جڑا ہے۔

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ تم اس طرح کا لباس زیب تن کر کے وہاں کہیں بھی جا سکو۔ اسی لیے وہاں تمہیں میری مرضی سے رہنا ہو گا بلکہ اٹھنا بیٹھنا چلنا ہر چیز تم میری مرضی سے کرو گی۔ وہ پورے حق سے بول رہا تھا۔

سانس اپنی مرضی سے لے سکتی ہوں یا وہ بھی نہیں لے سکتی۔۔۔۔۔ وہ بول ہی رہی تھی جب اچانک اس نے پستول سامنے کی اور اس کی بولتی وہی بند ہو گئی۔

سانس اپنی مرضی سے لے لو لیکن جہاں تم نے ضرورت سے زیادہ اپنی مرضی چلائی وہی تمہاری سانس روک دوں گا۔

اس نے پھر سے دھمکی دی تھی۔

جب کہ وہ ہاتھ کھڑے کرتی اپنا بیگ چھوڑ چکی تھی۔

exponovels

اسے اپنی زندگی سے اتنی محبت ہے یہ بات اسے آج ہی پتہ چلی تھی اس سے پہلے تو اپنی زندگی کو کوسا کرتی تھی لیکن موت کا ڈر ہر ڈر پر حاوی ہوتا ہے۔

یہ مت سوچنا کہ میں تم سے ڈر گئی ہوں۔ یا تم بار بار بندوق دکھا کر اپنی مرضی کرو گے۔

میں اپنی مرضی ہی کروں گا اور مجھے اس کے لئے بار بار تمہیں یہ کھلونا دکھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی بیویوں کو کس طرح سے سیٹ کیا جاتا ہے میں بہت اچھے طریقے سے سمجھتا ہوں۔

ایک ماہ میں تمہیں تیر کی طرح سیدھا کر دوں گا یقین نہ آئے تو آزما لینا۔

میں کیا تمہیں تمہارے پاکستان کے کسی گاؤں کی گنوار لگتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔

تم کیا ہو کیا نہیں یہ تو میں تمہیں وہاں جا کر بتاؤں گا۔

وہ کہتے ہوئے اشارے سے گاڑی سٹارٹ کروا چکا تھا جب کہ ڈرائیور نے اس کے لئے پچھلا دروازہ کھولا جس میں اس نے پہلے بھی نہیں جانتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش تقریباً چار دفعہ سر اٹھا کر اسے دیکھ چکی تھی وہ جو فلم میں کچھ زیادہ ہی مصروف نظر آ رہا تھا۔

اسے تو کہانی کی سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی اوپر سے انگلش فلم تو ویسے بھی اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی۔

پتا نہیں وہ سب لوگ جنگل میں کیا کر رہے تھے اسے تو صرف اتنا ہی سمجھ میں آیا تھا کہ وہ سب لوگ جنگل میں گم ہو گئے ہیں اور اب جنگل سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہے ہیں اور اتنا بھی اسے تاشفین نے بتایا تھا۔

exponovels

اس نے ایک دفعہ پھر نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ ٹی وی پر نظریں جمائے ایک بار پھر اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ دیا۔

تقریبا پینتیس چالیس منٹ کے بعد اب وہ ہمت ہار گئی تھی اس کا ارادہ تاشفین کو یہ بتانے کا تھا کہ اس سے زیادہ انگریزوں کی شکل وہ اور نہیں دیکھ سکتی۔

اس نے ایک نظر تاشفین کو دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رقصاں تھی۔

اس کی مسکراہٹ نے اسے سکرین کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا اور اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ شرم وحیا سے خون چھلکانے کو تھا۔ سکرین پر چلتا ہیرو ہیروین کا بولڈ سین اب ہر حد پار کر رہا تھا۔

چھی چھی۔۔۔۔۔۔تاشفین توبہ توبہ ہٹائے اسے وہ سکرین پر چلنے والے سین کو دیکھ کر شرم سے سر تک نہیں اٹھا رہی تھی جبکہ اب ہیرو صاحب ضرورت سے زیادہ جذبات میں بہتے ہوئے مزید کوئی کارنامہ سرانجام دینے والے تھے جب اس نے منت بھرے انداز میں کہا۔

کیوں ہٹاؤں جانو یہی تو سین دیکھنے کے قابل ہے وہ شرارت سے بھرپور لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

توبہ توبہ تاشفین خدا کا خوف کریں میں جا رہی ہوں یہاں سے وہ اٹھنے ہی لگی تھی۔ کہ تاشفین نے اچانک اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اس کے گرد اپنے بازو پھیلا لئے۔

تم کہاں جا رہی ہو جب تک فلم مکمل نہ ہو جائے تب تک تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی۔

exponovels

اسے تنگ کرنے میں تاشفین کو اور بھی زیادہ مزہ آنے لگا تھا فلم کے سین سے کہیں زیادہ وہ تو اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔

نہیں مجھے نہیں دیکھنا۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے جانا ہے۔اس کے چہرے کی طرف دیکھتی وہ منت بھرے انداز میں بولی۔

جب وہ اس کا دھیان اپنی طرف کرتا اس کے چہرے پر جھکا نجانے اچانک کیا ہوا کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہی وہ خاموش ہو گئی۔

اس کے مزاحمت کرتے ہاتھ پیر رک چکے تھے اس کا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب تھا وہ اپنی نظروں کی تپش سے اس کے چہرے کو جھلسانے لگا

ٹی وی کب کا بند ہو چکا تھا۔لیکن تناوش کو محسوس بھی نہ ہوا کیونکہ وہ اس کے ہونٹوں کو قید کرتے ہوئے اسے خود میں الجھا چکا تھا ٹی وی پر چلتے ہوئے سین سے اس کا دھیان بہت پہلے ہٹ چکا تھا۔

اس کی گردن سے دوپٹا نکالتے ہوئے وہ اپنے ہونٹوں کو اس کی صراحی دار گردن پر بے لگام چھوڑ چکا تھا۔

آج اس کا انداز بہت الگ تھا آج جیسے وہ ہر حد پار کر دینا چاہتا تھا آج جیسے وہ اس پر اپنے نام کی مہر لگا دینا چاہتا تھا۔

آج وہ اسے ہر طرح سے اپنا بنا لینا چاہتا تھا۔

اسے اپنے کندھے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے اپنی آنکھوں کو سختی سے بند کر لیا۔

جب اسے اپنا جسم اس کی باہوں میں محسوس ہوا وہ اسے اٹھا کر کمرے میں لے جا رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تاشفین۔۔۔۔۔وہ اپنے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ کو ایک سائیڈ پھینکتا اس کے پاس آیا تھا۔

اور ایک جھٹکے میں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی خوشبو میں سانسیں لیتے اس کی سانسوں پر قابض ہو گیا۔

اس کی شدتوں کو اپنی گردن کے بعد کندھے پر محسوس کرتے وہ سسکی تھی۔جب اس نے اچانک اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر اسے خاموش کروادیا۔

تمہارے الفاظ نہیں دھڑکنیں سننا چاہتا ہوں۔تمہارا وقت ختم ہوا۔آج سے تمہاری ہر رات میری پناہوں میں گزرے گی۔اور میری ساری بے قراریاں تمہارے وجود میں سمٹیں گی مسز تاشفین ابراہیم آج سے تمہیں تاشفین ابراہیم کی سلگتی سانسوں کی بے قراریاں ہر رات کی قربت مبارک اب سے تاشفین ابراہیم صرف تمہارا۔اس کے لبوں پر اپنے لبوں سے سرگوشی کرتے ہوئے وہ اپنا آپ اس کے نام لکھ رہا تھا۔

جب کہ اس کی بڑھتی ہوئی قربت پر اس کے سرخ گال دہکنے لگے تھے۔اپنی گردن پر جلن محسوس کرتے ہوئے اس نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھ کر اس کی شدتوں سے رہائی چاہی تھی۔

لیکن آج اس کے ارادے اسے بخشنے والے نا تھے۔آج تو وہ اس کی سانسیں بھی چھین لینے کے درپر تھا۔

اس کی معصومانہ مزاحمتیں اس کی پناہوں میں دم توڑنے لگی۔اپنی شدتوں کا نشان اس کی گردن پر چھوڑتے ہوئے اس نے بڑی فرصت سے اس کی گردن کا جائزہ لیا اور پھر دلکشی سے مسکرایا۔

exponovels

اس کے لبوں پر جھکتے ایک بار پھر سے وہ اس کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا۔ کہ اچانک اس کا فون بجنے لگا وہ فون کو نظر انداز کر گیا لیکن وہ جس کی جان پر بن آئی تھی۔

اس نے اسے فون کی طرف متوجہ کرنے کی کوئی کسر نہ اٹھا چھوڑی۔

کیا تکلیف ہے تمہیں اس نے غصے سے گھور کر اسے دیکھا تھا ایسے معاملوں میں وہ اس طرح کی مزاحمت برداشت نہیں کرتا تھا۔

بار۔۔۔ بار فون آرہا ہے۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔۔ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی ضروری۔۔۔۔ کال ہو۔۔۔۔۔"

اس وقت میرے لئے سب سے ضروری تم ہو وہ ایک بار پھر اس کے لبوں کو اپنے لبوں کے دسترس میں لے گیا ۔ لیکن فون والا اچھا خاصہ ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔

اس دن شاپنگ کر کے میں تمہارے لئے وہ پنک نائٹی لے کر آیا تھا۔ تم وہ پہنو جب تک میں اس فون والے کو بتا کر آتا ہوں کہ ہسبنڈ وائف کے پرائیویٹ موومنٹ میں اس طرح کی کال نہیں کرنی چاہیے۔

اس کے نچلے لب کو اپنی دو انگلیوں میں تھامتا وہ جھک کر ہلکی سے بائٹ کر کے اٹھا تھا۔ جبکہ تناوش کی تو حالت پہلے ہی اس کی قربت کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی اور اب یہ نائٹی کی فرمائش۔۔۔۔۔۔

ہیلو سر میں میڈم روز کا ڈرائیور بات کر رہا ہوں۔

روز کے فون نمبر سے کال آتے دیکھ اس نے فورا فون اٹھا لیا تھا۔

exponovels

لیکن اس کے ڈرائیور کی آواز سن کر وہ پریشان ہوا تھا روز اپنا فون کسی کو نہیں دیتی تھی۔

ان کا فون تمہارے پاس کیا کر رہا ہے اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

سر روز میڈم نے بہت زیادہ ڈرنک کر لی ہے اس وقت ہم کلب میں موجود ہیں اور میڈم واپس چلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اس وقت انہیں بڑی مشکل سے ایک سائیڈ پر لے کر آیا ہوں پارٹی میں میڈیا کے لوگ بھی موجود ہیں بہت بڑا اسکینڈل بن سکتا ہے۔

اور سر میڈم بار بار نشے کی حالت میں آپ کا نام لے رہی ہیں۔ بار بار ایک ہی بات کہہ رہی ہیں کہ آج آپ کے ساتھ ان کی ملاقات نہیں ہوئی۔ سر میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا بڑی مشکل سے میڈم سے پاسورڈ پوچھ کر آپ کو فون کیا ہے۔

پلیز سر کچھ کریں۔ ورنہ بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا ویسے بھی آج کل میڈم اپنے بریک اپ کو لے کر خبروں میں ہیں۔

وہ بول رہا تھا۔ جبکہ تاشفین پریشان ہو گیا تھا۔

تم مجھے لوکیشن سینڈ کرو میں خود آتا ہوں۔ اس نے پریشانی سے کہا تھا اگر کوئی بھی سکینڈل بن گیا تو اس کی فلم پر بھی برا اثر پڑ سکتا تھا اور وہ اپنی فلم پر کوئی رسک اٹھا ہی نہیں سکتا تھا۔

exponovels

اس وقت اسے صرف اور صرف اپنے کریئر کے بارے میں سوچنا تھا۔اس کے فون بند کرتے ہی لوکیشن اس کے موبائل پر سینٹ ہو چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے آرڈر دے کر وہ باہر فون سننے چلا گیا تھا جبکہ اس نے بڑی ہمت سے نائٹی نکالی تھی۔ جسے پہننے کا سوچتے ہی وہ بری طرح سے گھبرائی تھی

پنک کلر کی یہ نائٹی دیکھنے میں جتنی خوبصورت تھی پہننے میں اتنی ہی بے ہودا تھی۔ کیوں کہ سلک کی یہ نائٹی بلکل پلین تھی جس پر سلیوز نام کی کوئی چیز تھی ہی نہیں۔

انتہائی پتلی اسٹرپس کے ساتھ جالی کا اپر تھا اور اس کے ساتھ بھی سلیوز نہیں تھی۔

اللہ اللہ یہ پہن کر میں ان کے سامنے کیسے جاؤں گی۔ وہ شرم سے بے حال ہوتے ہوئے سوچنے لگی۔

پھر نظر اپنے دوپٹے پر پڑی۔ بازوؤں کا حل تو نکل آیا تھا لیکن نائٹی صرف گھٹنوں تک تھی۔

اس جالی میں سے تو۔ میری ٹانگیں نظر آئیں گی۔

نہیں نہیں میں نہیں پہنوں گی۔

نہیں تناوش تجھے پہننا ہو گا اسے۔

اپنی کالج کی لڑکیوں کو بھول گئی کیسے آدھی ننگی ٹانگیں لے کر گھومتی ہیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

وہ تو غیر مردوں میں بھی کیسے مزے سے گھوم رہی ہوتی ہیں اور تو نے تو صرف اپنے شوہر کو دکھانا ہے۔

exponovels

اس نے خود کو حوصلہ دیا تھا

لیکن یہ مشکل ہے۔اس نے ایک اور بار نائیٹی کو دیکھ کر سوچا تھا۔سچ یہی تھا کہ وہ اس کو پہننے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور پہن کر کسی کے سامنے جانا تو ناممکن سی بات تھی۔

لیکن اب وہ یہاں تک آ کر پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی وہ شخص اسے اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔

اس کی زندگی میں مائرہ اب کہیں نہیں رہی تھی۔

ایسے میں وہ اس کی کوئی بات رد کر کے اپنی آنے والی زندگی کو مشکل نہیں بنا سکتی تھی۔

وہ اسے سارے حق دے رہا تھا۔اس کا بھی پیچھے ہٹنا بنتا نہیں تھا۔

اس نے خود کو یہ نائٹی پہننے کے لیے تیار کیا تھا۔

یہ پہننا اتنا مشکل تو ہرگز نہ تھا جو اسے وقت لگتا لیکن اسے پہن کر اس شخص کے سامنے جانا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔

لیکن ہمت تو کرنی ہی تھی اس نے واش روم کا دروازہ کھول کر باہر قدم رکھا تو تاشفین ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا اس نے ایک نظر اپنے ڈریس پر ڈالی۔اور سکون کا سانس لیا دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ ابھی تک نہیں آیا واپس

پیروں کو چھوتی یہ لانگ نائٹی اتنی بھی بے ہودا نہ تھی جتنا وہ سوچتی تھی۔لیکن اگر اس کے اوپر اپر جیکٹ نہ ہوتی تو شاید اس کی سوچ بھی یہ نہ ہوتی۔

exponovels

اس نے اپنے کندھوں پر ٹھیک سے اپنا دوپٹہ پھیلایا تھا۔

ابھی تک تو وہ یہ سوچ رہی تھی۔ کہ وہ اپنے برہنہ بازو بھی اسے کیسے دکھا پائے گی۔

حالانکہ دل تو یہ سوچ سوچ کر ہی کانپا جا رہا تھا کہ جب وہ اسے اس حالت میں دیکھے گا تو وہ کس طرح سے ری ایکٹ کرے گا اور وہ تو اتنا سوچ کر ہی شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔ کہ اس سے آگے کے مراحل بھی طے کرنے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تیزی سے واپس کمرے میں اپنی شرٹ پہننے کے لئے آیا تھا لیکن اسے واش روم کے دروازے پر کھڑا دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

وہ پنک کلر کی نائیٹی میں اتنی حسین لگ رہی تھی کہ وہ نظر پلٹنا ہی بھول گیا۔

جب کہ اس کے چہرے پر چھائی گھبراہٹ اسے اس کی طرف قدم بڑھانے پر مجبور کر رہی تھی۔

پیروں کو چھوتا اپر کوٹ اس وقت اسے اپنا سب سے بڑا رقیب محسوس ہوا تھا۔

لیکن شاید اس وقت وہی اسے بہکنے سے بچا بھی رہا تھا۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بے حد قریب آیا تھا۔

اس کا دوپٹہ پوری طرح سے اس کے شانوں پر پھیلا ہوا اس کے بازوؤں کو چھپا رہا تھا۔

میں نہیں کہتا تھا تم نے اپنا سارا حسن مجھ سے چھپا کے رکھا ہے۔

اور اب تم قسطوں میں دیکھا دیکھا کر میری جان لے رہی ہو۔۔۔۔۔

exponovels

لیکن کوئی نہ ہم بھی جان ہتھیلی پہ لئے بیٹھے ہیں تم ایک دفعہ مانگو تو سہی اس کے دوپٹے کو اچانک کھینچ کر اس نے دور کر دیا تھا اس کا یہ عمل اتنا اچانک تھا کہ وہ چاہ کر بھی اسے روک نہ پائی۔

جب کہ اب وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کا بہکا بہکا انداز اسے نظریں نہیں اٹھانے دے رہا تھا۔

جس نے ایک جھٹکے سے اس کے بازو کو تھام کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے گرد اپنا گھیرا تنگ کیا تھا۔

اور اب وہ پورے استحقاق سے اس کے لبوں پر جھکا۔

اس کا ارادہ یہاں سے جانے کا تھا لیکن اس کی یہ معصوم سی بیوی اسے اس کے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دے رہی تھی۔

اور وہ بھی تو سب کچھ بھول جانا چاہتا تھا آج اس سحر سے نکلنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے وہ اپنی دیوانگی کی مہر ثبت کر رہا تھا۔

اپنی شدتوں کو اس کے کندھوں اور گردن پر بکھیرتے ہوئے وہ اس کی سانسوں کو اتھل پتھل کر چکا تھا۔

ایک لمحے میں اس کا نازک سا وجود وہ اپنی باہوں میں اٹھاتے اسے بیڈ پر لے کر آیا تھا۔اس کا ارادہ اسے سمیٹنے کا نہیں بلکہ مزید بکھیرنے کا تھا وہ اپنی تمام تر شدتیں اس پر لٹا کر اسے اپنا بنا لینا چاہتا تھا۔

وہ اسے اپنی خوشبو کا ساتھی بنانا چاہتا تھا۔

وہ اپنے وجود کی ساری تھکن اس میں انڈیل دینا چاہتا تھا اور آج وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر اس کا فون نہ بجتا۔

exponovels

وہ ہوش میں نہیں آنا چاہتا تھا لیکن اس وقت سوال اس کے کیریئر کا تھا۔اس کی سانسوں کو وہ آج بخشنے کا ارادہ تو نہیں رکھتا تھا۔ لیکن یہ اس کی مجبوری تھی اور پھر جیسے سب کچھ بدلا تھا۔

وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے جلدی سے اپنی شرٹ پہن کر بٹن بند کرنے لگا تناوش حیرانگی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

سونامت میں ایک گھنٹے میں آنے کی کوشش کروں گا۔اور اگر تم میرے آنے سے پہلے سو گئی نہ تو ایسی نیند برباد کروں گا نہ کہ ساری زندگی سو نہیں پاؤ گی۔یہ نہ ہو کہ ایک رات کی نیند تم پر ساری زندگی کی راتوں کے لیے بھاری پڑ جائے اس کی دھمکی میں بہت کچھ تھا

جسے محسوس کر کے اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔

لیکن اس نے صرف دھمکی پر بات ختم نہیں کی تھی بلکہ اس کے لبوں پر انتہائی شدت سے جھکتے ہوئے اس کی سانسیں قید کر گیا تھا اس کا انداز اتنا جارحانہ تھا کہ وہ تڑپ کر رہ گئی۔

لیکن وہ رحم کرنا جانتا کہاں تھا یا اسے شاید اس پر ترس ہی نہیں آتا تھا یا شاید وہ اس کے ہونٹوں کا دشمن تھا۔

اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے وہ اپنے انگوٹھے سے ان کی سرخی مٹانے لگا

جان بوجھ کر دیا ہے یہ زخم جب تک درد رہے گا تب تک نیند نہیں آئے گی اور جب یہ درد مٹ جائے گا تب تک میں واپس آجاؤں گا۔ تمھاری نیندیں اڑانے کے لئے۔

وہ اس دفعہ نرمی سے اس کے لبوں کو چومتا تیزی سے باہر نکلا تھا کیونکہ اب اگر مزید رکتا تو بہک جاتا۔

exponovels

جب کہ اپنے لبوں پر نمی محسوس کر کے اس نے اپنا ہاتھ رکھا تھا اور ہاتھ ہٹاتے ہی خون کا ننھا سا قطرہ اس کے ہاتھ پر لگ گیا۔

شہنشاہ ظلمت۔۔۔۔"اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کے وہ اسے ایک اور لقب دے کے بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

جب ڈھیروں شرم نے آگھیرا تو اسی کمبل سے اپنا چہرہ چھپا گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھ چکی تھی ایک بہت بڑے میدان میں ان کا چوپڑ لینڈ ہوا تھا اسے نیچے اترنے کا اشارہ کرتے وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ ان کے اترتے ہی چوپر ڈرائیور اسے واپس لے گیا تھا۔

وہ یہاں پہلی دفعہ نہیں آئی تھی۔ بلکہ بچپن میں اپنے بابا کے ساتھ وہ ایک دفعہ پاکستان آئی ہوئی تھی لیکن وہ یاد اتنی خوشگوار بھی نہ تھی کہ وہ انہیں یاد رکھ پاتی۔

سامنے ہی ایک لینڈ کروزر کھڑی تھی۔ جس کی چابی شاید ساتھ ہی لگی تھی وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا اسے بیٹھنے کا اشارہ کر چکا تھا اور پھر اس کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی فل سپیڈ میں آگے بڑھ چکا تھا

اس کی خاموشی اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی جب کہ اپنی بے بسی پر وہ رو تک نہیں پا رہی تھی۔

اسی لئے خاموشی سے وہ یہ سفر گزار رہی تھی۔ اس کی خاموشی ایسی تھی جیسے اس کا کسی سے کوئی لینا دینا نہیں نہیں اس شخص سے بھی نہیں جس کے ساتھ کچھ گھنٹے پہلے اس کا نکاح ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

گاڑی بہت بڑے بنگلے کے سامنے آرکی تھی جو کہ بے حد خوبصورت تھا باہر سے وہ اتنا خوبصورت تھا تو اندر سے پتا نہیں کیسا ہونے والا تھا۔

اس کے اندر تجسس پیدا ہوا تھا اس گھر کو اندر سے دیکھنے کا وہ گاڑی کا ہاورن بجاتا شاید دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

اور دروازہ کھولتے ہی گاڑی اندر داخل ہوئی لمبی راہداری میں لگے حسین پودے اس حویلی کی راہداری کو اور بھی حسین بنا رہے تھے۔

وہ اتنا شاندار بنگلہ تھا کہ کسی بھی دیکھنے والے کی آنکھیں چندھیا جاتی۔

مائرہ حیرت ہے اس بنگلے کے گیٹ سے گھر تک کا راستہ ناپ رہی تھی۔

اسے تو کبھی وہم و گمان میں بھی خیال نہ آیا تھا کہ تاشفین بھی اتنے امیر گھر سے ہو گا۔

پورچ میں کھڑی پانچ سے چھ گاڑیاں اس بات کی گواہ تھیں کہ یہاں ہر انسان کو اپنی پسند کی سواری میسر تھی۔

وہ اسے کروڑوں کی آفریوں ہی تو نہیں کر رہا تھا۔ لیکن اتنے امیر گھر کی بیٹی تناوش اتنی سادہ طبیعت کیسے تھی۔

یہ سوال اس کے دماغ میں بری طرح سے گھر کر گیا تھا جب اچانک گاڑی روکی۔

اور وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے اس کی سائیڈ پر آیا تھا وہ اس کی طرف کا دروازہ کھولے کھڑا اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

جبکہ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اسے اس طرح سے کیوں اہمیت دے رہا تھا اسے سمجھ نہیں آیا تھا اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو اس کے پر کشش چہرے کے ساتھ بہت بھلی لگ رہی تھی۔

exponovels

بھیا آپ کے ساتھ کون آیا ہے اسے پیچھے سے 13 سے 14 سالہ لڑکے کی آواز سنائی دی تو اس نے مسکرا کر اندر بیٹھی لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

تمہاری بھابھی آئی ہے۔ جاؤ میرے خبر نامے اندر جا کر خبر دے دو۔ اس کے ہاتھ نہ بڑھانے پر وہ خود ہی اس کا بازو تھام کر اسے گاڑی سے نکال چکا تھا جبکہ وہ لڑکا چلاتے ہوئے حویلی کے اندر بھاگا تھا۔

تیار ہو جاؤ بہت سارے سوال جواب ہوں گے۔

میں نے تمہیں دیکھا تم مجھے پسند آ گئی۔ میں تم سے نکاح کر کے تمہیں یہاں لے آیا تمہاری فیملی کی اس میں رضامند ہے یہی کہانی تم نے سنائی ہے۔

ایک بھی لفظ آگے پیچھے نہیں ہونا چاہیے اپنے کارنامے میری فیملی تک پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے باقی بابا کو میں خود سنبھال لوں گا وہ اسے حویلی کے اندر لے جاتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ۔ سجائے ہوئے تھا جب کہ وہ کندھے اچکاتی اس کے ساتھ اندر جا رہی تھی

کسی خوش فہمی میں مت رہنا میں تمہارے سارے کارنامے بتاؤں گی کہ تم نے گن پوائنٹ پر مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے اور اس کے پیچھے جو وجہ تھی وہ بھی سب کو پتہ چلے گی۔

اور پھر میں پولیس سٹیشن جا کر تمہارے خلاف رپورٹ کروں گی اور پھر تمہارے ساتھ جو ہو گا اس کے لئے تیار رہنا وہ اس کی کوئی بات ماننے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اس لیے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کرنے لگی۔

یہ پاکستان ہے میڈم یہاں عورتیں بے وجہ گھر سے باہر نہیں نکلتی

exponovels

اور میں تمہیں جیسے لے کر آیا ہوں یہ بات تو میرے خیال میں کسی کو کانوں کان پتا بھی نہیں چلی ہو گی ویسے اس گھر کا لان کتنا وسیع ہے یہ بھی تم دیکھ چکی ہو۔

اگر یہاں ایک۔ قبر بن گئی تو کوئی مجھ سے یہ سوال پوچھنے کی ہمت نہیں کرے گا کہ وہ قبر کس کی ہے۔ہاں لیکن فاتح ضرور پڑھیں گے لوگ گزرتے ہوئے

اس کا دھمکی دینے کا بھی اپنا ہی انداز تھا وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

حالانکہ اس کی اس دھمکی پر اس کا دل کانپ رہا تھا۔

میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں سمجھے میری بات کو وہ کپکپاتے لہجے میں بولی تھی جبکہ اس کی کپکپاہٹ پر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کلب کے اندر داخل ہوا تو اسے وہ کہیں بھی نظر نہیں آیا اس نے روز کے فون پر ہی فون کیا تھا۔

ہاں کہاں ہو تم بتاؤ مجھے میں کلب میں آ چکا ہوں کس طرف آنا ہے مجھے۔۔۔؟

اس نے جلد بازی میں پوچھا تھا کیوں کہ وہ جلد سے جلد گھر واپس جانا چاہتا تھا۔

اس کی جان سے عزیز جان من اس کا انتظار کر رہی تھی۔

اور وہ اسے مزید انتظار نہیں کروانا چاہتا تھا جبکہ وہ خود بھی مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا وہ جلد سے جلد واپس جا کر اسے اپنی پناہوں میں قید کر لینا چاہتا تھا۔

exponovels

اور پتہ نہیں اسے یہاں کتنا وقت لگنا تھا ویسے جو درد وہ اسے دے کر آیا تھا اس کے بعد وہ سکون سے سو تو نہیں سکتی تھی اور اس کا ارادہ بھی تو اس کی نیندیں اڑانے کا ہی تھا۔

ڈرائیور سامنے آیا تو بہت تیزی سے ایک کلب کی پچھلی سائیڈ پر گیا تھا جہاں کمرے بنے ہوئے تھے۔

سر میڈم یہاں پہ ہیں۔۔۔۔۔ڈرائیور نے اسے بتایا تو وہ روز کو دیکھنے لگا جو پوری طرح سے نشے میں دھت تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

روز آپ یہاں کیا کر رہی ہیں آپ کی حالت۔۔۔۔۔۔میرے خیال میں آپ نے ضرورت سے زیادہ پی رکھی ہے چلیں میں آپ کو گھر لے کر چلتا ہوں۔

تعیش ڈارلنگ تم آ گئے میری جان میرا بے بی آئی مس یو سو مچ۔۔۔۔۔۔"

میں تمہیں یاد کر رہی تھی میں آج سارا دن تم سے نہیں ملی میں نہیں رہ سکتی تمہیں دیکھے بنا۔

آج سارا دن میں تمہیں دیکھنے کے لیے تڑپتی رہی لیکن تم نہیں آئے میں نے تمہیں فون کیا تو تم نے میرا فون نہیں اٹھایا۔

بس مجھے غصہ آیا اسی لیے میں یہاں چلی آئی اور پھر میں نے ضرورت سے زیادہ پی لی وہ اسے شراب کی بوتل دکھاتے ہوئے نشے کی حالت میں بول رہی تھی جب کہ وہ تو اس کی باتوں کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔

exponovels

وہ بس جلدی سے جلدی یہاں سے نکالنا چاہتا تھا اس کی چھوٹی سی غلطی بھی اس کے کریئر پر کالا دھبہ لگا سکتی تھی اور وہ ایسی کوئی غلطی نہیں چاہتا تھا اسی لئے اس کے ہاتھ سے شراب کی بوتل پھینکتا وہ اسے اٹھا کر کھڑا کرنے میں کامیاب ہوا۔

روز پلیز چلیں یہاں سے ہم یہاں نہیں رک سکتے۔ ورنہ کافی مسئلہ ہو سکتا ہے جلدی سے چلیں میرے ساتھ یہاں سے باہر نکلنا ہو گا وہ بھی میڈیا والوں کی نظر میں آئے بنا وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

حالانکہ یہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت سمجھنے سمجھانے کی ہر گز پوزیشن میں نہیں ہے۔

آئی لو یو مجھے تم بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔۔۔مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے تعیش تم مجھے کبھی بھی چھوڑ کر مت جانا۔

میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی وہ پوری کی پوری اس پر گری ہوئی تھی۔

جب کہ وہ تو بس اسے چھپا کر یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا فلحال وہ میڈیا میں نہیں آیا تھا اسے بہت کم لوگ جانتے تھے ۔

اور آج جس طرح کی سچویشن تھی وہ خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اسے زیادہ لوگ نہیں جانتے تھے ورنہ کتنا سکینڈل بن سکتا تھا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا گھر آیا تو اس نے بڑی مشکل سے اسے گاڑی سے نکالا۔

exponovels

وہ اس وقت اتنی نشے میں تھی کہ پوری طرح سے تاشفین کے اوپر ڈیپنڈ کر رہی تھی۔

وہ بڑی مشکل سے اسے تھامیں گاڑی سے نکالتا گھر کے اندر لے جانے لگا۔

تعیش آئی لو یو آئی لو یو سو مچ تم سن رہے ہو نہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں بہت زیادہ مجھے کھی چھوڑ کر مت جانا۔ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا۔ میں مر جاوں گی تعیش وہ اس کو تھامے ہوئے اس کے سینے سے لگی مسلسل بول رہی تھی۔

جی روز پلیز اندر چلیں آپ کا گھر آ گیا ہے وہ اسے گھر کے اندر لے جانا چاہتا تھا نہ جانے اندر کون کون تھا۔

اور انہیں دیکھ کر کس طرح سے ریکٹ کرنے والا تھا یقینا روز کا باپ اندر ہی ہو گا اور وہ اپنی بیٹی کو اس حالت میں دیکھ کر نہ جانے کیا سوچے گا۔

خیر وہ جو بھی سوچے اسی کی دی ہوئی چھوٹ کا ہی تو اثر تھا جو وہ آدھی آدھی رات کو کلب میں نشے کی حالت میں پائی جاتی تھی۔

لیکن کوئی بھی اسے کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا تھا کیونکہ روز ایک سیلف ڈیپینڈنٹ عورت تھی نہ تو وہ اپنے باپ سے کچھ لیتی تھی اور نہ ہی کسی اور سے اور اس کی ماں کی تو کوئی خبر ہی نہیں تھی

اس نے اس کے بارے میں کافی سارے آرٹیکل پڑھ رکھے تھے جس میں اس کے باپ کا ذکر تو اکثر کیا جاتا تھا۔

لیکن اس نے کبھی بھی روز کی ماں کا کہیں کوئی ذکر نہیں سنا تھا۔

exponovels

اور سچ تو یہ تھا کہ اسے ان سب چیزوں میں کوئی خاص دلچسپی بھی نہ تھی اسے تو صرف اور صرف اپنی آنے والی فلم میں دلچسپی تھی۔

جس کی وجہ سے وہ اتنی رات کو اپنی خواہش مار کر یہاں تک آیا تھا۔آج تو شاید وہ مر کر بھی گھر سے باہر نہ نکلتا۔

آج اس کی حسرتیں اس کی خواہشیں ادھوری رہ گئی تھی صرف اور صرف روز کی وجہ سے جس کی وجہ سے اسے اس پر بہت غصہ بھی آرہا تھا۔

آج وہ اپنی شرمیلی سی بیوی کی ساری شرم وحیا کو خود میں سمیٹ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔لیکن روز نے سب کچھ خراب کر دیا تھا اسے کیا ضرورت تھی آدھی رات کو شراب پینے کی اور اگر وہ کلب میں کہیں جا کر شراب پی ہی رہی تھی۔

تو اس کے ڈرائیور کو کیا ضرورت ہے اسے فون کرنے کی۔

وہ اس کے ڈرائیور کی کال کو نظر انداز کر دیتا لیکن یقیناً اس کا ڈرائیور بعد میں اسے بتا دیتا۔تو پھر شاید روز اس سے ناراض ہو جاتی یہ سوچ کر کہ وہ مصیبت میں تھی اور سب کچھ جاننے کے باوجود اس کی مدد نہ کی۔

میڈم کا کمرہ اس طرف ہے سر ڈارئیور اس کے ساتھ پیچھے پیچھے آرہا تھا اس نے کمرے کی طرف اشارہ کرنے لگا تو وہ بھی روز کو لیے اسی کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔اور دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اسے کسی نے بھی نہیں دیکھا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہیں رک جاؤ ایک قدم آگے مت بڑھانا۔۔۔۔"

exponovels

وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے گھر کے اندر لے کر آیا تو ایک گرجدار آواز سنائی دی جس نے ان دونوں کے قدموں کو روک دیا تھا۔

اماں۔۔۔۔۔پہلے آپ میری بات تو سن لیں پھر فصیلہ کریے گا۔اس نے سامنے کھڑی عورت کو دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

یقیناً وہ اس کی ماں تھیں۔۔۔۔۔۔

کیا بات سنوں میں وارق افراہیم بولو جواب دو اب کون سی بات کہنا چاہتے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔؟

تم بنا ہمیں بتائے بنا ہم سے پوچھے یہاں تک کہ بنا ہماری رائے لئے شادی کر کے آئے ہو۔

اور نہ صرف شادی کر کے آئے ہو بلکہ لڑکی تک کو یہاں لے آئے۔۔۔۔"

صدف کا کیا ہو گا جس کو میں تمہارے نام کی انگوٹھی پہنانے والی ہوں۔وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھیں۔جب کہ وہ نظر جھکا کر ان کی باتیں سن رہا تھا۔

اماں صدف میری پسند نہیں ہے یہ لڑکی میری پسند ہے جسے میں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا اور میں اسے اپنی زندگی میں شامل کر کے یہاں لایا ہوں۔

میں جانتا تھا آپ آسانی سے کبھی نہیں مانیں گیں۔لیکن مجھے پتا ہے آگے فیوچر میں آپ کو میری پسند سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا صدف کے ساتھ میں کبھی خوش نہیں رہ سکتا اور نہ ہی صدف میری پسند ہے یہ بات آپ بھی جانتی ہیں۔

exponovels

میں اس کے ساتھ دس منٹ نہیں گزار سکتا اور آپ ساری زندگی اسے میرے ساتھ باندھنا چاہتے ہیں۔

میرے اور اس کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے اور میں آپ کو اپنی پسند پہلے بھی تو بتا چکا تھا نہ۔

میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا تھا کہ مجھے صدف میں کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ ہی بس اسے بہو بنانے کے لئے باضد ہیں۔

آپ کی بہو کو میں لے آیا ہوں اسے قبول کیجئے اور باقی یہ ابھی آپ کی پسند نہ سہی لیکن آنے والے وقت میں اس سے زیادہ آپ کو اپنی بہو کے روپ میں اور کوئی پسند نہیں آنے والی۔

اسی لئے اب غصہ کر کے اپنا بی پی ہائی نہ کریں اور میری پسند کو قبول کر لیجئے وہ ان کے گرد اپنی باہوں کے حصار بناتے ہوئے بول رہا تھا وہ جانتا تھا اس کا خبر نامہ احمد سب کو اندر خبر دے چکا ہے۔

یہ ٹھیک نہیں کیا تو نے وارق میرے خواب توڑ دیے میری خواہشیں مار دی۔ کتنے دھوم دھام سے تیری دلہن کو لانے والی تھی میں اور تو نے کیا کیا مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے نہ خاندان والوں کو پتا نہ کوئی دھوم دھام اس طرح سے ہوتی ہیں کیا ہمارے خاندان میں شادیاں۔۔۔۔۔۔؟

پہلے تیرے باپ نے بنا پوچھے بنا مشورہ لئے تناوش کو یہاں سے رخصت کر دیا۔

اور اب تو اپنی مرضی سے اٹھا کر لے آیا اپنی دلہن۔ ہماری مرضی ہماری رائے کوئی اہمیت رکھتی بھی ہے تم لوگوں کے لئے یا نہیں۔

میری تو ساری خواہشیں حسرتیں مار دی تم لوگوں نے وہ غصے سے کہتیں واپس اندر چلی گئیں تھیں۔

exponovels

لیکن مائرہ نے ایک بات نوٹ کی تھی ان کے لہجے میں نفرت کہیں نہیں تھی بس اپنی حسرتیں پوری نہ ہونے کا غم تھا ۔ماں تو ماں ہوتی ہے۔اور اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھنے کا حق ماں سے زیادہ اور کسی کو نہیں ہوتا۔

لیکن یہاں کون سا وہ اسے ساری زندگی کے لیے اپنے پاس رکھنے والا تھا یا وہ اس کے ساتھ رہنے والی تھی۔

وہ اپنی ماں کی خواہش اس صدف نامی لڑکی سے شادی کر کے پوری کر سکتا تھا اسے کون سا کوئی اعتراض تھا۔

چلو آؤ میں تمہیں کمرے میں چھوڑ آتا ہوں وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ وہ جو انتظار کر رہی تھی کہ اتنی بڑی حویلی سے کوئی اور نکل کر سوال جواب کرے گا اس کے اندر چلنے کا کہنے پر حیران ضرور ہوئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین ایک گھنٹے کا کہہ کر گیا تھا لیکن اب اسے گئے ہوئے تقریبا دو گھنٹے ہونے کو آئے تھے۔

اور اب تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی اب تک تو اس کو آجانا چاہیے تھا۔

نہ جانے وہ اب تک کیوں نہیں آیا تھا۔اس کا دل چاہا کہ وہ ایک بار فون کر کے پوچھ لے۔

لیکن پھر وہ اس کے فون کا کیا مطلب نکالتا۔وہ سوچ کر ہی گھبرا گئی۔

آج تو ویسے بھی اسے اس سے بہت زیادہ شرم محسوس ہو رہی تھی وہ کچھ بھی نہیں پوچھ سکتی تھی اس سے۔

ابھی نیند سے اس کا برا حال ہو رہا تھا لیکن سونے کی اجازت تو وہ اسے دے کر گیا ہی نہیں تھا اگر وہ سو جاتی تو یقینا اس سے بہت زیادہ ناراض ہو جاتا۔

اور وہ اسے ناراض کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اسی لیے کمبل سے نکل کر وہ باہر آئی تھی۔

exponovels

ایک نظر دروازے کو دیکھا جو ابھی تک بند تھا پھر واپس کمرے میں آکر کمبل اٹھایا۔اور باہر صوفے پر آکر کمبل کے ساتھ بیٹھی اور ٹی وی آن کر لیا۔

اس کا ارادہ اس کے آنے تک ٹی وی دیکھنے کا ہی تھا۔

کیونکہ اگر وہ سو جاتی تو یقیناوہ اسے خفا کر دیتی اور اب ان کا رشتہ اس موڑ پر آچکا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی ناراضگی کو افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔

پھر ذہن میں خیال آیا کہ اس نے تو اسے یہ بھی نہیں بتایا کہ وارق آیا تھا اس سے ملنے کے لیے۔

مائرہ کے جانے کی وجہ سے وہ اسے اس بارے میں تو بالکل بتا ہی نہیں پائی اس کے ذہن سے یہ بات نکل چکی تھی لیکن اب اس کا ارادہ تھا۔

وہ جیسے ہی گھر واپس آئے تو سب سے پہلے یہی بتانے والی تھی۔بے شک تاشفین ان لوگوں سے کوئی رشتہ نہ رکھنا چاہیے لیکن پھر بھی وہ لوگ اس کی پرواہ کرتے تھے اس کا خیال رکھتے تھے اور یہی بات تو وہ اسے بتانا چاہتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ اس پر کمبل ڈال کر جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ بے ساختگی میں اس کے اوپر ہی گرنے والا تھا اس نے بڑی مشکل ہے خود کو کنٹرول کیا تھا۔

روز پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے جانا ہے وہ بڑی مشکل سے کہہ پایا جبکہ اس کی حرکتیں اسے مزید غصہ دلا رہی تھیں

exponovels

صرف اپنے کریئر کا سوچ کر کہ کتنا بے بس تھا کہ اس کی اس طرح کی حرکتیں وہ برداشت کر رہا تھا۔

نہیں تم کہیں مت جانا مجھے چھوڑ کر یہیں رہو میرے پاس وہ اس کا ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولی۔

روز پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے جانا ہو گا میں یہاں کیسے رہ سکتا ہوں وہ سمجھانے والے انداز میں بول رہا تھا۔

لیکن روز تو کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ تو صرف اس پر اپنی مرضی چلانا چاہتی تھی۔

سر آپ تھوڑی دیر یہیں پر رک جائیں ورنہ میڈم شور شرابا کر دیں گی۔آپ ان کو نہیں جانتے جب یہ شراب کے نشے میں ہوتی ہیں۔تب انہیں کسی چیز کا ہوش نہیں ہوتا آپ تھوڑی دیر یہاں رکے تھوڑی دیر میں میڈم نیند میں اتر جائیں گی تو آپ یہاں سے چلے جایئے گا۔

ملازمہ اسے بتا رہی تھی جبکہ اس کا دل چاہا یہ کہنے کا کہ وہ اس کا پرسنل نوکر نہیں ہے لیکن وہ کہہ نہیں پایا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ بس اتنا کہتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا کیونکہ جس طریقے سے اس نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔اگر وہ چھڑوانے کی کوشش کرتا تو اس کا ہاتھ اس کے جسم کے کسی نا کسی حصے سے ٹکراتا اور وہ اس طرح کی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جس پر بعد میں اسے کوئی شرمندگی اٹھانی پڑے۔

آپ کہاں جا رہی ہیں اس نے ملازمہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔

سر میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں صبح اٹھ کر پھر مجھے کام بھی کرنا ہے۔وہ بس اتنا کہہ کر کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وہ تو یہاں سے جا بھی نہیں سکتا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے تقریباڈیڑھ گھنٹہ ہونے والا تھاوہ یہاں کون سی مصیبت میں پھنس گیا تھااس نے نوٹ کیا

وہ اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے گہری نیند میں اتر چکی تھی۔۔۔۔"

اس نے ایک دفعہ پھر اس کا ہاتھ چھڑوانہ چاہاتو اس کی آنکھ کھل گئی۔

تم مجھے چھوڑ کر جارہے تھے۔۔۔۔۔؟تعیش اسی لیے اپنا ہاتھ چھڑوارہے تھے وہ آنکھوں میں عجیب سا خوف لئے بولی

اس نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

نہیں میں کہیں نہیں جارہا یہی پر ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔

آپ سو جائیں آرام کریں آپ کو آرام کی ضرورت ہے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو بخار سے تپ رہا تھا۔

اسے عجیب سا احساس ہوا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اسے بخار نہیں تھا اب اتنا تیز بخار کیسے ہو گیا۔۔۔۔

روز آپ کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے آپ کوئی میڈیسن وغیرہ لے لیتی ہیں۔وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا لیکن وہ دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

اس نے ساتھ رکھے پانی کے جگ میں سے پانی نکالتے ہوئے اپنی جیب سے رومال نکالا تھا۔جو بھی تھا وہ انسانیت نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

exponovels

اس وقت یہ لڑکی بخار میں تپ رہی تھی اور وہ اسے اگنور کر کے کہیں جا نہیں سکتا تھا جو بھی تھا آج اسی کی وجہ سے وہ اپنا کریئر سکیور کر رہا تھا۔اسی کی وجہ سے کل وہ کچھ بن سکتا تھا

وہ اتنا بے حس تو ہر گز نہ تھا کہ اسے بخار میں تڑپتے ہوئے چھوڑ کر چلا جاتا۔

وہ وہی اس کے پاس بیٹھا اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے لگا۔تاکہ اس کا بخار اتر جائے

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ ہے میرا کمرا آج سے تم یہیں پر رہو گی میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔"

اماں کی طبیعت سے تم واقف ہو چکی ہو انہیں غصہ مت دلاوان کے ساتھ جتنی نارمل رہو گی وہ بھی تمہارے ساتھ اتنی ہی نارمل رہیں گیں۔اپنی ماں کے معاملے میں بہت زیادہ حساس ہوں ان کے ساتھ تمہاری کوئی بھی بد تمیزی یا بدلحاظی میں برداشت نہیں کروں گا۔

باقی میرے دو چھوٹے بھائی ہیں

ایک تیرا سال کا ایک آٹھ سال کا ایک کے ساتھ تمہاری ملاقات خود بہ خود ہی ہو جائے گی بلکہ ایک سے تم باہر پورچ میں مل چکی ہو وہ احمد تھا۔

باقی چھوٹا سمیر تم سے رات تک ملے گا اس وقت وہ قران پاک پڑھنے جاتا ہے۔اور ہاں میں اپنے سارے فیملی ممبرز سے بہت پیار کرتا ہوں تو تم سے بھی یہی امید کرتا ہوں

کہ اپنوں سے بڑوں کے سامنے تم تمیز سے رہو گی اور چھوٹوں کے ساتھ تم اچھا سلوک کرو گی۔

exponovels

گھر میں صرف چار لوگ ہیں جن کے ساتھ تمہارا ملنا ضروری تھا باقی غیر ضروری لوگوں کو منہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں آرام کرو تھوڑی دیر میں ملازمہ کچھ کھانے کے لیے دے جائے گی۔

اگر چاہو تو سو جاؤ اگر نہیں تو جا کر حویلی گھوم پھر آو ہو سکے تو اماں کے کمرے کی طرف مت جانا اس وقت وہ بہت غصے میں ہیں۔

میں واپس آ کر ان کا غصہ ٹھنڈا کروں گا اس کے بعد ہی تم ان کے سامنے جانا۔ ملازموں سے فاصلہ بنا کر رکھنا ۔ ہمارے اندر کی کوئی بھی بات ملازموں کے کان تک نہیں پہنچنی چاہیے۔ وہ اسے پتا نہیں کون کون سے رول سمجھا رہا تھا جبکہ مائرا اکتا گئی تھی اس کی باتوں سے

ہو گیا تمہارا۔۔۔۔۔؟ اب میں سو سکتی ہوں وہ پتا نہیں کیا کیا بول رہا تھا جب وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

ارے ارے مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میں نے آپ کی بات کاٹ دی معاف کر دیجئے پلیز بندوق اندر ہی رکھیں ۔ وہ کچھ زیادہ ہی ڈرامے بازی کر رہی تھی وارق نے نظریں گھما کر اسے دیکھا

فضول آدمی سونے دو مجھے تمہارے چکر میں رات ساری میں جاگتی رہی ہوں۔

یا پھر سونے کے لئے مجھے تمہاری پرمیشن کی ضرورت ہو گی۔ اس کی آواز کافی تیز تھی۔

آواز پر کنٹرول کرو۔۔۔۔۔۔ وہ اچانک اسے کمر سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے غرایا تھا اس کی غراہٹ نے ایک لمحے کے لیے مائرہ کی بولتی بند کر دی جب کہ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا

exponovels

ہاں دوسری بات "تم" لفظ سے چڑ ہے مجھے اس لفظ سے صرف دو لوگ مجھے بھلاتے ہیں ایک میرا باپ اور دوسری ماں تیسرے کی زبان کھینچ لوں گا۔

یاد رکھنا اب اگر میں نے تمہارے منہ سے یہ لفظ سنا۔ تو تمہارے منہ سے کوئی اور آواز نکلے گی اس کی گرینٹی میں نہیں دیتا۔

وہ ایک لمحے میں اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹاتا شیشے کے سامنے روکا تھا۔

جب کہ مائرہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ خاموش کیوں ہے۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے جان سے مار ڈالے۔

وہ اسے کتنا بے عزت کرنے والا تھا وہ پوری طرح اسے اپنا غلام بنا لینا چاہتا تھا کیا وہ یہ چاہتا تھا کہ وہ اس کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن جائے وہ جو کہے جیسے کہے وہ ویسے کرتی جائے۔

لیکن مائرہ نے تو کبھی خود کی بھی نہ سنی تھی وہ اس انسان کی کیسے سن سکتی تھی وہ غصے سے اس کو گھور رہی تھی جب کہ وہ آرام سے اپنے بال بناتا کمرے سے نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی مائرہ نے ایک سرد سانس کھینچی تھی۔

اس وقت اسے نیند کی ضرورت تھی اس کے ساتھ تو وہ اپنی نیند پوری کرنے کے بعد دو دو ہاتھ کرنے والی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

روز سے جان چھڑا کر وہ جلدی سے جلدی گھر آنا چاہتا تھا۔

لیکن اسے واپس آنے میں ساڑھے تین گھنٹے لگ چکے تھے۔ اب تک وہ یقیناً سو چکی ہو گی۔

exponovels

نجانے اس نے کتنی دیر تک اس کا انتظار کیا ہو گا۔

اسے افسوس ہو رہا تھا وہ اسے اپنے انتظار میں بٹھا کر کون سے فضول کاموں میں لگا ہوا تھا۔اب اس کی زندگی کے اتنے برے دن آ گئے تھے کہ وہ ایک آوارہ بگڑی ہوئی نشئی عورت کے ساتھ وقت گزارنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

اسے ایسی عورتوں سے چڑ تھی جو نشہ کرتی تھی نشے میں انہیں ہوش ہی نہیں رہتا تھا کہ وہ کسی آپنے کے پاس ہیں یا کسی غیر کی باہوں میں جھول رہی ہیں۔

جلدی سے لیفٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے روز کو پوری طرح سے اپنے دماغ سے باہر نکالا تھا دروازہ کھٹکھٹانے کے بجائے اس نے خود ہی چابی لگا کر دروازہ کھولا تھا۔

جب سامنے ہی وہ دشمن جان اسے صوفے پر لیٹی نظر آئی اس کے اوپر کمبل تھا جب کے سامنے ٹی وی چل رہا تھا اور وہ خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بیڈ پر لیٹی سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی اسے نیند نہیں آ رہی تھی حالانکہ وہ سونا چاہتی تھی۔

بلکہ سونا کیا چاہتی تھی وہ تو لمبی نیند لینے کا ارادہ رکھے ہوئے تھی۔

لیکن ایک ڈیڑھ گھنٹے سے اوپر وقت ہو چکا تھا اس بیڈ پر لیٹے ہوئے۔

لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

exponovels

اللہ آپ ان امیروں کو اتنے نرم و ملائم بیڈ کیوں دیتے ہیں کہ ہم غریبوں کو ان پے نیند بھی نہیں آتی۔

اس نے بیڈ کی کوالٹی چیک کی تھی۔اپنے ہوسٹل میں تو اسے کبھی بھی اتنا اچھا بیڈ نہیں ملا تھا سونے کے لئے۔حالانکہ اس کے حساب سے تو نیویارک اور پاکستان کی کوالٹی میں زمین آسمان کا فرق ہونا چاہیے تھا

اور جس طرح کا اس بیڈ کا مٹیریل تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ غریبوں کے بجٹ سے بہت باہر ہے۔

اللہ آپ ان امیروں کو اتنا زیادہ امیر کر دیتے ہیں اسی لیے تو نخرے ہی نہیں سنبھلتے۔کتنا مغرور انسان ہے یہ اپنے پیسے کا کتنا گھمنڈ ہے اسے۔

خیر مجھے کیا مجھے تو اپنی نیند کی فکر ہونی چاہیے لیکن ہم مڈل کلاس لوگ ٹھہرے چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہونے والے اب اس امیروں والے بیڈ پر نیند نہیں آ رہی تو کہاں جاؤں میں۔۔۔۔؟

وہ آسمان کی طرف دیکھے یوں ہی لیٹے لیٹے بڑبڑا رہی تھی جب اسے پاس پاس کسی چھوٹے بچے کے کھلکھلانے کی آواز سنائی دی۔

کو۔۔۔کون۔۔۔کون ہے۔۔۔۔۔۔اس کمرے۔۔میں۔۔۔۔؟

وہ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اسے خوف نے آگھیرا تھا کہیں کوئی جن بھوت تو نہیں وہ گھبرا کر سوچنے لگی جب اچانک ہی دروازے کے پیچھے سے چھوٹا بچا نمودار ہوا۔

میں ہوں۔۔۔چھوٹو وہ سرپرائز دینے والے انداز میں بولا تو مائرہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تھا۔

exponovels

ارے چھوٹو یار کیسے ہو تم کتنی دیر ہو گئی تم سے ملاقات نہیں ہوئی آو میرا بچہ میرے پاس آؤ وہ خوشی سے کھکھلاتے ہوئے اسے اپنے پاس بلاتی اسے بھی پریشان کر چکی تھی۔

کتنے دن ہوئے مطلب۔۔۔۔۔۔میں تو آپ سے کبھی بھی نہیں ملا۔۔۔۔۔وہ معصوم اس کا شرارتی انداز سمجھ نہیں پایا تھا۔

اچھا تو تمہیں بھی پتا ہے کہ تم مجھ سے پہلے نہیں ملے تو اتنی خوشی سے سرپرائز والے انداز میں کیوں کہہ رہے تھے کہ میں ہوں چھوٹو جیسے تمہاری ڈلیوری کے وقت تمہاری دائی ماں میں ہی تھی

اب یہاں آ کے مجھے اپنا بائیو ڈیٹا بتاؤ۔وہ اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے بولی تو وہ اگلے ہی لمحے بھاگتے ہوئے اس کے بیڈ پر چڑھا اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔

میں چھوٹو ہوں اس گھر کا سب سے پیارا بچہ۔اماں کہتی ہیں صرف میں ہی لائق ہوں باقی سب نالائق ہیں۔آپ کو پتہ ہے ٹیچر نے مجھے گڈ بھی دی تھی آج وہ بڑے مزے سے بیڈ پر لیٹے اسے اپنی قابلیت بتانے لگا جب کہ وہ بھی انپریس ہونے والے انداز میں اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی تھی۔

ویسے تم مشکل سے بھی بہت لائق لگتے ہو اس نے بھی اس کی تعریف کی جس پر وہ خوش ہو گیا تھا۔

اور اب وہ پوری طرح تیار تھا اس کا دماغ کھانے کے لئے وہ بہت باتیں کرتا تھا اس کی باتوں سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وارق نے جس آٹھ سالہ بھائی کا ذکر کیا تھا وہ یہی تھا لیکن ان کی عمروں میں اتنا زیادہ فرق کیوں تھا یہ بات اسے بالکل سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

exponovels

سب سے بڑا وارق تھا اس کے بعد تاشفین اس کے بعد وہ احمد جو اسے پورچ میں ملا تھا اور اس کے بعد یہ چھوٹا پٹاخہ سمیر۔

خیر جو بھی تھا اسے تو سب سے زیادہ یہی پسند آیا تھا جو اپنی معصومانہ باتوں سے اسے تھوڑی دیر کے لئے ہر طرح کی ٹینشن سے نکال چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کتنی ہی دیر اس پر جھکا اسے دیکھتا رہا وہ گہری نیند میں اتر چکی تھی اس کے لب پر چھوٹا سا نشان تھا جو وہ خود ہی دے کر گیا تھا

تاشفین مسکراتے ہوئے اس کے لبوں کو لبوں سے چھوتا پیچھے ہٹا اور پھر اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھرے وہ کمرے میں لے آیا تھا اس کے وجود پر اب تک وہ نائٹی تھی جو اس نے اس کی خاطر پہنی تھی۔

یقیناً وہ کافی دیر تک اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔

اور پھر اس کے انتظار سے تنگ آکر نیند اس پر حاوی ہو گئی تھی۔

اس نے جاگنے کی کوشش کی تھی یہ تو اس کا چہرہ بتا ہی رہا تھا اس کے چہرے پر وہ اپنا انتظار پڑھ چکا تھا اس کے نازک سے وجود کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ واپس باہر آیا اور کمبل اٹھا کر واپس روم میں لاتے ہوئے دروازہ بند کرتا بیڈ پر اس کے ساتھ ہی آکر لیٹ گیا۔

exponovels

اس کا ارادہ تو اس کے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھا لیکن یہ صحیح وقت نہیں تھا وہ پہلے ہی اس کی وجہ سے کافی تھک چکی تھی

۔

ہاں آج روز کی وجہ سے وہ اپنی خواہشیں پوری نہیں کر سکا تھا لیکن وہ اس کی ملکیت تھی اپنی خواہشیں اپنی حسرتیں تو وہ کبھی بھی پوری کر سکتا تھا۔

لیکن اس وقت وہ پہلے ہی اس کا انتظار کرتے کرتے نہ جانے کب نیند میں اتری تھی وہ اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے اسے اپنے سینے سے۔لگا گیا اس کا حصار کافی تنگ تھا۔

اور وہ اسے تنگ حصار میں ہی رکھتا تھا تاکہ بیچ سے ہوا کو گزرنے کی بھی جگہ نہ ملے۔

ہاں شاید اب وہ اپنے اور اس کے بیچ کسی تیسری چیز کا دخل نہیں چاہتا تھا۔اب اس کے اور تناوش کے بیچ کوئی نہیں آ سکتا تھا۔

اس کا چہرہ دیکھتے دیکھتے اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

تو بند آنکھوں کے پیچھے بھی اسی کا چہرہ تھا جسے محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرایا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے خود میں قید کرتے ہوئے لائٹ آف کر گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بابا میں نے کہا آپ فکر نہ کریں سب کچھ بالکل ٹھیک ہے کچھ بھی غلط نہیں ہو گا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔ میں سب کچھ سنبھال لوں گا وہ لڑکی اب کچھ بھی نہیں کر پائے گی بلکہ وہ کبھی بھی تاشفین سے ملے گی بھی نہیں اور نہ ہی کبھی اسے دیکھ پائے گی۔

مجھ پر اعتبار کریں میں اسے پاکستان اسی لئے لے کر آیا ہوں تاکہ وہ کبھی بھی تاشفین کے سامنے نہ جا سکے تاشفین کی زندگی میں ہماری تناوش کے علاوہ اور کوئی نہیں آ سکتا۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ لڑکی اب ہمارے لیے کوئی مصیبت نہیں بنے گی۔ وہ انہیں یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بابا کا غصے سے برا حال تھا

کیا وعدہ کرتے ہو تم وارق تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تم اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتے ہو تم اس لڑکی سے شادی کر کے یہاں لے آئے۔

بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے تم اتنے سمجھدار ہو کر اتنی بڑی غلطی کر کیسے سکتے ہو۔۔۔۔؟

وہ لڑکی جو تاشفین سے محبت کی دعویدار ہے اسے اپنے نکاح میں کیسے لیا تم نے۔

اگر کل کو تاشفین یہاں آتا ہے تو کیا ہم اس کی پہلی محبت کو اس کے سامنے اس کی بھابھی بنا کر رکھ دیں گے۔

تم سمجھتے کیوں نہیں ہو وارق یہ ہمارے لئے آگے جا کر بہت بڑی مصیبت بن سکتی ہے بابا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

exponovels

بابا آپ کو کس نے کہا کہ میں ساری زندگی اسے اپنے نکاح میں رکھوں گا۔ایک بار تاشفین یہاں ہمارے پاس آجائے میں اسے فارغ کر دوں گا۔اسے میں یہاں پاکستان صرف اس لیے لایا ہوں تاکہ یہ میری آنکھوں کے سامنے رہے میں اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا یہ کبھی بھی موقع پا کر تاشفین اور تناوش کی زندگی میں جا سکتی تھی۔

اور میں اپنی بہن کی خوشی پر کسی طرح کا کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا اسی لیے میں اسے اپنے ساتھ لایا ہوں۔

اور اپنی ماں کو جو تم نے یہ کہہ دیا ہے کہ تم اس سے محبت کرتے ہو اس کا کیا۔۔۔؟ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے سوال کرنے لگے۔

وہ بعد کی باتیں بعد میں دیکھی جائیں گی بابا فالحال تو آپ کو یہ سوچ کر خوش ہونا چاہیے کہ تناوش کی زندگی میں اب کوئی دوسری عورت نہیں ہے۔

وہ انہیں سمجھا رہا تھا جب کہ بابا کو اب بھی اس کا یہ فیصلہ غلط ہی لگ رہا تھا۔

تمہاری ماں تمہاری خالہ کے گھر آج کل میں رشتہ لے کر جانے والی تھی۔کتنی خواہشیں تھی اس کی کتنی حسرت تھی تمہاری شادی کی پہلے ہی تاشفین اور تناوش کی اتنی سادگی سے رخصتی پر وہ بہت خفا ہے۔

اور اب فون کر کے کہہ چکی ہے تمہاری شادی اتنی سادگی سے وہ کبھی قبول نہیں کرے گی بولو اس کو کیا جواب دوں میں۔وہ ایک اور مسلہ لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔

چھوٹا موٹا فنکشن کروا دیں اماں خوش ہو جائیں گیں اور کیا اور باقی میں نے کہا میں سب سنبھال لوں گا اس معاملے میں آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔

exponovels

میری میٹنگ ہے میں آپ کو شام میں گھر پر ملتا ہوں۔وہ بس اتنا کہہ کر ان کے کیبن سے نکل گیا تھا جبکہ ابراہیم صاحب سر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے انہیں وارق کا یہ فیصلہ بالکل پسند نہیں آیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو وہ اسے اپنی باہوں میں قید کئے ہوئے تھا اس نے ایک نظر سامنے وال کلاک کی طرف دیکھا تو اس کی پوری آنکھیں پھیل گئیں۔

جہاں صبح کے ساڑھے دس بج رہے تھے۔

وہ فجر کی نماز بھی قضا کر چکی تھی۔

اللہ اللہ اتنا وقت ہو گیا وہ اس کی باہوں سے خود کو آزاد کرتے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔تاشفین کافی گہری نیند میں تھا تبھی اس کے اتنے شدید ری ایکشن پر وہ اٹھا نہیں تھا یقیناً رات کو بہت لیٹ آیا تھا خود کو بیڈ روم میں دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ خود ہی اسے یہاں اٹھا کر لایا تھا۔

وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی جب اسے اپنی نائٹی کی اپر تاشفین کے نیچے محسوس ہوئی شرم نے اسے پھر سے آگھیرا تھا۔

وہ یہ تو بھول ہی چکی تھی کہ اس وقت وہ کون سے لباس میں ہے۔

اللہ اللہ ان کی آنکھ کھول گئی تو وہ جلدی سے اس کے نیچے سے اپنا جالی دار اپر نکالنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی ساری کوششیں بے سود ہو رہی تھیں۔

exponovels

یااللہ ان کی آنکھ نہ کھل جائے وہ دعا کرتے ہوئے پھر سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی جب اچانک اس نے کروٹ لی تھی۔

جس سے اس کی نائیٹی اور برے طریقے سے اس کے نیچے پھنس گئی تھی۔

اب صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ وہ اپر کو اتار کر جلدی سے باتھ روم میں بھاگ جائے اور اگر اس دوران اس کی آنکھ کھل گئی تو۔۔۔۔۔اس نے تھوک نگلا اور اپنے آپ میں ہمت پیدا کرتے ہوئے آرام سے اپر کو کندھوں سے نیچے کرتی بھاگنے لگی تھی کہ اسے اپنی نازک کمر تاشفین کے حصار میں محسوس ہوئی۔

اس کے اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی اس نے بڑی مشکل سے پیچھے کی طرف دیکھا جہاں تاشفین شرارتی نظروں سے اسے اپنے حصار میں لیے مسکرا رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے اپنی نازک سی کمر پر اس کے مضبوط کسرتی بازو کا حصار محسوس ہوا تو اس کی گھبراہٹ میں سوگنا اضافہ ہو گیا۔

وہ تو سو رہا تھا اچانک جاگ کیسے گیا۔۔۔۔۔؟

اس نے گھبرا کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو بہت شرارتی انداز میں مسکراتا اسی کو دیکھ رہا تھا۔

جب کہ اس کی یہ مسکراہٹ اس کو شرم سے نظر تک نہیں اٹھانے دے پا رہی تھی۔

exponovels

تاشفین۔۔۔۔۔۔اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں اس کا نام پکارا تھا۔اور وہ تو جیسے اس کی پکار پر اپنا دل ہتھیلی میں لیے ہوئے تھا۔

بولو تاشفین کی جان وہ اسے مزید اپنے بازو میں قید کرتا ہوا دلنشیں انداز میں بولتا اس کی کمر پر اپنے بے باک لبوں کا لمس چھوڑنے لگا اور اس کا یہ لمس تناوش کی جان ہلکان کرنے کے لئے کافی تھا۔

ناشتہ۔۔۔۔بنانا ہے۔۔۔۔۔۔""اس نے کانپتے لہجے میں اس سے دور جانے کے لئے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اس کے بازو کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔

میں اس وقت کچھ کھانے کے موڈ میں نہیں ہوں بلکہ اس وقت میرا موڈ کچھ اور کرنے کا ہے اور تم میرا موڈ سمجھ جاؤ تبھی تمہارے حق میں بہتر رہے گا اس کا لہجہ دھمکی دیتا تھا جبکہ اس کے بے باک لب اب تک اس کی کمر پر بے لگام گردش کر رہے تھے۔

تاشفین پلیز۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے لبوں کی حرکت محسوس کرتی تڑپی تھی جب کہ وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اپنا حصار مزید تنگ کرتا۔اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس بکھیرنے لگا۔

جان پلیز۔۔۔۔۔اس کے انداز میں تناؤش جیسی ہی بے بسی تھی وہ اس سے دور جانے کے لیے پر تول رہی تھی جب کہ وہ اس کے پاس آنے کے لیے ہر حد پار کر جانا چاہتا تھا۔

آج کوئی بہانہ مت بناؤ تم نہیں جانتی یہ رات میں نے کتنی تڑپ تڑپ کر گزاری ہے تمہارے بنا یہ لمحے قیامت تھے۔

exponovels

اگر آج سوال میرے فیوچر کا میرے کیریئر کا نہ ہوتا تو شاید کل رات تمہیں چھوڑ کر جانے کی غلطی میں کبھی بھی نہیں کرتا۔

میری باس رات سے کافی زیادہ بیمار تھی جس کی وجہ سے مجھے جانا پڑ گیا۔اور اس کی وجہ سے میں جلدی واپس نہیں آ سکا لیکن یقین مانو میری ہر دھڑکن تمہارا نام لے رہی تھی۔

میرے لب تمہارے لبوں کو چھونے کو بے چین تھے اور اب میں یہ بے چینی مٹا کر ہی یہاں سے جاؤں گا اور تم بھی کہیں نہیں جا سکتی مجھے چھوڑ کر۔

وہ آہستہ سے اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اپنے کل رات دیر سے آنے کی وجہ بتانے لگا اس نے کبھی کسی کے سامنے صفائی پیش نہیں کی تھی لیکن جیسے اسے سب کچھ بتانا وہ ضروری سمجھتا تھا۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض نہیں ہو گی۔وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کے چہرے کو جا بجا چومنے لگا جبکہ تناوش اس کے حصار میں پڑی اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتی اپنی دھڑکن گننے میں مصروف تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو کمرے میں اندھیرا تھا اس کے کمرے میں اتنا اندھیرا تو کبھی نہیں ہوتا تھا۔ہاتھ بڑھا کر اس نے لائٹ آن کی سب سے پہلی نظر اپنے بیڈ پر اس کے بے ترتیب حلیے پر گئی تھی۔

اس لڑکی کو سونے تک کی تمیز نہیں ہے وہ اپنے بیڈ پر اس کے بے ترتیب پروجود کو گھورتے ہوئے اس کے قریب آیا۔ اور ایک ہی لمحے میں وہ بلینکیٹ کھول کر اس کے اوپر پھینکنے والے انداز میں ڈالتا واش روم میں گھس گیا۔

exponovels

فریش ہو کر باہر نکلا تو اب وہ بلینکیٹ کو پوری طرح اپنی باہوں میں قید کئے سو رہی تھی وہ نفی میں سر ہلاتا کمرے سے نکل گیا۔اور ساتھ دروازہ بند کر دیا ویسے بھی اس کی اجازت کے بنا سوائے چھوٹو کے کمرے میں کوئی نہیں آسکتا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے دروازے کو باہر سے ٹھیک سے بند کر دیا تھا تاکہ کمرے میں کوئی بھی نہ آسکے۔

کیونکہ وہ اپنی بیوی کے اس بے ترتیب حلیے پر ہر کسی کی نظر پڑنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا پور پور اس کے بے پناہ حسین سراپے میں مدہوش ہوا پڑا تھا وہ کبھی اس کے گالوں کو کبھی لبوں کو کبھی گردن کو چومتا اپنے لبوں کو سیراب کر رہا تھا۔

اس کے انداز میں انتہائی شدت تھی وہ جیسے ہر حد پار کر جانا چاہتا تھا۔

اس کی دیوانگی عروج پر تھی اس کے کندھے سے نائٹی کی اسٹیپ ہٹاتے ہوئے وہ اپنے بوسوں کی بوچھاڑ کرنے لگا جب دروازے پر زوردار دستک ہوئی۔۔۔اپنے موبائل پر کب سے آنے والی کال کو پوری طرح سے نظر انداز کیے اس کے حسین وجود میں کھویا ہوا تھا لیکن شاید ان دونوں کے ملن میں بہت رکاوٹیں تھی۔

اس نے غصے سے دروازے کی طرف دیکھا جیسے اس دروازے سے اسے مین دروازے کے باہر کھڑا شخص نظر آجائے گا۔

اس کا غصے سے گھورنا لمحے کے لیے اس کی سانسیں آزاد کر گیا تھا وہ گہرا سانس لیتی اسے اپنے اوپر سے ہٹا رہی تھی لیکن اس کا نازک سا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔

exponovels

جو بھی ہوا۔اسے جان سے مار ڈالوں گا تیسری دفعہ زوردار دستک پر اس نے غراتے ہوئے انداز میں کہہ کر اسے دیکھا تھا جو اس کی شدتوں کو سہتی سرخ ہو چکی تھی۔

آتا ہوں میں۔یہیں سے کانٹینیو کریں گے۔وہ شرٹ پہننے کی زحمت کیے بنا ہی باہر نکلا تھا۔ارادہ تو دستک دینے والے کو چیر پھاڑ کر رکھ دینے کا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کھانا لگ گیا ہے آ کر کھا لو سارے وہ ٹی وی لاؤنج میں آ کر بیٹھا تھا جہاں اس کے دونوں بھائی پڑھائی میں مصروف تھے ۔وہ جانتا تھا وہ پڑھائی کم کر رہے ہیں اور ان کا دھیان ٹی وی پر زیادہ ہے۔

لیکن اسے دیکھتے ہی دونوں نے ٹی وی بند کر دیا تھا۔اور پورا دھیان پڑھائی پر لگانے لگے۔

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی جسے چھپا کر وہ ان دونوں کے سائیڈ پر رکھے صوفے پر بیٹھ کر ان کی کتابیں دیکھنے لگا تھا جب اماں کی آواز سنائی دی۔

میں مائرہ کو بلا کر لاتا ہوں اس نے بلند آواز میں اپنی شرارتی مسکراہٹ چھپا کر اپنی ماں کو سنایا تھا۔

چھوٹو اسے بول دے کہ اس کی بیوی کھانا کھا چکی ہے۔اماں نے بھرپور ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

اسے الگ کیوں دیا اماں اس نے مایوس ہو کر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

چھوٹو اسے بتا دے کیونکہ بچی ابھی گھبر آئی ہوئی ہے سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹھیک سے کھانا نہیں کھا سکے گی

۔

exponovels

اسی لئے چھوٹو کے مدرسے سے آتے ہی اسے کھانا دے دیا تھا چھوٹو کے ساتھ بہت سکون سے بات کر پا رہی ہے۔ چھوٹو نے آکر بتایا کہ وہ سو گئی ہے۔ چھوٹو کے ساتھ اچھی دوستی ہو گئی ہے اس کی باقی ہمارے ساتھ اس کو ملنے جلنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔

خاندان کی تھوڑی ہے کہ آتے ہی ہر چیز کو سمجھ جائے ایک تو ویلاتی لے کر آیا ہے اس دیسی ماحول میں پتہ نہیں ٹھیک سے ہم سب میں ڈائجسٹ بھی کر پائے گی یا نہیں۔۔۔۔۔

اماں ایڈجسٹ ہوتا ہے۔۔۔۔احمد نے بیچ میں لقمہ دیا تھا جس پر وارق نے اسے گھور کر دیکھا۔

تو مجھے زیادہ انگریزی کی پٹیاں نہ پڑھایاں کر میں بہتر سمجھتی ہوں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں اپنا کام کر۔اور چھوٹو اپنے بھائی کو بتا دینا کہ آج بھی اس کی استانی سکول سے فون کر کے شکایت لگا رہی تھی۔ کہ انگلش کا ایک لفظ بھی نہیں آتا ۔اور آیا ہے اماں کی غلطیاں نکالنے کے لئے وہ احمد کو کوستی کچن میں چلی گئی تھیں۔

جبکہ ان کی استانی والی شکایت پر وارق نے اسے گھور کر دیکھا تھا جس پر وہ شرمندہ ہوتا انگلش کی کتاب اٹھا کر رٹے مارنے لگا۔

اٹھ کر کھانا کھا لے پڑھا کو بیٹا پھر آکر دیکھتا ہوں۔ کل اتوار ہے نا کل تیرا ٹیسٹ لوں گا انگلش کا۔ پھر تیرا علاج کرتا ہوں بڑا آیا اماں کی غلطی نکالنے والا۔۔۔۔۔وہ اس سے کہتا اماں کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ احمد کا کھانا اب گلے میں ہی اٹکنا تھا کیونکہ وہ اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

کیا تکلیف ہے کوئی مر گیا ہے کیا جو یہاں بھاگ آئے ہو اس نے دروازہ کھولا تو سامنے روز کا ڈرائیور کھڑا نظر آیا تھا اور کافی گھبرایا ہوا تھا جبکہ اس کا تو غصے سے برا حال تھا۔

سر میڈم روز نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے۔انہوں نے اپنے ہاتھوں کی نس کاٹ لی ہے ان کی جان خطرے میں ہے۔

اس حالت میں وہ مسلسل آپ کا نام لے رہی ہیں۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جلد سے جلد آپ کو وہاں لے جایا جائے کیونکہ میڈم علاج کے لیے کاپریٹ نہیں کر رہی۔

سر پلیز چلیں میڈم کی جان جا سکتی ہے وہ منت بھرے لہجے میں بولا جبکہ اس کے بات نے اسے بھی اچھا خاصہ پریشان کر دیا تھا ایسا کیا ہو گیا کہ روز نے خودکشی کرنے کی کوشش کی۔

وہ کسی بات کے لئے رات کو کافی ٹینشن میں تھی اسے بخار بھی ہو گیا تھا لیکن وہ خودکشی کرنے جیسا عمل کرے گی یہ اس کے لئے کافی حیران کن بات تھی۔

اب تک تو یہ خبر میڈیا چینل پر نشر ہو چکی ہو گی اسے اپنی فلم کی فکر ہونے لگی تھی۔اور ایسی حالت میں وہ اس کا نام کیوں لے رہی تھی۔یہ بات اس کے لئے بھی مصیبت بن سکتی تھی۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں تم گاڑی اسٹارٹ کرو بس اتنا کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جان میری باس اس وقت ہسپتال میں ہے مجھے جانا ہو گا۔اپنا خیال رکھنا اور موبائل اپنے پاس رکھنا میں فون کروں گا ۔ناشتہ کر لو میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔کالج سے تم لیٹ ہو چکی ہو تو بہتر ہے کہ اب کل ہی جانا۔

exponovels

وہ جلدی سے اپنے کپڑے نکالتا واش روم میں گھس گیا تھا۔وہ بلینکٹ خود پر ڈالتی اس کی باتوں کو سن رہی تھی جو کافی جلد بازی میں کام کر رہا تھا۔

اس کی پریشانی اس بات کی گواہ تھی کہ کوئی بہت بڑا مسئلہ ہوا ہے۔وہ اٹھ کر فریش ہونے لگی جب وہ جلد بازی میں باہر نکلا۔

جلدی سے اس کی طرف آتے ہوئے اس نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے کر ایک سکون سا اپنی رگوں میں اتارا تھا۔

اور پھر اس کا ماتھا چومتا باہر نکل گیا۔وہ اس کی سانسوں کی خوشبو میں سانس لیتی۔وہیں مجسمہ بن کر کھڑی تھی جب باہر سے اس کی آواز آئی۔

آکر دروازہ بند کر لو میری یادوں میں بعد میں کھو جانا۔اس کا انداز شرارت سے بھرپور تھا جو اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چھوٹو آج تو میں گیا۔۔ٹیچر کو بھی آج ہی میری شکایت لگانی تھی۔اس نے نویں جماعت کی انگلش کی کتاب سامنے پھینکی تھی۔

مجھے یقین ہے بھیا چیپٹر نمبر 3 کا ٹیسٹ ہی لیں گے اور وہ تو مجھے آتا ہی نہیں وہ روہانسی انداز میں اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھتے ہوئے بولا

exponovels

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔اوبھابھی کو بولتے ہیں کہ بھیا کو ٹیسٹ لینے سے منع کر دیں۔

نہیں یار مجھے یہ بھابھی اچھی نہیں لگی وہ منہ بنا کر بولا۔

ارے وہ بہت اچھی ہے۔اس کے ہاتھ بھی بہت سوفٹ سوفٹ ہیں اور۔اتنی فرفر انگلش بولتی ہے بالکل بھیا کے جیسے۔اور صدف کی طرح گال بھی نہیں کھینچتی۔اور نہ ہی چکی کاٹتی ہے۔چھوٹو نے جلدی سے مائرہ کی سائیڈلی تھی۔

اچھا اگر وہ اتنی اچھی انگلش بولتی ہے تو پھر تو ساری انگلش آتی ہو گی۔۔۔۔وہ مجھے انگلش پڑھائے گی کیا۔۔۔۔؟وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تو چھوٹو نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

یار لیکن ابھی تو وہ سو رہی ہو گی نا۔وہ ایکسائیڈ ہوا تھا لیکن پھر مایوس ہو کر بولا۔

ہاں تو ٹیسٹ بھی تو صبح ہے ابھی تھوڑی ہے چھوٹو نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا۔

ہاں تو پھر کیا کرنا چاہیے اس نے چھوٹو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اماں بھیا سے ناراض ہیں۔۔۔۔آو اماں کو بولتے ہیں رس ملائی بنائیں اور بھیا کو کھانے کے لیے نہ دے۔چھوٹو نے اپنے شیطانی دماغ کا استعمال کیا تھا۔

آہو چلو بھیا کے سامنے لے کر کھائیں گے۔احمد نے بھی فورا اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا۔

اماں اور وارق کی ناراضگی کا سب سے بڑا فائدہ تو ان دونوں کو ہوتا تھا۔وارق سے ناراضگی کی وجہ سے وہ ان دونوں کی فرمائشیں پوری کر دیتی تھیں

اماں ایک بہت سادہ سی عورت تھیں۔جن کی زندگی ان کے گھر شوہر اور بچوں سے آگے جا ہی نہیں سکتی تھی۔

exponovels

اوران کا شوہر اور بچے ان سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تعیش میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا بیٹا میری بیٹی کبھی اس حد تک جائے گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا وہ روتے ہوئے اس کو سب کچھ بتا رہے تھے جبکہ وہ حیران تھا کہ وہ اسے کیسے جانتے ہیں۔

انکل حوصلہ رکھیں روز بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔آپ پریشان مت ہوں آپ یہاں بیٹھے اور مجھے بتائیں کہ ہوا کیا تھا وہ وہیں ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے اس کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔

کچھ بھی نہیں ہوا تھا آج صبح میں نے بس اسے فون پر بتایا تھا کہ میں دوسری شادی کر چکا ہوں اس بات کو اس نے اتنا اپنے دل پر لے لیا کہ ایسا قدم اٹھا لیا۔

اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ وہ اتنی ذرا سی بات پر اتنا شدید ری ایکشن دے گی تو میں ایسی غلطی کبھی بھی نہیں کرتا وہ میری دوسری شادی کے حق میں تھی بلکہ وہ خود مجھے کہہ رہی تھی کہ مجھے دوسری شادی کر لینی چاہیے۔

وہ بیٹھے اپنا مسئلہ اسے بتا رہے تھے جبکہ اسے اس شخص سے عجیب سی الجھن محسوس ہو رہی تھی

اس عمر میں اس نے دوسری شادی کر کے اپنی بیٹی کو جھٹکا دیا تھا تبھی تو وہ اس وقت ہسپتال میں ایسی حالت میں پڑی تھی لیکن یہ بات اتنی بھی زیادہ خیرت انگیز نہ تھی کہ روز خودکشی کرنے کی کوشش کرتی۔

سر میرے خیال میں آپ کی دوسری شادی کا سن کر انہیں شاک لگا ہے اسی لئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے۔آپ کو شادی کرنے سے پہلے ایک دفعہ انہیں بتانا چاہیے تھا یوں اچانک اس طرح کا قدم نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔

exponovels

وہ اس وقت کتنی بری کنڈیشن میں ہیں۔آپ کو اتنا تو اندازہ ہو گا ہی کہ آپ کی دوسری شادی سے وہ کس طرح سے ری ایکٹ کر سکتی ہیں باپ سے بہتر اپنے بچوں کو کون سمجھ سکتا ہے خیر آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا

۔

اس کا دل تو چاہا کہ وہ اس کے باپ کو کھری کھری سنا دے جو اتنے بڑے کارنامے کے بعد اس سے اپنی غلطی پوچھ رہا تھا۔

پھر یہ سوچ کر چپ ہو گیا کہ اس کا کوئی حق نہیں بنتا کسی کے ذاتی معاملات میں انٹر فیر کرنے کا۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو بیٹا مجھے خود ہی یہ قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مینٹل کنڈیشن کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا اگر میں نے یہ قدم اٹھا بھی لیا تو اسے اتنی جلدی یہ نہیں بتانا چاہیے تھا کہ میں نے اس کی خالہ کی بیٹی سے شادی کر لی ہے۔ وہ بہت سکون ہے اسے بھی جھٹکا دے چکے تھے۔جب کہ وہ حیرانگی سے اس آدمی کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر کسی طرح کا کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔اب وہ اسے کیا کہہ سکتا تھا خاموشی سے ایک سائیڈ ہو کر بیٹھ گیا۔

بیٹا میری بیٹی تم پر بھروسا کرتی ہے اسے صرف تم پر اعتبار ہے وہ صرف تمہیں اپنا دوست سمجھتی ہے اس وقت مجھ سے زیادہ تم اس کا خیال رکھ سکتے ہو وہ جو اس آدمی کے پاس بیٹھنا بھی نہیں چاہتا تھا ان کے الفاظ پر انہیں دیکھنے لگا۔ آپ باپ ہیں ان کے اس وقت انہیں سب سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے اور میرے خیال میں آپ کو ان کے پاس رہنا چاہیے اس نے جتاتے ہوئے کہا تھا۔

exponovels

وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ شخص یہاں سے جانا چاہتا ہے یقیناً اس وقت اسے سب سے زیادہ اپنی نئی نویلی دلہن کے پاس جانے کی جلدی تھی۔

سر میڈم کو ہوش آ رہا ہے اور وہ تعیش کو اپنے پاس بلا رہی ہیں نرس جلدی سے باہر نکلتے ہوئے بولی تھی۔

۔اس وقت اسے تمہاری ضرورت ہے میری تو وہ شکل بھی نہیں دیکھنا چاہے گی۔میں نے اس لڑکی سے شادی کی ہے جس سے وہ بے انتہا نفرت کرتی ہے۔اس کے اس شدید ری ایکشن کے پیچھے بھی یہی وجہ ہے اسے سنبھلنے میں وقت لگے گا

تم اس کا خیال رکھ سکتے ہو اس کے ساتھ رہو اور مجھے یقین ہے کہ اس کے لئے تم بالکل پرفیکٹ ہو۔جاؤ اسے تمہاری ضرورت ہے وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوتے ہوئے باہر چلے گئے۔

اپنی پیدا کی مصیبت اس کے گلے ڈال کر آرام سے یہاں سے نکل رہا تھا وہ اس کی پیٹھ کو گھورتا اندر کی طرف قدم بڑھا چکا تھا۔

ایک بار میری فلم آ جائے میں زندگی میں کبھی اس کی شکل بھی نہیں دیکھوں گا۔اس کے چکر میں اپنی ہی بیوی کے پاس نہیں جا پا رہا ہوں

وہ غصے سے اندر داخل ہوتے ہوئے سوچ رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے ہاتھوں سے اس روز کا گلا دبا کر اسے ختم کر دے جو اس کے اور اس کی معصوم بیوی کے بیچ دیوار بنی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

روزاب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔۔۔۔؟

آپ اتنی بیمار کیسے ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔؟

اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی آپ۔۔۔۔۔۔۔۔؟

آپ نے اس طرح کا قدم کیوں اٹھایا۔۔۔۔۔۔؟

آپ جانتی ہیں اس سے آپ کی جان بھی جا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے پاس کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔جبکہ اس کے سوالوں کو اس کی فکر مندی سمجھ کر روز مسکرا دی تھی۔

کیوں کہ میں چاہتی ہوں کہ تم اسی طرح سے میری پرواہ کرو۔۔۔۔"

میرے بارے میں سوچو میرے ایک بار بلانے پر تم بھاگے چلے آؤ۔

وہ بیڈ پر لیٹی اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔جب کہ وہ اس سے اس جواب کی امید نہیں رکھتا تھا اس لیے سر نفی میں ہلا کر رہ گیا۔

آپ اپنے فادر کی وجہ سے ٹینشن لے رہی ہیں۔۔۔۔۔۔؟

کیونکہ انہوں نے آپ کی کزن سے شادی کر لی آپ ان کو پسند نہیں کرتی تھیں۔

exponovels

آپ کے فادر یہ بات مجھے بتا کر گئے ہیں۔اس نے تفصیل سے بتایا تھا۔

جب کہ روز کا موڈ پھر سے خراب ہونے لگا جو اسے دیکھ کر خوشگوار ہوا تھا۔

میں اس آدمی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

میں نے ان سے کہا تھا آپ شادی کریں اپنا گھر بسائیں کوئی ہو جو آپ کی تنہائی کو بانٹ لے۔جو آپ کا خیال رکھے۔

لیکن انہوں نے کیا کیا وہ میری کمپٹیٹر کو اپنی بیوی بنا کر لے آئے۔

پہلے میرے باپ کا میری ماں کی بہن کے ساتھ آفئیر تھا تعیش۔۔۔۔اس عورت کی وجہ سے میرے ماں باپ کا طلاق ہوا۔

اور اب اس کی بیٹی میرے باپ کی بیوی بن کر آ گئی ہے۔

نفرت ہے مجھے اس لڑکی سے۔تم جانتے ہو وہ تم سے بھی عمر میں چھوٹی ہو گی۔

صرف شہرت کے لیے وہ میرے باپ سے شادی کر چکی ہے۔

شاید وہ یہ بات بھول چکی ہے کہ جو شہرت میرے باپ کے پاس ہے وہ میری دی ہوئی ہے۔

میرا باپ آج میرے نام کو کیش کروا رہا ہے۔وہ جہاں جاتا ہے روز کا باپ کہلواتا ہے۔

اسی لئے اتنا فیمس ہے اگر میں ہی اسے اہمیت نہ دوں تو کوئی بھی اسے نہیں پوچھے گا۔

یہ میری پہچان ہے جس کی وجہ سے وہ ہر چینل کی رونق بنا ہوا ہے۔

وہ لڑکی میری برابری کرنے کے لئے میرے باپ سے شادی کر چکی ہے۔

exponovels

وہ لڑکی فیمنس ہونے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔

لیکن میں اسے اپنے باپ کی زندگی سے بے دخل کر کے رہوں گی۔

مجھے نفرت ہے اس سے اور پلیز اس وقت میں اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی کوئی اور بات کرو پلیز تعیش میں ویسے ہی ٹینشن میں ہوں۔

میری وجہ سے تمہیں ساری رات تکلیف اٹھانی پڑی اور صبح بھی یہاں آنا پڑا۔

تم گھر جاؤ آرام کرو کل آ جانا اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ایک ہفتے میں مجھے یہاں سے ڈسچارج کر دیا جائے گا

۔پھر ہم فریش مائنڈ کے ساتھ اپنا کام شروع کریں گے۔وہ اس کا ہاتھ تھامے کافی مشکل سے بول پا رہی تھی۔

اسے کافی گہرا کٹ لگا تھا۔تاشفین نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا وہ اس لڑکی سے نفرت کرتی تھی۔

اسے اپنے باپ کی زندگی سے نکال سکتی تھی۔تو پھر خودکشی جیسا قدم اس نے کیوں اٹھایا۔۔؟

وہ دکھنے میں اتنی جذباتی تو نہیں لگتی تھی۔

شاید شراب کا کمال تھا نشے میں وہ اپنی سدھ بدھ کھو چکی تھی تبھی اس نے یہ حرکت کی تھی۔

وہ کافی دیر سوچنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اماں۔

اس نے اماں کو رس ملائی کی ڈیش سامنے رکھتے ہوئے احمد اور سمیر کو خوش دیکھ کر کہا تھا۔

exponovels

کھاؤ میرے بچوں اور کچھ بنوانا ہے تو بتاؤ صبح میں مربا بنانے کا سوچ رہی ہوں تو اس میں ویسے بھی بہت ٹائم لگے گا کچن میں رہنا ہو گا۔

اماں اسے نظر انداز کرتے ہوئے بولیں۔

ہم کل دوپہر میں بریانی کھائیں گے احمد نے فورا فرمائش نوٹ کروائی تھی۔

میں مربا ہی کھاوں گا۔اس نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا۔

آپ سے تو کسی نے پوچھا ہی نہیں۔چھوٹو نے بڑی زبان کا مظاہرہ کیا۔

جانتا ہے مجھے زبان بہت چلتی ہے تیری اس نے غصے سے گرکا تھا جو اماں کے آنچل کے پیچھے چھپ گیا۔

اماں ناراض ہیں آپ سے وہ آپ سے بات نہیں کریں گیں اور نہ ہی آپ کے لیے کچھ بنائیں گیں۔اور یہ رس ملائی بھی صرف ہماری ہے۔وہ پیچھے سے منمنایا تھا۔

ہاں تو میں کون سا رس ملائی مانگ رہا ہوں جو بیچ میں زبان چلا رہا ہے۔اس نے سائیڈ پر رکھا ڈونگا اپنی طرف گھسیٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

اماں۔یہ چیٹنگ ہے۔آپ تو ناراض تھیں نہ ان سے پھر کیوں بنائی ان کے لئے رس ملائی احمد دوسرے ڈونگے میں بھی رس ملائی دیکھتے ہوئے تڑپ کر بولا تھا

یہ تو ناراضگی میں ان کے لیے بنائی گئی اسپیشل ڈش تھی تو اسے کیوں مل رہی تھی۔

exponovels

بیٹا تم لوگ بعد میں آئے ہو اس دنیا میں پہلے میں ہی آیا ہوں میری اماں مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتی۔ وہ رس ملائی کے چمچ اپنے منہ میں لیتے ہوئے بڑے مزے سے بولا تھا۔

اماں پھر جب اس دن کڑائی بنائی تھی۔ تو مجھے کیوں نہیں دیا تھا۔ کیونکہ آپ اس دن مجھ سے ناراض تھی نہ۔ چھوٹو یاد دلاتے ہوئے بولا۔

نہیں تجھے اس لیے نہیں ملا تھا کیونکہ تجھے اس سے الرجی ہے چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ احمد نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

اماں الرجی کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ وہ معصومیت سے اپنی اماں کے گرد گھیرا بنا کر پوچھنے لگا۔

وہی جو تجھے ہے۔۔۔۔ احمد اسے گھورتے ہوئے اپنے کھانے میں مگن ہو گیا۔ جبکہ چھوٹو کو اپنے سوال کا جواب چاہیے تھا اسی لئے اب وارق کو دیکھ رہا تھا۔

کھانا کھا کر اب ٹی وی لاؤنج میں جانے کی ضرورت نہیں ہے سیدھے کمرے میں جا کر سو جاؤ۔

نہیں کل چھٹی ہے۔۔۔۔۔۔ احمد فورا بولا تھا۔

اگر چھٹی ہے تو اچھی بات ہے صبح جلدی اٹھنا اور باہر لان میں کرکٹ کھیلتے ہوئے تم لوگوں نے جو گند مچایا ہے نہ اسے صاف کرنا۔

مالی چار دن کی چھٹی پر گیا ہے وہ انہیں گھورتے ہوئے بتانے لگا۔ جب کہ وہ دونوں منہ بنا کر بیٹھ گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ کمرے میں آیا تو ایک نظر بیڈ کی طرف دیکھا جہاں وہ اب تک بے ترتیب پڑی تھی۔ دروازے کو بند کرتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ اتاری تھی۔

نیچے سلیوز لیس بنیان میں وہ آئینے کے سامنے رک کر اپنے بال ٹھیک کرنے لگا۔

پھر ایک نظر صوفے کو دیکھا۔ جس کا سائز اس کے سائز سے کافی زیادہ کم تھا۔

زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے وارق افراہیم نکاح کر کے آئے ہو کوئی نامحرم نہیں ہے تمہارے لئے جو اس کے ساتھ سونے میں تمہیں تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کے اندر سے آواز آئی تھی

نکاح کیا ہے اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اس کے ساتھ ہی سو جاؤں اور ویسے بھی میں یہ رشتہ اُس کے ساتھ نبھاؤں گا جس کے ساتھ میں چاہوں گا۔

اس لڑکی کی تو میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے میں بہت جلد اسے فارغ کر کے یہاں سے نکال دوں گا اسے صرف تب تک ہی یہاں رہنا ہے جب تک تاشفین ہمیشہ کے لئے یہاں اس گھر میں نہیں آ جاتا۔

اگر تاشفین یہاں آ گیا تو پھر تو یہ لڑکی ویسے بھی یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی جائے گی تو بہتر ہے کہ اس سے دور ہی رہوں۔

شادی تو اماں کی پسند سے ہی کرنی ہے۔ وہ سوچتے ہوئے صوفے پر آ کر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا۔

exponovels

اب کیا مجھ پر اتنے برے دن آ گئے ہیں کہ میں صوفے پر بیٹھ کر اس لڑکی کی وجہ سے اپنی نیند خراب کروں گا۔وہ شرٹ وہیں پر پھینکتا صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر آیا تھا اور بنا اس کی طرف دیکھے دوسری طرف کروٹ لیتا سکون سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ ایک نازک سا وجود اس کے کمرے میں اس کے بیڈ پر موجود تھا اور وہ اس سے لاتعلق ہو گیا تھا۔

یہ بہت مشکل تھا اس کے لیے۔اللہ نے اس رشتے میں کشش ہی اتنی رکھی تھی کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف متوجہ تھا۔

جانتا تھا کہ اگر اس نے کروٹ بدل کر اس کی طرف دیکھا بھی۔تو اس رشتے کی کشش اسے اس کی طرف راغب ضرور کرے گی۔اور وہ اس کے ساتھ ایسا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

وہ اسے صرف چند دن کے لیے یہاں لے کر آیا تھا ایک دفعہ تاشفین یہاں آ جاتا تو وہ اسے آسانی سے اس ان چاہے رشتے سے آزاد کر دیتا۔

وہ ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا جو اس سے محبت کرتی ہو جو اس کا ساتھ چاہتی ہو جس کا ساتھ پا کر وہ بھی فخر محسوس کرے اور مائرہ میں ایسی کوئی کوالٹی نہیں تھی جس پر وہ فخر محسوس کر پاتا۔

بلکہ اسے دیکھ کر وہ شرمندگی سے نگاہیں ضرور جھکا لیتا تھا۔اگر اماں کو کانوں کان خبر بھی لگ جاتی ہے کہ یہ لڑکی کس طرح کی ہے تو وہ اسے ایک لمحہ بھی اس گھر میں نہ رہنے دیتیں۔

exponovels

وہ بیچاری اسے بچی سمجھ رہی تھیں۔ان کا ارادہ تو اسے اپنی مکمل بہو بنانے کا ہی تھا۔

جبکہ وہ یہی چاہتا تھا کہ اماں کے ساتھ اس کی زیادہ اٹیچمنٹ نہ ہو کیونکہ اماں اگر کسی کو پسند کرنے لگتی تھیں تو پھر اس کے لئے بہت زیادہ جذباتی ہو جاتی تھیں۔

یہ الگ بات ہے کہ آج تک انہیں تناوش سے زیادہ اور کوئی بھی لڑکی پسند نہیں آئی تھی۔اس کی پرورش انہوں نے اس انداز میں کی تھی کہ وہ ہر کام میں ماہر تھی۔

صدف کے سامنے وہ اکثر تناوش کا ذکر کرتی تھیں جس سے وہ چڑ جاتی تھی کیونکہ صدف نہیں سمجھ سکتی تھی کہ تناوش کو انہوں نے کس طرح سے اپنی پسند میں ڈھالا ہے۔

اور وہ اپنی بہو کو بھی پوری طرح اپنی پسند میں ڈھال لینا چاہتی تھیں۔

اور وہ خود بھی تو اپنی اماں کے جیسے ہی بیوی چاہتا تھا مائرہ جیسی لڑکی اس کے وہم و گمان میں نہ تھی۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب اسے اچانک اپنے ٹانگوں پر اس کی ٹانگ محسوس ہوئی اس نے حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

جہاں وہ اچانک ہی اس کے سینے پر اپنا ہاتھ بھی رکھ چکی تھی وہ تقریبا اس پر چڑھی ہوئی تھی۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے دور پھینکا تھا۔اور پھر نفی میں سر ہلا کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن تھوڑی دیر کے بعد اسے پھر سے اپنے آپ پر نازک سے وجود کا لمس محسوس ہوا تھا وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دروازے پر دستک کی آواز سن کر اسنے جلدی سے دروازہ کھولا تھا

تاشفین کافی تھکے انداز میں اندر داخل ہوا۔

پانی لاؤں آپ کے لیے وہ صوفے پر آکر بیٹھا تو وہ اس سے پوچھنے لگی۔

پنک کلر میں اس کا نازک سا سراپا بے حد حسین لگ رہا تھا اور اوپر سے دوپٹہ اس نے ہمیشہ والے انداز میں سر پر لیا ہوا تھا۔

وہ ایک ہی نظر میں اس کا پورا جائزہ لے چکا تھا جبکہ اس کے جواب نہ دینے پر وہ خود ہی اس کے لیے پانی کا گلاس بھر لائی تھی۔

یہاں گھر پر تمہیں کون دیکھتا ہے بغیر دوپٹے کے ہر وقت دوپٹہ سر پر کیوں لٹکا کے رکھتی ہو۔کم از کم گھر میں تو ایزی ہو کر گھوما کرو۔ہر وقت دوپٹہ لٹکا کر گھومتی ہو تمہیں گرمی نہیں لگتی۔

پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

گرمی کیوں لگے گی یہ تو مجھے عادت ہے۔ہاں یہاں پر تو کوئی نہیں ہوتا لیکن وہاں پاکستان میں ملازم آتے جاتے رہتے تھے اندر۔

اور پھر تایا ابو بھی شام میں گھر پہ ہی ہوتے تھے اور تائی امی۔تو وارق بھائی کے سامنے بھی ڈوپٹہ سر سے نہیں اترنے دیتی تھیں۔

exponovels

اس نے ایک بار پھر سے اسے تفصیل سے جواب دیا جب کہ وہ اکتایا تھا اس کے جواب پر۔

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو یہاں آؤ اور بتاؤ سارا دن کیا کیا وہ اس کا بازو تھامتا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

سارا دن تو کچھ نہیں کیا آپ کے جانے کے بعد گھر کی صفائی کی اور اب کھانا بنا رہی تھی آپ کو ایک بات بتانی تھی۔

اسے اچانک ہی اسے وارق کے بارے میں بتانے کا خیال آیا تھا۔

جب کہ وہ اس کا دوپٹہ ایک سائیڈ کرتے ہوئے اس کے ہنستے لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا۔

تم جا کر آرام سے کھانا بناؤ اور پھر میرے پاس آ کر ساری خاص خاص باتیں کرو میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری ساری باتیں سنوں گا وہ اس کی گردن پر اپنی انگلی سے جا بجا لکیریں کھینچتے ہوئے خمار آلود لہجے میں بولا۔

وارق بھائی آئے تھے اس کی انگلی کے بعد اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے بتایا تھا۔

کون آیا تھا۔۔۔؟ وہ سر اٹھا کر اس سے سوال کرنے لگا۔

وارق بھائی۔۔۔۔۔"اس نے بس اتنا ہی جواب دیا

کہاں آیا تھا۔۔۔۔۔۔؟ اس نے پھر سے سوال کیا۔

یہاں آئے تھے ہمارے گھر اور جس دن مائرہ گئی تھی نہ اسی دن آئے تھے وہ صرف پانچ منٹ ہی رکے وہ کسی میٹنگ کے لیے پاکستان سے یہاں آئے تھے اسی دن بعد واپس جانا تھا۔

تو زیادہ دیر نہیں رکے اس نے تفصیل سے بتایا تھا۔

exponovels

اور یہ بات تم مجھے آج بتا رہی ہو وہ غصے سے سوال کرنے لگا۔

میرے ذہن سے نکل گیا اس دن مائرہ گئی تھی تو آپ جب گھر آئے تو کافی پریشان تھے۔۔۔۔۔

اسی لئے تم نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ یہاں پر کوئی آیا تھا وہ بھی میری غیر موجودگی میں تم سے ملنے کیوں آیا تھا اور اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جبکہ اس کا غصہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

دیکھو لڑکی میری بات کان کھول کر سن لو اگر تم میرے ساتھ یہ رشتہ نبھانے میں انٹرسٹڈ ہو اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو اپنے گھر والوں سے ہر طرح کا تعلق ختم کر دو۔

مجھے ان لوگوں سے نفرت ہے اور میں ان لوگوں کا سایہ بھی اپنی زندگی پر نہیں پڑنے دینا چاہتا۔

نہ تو تم فون پر ان سے رابطہ رکھو گی اور نہ ہی وہ کبھی بھی ہمارے گھر میں آئیں گے وہ چلاتے ہوئے بولا تھا جب کہ وہ اس کی انتہائی نفرت پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی۔

جب کہ وہ اس کی آنکھوں کی نمی سے نگاہیں چراتا کمرے میں جا کر بند ہو گیا اس نے دروازہ اتنی زور سے بند کیا تھا کہ تناوش نے بے ساختہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کچن میں کھانا بناتے مسلسل روئے جا رہی تھی۔

exponovels

اس نے بہت سختی سے ڈانٹا تھا۔ڈانٹا کیا تھا اس کی باتوں نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا اتنی نفرت کرتا تھا وہ ان لوگوں سے کہ ان کا سایہ تک اپنی زندگی میں نہیں چاہتا تھا۔

اور وہ جو وہاں وعدہ کر کے آئی تھی کہ ان کا بیٹا واپس لے کے آئے گی اس کا کیا وہ کیسے لے کر جائے گی اسے پاکستان واپس کیا یہ بدگمانی وہ کبھی بھی تاشفین کے دل سے نکال پائے گی۔

اور تاشفین تو یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ بھی اپنے گھر والوں سے ہر طرح کا تعلق ختم کر دے اگر وہ اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہے تو اسے ان لوگوں سے تعلق ختم کرنا ہو گا لیکن ان لوگوں سے تعلق کیسے ختم کر سکتی تھی وہ اس کے اپنے تھے اس کے گھر والے تھے۔

اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا یہ سب کچھ سوچ سوچ کر وہ بری طرح سے الجھ گئی تھی تاشفین کا دروازہ اب تک بند تھا جب کہ کھانا بنانے کے بعد وہ وہیں کرسی پر بیٹھ کر رونے لگی اس وقت سوائے رونے کے اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں واپس آ کر نہانے کے لیے چلا گیا ٹھنڈے پانی سے شاور لینے کے بعد وہ کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔

اس نے صاف الفاظ میں تناوش کو آج کہہ دیا تھا کہ وہ ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ تناوش بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھے۔

exponovels

لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے بہت جلد بازی دکھائی ہے اسے تناوش کے سامنے اس طرح سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہیئے تھی۔

جو بھی تھا وہ ان لوگوں سے بہت پیار کرتی تھی اور وہ اس کے لئے بے حد عزیز تھے۔

اس کے ایک بار کہنے پر وہ ان سے تعلق ختم نہیں کر سکتی تھی۔اور ویسے بھی وہ روز پاکستان سے یہاں آنے والے تو تھے نہیں۔

اور نمبر تو وہ ان کا بلاک کر ہی چکا تھا وہ آسانی سے ان سے رابطہ نہیں کر سکتی تھی تو اس معاملے میں اسے تناوش پر کسی بھی طرح کا زور نہیں ڈالنا چاہیے۔

وہ سوچتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تھا تو دیکھا کہ وہ کچن میں کرسی پر بیٹھی بری طرح سے رو رہی ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○

جانم میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں بیٹھی رو رہی ہو وہ دوسری کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

جب کہ وہ جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتے اٹھنے لگی تھی کہ تاشفین نے ایک بار پھر سے اس کا راستہ روک لیا تو ایک بار پھر سے اس کے گالوں پر آنسو بہتے ہوئے تاشفین کو اس کی غلطی کا احساس دلا گئے تھے۔

exponovels

۔سوری جان میں بہت روڈ بیہو کر گیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ اٹھنے ہی والی تھی جب اچانک وہ اس کا ہاتھ تھام کر دوسرے ہاتھ سے اپنے کان کو پکڑتے معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔جب کہ وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی

معاف کر دو یار اس طرح سے دیکھوں گی تو کھا جاؤں گا تمہیں۔وہ شرارتی انداز میں بولا

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے کھانے کی سیدھے طریقے سے کھانا کھائیں وہ ناراضگی جتاتے ہوئے بولی۔

اور ساتھ ہی اس کے لیے کھانا لگانے لگی جب کہ وہ مسکراتے ہوئے کھانا کھانے لگا تھا۔

اس کی معصوم سی بیوی اس سے ناراض ہو گئی تھی اور وہ جانتا تھا اسے منانا زیادہ مشکل نہیں ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو ایک دلفریب مگر بہت سٹرانگ پرفیوم کی خوشبو اس کی نتھوں سے ٹکرائی تھی۔

اور یہ خوشبو اس کے اتنے قریب سے آ رہی تھی کہ وہ آنکھیں کھولنے پر مجبور ہو گئی۔

مندی مندی آنکھوں سے اس نے آنکھیں کھول کر اپنے قریب اس خوشبو کے مالک کو دیکھنا چاہا تھا۔اور جھٹکے سے اٹھی تھی۔

exponovels

یو مونچھڑ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیڈ پر سونے کی۔اب کہاں مر گئی تمہاری غیرت۔۔۔۔؟ مجھ جیسی پنچ گھٹیا اور پتا نہیں کون کون سی لڑکی سوتے ہوئے تمہیں نہ گھٹیا لگی ہو گی اور نا ہی پنچ لگی ہو گی.

کیونکہ تم پاکستانی مردوں کی منٹیلٹی ہی یہی ہے نا بیوی بنالیا تو جیسے چاہے یوز کرلو سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے کہ میں تمہاری گھٹیا سوچ کو سمجھ نہیں سکوں گی.

سب پتا ہے مجھے تم اگر چاہتے تو مجھے الگ کمرے میں بھی رکھ سکتے تھے لیکن تم مجھے اس کمرے میں جہاں تم خود رہتے ہو تاکہ تم خود کو بہترین ثابت کر سکو لیکن تم چاہ کر بھی میرے سامنے خود کو کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتے کیوں کہ تم کیا ہو مجھے بہت اچھے طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔

مجھے کوئی عام لڑکی مت سمجھنا میں تمہارے ساتھ وہ کروں گی تم سوچ بھی نہیں سکتے وہ کھلے عام دھمکی دے رہی تھی

۔

جب اچانک وارق اس کے چہرے پر جھکا تھا۔اور اس کے نازک لبوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لے گیا۔

اس کا انداز ہ جارحانہ تھا اس کے لمس میں بلا کی شدت تھی۔وہ کافی دیر کے بعد اس کے لبوں کو چھوڑنے کے لئے راضی ہوا۔

بہت اچھے طریقے سے سمجھا ہے تم نے مجھے۔ بلکل بیوی بنا کر لایا ہوں تو بیوی بنا کر ہی رکھوں گا۔اور جہاں تک تم نے "سمجھنے" کی بات ہے تو میں تمہیں وہی سب سمجھتا ہوں جو تم سمجھ رہی ہو۔

exponovels

لیکن کیا ہے نہ تمہیں تیر کی طرح سیدھا نہ کر دیا تو میرا نام بھی وارق افراہیم نہیں۔میں تمہیں سدھارنے کے لیے ہی تو یہاں لایا ہوں ابھی تو شروعات ہے اچھی بات تو یہ ہے کہ تم پاکستان کے مردوں کی منٹیلٹی کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی ہو۔تمہارے لیے کافی آسانی رہے گی آگے۔

مائرہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس کی انا پر کاری ضرب لگا رہی ہے اس کی باتوں پر پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔مط۔۔۔مطلب۔۔۔اس نے اپنے لہجے کو مضبوط بنانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ بنا نہیں پائی اس کے انداز نے اسے لرزنے پر مجبور کر دیا تھا۔اور کچھ اس کے تھوڑی دیر پہلے اپنے لبوں پر چھوڑے جانے والے شدید لمس کا بھی اثر تھا۔

ڈارلنگ اب کیا مطلب پوچھ رہی ہو تم تو سارے مطلب سمجھتی ہو۔

جلدی سے تیار ہو کر باہر آجاؤ سب کے ساتھ ناشتہ کرنا ہے وہ اسے اٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا خود واش روم میں داخل ہوا تھا۔جب کہ وہ بیٹھی اپنے ہونٹوں کو رگڑنے میں مصروف تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ نہا کر نکلی تو وارق اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔جب کہ وہ دس پندرہ دفعہ کلی کرنے کے بعد باہر آئی تو اسے اب بھی اپنے لبوں پر اس کی جارحانہ گرفت محسوس ہوئی۔

وہ اگلے ہی لمحے واپس واش روم میں گھس گئی اور ایک بار پھر سے کلی کرنے لگی۔

exponovels

اس دفعہ باہر نکلی تو اپنے بیڈ پر دو نمونوں کو بیٹھا ہوا دیکھا ایک نمونے کو تو بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی۔ کل وہ اس کے ساتھ سویا نہیں تھا بلکہ بعد میں باہر بھاگ گیا تھا۔

السلام علیکم بھابھی جان وہ دونوں اٹھ کر یک زبان احترام سے بولے تو وہ حیرت سے انہیں دیکھتی رہ گئی۔

وعلیکم سلام۔۔۔۔ تم دونوں یہاں پر کیا کر رہے ہو وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی تھی۔

وہ شکل سے ہی بہت شرارتی لگتے تھے بلکہ بڑا لگتا تھا چھوٹے والا تو دیکھنے میں بہت ہی معصوم تھا۔ لیکن وہ کتنا معصوم تھا یہ وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی کیونکہ کل باتوں ہی باتوں میں پہلے اس نے اسے اچھا خاصہ کھانا کھلایا اور بعد میں اسے پتہ نہیں کون کون سی کہانیاں سنا کر سونے پر مجبور کر دیا۔

ہم آپ کو یہ کپڑے دینے کے لیے آئے ہیں اماں نے بھیجے ہیں اور کہا ہے کہ یہی کپڑے پہن کر آپ نے تیار ہو کر باہر آنا ہے۔

دونوں نے بیڈ پر رکھے خوبصورت لیکن اچھے خاصے بھاری لباس کی طرف اشارہ کیا۔

واو یہ تو بہت خوبصورت ہے اپنی اماں کو میرا تھینک یو بولنا۔ وہ کافی پریشان تھی کہ وہ کیا پہن کر باہر جائے گی لیکن اس کی ساسوماں نے تو یہ مسئلہ ہی حل کر دیا تھا۔

جبکہ اس کی بات پر وہ دونوں کھی کھی کرنے لگے تھے۔

یہ تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو وہ لباس کو اٹھاتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی۔

کیونکہ اماں کو تھینک یو کون بولتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں نے یک زبان کہا۔

exponovels

یہ کوئی رول ہے کیا اس گھر کا کہ اماں کو تھینک یو نہیں بولنا وہ ان دونوں کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرائی تھی کیونکہ ان کا انداز اسے بڑا پسند آرہا تھا اس کی انٹرٹینمنٹ کے لئے تو اس حویلی میں کافی سامان موجود تھا

ارے اماں کو تو کوئی بھی تھینک یو نہیں بولتا۔ کیونکہ اماں کہتی ہیں کہ یہ سب ان کا فرض ہے اور آپ کو پتا ہے بھابھی جان ہونے کے ناطے آپ کا بھی ایک فرض ہے چھوٹو نے رازدارانہ انداز میں کہا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی متجسس ہو گئی۔

ہاں بالکل آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے ہٹلر پلس کھڑوس شوہر سے اپنے معصوم معصوم سے دیواروں کو بچاؤ۔

ہیں میں کیسے بچاؤ وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی

وہ آج ہمارا ٹیسٹ لینے والے ہیں اب آپ اپنا فرض نبھائیں بھابھی جان وہ کہہ کر باہر نکل گئے تھے جبکہ وہ ہاتھ میں جوڑا پکڑے اچھی حاصل پریشان ہو گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

عجیب زندگی ہو گئی تھی وہ ہر روز صبح سویرے روز سے ملنے جاتا تو اس کی واپسی رات بارہ بجے کے قریب ہوتی وہ کھانا بھی کھا کے آتا تھا اور سارا دن ایک ہی جگہ پر رہنے کی وجہ سے عجیب سی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا تھا۔

وہ چاہ کر بھی تناوش کے ساتھ وقت نہیں گزار پا رہا تھا وہ جتنا اس کے لئے بے قرار تھا جتنا اسے پانے کے لیے بے چین تھا اتنا ہی وقت اسے آزما رہا تھا۔ اچھی بات تو یہ تھی کہ وہ اس سے خفا نہیں تھی اس دن والے غصے کو وہ صبر سے پی گئی تھی۔ اس کی بیوی اسے بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا

exponovels

اسے اپنی روٹین پر غصہ آرہا تھا اپنے کریئر کے لئے اسے کیا کچھ کرنا پڑ رہا تھا روز نے اسے بہت تنگ کر رکھا تھا وہ ہسپتال میں کسی کو برداشت ہی نہیں کرتی تھی وہ ہر وقت تاشفین کو اپنے آس پاس چاہتی تھی۔

اس کے باپ سے کچھ بھی نہ بن پاتا تو وہ اسے کال کرتا اور پھر منتوں پر اتر آتا اور وہ چاہ کر بھی اسے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہاں سوال اس کی پوری زندگی کا تھا۔

اس کا ایک انکار اس کا پورا کریر خراب کر سکتا تھا وہ روز سے دوستی کر کے پچھتا رہا تھا بلکہ بہت زیادہ پچھتا رہا تھا۔

وہ دوستی کے نام پر اسے ہر وقت اپنے آس پاس رکھتی تھی۔اور حقیقت یہ تھی کہ وہ اب مزید روز کی بیمار شکل برداشت نہیں کر پا رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی سونی ہے میری نو۔۔۔۔۔۔اماں صدقے واری جاتی اس کے پاس آئی تھیں جب کہ وہ تو کمرے سے باہر قدم رکھتے ہوئے بھی اچھی خاصی گھبرا رہی تھی کل تک تو اماں اسے بہت ہی خطرناک پر سنیلٹی محسوس ہوئی تھیں۔

لیکن آج اسے ان کا ایک الگ انداز دیکھنے کو مل رہا تھا وہ بھی خوشی خوشی ان سے ملنے لگی تھی۔اب کوئی اسے اہمیت دے رہا تھا تو وہ کیوں پیچھے ہٹتی اس کا ارادہ تو ویسے بھی اس کے گھر والوں کے سامنے وارق کی حقیقت لانے کا تھا۔

اور اس سب کی تھوڑی سی سمپتی اکٹھی کرنے کے بعد اس کا ارادہ تھا کہ وہ وارق کے بارے میں سب کو بتادے گی اور خاص کر اماں کو۔

exponovels

جس طرح کل وارق ان کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا وہ یہ تو سمجھ ہی گئی تھی کہ وہ اپنی اماں کی بہت عزت کرتا ہے۔ اور اپنی اماں کے سامنے اس نے اپنی بہت اچھی امیج بنا کر رکھی ہے اور اس کا ارادہ اس کی جھوٹی امیج کو ہی چکنا چور کرنے کا تھا۔

اماں اسے تھامتے ہوئے ٹیبل پر لے جانے لگیں جب اس کی نظر وارق پر گئی تھی بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر گیا۔

اس کا دل چاہا وہ اپنے لبوں کو رگڑ کر رکھ دے کیوں کہ اس کا لمس اسے ایک بار پھر سے اپنے ہونٹوں پر محسوس ہونے لگا تھا بلکہ کانٹے کی طرح چبنے لگا تھا۔

جبکہ اس کو اپنے ہونٹوں کی طرف ہاتھ لے جاتے دیکھ کر نہ جانے کیوں وارق نے اپنی ہنسی چھپانے کے لئے چہرہ جھکا لیا تھا۔

آپ آرام سے بیٹھے کیا ہیں بہو پہلی دفعہ آپ سے مل رہی ہے اس کی شگن دیں۔ اماں اسے ایک آدمی کے پاس لے کر آئی تھیں اس آدمی کی شکل تاشفین سے کتنی ملتی تھی وہ حیران ہوئی تھی۔

بابا نے بنا اوپر دیکھے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جتنے نوٹ ہاتھ میں آئے اس کی ہتھیلی پر رکھ دیے۔ انہوں نے ایک شکوہ کناں نظر اپنے بیٹے کو بھی دیکھا تھا جو مزے سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔ جیسے یہاں ہوئی کسی کاروائی سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں۔

exponovels

جلدی سے ناشتہ کرواور سیدھے ٹی وی لاؤنج میں پہنچو تم لوگوں کا ٹیسٹ لے کر میں آفس جاؤں گا۔وہ ناشتے سے فارغ ہوتا اٹھنے لگا تھا۔

جب ان دونوں نے ایک ساتھ نظر اس کی طرف دوڑائی وہ گھبرا کے رہ گئی۔

اسے چکر سے آنے لگے تھے اس نے اچانک ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھا اور لڑکھڑا کر زمین پر گری وہاں موجود سب لوگ گھبرا کر اس کی طرف بھاگ گئے تھے۔

اور وہ دونوں نمونے نے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ بھابھی کو اتنی ٹینشن دے دی تھی کہ پہلے ہی دن بیچاری بے ہوش ہو گئی۔

وارق اسے اندر لے کر چلو ڈاکٹر کو بلاتے ہیں۔اماں پریشانی سے دل تھامیں وارق سے کہنے لگی جب کہ وہ ان کی طرف دیکھتا ہاں میں سر ہلاتا اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے بیڈ روم میں لے آیا تھا۔

بچی نے ناشتہ نہیں کیا پتا نہیں رات کو کھانا ٹھیک سے کھایا تھا یا نہیں۔میری بھی مت ماری گئی تھی مجھے خود اسے اپنے سامنے بیٹھ کر کھانا کھلانا چاہیے تھا آپ کھڑے کیا ہے ڈاکٹر کو بلائے۔

وہ خود کو کوستیں ابراہیم صاحب کو بھی اسے دیکھ کر بولی جس پر وہ فوراً ہاں میں سر ہلا کر کے ڈاکٹر کو فون کرنے کے لیے بھاگے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے۔شاید گھبرا کر وہ بے ہوش ہو گئی ہیں پہلے اس طرح کا ماحول نہیں دیکھا ہو گا نہ باہر سے آئی لڑکی اکثر گھبرا جاتی ہیں ڈاکٹر اس کا معائنہ کرنے کے بعد کوئی بھی وجہ نکالنے میں ناکام یاب ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

انہیں ہوش آ چکا ہے آپ انہیں ٹھیک سے کھانا کھلائیں۔اور اچھا ماحول فراہم کریں ان شاءاللہ سیٹل ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر تفصیلات بتاتے ہوئے واپس جانے کی تیاریاں کرنے لگا اب جبکہ وارق نے بھی اپنی گھڑی کی طرف دیکھا تھا میٹنگ شروع ہونے میں مشکل سے آدھا گھنٹہ باقی تھا اور یہ وقت واپس جاتے نکل جانا تھا ایک گھنٹے سے زیادہ تو یہاں برباد ہو چکا تھا اس کا۔

اماں کو خدا حافظ کہتا وہ نکل آیا تھا اماں تو اسے کوستی رہ گئی کہ بیوی بیمار ہے لیکن اس نے ان کی باتوں پر زیادہ دھیان نہ دیا کیونکہ اس کا آفس جانا بہت ضروری تھا اس کے بابا اس کے ساتھ ہی آئے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ جا کر بھابھی کے پاس بیٹھو میں اس کے لیے اچھا سا ناشتہ بناتی ہوں وہ ان دونوں کو ڈانٹتے ہوئے بولی تو وہ دونوں بھاگ کر بھابھی کے کمرے میں پہنچ گئے۔

سوری بھابھی جان وہ دونوں کان پکڑے تھے جبکہ وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے کمرے کا معائنہ کر رہی تھی۔

سوری کے بچے تم لوگوں کو مجھے تھینک یو بولنا چاہیے وہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

exponovels

تھینک یو مگر کس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چھوٹو اس کی گود میں چڑھتے ہوئے بولا جبکہ احمد بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا

بھابھی جان ہونے کا فرض نبھانے کے لیے وہ آنکھ دباتی شرارت سے بولی جب کہ وہ دونوں حیرانگی سے دیکھنے لگے تھے۔

اور پھر اچانک چھوٹو بیڈ پر کھڑا ہوتے اسے گھورنے لگا اور پھر اپنا ہاتھ اپنی پینٹ کی پچھلی جیب میں لے جاتے ہوئے چاکلیٹ نکال کر اس کے سامنے کی۔

آپ کا آسکر ایوارڈ بھابھی جان۔۔۔۔۔۔اس نے اس کو آسکر ایوارڈ دیتے ہوئے کہا تو اس نے بھی ایک ادا سے بال پیچھے کرتے ہوئے اپنے آسکر ایوارڈ کو بڑے ناز سے تھاما تھا۔

کوئی تو تھا جو اس کی ایکٹنگ کی قدر کرتا تھا اس نے خوشی سے جھلملاتی آنکھوں سے ان دونوں کو اپنے سینے سے لگایا تھا

۔

شکریہ میرے نمونو میرا مطلب ہے میرے نگینو صرف تم لوگوں کو ہی میری ایکٹنگ کی قدر ہے۔وہ۔خوشی سے سرشار ہوئے جا رہی تھی جب کہ وہ دونوں اپنے جیسی بھابی ملنے پر بہت خوش تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو اس کے بالکل قریب سو رہی تھی۔ پچھلے تین چار دنوں سے تو وہ مسلسل ہسپتال کے چکر کاٹ رہا تھا کل روز نے ہسپتال سے فری ہو جانا تھا۔

exponovels

اوراس کی فلم کی شوٹنگ سٹارٹ ہو جانی تھی۔وہ فلم کی شوٹنگ سٹارٹ ہونے سے پہلے تناوش کو ہر طرح سے اپنا بنا لیناچاہتا تھااب اس لڑکی سے دور رہنااس کے بس سے باہر تھا۔

اس میں سوئی ہوئی تنہائی اس کے چہرے سے متعلق ٹائم اور پھر اپنا موبائل نکال کر روز کو کال کرنے لگا

ہائے روز کیسی ہیں آپ۔۔۔آپ کی طبیعت اب کیسی ہے وہ لہجے میں اچھی خاصی اداسی سموئے بولا تو تناوش کی آنکھ کھل گئی اسے سمجھ نہ آیا وہ اتنا اداس کیوں ہے اور پھر فون پر بات بھی انگلش میں کر رہا تھا۔

ہائے تعیش میں ٹھیک ہوں لیکن تمہیں کیا ہوا مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہے روز پریشان ہوئی تھی اس کے لب و لہجے سے۔

روز میری موم بہت زیادہ بیمار ہیں ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اس وقت وہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہیں۔

کل ان کو دوسرے شہر شفٹ کر دیا جائے گا وہ بے حد پریشانی سے بولا جب کہ تناوش تو بس اس کے لب و لہجے کو نوٹ کرتے ہوئے اس کے لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی جب اچانک تاشفین نے اپنی ٹانگ اس پر رکھ کر اسے واپس اپنے قریب لیٹا لیا۔

یہ تو بہت افسوس کی بات ہے تمہیں ان کے ساتھ جانا چاہیے اس وقت انھیں تمہاری ضرورت ہے۔

نہیں مجھ سے زیادہ انہیں ان کی دوسری فیملی کی ضرورت ہے۔ان کی فیملی ان کے ساتھ جا رہی ہے بس آج کا دن ہی میں ان کے پاس رکوں گا شاید میں آج آپ سے ملنے نہ آسکوں۔

exponovels

میری موم میرے لئے بہت امپورٹ ہیں لیکن آپ بھی بے حد خاص فرد ہیں میری زندگی کا اسی لیے میں نے سوچا کہ مجھے آپ کو اس بارے میں بتانا چاہیے۔

اوڈارلنگ تمہارے الفاظ میرے لئے بہت خاص ہیں۔ کوئی بات نہیں تم آج اپنی ماں کے ساتھ دن گزارو میں تمہارے بغیر رہ لوں گی۔

دوسری طرف روز نے جیسے دل پر پتھر رکھ کر یہ الفاظ کہے تھے۔

تھینک یو سو مچ روز میں جانتا ہوں اس وقت آپ تنہا محسوس کرتی ہیں آپ کو ایک دوست کی ضرورت ہے اور مجھے آپ کے پاس ہونا چاہیے اگر میری مجبوری نہ ہوتی تو میں روز کی طرح آپ کے پاس ضرور آتا اس نے مزید مکھن بازی کی تھی۔

میں جانتی ہوں ڈارلنگ تمہیں بالکل بھی گلٹی فیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب چلو اپنی ماں کا خیال رکھو ہم بعد میں بات کریں گے روز نے مسکراتے ہوئے الوداعی کلام کہے تو اس نے بھی خوشی خوشی فون بند کر کے اپنے حصار سے نکلنے کے لئے مچلتی اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کہاں بھاگنے کا ارادہ ہے جانے من ایسے ہی چھوڑ دوں گا کیا وہ اس پر اپنا وزن ڈالتے ہوئے اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا۔

آپ بہت ہی جھوٹے انسان ہیں آپ نے اتنا جھوٹ بولا وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی

exponovels

تو حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا کیا وہ اس کی انگلش میں کی گئی ساری باتوں کو سمجھ چکی تھی۔

کیا جھوٹ بولا میں نے وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

یہی کے آپ کی امی بیمار ہیں اور وہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہیں آپ نے بولا تھا کہ نہیں۔۔۔۔۔؟ وہ سوالیہ انداز میں بولی جب کہ وہ انپرس ہونے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

شکر ہے ڈیڑھ مہینے کے بعد کچھ تو پلے پڑا۔ہاں یہی کہا تھا میں نے میری باس تھی فون پر وہ مجھے ہسپتال بلا رہی تھی۔ لیکن میرا ارادہ تو آج تمہارے اور اپنے سارے پردوں کو ہٹانے کا ہے اس لئے میں نے انکار کر دیا اور سنو مجھے ایک میٹھی کس دو اور الماری میں جا کر اپنے لئے رکھا میرا گفٹ دیکھو۔

آج رات کو وہی ڈریس پہننا ہم دونوں ڈیٹ پر جانے والے ہیں وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے بولا۔

جب کہ وہ جہاں یہ سمجھ کر خوش ہوئی تھی کہ اس نے ٹھیک سے انگلش کو سمجھنا شروع کر دیا ہے وہیں اس کے اتنے بڑے جھوٹ پر اسے سمجھانا چاہتی تھی کہ یہ غلط ہے۔ لیکن اس کی بے باک حرکت نے اسے شرم سے نگاہیں چرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

اس وقت شرمانا گھبرانا بند کرو آج جتنا بھی شرمانا ہو امیری باہوں میں شرمانا ساری رات شرماتی رہنا کبھی منع نہیں کروں گا۔

اب جلدی سے اٹھ کر ڈریس دیکھ لو تب تک میں اپنی اسپیشل نائٹ کا کچھ انتظام کر لوں پھر واپس آ کر تم سے اپنی مرضی سے میٹھی والی کس مانگوں گا۔

exponovels

ہو تو گئی۔۔۔وہ منمنائی تھی۔

یہ میں نے کی ہے تمہاری ابھی رہتی ہے۔وہ سختی سے گھورتے ہوا اٹھا تھا۔جب کہ وہ نگاہ بھی نہ اٹھا پائی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے الماری کھولی تو اس میں پیکٹ اسے سامنے پڑا نظر آیا۔

یہی وہ ڈریس تھا جس کا تاشفین ذکر کر رہا تھا اس نے پیکٹ نکال کر باہر رکھا۔

اور اب اس پر غور و فکر کرنے لگی۔پیکٹ کافی بڑا تھا اس حساب سے ڈریس بھی بھاری ہی لگ رہی تھی اس میں ڈریس تھی یہ بات تاشفین خود ہی اسے بتا چکا تھا۔

اس لیے اس نے بنا سوچے سمجھے اسے کھولا تھا اور لمحے میں ہی وہ بے حد خوبصورت ریڈ کلر کی فراک اس کے سامنے کھل چکی تھی۔

وہ اتنی زیادہ خوبصورت تھی کہ وہ اسے ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی وہ اس خوبصورت ڈریس کو پہننے والی تھی یہ سوچ ہی بے حد حسین تھی۔

لونگ فراک کے ساتھ مکمل سلیوز تھیں جو کہ بے حد حسین بھی پوری فراک پے ڈائمن ٹور کھتا تھا جو اس سے اتنا وزنی بنا رہا تھا۔

اتنی بھاری ڈریس تو دلہن کی ہوتی ہے وہ بے ساختہ کہہ بیٹھی تھی جب اسے اپنے گرد باہوں کا حصار محسوس ہوا۔

exponovels

تو تم میری دلہن ہی تو ہو جان اور آج رات میں تمہیں اپنی دلہن بنانا چاہتا ہوں۔ وہ اس کے کانوں میں میٹھے لہجے میں بولا تو وہ شرما کر نگاہیں چرا گئی۔

پھر سے شرمانا گھبرانا شروع کر دیا تم نے یہ کام تمہیں آج ساری رات کرنا ہے فی الحال تو اس خوبصورت ڈریس کو پہن کر اسے مزید خوبصورت بنا دو وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اپنے موبائل پر آنے والی کال کی طرف متوجہ ہوا

۔

جب کہ وہ تاشفین کی اتنی توجہ اور محبت پر سرشار ہوتی اس کی پسند میں ڈھلنے لگی تھی۔ آج وہ۔ پورپور اس کے لیے سجنے کو تیار تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ خوبصورت سا ڈریس پہن کر آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی یہ ڈریس بہت بھاری لگ رہا تھا۔

تاشفین کی پسند اتنی اعلیٰ ہو سکتی تھی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا لیکن اس کی سوچ سے وہ شخص بہت آگے تک جا چکا تھا۔

اس نے آئینے کے سامنے گھوم کر اپنے آپ کو اس خوبصورت سے ڈریس میں پوری طرح سے دیکھا۔

وہ یہ رنگ بہت کم پہنتی تھی کیونکہ تائی امی کا ماننا تھا کہ لڑکیوں کو اتنے برائیڈ کلر شادی کے بعد اپنے شوہر کے لئے پہننے چاہیے۔

exponovels

اور آج یہ ڈریس پہن کر وہ خود کو جتنی حسین لگ رہی تھی یقیناً اس سے کہیں زیادہ وہ تاشفین کو حسین لگنے والی تھی

وہ اسی پیکٹ میں مزید چیزیں چیک کرنے لگیں جس میں جوتے تھے

تاشفین کو اس کی ہر چیز کا اندازہ تھا وہ اس کے لیے فلیٹ جوتی لے کر آیا تھا شاید وہ سمجھ سکتا تھا کہ وہ ہیل میں نہیں چل سکتی۔

اس لیے وہ اس کی پسند کے مطابق اس کے لیے فلیٹ جوتی لے کر آیا تھا اور ساتھ میں ایک ڈوپٹہ بھی تھا۔تاشفین کی طرف سے اتنی توجہ پا کر وہ آسمانوں میں اڑ رہی تھی۔

یہ سچ تھا کہ وہ اسے بہت اہمیت دینے لگا تھا اسے لگ رہا تھا مائرا کی جانے سے ان کی زندگی پر کوئی فرق پڑے گا لیکن وہ اس کے ساتھ اپنی شادی شدہ زندگی کا آغاز کرنا چاہتا ہے۔

میں آپ کو بہت خوش رکھوں گی تاشفین میں آپ کو کبھی خود سے شکایت کا موقع نہیں دونگی۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھتے تاشفین سے مخاطب تھی۔وہ وقت دور نہیں جب وہ اسے اپنی محبت پر یقین دلانے میں کامیاب ہو جائے گی اور پھر اسے یہاں سے ہمیشہ کے لیے پاکستان لے جائے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ آئینے کے سامنے گول گول گھوم کر اپنے ڈریس کو پوری طرح دیکھ رہی تھی۔

اس کا یہ بچوں جیسا انداز سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا وہ وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر اس کی حرکتیں دیکھنے لگا۔

exponovels

پھر آئینے کے سامنے رک کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑایا تھا آواز اتنی کم تھی کہ وہ ٹھیک سے سن نہیں سکا لیکن اس کے لبوں کی حرکت پر اس نے اپنا نام پڑھ لیا تھا جس پر اس کے چہرے کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

پچھلے کچھ دنوں سے وہ اس لڑکی کے لیے کتنا تڑپ رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اسے حاصل کرنا اس کا جنون بنتا جا رہا تھا وہ اس کی بیوی تھی اس کی ملکیت تھی۔اور وہ اپنی ہی ملکیت کو محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ اس سے محبت کرتی تھی یہ جانتے ہوئے بھی وہ اس سے دور تھا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس سے دور نہیں رہے گا وہ ان دونوں میں موجود ہر طرح کے پردے کو آج ہٹا دینے کا ارادہ رکھتا تھا آج وہ اس کے ساتھ بہت مضبوط تعلق بنانے جا رہا تھا۔

آج وہ صرف اسے اپنے جسم کا نہیں بلکہ اسے اپنی روح کا حصہ بنانے جا رہا تھا۔وہ پہلی بار کسی پر اتنا اعتبار کر رہا تھا اسے محبت ہو گئی تھی وہ اسے چاہنے لگا تھا۔

وہ اسے یہاں لے کر آیا تھا اسے اذیت دینے کے لیے اپنے باپ کو یہ بتانے کے لئے کہ وہ غلطی کر رہا ہے لیکن یہاں وہ خود ہی اس لڑکی کی زلفوں کا اسیر ہو گیا تھا وہ نہیں رہ سکتا تھا اس کے بنا اسے محبت ہو گئی تھی۔بے پناہ محبت اور اب وہ اپنی محبت کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔آج وہ اس کی ساری شرم و حیا کو خود میں سمیٹ کر اسے اپنی روح کا حصہ بنا لینا چاہتا تھا وہ اسے اپنے دل کی دھڑکنوں میں بسا لینا چاہتا تھا آج اس کے دل کی دھڑکنیں وہ اپنی دھڑکنوں کے ساتھ سننے والا تھا۔

exponovels

یقیناد ھڑکنوں کی یہ تال میل یہ سنگم ایک الگ ہی سرور پیدا کرنے والی تھی۔آج وہ دونوں ایک دوسرے کے ہونے والے تھے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے میں کھونے والے تھے۔

وہ اسے مزید دیکھنا چاہتا تھا لیکن آج جو انتظام وہ کروا رہا تھا اس کی وجہ سے بار بار اس کا فون بج رہا تھا خدا کا شکر تھا کہ یہ فون روز کا نہیں تھا بلکہ ان لوگوں کا تھا کہ جن کا فون چاہتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈارلنگ تم تیار ہو چلو نکلتے ہیں۔زیادہ ٹائم نہیں ہے وہ اندر داخل ہوتے ہوئے ایک بھرپور نگاہ اسے دیکھ کر کہنے لگا۔

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔۔اس نے اپنی فراک کو انگلیوں کی مدد سے اوپر اٹھا کے رکھا تھا۔

ابھی پوچھو گی تو خود کو سنبھال نہیں پاؤں گا۔اب تمہارے ہر سوال کا جواب میں وہاں چل کر دوں گا۔وہ۔ بھی تفصیل کے ساتھ۔

آج تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب ملے گا میری زبان سے نہیں بلکہ میرے لبوں سے میرے انداز سے میری محبت سے میری دیوانگی سے۔

چلو وقت برباد مت کرو وہ اس کا ہاتھ تھامیں اسے باہر لے جانے لگا جب اسے چلنے میں مشکل ہونے لگی تو اس نے خود ہی مسکرا کر سر کو خم دیا اور اس کی فراک کو دائیں طرف سے اوپر اٹھایا۔جس سے اب وہ آسانی سے چل پا رہی تھی اس کا یہ کیئر نگ انداز اسے بہت الگ بنا رہا تھا جبکہ تناوش کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

لیکن ہم جا کہاں رہے ہیں یہ بھی تو بتائیں وہ نیچے آئی تو اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ روز کی طرح بائیک پر لے کر جائے گا لیکن اسے بڑی سی کالی گاڑی نظر آ رہی تھی جس کے باہر کھڑا آدمی ان دونوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

میں نے کہا نہ تمہارے ہر سوال کا جواب مل جائے گا فی الحال تمہارا جواب یہ ہے کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ اس کی پسند کی جگہ پر جا رہی ہو باقی مزید کوئی سوال نہیں۔

وہ اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے مسکرا کر بولا جب کہ وہ مزید کچھ پوچھ ہی نہیں پائی تھی۔

جانتی ہو جان تمہارے لئے شاپنگ کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ مجھے تمہارے لئے میک اپ کی کوئی چیز نہیں لینی چاہیے پھر سوچا تم لبوں پر لپسٹک لگاؤ گی تو مجھے جلن محسوس ہو گی۔

کیونکہ ان۔لبوں کے پاس تو اب میں کسی کو بھی نہیں آنے دوں گا تم پر صرف میرا حق ہے۔اس کا انداز بے باک تھا۔

وہ نگاہیں اٹھا ہی نہیں پا رہی تھی جب کہ وہ اسے اپنے انداز سے مزید تنگ کرتے ہوئے گاڑی پر سوار ہوا۔

وہ کہاں جا رہے تھے اسے اس بات کا اندازہ تو نہیں تھا لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اپنے ہمسفر کے ساتھ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گاڑی رکی تو تاشفین نے پہلے نیچے اتر کر اس کے لئے دروازہ کھولا اور پھر ہاتھ بھڑاتے ہوئے اسے سہارا دیا۔

تناوش نے زمین پر قدم رکھا تو سامنے چھوٹا سا وڈ ہاؤس نظر آیا۔

میرا نہیں ہے میرے ایک دوست کا ہے لیکن بہت جلد میں اپنا بھی ایسا ہی بنوانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

exponovels

جہاں ہم دونوں آکر اپنا وقت خوبصورت بنایا کریں گے فلحال یہی سے شروعات کرتے ہیں۔

وہ گاڑی والے کو جانے کا اشارہ کرتا اسے اندر چلنے کے لئے کہہ رہا تھا جبکہ وڈہاؤس کے راستے پر لگی چھوٹی چھوٹی سی لائٹ اسے راستہ دکھانے میں مدد کر رہی تھیں۔

جبکہ سامنے چھوٹا سا وڈہاؤس بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس جگہ کی خوبصورتی کو دیکھنا چاہتی تھی لیکن تاشفین کی تو جیسے بے قراریاں آج عروج پر تھیں وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے خود ہی اٹھا کر وڈہاؤس کے اندر کی طرف قدم بڑھانے لگا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھائے اندر لے کر آیا تو سامنے ہی ایک کافی بڑے سائز کا بیڈ تھا اور ساتھ ہی تھوڑے فاصلے پر اوپن کیچن یہ دیکھنے میں صرف ایک کمرہ تھا۔

لیکن یہاں ضروریات زندگی کی ہر چیز موجود تھی۔

سچ کہوں تو میرے دل میں اپنا گھر لینے کے علاوہ کبھی کوئی سوچ آئی ہی نہیں تھی۔

میرے باپ نے دوسری شادی کر کے اپنا گھر بسا لیا اور ماں نے دوسری شادی کر کے اپنا گھر بسا لیا میرے پاس گھر ہی نہیں تھا رہنے کے لئے اسی لئے میں نے سوچا کہ میں اپنا گھر بناؤں گا۔

exponovels

چھوٹا سا ہی صحیح لیکن میں نے اپنے خوابوں کو تکمیل تک پہنچایا ہے۔اور اب میرا خواب تمہارے ساتھ ایک بہت خوبصورت زندگی گزارنے کا ہے اور مجھے یقین ہے میرا یہ خواب بھی پورا ہو گا۔کیونکہ میرے اس خواب میں تم میرے ساتھ ہو گی اور آج تاشفین ابراہیم کو سوائے تمہارے اور کچھ نہیں چاہیے اس کا لہجہ سچا تھا۔

جسے محسوس کر کے اسے اپنی خوش قسمتی پر ناز ہونے لگا۔

میرے خیال میں ہمیں وقت برباد نہیں کرنا چاہیے وہ اسے سامنے رکھے میز کی طرف لے جاتے ہوئے کہنے لگا۔

کیک۔۔۔۔۔تاشفین آج کسی کی برتھ ڈے ہے کیا وہ کیک کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی کیونکہ اس پر ہیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا۔

تاشفین نے مسکرا کر اسے دیکھا تو وہ اپنے ذہن پر زور ڈالنے لگی۔

تاشفین آج تو میرا برتھ ڈے ہے۔وہ اچانک ایکسائیڈ ہوتے ہوئے اسے بتانے لگی

ہاں جان مجھے پتا ہے کہ آج تمہارا برتھ ڈے ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔تو وہ اسے دیکھنے لگی۔

تاشفین آپ کو کیسے پتا۔۔۔۔۔۔؟

کہ آج میرا برتھ ڈے ہے میرا مطلب میں نے تو آپ کو کبھی بھی نہیں بتایا اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اس کے شوہر کو اس کی برتھ ڈے یاد تھی۔اس کے لیے یہ بات کافی حیران کن تھی

ہاں جی جان مجھے تمہاری برتھ ڈے یاد تھی اور کسی کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ جو انسان تمہارا پاکستان سے بائیو ڈیٹا نکال کر یہاں پر تمہیں ایڈمیشن دلوا سکتا ہے وہ کیا تمہارا برتھ ڈے معلوم نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔؟

exponovels

مانگو کیا مانگتی ہو۔آج تمہاری برتھ ڈے کی خوشی میں میں تمہیں کوئی بھی اچھا سا تحفہ دینا چاہتا ہوں لیکن مانگنا وہ جو مجھے برا نہ لگے۔وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کیک کاٹنے لگا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی فیملی کا ذکر کرے اسی لیے ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا کہ کچھ ایسا مانگو جو مجھے برا نہ لگے۔یقیناوہ اس کی بات کی گہرائی کو سمجھ گئی تھی

بس آپ میرا نام یاد کر لے مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے وہ اپنے چھوٹے چھوٹے موتیوں جیسے دانت دکھاتے ہوئے شرارت سے بولی تو تاشفین کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

بہت مشکل نام ہے تمہارا لڑکی یاد ہی نہیں ہوتا میں نے بہت کوشش کی ہے۔بھول جاتا ہے مجھے وہ بے بسی سے بولا

ٹھیک ہے تو کل اچھے بچوں کی طرح ہزار بار میرا نام لکھیں گے آپ خود بخود یاد ہو جائے گا وہ روٹھے انداز میں بولی تو تاشفین ایک دفعہ پھر سے مسکرا دیا جبکہ وہ کیک کاٹتے ہوئے اس کے لبوں کے قریب لے جانے لگی۔

مجھے اس طرح سے کھانا پسند نہیں ہے۔شوہر کو کیک کھلانے کے کچھ رولز ہوتے ہیں وہ اس کے ہاتھوں سے کیک لیتے ہوئے اس کے لبوں پر لگا کر اچانک اس کے لبوں پر جھک گیا تھا جبکہ وہ گھبرا کر رہ گئی۔

اس کے لبوں کی مٹھاس کو پوری طرح سے خود میں جذب کر کے وہ پر سکون ہوا تھا۔

تو پھر کیا خیال ہے۔تمہارے اس برتھ ڈے کو مزید یادگار بنایا جائے۔

میوزک اون کرتا اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے گھما کر اپنی پناہوں میں قید کر گیا۔

exponovels

جب کہ وہ شرم سے نظریں جھکائے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے خود سے لگائے آہستہ آہستہ میوزک پر موو کر رہا تھا۔

اور تناوش ان لمحات کو جی رہی تھی آج وہ بہت خوش تھی۔

تو ہے تو مجھے پھر اور کیا چاہیے۔۔۔۔۔"

تو ہے تو پھر مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔"

کسی کی نامدد نا دعا چاہیے۔۔۔۔۔۔"

تو ہے تو مجھے پھر اور کیا چاہیے۔۔۔۔۔"

گانے کے بول بھی جیسے ان دونوں کے دل کی عکاسی کر رہے تھے آج سچ میں انہیں ایک دوسرے کے علاوہ اور کسی چیز کی طلب نہیں تھی۔

اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتا آہستہ آہستہ بیڈ کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ یونہی اس کے لبوں کو اپنے دسترس میں لئے اس کے نازک سے وجود کو بیڈ پر لیٹا چکا تھا اسے بیڈ پر لانے کے دوران اس نے اس کی سانسوں کو آزاد نہیں کیا تھا۔بلکہ آج تو وہ شاید اس کی سانس سانس کو پی جانے کا ارادہ رکھتا تھا

exponovels

اس نے اس کا دوپٹہ اس کے کندھے سے اتار کر سائیڈ پر کر دیا تھا لبوں کی مٹھاس کو اچھی طرح سے محسوس کر کے اب وہ گردن کا سفر کر رہا تھا۔ تناوش کی سانسیں حد درجہ تیز ہو رہی تھیں

اس کی گردن پر جا بجا لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے وہ اچانک اس کی کروٹ دوسری طرف پھیر گیا۔

اس نے بے حد نرمی سے اس کی گردن سے بال ہٹاتے ہوئے اپنے دشمن جان کو تلاش کیا تھا۔

اور اب وہ جانتی تھی کہ اس پر ظلم ہونے والا ہے وہ تو اس کا دشمن تھا اس نے کہا تھا اسے اس تل سے جلن محسوس ہوتی ہے۔ اور آج وہ اپنی ساری جلن اسی میں اتار دینے والا تھا۔

آج میں اسے کھا جاؤں گا اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کے کان کی لوح کو اپنے دانتوں میں دبایا تو وہ آنکھوں کو سختی سے میچ گئی۔

جبکہ اس کے لبوں کے لمس کو ایک بار پھر سے اپنے تل پر محسوس کر رہی تھی۔

اس کی انگیوں کا سرد پن اپنے تل پر محسوس کرتے ہوئے اس نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔ اس کا دل جیسے سینے کی دیواریں توڑ کر باہر آنے کو تھا لیکن یہ ظالم شخص تو کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ تو بس اپنی ساری بے قراریاں اس میں اتار دینا چاہتا تھا۔

اپنی گردن کے پچھلے حصے پر جلن محسوس کرتے ہوئے اس نے ہلکی سی سسکاری بھری تھی جسے پوری طرح سے اگنور کرتے ہوئے وہ دیوانگی کی آخری حدوں کو چھوتا اس کے تل پر اپنی شدتیں لٹاتا چلا جا رہا تھا۔

exponovels

آج تو جیسے وہ اس تل کو بخشنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا آج وہ اسے فنا کر دینا چاہتا تھا اور اتنا وہ جانتی تھی کہ آج وہ کسی کی بھی نہیں سننے والا آج وہ اپنی کرنے والا ہے۔

اس کا فون بجا تو اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی تھی شاید اس شخص کی شدتیں سہنے میں ابھی وقت باقی تھا اسے سکون سا ملا تھا یقیناً ان کا ملن اتنی جلدی لکھا ہی نہیں تھا تاشفین نے غصے سے اپنے فون کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون چیک کیا تو روز کی کال آ رہی تھی۔

صبح اس نے روز کو فون پر کہہ دیا تھا کہ وہ نہیں آ سکتا تو وہ اسے فون کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔؟

اس نے بنا سوچے سمجھے فون کاٹ دیا اور پھر ساتھ ہی فون بند بھی کر دیا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا روز کو اپنے حسین وقت کو برباد کرنے کا موقع دینے کا۔

موبائل ایک طرف پھینکتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے پوری طرح سے اس پر حاوی ہوا تھا۔

وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن ابھی وہ اس کے تل کو اپنے تشدد کا نشانہ بنانا چاہتا تھا اسی لئے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر اسے اس کے حسین بالوں کی آبشار کو بیڈ پر بکھیر دیا تھا۔

بالوں سے اٹھتی شیمپو کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تو اسے خوشگوار احساس ہوا جب کہ آہستہ آہستہ اب تناوش کو اپنے کندھے سے فراک سرکتی محسوس ہوئی وہ ایک لمحے میں سیدھی ہوتی اس کے سینے میں اپنا سر چھپا گئی تھی۔

جب کہ اس کے اس پیارے سے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتا اس کی گردن پر اپنے بے باک لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

exponovels

اس کا اندازہ شدت سے بھرپور تھا وہ محبت کی ہر گہرائی میں آج اترنے کا ارادہ رکھتا تھا آج وہ اس کی شدت سے دامن بچا نہیں سکتی تھی آج وہ پوری طرح اسے حاصل کر کے ہی پیچھے ہٹنے والا تھا۔

وہ اسے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کئے خود کو اس میں گم کرتا جا رہا تھا۔

اور وہ بھی بس اس کی شدتوں کو سہتی اپنا آپ اس کے حوالے کر چکی تھی۔

تاشفین نے ذرا سا ہٹتے ہوئے اپنی شرٹ کو اتار کر دور پھینکا تھا اور پھر اس کا نازک سا ہاتھ اپنے گرد حصار کی صورت میں باندھتا اس کے نازک سے وجود کو پوری طرح سے اپنی باہوں میں قید کر دیا۔

اور اب وہ اس کی دیوانگی اس کے جنون کا حصہ بنی ہوئی تھی وہ بارش کی سرد بوندوں کی طرح اس پر برستا چلا جا رہا تھا اور وہ بھیگتی جا رہی تھی اس کی دیوانگی اس کی محبت اس کا جنون وہ دو جسم ایک جان بن چکے تھے۔

وہ اسے ہر لحاظ سے اپنا بنا رہا تھا۔اس کی ہر دھڑکن میں تاشفین کا نام گونج رہا تھا۔اور وہ یہی تو سننا چاہتا تھا اس کی سرگوشیوں میں وہ اپنا نام سننا چاہتا تھا۔

اس کے کانوں میں میٹھی محبت کی داستان سناتا وہ ساری رات اسے اپنی محبت کی بارش میں بھیگوتا گیا۔

ساری رات ایک لمحے کے لئے بھی اس نے اسے سونے نہیں دیا تھا یہ رات اس کی تھی اس کے خوابوں کی تکمیل کی اس کے بے قراریوں کے سکون کی آج کی رات تناوش کو سونے کی اجازت نہ تھی آج اگر اسے اجازت تھی تو صرف اور صرف تاشفین ابراہیم کی جنونیت سہنے کی۔

exponovels

آج جب وہ اسے مکمل طور پر حاصل کر چکا تھا وہ مکمل ہو چکی تھی وہ اس کے نکاح میں ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اپنے رشتے کو بھی مکمل کر چکی تھی وہ اس کی سنگت میں بے حد خوش تھی۔

اور تاشفین اس کے چہرے کی خوشی کو بہت اچھے طریقے سے محسوس کر رہا تھا بار بار وہ اس کے لبوں کو چومتا اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

نہ جانے رات کو کتنی دفعہ اس نے تناوش سے کہا تھا کہ وہ اس کے لئے زندگی بن گئی ہے جینے کی وجہ بن گئی ہے وہ صرف اسے اپنا ہی نہیں بنانا چاہتا بلکہ اس کا ہو جانا چاہتا ہے۔

اور حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اس کا ہو چکا تھا۔آج سے نہیں نہ جانے کب سے۔یا شاید وہ ہمیشہ سے تھا ہی اسی کا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آنکھیں کھولو لڑکی ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا وہ اسے ساری رات جگانے کے بعد اب صبح بھی سونے نہیں دے رہا تھا۔

تناوش جب بھی آنکھیں بند کرتی وہ اسے دھمکیاں دینے پر اتر آتا وہ اسے صرف گھور کر رہ جاتی۔بلکہ آج تو اس کی شرارتی نظروں پر وہ اسے گھور بھی نہیں پا رہی تھی۔

تاشفین مجھے سونے دیں پلیز۔۔۔۔۔۔"اسے بہت سخت نیند آ رہی ہے اسی لیے منت بھرے لہجے میں بولی۔

کیا مطلب تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔۔۔۔؟تم اپنے شوہر کی حکم عدولی کرو گی۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

وہ ایک لمحے میں چاہنے والے محبوب سے شوہر بن گیا تھا وہ بھی کوئی معمولی شوہر نہیں بلکہ ظالم اور جابر جو اپنی بیوی کو سونے تک نہیں دے رہا تھا۔

آپ تو بہت ظالم ٹائپ کے شوہر بن رہے ہیں۔رحم۔کریں سرتاج مجھے نیند آرہی ہے۔وہ معصومیت سے بولی۔تو اس کے سرتاج کہنے ہر وہ مزید پاس آیا

چند اتھوری دیر اور جاگو پھر سو جانا۔اس کے سرخ ہوتے عارضوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ منانے والے انداز میں بولا۔

کیا کریں گے جاگ کر اب سو جاتے ہیں نا ہمیں واپس گھر بھی تو جانا ہے وہ پھر سے منت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی ۔

مجھے تمہارے چہرے پر اپنی محبت کے سارے شرم وحیا کے رنگوں کو سمیٹنا ہے۔

میں چاہتا ہوں میں بس تمہیں دیکھتا رہوں اور تم ایسے ہی میرے سامنے رہو۔وہ اسے شدت سے خود میں بھینچتے ہوئے بولا۔

ہاں تو آپ دیکھتے رہیں مجھے میں سو جاتی ہوں اس نے مسئلے کا حل نکالا تو اسنے کندھے اچکا دیے۔

ناٹ آبیڈ آئیڈیا۔۔۔سو جاو میں تمہیں۔دیکھتا رہوں گا۔اس نے کھولے دل سے اجازت دے دی

جب کہ وہ فوراً ہی آنکھیں بند کر گئی تھی لیکن آنکھوں کی پلکوں پر مسلسل حرکت ہو رہی تھی۔

exponovels

وہ اسے محبت پاش نگاہوں سے تکے جا رہا تھا۔ جبکہ لبوں پر مسکراہٹ پھیل رہی تھی اس کے اس طرح سے دیکھنے پر وہ سونے کی کوشش تک نہیں کر پا رہی تھی اس نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا تو تاشفین کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

تاشفین مت دیکھیں نا اس طرح وہ معصومیت کی انتہا کر گئی تھی جبکہ تاشفین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

کبھی کہتی ہو میرے سونے کے بعد دیکھتے رہو کبھی کہتی ہو مت دیکھو ایسے کرو گی تو سچ میں کھا جاوں گا تمہیں۔ اس کا حصار تنگ ہوتا جا رہا تھا جو اس کے لیے خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

سب سے پہلے تو مجھے اپنے حصار سے آزاد کریں ساری رات آپ نے مجھے ایک سیکنڈ نہیں سونے دیا اب میں مزید آپ کی من مرضیاں نہیں چلنے دوں گی وہ نگاہیں چراتے ہوئے بڑی مشکل سے بول پا رہی تھی۔

جان تمہاری جان اتنی سی ہے اور پنگے تم شیر سے لے رہی ہو۔ میری من مرضیاں تو اب ساری زندگی چلیں گی جانو۔ تم بس اپنی خیر مناؤ وہ اس کے دونوں بازوؤں کو قید کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اس پر جھکنے لگا تھا۔

تاشفین نہیں پلیز مجھے نیند۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے الفاظ اس کے لبوں میں قید ہو کر رہ گئے تھے وہ اس کی پکڑ میں پوری طرح سے قید ہو گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تو اتنی پتلی سی ہے۔ کچھ کھائے پیئے گی تبھی تو جان بنے گی۔۔۔ وہاں کچھ کھاتی پیتی نہیں تھی کیا۔۔۔۔۔؟

exponovels

اماں اس کے لیے سوپ بنا کر لے کر آئی تھیں جب کہ وہ ان کے خلوص پر انکار تک نہیں کر پا رہی تھی وہ اتنی محبت سے پیش آ رہی تھیں جیسے وہ سچ مچ میں ان کی بیٹی ہو۔

آنٹی میں بہت کھا چکی ہوں اب اس سے زیادہ نہیں کھا سکتی۔ سچ کہوں تو میں نے اپنی ضرورت سے زیادہ کھایا ہے اتنا کے ہاتھ اب بھی نہیں رک رہے تھے۔

لیکن اب پیٹ کہہ رہا ہے کہ مجھ پر رحم کرو۔ میں نے پھٹنا نہیں ہے وہ شرارت سے انہیں دیکھتے ہوئے بولی اماں بھی مسکرا دیں۔

چل ٹھیک ہے ابھی نہیں کھا سکتی تو نہیں کھا تھوڑی دیر کے بعد کھا لینا یہ تیری صحت کے لئے بہت اچھا ہے کیونکہ جتنی تو ہے تو تو ہوا سے اڑ جائے گی۔

اور رک میں ذرا تیرے شوہر کی خبر لے کر آتی ہوں بیوی بیمار پڑی ہے اور اس نے ایک دفعہ گھر فون کر کے بھی تیرا حال نہیں پوچھا اس کی تو آج میں ٹھیک سے کلاس لوں گی اماں اپنا فون نکال کر چھوٹے کو دینے لگی تھیں تاکہ وہ انہیں کال ملا کر دے سکے۔

اس نے نوٹ کیا تھا کہ اماں کا فون زیادہ تر چھوٹو کے ہی قبضے میں تھا کیونکہ خود تو فون استعمال کرتی ہی نہیں تھیں یہاں تک کہ انہیں اسمارٹ موبائل پر کال ملانے بھی نہیں آتی تھی یہ سارے کام چھوٹو کے تھے اس لئے وہ فون اماں کا کم اور چھوٹو کا زیادہ تھا۔

یہ لیجئے لگ گئی کال اس نے فرمانبرداری سے فون ان کے حوالے کیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم اماں کہیں کیوں فون کیا خیریت تو تھی وہ ضروری میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا اماں کا فون آتے دیکھ کر ایکسیوز کرتا باہر نکلا تھا۔

اس کے لئے سب سے ضروری اس کی اماں تھی باقی سب لوگ بعد میں آتے تھے۔

وعلیکم سلام ہاں بہت ضروری کام ہے اسی لئے تو تجھے فون کیا ہے تجھے کوئی ہوش وحواس ہے یا نہیں کل تیری دلہن اس گھر میں آئی ہے صبح سے بیچاری بیمار ہے اور تو اس کا خیال رکھنے کے بجائے دفتروں کا چکر کاٹ رہا ہے۔

نہ تو تجھے اپنی بیوی کی فکر ہے اور نہ ہی اس کی صحت کا خیال۔اماں تو ہاتھ فون لگتے ہی شروع ہو گئی تھیں جبکہ مائرہ مزے لیتے ہوئے ان دونوں ماں بیٹے کی باتیں سننے لگی۔

یہ ہٹلر صرف باہر شیر تھا۔اماں کے سامنے تو اس کی ایک نہیں چلتی تھی

اماں میں صبح وہیں پر تھا۔جب وہ بے ہوش ہو گئی تھی ڈاکٹر کو میں نے ہی بلایا تھا اس نے جیسے اپنی طرف سے صفائی دی تھی۔

ہاں بیٹا بہت بڑا احسان کر دیا تو نے میری نوکی ذات پر جو ڈاکٹر کو بلا دیا ورنہ تو نے تو مر ہی جانا تھا۔اپنا کام ختم کر کے سیدھا گھر آ۔ورنہ اب میں تیرے دفتر آ جاؤں گی۔

اماں کی دھمکی دینے کا اپنا ہی انداز تھا چھوٹو تو منہ تکیے میں دبا کر کھی کھی کرنے لگا جبکہ دوسری طرف وارق کے لبوں پر بھی مسکان تھی۔

exponovels

نہیں اماں جان آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں میں میٹنگ ختم کر کے گھر ہی آتا ہوں۔

صرف گھر مت آنا آتے ہوئے میری نو کے لیے اسکی پسند کی کوئی چیز لے کر آنا۔

اماں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

چاکلیٹ فلیور کی آئسکریم مائرہ نے ایک ادا سے اپنی فرمائش نوٹ کروائی تھی جب کہ اس کی آواز وہ دوسری طرف سن چکا تھا۔

آئس کریم بول رہی ہے باقی کون سی چاہیے تو چھوٹو سے پوچھ لے۔اماں نے فون چھوٹو کی طرف بڑھایا تھا۔ جسے اس نے فورا تھام لیا۔

بھابھی اور احمد کے لیے چاکلیٹ فلیور اور چھوٹو کے لیے ونیلا۔۔۔۔۔۔ چھوٹو نے ایک سیکنڈ دیر نہ کرتے ہوئے کہا تو مائرہ کھلکھلا کر ہنسی۔

ہاں ان دونوں نمونوں کے چمچے بیچ میں ضرور چلیں گے۔اماں کو ان دونوں کی فرمائش پسند نہیں آئی تھی لیکن مائرہ خوب انجوائے کر رہی تھی۔

تو مونچھڑ اماں کے سامنے بے بس ہے۔اس کا مطلب ہے مجھے اماں کو اپنی سائیڈ کرنا ہو۔گا۔وہ سوچ رہی تھی۔اور پھر اس نے ایک۔ فیصلہ کر لیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ گھر واپس آیا تو اماں اسے باہر صوفے پر بیٹھی نظر آئی وہ بھی ساتھ ہی تھی وہ دونوں پتا نہیں کون سی باتیں کرنے میں مگن تھیں۔

جبکہ چھوٹو بھاگتے ہوئے اس کے ہاتھ سے شاپر لیتا ملازمہ کے حوالے کر چکا تھا۔اور ساتھ میں آرڈر بھی پاس کر چکا تھا کہ ملازمہ کے پاس صرف 2 منٹ ہیں اسے سرو کرنے کے۔

ورنہ وہ شاپر کا لحاظ نہیں کرے گا۔

السلام علیکم اماں۔۔۔۔۔وہ ان کے سامنے بیٹھا کہنے لگا تو اماں نے سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔

یہ مسلمان نہیں ہے۔۔۔۔۔اماں اسے گھورتے ہوئے بولیں تو مائرہ ایک بار پھر سے اپنی ہنسی چھپانے لگی اس نے صرف اپنی ماں کو سلام کیا تھا۔

کوئی بات نہیں اماں یہاں میں نظر نہیں آئی ہوں گی اس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔آج صبح ہی اماں نے اسے آنٹی کہنے پر ٹوکا تھا۔تب سے وہ اس کی بھی اماں بن گئی تھی۔

اللہ اللہ پانچ فٹ دو انچ کی لڑکی اسے نظر نہیں آئی ہو گی۔اماں نے غصہ سے وارق کو دیکھا جبکہ وارق اس لڑکی کو گھور رہا تھا جو ایک ہی دن میں اس کی اماں پر پوری طرح سے قبضہ کیے بیٹھی تھی۔

اماں اب اس کو سلام آپ کے سامنے تو نہیں کر سکتا نہ میاں بیوی کے سلام کرنے کے انداز الگ ہوتے ہیں۔وہ کیا ہے نہ میری بیوی کو سادے سلام پسند نہیں آتے اس نے بے باکی سے جواب دیا۔

exponovels

توبہ کتنا بے شرم ہے ابھی بیوی کو گھر آئے دن نہیں ہوا اور اس کی بے باکیاں شروع ہو گئی ہیں ماں کا تو لحاظ کر اماں ہنستے ہوئے اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئیں۔

جبکہ وہ اسے گھورنے لگی تھی وہ اس سے کس طرح کے سلام کی توقع رکھتی تھی اسے خود بھی سمجھ نہ آیا۔

تو کیا خیال ہے بیگم سلام کیا جائے آپ کو صبح والے انداز میں وہ اسے کچھ یاد دلاتے ہوئے بولا تو مائرہ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے ہونٹوں پر آ رکا تھا۔

یقیناً اس طرح کا سلام تم کمرے میں جا کر لینا پسند کرو گی وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے اسے بھرپور انداز میں سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ فوراً وہاں سے واک آؤٹ کر کے کچن میں چلی آئی تھی۔

یہ میری سوچ سے زیادہ چالاک لڑکی ہے ایک ہی دن میں اماں کو ایسی کیا پٹیاں پڑھائی ہیں۔ کہ بیٹے سے زیادہ انہیں بہو پیاری ہو گئی ہے۔

وہ سوچتے ہوئے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ اس لڑکی کو زیادہ دن تک اپنی ماں کے آس پاس نہیں تک نہیں رہنے دے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ان دونوں کی واپسی بارہ بجے کے بعد ہوئی تھی۔ وہ جتنا جلدی جلدی کرتی رہی تاشفین اتنا ہی لیٹ واپس آیا تھا گھر آتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنا فون اون کیا جہاں پر روز کے بے شمار میسجز تھے۔

کیسے ہو تم۔۔۔۔؟

exponovels

تمہاری مام اب کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟

ان کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔؟

تم ان کا خیال رکھ رہے ہو نا۔۔۔۔۔؟

کب تک آؤ گے۔۔۔۔۔؟

میں تمہیں مس کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔"

اس طرح کے نہ جانے کتنے میسجز تھے۔ جنہیں وہ نظر انداز کرتا کچن۔ کی طرف آیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بیگم صاحبہ کچھ کھانے کو ملے گا یا نہیں۔ کچن سے نوڈلز کی خوشبو آئی تو وہ ادھر ہی آتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھتا سوال کرنے لگا۔

بس دو منٹ میں نوڈلز بن جائیں گے باقی جلدی کچھ نہیں بنے گا تھوڑا سا انتظار کریں وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی تھی اسے گھر آنے کی اتنی جلدی تھی کہ تاشفین کے بار بار کہنے پر کہ انہیں ہوٹل سے کچھ کھا لینا چاہیے اس نے حامی نہ بھری۔ کیوں کہ اسے بہت شرم محسوس ہو رہی تھی۔

اور دوسرا اس نے بہت بھاری ڈریس پہن رکھی تھی اس کے ساتھ وہ کسی پبلک جگہ پر ہر گز نہیں جانا چاہتی تھی۔ اس لئے اس کے ساتھ گھر آتے ہی اس نے سب سے پہلے نوڈلز بنائے تھے کیونکہ تاشفین کو بہت بھوک لگ رہی تھی یہ بات وہ راستے میں بھی اسے دو تین دفعہ بتا چکا تھا۔

exponovels

آپ آفس جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ جلدی جلدی نوڈلز ڈیش میں نکالتے ہوئے بولی۔

تاشفین نے نوٹ کیا وہ اس کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہی تھی اور اگر نظر اٹھا کر وہ اس کی طرف دیکھ لیتی تو اس کا چہرہ شرم و حیا سے سرخ پڑ جاتا۔

کوئی راستہ نہیں چھوڑا تم نے خود سے دور جانے کا یہ من موہنی صورت تو آج چھوڑ کر میں کہیں نہیں جا سکتا وہ اچانک اسے پیچھے سے اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لبوں سے مہر لگانے لگا۔

نوڈلز بن گئے کھا لیجئے نا وہ اس کی پناہوں سے گھبراتے ہوئے بولی۔

کل رات تو اس کی شدتیں سہتے ہوئے اس نے پوری طرح خود کو اس کے حوالے کر دیا تھا لیکن اب اس کی ہر نگاہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی۔

اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ۔۔ وہ مزید بے باک ہوتے ہوئے اسے چھوڑتا کرسی پر بیٹھا اور اگلے ہی لمحے اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنے باہوں میں قید کرتا اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

تاشفین پلیز۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

جانو میرے خیال میں اب یہ پلیز پولیز والے سارے مراحل سے ہم گزر چکے ہیں اب تو ہمیں ایک دوسرے کے مزید قریب ہونا چاہیے۔

exponovels

اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتا وہ گہری سانس لیتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لبوں سے محبت بھری تحریر رقم کرنے لگا اس کی بے باکیاں اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھیں کہنے کو سارے پردے گر چکے تھے لیکن شرم وحیا کے پردے اب تک باقی تھے وہ اس کی بے باکیاں سہہ نہیں پا رہی تھی۔

اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤ اور پھر سونے کے لئے چلی جاؤ میں ڈسٹرب نہیں کروں گا اس کی گردن پر شدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے وہ شرط رکھ رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں بے باکی سے اس کی گردن اور کمر پر گردش کر رہی تھیں۔

جی۔۔۔ہاں میں۔۔۔۔کھلاتی ہوں۔۔۔نا۔۔۔۔"اس نے فوراً حامی بھرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن تاشفین نے بہت صفائی سے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

شرط یہ ہے کہ کھانا تمہیں مجھے اسی طرح سے کھلانا ہو گا شرماتے ہوئے۔۔۔وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا تو تناوش نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

اور اب وہ لرزتے کانپتے ہاتھوں سے اس کے لئے ایک پلیٹ میں نوڈلز نکالتے ہوئے کھلانے کی کوشش کرنے لگی اس کے بے باک ہاتھوں کا لمس اسے بری طرح سے الجھائے دے رہا تھا۔

بڑی مشکل سے اپنے کانپتے ہاتھوں سے نوڈلز کی چمچ اس کے لبوں کے پاس لائی تھی جبکہ اس کی یہ شرم وحیا بری طرح سے مزید شرارتوں پر اکسا رہی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر دوسرے چمچ کے ساتھ اسے کھلانا شروع کر دیا۔

exponovels

میں بعد میں کھاؤں گی وہ جلد سے جلد یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی اسی لئے اس کے ہاتھ سے چمچ منہ میں لینے کے بعد بولی۔

تم یہاں سے تب تک نہیں جاسکتی جب تک میری مرضی نہ ہو اسی لیے بہتر یہی ہے کہ کھانا کھالو ویسے بھی بھوکی کب تک مقابلہ کروں گی۔ وہ۔ زومعنی انداز میں اس کے لیے ایک اور چمچ تیار کر چکا تھا اور اس دفعہ اس نے مزاحمت نہ کی تھی۔

اس کی سوچ تھی کہ اسے کھانا کھلانا پانچ منٹ کا کام ہو گا وہ اپنے بیس منٹ یہاں برباد کر چکی تھی صرف اس کی باتوں سے گھبراتے ہوئے اور آخر اس نے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے اس کے لبوں سے لگایا۔

جواد دھا پینے کے بعد وہ اسے پینے کے لئے دے چکا تھا وہ اسے کھانا کھلانے کے بعد اس کی گود سے اٹھنے ہی لگی تھی جب اچانک وہ اسے اپنی باہوں کے حصار میں قید کرتا اٹھاتے ہوئے بیڈ روم میں لے جانے لگا۔

تاش۔۔۔۔فی۔۔۔ن۔۔۔۔۔۔"اس کی اس حرکت پر وہ گھبرا کر رہ گئی تھی جبکہ اس کے لبوں سے اپنا ٹوٹا پھوٹا نام سن کر وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

اور اپنے پیر سے دروازے کو بند کرتا اس کے ساتھ ہی بیڈ پر آگیا اور اس کی ساری مزاحمتی ساری شرم وحیا اس کی پناہوں میں ہی کہیں قید ہو کر رہ گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بہو کہہ رہی ہے کہ وہ اپنا کوئی کپڑا ساتھ لے کر نہیں آئی۔ وہ یہ بھی بتا رہی تھی تو نے اس کے کوئی بھی کپڑے ساتھ نہیں آنے دیے کیونکہ تم نے اس کو کہا تھا کہ تو اسے سارے نئے کپڑے دلائے گا

اسی لئے آج رات کو تو اسے اپنے ساتھ باہر لے کر جائے گا اور اسے شاپنگ کروائے گا۔

اماں رات کو شاپنگ پر کون جاتا ہے۔۔۔۔۔۔؟ صبح چلا جاؤں گا میں۔۔۔

وہ اپنے باپ کے ساتھ اسٹڈی روم میں بیٹھا نہ جانے کون سی میٹنگ پر ڈسکس کر رہا تھا۔

بیٹا شادی کرتے ہوئے خیال نہیں آیا کہ دن میں کرنی ہے یا رات میں۔ جو کہا ہے وہ کر بہو کو لے کر جا اور اسے اچھی سی شاپنگ کروا۔

بیچاری صرف اس لئے اپنے کپڑے لے کر نہیں آئی کیونکہ تجھے اس کے کپڑے پسند نہیں تھے میں کہتی ہوں ایسی بھی کون سی قباحت تھی اس کے کپڑوں میں جو تو اس کا بیگ وہاں باہر سڑک پر پھینک آیا۔

اب بیچاری کو رات کو پہننے کے لئے آرام دہ کپڑے بھی نہیں ہیں وہ تو میں نے ایک سوٹ بنوا کے رکھا تھا اپنی بہو کے لیے بیچاری اتنی گرمی میں صبح سے وہی سوٹ پہن کے گھوم رہی ہے۔

اور ایک تو ہے جو احساس ہی نہیں اگر اسے لے ہی آیا ہے تو ٹھیک سے اپنی ذمہ داری نبھا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اس کا انداز کافی سخت تھا۔

بیگم آپ زرا ذرا سی بات پر اسے کیوں ڈانٹ رہی ہیں لے جائے گا شاپنگ پہ آپ رات کے لیے تناوش کا کوئی جوڑا دے دیں۔ ابراہیم صاحب نے کچھ کہنا چاہا

exponovels

آپ تو رہنے دیجئے ابراہیم صاحب ایک تو بیٹا شادی کر کے گھر آ گیا مجال ہے جو آپ نے ایک سوال بھی پوچھا ہو اور اوپر سے اب وہ اپنی بیوی کی ذمہ داریاں ٹھیک سے نبھا تک نہیں رہا اور آپ اسے شہ دے رہے ہیں۔

اور تناوش کے کپڑے کیوں پہنے گی وہ اس کا سر کا سائیں اس کے ساتھ ہے۔دو دن کی دلہن ہے وہ کیوں پہنے اس کی اترن لوگوں کی باتیں سننے کے لیے۔۔۔۔۔۔؟اماں کو غصہ آ گیا تھا۔

میں یہ سب کچھ بالکل برداشت نہیں کروں گی ابراہیم صاحب خبردار جو میری بہو کے معاملے میں اس نے ذرا سی لاپرواہی کی۔بے چاری بن ماں باپ کے بچی ہے

بچاری ایک تو اس ماحول میں ٹھیک سے رہ نہیں پا رہی اور اوپر سے اس کے سر تاج کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

اور اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے آپ سے ولیمہ رکھنے کی بات کی تھی نہ اب ان کی توپوں کا رخ ابراہیم صاحب کی طرف تھا جبکہ وارق نے پتلی گلی سے نکلنا بہتر سمجھا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب اس کے باپ کی خیر نہیں اس کا باپ بچارا تو کبھی بھی بیگم کے سامنے آواز اٹھا ہی نہیں پایا تھا ۔گھر میں ہمیشہ سے اماں کی ہی چلتی رہی تھی اور آگے بھی ان کی ہی چلنی تھی۔

باہر کے معاملات مرد کس طرح سے سنبھالتے ہیں انہیں کوئی واسطہ نہ تھا لیکن اپنے گھر کے سکون پر وہ کسی طرح کا کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھیں۔اور یہ بات ابراہیم صاحب بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے بلکہ انہیں حق پر بھی سمجھتے تھے۔اسی لئے کبھی آگے سے بحث بھی ن

exponovels

وہ کمرے میں آیا تو مائرا بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس کی لمبی سی فراک ادھی بیڈ پر نیچے پھیلی ہوئی تھی جب کہ احمد اس سے انگلش پڑھنے میں مصروف تھا۔

ارے یہ تو اتنا آسان تھا اور مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا آپ کو پتہ ہے بھابھی جان یہ ٹیوشن ٹیچر ہے نا اس کو خود ہی کچھ نہیں آتا احمد نے ٹیچر کی سمجھ نہ آنے کا رزلٹ نکالا تھا۔

نہیں احمد ایسا نہیں کہتے۔ ہو سکتا ہے تمہیں ان کا طریقہ سمجھ میں نہ آتا ہو۔

اب یہ والا گراف میں تمہیں سمجھاتی ہوں۔ وہ اس سے کتاب دوبارہ لیتے ہوئے کہنے لگی تو احمد بھی خوشی سے سمجھنے لگا

۔

جب کہ پاس بیٹھا چھوٹو بھی پڑھائی پر توجہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

چھوٹو کو اپنی ون کلاس کی ساری کتابیں بہت اچھے طریقے سے یاد تھیں۔

کیونکہ اصل میں چھوٹو احمد کے لئے ایک گفٹ ثابت ہوا تھا وہ اس کا کھلونا تھا وہ ہر وقت چھوٹو کے ساتھ رہتا تھا۔

یہاں تک کہ وہ سکول سے آنے کے بعد اسے اپنی کتابیں پڑھایا کرتا تھا جس کی وجہ سے اتنی سی عمر میں ہی چھوٹو نا صرف لفظوں کی پہچان سیکھ گیا تھا یہاں تک کہ وہ ٹو تھری کلاس کے رٹے ہوئے سبق بھی سنا لیتا تھا۔ اور اپنی ون کلاس کی ساری کتابوں کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا۔

ٹیچر نے جب اس کی ذہانت دیکھی تو انہوں نے اس کا ٹیسٹ لینے کے بعد اسے تھری کلاس میں ایڈمیشن دلوانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن وارق نے انکار کر دیا کیونکہ آگے جا کر یہی پڑھائی اس کے لئے بوجھ بن سکتی تھی۔

exponovels

اس کا چھوٹا سا ذہن ہر چیز کو رٹے ہوئے تھا۔اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ ہر چیز کو سمجھتا تھا اس کی عمر کے لحاظ سے وہ جس کلاس میں تھا بالکل ٹھیک تھا

ہاں لیکن وارق کو اپنے چھوٹے بھائی پر فخر تھا جو ہر چیز کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ جاتا تھا اور شرارتوں میں تو اس کا کوئی ثانی تھا ہی نہیں اور اوپر سے ظلم یہ کہ وہ شکل میں بلا کی معصومیت رکھتا تھا۔

جبکہ احمد آٹھویں جماعت کا اچھا خاصا لائق بچہ تھا لیکن وہ نویں۔میں چڑتے ہی اس کی ساری لائقنیس دم توڑ گئی تھی۔

اسی لئے وارق نے اس کے لئے ٹیوشن کا انتظام کروایا تھا لیکن اسے اپنی ٹیچر کی بھی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی وہ انگلش میں حد درجہ کمزور تھا۔

اسے وقت ملتا تو وہ خود ہی اسے پڑھانے بیٹھ جایا کرتا تھا اور کبھی کبھار ٹیسٹ لیتا اور پھر بعد میں اس کی خوب درگت بناتا۔

لیکن اب احمد کو اس سے اچھے طریقے سے ہر چیز کو سمجھتے دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی۔

شکر ہے کوئی تو تھا جس کی سمجھ احمد کو آ رہی تھی۔

پانچ منٹ میں نیچے آ جاؤ اماں کا حکم ہے کہ تمہیں شاپنگ پر لے کر جانا ہے وہ دروازے سے ہی کہتا پلٹ گیا تھا جبکہ اس نے ایک نظر احمد کو دیکھ کر اشارہ کیا۔

میں نہیں میرا ٹیسٹ ہے کل سکول میں۔

جا چھوٹو بھابھی کو نیچے چھوڑ کر احمد نے چھوٹو کو آرڈر پاس کیا۔

exponovels

ڈیر نمونو میرا مطلب ہے نگینو مجھے اتنا ڈر نہیں لگتا کہ میں نیچے نہ جا سکوں اپنے ساتھ چلنے کی بات کر رہی ہوں۔

تو میں۔ہوں نا بھابھی جان آپ کے ساتھ چھوٹو نے فوراً آفر کی۔

ہائے میرا پیارا شہزادہ۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے خوشی سے بولی تھی کیونکہ اس مونچھڑ کے ساتھ اس کا اکیلے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

چھوٹو کہاں جا رہا ہے تو اماں ہاتھ میں دودھ کے گلاس لیے کچن سے نکلتے ہوئے چھوٹو کو دیکھنے لگیں جو مائرہ کی انگلی تھامیں اسے باہر لے جا رہا تھا۔

شوپنگ پر۔۔۔۔۔۔۔اس نے بڑی معصومیت سے جواب دیا تھا۔

نہیں تو کہیں نہیں جا رہا ہے چل یہ دودھ کا گلاس پکڑ اور ایک ہی سانس میں ختم کر اور سونے کے لئے نکل جا۔ابھی آٹھ بجنے والے ہیں صبح اسکول جانا ہے تو نے۔

اماں نے فوراً اس کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا۔

اماں یہ میرے ساتھ جائے گا نہ ہم جلدی واپس آ جائیں گے اس نے چھوٹو کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ اداس ہو رہا تھا۔

ارے میری شہزادی تو بھی جھلی ہے شوہر کے ساتھ پہلی دفعہ گھر سے باہر نکل رہی ہے تو اکیلی جانا ہو سکتا ہے تو جلدی آنے کی کوشش کرے چھوٹو کی وجہ سے۔

exponovels

لیکن وہ جلدی نہ آنا چاہے بیٹا کچھ معاملوں میں شوہر کی بات ماننی پڑتی ہے اس کے جذبات کو سمجھنا پڑتا ہے۔

اور سن زرا شوخ رنگ کے کپڑے لے کر آنا۔ تیری کھلتی ہوئی رنگت پر شوخ رنگ بہت سجیں گے اور ویسے بھی اب تو شادی شدہ ہے تو تجھے اسی حساب سے کپڑے بھی پہننے ہوں گے۔

اور صرف کپڑے اٹھا کے مت لے آنا وہ لڑکیاں لگاتی ہے نہ لالی پوڈر وغیرہ وہ بھی سب کچھ لے کر آنا تجھے تو یہ سب پتہ ہی ہو گا تو آج کل کی لڑکی ہے۔

ہر چیز لانا یہ محلہ ہے نہ یہاں سب کو آہستہ آہستہ خبر لگ رہی ہے کہ حویلی میں نئی بہو آئی ہے۔

تو اب لوگوں کا آنا جانا بنا رہے گا تو تجھے ہر چیز کا خیال رکھنا ہو گا اب جا لیٹ ہو رہی ہے۔ تو وہ چھوٹو کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اس کے کمرے کی طرف لے جانے لگیں۔

جب کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کہہ پائی تھی اسے چھوٹو کے ساتھ جانا ہے۔

یا اللہ آپ نے اس مونچھڑ کو میری زندگی میں بھیجا ہی کیوں پتا نہیں میرے کون سے گناہ کی سزا ہے۔

لیکن اللہ جی میں تو اتنی کیوٹ ہوں میں نے تو کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں تو یہ کیوں میرے گلے پڑ گیا ہے اور اماں بیچاری ہمارے رشتے کو کیا کیا سمجھے جا رہی ہیں۔

وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھانے لگ گئی تھی حالانکہ اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا اس کے ساتھ کہیں بھی جانے کا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اس کی آنکھ کھلی تو تاشفین کہیں پر نہیں تھا رات اس نے اسے پھر سے بہت ستایا تھا پر سوں رات سے آج صبح تک کا وقت کس طرح سے گزرا اسے پتہ ہی نہ چلا تھا وقت جیسے پر لگائے گزر رہا تھا۔

اللہ جی کتنی دیر ہو گئی تاشفین ناشتہ کر کے بھی نہیں گئے وہ فورا اٹھ کر باہر آئی تھی دروازہ چیک کیا تو وہ لاک تھا۔ وہ پر سکون ہو کر واپس مڑی تو دیکھا

گھر بھی کافی حد تک صاف تھا وہ کچن کی طرف آئی۔ تو اس کا ناشتہ بھی سامنے ہی رکھا ہوا تھا۔

جبکہ باقی سارے برتن وہ دھو کر گیا تھا اگر اس نے اسے ساری رات تنگ کیا تھا تو صبح اس کے آرام کے خیال سے اس کے سارے کام بھی کر گیا تھا۔

اس کے لبوں پر شرمگی سی مسکراہٹ نے جگہ بنائی تھی۔ تاشفین ضرورت سے زیادہ ہی اس کا خیال رکھنے لگا تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھائے اور اپنے لئے بنائے گئے اس کے ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے لگی دو دن سے وہ کالج نہیں جا رہی تھی کل اس کا پکا ارادہ تھا کالج جانے کا۔

اس کا دل چاہ رہا تھا تائی امی سے بات کرنے کا انہیں اپنے دل کی کیفیت بتانے کا لیکن اسے اپنے موبائل کے ساتھ مسئلہ اب تک سمجھ نہیں آیا تھا اور تاشفین کو یہ چیز پسند بھی نہ تھی اور وہ ابھی ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی تھیں جو تاشفین کو پسند نہ ہو۔ اور اسے اس کی فیملی سے مزید بد گمان کر دے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

مائرہ باہر آئی تو وہ اپنا فون کان کے ساتھ لگائے چہل قدمی کرنے میں مصروف تھا اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ اپنی کال ختم کرنے لگا۔

میری امی کو کون سی پٹیاں پڑھائی ہیں تم نے جو وہ تمہارے علاوہ اور کچھ سننا پسند ہی نہیں کر رہیں۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا اس سے پوچھنے لگا۔

تعویذ کروائے ہیں میں نے۔اثر تو دکھانا شروع کریں گے ہیں نا۔۔۔۔اس نے بڑے فخریہ انداز میں بتایا تھا وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

میرے سوالوں کا سیدھا سیدھا جواب دیا کرو۔

پہلے سوال سیدھے کرو۔وہ دوبدو بولی

تمہاری اس چلتی زبان کو دو منٹ میں بریک لگا سکتا ہوں میں وہ دھمکانے لگا تھا۔

ہاں بھئی نکالو ریوالور ڈرانا شروع کر دو۔وہ اکتائے ہوئے میں لہجے میں بولی۔

بیویوں کی زبان ریوالور سے نہیں بند کی جاتی تم جانتی ہو میں کس طرح تمہاری زبان بند کر سکتا ہوں یقیناً اس نے صبح والی حرکت کی طرف اشارہ کیا تھا

خبردار جو تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی میں صبح سے کُلیاں کر کر کے مر رہی ہوں۔اس نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ جماتے ہوئے کہا۔

exponovels

کُلیاں کر کے مر رہی ہو کا کیا مطلب ہے میں نے کیا کوئی جراثم تمہارے اندر انجیکٹ کر دیے ہیں۔وہ گھورتے ہوئے بولا تھا اسے اس جواب کی امید ہر گز نہیں تھی۔

تم کیا کوئی جراثم انجیکٹ کرو گے تم تو خود جراثم ہو دور رہو مجھ سے مونچھڑ کہیں کے وہ جو آج اسے خود سے تمیز سے بات کرنا سکھانے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا اس کے اس لقب پر سمجھ ہی نہ پایا کہ کیا جواب دے۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ خود سے مٹھیاں بھیجے اسے ختم کر دینے کے مقام پر تھا۔

آج تک کسی نے مجھ سے اس طرح سے بات کرنے کی ہمت نہیں کی۔

دیکھ لی میری ہمت۔۔۔۔؟وہ پر سکون انداز میں اس سے سوال کرنے لگی۔

وارق نے کہاں آج تک کسی کی اتنی بد تمیزی برداشت کی تھی جو اس کی کرتا دل تو چاہ رہا تھا لگا دے ایک کان کے نیچے لیکن وہ پہلے بھی عورت پر ہاتھ اٹھانے جیسا گناہ کر چکا تھا۔

اس دن بے اختیاری میں نہ جانے کس طرح اس نے اس پر ہاتھ اٹھا دیا تھا۔جس کا بعد میں اسے بہت ملال رہا۔اس وقت اسے اپنی بہن کا گھر ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا اس دن وہ خود بھی نہیں جانتا تھا وہ کیا کر چکا تھا لیکن بعد میں وہ اپنی اس غلطی پر بہت پچھتایا تھا۔

اس کی ماں نے اس کی ایسی تربیت تو نہ کی تھی کہ وہ کسی لڑکی پر ہاتھ اٹھاتا لیکن اب یہ لڑکی حد سے گزرنے لگی تھی۔

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میری ماں کی سپورٹ پا کر تم اپنی من مرضیاں کرو گی تو ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا یہ گھر میرا ہے اور یہاں ہمیشہ سے میری چلتی آئی ہے۔

exponovels

یہ مت سوچنا کہ تم میری ماں کو بے وقوف بنا پاؤ گی فی الحال وہ تمہارے اصل چہرے سے واقف نہیں ہیں۔

جس دن انہیں پتہ چلا نہ کہ تمہاری حقیقت کیا ہے تو پھر اپنا حال دیکھنا انہیں بس یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ تناوش کا گھر توڑنے والی تھی۔

وہ مجھ سے اتنی محبت نہیں کرتی جتنی تناوش سے کرتی ہیں یہ بات تم اپنے دماغ میں محفوظ کر لو ان کی کوئی بیٹی تھی نہیں

اسی لیے تناوش کو انہوں نے اپنی بیٹی بنا کر پالا تھا اگر بات اس پر آئی نہ مائرہ بی بی تو میرا لحاظ بھی نہیں کریں گیں تم تو پھر آج کی آئی ہو۔

وہ جیسے تناوش کی اہمیت بتا رہا تھا ایک لمحے کے لیے مائرہ کو بھی یہ سوچ کر عجیب لگا کہ اس سے اتنی محبت جتانے والی عورت اگر اس کے خلاف ہو گی تو۔۔۔۔؟

لیکن ان کا بیٹا بھی تو غلط تھا اور وہ کہیں پر بھی غلط نہیں تھی تو اسے کیسا ڈر۔

اس نے ایک لمحے میں اپنا کونفیڈنس بحال کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

اپنی اماں کو میرے بارے میں کچھ بھی بتانے سے پہلے اپنے کرتوت بھی بتانا۔یقیناً انہوں نے تمہاری تربیت ایسی تو نہ کی ہو گی کہ تم ایک لڑکی کو اغواء کر کے اسے زبردستی اپنے نکاح میں شامل کر کے یہاں آئے اور پھر اسے بات بات پر جھوٹ بولنے پر مجبور کرو۔

exponovels

وہ اسے دیکھتے ہوئے بہت گہری بات کر رہی تھی اس دفعہ سوچنے کی باری وارق کی تھی لیکن وہ فضول سوچ کو جھٹکتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

لیکن اس لڑکی کا کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا ورنہ یہ اس کیلئے مزید مصیبت کھڑی کر سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اوتعیش بے بی آئی مس یو سو مچ اس نے اپنے آفس میں قدم رکھا تو روز کو وہاں پایا۔

اس کا ارادہ پہلے ہسپتال جا کر روز کے بارے میں پتہ کرنے کا تھا لیکن اسے یاد آیا کہ وہ اس نے کل ہی ہسپتال سے ڈسچارج ہو جانا تھا۔

سارا دن آفیس میں گزارنے کے بعد شام کو واپسی پر وہ روز سے ملنے جانے والا تھا لیکن روز کو یہاں دیکھ کر اسے حیرانگی کا جھٹکا لگا تھا وہ کافی جلدی واپس جوائن کر چکی تھی۔

کیا ہوا مجھے دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جب کہ وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گیا۔

نہیں روز آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے خوشی کیوں نہیں ہو گی بلکہ آپ کو واپس آفیس میں دیکھ کر کم از کم یہ تو محسوس ہوا کہ آفس کی رونق واپس لوٹ آئی ہے۔

اس نے لمحوں میں اسے خوش کر دیا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ قہقہ لگاتی اس کے ساتھ اس کے کیبن میں داخل ہوئی تھی۔

exponovels

اوراب وہ جانتا تھااسے سارادن اسی کے ساتھ گزارنا ہو گا جو وہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اپنی مجبوری کا بھی وہ کیا کر سکتا تھااسی لئے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے وہ اس سے باتیں کرنے لگا لیکن اپنے فون پر آتے تناوش کے میسج نے اسے بتادیا تھااس کی بیوی حسین خوابوں سے جاگ آئی ہے۔

اس نے کچھ لمحوں کے لیے روز کو پوری طرح نظرانداز کر دیااس کے سوالوں کا جواب وہ ہاں ہوں میں دیتا وہ تناوش کو تنگ کرنے میں مصروف تھا۔

وہ جو اس کے سوال کا جواب دینے میں ذرا سی دیر کرتی وہ غصے سے بھرپور ایموجیز اسے بھیج کر ڈرانا شروع کر دیتا تھا۔

شاید روز نے بھی اس لئے غیر دلچسپی کو محسوس کیا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے سامنے اس سے باتیں کر رہا تھااس کے لیے یہی کافی تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے اسے خوب تنگ کیا تھا بلکہ وہ اسے چار پانچ گھنٹوں تک تنگ کرتی رہی۔

کچھ بھی لیتی تو کہہ دیتی کہ اماں نے کہا ہے یہ بھی لے کر آنا محلے کی عورتیں باتیں کرتی ہیں۔

اماں نے کہا ہے کہ وہ بھی خریدنا تم نئی نویلی دلہن ہو تم پر یہ چیز جچتی ہے اس نے وارق کو کچھ ہی لمحوں میں زچ کر دیا تھا۔

وہ بڑی مشکل سے اس کے ساتھ ہی چلتا اس کی فضول باتوں کو مجبوری میں سہے جا رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے اکیلا چھوڑ کر چلا جائے لیکن یہ ممکن نہیں تھا وہ اس کی عزت تھی۔

exponovels

اور رات کے اس اندھیرے میں وہ اپنی عزت کو کسی مال میں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

ہاں لیکن وہ اس کی فضول باتوں اور فضول حرکتوں سے بہت تنگ آ چکا تھا یہاں تک کہ واپسی پر اس کی آئسکریم کی ضد نے اچھا خاصا جھنجھلا کر رکھ دیا تھا وہ بچوں کی طرح ضد پکڑ کر بیٹھ گئی تھی اور وہ جلد سے جلد گھر واپس جانا چاہتا تھا۔

اس کی اونچی اونچی آواز میں دھاڑیں مارنے پر گاڑی کو بریک لگانے پر مجبور ہو گیا۔

اور پھر اس کی پسند کی آئسکریم لا کر اسے دی جسے کھانے کے بعد گھر جانے کو تیار ہوئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج سنتے ہیں آئی ایم ریلی سوری میں نے آپ کو اتنا تنگ کیا۔

لیکن بیوی تو اپنے شوہر کو تنگ کرتی ہے بلا اور کسے کرے گی۔

وہ اس کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتی اپنی ایکٹنگ کے جوہر دکھا رہی تھی کیونکہ اماں اب تک جاگے ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

اور ان دونوں کو ایک ساتھ اندر آتے دیکھ ان کی نظر اتار کے اپنے روم میں بھیج چکی تھیں۔

ساتھ ہی ساتھ واوق نے ان سے کہا تھا کہ اگر اسے شاپنگ پر جانا ہو تو آپ کے ساتھ جائے گی مجھے اس نے بہت تنگ کیا ہے۔

exponovels

اس پر اماں نے کہہ دیا بیوی اپنے شوہر کو تنگ نہیں کرے گی تو اور بھلا کسے کرے گی جس پر مائرہ کو تو مزید شہہ مل گئی تھی اسی لیے وہ کمرے میں آنے تک اسے چھیڑتی رہی۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی اس نے اچانک مائرہ کو پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا وہ جو اس افتاد کے لیے تیار نہ تھی اس کے چوڑے سینے سے ٹکرائی تو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ کہ اسے اچانک ہوا کیا ہے۔

لیکن وہ اسے کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بنا اس کے لبوں پر اپنا پر شدت لمس چھوڑتا اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے چکا تھا انداز میں بلا کی شدت تھی جیسے اس سے اس کی باتوں کا انتقام لے رہا تھا۔

اب کیا ساری رات کُلیاں کرنے میں گزارو گی وہ اپنی مونچھوں کو اس کی شفاف گردن پر رگڑتا اس کے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑا گیا تھا۔

ویسے شوہر اپنی بیوی کو ہی تو کس کرتا ہے اور بھلا کسے کرے گا۔

اماں نے تمہیں اب تک یہ تو سکھایا ہی ہو گا نہ کہ شوہر کو خوش کس طرح سے کیا جاتا ہے وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا اور مائرہ بیچاری گھبراتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم اٹھانے لگی وہ آہستہ آہستہ الٹے قدم چلتی بیڈ پر جا گری تھی۔

دیکھو تم۔۔۔۔دور د۔۔۔۔ور۔۔۔۔ہو مجھ۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔اور پاس آنے کی۔۔۔۔کوشش کی تو۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

تو۔۔کیاوہ اچانک اس کے اوپر سایہ بناتااس کے ایک ہاتھ کو اپنے قبضے میں لیتادوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کرتا اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

دونوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے کے ساتھ مچل رہی تھی

اس کا پراسرار انداز اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا وہ اس کے مذاق کو ضرورت سے زیادہ سیریس لے چکا تھا۔

دیکھو میں مذاق کر رہی تھی خدا کے لیے چھوڑ دو۔

میں آئندہ ایسا کچھ نہیں کروں گی اسے ایک بار پھر سے اپنے لبوں پر جھکتے پا کر وہ منت بھرے لہجے میں بولی لیکن وارق جیسے اپنے ہوش میں ہی نہ تھا اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اسے دوسری دفعہ بے بس کر کے شدت سے بھرپور لمس چھوڑا تھا۔

جب کہ وہ اس کی اگلی حرکت پر پھڑ پھڑا کر رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس کی مضبوط گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔جبکہ وہ اس کے لبوں پر جھکا اس کے سارے رائے فرار بند کر چکا تھا۔

وہ اس کی پناہوں میں بے بسی ہو گئی تھی۔جبکہ وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کی آنکھوں کی نمی کو دیکھ رہا تھا

پلیز چھوڑ دو مجھے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

جب کے اس کے منت بھرے انداز پر وارق کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

exponovels

کیا ہوا ڈارلنگ تمہاری آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے یار تم تو میری بیوی ہو میں تم پر ہر طرح کا حق رکھتا ہوں۔ اور ویسے بھی ہم پاکستانی مردوں کو تم بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو۔ باقی ساری باتیں بعد میں حق پہلے آتا ہے ۔یقیناوہ کل والی بات کا انتقام لے رہا تھا۔

دیکھو پلیز مجھے چھوڑ دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے نہ تو تم مجھے پسند کرتے ہو اور نہ ہی میں تمہیں۔ ہم دونوں صرف پچھتائیں گے اس طرح کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر نہ تو میں تمہارے معیار پر پوری اترتی ہوں اور نہ ہی تم مجھے پسند ہو۔ وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔

اور تم کبھی میرے معیار پر پوری اتر بھی نہیں سکتی تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رشتہ بنانا چاہتا ہوں ۔۔۔۔؟ یہ سب کچھ کرنے کے لئے تم مجھے مجبور کر رہی ہو مائرہ بی بی۔

مجھے تم میں ایک ذرا سی بھی دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر تمہیں سیدھا کرنے کے لئے مجھے یہ کرنا پڑا تو اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ وہ پر سکون انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ وہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔

رونا دھونا بند کرو ٹھیک ہے میں تمہیں چھوڑ دوں گا لیکن اس کے بدلے تمہیں میری کچھ باتیں ماننی پڑے گی یہ وہ شرط رکھ رہا تھا۔

مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے وہ اس کی بات مکمل سنے بنا بولی۔

تم مجھے تم کہہ کر نہیں بلاؤ گی۔ تمہاری کسی طرح کی بدتمیزی کو میں برداشت نہیں کروں گا۔

exponovels

اس کے علاوہ بھی تمہیں میری ساری باتیں ماننی پڑے گیں۔ورنہ تمہاری ایک بغاوت مجھے تمہارے ساتھ کچھ بھی کرنے پر اکسا سکتی ہے اور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم طلاق کے بعد یہاں سے ویسے ہی جاؤ جیسے آئی ہو۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ مائرہ اس کی ساری باتوں کو غور سے سنتے صرف ہاں میں سر ہلا گئ۔

ٹھیک ہے میں تمہاری ساری باتیں مانوں گی لیکن پلیز یہ مت کرو۔وہ اس کے برہنہ سینے سے نگاہیں چراتے ہوئے بولی تھی۔

جبکہ وہ جیسے اس کے ساتھ اپنا معاہدہ کر کے اس پر یقین کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا اسی لئے اس کے بازو آزاد کرتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اپنی شرٹ اس کے قریب سے اٹھاتے ہوئے واش روم میں بند ہو گیا جبکہ مائرہ تیزی سے بیٹھتے اٹھتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو مائرہ کو کافی خوفزدا سا صوفے پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

تم وہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔؟

دیکھو لڑکی اس طرح کے ڈرامے میں برداشت نہیں کر سکتا یہاں بیڈ پر آ کر سوو۔اگر میں تمہارے ساتھ کچھ کرنا چاہوں نا تو یہ فاصلہ مجھے روک نہیں سکتا اس نے صوفے سے لے کر بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فاصلے کو ناپا تھا

۔

exponovels

اس وقت بھی میں نے تمہیں اپنی مرضی سے آزاد کیا ہے اگر چاہوں تو تمہارے ساتھ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا ہوں اور یہ مت سوچنا کہ یہ بات یہیں پر ختم ہو جائے گی اب سے تمہیں میری مرضی کے مطابق رہنا ہو گا اگر تم نہیں چاہتی کہ یہ رشتہ آگے بڑھے تو تمہیں میری ہر بات ماننی پڑے گی۔

ورنہ میں نے شادی اپنی اماں کی پسند سے کرنی تھی اور میری اماں کو تم بھی کافی پسند ہو اس نے ذو معنی انداز میں کہتے ہوئے اپنی جگہ سنبھالی تھی۔

لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اٹھو وہاں سے اور یہاں آ کر لیٹو اس نے اب تک اسے وہیں بیٹھے دیکھ کر ذرا سختی سے کہا تو مائرہ نا چاہتے ہوئے بھی صوفے سے اٹھ کر بیڈ کے پاس آئی۔ جبکہ وہ بیڈ پر لیٹا ہوا اس کی جانب سے کروٹ لے چکا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر اس کو کروٹ لئے دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے بیڈ پر بیٹھ گئیں اس نے غیر محسوس انداز میں اپنے اور وارق کے بیچ میں تکیہ کی دیوار قائم کرتے ہوئے اس نے اپنا سر تکیے پر رکھا تھا جبکہ نگاہیں اب تک اس کی پیٹھ پر ہی تھیں۔

وہ بالکل بیڈ کے دوسرے کونے میں جا کر سو رہی تھی کہ اس کے زرا سا حرکت کرتے ہی وہ یہاں سے بھاگ نکلے گی جبکہ وارق اس کے ڈر سے کافی محظوظ ہو رہا تھا وہ دوسری طرف کروٹ لیتے ہوئے بھی شیشے میں اس کی ساری حرکتوں کو نوٹ کر رہا تھا۔

exponovels

جبکہ اپنے چہرے پر آنے والی بے ساختہ مسکراہٹ کو روکتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے لائٹ آف کر دی تھی۔اس کی لائٹ آف کرنے پر مائرہ کی طرف تھوڑی سی حرکت ہوئی تھی لیکن پھر وہ پر سکون ہو گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

آ گئے آپ میں کب سے آپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی وہ دروازہ کھولتے ہوئے خوشی سے کہنے لگی۔

تم میرا انتظار کر رہی تھی ہائے میں خوشی سے پاگل ہی نہ ہو جاؤں وہ اسے ایک جھٹکے میں اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے بولا۔

اللہ اللہ تاشفین کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کی باہوں سے آزاد ہونے کے لئے پر تولنے لگی۔

پاس نہیں آنا تھا تو انتظار کیوں کر رہی تھی وہ بدمزہ ہوتے ہوئے بولا۔

کیونکہ میں نے آپ کا پسندیدہ پیزا بنایا ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

تم سے زیادہ مجھے کچھ بھی پسند نہیں وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

جب کہ اس کا یہ عمل اتنا بے ساختہ تھا کہ وہ پیچھے ہٹ ہی نہ پائی لیکن اس کی حرکت کے بعد اسے گھورتی ضرور رہی ۔لیکن سامنے بھی ڈھیٹوں کا سردار تھا جس پر اس کے گھورنے کا کوئی اثر نہ ہوا

کیا ہوا بے بی ایک اور چاہیے۔۔۔۔۔؟وہ بڑی معصومیت سے دوبارہ سے اس کے قریب ہونے کی کوشش کرنے لگا جب کہ وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کر چکی تھی۔

exponovels

جی نہیں ہر گز نہیں کچھ نہیں چاہیے مہربانی کریں مجھ پر وہ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی تھی۔ جبکہ وہ دروازہ بند کرتا مسکراتے ہوئے اس کے پاس آتا اور اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار بناتے ہوئے اسے کام کرتے دیکھنے لگا۔

کیسا گزرا آپ کا آج کا دن۔۔۔۔۔؟ کیا کیا کیا آپ نے سارا دن۔۔۔۔؟

اس کی سانسوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ غیر محسوس انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یہ کیا طریقہ ہے تم یہاں میرے پاس رہ کر بھی تو یہ سارے سوال کر سکتی ہو ناوہ ایک جھٹکے میں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ہاں تو قریب ہی تو ہوں آپ کے بتائیں کیسا گزرا آپ کا دن اسے خود کو گھورتے پا کر وہ کچھ گھبرا کر اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگی۔

بہت بور نگ بہت فضول تمہارا چہرہ نہیں دیکھا سارا دن تو خود ہی سوچ لو کیسا گزرا ہو گا۔ وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے لاڈ سے بولا جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دی تھی۔

چلیں کوئی بات نہیں اب تو آپ نے مجھے دیکھ لیا تو آپ کا دن اچھا ہو گیا ہو گا نہ وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولی

۔

ہاں دن تو اچھا ہو گیا ہے میرا لیکن میں اس کو اور اچھا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم تھوڑا سا تعاون کرو تو۔۔۔ وہ زو معنی انداز میں اس کی طرف جھکا تھا۔

exponovels

جائیں جا کر فریش ہوں۔رومانس کے علاوہ کچھ سوجتا بھی ہے یا نہیں آپ کو وہ اس کا رخ کمرے کی طرف کرتے ہوئے بولی۔

نہیں۔۔۔۔جواابا بے ساختہ آیا تھا۔

تاشفین پلیز میں تب تک کھانا لگاتی ہوں اس دفعہ اس نے منت بھرے انداز میں کہا تھا۔

تمہیں پتا ہے تم بہت بور نگ بیوی ہو بلکل رومینٹک نہیں ہو اس نے جیسے اس کی خصوصیات گنوائی تھی۔

جی میں بالکل ٹھیک ہوں کیونکہ آپ بہت رومنٹک ہیں۔اور میرے خیال میں ہم دونوں کے لیے آپ کا رومینس کافی ہے۔اس دفعہ وہ اسے پیچھے سے پُش کرتی کمرے تک لے کر آئی تھی۔

جائیں میں کھانا لگاتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولی جبکہ تاشفین اس گھورتے اپنے چہرے کی مسکراہٹ چھپاتا روم میں چلا ہی گیا تھا۔

جب کہ وہ واپس آکر جلدی جلدی اس کے لئے کھانا لگانے لگی۔اس نے اپنی تیاری بھی کر لی تھی کل سے اسے بھی کالج دوبارہ سے جوائن کرنا تھا۔اور تاشفین کو اس بارے میں وہ آج میسج پر دن میں ہی بتا چکی تھی۔

جس پر تاشفین نے کہا تھا کہ جو بھی تیاری کرنی ہے دن میں کر لینا رات کو میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گا اور اس کی اس بات پر اس نے شرماتے ہوئے اپنی ساری تیاری کر لی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو اسے آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

exponovels

آرام سے مائرہ بی بی آرام سے اتنی جلد بازی میں اٹھ کر اپنی کوئی ہڈی ہی چٹخالو گی۔اور پھر الزام مجھ پر آئے گا ۔۔۔۔وہ زو معنی انداز میں کہتا چپ ہو گیا تھا جب کہ مائرہ کو اس کی پوری بات سننی تھی۔

کیا الزام آئے گا تم پر۔۔۔۔۔۔۔؟اس نے بہت غصے سے پوچھا تھا

جب وارق نے ایک نظر اس کی طرف دیکھتے ہوئے آئی بروا چکائے۔رات کے سارے منظر ایک دفعہ پھر سے اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے تھے۔

میرا مطلب ہے کہ آپ پر کیا الزام۔۔۔۔۔۔اس نے بڑی جلدی اپنی بات کی درستگی کرنی چاہی تھی۔

چھوڑو تم نہ ضرورت سے زیادہ معصوم ہو۔تمہیں تو میری کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی چلو نیچے اماں ہمارا انتظار کر رہی ہوں گیں۔

وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا جب کہ اس نے بھی جلدی سے اٹھتے ہوئے الماری سے اپنے کپڑے نکالے تھے جب وہ اچانک اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

وہ گلابی رنگ والے پہنو۔۔۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ سے بلیک ڈریس ایک طرف پھینکتے ہوئے بولا۔

کی۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔مائرہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی جب کہ اس کی آنکھیں کچھ عجیب سی تھی نہ جانے کیوں اس کی اس طرح سے خود کو دیکھتی نظریں بری طرح سے ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔

میری مرضی۔۔۔۔۔۔کہا تھا نا کہ اب سے تم میری مرضی پر چلو گی بس سمجھ لو کہ آج سے میری مرضی شروع ہو چکی ہے وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

دیکھو تم ضرورت س۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ بولنے ہی والی تھی جب اچانک وارق اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا۔

اس کا انداز بہت کچھ جتا گیا تھا اسے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تمہاری غلطی کی سزا ہے آج کے بعد جب جب تمہارے منہ سے میرے لیے یہ لفظ نکلے گا تو تمہیں یہ سزا سہنی ہو گی۔

کیا کہہ رہی تھی تم وہ اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے بڑی فرصت سے ان کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا جبکہ اس نے جلدی سے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹایا۔

اور اگلے ہی لمحے واش روم میں بند ہو گئی جب کہ وہ سر نفی میں ہلاتا اپنا کام ختم کرنے لگا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اتنی جلدی بھی کیا ہے جانے کی پہلے میرا کرایا تو دو وہ اسے کالج چھوڑنے کے لئے آیا تو اپنا سامان پکڑتے کالج کے اندر داخل ہونے لگی۔جب اس نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

اللہ اللہ تاشفین آپ مجھ سے کرایا لیں گے بیوی سے کرایا کون مانگتا ہے وہ ناراضگی بھرے انداز میں بولی۔

میں مانگتا ہوں۔۔۔۔۔اور سود سمیت وصول بھی کرتا ہوں چلو جلدی سے نکالو میرا کرایہ دو ورنہ میں اپنے طریقے سے لے لوں گا۔

ارے ارے یہ کیا بات ہوئی میں تو نہیں دے رہی آپ کا کرایا کیا کر لیں گے آپ وہ سینے پر ہاتھ باندھے اس سے سوال جواب کرنے لگی تھی۔

exponovels

سوچ لواس نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا تھا۔

سوچ لیااور آپ مجھ سے کرایا کیسے مانگ سکتے ہیں۔مجھے چھوڑنااور لینے آنا تو آپ کی ذمہ داری ہے۔میں تو آپ کو ایک پیسہ بھی نہیں دینے والی وہ اس کے دیئے ہوئے پیسے اپنی مٹھی میں دباتے ہوئے اس کے روبرو کھڑی تھی۔

اگر پیسے نہیں دو گی تو کچھ اور دینا پڑے گا۔سوچ سمجھ کر ڈیل کرو میرے ساتھ وہ جیسے اسے مشورہ دے رہا تھا۔

میرے ساتھ ڈیلینگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ٹائم پر لینے آجایئے گا وہ اپنا آپ آزاد کرواتی شرارت سے کہتی اندر جانے لگی جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کی اچانک افتاد پر وہ اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی تھی جب کہ نگاہ آگے پیچھے اٹھنے لگی تھی کہ کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا۔

ایک میٹھی سی کس اور ایک ڈمپل والی سیمائل کرایہ ادا کرو اور جاؤ وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔

تاشفین آپ کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہم کالج میں ہیں یہ پبلک پلیس ہے اس نے سمجھانا چاہا تھا۔

مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا مجھے اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ تم میری پرسنل پراپرٹی ہو جس سے میں پبلک پلیس میں بھی کسی بھی چیز کی مانگ کر سکتا ہوں۔

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا جبکہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

تاشفین پلیز۔۔۔۔۔۔۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

دیکھو میں بدلے میں ہزار بار تمہارا نام لکھ کر دوں گا اس نے جیسے ڈیل کرنی چاہی تھی جبکہ اس کی بات پر مسکرا دی تھی۔

exponovels

ہم اس بارے میں گھر چل کر بات کریں گے اس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں بالکل بھی نہیں جو بات ہو گی یہیں پر ہو گی وہ اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا جب اچانک اس کے بائک کے ساتھ ایک اور بائک آ رکی۔تاشفین کا دھیان اس کی طرف ہی تھا لیکن تباوش کو اس کے اس طرف دیکھنے کی وجہ سے وہ بھی ادھر دیکھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

ڈینی جو اپنے ہی دھن میں بائیک پارک کرتے ہوئے کالج کے اندر جانے لگا تھا ان دونوں کو کھڑے دیکھ کر رک گیا۔

وہ تاشفین سے چھپ نہیں سکتا تھا کیونکہ تاشفین اسے دیکھ چکا تھا۔

السلام علیکم تاشفین بھائی کیسے ہیں آپ اس نے بہت خوشی سے اسے سلام کیا تھا جبکہ تاشفین اسے پوری طرح نظر انداز کر گیا۔

جاؤ اندر اور جا کر پڑھائی کرو کسی سے بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو زبردستی بات کرے اسے نظر انداز کر دینا۔وہ پوری طرح سے تناوش کی طرف متوجہ تھا جبکہ ڈینی کا آ کر اسے سلام کرنا اور تاشفین کا غصے سے چہرہ پھیر لینا اسے سمجھ نہیں آیا تھا کچھ تو تھا جو وہ نہیں جانتی تھی۔

وہ صرف ہاں میں سر ہلاتی اندر کی طرف چلی گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا سارا دھیان ڈینی کی طرف ہی رہا تھا وہ سوچ رہی تھی کہ آخر ڈینی نے تاشفین کو بھائی کہہ کر کیوں پکارا تھا۔

exponovels

یہاں تو سگے بھائی بھی ایک دوسرے کو بھائی کہہ کر نہیں بلاتے تھے کوئی تو تعلق تھا ان دونوں میں۔اور تاشفین نے اسے اس طرح سے اگنور کیوں کیا تھا کچھ تو تھا جو جاننا ضروری تھا۔

ڈینی اکثر اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا اس کے آگے پیچھے رہتا تھا اس نے نوٹ کیا تھا کہ ایک ٹائم کے بعد ڈینی نے اسے مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا لیکن وہ پھر بھی اس کے آس پاس ہی رہتا تھا۔

exponovels

دو تین دفعہ تو ڈینی نے غیر محسوس انداز میں اس کی مدد بھی کی تھی اور اسے بعد میں پتہ بھی چل گیا تھا کہ ڈینی ہی اس کی مدد کر رہا ہے وہ سوچتی تھی کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے تب اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا لیکن آج اسے کچھ نہ کچھ سمجھ میں آیا تھا ڈینی کا کوئی تعلق تھا تاشفین کے ساتھ۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے سامنے سے ڈینی آتا نظر آیا وہ جلدی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھی تھی جب کہ وہ اپنا رخ اس کی طرف سے پھیر گیا یقیناً وہ اسے نظر انداز کر کے گیا تھا اس نے اسے آتے ہوئے دیکھا تھا۔

عجیب آدمی ہے پہلے خود مجھ سے بات کرنے کے لیے میرے آگے پیچھے گھومتا تھا اور آج جب میں اس سے بات کرنے لگی ہوں تو ایسے نخرے دکھا رہا ہے بھاڑ میں جائے میری طرف ویسے بھی تاشفین کو پسند نہیں کہ میں کسی سے بات کروں۔

exponovels

مجھے اس سے بھی دور ہی رہنا چاہیے ورنہ تاشفین مجھ سے خفا ہو جائیں گے وہ یہی سب کچھ سوچتے ہوئے وہیں بیٹھ گئی تھی۔جب کہ ڈینی آخری سیڑھی کے پاس کھڑا اس کے اس طرف آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

اسے لگا تھا کہ وہ تاشفین اور ڈینی کے بیچ کے رشتے کو کچھ نہ کچھ حد تک سمجھ گئی ہو گی اور وہ اس بارے میں جاننے کی کوشش ضرور کرے گی اسی لیے وہ ایک الگ تھلگ جگہ آ کر رکا تھا کہ وہاں آ کر اس سے بات کرے۔

کیونکہ تاشفین کے آنے کا وقت ہو چکا تھا اور اب وہ کبھی بھی گیٹ پر آ سکتا تھا۔اور اگر تاشفین ان دونوں کو بات کرتے ہوئے دیکھ لیتا تو اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ جاتا۔یہ لڑکی تاشفین اور اس کے رشتے کو بہتر بنانے میں اس کی مدد کر سکتی تھی لیکن وہ تو پیچھے سے ہی پلٹ گئی تھی۔

عجیب بیوقوف لڑکی ہے یہ۔۔وہ واپس اوپر آیا تو اسے وہیں پر بیٹھے دیکھا جہاں وہ تھوڑی دیر پہلے بیٹھی تھی۔

اسے دیکھتے ہی وہ چہرہ پھیر گئی۔جب کہ ڈینی اس کی بے وقوفی پر صرف ہاتھ پر ہاتھ مار کر رہ گیا تھا۔

جب اچانک وہ اٹھتے ہوئے گیٹ کی طرف چلی گئی یقیناً تاشفین آ گیا تھا وہ وہیں سے پیچھے کی طرف پلٹ گیا تھا۔

ڈینی اب بس ایک ہی دعا مانگ رہا تھا کہ تناوش تاشفین کو یہ بات نہ بتا دے کہ ڈینی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے یا پھر اس کے پیچھے آتا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بھابھی جان بھابھی جان آپ کا ولیمہ کا ڈریس آ گیا اماں آپ کو نیچے بلا رہی ہیں وہ دونوں بھاگتے ہوئے اسے بتانے آئے تھے۔

کونسا ڈریس۔۔۔۔۔۔۔؟

اس نے پھر سے پوچھا تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ اسے سننے میں کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

ارے آپ کو نہیں پتا ولیمے کا ڈریس کون سا ہوتا ہے میں بتاتا ہوں جب لڑکی کو دلہن بنایا جاتا ہے نہ تب اس کو پہنایا جاتا ہے۔ولیمے کا ڈریس آپ نے دلہن دیکھی ہوئی ہے۔

چھوٹو نے کسی بڑے سیانے کی طرح اسے سمجھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

اوا چھا وہ ڈریس دلہن پہنتی ہے اس نے سمجھنے والے انداز میں کہا تو چھوٹو خوش ہو گیا کہ وہ اپنی بھابھی کو سمجھانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

ہاں ہاں وہی والی ڈریس پہنتی جو دلہن ہے وہ ڈریس آپ کے لیے آ گئی ہے۔اب آپ کو بھی دلہن بننا ہے نہ اسی لئے اماں نے منگوائی ہے آئیں چل کر دیکھتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بولا۔

ہاں چلو کیوں نہیں چل کر دیکھتے ہیں کہ کیسی ہے میری ولیمے کی ڈریس۔۔۔وہ انہیں خوش کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہی جانے لگی حالانکہ اس کی کوشش تو اس کی یہ تھی کہ کسی طرح سے کسی کا موبائل اس کے ہاتھ لگ جائے جس سے وہ تاشفین سے رابطہ کر سکے۔

exponovels

اس نے احمد سے پوچھا تو اسے پتہ چلا کہ اسے میٹرک کے بعد موبائل ملنے والا ہے جبکہ چھوٹو کے پاس فون تو ہر وقت رہتا تھا لیکن اماں کا۔ وہ اماں کا فون لے سکتی تھی لیکن تاشفین کا نمبر اس کو زبانی نہیں آتا تھا۔

اب تاشفین کا نمبر تو اسے صرف وارق یا پھر اس کے بابا کے موبائل سے مل سکتا تھا اور ان کا موبائل حاصل کرنا آسان نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش تاشفین ابراہیم۔۔۔۔۔"آٹھ سو دفعہ لکھ چکا ہوں وہ جو پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی اس کے کہنے تھا پر کھلکھلا کر ہنسی۔

صرف لکھنے کا فائدہ نہیں تاشفین صاحب یہ بتایئے کہ میرا نام آپ کو یاد بھی ہوا یا نہیں اس نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا

۔

یاد ہو یا نہ ہو لیکن اپنے کرائے کے لئے میں نے تمہاری شرط پوری کرنی ہے۔ وہ ایک بار پھر سے شروع ہو چکا تھا جب کہ صبح والی بات کو وہ کافی دل پر لئے ہوئے تھا۔

اس نے خود ہی اسے کہا تھا کہ تم مجھے کس کرو تو میں بدلے میں تمہارا نام ہزار دفعہ پیپر پر لکھوں گا۔

اور اب وہ لکھ رہا تھا اس کا نام اس نے ہزار بار لکھنے کے لیے کہا تھا اور آٹھ سو دفعہ وہ لکھ چکا تھا اور اس نے دھمکی بھی دی تھی کہ وہ صرف کس پر اب ٹالنے والا نہیں۔ اب وہ اپنی محنت کا بھرپور معاوضہ لے گا سود سمیت کیونکہ اس کا نام لکھتے لکھتے اس کے ہاتھ میں اچھا خاصہ درد ہونے لگا تھا۔

exponovels

یہ لیجئے پانی آپ کافی تھک گئے ہیں۔وہ کھلکھلاتے ہوئے اسے پانی دینے لگی۔اسے یقین تھا آج اسے تناوش کا نام ہنڈریڈ پرسنٹ یاد ہو جائے گا۔

کیوں کہ جتنی دفعہ وہ اس کا نام لکھ چکا تھا اس کے بعد اس کا نام بھولنا اس کے لیے بھی آسان نہیں تھا۔

اب میں ایک ہی دفعہ پانی پیوں گا۔شرط پوری کر کے وہ اسے قلم دیکھاتے ہوئے ایک بار پھر سے شروع ہو چکا تھا

پتہ نہیں آپ نے کب یہ سب کچھ ختم کرنا ہے مجھے تو نیند آرہی ہے میری طرف سے گڈ نائٹ۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا وہ جلدی سے کمرے میں بھاگ گئی۔

جب کہ وہ نفی میں سر ہلاتا ایک بار پھر سے اس کا نام لکھنے لگا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں آنے کے بعد اس کی آنکھ کب لگ گئی اسے خود بھی پتہ نہ چلا تھا آنکھ تب کھلی جب کسی کی سانسوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کیا۔

تاشفین۔۔۔۔۔"

لکھ لیا تمہارا نام ہزار دفعہ اب میرا کرایہ دو وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

جبکہ اس نے مسکراتے ہوئے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا تھا۔

میرا نام یاد ہوا آپ کو وہ اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولی تھی۔

exponovels

جانم میرا ارادہ تو تمہیں حفظ کر لینے کا ہے تمہارا نام کیا چیز ہے وہ اسے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتے ہوئے اس پر اپنی گرفت سخت سے سخت کرتا چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آجا مائرہ بہو دیکھ یہ جوڑا کیسا ہے میں نے اپنی پسند سے بنوایا ہے لیکن اگر تجھے پسند نہ آئے تو اس کو بدلوا بھی سکتی ہے۔ اخر پہنا تو تجھے ہے تو پسند بھی تو تیری ہی ہونی چاہیے نہ۔ وہ اپنے پورے بیڈ پر ایک انتہائی خوبصورت جوڑا پھیلائے اس سے باتیں کر رہی تھیں جب کہ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندر آگئی تھی۔

نہیں اماں بہت خوبصورت ہے آپ کی پسند بہت اعلی ہے۔ اس نے اس ڈریس کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ڈریس انتہائی خوبصورت تھی۔

تو بس ٹھیک ہے تو یہی ڈریس پہننا اس ہفتے کو ولیمہ ہو جائے گا تم لوگوں کا۔ میں تو پورے خاندان والوں کو بلاؤں گی ایک ایک کو بتاؤں گی کہ یہ ہے میرے وارق کی میری دلہن

تجھے نہیں پتا بیٹا ہمارے خاندان کی کتنی لڑکیوں کی امید تھا وارق اب جان چھوٹے گی میرے بچے کی۔

سچ تو یہ ہے کہ میں وارق کی پسند کی دلہن لانا چاہتی تھی۔ اس نے کبھی مجھ سے اپنی پسند کا ذکر نہیں کیا لیکن اس کی پسند مجھے بہت پسند آئی ہے وہ محبت سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولیں۔

exponovels

مجھے تو اپنے خاندان میں اپنے بیٹے کے قابل کوئی لڑکی لگی ہی نہیں۔ کہاں میرا بیٹا لاکھوں میں ایک اور کہاں یہ خاندان کی لڑکیاں۔ اماں بولے جا رہی تھیں جب کہ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیا ان کا بیٹا اس کے قابل ہے۔ یا وہ ان کے بیٹے کے قابل ہے۔

نہیں وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے اچھے نہیں تھے

وہ کیوں جھوٹے ڈرامے کر رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ جس دن اماں کو سب کچھ پتہ چلے گا اس دن بہت ہرٹ ہو گئیں۔

وارق تو ان کا بیٹا تھا ان کا خون تھا اس کے لئے تو معافی کی گنجائش بھی نکل آئے گی لیکن اس کے لیے۔۔۔۔۔؟

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ولیمہ اس ہفتے کے دن رکھا ہے میں نے کارڈ کا آرڈر دے دیا ہے کل تک کارڈ آ جائیں گے اور پرسوں تک بنٹ ہی جائیں گے۔

باقی بیگم آپ بتا دیجئے گا کہ کیا کیا کرنا ہے کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑیں گے۔ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہی ہو گا۔

ابراہیم صاحب ڈنر کرتے ہوئے اپنی بیگم کو مطمئن کر رہے تھے۔

میں تو بس یہی چاہتی ہوں کہ پورا خاندان ہو۔ سب کو پتہ چلے کہ میری بہو آ گئی ہے۔ توبہ توبہ کتنے لوگوں کی نظر تھی میرے بیٹے پر اماں کچھ یاد کرتے ہوئے بولیں۔

exponovels

نظر تھی سے آپ کی کیا مراد ہے بیگم وہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔

آپ تو رہنے ہی دیجئے ابراہیم صاحب آپ کو تو نظر ہی نہیں آتا سارے خاندان کی لڑکیاں میرے بچے کے پیچھے لگی تھیں۔

اب جا کر تھوڑا سا سکون ہوا ہے بہو نظر رکھنا محلے کی لڑکیاں بھی بڑی شاطر ہیں۔آتے جاتے وارق کو عجیب نظروں سے دیکھتی ہیں۔

تمہیں اس کا خیال رکھنا ہو گا اماں اسے تاکید کر رہی تھی جب کہ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اماں تقریبا ٹھیک ہی کہہ رہی تھیں اگر اس کی مونچھیں نہ ہوں۔تو اچھا لگتا تھا بلکہ وہ مونچھوں کے ساتھ بھی بہت ہینڈسم دکھتا تھا۔کوئی بھی اس پر لائن مار سکتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی فلم کی شوٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی جس کے لئے وہ کافی زیادہ خوش بھی تھا اس کے پاس اپنے پروجیکٹ کے لیے ہزار طرح کے آئیڈیاز تھے۔

جو روز کو بہت زیادہ پسند بھی آ رہے تھے روز کا تو کام ہی تھا بس اس کی ساری باتیں ماننا۔

وہ کچھ حد تک اپنی فلم بنانے کے لئے پریشان تھا کہ اسے سب کچھ روز کے انڈر رہ کر کرنا پڑے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا جو اس کے لیے بہت اچھی بات تھی

exponovels

وہ اس فلم کو اپنی فلم کی طرح لے رہا تھا۔ روز اس کی کوئی مدد نہیں کرتی تھی۔ جیسے اس فلم سے اس کو کوئی مطلب ہی نہ تھا وہ اس فلم پر صرف اپنا پیسہ لگا رہی تھی شاید وہ اس کے ٹیلنٹ کو آزما رہی تھی لیکن وہ اسے کسی چیز کے لئے منع نہیں کرتی تھی تاشفین کا ہر آئیڈیا اسے بہترین لگتا تھا۔

اس کی پوری ٹیم تاشفین کے آگے پیچھے رہتی تھی تاشفین کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اسے فوراً مہیا کی جاتی تھی۔ ایکٹرز پروڈیوسرز سب لوگ اس کے اشاروں پر چل رہے تھے۔

اور اس پروجیکٹ کو لے کر اپنی جان لگا رہا تھا وہ اسے ہر طرح سے بہترین بنانا چاہتا تھا اور وہ اس بات سے بہت زیادہ خوش تھا کہ یہاں پر صرف اس کی باتیں مانی جا رہی ہیں وہ سنگل مائنڈ پر کام کر رہا تھا۔

اور اسے یقین تھا اگر اس کی باتیں آگے بھی اسی طرح سے مانی جاتی رہی تو اس کی یہ فلم بہت کامیاب ثابت ہو گی۔

وہ روز کا شکر گزار تھا کہ وہ اس پروجیکٹ میں اسے ہر طرح سے کھلی چھوٹ دے رہی تھی۔ ورنہ ایک ایسسٹنٹ ڈائریکٹر کو اتنی اہمیت کبھی بھی نہیں دی جاتی تھی۔

اس کی ٹیم کے سارے ورکرز اس بات پر کافی حیران تھے کہ ایک ان ایکسپیریس اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے سر پر پوری فلم دے دی گئی تھی اگر اس فلم میں کوئی بھی غلطی ہو جاتی تو روز کا نام خراب ہو سکتا تھا لیکن روز کو تو جیسے اس چیز کی پرواہی نہ تھی۔

اور روز کی یہ لاپرواہی اسے میڈیا میں کافی نمایاں کر رہی تھی کچھ تو تھا جو صرف روز ہی جانتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

یہ کیا آج کیا میرے آنے کا انتظار نہیں کر رہی تھی وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جس نے آج اسے نہیں کہا تھا کہ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔

اور اب اسے یہ بات سننے کی عادت ہو گئی تھی اپنی بیوی کے منہ سے اپنے انتظار کا سن کر اسے خوشی ہوتی تھی۔

جی نہیں بالکل نہیں میں آپ کا کوئی انتظار نہیں کر رہی تھی۔ کیونکہ اگر میں آپ کا انتظار کروں تو آپ میرے انتظار کا بہت غلط مطلب نکالتے ہیں۔

ہاں تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ تم میرا انتظار کرنا ہی چھوڑ دو گی وہ برا مناتے ہوئے بولا

نہیں میں آپ کا انتظار کرنا نہیں چھوڑوں گی بلکہ میں آپ کو بتانا چھوڑ دوں گی انتظار کروں گی آپ کو بتائے بنا اس نے اپنے اسمارٹ دماغ کا استعمال کیا تھا۔

لیکن جان لگتا ہے تم نے وہ والی کہاوت نہیں سنی کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے مجھے تو اپنے آپ یہ پتہ چل گیا کہ تم میرا انتظار کر رہی تھی وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے محبت بھری جسارت کرتا اسی لئے اندر آیا تھا۔

ہاں تو اپنے آپ بے شک پتہ چل جائے میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ خیر آپ جلدی سے فریش ہوں میں کھانا لگاتی ہوں۔

یار یہ کیا گھر میں قدم رکھتے ہی تم کھانے کے پیچھے کیوں لگ جاتی ہو پہلے کوئی میٹھی ڈش کھلایا کرو وہ اس کے لبوں کو ذو معنی انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔

exponovels

جی نہیں چل کر فریش ہوں وہ اس کی نگاہوں سے گھبراتے ہوئے بولی حالانکہ دو منٹ پہلے وہ یہ جسارت اس کے لبوں پر کر چکا تھا۔

نہیں پہلے میں کچھ اور لو نگاوہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

نہیں تاشفین پلیز نہیں وہ منت بھرے لہجے میں بولی لیکن اس کی سن ہی کون رہا تھا وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دروازے کو بند کر چکا تھا اب وہ تھی اور اس کی میٹھی میٹھی سی مزاحمتیں جو تاشفین کو مزید مدہوش کرتی تھیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو جانو آؤ باہر چلتے ہیں چہل قدمی کر کے آتے ہیں وہ ڈنر کرنے کے بعد ٹی وی لگا کر بیٹھی تو تاشفین نے اچانک آ کر اسے آفر کی۔

نہیں ابھی نہیں جانا ابھی شو شروع ہونے والا ہے وہ ٹی وی آن کر کے بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا شو سٹارٹ ہونے میں صرف دس بارہ منٹ باقی تھے اسی لیے اس نے انکار کرنا چاہا جبکہ وہ بُرا مانے بنا کندھے اچکا کر اندر جانے لگا۔

لیکن اس کا یوں جانا اسے اچھا نہیں لگتا تھا اسی لئے فوراً کمرے میں اس کے پیچھے آئی تھی۔

چلے چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

تم شو دیکھ رہی تھی اپنا جا کر دیکھ لو کوئی بات نہیں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا وہ اس کے شو مس ہونے کے خیال سے بولا۔

exponovels

ارے نہیں ناکارٹون تو میں ویسے بھی کل کالج سے آکر دیکھ لوں گی۔وہ جلدی جلدی اپنی چادر نکالتے ہوئے بولی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرادیا تھا۔

اوکے جانو وہ بائیک کی چابی نکالتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتا اس کے ساتھ ہی باہر نکلا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آیا تو وہ گہری نیند سو رہی تھی وہ فریش ہوتا اس کی دوسری سائیڈ آکر لیٹا تھا ایک نظر اس نے بیڈ کے بیچوں بیچ رکھی تکیوں پر ڈالی تھی۔

یہ حفاظتی اقدامات وہ اپنے لیے کرتی تھی۔

بلکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اگر وہ چاہے تو ہاتھ بڑھا کر یہ سارے فاصلے مٹا سکتا تھا اس طرح کی کوئی بھی رکاوٹ اسے روک نہیں سکتی تھی۔

یہ الگ بات ہے کہ وہ ایسا کچھ چاہتا نہیں تھا ان سارے تکیوں میں سے اپنا تکیہ ڈھونڈنا بھی اس کے لیے ایک امتحان ثابت ہوا تھا کیونکہ اپنے تکیے کے بنا اسے نیند نہیں آتی تھی اور آج اس نے اس کا تکیہ اپنے سر کے نیچے رکھا ہوا تھا۔

اس نے آہستہ سے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کا سر اپنے ایک ہاتھ سے ذرا بلند کیا اور اس کے نیچے تکیہ نکال کر اپنی سائیڈ پر پھینکا اور سائیڈ سے دوسرا تکیہ اٹھا کر اس کے سر کے نیچے رکھنے لگا جب اچانک مائری کی آنکھ کھل گئی۔

exponovels

سو جاؤ سو جاؤ میرا ارادہ تمہیں ڈسٹرب کرنے کا ہر گز نہیں تھا بس آئیندہ میرا تکیہ مت لینا وہ آہستہ سے اس کا سر دوبارہ تکیہ پر رکھتا اپنی سائیڈ آکر کروٹ بدل چکا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کی اس اچانک حرکت نے مائرہ کی سانسیں خشک کر دی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کالج میں داخل ہوئی تو ڈینی پہلے سے ہی گیٹ کے ایک طرف ہو کر کھڑا تھا کہ تاشفین اسے دیکھ نہ سکے۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے وہ اسے اگنور کرتی آگے بڑھنے لگی تھی جب اس نے اسے پکارا۔

لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی وہ ایک بار پھر اسے اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔

یار تم سچ میں پاگل ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تم مجھ سے سوال جواب کرنا چاہتی ہو لیکن پتہ نہیں تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔

میں تم سے کوئی سوال نہیں کرنا چاہتی کیونکہ تاشفین کو یہ پسند نہیں ہے وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی۔

میں تاشفین اور اپنا رشتہ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں ہمارے بیچ کافی دوریاں ہیں یقین مانو ہم دونوں میں کافی قریبی رشتہ ہے

۔

اور مجھے یقین ہے تم اس کے بارے میں جاننے کی کوشش ضرور کرو گی۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتی وہ پیچھے سے بولا تھا۔ تناوش رک کر اسے دیکھنے لگی اس کے سارے سوالوں کے جواب وہ جاننا چاہتی تھی

میرے خیال میں ہمیں ایک طرف ہو کر بات کر لینی چاہیے وہ سائیڈ پر رکھے بنچ کی طرف اشارہ کر رہا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بتاؤ کیا بتانا چاہتے ہو تم اور تمہاری باتیں میرے لئے جاننا اتنا ضروری کیوں ہے وہ اس کی باتوں میں آ کر یہاں سائٹ-ڈپر آ گئی تھی۔

تمہیں پتا ہے میرا اور تاشفین کا آپس میں کیا رشتہ ہے اس نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

رشتے کا تو مجھے نہیں پتا لیکن تم انہیں بھائی کہہ کر بلا رہے تھے۔اس نے سکون سے اسے جواب دیتے ہوئے یہ باور کروایا تھا کہ بے شک وہ ان دونوں کے مابین رشتے کو نہیں جانتی لیکن پھر بھی وہ پوری طرح انجان بھی نہیں ہے۔

میں تاشفین کا اسٹیپ بردر ہوں سوتیلا بھائی۔۔۔۔۔"

میرا مطلب ہے کہ تاشفین کی مام نے جس انسان سے دوسری شادی کی ہے وہ میرے فادر ہیں۔

اس نے تفصیل سے بتایا تھا۔

ٹھیک ہے میں سمجھ گئی تم تاشفین کے سوتیلے بھائی ہو اور تاشفین تمہارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے۔

تو بس بات یہیں پر ختم آج کے بعد میرا راستہ روکنے کی یا مجھے مخاطب کرنے کی کوشش مت کرنا جس انسان سے میرے شوہر کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے اس سے میں بھی کوئی تعلق نہیں رکھوں گی وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔۔۔۔۔۔؟ تم مجھ سے اس لیے بات نہیں کرنا چاہتی کیونکہ تاشفین بھائی مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے وہ گھورتے ہوئے پوچھنے لگا۔

exponovels

میں تاشفین کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی اور اپنی والدہ کی دوسری شادی کی وجہ سے وہ کافی زیادہ پریشان رہے ہیں۔

ان کے سوتیلے رشتوں سے میں کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی اور نہ ہی تاشفین کبھی یہ چیز پسند کریں گے اس لیے بہتر ہو گا کہ تم مجھ سے دور رہو اگر تم تاشفین اور اپنا رشتہ بہتر کرنا چاہتے ہو تو میرے خیال میں تمہیں اس چیز پر فوکس کرنا چاہیے میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔

وہ بس اتنا کہہ کر وہاں سے جانے لگی تھی جب ڈینی کے جملے نے اس کے قدم روک دیے۔

ٹھیک ہے تمہیں تاشفین کے سوتیلے رشتوں میں دوریاں ختم کرنے میں میرا ساتھ نہیں دینا لیکن اپنی سگی پھوپھو کے بیٹے کا ساتھ تو تم دے سکتی ہو نہ کم از کم تاشفین بھائی کو ان کے سگے رشتے ملے جن سے وہ بدگماں ہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○○○○○○○○

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا سراپا دیکھ رہی تھی۔ وہ اس دلہن کے لباس میں اتنی حسین لگے گی۔ اسے اندازہ نا تھا۔ یہ ڈریس کی خوبصورتی تھی یا اس میں اس کا بھی کوئی کمال تھا وہ نہیں جانتی تھی۔ لیکن آج سے پہلے اس نے خود کو اتنا حسین نہیں دیکھا تھا۔

اسے آئینے پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ شاید وہ اسے غلط دکھا رہا تھا۔ وہ کبھی دلہن بنے گی یہ سوچ اسے کبھی بھی نہیں آئی تھی۔ تو خود کو اس روپ میں دیکھنا تو دور کی بات تھی۔

exponovels

اس کی سوچ کبھی اس طرف نہ گئی تھی کہ وہ پاکستان میں آکر کسی پاکستانی سے شادی کرے گی شاید اسی لیے اسے کبھی دلہن بننے کا خیال بھی نہ آیا تھا۔

وہ زندگی میں کچھ بننا چاہتی تھی کچھ کرنا چاہتی تھی اپنا نام بنانا چاہتی تھی لیکن پچھلے سات سال سے جگہ جگہ آیڈیشنز دے کر اب وہ سمجھ چکی تھی کہ شاید اس فیلڈ میں وہ کبھی قدم نہیں رکھ سکے گی۔

لیکن پھر بھی وہ اپنی کوشش چھوڑتی نہیں تھی اسے اپنا کیریئر بنانا تھا شادی سسرال شوہر بچے یہ سب کبھی بھی اس کی زندگی کے پلاننگ میں شامل نہ تھا۔

مائرہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی جب اچانک کوئی اندر داخل ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو نگاہیں سامنے والے کی نگاہوں سے ٹکرائیں جہاں کچھ عجیب سا تھا۔

اس کے اس طرح سے خود کو دیکھنے پر وہ کافی انکفرٹیبل محسوس کر رہی تھی جب کہ وارق کی تو جیسے نگاہیں اس پر جم سی گئی تھیں

اس کی نگاہوں سے گھبرا کر اس نے فورا اپنا رخ بدل کر خود کو آئینے میں دیکھا اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر اپنے سائیڈ پر رکھے جوتوں کو پہننے لگی جبکہ وارق خود بھی اپنا دھیان اس پر سے ہٹاتے ہوئے شراونی لیے واش روم میں چلا گیا تھا

وہ صرف کرتا پاجامہ پہن کر باہر آیا جیکٹ شیروانی اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔

جبکہ وہ ابھی تک خاموش سی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

exponovels

تمہیں خاموش دیکھ کر مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ تم کچھ الٹا سیدھا نہیں کر رہی لیکن اب تمہاری خاموشی مجھے آنے والے کسی بڑے طوفان سے پہلے والی خاموشی لگ رہی ہے کوئی پلاننگ کر رہی ہو کیا۔۔۔؟

وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اپنے جوتے پہنتے اس سے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔اگر میں کچھ بھی نہیں کر رہی تو بھی تمہیں تکلیف سے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔وہ تڑخ کر بولی تھی۔تو وہ اسے گھورنے لگا تھا۔

اس کا پھر سے آپ سے تم پے آجانا اسے اچھا نہیں لگا تھا خیر اس کا حساب تو وہ اس سے بعد میں لینے والا تھا

ہاں لیکن اس طرح سے جواب دینے پر وہ مسکرا دیا تھا۔

بس ٹھیک ہے مجھے لگا دلہن بن کر کہیں تم بیمار و یمار نہ ہو گئی ہو۔لیکن تم بالکل ٹھیک ہو دلہن بن کر بھی تم پر شرم و حیا غالب نہیں آئی ہے اف وہ تو شرم و حیا والوں پر آتی ہے۔

لیکن باہر جب تمہیں مہمانوں کے بیچ میں بٹھایا جائے گا تو اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھنا اور نگاہیں جھکا کر رکھنا وہ کیا ہے نہ کہ ہمارے ہاں کی دلہن ذرا شرمیلی سی ہوا کرتی ہیں وہ شیروانی کی جیکٹ آئینے کے سامنے کھڑا پہنتے ہوئے اسے مشوروں سے نواز رہا تھا۔

جبکہ نہ جانے کیوں مائرہ لگا کہ وہ اسے بے شرمی کا طعنہ مار رہا ہے۔

وہ اسے کوئی جواب دینا ہی چاہتی تھی جب اچانک چھوٹو اور احمد کمرے میں داخل ہوئے اور ان کے شور شرابے پر وارق باہر نکل گیا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○

اسے ایک طرف سے چھوٹو نے جبکہ دوسری طرف سے احمد نے تھام رکھا تھا۔

ایک طرف سے چھوٹو نے اس کے لہنگے کو اونچا کر رکھا تھا جبکہ دوسری طرف سے احمد نے اسے چلنے میں مدد دی تھی۔

ورنہ اس کا چلنا واقعی آج بہت مشکل ہو گیا تھا وہ دونوں اسٹیج پر لے کر آئے تھے۔

جب کہ وہ اپنے دونوں دیوروں کے ساتھ چلتی آ کر اسٹیج کی رونق بن گئی تھی اس کے بیٹھتے ہی آگے پیچھے سے عورتیں آ کر اس سے ملنے لگی ہر کوئی اسے دیکھنے کے لئے آ رہا تھا جب اس کی ساس کے پاس ہی آ کر بیٹھ گئیں۔

کوئی بھی آ کر کچھ پوچھتا تو وہ کہہ دیتیں کہ ان کے بیٹے کی اپنی پسند ہے وہ خود اپنی مرضی سے شادی کر کے لایا ہے۔

ان کے پاس یہ بہترین جواب تھا جو وہ سب کو دے سکتی تھیں۔ ورنہ سب کا سوال تو یہ ہے کہ خاندان میں اتنی ساری لڑکیاں ہیں تو باہر سے ہی دلہن لے کر کیوں آئی ہو۔۔۔۔؟

اور اماں کے پاس بس ایک ہی جواب تھا کہ وارق خود اپنی پسند سے شادی کر کے آیا ہے۔

انہیں اپنے بیٹے کی پسند پر فخر ہے وہ سب سے اسے ملوا رہی تھیں اسے ایک ایک انسان کے بارے میں بتا رہی تھیں۔

جب کہ وہ ان کے نادر خیالات جان کر صرف ہنسے جا رہی تھی۔

خاندان میں کسی کی دو بیٹیاں تھیں تو کسی کی تین جب کہ ان کی اپنی بہن کی ایک ہی بیٹی تھی اس کا نام صدف تھا۔

exponovels

وہ کبھی صدف کے لیے اپنے وارق کو سوچتی تھیں۔ لیکن اب ان کی سوچ بدل چکی تھی وہ چاہتی تھیں کہ صدف وارق کی پسند کے مطابق ڈھل جائے۔

اور اس کی کوشش بھی یہی تھی جب وہ اپنا ایم اے کرنے کے لیے ان کے گھر آ کر رہی تھی۔ اس نے بہت کوشش کی تھی وارق کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی

لیکن وارق کو وہ کسی بھی انداز میں پسند نہیں آئی تھی وارق کا کہنا تھا کہ وہ صرف آپ کے سامنے آپ کی پسند کے مطابق بنتی ہے۔

اس کی حقیقت الگ ہے اسے فورس نہ کریں وہ جیسی ہے ویسے ہی رہنے دیں کیونکہ وہ وارق کو کبھی پسند نہیں آئی تھی اور نہ ہی وارق اس میں دلچسپی رکھتا تھا۔

جب کہ امّاں کا کہنا تھا کہ اگر وارق نے مزید تین چار مہینوں میں اپنی لیے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

تو وہ صدف کو اس خاندان کی بہو بنا کر لے آئے گیں جس پر اس نے کوئی اعتراض بھی نہیں کیا تھا ہاں لیکن تین مہینوں کے اندر ہی وہ مائرہ کو اپنے گھر لے آیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق سب مہمانوں سے مل رہا تھا جب اچانک ایک آدمی اس کے پاس آ کر روکا۔ اس کے لبوں پر پر سرار سی مسکراہٹ تھی۔ جسے دیکھتے ہی وارق کا غصے سے برا حال ہونے لگا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی۔۔۔۔؟ وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولا تھا۔

exponovels

ارے ارے وارق افراہیم اتنے زیادہ غصہ کیوں ہو رہے ہو یار میں تو صرف تمہاری شادی اٹینڈ کرنے آیا تھا تم نے تو مجھے بلایا ہی نہیں شاید میرا کارڈ مجھ تک پہنچانا تم بھول گئے ہو گئے۔

لیکن کوئی بات نہیں میں پھر بھی آگیا ہوں تمہاری شادی اٹینڈ کرنے کے لیے آخر میرا بھی فرض بنتا ہے۔

میں ذرا تمہاری دلہن کو سلامی پیش کر کے آتا ہوں۔ وہ اس کی طرف قدم بڑھانے لگا جب اچانک وارق نے اسے گریبان سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا تھا۔

وارق کیا کر رہے ہو تم تمہارہ دماغ خراب ہو گیا ہے پارٹی مہمانوں سے بھری ہوئی ہے اگر کسی نے تمہیں یہ حرکت کرتے دیکھ لیا تو بابا نے بڑی مشکل سے اس کا ہاتھ اس آدمی کے گریبان سے ہٹایا تھا۔

ہاں ابراہیم سمجھا وا سے۔۔۔۔۔۔ اتنی بڑی پارٹی میں کسی نے اگر وارق افراہیم کو آپے سے باہر ہوتے دیکھ لیا تو یہ بھی جانتا ہے کہ کیا ہو سکتا ہے۔

ابراہیم صاحب خیرت تو ہے نا۔۔۔ ایک آدمی ان کے پاس آکر پوچھنے لگا تو وارق نے بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو کیا۔

جی جی فیصل صاحب سب ٹھیک ہے بس میں آج آنے سے انکار کر رہا تھا تو بچہ ناراض ہو گیا۔ کہ انکل آپ ہی تو ہیں میرے بابا کے دوست آپ بھی انکار کر رہے تھے۔ وہ ہستے ہوئے فیصل سے مخاطب ہوا تو ابراہیم صاحب بھی بڑی مشکل سے مسکرانے میں کامیاب ہوئے۔

exponovels

میں زرا دلہن کو سلامی دے کر آتا ہوں۔ وہ مسکرا کر کہتا اوپر اسٹیج کی طرف چلا گیا۔ جبکہ وارق صرف غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

بابا اس کے غصے کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہے تھے۔ لیکن اس وقت وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔

وہ بے شک ان کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اور وہ اسے اپنے گھر میں بلانے کی غلطی کبھی نہیں کرتے لیکن وہ بھی ان کی طرح ایک بہت بڑا بزنس مین تھا۔ اور پارٹی میں موجود سب بزنس مین اسے بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے۔

اور اس سے زیادہ غلط بات یہ تھی کہ وہ کسی زمانے میں ان کے بڑے بھائی افراہیم مصطفی کا سب سے بہترین دوست تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

زائنہ اور عرفان ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے تھے بلکہ ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے تھے دونوں آپس میں کزن تھے ان دونوں کی شادی اتنی مشکل نہ تھی کہ وہ اپنی محبت میں پیچھے ہٹ جاتے۔

لیکن یہ الگ بات تھی کہ عرفان کے گھر والے زاینہ کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ خاندان سے ذرا الگ تھلگ رہنا پسند کرتی تھی اور حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنے والدین سے بھی دور ہی رہتی تھی اسے سوائے عرفان کے اور کوئی بھی پسند نہیں تھا۔

جبکہ عرفان بھی پوری طرح اس کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔

exponovels

وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے گھر میں زائنہ سے اپنی شادی کا ذکر بھی کر دیا جس پر اس کے والد نے بے حد غصے میں اسے بتایا کہ وہ بچپن سے ہی اس کا رشتہ اپنے بھائی کی بیٹی سے طے کر چکے ہیں۔ اور شادی بھی وہیں پر ہو گی جبکہ زائنہ کی شادی بھی بچپن سے ہی ان کے اسی بھائی کے بیٹے ابراہیم سے طہ تھی اور ان کے خاندان میں خاندانی تعلق اسی طرح سے قائم ہوتے ہیں بچپن سے تہ کی شادیاں کبھی توڑی نہیں جاتی۔

عرفان نے اس بات پر بہت ہنگامہ کیا لیکن اس ان کے والد نے انہیں جائیداد سے بے دخل کرنے کی دھمکی دے دی تھی۔ جس پر وہ وقتی طور پر وہ خاموش ہو گئے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا کہہ رہے ہو تم عرفان میری شادی کہیں بھی۔ طے نہیں ہے اگر ہے بھی تو میں کبھی کسی پاکستانی سے شادی نہیں کروں گی۔

اس نے آج ہی ذائنہ کو اپنے والد کی ساری بات بتائی تھی جس پر وہ غصے سے پھٹ اٹھی۔

یہ سب کچھ بھی نہیں جانتا زائنہ مجھے بس اتنا پتا ہے کہ اگر میں نے بابا کی بات نہیں مانی تو وہ مجھے گھر سے نکال دیں گے اور تم جانتی ہو نا تو ابھی میرے پاس جاب ہے اور نہ ہی اسٹیبلش کریئر۔

مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا میں کیا کروں۔ اگر میں اس وقت ڈیڈ کے خلاف جاتا ہوں تو تم جانتی ہو نا میرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ وہ اس کی ساری بات سمجھ گئی تھی۔

exponovels

میں سمجھ سکتی ہوں عرفان لیکن پھر بھی ہمیں کچھ تو کرنا پڑے گا نا۔ ورنہ ہمارے گھر والے ہمیں کسی کے ساتھ بھی باندھ دیں گے اور میں تو کبھی زندگی میں پاکستان شادی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تم نہیں جانتے کہ وہاں کے مردوں کی سوچ کتنی ٹپیکل ہوتی ہے۔

خیر تم کب تک جا رہے ہو اس بزنس کورس کے لیے تمہارے واپس آنے تک میں اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکالوں گی۔

وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ کچھ ہی دنوں میں وہ اپنے ایک بزنس کورس کے لیے نیویارک سے اٹلی جانے والا تھا۔

مجھے اگلے ہفتے جانا ہے تب تک تم سوچ لو کہ ہمیں کیا کرنا ہے کیونکہ یہ ہم دونوں کی زندگی کا سوال ہے تم کسی پاکستانی مرد سے شادی نہیں کر سکتی تو سوچو میں تمہارے بنا ساری زندگی کیسے گزاروں گا۔

اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ کافی پریشانی سے بولا تھا جبکہ زائنہ اس کی بات کو سمجھ کر صرف ہاں میں سر ہلا گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں ہرگز پاکستان نہیں جاؤں گی اور نہ ہی میں کسی سے شادی کروں گی۔

کان کھول کر سن لیجئے آپ لوگ وہ گھر واپس آئی تو اس کے والد نے اسے کل ہی صبح کی ٹکٹ دے دی تھی۔

وہ سب لوگ پاکستان جانے والے تھے اور وہاں جا کر ارادہ اس کی شادی کرنا تھا کیونکہ آج ہی ان کے بڑے بھائی ان کے گھر آئے تھے اور ان کے گھر آتے ہی انہوں نے انہیں بہت ساری باتیں سنائی تھی۔

اور کہا تھا کہ اپنی بیٹی کو سنبھالو ہمارے بیٹے کی شادی وہی ہو گی جہاں ہم اس کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔

exponovels

ان کی اس بات پر زائنہ کے والد نے اسی وقت پاکستان کے ٹکٹ بک کروادیں تھیں ان کی بیٹی ان کے ہاتھ سے نکلتی جارہی تھی۔

اس کی پیدائش پر ہی وہ اس کا رشتہ ابراہیم کے ساتھ طے کر چکے تھے۔اور وہ کسی بھی قیمت پر اس رشتے کو توڑنے کے حق میں نہیں تھے اسی لیے زائنہ کا چیخنا چلانا وہ ہر چیز کو اگنور کیے ہوئے تھے۔

اگر تم پاکستان نہیں جاؤ گی تو دفع ہو جاؤ اس گھر سے۔اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو یہ مت سوچنا کہ تم میری اکلوتی بیٹی ہو تو میں سب کچھ تمہارے نام کروں گا ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی تمہیں۔

یہ ساری جائیداد میں کسی رہ چلتے کے نام کر دوں گا لیکن تمہیں ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا اس میں اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو یاد رکھنا زائنہ ساری زندگی ان سڑکوں پر بھیک مانگتی رہو گی۔

وہ بے حد غصّے سے کہتے گھر سے نکل گئے تھے جبکہ زائنہ کے سامنے اپنے باپ کی کروڑوں کی جائیداد گھوم کر رہ گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گھر واپس آیا تو اچھا خاصہ تھکا ہوا تھا اس کے دروازے کھولنے پر مسکرا کر اس کے گال پر اپنے لبوں سے جسارت کرتا وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

اس کا سر انتہائی شدت سے درد کر رہا تھا صبح سے لے کر شام تک وہ اپنی فلم کی شوٹنگ کے سلسلے میں مصروف رہا تھا۔

exponovels

آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے لئے پانی لاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھی جبکہ پانی کا گلاس اپنے اندر اتارتا۔ وہ اپنا سر صوفے کے ساتھ لگا گیا۔

سر میں بہت شدید درد ہے بہت کام تھا آج صبح سے لے کر شام تک انہیں سب کاموں میں مصروف رہا ہوں اب بہت تھکاوٹ ہو رہی ہے۔ وہ آنکھیں بند کئے بولا۔

بس اتنی سی بات پہ آپ کا موڈ بنا ہوا ہے ادھر رکھیں اپنا سر میں دباتی ہوں۔

ابھی آرام مل جائے گا وہ اپنی گود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو اس نے مسکرا کر اس کی گود میں اپنا سر رکھا تھا۔

وہ جب بھی اس کے قریب ہوتی تھی وہ بہت سکون میں ہوتا تھا۔

اس وقت بھی اس کا سکون اس کے بے حد قریب تھا۔ تناوش کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی تھی۔

جیسے وہ اس کے مسکرانے کی وجہ ہو اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جبکہ وہ آہستہ آہستہ اس کا سر دبانے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو احمد اور چھوٹو اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وہ اب تک دلہن کی طرح تیار بیڈ پر بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

اس کے بعد ٹیچر نے احمد کو مرغا بنایا اور کلاس کے باہر کھڑا کر دیا۔ چھوٹو پوری طرح سے سسپنس پھیلاتا اسے اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے تھا۔

exponovels

جبکہ وہ آئینے کے سامنے روکتے ہوئے اپنی شیر وانی اتار کر ایک طرف پھینک چکا تھا۔

اور اب صوفے پر بیٹھا اپنے جوتے اتار رہا تھا۔

کب تک ختم ہو گئی تم لوگوں کی یہ داستان۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

بھیا میں بھابھی جان کو وہ والی بات بتا رہا ہوں جب سکول میں ٹیچر نے احمد کو مرغا بنایا تھا۔

چھوٹو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ کون سے اہم بات اس کا ذکر کر رہا ہے۔

چھوٹو تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے احمد کو بھائی کہہ کر بلایا کرو وہ بڑا ہے تم سے اس نے اسے جڑکا تھا۔

لیکن اسے دیکھ کر بڑے بھائی والی فیلینگ ہی نہیں آتی چھوٹو بے حد کم آواز میں منمنایا تھا جس پر مائرہ کی ہنسی نکل گئی حالانکہ اس کی آواز وارق تک پہنچی ہی نہیں تھی ورنہ یقیناً اس کو پھینٹی لگ جانی تھی۔

چلو اب نکلو اس کمرے سے ہمیں سونا ہے وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں نہ مجھ سے کیا مسئلہ ہے آپ کو ابھی ویسے بھی سونے کا وقت نہیں ہوا اس نے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

وہ سارا دن ہی اس کی نظر خود پر محسوس کرتی رہی تھی جبکہ اس کی نظروں سے اسے عجیب سا خوف آ رہا تھا اسی لیے اس نے آج ان دونوں کو یہی سلانے کا فیصلہ کیا تھا۔

ان دونوں نے صبح سکول جانا ہے آج بھی چھٹی ہو گئی ہے ان کی۔ اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

exponovels

بھائی کل چھٹی۔۔۔احمد نے معصوم شکل بنا کر کچھ کہنا چاہا تھا جب اس کی گھوری نے اس کا منہ بند کر دیا تھا وہ دونوں خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔

کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اگر وارق خود ان کو کمرے تک چھوڑنے کے لئے گیا تو ان کے لئے کافی مشکل ہو جائے گی اسی لیے دونوں نے خود ہی جانا بہتر سمجھا

اب تم اٹھ کر چینج کر لو یا ساری رات یوں ہی دلہن بن کر بیٹھنا ہے۔اور ایک اور بات خالا کچھ دن تک یہی رہیں گیں اور ان کی بیٹی صدف بھی۔تو ان لوگوں کے سامنے ہمیں تھوڑی بہت۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہائے شکر ہے اب تک دروازہ بند نہیں ہوا مجھے تو لگا کہ اب تک تم لوگ مصروف ہو چکے ہوں گے میرا مطلب ہے سو چکے ہوں گے۔

معاف کرنا بیٹا میں تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہوں وہ اصل میں صدف کی طبیعت بہت خراب ہے اگر تم کسی ڈاکٹر کو بلا دو تو۔۔۔اصل میں میں زبردستی لائی تھی اس بیچاری کو یہاں وہ تو آنا ہی نہیں چاہتی تھی بیچاری کا دل ٹوٹا ہے کوئی مذاق تھوڑی ہے۔

لیکن میں بھی نا اس کے لئے بڑی ظالم ماں ثابت ہوئی ہوں خیر رشتہ داریاں تو نبھانی پڑتی ہیں اور میری بہن کے پاس میرے علاوہ اور کون سا رشتہ ہے۔

بس اپنی بہن کی خوشی میں شامل ہونے کے لئے آ گئیں۔وہ کاٹدار نظروں سے مائرہ کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

ارادہ اسے بتانے کا تھا کہ صدف کہیں نہ کہیں اس کی زندگی میں شامل ہے۔

exponovels

نیچے ٹیلیفون کے ساتھ ڈائری پڑی ہے سارے ڈاکٹر کے نام لکھے ہیں نیچے سے کسی بھی ملازم کو کہہ دے وہ کال ملادے گا۔

اب آپ جائیں۔ ہم کافی تھک گئے ہیں۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے کافی سخت لہجے میں بولا تھا۔

اب وہ ایک شادی شدہ آدمی تھا اپنے نام کے ساتھ صدف کا نام لگانا اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا اور پھر خالہ کا انداز بھی کچھ ایسا تھا کہ وہ سختی کرنے پر مجبور ہو گیا یہ الگ بات ہے کہ وہ لحاظ کبھی بھی کسی کا نہیں کرتا۔

اف کتنا کڑوا انسان ہے یہ اپنی خالہ سے اس طرح سے بات کر رہا ہے۔ اور خالہ بھی وہ جس کی بیٹی پر یہ خود ہی فدا ہے۔

صدف نے خود کو اس کی پسند کے مطابق ڈھالا تھا تو دونوں میں کوئی نہ کوئی تعلق ہے ہی۔

اور اس لڑکی کو محبت کی راہوں میں لگا کر خود کیسے راستہ بدل گیا ہے۔

میں گھٹیا اور نیچ کردار کی ہوں۔ خود تو جیسے بہت پارسا اور پاکیزہ ہے وہ اسے گھورتے ہوئے سوچ رہی تھی جب کہ خالہ کمرے سے باہر کب گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

اگر میرا معائنہ کر لیا ہو تو چینج کر لو۔ وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ اسے دیکھ کر بولا تو مائرہ جیسے ہوش کی دنیا میں آئی۔

exponovels

وہ فوراً بیڈ سے اٹھی اور تیزی سے واش روم کی جانب گئی جب اچانک بری طرح سے اس سے ٹکرا گئی۔ وہ تو خود بھی اس افتاد کے تیار نہ تھا۔ بے ساختگی میں اس کے گرد اپنا گھیرا مضبوط کر گیا وہ پوری طرح سے اس کے سینے میں چھپ گئی تھی۔

اور اس کی یہ حرکت وارق کے دل کی ساری دھڑکنوں کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔ وہ کب اسے خود میں قید کر گیا اسے خود بھی پتا نہ چلا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا حسین آتشی روپ اسے بری طرح سے بہکائے دے رہا تھا۔

وہ جتنا اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا ہی اس کے پاس آ رہی تھی۔

وہ جلد سے جلد اس کو چینج کروا لینا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے حسین روپ میں زیادہ دیر تک دیکھے۔

جس میں وہ اسے بری طرح اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔

کیونکہ اس کا یہ روپ کہیں نہ کہیں اس کے اندر اپنے حقوق لینے کے لیے جنگ لڑ رہا تھا۔

کیا مسئلہ ہے لڑکی تمہارے ساتھ سیدھے طریقے سے چل بھی نہیں سکتی کیا وہ اسے خود سے پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کے قریب آنے پر اس کی دھڑکنوں میں الگ ہی اشتعال برپا تھا اور اس کی آنکھیں میں آنسو دیکھ کر تو جیسے دھڑکنا ہی بند کر گیا تھا وہ رو رہی تھی۔

exponovels

لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ چھوٹو اور احمد سے باتیں کرنے میں مصروف تھی پھر اب ایسا کیا ہو گیا تھا کہ وہ یوں رونے لگی۔

اوہو کہیں تمہیں تاشفین کی یاد تو نہیں آ رہی ارادہ تو تمہارا اس کی دلہن بن کر اس کی سیج سجانے کا تھا نا اس کا لہجہ طنزیہ تھا نہ جانے کیوں وہ اتنا کڑوا ہوتا جا رہا تھا ورنہ کسی لڑکی کے کردار پر انگلی اٹھانے والا وہ ہر گز نہیں تھا۔

ہاں بالکل اسی کو یاد کر رہی رو رہی ہوں کیوں کہ وہی تو ایک سچا دوست تھا میرا جو زندگی کے ہر قدم پر میرے ساتھ تھا وہ میری غلطیوں پر پردہ ڈالا کرتا تھا۔

وہی تو میرا دوست ہے جو مجھے بتایا کرتا تھا مائرا تم کچھ بھی کر لو میں ہوں نہ تمہیں کبھی کسی مصیبت میں پھنسے نہیں دوں گا۔

کتنے بے وقوف ہو تم لوگ میرا بیٹا میرا بھائی اور پتہ نہیں کیا کیا اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم لوگ جانتے ہی نہیں کہ اس کے دل میں کیا تھا۔

آج تم لوگوں کو تاشفین اور تناوش کو ایک دوسرے کے ساتھ خوش دیکھنا ہے تم لوگ چاہتے ہو کہ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں۔

آج تم لوگ چاہتے ہو کہ تاشفین ہمیشہ کے لئے تم لوگوں کے پاس آ جائے۔

آج تم لوگ دعویدار ہو کہ تم اس سے محبت کرتے ہیں لیکن جب وہ وہاں نیویارک کی سڑکوں پر بھوکا پیاسا سردی میں ٹھٹھر رہا تھا تب کہاں مر گئی تھی تم لوگوں کی محبت۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

تم چاہتے ہو کہ تاشفین یہاں آجائے اس گھر میں تم لوگوں کے ساتھ رہے لیکن کیا تم نے کبھی جاننے کی کوشش کی کہ اپنی زندگی کے سترہ سال اس نے کہاں گزارے ہیں وہ کس طرح سے رہا ہے۔

اور ماننا پڑے گا تمہارے دماغ کو اپنی بہن کا گھر بچانے کے لیے تم نے مجھ سے نکاح تو کر لیا لیکن تم نے میرے بارے میں کچھ بھی جاننا نہیں چاہا۔

اتنے پاگل ہو تم لوگ کہ تاشفین نے بس ایک دفعہ کہہ دیا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو تم نے پاگلوں کی طرح اس بات پر یقین کر لیا۔

تمہارے تاشفین والے تانے پر مجھے تم پر غصہ نہیں آتا بلکہ ہنسی آتی ہے تمہاری بیوقوفی پر۔ کیونکہ۔ تاشفین نے یہ جھوٹ صرف تم لوگوں سے جان چھڑانے کے لئے کہا تھا

تم لوگوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے اس نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے لیکن افسوس کہ اس کی بات پر یقین کر لیا تم لوگوں نے۔

تم لوگ جانتے ہو تاشفین تم لوگوں سے نفرت کیوں کرتا ہے۔۔۔۔؟

نہیں۔۔۔۔۔۔؟

کیونکہ تم لوگ صرف اس بات پر یقین کرتے ہو جو سامنے ہوتی ہے ہر بات کے دو پہلو ہوتے ہیں وارق صاحب تم لوگوں نے کبھی اس ہیڈن پہلو کو نہیں دیکھا ہمیشہ اس پر یقین کیا جو تم لوگوں کو نظر آتا ہے۔

exponovels

تاشفین کی ماں نے کہہ دیا کہ وہ اپنے باپ سے نہیں ملنا چاہتا تو اس کے باپ نے کبھی کوشش ہی نہیں کی اس سے ملنے کے لیے۔

تاشفین کی ماں نے کہہ دیا کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ خوش ہے تو تمہارے باپ نے کبھی یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ وہ خوش ہے یا نہیں۔

تاشفین کی ماں کہہ دیا کے تاشفین کو اس کے باپ کی طرف سے کچھ نہیں چاہئے تو تمہارے باپ نے کبھی اسے کچھ دینے کی کوشش بھی نہیں کی۔

تاشفین کے باپ نے کبھی تاشفین سے مل کر یہ نہیں پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے وہ کس کے پاس رہنا چاہتا ہے اس کی زندگی کیسی ہے اس نے صرف وہ دیکھا جو تاشفین کی ماں اسے دکھانا چاہتی تھی۔

مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی ساری زندگی کبھی مطلب ہو گا۔ لیکن آج میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ کہ تاشفین جو تم لوگوں کے بارے میں کہتا تھا بالکل صحیح کہتا تھا تم لوگ ویسے ہی وہ جیسا وہ بتاتا تھا۔

اور کبھی یہ مت سوچنا کہ میں تمہیں کبھی بھی اپنے کردار کے حوالے سے کوئی صفائی دوں گی بالکل بھی نہیں مجھے نہ تو تمہارے ساتھ رہنا ہے اور نہ ہی تم پر یہ بات ثابت کرنی ہے کہ تاشفین کے ساتھ میرا کوئی آفیئر تھا۔

تم ساری زندگی یہ بات سمجھتے ہو تب بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری گھٹیا سوچ

۔

exponovels

وہ غصے سے کہتی اندر کی طرف چلی گئی تھی جبکہ وارق کتنی ہی دیر اس کی باتوں پر غور کرتا رہا لیکن ان ساری باتوں کا مطلب وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

اسے اگر کچھ سمجھ آیا تھا تو صرف اتنا کہ تاشفین کی ماں آج تک اس کے بارے میں سب کچھ جھوٹ بولتی آئی تھی۔

حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنے باپ کے پاس رہنا چاہتا تھا وہ اپنے باپ سے ملنا چاہتا تھا وہ اپنے باپ کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن صرف اپنی جیت کی خاطر اس عورت نے تاشفین کو اپنے باپ سے الگ کر دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا جب اچانک اس کے دروازے پر دستک ہوئی شاید خالہ دوبارہ آئی تھی وہ اپنا موڈ ٹھیک کرتے ہوئے دروازے سے باہر نکلا تو بابا کھڑے تھے۔

کیا ہوا بابا آپ سب ٹھیک تو ہے اس وقت آپ یہاں وہ پریشانی سے انہیں دیکھنے لگا تھا وہ تو کبھی بھی اس کے کمرے تک نہیں آتے تھے۔

وارق کیا تم جانتے ہو وہ ہاتھ میں ایک تصویر پکڑے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

بابا یہ کیا ہے اور آپ کس سلسلے میں بات کر رہے ہیں۔ وہ ان کے ہاتھ سے تصویر لیتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

جی بابا مجھے یہ پتا ہے۔ اس نے تصویر کو دیکھتے ہوئے بس اتنا سا جواب دیا۔

کب سے جانتے ہو تم اور تم نے مجھے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا۔۔۔ بابا برہم ہوئے تھے۔

exponovels

میں آپ کو اس بارے میں بتانا چاہتا تھا بابا لیکن مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ میں آپ کو کس طرح سے بتاؤں میں خود کنفیوز تھا پہلے خود سب کچھ جاننا چاہتا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ اسے بھی ان سب چیزوں کے بارے میں کوئی خبر ہے یا نہیں۔اور سچ کہوں تو مجھے اب تک نہیں پتا

۔

لیکن آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

جب آج وہ پارٹی میں آیا۔۔۔۔۔۔تو مجھے یہی لگا کہ وہ کچھ بگاڑنے آیا ہے لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بابا وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی ہم اس بارے میں کسی کو کچھ بتائیں گے۔اور بہتر ہے کہ وہ آدمی ہمارے گھر سے دور ہی رہے اسے ہمیں اپنی فیملی سے دور رکھنا ہو گا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا جب بابا نے ہاں میں سر ہلایا۔

وہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن مائرہ کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے کیا کرنا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔؟

اس کے بارے میں کیا سوچنا ہے بابا۔۔۔۔۔؟اسے یہاں لانے کے پیچھے وجہ تاشفین تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن تم اسے اپنی نکاح میں شامل کر چکے ہو وارق وہ تمہاری دلہن ہے وہ تمہاری بیوی کے روپ میں اس وقت تمہارے کمرے میں ہے۔

وہ کبھی تاشفین کی زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی۔

exponovels

کیونکہ اب تمہاری بیوی ہے اس پر تمہارا حق ہے۔اگر تم ساری زندگی اپنی بہن کا گھر آباد کرنے میں لگے رہو گے تو اپنا گھر کب بساؤ گے۔

تاشفین کو یہاں آتے نہ جانے کتنے سال لگ جائیں گے تو کیا تب تک تم صرف یہ سوچ کر اس لڑکی کو اپنے ساتھ رکھو کہ یہ تاشفین اور تناوش کہ بیچ کی دیوار ہے اپنا گھر نہیں بساؤ گے اپنے بارے میں نہیں سوچو گے۔

مائرہ میں مجھے بظاہر کوئی برائی نظر نہیں آئی وہ ایک نارمل سی لڑکی ہے اگر تاشفین سے محبت کرتی تھی تب بھی وہ تمہارے نکاح میں ہے

اور تم میں اتنا دم تو ہے ہی کہ تم اپنی بیوی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دو کیا ساری زندگی وہ تاشفین کی محبت بن کر رہے گی نہیں اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا ہو گا اگر تم اسے تاشفین کی زندگی سے نکال ہی چکے ہو تو اسے اپنی زندگی میں شامل کر لو۔

وہ معصوم اتنی بھی بے مول نہیں ہے کہ تم اسے صرف اپنے مطلب کے لئے استعمال کرو نہ جانے بابا نے کیا سوچ کر یہ سب کچھ کہا تھا۔

لیکن ان کی باتیں غلط نہیں تھی اگر وہ تاشفین سے محبت کرتی تھی تو اب اس کا نکاح ہو چکا تھا۔اب اسے اس کے ساتھ آگے بڑھنا تھا اور سچ تو یہ تھا کہ کہیں نہ کہیں وارق اس بات پر یقین کر چکا تھا کہ تاشفین اور اس کا رشتہ صرف ایک مذاق تھا۔

جو تاشفین نے جھوٹ کے طور پر استعمال کیا تھا ورنہ مائرہ اتنے یقین سے اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔

exponovels

جاؤمائرہ تمہارا انتظار کر رہی ہو گی اپنے دل سے ہر الٹی سیدھی سوچ نکال کر اپنی زندگی میں آگے بڑھو۔۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہترین وقت گزار سکتے ہو۔

وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے جبکہ وارق بھی کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اندر آ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں واپس آیا تو وہ سونے کے لئے لیٹ چکی تھی کل کی طرح آج بھی بیچ میں تکیوں کی دیوار قائم تھی جسے دیکھتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

وہ اپنی الماری کی طرف آتے ہوئے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تو شاید وہ سوئی جاگی کیفیت میں تھی

۔

وہ اپنے حسین روپ کو کو بہت زیادہ سادہ سے روپ میں بدل چکی تھی سفید کلر کے کرتے کے ساتھ سمپل سے پاجامے میں وہ بہت ایزی سی بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔

لیکن ایک بات ماننے والی تھی کہ وہ اس روپ میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی

آج اس نے اس کا تکیہ لینے کی غلطی نہیں کی تھی بلکہ آج وہ اپنے تکیے پر اپنی نیند پوری کر رہی تھی۔

اس نے شاید کل ہی نوٹ کر لیا تھا کہ اس کا تکیہ کونسا ہے اور اب وہ ایسی کوئی غلطی دوبارہ نہیں کرنے والی تھی۔ جس سے وہ اس کے قریب آ پاتا۔ کل رات اس کا یوں اچانک قریب آنا اسے بری طرح سے ڈرا گیا تھا۔

exponovels

وہ آکر اپنی سائیڈ پر لیٹا تو آج دوسری طرف کروٹ لینے کے بجائے اس کی کروٹ مائرہ کی طرف تھی وہ ایک نظر آنکھیں کھول کر اسے دیکھتی خود ہی دوسری طرف کروٹ بدل گئی۔

وارق نے اس کی اس حرکت کو بہت انجوائے کیا تھا جب کہ وہ آنکھیں بند کر کے اب سونے کی کوشش کر رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے اپنے بازو پر ہلکی سے گرفت محسوس ہوئی اور پھر اپنی گردن پر گرم سانسوں کے لمس کے ساتھ اس نے کسی کے ہونٹوں کا لمس بھی محسوس کیا تھا اس کے سارے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔

اس نے بڑی مشکل سے خود کو اس کی طرف دیکھنے پر آمادہ کیا تھا اندھیرے میں وہ اس کا چہرہ تو ٹھیک سے نہیں دیکھ پا رہی تھی لیکن لائٹ بلب کی روشنی میں وہ اس کے اوپر جھکا پوری طرح سے بہکا ہوا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو تم اس نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔اس کا دل بہت بے ترتیبی سے دھڑک رہا تھا وہ اس کے اتنے قریب کیوں آیا تھا۔

وہ تو اس سے نفرت کرتا تھا اسے اپنے بھائی کی گرل فرینڈ سمجھتا تھا اس کے کردار پر انگلیاں اٹھاتا تھا تو وہ اس کے اتنے قریب کیوں آیا تھا کیا رات کی تنہائی میں وہ اس کا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

لیکن نیم اندھیرے میں نظر آتی اس کی آنکھیں تو کچھ اور ہی بیان کر رہی تھیں وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ اونچا کرتا اس کے لبوں پر اپنی شدت بھری مہر ثبت کر گیا تھا۔

exponovels

انداز میں اتنی شدت تھی کہ مائرہ بے ساختہ ہی اسے خود سے دور کرنے کی جدوجہد کرنے لگی۔ لیکن وہ جیسے پوری طرح سے مدہوش تھا جیسے وہ اس کے جسم کی بھینی بھینی خوشبو میں پوری طرح بہک گیا تھا۔

مائرہ کی مزاحمت سرخ ہونٹوں سے گردن تک کہ سفر کے دوران تھی جیسے ہی وارق نے لب اس کی گردن پر رکھے اس کے ہاتھ پیروں حرکت کرنا چھوڑ چکے تھے۔

جب کہ وہ اس کے جسم کے ساتھ ساتھ روح پر بھی قابض ہو جانا چاہتا تھا اس پر اپنا سایہ بنائے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے اپنے بے حد قریب کر گیا تھا مائرہ نے کسی طرح کی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی بلکہ خاموشی سے وہ اس کی باہوں میں پڑی رہی۔

وہ کچھ سوچ ہی نہیں پائی تھی جیسے دل دماغ ہر طرح کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہے وہ بس اس کے لبوں کا لمس اپنے پور پور پر محسوس کرتی بے بسی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی تھی۔

اگر وہ مزاحمت کرتی تو شاید یہ سب کچھ وارق کے لئے اتنا آسان نہ ہوتا شاید وہ اسے روک سکتی تھی اتنا آگے بڑھنے سے لیکن اس نے اسے روکا ہی نہیں تھا۔

وہ خود بہ خود ساری حدیں پار کرتا چلا گیا اور مائرہ جو پوری طرح سے اس رشتے سے انکاری تھی اس شخص کو اپنا شوہر مانتی ہی نہیں تھی نہ جانے کیسے اس کی باہوں میں پگھلتی چلی گئی اس کا شدت سے بھرپور انداز ساری رات سہتی وہ اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی تھی۔

جبکہ وارق اس پر ابر کرم کی طرح برستا اسے اپنی محبت کی بارش میں بھیگوتا چلا گیا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کب سے بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورے جا رہی تھی کل رات جو کچھ ہوا تھا وہ کافی عجیب تھا یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے تھا کیا سمجھ رہا ہو گا یہ شخص۔۔۔۔۔۔؟

کہ آخر کیوں اس نے اسے روکا نہیں۔۔۔۔۔۔؟

اور اگر اس نے اس سے جواب مانگا تو۔۔۔۔۔۔؟

وہ اس سے کچھ پوچھ بھی نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہوئی تھی۔

وہ کیوں۔ اسے انکار نا کر سکی۔ کیوں اسے خود سے دور نا کر سکی۔ وہ کوئی اس کو فورس تو نہیں کر رہا تھا۔

وہ مرد تھا۔ بہک سکتا تھا۔ وقتی جذبات سے مجبور ہو کر شاید اس کے پاس آ گیا تھا تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اپنا آپ اس کے حوالے کر دیتی اسے روکنا چاہیے تھا اسے خود سے دور کرنا چاہئے تھا کیوں وہ اس کے ساتھ اس رشتے کو قبول کر گئی۔

وہ شخص اس کا ساری زندگی کا ساتھ نبھانے والا نہیں تھا وہ صرف چند دن کی شادی تھی تاشفین کے یہاں آتے ہی وہ اسے اس گھر سے دھکے مار کر نکالنے والا تھا اور اس کی جگہ شاید اس صدف کو لانے والا تھا تو کیوں اس نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا تھا۔

صدف اس کی پہلی محبت اس کی چاہت جو اس کا گھر بسانے والی۔ تھی جو اس کی زندگی بسانے والی تھی۔

exponovels

کیا حالت تھی اس بے چاری کی کل اس نے دیکھا تھا وہ سارا دن بلائیں بلائیں پھرتی وہ اپنی ماں کی ڈانٹ سنتیں اداس سی سب سے مل رہی تھی وہ محبت کرتی تھی اس شخص سے اور یہ بھی تو اس سے محبت کرتا تھا۔

تو کیسے اس کی محبت نے اسے اس کے پاس آنے کی اجازت دے دی تھی کیا وہ صدف کو اس بارے میں بتا پائے گا ہاں کیوں نہیں اس نے کوئی گناہ تو نہیں کیا تھا مائرہ اس کے نکاح میں تھی۔

اور اس کے پاس یہ سب سے مضبوط دلیل تھی وہ طلاق کے بعد صدف کے ساتھ آگے بڑھ جاتا اور وہ ساری زندگی اپنی غلطیوں پر پچھتاتی رہتی ہاں غلطی ہی تو ہوئی تھی اس سے کل رات۔۔۔۔

کہ اس نے اپنا آپ اس شخص کے حوالے کر دیا تھا اور اب شاید اسے ساری زندگی کی غلطی پر پچھتانا تھا۔

وہ سوچوں میں بری طرح سے غرق تھی جب اچانک کسی نے اسے کھینچ کر اپنی مضبوط باہوں میں قید کر لیا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے وارق۔۔۔۔۔؟ وہ چلاتے ہوئے بولی تھی جبکہ دوسری طرف تو کسی نے اس کے چلانے کا اثر ہی نہیں لیا تھا۔

وہ آنکھیں بند کئے اسے مضبوطی سے خود میں قید کیے شاید دوبارہ سو گیا تھا۔

اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی ساری مزاحمتیں اس کی مضبوط پناہوں میں قید ہو گئی تھی جب کہ وہ اسے اپنی سینے میں بھینچتا گہری نیند میں چلا گیا تھا اور وہ اپنا اب اسے چھوڑا ہی نہیں پائی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بابا اسے اپنے ساتھ پاکستان لے آئے تھے۔ وہ یہاں آنے کے لئے ہر گز راضی نہیں تھی وہ کسی سے بھی اچھے طریقے سے نہیں ملی تھی اور نہ اسے کسی سے کوئی لینا دینا تھا۔

وہ گھر آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی باہر اس کی شادی کی پلاننگ کی جا رہی تھی اور اندر وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ان سب چیزوں سے جان کیسے چھڑائے۔

ایک طرف اس کے بابا تھے جو اسے صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے کہ اگر تم نے کوئی بھی گربڑ کی یا شادی کرنے سے انکار کیا تو میں تمہیں اپنی جائیداد سے بے دخل کر دوں گا وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔

اپنے گھر بار چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتی تھی اسے اپنا لائف سٹائل بے حد عزیز تھا۔ لیکن اپنے بابا کے غصے سے بھی وہ بہت اچھے طریقے سے واقف تھی وہ عرفان سے محبت کرتی تھی لیکن عرفان کے حالات اتنے اچھے نہیں تھے کہ وہ اسے یہ لائف سٹائل دے پاتا۔

عرفان کے فادر اس کے بابا کے کزن تھے۔ لیکن دونوں میں سگے بھائیوں جیسی محبت تھی وہ عرفان کے فادر کو تایا ابو کہہ کر ہی بلایا کرتی تھی لیکن اسے ہر گز اندازہ نہ تھا کہ پاکستان میں بھی اس کے ایک عدد تایا ابو موجود ہیں جن کی چار اولادیں ہیں۔

تین بیٹے اور ایک بیٹی سب سے بڑے افراہیم مصطفی تھے جن کی شادی کو ابھی صرف آٹھ مہینے ہی ہوئے تھے۔

اس کے بعد ابراہیم مصطفی اس کا منگیتر جس کے ساتھ اس کی شادی ہونے جا رہی تھی۔

exponovels

اس کے بعد فہم مصطفی جو ابھی اسٹوڈنٹ تھا اور سب سے چھوٹی ان کی لاڈلی بہن زینب مصطفی۔۔۔۔۔ان لوگوں کا گھر اچھا خاصا بھرا ہوا تھا ایک تو محلے سے اتنے لوگ ان کے گھر آتے جاتے تھے کہ حد نہیں۔

وہ ایک ہی دن میں یہاں آکر بری طرح پچھتا رہی تھی اور اس کے والد اسے ساری زندگی کے لیے یہاں چھوڑ دینا چاہتے تھے ان گنواروں کے بیچ میں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگی جب اچانک وارق نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ جان کیوں نہیں چھوڑ رہے ہو میری۔۔۔۔۔؟ وہ انتہائی غصے سے اس پر چڑھ دوڑی تھی۔

جان تو اب تمہاری ساری زندگی کے لیے مجھ سے نہیں چھوٹنے والی جانم لیکن فی الحال میں اپنا موڈ تمہارے ساتھ بحث کر کے خراب نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تمہاری شکل سے لگ رہا ہے کہ تم اپنے کل رات والے فیصلے سے زیادہ خوش نہیں ہو۔

ویسے اتنا بھی تنگ نہیں کیا میں نے تمہیں کل رات کے تم اپنا منہ ہی سیدھا نہ کرو خیر کوئی بات نہیں سمجھ سکتا ہوں نئی نویلی دلہنوں کے تھوڑے بہت نخرے بھی تو ہوتے ہیں تمہارا حق بنتا ہے دکھاؤ نخرے مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔چلو چھوڑو تم نخرے بعد میں دکھانا پہلے ذرا یہاں آؤ

exponovels

میں نے اپنا حق وصول لیا ہے تو تمہارا بھی حق تو تمہیں دینا پڑے گا نہ وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کافی مشکل سے ہاتھ بڑھا کر سائڈ دراز سے کچھ نکال رہا تھا۔

اور پھر ایک ویلوٹ کی سرخ رنگ کی ڈبی نکال کر سامنے کی اس کا ہاتھ یوں ہی تھامے ہوئے اس نے ایک ہاتھ سے اس ڈبے کو کھول کر اس میں سے ایک انتہائی نفیس بریسلٹ نکالا تھا۔

اصولوں کا بڑا پکا ہوں اگر کچھ لیتا ہوں تو اس کا حق لازمی ادا کرتا ہوں اس کے ہاتھ میں وہ خوبصورت بریسلیٹ پہناتے ہوئے وارق دلکش مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

اور ساتھ ہی اپنے لب اس کے نازک ہاتھ پر رکھتے اسے کانپنے پر مجبور کر دیا اس نے اگلے ہی لمحے اپنا ہاتھ اس سے چھڑا لیا تھا لیکن افسوس کے اس کی پکڑ بہت سخت تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نکاح بہت دھوم دھام سے ہوا تھا پورے گاوں کے لوگ یہاں انوائٹ تھے وہ بہت بیزار سی بیٹھی ہوئی تھی کہ اسے آج ہی پتہ چلا تھا کہ شادی کے فورا بعد اس کے ماں باپ یہاں سے واپس نیویارک چلے جائیں گے اسے ان ان پڑھ گوار لوگوں کے پاس چھوڑ کر۔

کل رات عرفان کا کا فون آیا تھا اس نے بڑی مشکل سے ٹیلی فون پر سب لوگوں کے بیچ میں اس کی بات سنی تھی عرفان اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ کچھ بھی کر لے گا لیکن وہ شادی سے انکار کر دے۔اسے نہیں چاہیے کوئی بھی دولت کوئی بھی جائیداد وہ ان سب چیزوں کے بغیر رہے گے لیکن ایسا نہیں کر پائی تھی۔

exponovels

کیونکہ وہ عرفان سے محبت ضرور کرتی تھی لیکن محبت میں اندھی نہیں ہوئی تھی وہ جانتی تھی نیویارک جیسے ملک میں بنا پیسے کے گزارا کرنا ناممکن تھا اور عرفان کے پاس تھا ہی کیا اگر وہ اس سے شادی کی ضد کرتا تو اس کے گھر والے اسے بھی گھر سے نکال دیتے۔

تو وہ دونوں کہاں رہتے سڑکوں پر۔ عرفان کے ساتھ اس کا کوئی فیوچر نہیں ہے اس کی زندگی برباد ہو جائے گی اسی لیے اپنے دل میں عرفان کی محبت کو دبا کر اس نے اپنے باپ کی جائیداد کو چننے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اور آج وہ ابراہیم مصطفی کے نکاح میں شامل ہو چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ حیرانگی سے اس بریسلٹ کو دیکھ رہی تھی۔ جو یقیناً اس نے پہلے سے بنوا کر رکھا تھا مطلب صاف تھا کہ یہ صدف کے لیے تھا اس کے لیے نہیں۔

ہاں بالکل اس کی ہونے والی دلہن تو صدف تھی تو یقینا یہ کرم نوازی بھی اسی کے لئے ہی تھی فی الحال تو وہ صرف وقتی جذبات کے آگے مجبور ہو کر یہ رشتہ نبھانے کے لیے اس کے قریب آ رہا تھا۔

یقینا یہ تم نے صدف کے لئے بنایا ہو گا تو اسی کو دو میں کسی کی چیزوں پر نہ تو اپنا حق سمجھتی ہوں اور نہ ہی قبضہ کرتی ہوں۔ وہ اپنے ہاتھ سے اس کا بریسلیٹ اتارنے لگی لیکن وارق کی سخت گرفت کے بعد اس کی سخت نگاہوں نے اسے یہ کام کرنے سے روک دیا تھا۔

exponovels

حد میں رہو لڑکی اگر میں نے تمہیں بیوی ہونے کا حق دیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھ پر یا میری ذات پر کیچڑ اچھالو گی۔

میں یہ حق کسی کو نہیں دیتا خبر دار جو اگلی دفعہ میرے کردار پر انگلی اٹھائی ہاتھ کندھے سے الگ کر دوں گا یاد رکھنا۔

وہ انتہائی غصے سے بولا تھا جبکہ اس کے ہاتھ پر اپنے بریسٹ کو اس سے کافی سختی سے باندھا تھا تاکہ وہ اسے آسانی سے کھول نہ سکے اور ساتھ اس نے اپنے دانتوں کی مدد سے اس کا ہک کافی ٹائٹ کر دیا تھا۔

صدف کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے تم یقین کرو یا نہ کرو تمہارے ایک بار کہنے پر میں نے تمہارا یقین کیا ہے تو میرے ایک بار کہنے پر تمہیں مجھ پر یقین کرنا چاہیے۔

امی کی مرضی تھی صدف کے ساتھ میری شادی میں کیونکہ وہ اپنی بھانجی کو اس گھر میں لانا چاہتی تھیں لیکن وہ میری پسند کبھی بھی نہیں تھی۔

خیر بہت ہو گئی باتیں اٹھو جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرنے چلتے ہیں اور ہاں آج وہ ریڈ کلر کی ڈریس پہننا تم پر سوٹ کرے گی۔

بلکہ ایسا کرو تم پہن کر آو میں خود ہی دیکھ لوں گا کہ تم پر سوٹ کرتی ہے یا نہیں۔ وہ پر سکون سا اٹھ کر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے ان دونوں کے مابین تھوڑی دیر پہلے کوئی تلخ کلامی ہوئی ہی نہیں۔

کیا لگتا ہے تمہیں میرے ماتھے پر بے وقوف لکھا ہے کل رات تم نے میرے قریب آ کر صرف میرا فائدہ اٹھایا ہے۔

exponovels

اور یہ مت سوچنا کہ تم نے کہہ دیا کہ صدف کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں تھا تو میں نے مان لیا ایسا کچھ بھی نہیں ہے میں جانتی ہوں صدف کے ساتھ تمہارا بہت گہرا تعلق ہے۔اور خبردار جو تم نے آئندہ میرے قریب آنے کی کوشش کی اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پتا نہیں کیا کیا بولنے والی تھی جب اچانک ہی اس نے سختی سے اس کا جبڑا اپنے ہاتھوں میں قید کرتے ہوئے اسے بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں لٹایا تھا۔

آج کے بعد اگر میں نے تمہارے منہ سے یہ لفظ تم سنا تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میری نئی نویلی بیوی ہو۔ تمہیں مجھ پر یقین نہیں کرنا مت کرو جب میرے چار پانچ بچے پیدا کر لو گی خود ہی یقین آجائے گا کہ میں تمہارے ساتھ کتنا مخلص ہوں۔

لیکن آج کے بعد تمہاری یہ بے ادبی برداشت نہیں کروں گا نفرت ہے مجھے بدلحاظی اور بدتمیزی سے اور میں اپنی بیوی کو نہ بدلحاظ برداشت کروں گا اور نہ ہی بدتمیز۔

فلحال اس جسارت کو اپنی بدتمیزی کی ایک چھوٹی سی سزا کے طور پر قبول کرو۔وہ اس کے لبوں پر اپنے لب انتہائی جارحانہ انداز میں رکھتے ہوئے اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا اس نے بہت ہی شدت سے اس کے لبوں پر اپنا بے باک اور پر حدت لمس چھوڑا تھا اور پھر اس کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا کر کے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنی شرٹ پہننے لگا۔

exponovels

مائرہ اگر کوئی آپ پر اعتبار کرے تو اس پر بھی اعتبار کرنا چاہیے تاکہ رشتہ مضبوط ہو جائیں تمہیں یہ سب سمجھنے میں وقت لگے گا لیکن مجھے تمہارے اور اپنے رشتے کو لے کر اب کوئی ڈاوٹ نہیں ہے میں تمہارے ساتھ اس تعلق کو نبھانا چاہتا ہوں آج سے قیامت تک۔

باقی تم میرے بارے میں کیا سوچتی ہو۔ یہ تمہارا اپنا سر درد ہے اگر بیوی بن کر رہو گی تو بہت پیار سے رکھوں گا۔ اگر سر پر چڑھو گی تو مجھے اتارنا آتا ہے وہ کہہ کر واش روم میں گھس گیا تھا جب کہ وہ غصے سے صرف مٹھیاں بھجتی رہ گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کتنی آسانی سے اس شخص نے اپنے مطلب کو اس تعلق کو نبھانے کا نام دے دیا تھا وہ اسے پاگل سمجھتا تھا یا اسے صدف کی آنکھوں میں اس کے لئے محبت نظر نہیں آئی تھی کیا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ معصوم سی لڑکی اس کی وجہ سے کتنی اذیت میں تھی۔

مرد تو ہوتے ہی بے وفا ہیں ایک لڑکی کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ آسانی سے اپنی زندگی گزار لیتے ہیں لیکن ایک عورت کبھی آگے نہیں بڑھ پاتی۔

کل رات وہ اپنے ماں باپ کو یاد کرنے کی وجہ سے بہت دکھی تھی۔ اس کی شادی ہوئی تھی اور اس کا کوئی بھی رشتہ اس کے پاس نہیں تھا نکاح کے وقت اس کے دل میں کوئی جذبات نہ تھے لیکن کل ولیمے میں اماں احمد اور چھوٹو نے جس طرح سے اسے اپنوں کا احساس دلایا تھا اسے اپنے ماں باپ ٹوٹ کر یاد آئے تھے۔

exponovels

اوراس کی اس جذباتی کیفیت کا وارق نے فائدہ اٹھا کر اس سے یہ رشتہ بنالیا تھا جو اس کے ساتھ کبھی نہیں بنانا چاہتی تھی اور اب وہ کتنی آسانی سے اس پر یہ ظاہر کر گیا تھا کہ وہ اس کی ملکیت ہے جس پر وہ ہر طرح کا حق رکھتا ہے۔

لیکن اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ صدف کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گی۔اور نہ ہی اپنے ساتھ کل رات اس کے قریب آنے پر اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا یہ اس کی غلطی تھی۔لیکن صدف کے ساتھ ظلم ہوا ہے اس کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اس کو محبت کا جھانسہ دے کر اس مقام تک پہنچایا ہے اور اب جب ساتھ نبھانے کی باری آئی تو وہ راستہ بدل گیا۔

اور وہ خود کونسا اسے اچھا سمجھتا تھا اس کا بھی تو تاشفین کے ساتھ افیئر چل رہا تھا اس کے مطابق تو پھر وہ اتنا جلدی ہر چیز کو بھلا کر آگے کیسے بڑھ سکتا تھا۔

یہ سب صرف اور صرف ڈرامہ تھا وہ صرف اپنے مطلب کے لئے اس کے پاس آیا تھا اور اس کا مطلب پورا ہوتے ہی وہ اپنا راستہ بدلنے والا تھا۔

یا شاید مزید کچھ دن تک ڈرامہ چلنے والا تھا آخر وہ اسے اپنی ملکیت سمجھتا تھا تو پھر وہ اپنی ملکیت کو پورے طریقے سے استعمال بھی تو کر سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

ذائنہ اس سے کافی اکھڑی اکھڑی رہتی تھی وہ اس سے بات کرتی تھی اور نہ ہی اسے اہمیت دیتی تھی ان کی شادی کو دو مہینے ہونے والے تھے۔اور آج بھی پہلے دن جیسی تھی۔

exponovels

وہ جب سے یہاں آئی تھی تب سے ہی اس نے کسی کو اہمیت نہیں دی تھی اور شادی کے بعد وہ ابراہیم کو بھی اہمیت نہیں دیتی تھی۔

جہاں بڑے بھائی افراہیم اور سعدیہ کے گھر جلد سے جلد ننھا مہمان آنے والا تھا وہی ذائنہ نے ہر کسی سے تعلق ہی ختم کر رکھا تھا۔

ذائنہ نے اب تک صرف اس سے دو بار ہی کھل کر بات کی تھی اور دونوں میں ایک ہی ضد تھی کہ ہم لوگ نیویارک جائیں گے ہم وہیں پر جا کر رہتے ہیں بابا کا بزنس سنبھالیں گے۔

ان کے ساتھ رہیں گے یہاں پاکستان میں کوئی فیوچر نہیں ہے اس نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ پاکستان میں نہیں رہنا چاہتی لیکن ابراہیم کی سوچ الگ تھی۔

وہ اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا تھا خاص کر وہ اپنے بھائیوں کے بنا تو رہ ہی نہیں سکتا تھا اس کی چھوٹی لاڈلی بہن تھی اسے اپنے گھر والوں سے بے انتہا محبت تھی۔

ان کے بنا وہ کہیں جانے کا سوچ ہی نہیں سکتا تھا بس اسی بات پر ذائنہ کا موڈ خراب ہو جاتا تو وہ ہفتہ ہفتہ اس سے بات ہی نہیں کرتی تھی۔

ابراہیم ابھی تک تو ان سب چیزوں کو نارمل لے رہا تھا یہ سوچ کر کہ وہ اپنے گھر والوں کو مس کرتی ہے۔ لیکن اس کا رویہ دو ماہ بعد بھی بدلہ نہیں تھا وہ ایک ہی بات بار بار کئے جا رہی تھی کہ اسے یہاں نہیں رہنا بلکہ نیویارک جانا ہے۔

exponovels

اوراب آہستہ آہستہ وہ اس کی نیویارک کی گردان سے تنگ آتا جارہا تھا یہی وجہ تھی کہ اکثر کمرے سے اس کی تیز آواز سنائی دیتی تھی جس پر اس کے ماں باپ اور گھر والے پریشان ہو جاتے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے اپنے ساتھ باہر لے کر آیا تو سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے ابھی تک کسی نے بھی ناشتہ شروع نہیں کیا تھا۔

صدف تم اٹھو یہاں پر مائرہ بیٹھے گی۔۔۔۔"اس نے صدف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو اس کرسی پر بیٹھی تھی جو اماں نے پہلے ہی دن اسے یہ کہہ کر دی تھی کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھا کرو اس کے سائیڈ کی دوسری چیئر پر وارق بیٹھتا تھا۔

میں کیوں دوں میں تو ہمیشہ اسی چیئر پر بیٹھ کر ناشتہ اور ڈنر کرتی ہوں۔ کیا ہو گیا ہے وارق شاید آپ بھول گئے ہیں یہ تو میری ہی کرسی ہے ناوہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی آنکھوں میں کل جیسی ویرانی دیکھ کر مائرہ نہ جانے کیوں نگاہیں چرا گئی تھی۔

پہلے کی بات اور تھی صدف اب کی بات اور ہے اب اس کرسی پر وارق کی بیوی بیٹھا کرے گی نا دونوں ایک ساتھ بیٹھے ہیں پیارے لگتے ہیں۔اماں نے جیسے اسے سمجھانا چاہا تھا

exponovels

معاف کرنا آپا بچی ہے نہ ابھی تک پرانی باتوں کو دل پر لگا کر بیٹھی ہے میں نے پہلے دن اسے اس کرسی پر بٹھایا تھا شاید اسی لیے غلط فہمی کا شکار ہو گئی۔ خیر میری بھی مت ماری گئی تھی میں کہاں جانتی تھی کہ میری بچی کا نصیب اتنا کالا ہو گا ۔کہ کوئی باہر کی آئی لڑکی اس کی جگہ پر آ جائے گی۔

توبہ توبہ کرو شازیہ کیسی باتیں کرتی ہو ہماری بچی کا نصیب کیوں کالا ہو اللہ پاک اس کو خوشیاں نصیب کرے۔ بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو کہ کیا بات کر رہی ہو۔

بے شک اللہ نے ہماری صدف کا بھی بہت خوبصورت جوڑا بنا کر رکھا ہو گا۔ اماں نے اسے دعائیں دیتے ہوئے کہا تو صدف فوراً ہی کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ جب وارق نے اس کے لیے کرسی گھسیٹ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا بات ہے کتنی خوش لگ رہی ہو تم وارق کو حاصل کر لینے کی وجہ سے لیکن تمہیں ایک بات بتاؤں وارق نہ صرف میرے ہیں ان پر صرف میرا حق ہے۔ تم جیسی لڑکیوں کو نہ وہ پسند کرتے ہیں اور نہ ہی کبھی دیکھتے ہیں میں جانتی ہوں تم نے ہی کوئی گل کھلایا ہو گا کہ وہ تم سے شادی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس نے کچن میں قدم رکھا تو صدف وہیں دروازے کے پاس کھڑی تھی۔

وارق کے جانے کے بعد وہ خود ہی اپنے برتن اٹھا کر کچن میں رکھنے کے لئے آئی تھی لیکن اسے اندازہ نہ تھا کہ صدف یہاں پر ہو گی

exponovels

اس کی باتیں سن کر اس نے ایک نظر پلٹ کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں اس کے لیے نفرت تھی جیسے دیکھ وہ ایک لمحے کے لئے کھٹک کر رہ گئی تھی۔

اس کا یہ روپ اور تھوڑی دیر پہلے میز پر بیٹھے اداسی والا روپ بالکل الگ تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ تھوڑی دیر پہلے یہی لڑکی باہر بیٹھی اپنے آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی اور اب یہاں اندر وہ اسے الگ روپ میں نظر آ رہی تھی۔

سوری صدف اس وقت میں آپ سے بات نہیں کر سکتی وہ کیا ہے کہ مجھے لگتا ہے وارق چلے گئے میرا بریسلیٹ نہ رات انہوں نے بہت سختی سے بند کیا تھا میں ان سے کھلوا کر لاتی ہوں ابھی تک شاید وہ پورچ میں ہوں گے میں واپس آ کر آپ کو ان کی باتوں کا جواب دوں گی۔

پھر آپ مجھے بتائیے گا کہ وارق کو کس طرح کی لڑکیاں پسند ہیں اور مجھے ان کی پسند میں ڈھلنا ہو گا۔ آپ تو ان کی کزن ہیں ان کے بارے میں سب کچھ جانتی ہیں مجھے ان کی پسند ناپسند کے بارے میں بتائے گا۔

میں آتی ہوں وہ کیا ہے نہ انہوں نے مجھے جانے سے پہلے اشارہ کیا تھا بعد میں ناراض ہو جائیں گے اس نے آنکھ مارتے ہوئے باہر نکلنا چاہا جبکہ صدف تو اس کے انداز پر حیران رہ گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بریانی کا مسالہ لینے کے لیے آئی تھی۔

exponovels

لیکن اسے مصالحہ کیا ہی ملتا سب دکانیں بند تھیں۔اسے ٹھیک سے ذہن نشین تو نہیں تھا لیکن پاس ہی یہاں ایک اور دکان بھی تھی۔

یہی سوچ کر اس نے بیگ کندھے سے لگاتے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑھائے تھے جب اسے سامنے سے بہت سارے لوگ آتے نظر آئے۔

بہت سارے لوگ اسے کسی کالج کے اسٹوڈنٹس لگ رہے تھے سب کے ہاتھوں میں بینرز تھے پتھر تھے وہ لوگ شور مچا رہے تھے۔

کسی کے انصاف کے لیے چیخ چلا رہے تھے اسے کچھ سمجھ تو نہ آیا لیکن ان سب سے گھبراتے ہوئے اس نے آگے کی طرف قدم بڑھائے اور اس بھیڑ سے نکل کر پیچھے کی طرف آئی لیکن یہاں سے کچھ اور لوگ اس طرف جاتے نظر آئے تھے۔

اس طرف سے بھی بہت سارے لوگ جا رہے تھے اور آس پاس کی سب دکانیں بند تھیں۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے ان سب لوگوں سے بچتے بچاتے وہ کافی آگے نکل آئی تھی اب تو اسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اسے کس طرف جانا ہے۔

exponovels

دور دور تک جب اسے کوئی بھی دکان کھلی نظر نہ آئی تو اس نے واپس جانے کا فیصلہ کیا جس طرف سے آوازیں آ رہی تھیں اسی طرف واپسی کے لیے قدم بڑھا دیئے۔

اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ اپنے آپ کو کوستی ہوئی واپس اپنی بلڈنگ کے قریب جانے لگی تھی لیکن اچانک ان لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور سامنے رکھے ریپسٹ کے پتلے کو آگ لگا دی اور پھر اسے پتھر مارنے لگے۔

وہ اتنا زیادہ چلا رہے تھے کہ ان کے چلانے سے عجیب خوف ناک قسم کی آوازیں پیدا ہو رہی تھیں ایک تو اسے ایسی آوازوں سے ڈر لگتا تھا۔

اور دوسرا وہ ایسی بھیڑ بھاڑ والی جگہ پر جاتی بھی نہیں تھی اسے اتنے لوگوں کے بیچ میں اچھا محسوس نہیں ہوتا تھا وہ گھبرا آنے لگتی تھی۔

اور اب بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا اتنے سارے لوگوں میں وہ نہ تو آگے کا راستہ دیکھ پا رہی تھی اور نہ ہی آگے جا رہی تھی جب کہ ان آوازوں نے اسے اتنی بری طرح سے ڈسٹرب کیا تھا کہ وہ کانوں پہ ہاتھ رکھ گئی اسے لوگوں کے دھکے لگنے لگے تھے وہ ان لوگوں کو پیچھے کرنے کی کوشش میں آگے جا رہی تھی۔

اور آگے بڑھتے بڑھتے بھی اسے کافی دھکے لگ رہے تھے وہ جتنا آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی ان سب لوگوں میں پھنستے جا رہی تھی۔

جب اچانک ایک پتھر اس کے سر پہ آ لگا خون کی لہر تیزی سے اس کے ماتھے سے بہنے لگی تھی۔

exponovels

اس کا سر چکرا کر رہ گیا اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن وہاں سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی جب اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔

اس نے آگے پیچھے ہر طرف دیکھنا چاہا شاید تاشفین اسے ڈھونڈتے ہوئے اس طرف آ گیا ہو۔ لیکن وہ اسے نام سے پکارتا ہی کہاں تھا اسے اس کا نام آتا ہی نہیں تھا۔

وہ بے بسی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنے خون کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک کسی نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

اور پھر اسے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے سینے میں بھینچے تیزی سے وہاں سے نکلنے لگا ان لوگوں کی بھیڑ کو وہ کوئی بھی حد اہمیت دیے بنا تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ طاقتور تھا ہمت والا تھا وہ اپنی بیوی کی حفاظت کر سکتا تھا وہ سچ میں اس کا محافظ تھا اور آج وہ اس کی حفاظت کرنے کے لئے آ گیا تھا اپنی آنکھیں بند کئے وہ بس اس کے سینے سے لگی چلے جا رہی تھی اسے کچھ نہیں سننا تھا کچھ بھی نہیں دیکھنا تھا بس یہاں سے نکلنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین پاگلوں کی طرح اسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا اسے اونچی اونچی آواز میں بلا رہا تھا۔

وہ بے شک اسے تنگ کرتا تھا کہ اسے اس کا نام نہیں آتا تھا لیکن یہاں وہ اپنے نام کی پکار سن کر ہی اس کے پاس آئے گی اور اس نے اسے بہت اونچی آواز میں پکارا تھا۔

exponovels

لیکن اتنے سارے لوگوں کے شور کے پیچھے اس کی آواز دبنے لگی تھی۔

اسے پریشانی ہونے لگی تھی وہ کہاں گئی تھی کس طرف گئی تھی ایک تو وہ اپنی بلڈنگ میں بھی کسی کو نہیں جانتی تھی کہ کسی کو کچھ بتا کر جاتی

وہ خود بھی بلڈنگ والوں سے زیادہ بنا کر نہیں رکھتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس نے کسی سے پوچھا بھی نہیں تھا۔

بس خود ہی اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن اس کی ساری کوششیں ناکام ہو رہی تھیں

اتنا ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ اسے کہیں بھی نہیں مل رہی تھی۔

یہاں سے ناامید ہو کر وہ پیچھے کی طرف مڑنے لگا تھا جب اسے اپنے آس پاس کوئی خوشبو محسوس ہوئی اس خوشبو کو اس نے بہت نزدیک سے محسوس کیا تھا۔

وہ خوشبو ہر رات اس کے سینے سے لگ کر سوتی تھی وہ اگلے ہی لمحے میں پلٹا تھا۔

جب کچھ فاصلے پر وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے نظر آئی تھی اس نے اگلے ہی لمحے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

اور اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا اس وقت اسے بہت غصہ آ رہا تھا۔بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جان سے مار ڈالے۔

لیکن جس طرح وہ کانپ رہی تھی اور اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پایا تھا وہ بس تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا اور اگلے دو منٹ میں وہ اسے اس بھیڑ سے کافی دور لے آیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا کیوں گئی تھی تم ان لوگوں کے بیچ میں۔۔۔۔۔۔؟

جانتی بھی ہو کہ اس وقت یہ لوگ کتنے پاگل ہو چکے ہیں وہ دیکھتے بھی نہیں ہیں کہ یہاں پر کوئی مر رہا ہے یا جی رہا ہے ان لوگوں کو فرق نہیں پڑتا وہ اپنے انصاف کی جنگ میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ کسی کو پتھر لگے یا کسی کو آگ لگے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ایک شخص کو انصاف دلانے کے چکر میں یہ لوگ اندھے ہو جاتے ہیں۔

وہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے سمجھانے لگا تھا اس کا انداز بہت سخت تھا وہ بہت غصے سے بات کر رہا تھا۔

وہ یہاں کتنی بڑی مصیبت میں پھنس سکتی تھی اسے اندازہ بھی نہ تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ یہاں آئی ہی کیوں ؟۔۔۔۔۔۔

وہ نیچے کیوں آئی تھی اتنے لوگوں کے بیچ میں وہ کیا کر رہی تھی کیا وہ بھی ان سب چیزوں کا حصہ تھی۔

اور اگر تھی بھی تو کیوں تھی کیا اس کو پتہ نہیں تھا کہ یہ سب کچھ اس کے لیے کتنا غلط ہے ایک تو وہ بھیڑ سے ڈرتی تھی اور اوپر سے انہیں چیزوں کا حصہ بن گئی تھی۔

وہ آج اس کے ہوش ٹھکانے لگانے والا تھا۔ وہ آج اسے یہ سب کچھ سمجھانا چاہتا تھا تاکہ آئندہ وہ کم از کم اس سے پوچھے بنا گھر سے باہر نہ نکل سکے

وہ اسے سمجھانے والا تھا کہ وہ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہ کرے اگر وہ وقت پر نہ آتا تو نہ جانے کیا ہو سکتا تھا۔

exponovels

وہ آج کسی بھی طرح سے نرمی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ اسے پاگلوں کی ڈھونڈ رہا تھا پتا نہیں کیا کیا سوچ رہا تھا وہ اپنی فیلنگ اس سے شئیر تک نہیں کر سکتا تھا کہ اس تھوڑی سی دیر میں اس کے ذہن میں کتنے خیال آئے تھے جب کہ وہ اسے دیکھتی آنسو بہاتی تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔

تاشفین اسے نجانے کیا کیا کہنے والا تھا اچانک خاموش ہو گیا وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی اس وقت وہ کتنی خوفزدہ تھی وہ اندازہ لگا سکتا تھا۔

لیکن اس کے ڈر کو دیکھتے ہوئے وہ اس کی غلطی کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی زیادہ سہمی ہوئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے مزید کچھ نہ کہہ سکا اس کے گرد اپنی بازوؤں کا گھیرا بناتے ہوئے وہ اسے آہستہ سے اپنی باہوں میں اٹھاتا اپنی بلڈنگ کی طرف چل دیا تھا۔

اس کے دماغ میں بس یہی ایک سوچ تھی۔ کہ اگر وہ آج وقت پر یہاں نہ پہنچتا تو نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہوتا۔ وہ ایک ڈری سہمی ہوئی چڑیا تھی وہ بلا ان سب لوگوں کا مقابلہ کیسے کر سکتی تھی نہ جانے وہ یہاں آئی کیسے تھی۔ یہ سب کچھ تو اس کو اب گھر چل ہر ہی پتا چلنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے یوں ہی اپنے ساتھ لگائے لفٹ میں داخل ہوا تھا لفٹ کا بٹن پریس کرتے ہوئے اس نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھے ہوئے تھی اس کا نازک سا وجود اس نے اپنی باہوں میں قید کیا ہوا تھا۔

exponovels

آج اسے احساس ہوا تھا کہ یہ چھوٹی سی لڑکی اس کی زندگی میں کتنی زیادہ اہمیت رکھنے لگی تھی وہ اسے کتنا زیادہ چاہنے لگا تھا آج اسے پتہ چلا تھا کہ وہ اس سے دور نہیں رہ سکتا۔

بس تھوڑی دیر اسے اپنے پاس نہ پا کر کیا حالت ہو گئی تھی اس کی۔

اور اگر وہ اسے تھوڑی دیر اور نہ ملتی تو نہ جانے وہ کیا کر گزرتا آج سچ میں اسے اس پر بہت زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

لیکن اس کا سارا غصہ اب جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا اس کا ڈر اسے کچھ کہنے ہی نہیں دے رہا تھا۔

وہ اسے یوں ہی اپنی باہوں میں بھرے لیفٹ سے نکلتے ہوئے دروازے کے پاس آیا اور بڑی مشکل سے اسے یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھائے اپنی جیب سے چابی نکالی تھی وہ آنکھیں بند کئے اس کے سینے پر سر رکھے بالکل خاموش تھی۔

اس نے دروازہ کھولتے ہوئے دروازہ واپس بند کیا اور اسے لا کر صوفے پر بٹھایا۔

بیٹھو میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے ماتھے پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی چوٹ چیک کرتا کمرے میں گیا تھا اور وہاں سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس باہر آیا تو وہ ابھی بھی صوفے پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

زیادہ گرمی نہیں تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں اس کے ہاتھ اب بھی لرز رہے تھے۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ اس واقعے نے اسے کافی زیادہ خوفزدہ کر دیا ہے۔اس طرح پتھر برسانا پتلوں کو آگ لگانا شاید یہ سب اس نے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

exponovels

لیکن اس طرح کے پروٹیسٹز تو یہاں اکثر ہی کیے جاتے تھے کبھی ایک کو انصاف دلانے کے چکر میں کبھی دوسرے کو انصاف دلانے کے چکر میں یہ سب کچھ بہت عام ہونے لگا تھا۔

وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے ماتھے پر لگے خون کو صاف کرنے لگا۔

چوٹ زیادہ گہری تو نہیں تھی لیکن پھر بھی اس کا کافی خون بہا تھا۔اس کی مرہم پٹی کرتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ اس کی چوٹ پر پھونک مارتے ہوئے اسے تکلیف سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس نے اس کا چہرہ صاف کرنے کے بعد اس کے ماتھے پر بینڈیج کیا تھا اور پھر اس کے لئے پانی لے کر آیا۔

تم ٹھیک ہو نا۔۔۔

۔؟وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کا سر ایک دفعہ پھر سے اپنے سینے پر رکھ چکا تھا جب کہ وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

جان یہ کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہی ہو تم ایسا بھی کچھ نہیں ہوا جس پر تم اس طرح سے رونے لگو یا اس طرح کے پروٹیسٹ یہاں پر ہر تیسرے دن ہوتے ہیں اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس ایسے حالات میں تمہیں بھیڑ سے نکل جانا چاہیے تھا۔

یہ لوگ پاگل ہوتے ہیں ان کو خود بھی پتا نہیں ہوتا کہ یہ کیا کر رہے ہیں جنہیں کسی سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا اس طرح کے پروٹسٹ میں لڑائی جھگڑوں کے لئے وہ بھی حصہ لے لیتے ہیں۔

exponovels

تم کیا پاگل تھی جو ایسے پروٹسٹ میں حصہ لینے چلی گئی کیا تمہیں پتہ نہیں تھا وہاں یہ لوگ یہ حرکتیں کرنے والے ہیں وہ اس کا چہرہ تھامیں اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

میرا دماغ خراب ہے جو میں ان لڑائی جھگڑوں میں حصہ لینے جاؤں گی میں تو آپ کے لئے مصالحہ لینے گئی تھی ۔۔۔۔۔وہ بری طرح سے روتے ہوئے اسے باہر جانے کی وجہ بتا رہی تھی جب کہ وہ تو اس کے مصالحہ پر اٹک گیا تھا

۔

مصالحہ۔۔۔۔۔میرے لیے تم میرے لیے مصالحہ لینے کیوں گئی تھی وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگا تھا کیا اس کی بیوی کا دماغ ہل گیا تھا جب وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔

آپ اتنے دنوں سے ٹھیک سے کھانا نہیں کھا رہے تھے نہ تو میں نے سوچا میں آپ کے لیے بریانی بناوں گی تو مصالحہ ہی نہیں تھا

تو میں نے سوچا مصالحہ تو پاس سے ملتا ہے میں لے آتی ہو آپ خوش ہو جائیں گے کہ میں نے خود سے کوئی کام کیا ہے۔

لیکن سب کچھ الٹا ہو گیا اور میرا بیگ بھی کہیں گر گیا میرے بیگ میں پیسے تھے۔وہ سوں سوں کرتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔

exponovels

جب کہ اس کے اس کیوٹ سے انداز پر وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنی ہنسی روک نہیں پایا تھا۔وہ ابھی اس سے سختی سے پیش آنا چاہتا تھا اسے ڈانٹنا چاہتا تھا لیکن اس کا یوں رونا اسے کچھ بھی نہیں کرنے دے رہا تھا الٹا اب اسے اس پر پیار آ رہا تھا۔

تو میری جان یہ اتنا ضروری بھی تو نہیں تھا مصالحے کے چکر میں اگر میں اپنی بیوی کو کھو دیتا تو وہ اپنی ناراضگی اپنا غصہ سب کچھ ایک طرف رکھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا۔

کیوں ضروری نہیں تھا آپ اتنے دنوں سے ٹھیک سے کھانا تک نہیں کھا رہے۔اتنے کمزور ہوتے جا رہے ہیں آپ ۔۔۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جب کہ وہ ایک نظر اپنے آپ کو دیکھ اور پھر اپنے کسرتی مسلز کو دیکھ کر اپنی اس کمزوری کو تلاش کر رہا تھا جو اسے نظر آ رہی تھی۔

ڈارلنگ تم نا ان مصالحوں کو چھوڑو اگر تم نے میرے بارے میں سوچنا ہی ہے نہ تو کچھ اور سوچو کچھ ایسا سوچو جسے دیکھ کر خوش ہو جاؤں۔

کھانا تو میں روز کھا ہی لیتا ہوں تمہیں میرے تھکاوٹ دور کرنے کے بارے میں سوچنا چاہیے وہ اسے اپنے بازوؤں میں قید کرتے ہوئے بولا تو اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

اور وہ کیسے دور ہو گی وہ اسے دیکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھنے لگی جیسے اس کے حکم کی غلام ہو۔ابھی اس کے کہتے ہی اس کے حکم بجا لے آئے گی۔

exponovels

اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا کم از کم اپنی تائی امی سے یہ ہنر تو سیکھ کر آتی کھانے بنانے اور درس دینے تو اچھے سے آتے ہیں وہ زیر لب بڑبڑایا تھا جب کہ وہ کوشش کے باوجود بھی اس کی باتوں کو سمجھ نہیں پائی تھی۔

آو اندر چلو میں سکھاتا ہوں تمہیں کے شوہر کی تھکاوٹ کو کس طرح سے دور کیا جاتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ اندر لے آیا تھا اس کا مقصد اس وقت اسے اس خوف سے باہر نکالنا تھا جس کی وجہ سے وہ ابھی تک کانپ رہی تھی اور اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اسے خود میں مصروف کر لے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے کمرے میں لاتے ہوئے الماری کے پاس آیا تھا اور اس میں سے وہی اس دن والی نائٹی نکال کر اس کے سامنے کی۔

استغفر اللہ آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ پیچھے ہٹتے ہوئے جانے لگی تو اچانک اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا اور اسی ہاتھ کو اس کی کمر کے پیچھے لاک کر دیا۔

شوہر کی تھکن اتارنے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں کچھ ہنر ہوتے ہیں لڑکی تمہیں کچھ بھی نہیں آتا لیکن میں ایک اچھا شوہر ہونے کے ناطے تمہیں سب کچھ سکھاؤں گا چلو اب جلدی سے یہ ڈریس پہن کر آؤ پھر میں تمہیں باقی کے سارے ہنر بھی سکھاؤ نگا

میری شاگردگی میں آکر تم سب کچھ سیکھ جاؤ گی وہ اسے آنکھیں دکھاتا سختی سے بولا تھا جب کہ وہ مزید معصوم شکل بناتی اسے دیکھنے لگی اپنا لب اپنے دانتوں میں دبائے وہ اپنے حسین ڈمپل کی بھرپور نمائش کر رہی تھی۔

exponovels

جانو مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہیں پہلے ہنر سکھاوں اور بعد میں یہ ڈریس اپنے ہاتھوں سے پہناؤں اس نے گویا دھمکی دی تھی

اس کی دھمکی پر وہ منہ بناتی ڈریس کھینچ کر واش روم میں بند ہو گئی تھی جب کہ وہ اپنی شرٹ کو گولے کی صورت میں وہی زمین پر پھینک چکا تھا۔اور اب بنا شرٹ کے وہ بیڈ پر لیٹا اس کے آنے کا منتظر تھا نگاہیں واش روم کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

جب اچانک اس لاک کی آواز سنائی دی۔

ارے باہر نکلو نہ کتنا انتظار کروں میں وہ کافی دیر لاک کھولنے کے بعد بھی باہر نہ آئی تو وہ اونچی آواز میں بولا۔

پہلے آپ روم کے لائٹ آف کریں پھر آؤں گی اس نے صرف سر باہر نکال کر اسے دیکھا تھا۔

لائٹ کیوں بند کروں۔۔اگر لائٹ بند کر دوں گا تو تمہیں دیکھوں گا کیسے اور تمہیں دیکھوں گا نہیں تو اپنی تھکاوٹ کیسے اتاروں گا وہ جیسے اسے بہت بڑی وجہ دے رہا تھا لائٹ آف نہ کرنے کی۔

ٹھیک ہے تو آپ یوں ہی بیڈ پر لیٹے اپنی تھکن اتارتے رہیں میں تو نہیں آرہی وہ ضرورت سے زیادہ نخرے دکھانے لگی تھی وہ اسے گھور کر رہ گیا۔اور پھر اگلے ہی لمحے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی۔

محترمہ اب باہر نکل آؤ یا میں خود آؤں تمہیں لینے کے لیے وہ اونچی آواز میں بولا جب کہ وہ دروازہ کھولتی باہر قدم رکھ چکی تھی وہ لائٹ بلب کی روشنی میں اسی پر نگاہیں جمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

جب وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے بیڈ کے قریب آئی اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ واپس اون کر دی۔

exponovels

تاشفین آپ بہت بڑے چیٹر ہیں میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی وہ ناراضگی سے کہتی واپس واش روم کی طرف بھاگنے لگی تھی جب اچانک اس نے اٹھتے ہوئے اسے تھام کر بیڈ پر دھکا دیا اور خود کو اس کے اوپر قابض ہو گیا۔

ڈارلنگ اگر مجھے دکھانا ہی نہیں ہے تو پہننے کا کیا فائدہ۔اور ویسے بھی میں تو تمہارا ہر روپ دیکھ چکا ہوں۔

تو اب پردہ کیسا ہے نہ جانے تم یہ شرمانا گھبرانا کب چھوڑو گی وہ اس کے چہرے کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چھوتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کی گردن تک لایا اور پھر اچانک ہی جھک کر اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں قید کر لیا۔

تمہاری خوشبو مجھے پاگل کر دے گی وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے گہری سانس لیتا اس کی کمر کو اپنے مضبوط بازو کی گرفت میں لے کر اسے اپنے اوپر لے آیا تھا جس سے اس کے سارے بال اس کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔

تمہارا دیوانہ ہوتا جا رہا ہوں کیسے برداشت کرو گی اس دیوانے کی دیوانگی میرا دل کرتا ہے میں تم سے تمہاری سانسیں چھین لوں تمہاری ایک ایک سانس پر اپنی ملکیت جما لوں۔تم میری اجازت کے بنا یہ سانسیں بھی اس ہوا کی سپرد نہ کر سکو۔

تم سوچ رہی ہو گئی عجیب بندہ ہے ہوا سے بھی جلیس ہونے لگا ہے۔لیکن کیا کروں جان من تم کو چھوتی کوئی چیز مجھے اچھی نہیں لگتی مجھے لگتا ہے کہ صرف میرا حق ہے جو صرف مجھے حاصل ہونا چاہیے وہ اس کی گردن پر دیوانہ وار اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔

وہ اس کے پور پور کو اپنے لبوں کی پر حدت بے باک حرکت سے مہکا رہا تھا۔جب کہ وہ خاموشی سے اس کی شدتیں سہہ رہی تھی اس کی پناہوں سے نکلنا آسان نہیں تھا وہ محبت کے معاملے میں بہت شدت پسند تھا۔

exponovels

پر اب اس کی یہی شدتیں سہنے کی اسے عادت ہوتی جا رہی تھی اس کی باہوں میں قید رہنا اسے اچھا لگتا تھا وہ جب اس کے قریب ہوتا تھا ان دونوں کے بیچ میں انچ بھر کا فاصلہ بھی نہیں رہنے دیتا تھا وہ اسے اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کر لینا چاہتا تھا۔

بلکہ کر چکا تھا وہ اس کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب چکی تھی وہ صرف اس کی تھی اور تاشفین صرف تناوش کا تھا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا ایسا کیسے ممکن ہے بھلا ہمارے گھر سے اس پروجیکٹ کی فائل کیسے غائب ہو سکتی ہے۔یہی کہیں ہو گی۔

اس نے ہر چیز کھنگال ماری تھی لیکن اسے اپنی مطلوبہ فائل نہ ملی۔ابھی پرسوں کی بات ہے جب اس نے خود اپنے ہاتھوں سے وہ فائل یہاں فائلز کے ساتھ رکھی تھی یہ ساری فائلز اس ہفتے کی اہم ترین میٹنگز کا حصہ تھی۔

لیکن ایک بہت اہم فائل یہاں سے غائب ہو چکی تھی۔جیسے وہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

مجھے بھی یہی چیز سمجھ میں نہیں آ رہی ابھی کل کی ہی تو بات ہے جب تم نے مجھے وہ فائل چیک کرنے کے لئے دی تھی۔

یہی پر رکھی تھی وہ فائل کہاں جا سکتی ہے تمہاری اماں تو ان چیزوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتی۔

exponovels

لیکن پھر بھی ان سے پوچھ لیتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے کہیں ادھر ادھر کر دی ہو۔

بابا اس سے کہتے اس کمرے سے نکلے تھے تاکہ وہ اپنی بیگم سے فائل کے متعلق پوچھ سکیں۔

جب وہ خود بھی ان کے پیچھے ہی آیا وہ بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آفس گھر آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بیگم وہ اسٹڈی روم میں تمام فائلز کے ساتھ ایک نیلے رنگ کے فائل آپ نے دیکھی ہے کیا۔۔۔۔۔؟

کل ایک بہت اہم میٹنگ ہے۔ یہ بہت بڑا پروجیکٹ ہے جس پر وارق تقریبا تین چار مہینوں سے محنت کر رہا تھا۔

اچانک وہ فائل ہو گھم ہو گئی ہے اور اب کہیں سے نہیں مل رہی۔ وارق پورا اسٹڈی روم چیک کر چکا ہے۔

بابا اماں کو دیکھتے ہوئے بتانے لگے جبکہ وہ بھی وہی آ کر باہر صوفے پر بیٹھا تھا۔ سامنے دوسرے صوفے پر مائرہ کے ساتھ چھوٹو بیٹھا ہوا ہوم ورک کر رہا تھا جبکہ صدف بھی وہیں تھی۔

آپ کو تو پتا ہے میں ان پڑھ گوار بندی آپ کی ان سب چیزوں میں نہیں پڑتی۔ آپ خود دیکھ لیں وہی کہیں ہو گی۔

میں تو اس کمرے میں جاتی ہی نہیں ہوں۔ صبح صدف نے اپنی نگرانی میں اس کمرے کی صفائی کروائی تھی۔ ہو سکتا ہے اسے پتا ہو

وہ صدف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں۔

جی خالہ جان صفائی تو میں نے کروائی تھی اس کمرے کی لیکن مجھے فائل کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا۔

اور نا ہی میں نے اور خدیجہ نے فائلز کو چھیڑا تھا وہ تو آپ لوگ خود ہی سنبھال کر رکھتے ہیں۔

exponovels

صدف چیک کرو وہ کافی اہم فائل ہے ہمیں چاہے وہ صدف کو دیکھتے ہوئے بولا تو صدف خوش ہو گئی وہ بہت کم اسے مخاطب کرتا تھا۔

کون سی فائل تھی۔میں ابھی ڈھونڈتی ہوں۔

صدف اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہنے لگی تو مائرہ نے بھی فوراصوفہ چھوڑا تھا۔

میں ڈھونڈتی ہوں صدف باجی آپ بیٹھ جائیں وہ کیا ہے نا آپ گھر کی مہمان ہیں آج نہیں تو کل چلی جائیں گی۔

اب آپ سے کام کروانا اچھا نہیں لگتا اور آپ کو کل سے کسی بھی روم کی صفائی اپنی نگرانی میں کروانے کی ضرورت نہیں ہے یہ سارے میرے کام ہیں اور میں کیا کروں گی۔

ہے نا اماں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔۔۔۔۔۔۔؟

اس نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے اماں کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے فوراہاں میں سر ہلایا۔

انہیں تو اپنی بہو کی ہر بات اچھی لگتی تھی اور بلا اس سے اچھا اور کیا بات ہو سکتی تھی کہ وہ گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں انٹریسٹ لے رہی تھی۔اس گھر کو اپنا سمجھ رہی تھی۔

چلیں بھابھی جان چل کے فائل دیکھتے ہیں چھوٹو نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے چھوٹو کو گھورا۔

چھوٹو میری جان تم یہاں بیٹھ کے اپنا ہوم ورک کرو۔ورنہ فون تمہیں واپس نہیں ملے گا۔

فائل میں ڈھونڈ کر لاتی ہوں بلو کلر کی ہے نا انکل جی۔۔۔۔۔۔۔"

exponovels

ہاں بیٹا جی بلو ہے لیکن آپ مجھے انکل کیوں کہہ رہی ہیں اگر میں وارق کا بابا ہوں تو آپ بھی مجھے بابا کہہ کر پکارے مجھے بہت خوشی ہو گی۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے یہ پہلی دفعہ ہوا تھا ورنہ جب سے وہ یہاں اس گھر میں آئی تھی۔اسے ابراہیم صاحب کے رویے میں کوئی لچک محسوس نہ ہوئی۔

جی وہی بابا۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے جانے لگی اس دوران اس نے صدف کے چہرے کی طرف دیکھنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی۔

اسے بس صبح سے روک ٹوک کرنے میں مزہ آرہا تھا بس جب سے اس نے کچن میں اپنا اصل رنگ دکھایا تھا اسے چڑ ہو گئی تھی۔

اس ہیروئن کے روپ میں ولن سے یہ اس کی زندگی کی کمو لیکا تھی۔

اس نے مائرہ خان کے سامنے اس کی پراپرٹی کو اپنا بتایا تھا اس نے کہا تھا کہ وارق صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے گا اس بات نے اسے کافی غصہ دلایا تھا۔

وارق صاحب کل ساری رات اسے اپنی باہوں سے آزاد کرنے کو تیار نہ تھے اور اب جب وہ اپنے سارے حق اس سے وصول کر چکا تھا وہ ایسے ہی وارق کو اس کے حوالے کر دیتی۔

کبھی بھی نہیں۔

وہ مائرہ خان تھی ہر رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھانے والی۔

exponovels

اب جب یہ شخص اس کے ساتھ تعلق بنا ہی چکا تھا تو وہ اتنی آسانی سے اسے چھوڑ کر جانے والی تھی نہیں۔

کل رات وارق اس کے قریب آیا۔ وہ چاہ کر بھی اسے روک نہ پائی۔ کیونکہ کہیں نہ کہیں اس نکاح میں باندھ کر وہ اس ءاپنا شوہر تسلیم کرنے لگی تھی۔

کل رات وارق نے اس کی مرضی پوچھے بنا اس کے جذبات جانے بنا اپنا حق استعمال کیا تھا۔

اور اب وارق کو اگر یہ لگتا تھا کہ وہ کسی ڈری سہمی نائنٹیز کی ہیروئنوں کی طرح اس سے دب کر رہے گی تو ایسا تو ہرگز کچھ بھی نہیں ہونے والا تھا۔

اگر وارق حق لینے پر آ گیا تھا تو وہ بھی اس سے ہر طرح کا حق لینے والی تھی۔ اور اس کے لئے وہ سب سے پہلے صدف نامی بلا کو اپنی زندگی سے دفع کرنے والی تھی۔

کوئی باہر کی عورت آ کر اسکی پرسنل پراپرٹی کو میرا کہہ رہی تھی اور مائرہ خان ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھی رہتی ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

اب وارق افراہیم مائرہ کا تھا اور اب اس نے آخری سانس تک مائرہ کا ہی رہنا تھا

مرضی یا پھر زبردستی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اگر وہ اس رشتے کو پورے مخلصی سے نبھا رہی تھی تو وہ بے وفائی کرنے کی اجازت تو وارق کو بھی نہیں دینے والی تھی۔

محبت نہ سہی زبردستی گلے پڑا ڈھول ہی لیکن وہ اس رشتے کو نبھانے کا ارادہ کر چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ کمرے میں آکر ساری فائلز کو چیک کرنے لگی چھوٹو کو ہوم ورک پر لگا کر اس نے سچ میں اچھی خاصی غلطی کر دی تھی۔

کیونکہ وہ اوپر والی دراز کو چیک ہی نہیں کر پا رہی تھی اگر چھوٹو یہاں ہوتا تو وہ اسے اوپر چڑھا کر کچھ نہ کچھ کر لیتی۔ لیکن یہ مشکل تھا۔

وہ سکول سے واپس آیا تو مدرسے چلا گیا وہاں سے واپس آیا تو تب سے ہی اس نے اسے ہوم ورک کرنے پر لگایا ہوا تھا جس پر وہ اکثر ڈنڈی مارتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا فون بھی اسی کے پاس تھا۔

اس کا اپنا دھیان بھی باہر ہی تھا جہاں اسے صدف صوفے پر بیٹھی نظر آ رہی تھی جبکہ اس کے سامنے والے صوفے پر وارق بیٹھا اپنا موبائل یوز کرتے ہوئے بابا کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔

مائرہ کتنی پاگل ہے تو لیلی مجنوں کو آمنے سامنے بٹھا دیا۔ یہاں نین مٹکا ہوتا رہے گا اور تو یہاں کام کرتی رہے گی۔

اس نے اپنے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

اجی سنتے ہیں۔۔۔۔کچھ فائل کافی اوپر فاصلے پر پڑی ہیں۔ میں وہاں پہنچ نہیں پا رہی زرا اتار دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی فائل ہو۔

اس نے وارق کو اندر بلاتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتا اندر کی طرف آیا تھا اس وقت تو اسے صرف اپنی فائل کی ٹینشن لگی ہوئی تھی اس پروجیکٹ پر کام کرتے تقریباً چار مہینے ہونے کو آئے تھے اور اب جب کل اس کی سب سے اہم ترین میٹنگ تھی۔ تو فائل غائب ہو گئی تھی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ والی فائلز کافی پرانی پرانی ہیں میرا نہیں خیال کہ ان میں سے وہ والی فائل ہو گی ان نیچے والی فائلز کو چیک کرو۔

اس نے اندر قدم رکھتے ہوئے اوپر والی دراز میں رکھی فائر کی طرف دیکھا تھا۔

زیادہ دماغ چلانے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے فائلز اتار کر دیں بعد میں بیٹھ لیجئے گا اپنی جانو کے سامنے۔

اور ایک اور بات آپ کی جانو کو تو آج کل میں گھر سے چلتا کروں گی۔اس لیے فاصلہ بنا کر رکھیں۔زیادہ دل پر سوار مت کیجئے گا اس پیار کو۔کیوں کہ میں اماں سے کہہ کہ اس کمو لیکا کے لیے اچھے اچھے رشتے بھی منگواؤں گی۔

تاکہ وہ جلد سے جلد اس گھر سے اور آپ کی زندگی سے دفع ہو سکے۔

اوپر چڑھ کے فائلز اتار کر دیں مجھے۔ورنہ ابھی جا کر امس کو بتاتی ہوں آپ کے سارے کرتوت۔

وہ لڑکیاں اور ہوتی ہوں گی جن کے ساتھ زبردستی نکاح کر کے انہیں ڈبے میں بند کر کے رکھ دیا جاتا ہے۔مائرہ خان اپنے حق کے لیے لڑنا بہت اچھے طریقے سے جانتی ہے۔

یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کے ہاتھ کی تتلی بن جاؤں گی جیسا آپ چاہیں گے میں ویسا کرونگی۔ایسا کچھ نہیں ہو گا کٹھ پتلی ہوتا ہے تتلی نہیں اسنے اس کی بات کی درستگی کرتے ہوئے کہا

ہاں وہی۔۔۔اور ہاں وہ کیا کہا تھا آپ نے اگر بیوی بن کر رہوں گی تو بڑے پیار سے بیوی بنا کر رکھیں گے اور اگر سر پر چڑھ گئی تو اتارنا آپ کو آتا ہے۔

exponovels

توجناب مائرہ نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی شوہر بن کر رہیں گے تو پیار سے رکھوں گی اور اگر سر پر چڑھے نا تو سر سے کیا آسمان سے بھی اتارنا آتا ہے۔

چلیں اتار کے دیں فائلز مجھے اور ہاں صدف باجی سے فاصلہ بنا کر رکھیں۔ ورنہ صدف بی بی ہو سکتا ہے اس گھر میں دوبارہ نظر ہی نہ آئے ویسے بھی آج کل آپ سے زیادہ اماں مجھ سے پیار کرتیں ہیں اور ایک اور بات اس سارے کیس میں مظلوم میں ہوں ظلم میرے ساتھ ہوا ہے۔

اور عورت ہمیشہ مظلوم کے ساتھ ہوتی ہے دوسری طرف بے شک ان کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اور قسم سے اتنی اچھی ایکٹر تو ہوں ہی کہ اماں کو خود پر یقین دلا سکوں۔

سات سال کی زندگی میں 16 سو آڈیشنز دیے ہیں میں نے اس کا دھمکی دینے کا بھی اپنا ہی انداز تھا ورق کے لبوں سے مسکراہٹ الگ ہی نہیں ہو پا رہی تھی۔

تم تو بڑی خطرناک قسم کی بندی ہو پتا نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ تم سے شادی کر کے میں نے بہت بڑی غلطی کر دی۔ تم تو میری آتی جاتی سانسوں پر بھی پابندی لگا دو گی۔ وہ جو کب سے اپنی فائل کے لئے بہت زیادہ پریشان تھا اس کے انداز نے اسے بالکل ہلکا پھلکا کر دیا تھا۔

صبح سے اس کے دماغ میں بس ایک ہی چیز گھوم رہی تھی کہ اس نے مائرہ کے ساتھ کل زبردستی رشتہ بنایا ہے وہ اس رشتے کے لیے راضی نہیں تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ جذبات کے ہاتھوں بہک کر غلطی کر چکا ہے لیکن یہاں تو اسے کچھ اور ہی دیکھنے کو مل رہا تھا

exponovels

یہ تو شروعات ہے جناب آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔اس نے پر سکون سے انداز میں ٹھنڈا سا جواب دیا۔

میں تو منتظر ہوں بلکہ بے چینی سے انتظار کر رہا ہوں کے آگے آگے مجھے تمہارے کون کون سے روپ دیکھنے کو ملیں گے۔

وہ اسٹول پر چڑھتے ہوئے ساری فائلز اسے پکڑا رہا تھا۔ جنہیں پکڑ کر اس نے فائل ڈھونڈنا شروع کر دی تھی۔

کیا ہوا میرے پیارے ہبی سے اترا نہیں جا رہا آئیں جانو میرا ہاتھ پکڑیں۔اس نے اپنا ہاتھ اونچا کرتے ہوئے اس سے کہا تھا جو اوپر ہی کوئی اور فائل کی تلاش میں نظر دوڑا رہا تھا۔اس کی بات سن کر مسکرایا اور اس کا ہاتھ بڑھاتے ہی اس نے تھام لیا۔

گرامت دینا مجھے اب تمہارا ہی سہارا ہے وہ اسٹول سے نیچے زمین پر پیر رکھنا ہی چاہتا تھا جب اچانک صدف کمرے میں داخل ہوئی۔

آپ لوگوں کو فائل ملی کہ نہیں ملی میں کچھ مدد کروں وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اچانک ہی مائرہ کا دیہان اس کی طرف گیا اور اس نے اس کا ہاتھ چھوڑنا چاہا۔

اس کے ساتھ ہی اسٹول اپنا بیلنس کھو چکا تھا۔ جس سے وارق سمبھل نہ پایا اور وہ سیدھا مائرہ کے اوپر جا گرا اس کو بچانے کے چکر میں وہ اسی کے اوپر گرا تھا لیکن خدا کا شکر تھا کہ اس نے اپنا وزن اس پر گرنے نہیں دیا تھا لیکن مائرہ کافی زیادہ بوکھلا گئی تھی۔

exponovels

کیوں کہ انجانے میں وارق کے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر آرو کے تھے۔دونوں کے لئے ہی یہ کافی عجیب کیفیت تھی۔نہ تو وارق کا ارادہ ایسا تھا اور نہ ہی مائرہ نے ایسا کچھ سوچ رکھا تھا لیکن لمحوں نے لمحے میں ہی منظر بدل دیا تھا۔

اس کے اوپر ہوتے ہی مائرہ اسے غصے سے گھورنے لگی اسے تو اس کی اس حرکت پر اچھا خاصا غصہ آگیا تھا۔

لیکن صدف کے سامنے وہ ایسی حرکت جان بوجھ کر تو کبھی بھی نہ کرتا سوچ کر اسے کچھ سکون ہوا تھا مطلب وہ جو بھی ہوا تھا اتفاق سے ہوا تھا۔

وارق آپ کو بھی نہ کہیں بھی کبھی بھی رومینس سوجتا ہے آپ کو نظر نہیں آرہا کمرے میں صدف بھی ہے اس نے بڑے ڈرامائی انداز میں اسے دوسری طرف کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنا چاہا تھا۔

اسٹول ٹوٹ گیا ہے میڈم۔۔۔۔۔۔ورنہ رومینس مجھے صرف بیڈ روم میں ہی سوجتا ہے۔وہ زمین سے اٹھتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر اسے بھی ایک جھٹکے میں اٹھا کر کھڑا کر چکا تھا۔

تم دونوں مل کر فائل ڈھونڈو اور پلیز ڈھونڈ کر مجھے دے دینا بہت ضروری فائل ہے کل میٹنگ ہے وہ کہہ کر اپنے ہاتھ جھاڑتا کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ صدف کی شکل دیکھنے لائق تھی اور صدف کی شکل دیکھ کر مائرہ کا غصہ بھی جاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

انہیں تو بس بہانہ چاہیے ہوتا ہے رومینس کرنے کا صدف باجی آپ پلیز فائل ڈھونڈنے میں مدد کریں وہ فائل بہت اہم ہے۔

اس نے صدف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

exponovels

تم ڈھونڈو فائل میں جا رہی ہوں وارق کے لئے چائے بنانے۔

وہ جب آفس سے واپس آتے ہیں چائے پینا پسند کرتے ہیں وہ پیر پٹک کر باہر نکلنے لگی۔جب کہ وہ ایک دفعہ پھر سے فائل کے تلاش میں نظر دوڑانے لگی تھی جب اچانک دماغ میں خیال آیا۔

بیوی میں ہوں وارق کی یہ بات تو مجھے پتا ہونی چاہیئے اور وارق کی چائے بھی مجھے بنانی چاہیے لیکن مجھے چائے بنانی آتی ہی نہیں۔

ہاں لیکن اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ اس

چڑیل کمیو لیکا کے ہاتھ کی چائے میں اپنے شوہر کو پینے دوں نونیور۔

صدف باجی محبت ہو یا نہ ہو لیکن مائرہ خان حق نہیں چھوڑتی۔

چائے تو میں بناؤں گی اپنے شوہر کے لیے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی اچانک اپنے دوپٹے کا احساس ہوا ابھی صبح اماں نے اسے بتایا تھا کہ بیٹا زبردستی نہیں ہے۔

لیکن کوشش کیا کروگے کہ تمہارا دوپٹہ تمہارے سر پر رہے اس حویلی میں مہمان آتے جاتے ہیں ملازموں کا بھی آنا جانا لگا رہتا ہے اس طرح گھر کی بہوننگے سر اچھی نہیں لگتی۔

اس نے اپنے کندھے پر دوپٹہ ڈھونڈنا چاہا تو وہاں پر تھا ہی نہیں ایک نظر مڑ کر دیکھا تو دوپٹہ وہیں زمین پر پڑا تھا۔

اللہ دوپٹے کی عادت لگتے لگتے تو مجھے ایک سال گزر جائے گا پتہ نہیں تناوش ہر وقت دوپٹا کیسے اپنے سر پر رکھ لیتی ہے اسے بے ساختہ ہی تناوش کا خیال آیا تھا۔

exponovels

اور پھر اپنا دوپٹہ سر پر رکھتی ہوئی وہ فورا باہر نکلی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

صدف باجی۔۔۔۔تو میں کیا کہہ رہی تھی وارق کے لئے چائے میں خود بناتی ہوں۔

آپ باقی سب کے لیے بنا دیجئے گا۔وہ اس کے ساتھ کچن میں جاتے ہوئے کہنے لگی تو خالہ نے اچانک اسے روک لیا۔

اے لڑکی ایسا نہیں ہوتا ابھی تیری شادی کو ایک ہفتہ نہیں ہوا اور تو کچن میں گھس رہی ہے ابھی تجھے کچن کے کام نہیں کرنے۔

بلکہ ابھی تجھے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانا خالہ نہیں چاہتی تھی کہ مائرہ کسی بھی طرح کسی کی نظر میں آئے اس لیے اسے ٹوکتے ہوئے بولیں جبکہ وہ اماں کو دیکھنے لگی تھی۔

ارے کوئی بات نہیں شازیہ جانے دو بچی کو اپنے شوہر کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہے۔تو روک ٹوک کیسی جاو میرا بچہ بناؤ چائے۔

وہ زرا پتی تیز پیتا ہے۔اماں نے اسے بتایا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتی کچن میں آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کو چائے بنانی ہر گز نہیں آتی تھی اسی لیے اس نے یوٹیوب سے دیکھنا شروع کیا جس پر صدف کی ہنسی نکل گئی۔

مطلب تم اتنی نکمی ہو کہ تمہیں چائے تک بنانی نہیں آتی تو میرے پیچھے یہاں آنے کی ضرورت کیا تھی۔

اس نے کافی سختی سے طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

exponovels

اپنا کام کریں صدف باجی میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمہیں چائے بنانی آتی بھی ہے یا نہیں وہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

نہیں آتی اس نے بڑے مزے سے دانت دکھاتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

تو پھر کوشش بھی مت کرنا کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ تم وارق پر اپنا کوئی بھی ایکسپیریمنٹ کرو۔اس نے اس کے ہاتھ سے پتی کا ڈبہ چھینتے ہوئے کہا تھا۔

میرا شوہر میرے شوہر کا میدہ آپ کون ہوتی ہیں مجھے روکنے والی محترمہ۔۔۔۔؟

میں اپنے شوہر پر ایکسپیریمنٹ بھی کر سکتی ہوں اور انہیں کچھ بھی بنا کر بھی دے سکتی ہوں اگر آپ کو ایسے حق جتانے کا بہت شوق ہے نہ تو ایک عدد نکاح کروالیجئے۔

اس نے بھی اس کے ہاتھ سے ڈبہ چھینتے ہوئے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا صدف تو اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اس کی لڑاکا طبعیت سے صدف اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ اس نے صبح والی بات سے آج کے دن والی کوئی بات یا اس کی روک ٹوک کسی کی نہیں بتائی تھی۔

اور اس کے لئے یہ بہت اچھا تھا پہلے تو صدف کو یہ لگا تھا کہ وہ اس سے خوفزدہ ہو گئی ہے لیکن اب وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے مقابلے پر اتر آئی ہے۔

exponovels

بھابھی جان ہوم ورک ہو گیا اب دیجئے اماں کا فون مجھے واپس۔۔۔۔۔۔۔۔ چھوٹو اس کے پاس آتے ہوئے بولا تو صدف نے فوراً اس کے ہاتھ سے فون چھین کر اس کے حوالے کر دیا تھا تاکہ وہ یوٹیوب سے چائے بنانا سیکھ ہی نہ جائے۔

چلو چھوٹو اب جاؤ یہاں سے ہمیں تنگ مت کرو۔ ہم بہت ضروری کام کر رہے ہیں صدف چھوٹو کو دیکھتے ہوئے بولی تو چھوٹو فوراً ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔

وجہ یہ تھی کہ اسے صدف بالکل بھی پسند نہیں تھی اور ہمیشہ غصے سے بات کرتی تھی اس کے ساتھ۔

اب بناؤ چائے۔۔۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جھاڑے تھے جبکہ صدف ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی تھی اس نے صدف کو اگنور کرتے ہوئے غصے میں گیس پر پتیلی رکھی تھی۔

جبکہ صدف مسکراتے ہوئے اس کی حرکتیں دیکھنے لگی اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ چائے میں دودھ جائے گا اس نے دودھ کا ڈبہ نکال اچھا خاصہ دودھ اس میں ڈالا تھا۔

اور جیسا کہ اماں نے کہا تھا کہ وہ پتی تیز پیتا ہے تو اس نے پتی کے بڑے بڑے پانچ چمچ اس دودھ میں شامل کر دیے تھے۔

صدف آنکھیں کھولے حیرانگی سے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی ابھی اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس نے اور کیا ڈالنا ہے سامنے رکھے مصالحے کے ڈبے کو کھول کر اس نے دو چمچ مصالحہ بھی مکس کر دیا تھا اب وہ مصالحہ کس چیز کا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔

exponovels

جبکہ صدف بس اپنی ہنسی روکے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔

نمک نہیں ڈالو گی وہ چائے کو ابال آتے دیکھ اس نے فورا گیس بند کیا تو صدف نے اچانک کہا۔

ڈالوں گی نہ چائے گرنے والی تھی اسی لیے گیس بند کر دی ہے وہ اسے گھورتے ہوئے کہہ کر دوبارہ سے گیس اون کر کے دو چمچ نمک ڈال دیا۔

چائے کا رنگ تو بالکل ویسا ہی تھا جیسے چائے کا ہوتا تھا بس یہ تھوڑی سی ڈارک تھی۔

جب کہ وہ چائے کپ میں ڈھلتے ہوئے اپنا کپ لئے باہر نکل رہی تھی پیچھے صدف کی ہنسی روک نہیں پا رہی تھی

اب پتا نہیں اس چائے کو دیکھ کر وارق کا کیا حال ہونا تھا۔ کھڑے کھڑے تھپڑ ہی نا لگا دے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں تنگ آ چکا ہوں تمہارے اس روز روز کے لڑائی جھگڑے سے پتہ نہیں تم کیا چاہتی ہو۔

تم تاشفین کا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی گھر میں کسی سے بات کرتی ہو کم از کم اس کمرے سے باہر نکلا کرو۔

سارا دن اس کمرے میں رہ کر تم کرتی کیا رہتی ہو ذائنہ۔۔۔۔۔۔؟

اپنی بد قسمتی کا رونا روتی ہوں اور کیا کرتی ہوں میں تمہارے گھر میں۔

زندگی حرام ہو گئی ہے میری اور تمہیں کس نے کہا کہ میں اپنے بچے کا خیال نہیں رکھتی سارا دن وہ لے کر چلے جاتے ہیں مجھ سے کوئی میرے بچے کو۔ مجھے دیتا ہی نہیں ہے۔

exponovels

تمہاری بہن آتی ہے جب اسے بھوک لگتی ہے صرف تب آکر میری گود میں رکھ جاتی ہے وہ میرے بچے کو۔ جیسے میرا نہیں اس کا بچہ ہو۔

مجھ سے زیادہ تو تمہارے گھر والے میرے بچے پر قبضہ جما کے رکھتے ہیں کیسے خیال رکھوں میں اس کا مجھ سے میرا بچہ دور کر دیا ہے۔

میں نے کہا تھا میں یہاں نہیں رہوں گی میں اپنے بچے کو اس گھر میں پیدا نہیں کروں گی لیکن تم نے اور تمہاری ضد نے میری زندگی برباد کر دی مجھے نہیں رہنا یہاں تمہارے ساتھ۔

میں مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی ڈیڑھ سال ہو چکا ہے ہماری شادی کو اب تو ترس کھاؤ مجھ پر مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے واپس نیویارک جانا ہے۔

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔

جس پر باہر کوئی زیادہ محسوس کرتا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا جبکہ تاشقین باہر اپنی پھوپھو کی گود میں مزے سے کھیل رہا تھا۔

اور وارق اس کے پاس بیٹھا اس کے ساتھ شرارتیں کرنے میں مصروف تھا۔

میری بات کان کھول کر سن لو زائنہ اگلے ہفتے زینب کی شادی کے سلسلے میں گھر میں مہمان آنے والے ہیں تو ان کے سامنے تمہاری یہ ڈرامے بازیاں میں برداشت نہیں کروں گا بہت برداشت کر لیا ہے میں نے۔ ابراہیم غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ ذائنہ اس کی باتوں کا اثر لیے بنا بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

exponovels

ابراہیم صاحب کمرے سے نکلتے ایک شکوہ کناں نظر اپنے ماں باپ پر ڈالتے گھر سے ہی نکل گئے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ زائنہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔زائنہ کی مغرور نیچر ان کے سامنے تھی لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے اپنے ماں باپ کا بچپن کا وعدہ نبھایا تھا جس پر وہ تو پچھتا رہے تھے ہی ان کے والدین بھی اس فیصلے پر شرمندہ تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے کرسٹن کو کیا یہ بات کہی ہے کہ میرا آپ کے ساتھ کوئی افیئر چل رہا ہے وہ شوٹنگ ختم کرنے کے بعد سیدھا اسی کے پاس آیا تھا۔

ہاں بالکل میں نے اس سے ایسا کہا ہے کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے وہ تمہیں بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے۔

ہر وقت تمہارے آگے پیچھے لگی رہتی ہے اس کا دھیان کام پر کم اور تم پر زیادہ ہوتا ہے کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی وہ اس کے اور اپنے لیے جوس آرڈر کرتے ہوئے اسی لئے سائیڈ پر آگئی تھی۔

جی ایسا ہی ہے میں اس سے کافی زیادہ تنگ ہوں میں نے آپ کو بتایا بھی تھا اس بارے میں لیکن پھر بھی آپ نے ایسا کیوں کہا کہ آپ کا میرے ساتھ آفیئر چل رہا ہے یا ہم ریلیشن شپ میں ہیں اس طرح تو ہماری کنٹروورسی ہو جائے گی

۔

تو یہ تو اچھی بات ہے ناڈارلنگ اسی طرح تو ہماری فلم کی پروموشن ہو گی۔

exponovels

جب فلم کی شوٹنگ کے درمیان اس طرح کی کہانیاں نکلتی ہیں تو زیادہ فائدہ فلم میکرز کو ہی ہوتا ہے۔وہ۔بے فکر کرتے ہوئے بولی

نہیں روز مجھے اس طرح کی پرموشن نہیں پسند۔مجھے اپنی ذاتی زندگی پر اس طرح کے کمنٹس برداشت نہیں ہوتے تو آپ پلیز اس بات کو کلیئر کر دیجئے۔

مجھے یہ چیز بالکل بھی پسند نہیں آئی اس نے صاف انداز میں کہا تھا۔

اوکے ڈارلنگ اوکے میں سب کچھ کلیئر کر دوں گی تم بے فکر ہو جاؤ۔آج کافی زیادہ شوٹنگ ہوئی ہے میرے خیال سے تقریبا آٹھ سے دس منٹ کی تو بہترین شوٹنگ ہم نے کر لی ہے۔

تین سینز پر کام ہو گیا ہے اور تمہارے آئیڈیا بہترین تھے۔وہ بات کو بدل چکی تھی جبکہ تاشفین نے صرف ہاں میں سر ہلایا فی الحال تو وہ بات کو بدلنا نہیں چاہتا تھا وہ اس بات کو کلیئر کرنا چاہتا تھا۔

لیکن شاید وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ابھی کافی وقت ہے میرے خیال میں ہم آج ایک اور سین شوٹ کر سکتے ہیں تو فضول میں ٹائم برباد نہیں کرنا چاہیے آپ کرسٹن اور روبن کو کہیں کہ شاٹ تیار ہے۔

وہ اسے کہتا آگے بڑھ چکا تھا جب کہ اب وہ ہیرو اور ہیروئن کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے باتوں میں مصروف قہقہے لگا رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وارق تمہاری بیوی نے تمہارے لئے چائے بنائی تھی اسے کچھ دیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں کب سے اسے دیکھ رہی ہوں نہ جانے کہاں چلی گئی ہے میرے خیال میں اوپر احمد اور چھوٹو کے کمرے میں ہو گی

۔

وہ باہر آیا تو اماں بیٹھیں۔خالہ سے باتوں میں مصروف تھیں۔

نہیں اماں وہ چھوٹو اور احمد کے کمرے میں نہیں ہے وہ میرے ساتھ کمرے میں تھی ہاں چائے بہت اچھی تھی۔

اس نے فوراماں کو بتایا تھا۔کیوں کہ احمد اور چھوٹو ویسے بھی نیچے آرہے تھے تو وہ خود ہی انہیں بتادیتے کہ ان کی بھابھی جان ان کے ساتھ نہیں تھی اور ویسے بھی چھپانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس کی بیوی تھی۔

ہائے اللہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں کیا کر رہی تھی یہ لڑکی تو دن دہاڑے ہی شوہر کو لے کر کمرے میں گھس جاتی ہے خالہ کو تو جیسے پتنگیں لگ گئیں تھیں۔

خالا ہم ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار رہے تھے۔وہ میرے لئے چائے بنا کر لائی تھی میں پی رہا تھا اب میں آپ کو اپنی بیوی اور آپنے ایک ایک سیکنڈ کا حساب تو دینے سے رہا اسے سخت ناگوار گزرا تھا خالہ کا اس طرح سے کہنا

۔

ہائے میرے بچے میرا یہ مطلب تھوڑی تھا میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ کوئی وقت ہوتا ہے اس طرح سرے شام ہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

خالہ وہ میری بیوی ہے سرے شام بلاؤں یا صبح کے وقت اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پلیز احتیاط کیجئے گا ۔مجھے اس طرح کی باتیں بالکل پسند نہیں ہیں وہ دیکھتے ہوئے قافیہ ساحل ہجے میں بولا تھا جب بابا کمرے سے باہر نکلے۔

اچھا چھوڑو اس بات کو یہ بتاو کہ تم نے بہو کو کچھ دیا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔؟ جب دلہن پہلی دفعہ کچھ بناتی ہے تو اسے انعام دیا جاتا ہے۔

ویسے تو کچھ میٹھا بنانے پر اس کا سسر اسے کچھ دیتا ہے لیکن اس نے میرے لئے کچھ نہیں بنایا بلکہ تمہارے لئے بنایا ہے تو تمہارا فرض بنتا ہے اسے کچھ دینا۔

بابا وہیں پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگے جب کہ سر کھجا کر رہ گیا تھا۔

بابا میں نے تو اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔آپ نے مجھے پہلے یہ والی رسم بتائی ہی نہیں تھی نہ ہی کوئی اس بارے میں مجھے کچھ پتا ہے سو آپ بتائیں کہ اسے کیا دینا ہے میں ابھی دیتا ہوں۔

آئس کریم اور بھابھی جان کے ساتھ ہمیں بھی۔ چھوٹو اور احمد دونوں ہی اس کے پاس آ کر فرمائشی انداز میں بولے تھے۔

گڈ آئیڈیا تم لوگ اپنی تیاری کرو میں تمہاری بھابھی کو لے کر آتا ہوں۔

وہیں سے میں اس کے لئے کوئی چیز خرید لوں گا۔جو اس کی پسند کی بھی ہو گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا

exponovels

ویسے بھی رومانس کے بعد آئس کریم بھی مزا دیتی ہے۔وہ دل میں کہتا کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔جب پیچھے سے آواز آئی

صدف تو بھی تیاری کر لے اب تو ہم بزرگوں۔میں بیٹھ کر کیا کرے گی اچھا ہے تو بھی چلی جا۔

بچوں کے ساتھ گھوم پھر کے آجا۔خالہ کے کہنے پر صدف فوراً اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

جبکہ اس کا صدف کو اپنے ساتھ لے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن پھر سوچا اچھا ہی تھا کہ صدف ساتھ جا رہی تھی مائرہ کو تنگ کرنے کا ایک اور موقع مل جائے گا۔

وہ جانتا تھا کہ مائرہ صدف کو بالکل پسند نہیں کرتی اور اس کا اسے ناپسند کرنا اسے بہت اچھا لگتا تھا۔کیوں کہ اس کے پیچھے کی وجہ بیوی والی جلیسی تھی۔جو اسے بہت زیادہ پسند تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو آجاؤ تمہیں گفٹ دینے چلنا ہے۔

وہ روم میں داخل ہوا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سکھانے میں لگی تھی۔

گفٹ دینا ہے وہ کس خوشی میں.....؟

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود بریسٹ کو گھما کر کے دکھایا تھا جیسے بتانے کا مقصد ہو کہ وہ اسے گفٹ دے چکا ہے۔

یہ والا گفٹ تو رات کی خوشی میں تھا اب تم نے میرے لئے جو شاہکار بنایا تھا نہ اماں کا ماننا ہے کہ اس شاہکار کے بدلے بھی مجھے تمہیں گفٹ دینا پڑے گا۔

exponovels

اسے چائے کہتے ہیں۔۔۔۔۔اس نے دانت پیس کر کہاوہ اس بات پر اس کی بے عزتی نہیں کر سکتا تھا اسے چائے بنانی نہیں آتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے اس کے لیے بنائی تھی۔

وہ چائے کہلانے کے لائق ہر گز نہیں تھی۔ تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ میں نے پی ہے. اس نے بڑے میٹھے انداز میں جواب دیا تھا وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تو پھر نہ پیتے پھینک دیتے. پی لیتے صدف جانو کی مزیدار چائے میرے ہاتھ کی پی ہی کیوں۔۔۔۔۔؟ اسے تو غصہ ہی آگیا تھا

اس چائے کی وجہ سے تھوڑی دیر پہلے وہ اس کی شدتوں بھری کافی مہنگی قیمت ادا کر چکی تھی۔ اور اب اپنا مطلب پورا ہونے کے بعد وہ پھر سے اس کی چائے کی توہین کرنے آگیا تھا۔

چائے تو میں نے تمہارا دل رکھنے کے لیے پی لی تھی۔

دل رکھنے کے لیے نہیں اپنے بہکے ہوئے جذبات کو پر سکون کرنے کے لیے وہ اسے گھورتے ہوئے اس کی بات کاٹ گئی جبکہ اس کے انداز پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

چلو تمہاری یہ بات بھی مان لی۔ کیا یاد کرو گی چلو آؤ تمہیں گفٹ دلاتا ہوں۔ تمہاری چائے کا تحفہ تو واقعی بنتا ہے چاہے نہ سہی لیکن چائے کے بعد میری شدتیں سہہ کر تم سچ مچ میں انعام کی مستحق ہو۔

چلو اب نخرے بند کرو بچے نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ سے برش لیتے ہوئے سائیڈ پر پھینکتے ہوئے بولا۔

تو آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ بچے بھی ساتھ لے جائیں گے۔

exponovels

کیوں تمہیں اکیلے میرے ساتھ جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔

آپ کیا کوئی جن ہیں۔ جس سے مجھے ڈر لگے گا۔ وہ دوبدو بولی۔

میں کیا ہوں کیا نہیں یہ میں تمہیں واپس آکر بتاؤں گا ابھی میرا تمہارے منہ لگ کر اپنا موڈ رومانٹک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ورنہ معصوم بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اگر میرا ارادہ بدل گیا تو وہ آئس کریم۔ نہیں۔ کھا پائیں گے تو میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے اپنے ساتھ باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

جب کہ ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے سر پر دوپٹہ لینے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

تمہارے یہ بدلے بدلے انداز مجھے تمہاری طرف مائل کر رہے ہیں۔

اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی تو۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب کھڑا سوال کر رہا تھا۔

محبت اس طرح یوں ہی بیٹھے بٹھائے نہیں ہو جاتی جناب اور اگر آپ کو مجھ سے محبت ہو بھی گئی تو شکر منائے گا کیونکہ آپ کو کسی اور سے محبت تو اب میں کرنے نہیں دوں گی۔

آپ کے پاس صرف ایک ہی آپشن ہے اور وہ مائرہ خان ہے۔۔۔۔۔

مائرہ وارق افراہیم ہے۔۔۔۔۔ صرف تم پر ہی نہیں تمہارے نام پر بھی اب میرا حق ہے۔

اور میں اپنا کوئی حق نہیں چھوڑتا اس بات کا اندازہ تو لگا ہی چکی ہو۔ وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔

exponovels

اب آپ ہمیں لیٹ کر رہے ہیں اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ ذرا سا ہچکچائی تھی۔

لیٹ میں نہیں کر رہا تمہاری ادائیں ہیں جو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑ رہیں اس نے اچانک اپنا انگھوٹھا اس کے لبوں پر رکھا تو اسے اس کے ارادے نیک نہ لگے۔

وارق بچے گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں اس نے یاد دلایا تھا۔ جب کہ وارق کی نگاہیں کسی اور طرف اشارہ کر رہی تھیں وہ اب اس سے کچھ اور کہتی کہ اچانک ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔

وہ بہت نرمی سے اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا جب سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پاس ہے اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا جب تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑی صدف شرمندہ سے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

وارق آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے یہ ساری حرکتیں بیڈ روم میں کیا کریں لیکن نہیں آپ کو تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے صدف کو آگ لگانے کا موقع چھوڑ نہیں سکتی تھی اسی لیے تیزی سے کہتی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی۔

جبکہ صدف بھی اسے دیکھے بنا تیزی سے اس کے قریب سے نکلتی نیچے کی طرف چلی گئی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اچھا خاصہ شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا۔

میں نے بولا تھا یہ لڑکی مجھے بگاڑ دے گی اب تو اس لڑکی نے مجھے بے باک اور بے شرم بھی کر دیا کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے ؟_____

exponovels

وارق توسیچ میں بہت بے شرم ہوتا جارہا ہے بہت بے شرم وہ خود کو کوستا جلدی سے سیڑھیاں اترتا نیچے کی طرف آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کمو لیکا بھی ہمارے ساتھ جائے گی کیا اس نے احمد کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

کمو لیکا کون۔۔۔؟احمد نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا جب چھوٹو نے زور سے سر پہ ہاتھ مارا۔

صدف باجی اور کون یہ تو ولن ہے ہماری کہانی کی تمہیں نہیں پتا جو ولن ہوتا ہے اس کو کمو لیکا کہا جاتا ہے

سٹوپڈ۔۔۔۔۔۔

اس نے صبح مائرہ کی بتائی ہوئی بات دہرائی تھی جو مائرہ نے صدف کے لیے لفظ استعمال کیا تھا اس کا مطلب صبح چھوٹو بھی پوچھ چکا تھا جس پر اس نے کہہ دیا تھا کہ جو زندگی کا ولن ہوتا ہے اسے کمو لیکا کہا جاتا ہے۔

اچھا۔۔۔۔۔ہاں بھابھی جان یہ سچ مچ میں ولن ہے ہر وقت ہمیں ڈانٹتی رہتیں ہیں ہم انہیں اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔

احمد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ صدف آگے بڑھتے ہوئے فرنٹ ڈور کے ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی مائرہ نے اچانک ہی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا تھا انداز میں واضح چیلنج تھا۔

exponovels

مجھے پیچھے نہیں بیٹھا مجھے چکر آتے ہیں۔وہ غصے سے بولی

اور مجھے وومٹینگ آتی ہے۔اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر۔۔۔۔اور گھبراہٹ میں میرا دماغ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

مائرہ اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کر چکی تھی۔

تم لوگ ابھی تک باہر کھڑے ہو چلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا تو اس نے اگلے لمحے فرینٹ ڈار اوپن کر اپنی جگہ بنالی تھی احمد اور چھوٹو فور اگاڑی پر سوار ہوئے تھے اور نہ چاہتے ہوئے بھی صدف کو پیچھے بیٹھنا پڑا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے آہستہ سے دروازے کا لاک کھولا تو وہ اسے صوفے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھی نظر آئی

وہ یقینا اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس کا سر صوفے کی بیک سے لگا تھا اور وہ خود آہستہ آہستہ نیند میں اترتی چلی جا رہی تھی۔

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے جان میرا انتظار مت کیا کرو سو جایا کرو وہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا جو آدھے سے زیادہ نیند میں تھی۔

آپ نے کھانا کھایا وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کے آنکھیں یوں ہی بند کئے ہوئے بولی وہ اس کے لبوں کو چومتا ہوا مسکرا اٹھا تھا۔

exponovels

ہاں میری جان میں نے کھانا کھالیا تھا وہ اس کے گرد حصار باندھتا اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا۔

جب کہ خود وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا نیوز چینل لگا چکا تھا۔

مجھے لگا شاید آپ نے کھانا نا کھایا ہو اسی لئے انتظار کر رہی تھی اگر آپ تھوڑی دیر نہ آتے تو میں گہری نیند میں چلی جاتی۔

وہ اس کی باہوں میں آنکھیں بند کیے آہستہ آہستہ بول رہی تھی یقیناً اس وقت اس کا نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔

جب اچانک ہی اس کی نظر ٹی وی پر پڑی تھی۔چینل پر چلنے والی خبر نے اس کے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

مشہور فلم ڈائریکٹر روز جیکسن کا آفیئر اسی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ۔بڑی ہیڈ لائنز میں چلنے والی اس نیوز نے اسے ایک جھٹکا دیا تھا۔

اسے مسلسل ٹی وی کی طرف دیکھتے پا کر اس نے ایک نظر ٹی وی کی طرف دیکھنا چاہا تھا جب اچانک سکرین بلیک ہو گئی

۔

کیا ہوا آپ تو نیوز سننے والے تھے نا۔۔۔۔؟اس کے اچانک ٹی وی بند کرنے پر وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔وہ روز رات کی ہیڈ لائنز سنتا تھا

نہیں اس وقت رومانس کا موڈ ہو رہا ہے وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ روم کی طرف جانے لگا تو وہ مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار بنا گی۔

exponovels

تاشفین آپ کو چھٹی کب ہو گی۔۔۔۔۔؟وہ اپنی شرٹ اتارتے ہوئے وہیں صوفے پر پھینک چکا تھا جب کہ اسے اس نے لا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔

ابھی تو ممکن نہیں ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو وہ اس کے ساتھ لیٹے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرنے لگا۔

مجھے گھومنے جانا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔اب جب آپ کو چھٹی ہو گی نہ تو ہم دونوں گھومنے جائیں گے۔پورا دن ایک ساتھ گزاریں گے وہ فرمائشی انداز میں اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

کل چلیں گے جانے من جہاں تم کہو گی وہاں چلیں گے۔تمہارے لئے میں ہر وقت فری ہوں۔تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لیے مجھے کسی چھٹی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔

وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اپنی شدتوں سے مہکانے لگا تھا۔

جبکہ وہ اس کی رضامندی پر خوش ہو گئی تھی وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔سارا دن اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور تاشفین اس کے لیے وقت نکالنے کو تیار تھا

میں تنگ آ چکا ہوں تمہارے اس روز روز کے لڑائی جھگڑے سے پتہ نہیں تم کیا چاہتی ہو۔

تم تاشفین کا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی گھر میں کسی سے بات کرتی ہو کم از کم اس کمرے سے باہر نکلا کرو۔

سارا دن اس کمرے میں رہ کر تم کرتی کیا رہتی ہو ذائنہ۔۔۔۔۔۔؟

اپنی بد قسمتی کا رونا روتی ہوں اور کیا کرتی ہوں میں تمہارے گھر میں۔

exponovels

زندگی حرام ہو گئی ہے میری اور تمہیں کس نے کہا کہ میں اپنے بچے کا خیال نہیں رکھتی سارا دن وہ لے کر چلے جاتے ہیں مجھ سے کوئی میرے بچے کو۔ مجھے دیتا ہی نہیں ہے۔

تمہاری بہن آتی ہے جب اسے بھوک لگتی ہے صرف تب آ کر میری گود میں رکھ جاتی ہے وہ میرے بچے کو۔ جیسے میرا نہیں اس کا بچہ ہو۔

مجھ سے زیادہ تو تمہارے گھر والے میرے بچے پر قبضہ جما کے رکھتے ہیں کیسے خیال رکھوں میں اس کا مجھ سے میرا بچہ دور کر دیا ہے۔

میں نے کہا تھا میں یہاں نہیں رہوں گی میں اپنے بچے کو اس گھر میں پیدا نہیں کروں گی لیکن تم نے اور تمہاری ضد نے میری زندگی برباد کر دی مجھے نہیں رہنا یہاں تمہارے ساتھ۔

میں مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی ڈیڑھ سال ہو چکا ہے ہماری شادی کو اب تو ترس کھاؤ مجھ پر مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے واپس نیویارک جانا ہے۔

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔

جس پر باہر کوئی زیادہ محسوس کرتا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا جبکہ تاشقین باہر اپنی پھوپھو کی گود میں مزے سے کھیل رہا تھا۔

اور وارق اس کے پاس بیٹھا اس کے ساتھ شرارتیں کرنے میں مصروف تھا۔

exponovels

میری بات کان کھول کر سن لو زائنہ اگلے ہفتے زینب کی شادی کے سلسلے میں گھر میں مہمان آنے والے ہیں تو ان کے سامنے تمہاری یہ ڈرامے بازیاں میں برداشت نہیں کروں گا بہت برداشت کر لیا ہے میں نے۔ابراہیم غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ ذائنہ اس کی باتوں کا اثر لیے بنا بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

ابراہیم صاحب کمرے سے نکلتے ایک شکوہ کناں نظر اپنے ماں باپ پر ڈالتے گھر سے ہی نکل گئے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ زائنہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ذائنہ کی مغرور نیچر ان کے سامنے تھی لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے اپنے ماں باپ کا بچپن کا وعدہ نبھایا تھا جس پر وہ تو پچھتا رہے تھے ہی ان کے والدین بھی اس فیصلے پر شرمندہ تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے کرسٹن کو کیا یہ بات کہی ہے کہ میرا آپ کے ساتھ کوئی افیئر چل رہا ہے وہ شوٹنگ ختم کرنے کے بعد سیدھا اسی کے پاس آیا تھا۔

ہاں بالکل میں نے اس سے ایسا کہا ہے کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے وہ تمہیں بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے۔

ہر وقت تمہارے آگے پیچھے لگی رہتی ہے اس کا دھیان کام پر کم اور تم پر زیادہ ہوتا ہے کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی وہ اس کے اور اپنے لیے جوس آرڈر کرتے ہوئے اسی لئے سائیڈ پر آگئی تھی۔

exponovels

جی ایسا ہی ہے میں اس سے کافی زیادہ تنگ ہوں میں نے آپ کو بتایا بھی تھا اس بارے میں لیکن پھر بھی آپ نے ایسا کیوں کہا کہ آپ کا میرے ساتھ آفیئر چل رہا ہے یا ہم ریلیشن شپ میں ہیں اس طرح تو ہماری کنڑوورسی ہو جائے گی

۔

تو یہ تو اچھی بات ہے ناڈارلنگ اسی طرح تو ہماری فلم کی پروموشن ہو گی۔

جب فلم کی شوٹنگ کے درمیان اس طرح کی کہانیاں نکلتی ہیں تو زیادہ فائدہ فلم میکرز کو ہی ہوتا ہے۔وہ۔بے فکر کرتے ہوئے بولی

نہیں روز مجھے اس طرح کی پروموشن نہیں پسند۔مجھے اپنی ذاتی زندگی پر اس طرح کے کمنٹس برداشت نہیں ہوتے تو آپ پلیز اس بات کو کلیئر کر دیجئے۔

مجھے یہ چیز بالکل بھی پسند نہیں آئی اس نے صاف انداز میں کہا تھا۔

اوکے ڈارلنگ اوکے میں سب کچھ کلیئر کر دوں گی تم بے فکر ہو جاؤ۔آج کافی زیادہ شوٹنگ ہوئی ہے میرے خیال سے تقریبا آٹھ سے دس منٹ کی تو بہترین شوٹنگ ہم نے کر لی ہے۔

تین سینز پر کام ہو گیا ہے اور تمہارے آئیڈیا بہترین تھے۔وہ بات کو بدل چکی تھی جبکہ تاشفین نے صرف ہاں میں سر ہلایا فی الحال تو وہ بات کو بدلنا نہیں چاہتا تھا وہ اس بات کو کلیئر کرنا چاہتا تھا۔

لیکن شاید وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

exponovels

ابھی کافی وقت ہے میرے خیال میں ہم آج ایک اور سین شوٹ کر سکتے ہیں تو فضول میں ٹائم برباد نہیں کرنا چاہیے آپ کرسٹن اور روبن کو کہیں کہ شاٹ تیار ہے۔

وہ اسے کہتا آگے بڑھ چکا تھا جب کہ اب وہ ہیرو اور ہیروئن کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے باتوں میں مصروف قہقہے لگا رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق تمہاری بیوی نے تمہارے لئے چائے بنائی تھی اسے کچھ دیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں کب سے اسے دیکھ رہی ہوں نہ جانے کہاں چلی گئی ہے میرے خیال میں اوپر احمد اور چھوٹو کے کمرے میں ہو گی

۔

وہ باہر آیا تو اماں بیٹھیں۔خالہ سے باتوں میں مصروف تھیں۔

نہیں اماں وہ چھوٹو اور احمد کے کمرے میں نہیں ہے وہ میرے ساتھ کمرے میں تھی ہاں چائے بہت اچھی تھی۔

اس نے فوراً اماں کو بتایا تھا۔کیوں کہ احمد اور چھوٹو ویسے بھی نیچے آ رہے تھے تو وہ خود ہی انہیں بتا دیتے کہ ان کی بھابھی جان ان کے ساتھ نہیں تھی اور ویسے بھی چھپانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس کی بیوی تھی۔

ہائے اللہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں کیا کر رہی تھی یہ لڑکی تو دن دہاڑے ہی شوہر کو لے کر کمرے میں گھس جاتی ہے خالہ کو تو جیسے تپنگیں لگ گئیں تھیں۔

exponovels

خالا ہم ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار رہے تھے۔وہ میرے لئے چائے بنا کر لائی تھی میں پی رہا تھا اب میں آپ کو اپنی بیوی اور آپنے ایک ایک سیکنڈ کا حساب تو دینے سے رہا اسے سخت ناگوار گزرا تھا خالہ کا اس طرح سے کہنا

۔

ہائے میرے بچے میرا یہ مطلب تھوڑی تھا میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ کوئی وقت ہوتا ہے اس طرح سرے شام ہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خالہ وہ میری بیوی ہے سرے شام بلاؤں یا صبح کے وقت اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پلیز احتیاط کیجئے گا ۔مجھے اس طرح کی باتیں بالکل پسند نہیں ہیں وہ دیکھتے ہوئے قافیہ ساحل ہجے میں بولا تھا جب بابا کمرے سے باہر نکلے۔

اچھا چھوڑو اس بات کو یہ بتاو کہ تم نے بہو کو کچھ دیا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔؟جب دلہن پہلی دفعہ کچھ بناتی ہے تو اسے انعام دیا جاتا ہے۔

ویسے تو کچھ میٹھا بنانے پر اس کا سسر اسے کچھ دیتا ہے لیکن اس نے میرے لئے کچھ نہیں بنایا بلکہ تمہارے لئے بنایا ہے تو تمہارا فرض بنتا ہے اسے کچھ دینا۔

بابا وہیں پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگے جب کہ سر کھجا کر رہ گیا تھا۔

بابا میں نے تو اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔آپ نے مجھے پہلے یہ والی رسم بتائی ہی نہیں تھی نہ ہی کوئی اس بارے میں مجھے کچھ پتا ہے سو آپ بتائیں کہ اسے کیا دینا ہے میں ابھی دیتا ہوں۔

exponovels

آئس کریم اور بھابھی جان کے ساتھ ہمیں بھی۔ چھوٹو اور احمد دونوں ہی اس کے پاس آکر فرمائشی انداز میں بولے تھے۔

گڈ آئیڈیا تم لوگ اپنی تیاری کرو میں تمہاری بھابھی کو لے کر آتا ہوں۔

وہیں سے میں اس کے لئے کوئی چیز خرید لوں گا۔ جو اس کی پسند کی بھی ہو گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا ویسے بھی رومانس کے بعد آئس کریم بھی مزا دیتی ہے۔ وہ دل میں کہتا کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔ جب پیچھے سے آواز آئی

صدف تو بھی تیاری کر لے اب تو ہم بزرگوں۔ میں بیٹھ کر کیا کرے گی اچھا ہے تو بھی چلی جا۔

بچوں کے ساتھ گھوم پھر کے آجا۔ خالہ کے کہنے پر صدف فوراً اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

جبکہ اس کا صدف کو اپنے ساتھ لے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن پھر سوچا اچھا ہی تھا کہ صدف ساتھ جا رہی تھی مائرہ کو تنگ کرنے کا ایک اور موقع مل جائے گا۔

وہ جانتا تھا کہ مائرہ صدف کو بالکل پسند نہیں کرتی اور اس کا اسے ناپسند کرنا اسے بہت اچھا لگتا تھا۔ کیوں کہ اس کے پیچھے کی وجہ بیوی والی جلیسی تھی۔ جو اسے بہت زیادہ پسند تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو آجاؤ تمہیں گفٹ دینے چلنا ہے۔

وہ روم میں داخل ہوا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سکھانے میں لگی تھی۔

exponovels

گفٹ دینا ہے وہ کس خوشی میں.....؟

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود بریسٹ کو گھما کر کے دکھایا تھا جیسے بتانے کا مقصد ہو کہ وہ اسے گفٹ دے چکا ہے۔

یہ والا گفٹ تو رات کی خوشی میں تھا اب تم نے میرے لئے جو شاہکار بنایا تھا نہ اماں کا ماننا ہے کہ اس شاہکار کے بدلے بھی مجھے تمہیں گفٹ دینا پڑے گا۔

اسے چائے کہتے ہیں۔۔۔۔۔اس نے دانت پیس کر کہا وہ اس بات پر اس کی بے عزتی نہیں کر سکتا تھا اسے چائے بنانی نہیں آتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے اس کے لیے بنائی تھی۔

وہ چائے کہلانے کے لائق ہر گز نہیں تھی۔ تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ میں نے پی ہے. اس نے بڑے میٹھے انداز میں جواب دیا تھا وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تو پھر نہ پیتے پھینک دیتے. پی لیتے صدف جانو کی مزیدار چائے میرے ہاتھ کی پی ہی کیوں۔۔۔۔۔؟اسے تو غصہ ہی آگیا تھا

اس چائے کی وجہ سے تھوڑی دیر پہلے وہ اس کی شدتوں بھری کافی مہنگی قیمت ادا کر چکی تھی۔اور اب اپنا مطلب پورا ہونے کے بعد وہ پھر سے اس کی چائے کی توہین کرنے آگیا تھا۔

چائے تو میں نے تمہارا دل رکھنے کے لیے پی لی تھی۔

دل رکھنے کے لیے نہیں اپنے بہکے ہوئے جذبات کو پر سکون کرنے کے لیے وہ اسے گھورتے ہوئے اس کی بات کاٹ گئی جبکہ اس کے انداز پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

exponovels

چلو تمہاری یہ بات بھی مان لی۔ کیا یاد کرو گی چلو آؤ تمہیں گفٹ دلاتا ہوں۔ تمہاری چائے کا تحفہ تو واقعی بنتا ہے چاہے نہ سہی لیکن چائے کے بعد میری شدتیں سہہ کر تم سچ مچ میں انعام کی مستحق ہو۔

چلو اب نخرے بند کرو بچے نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ سے برش لیتے ہوئے سائیڈ پر پھینکتے ہوئے بولا۔

تو آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ بچے بھی ساتھ لے جائیں گے۔

کیوں تمہیں اکیلے میرے ساتھ جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔

آپ کیا کوئی جن ہیں۔ جس سے مجھے ڈر لگے گا۔ وہ دوبدو بولی۔

میں کیا ہوں کیا نہیں یہ میں تمہیں واپس آ کر بتاؤں گا ابھی میرا تمہارے منہ لگ کر اپنا موڈ رومانٹک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ورنہ معصوم بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اگر میرا ارادہ بدل گیا تو وہ آئس کریم۔ نہیں۔ کھا پائیں گے تو میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے اپنے ساتھ باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

جب کہ ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے سر پر دوپٹہ لینے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

تمہارے یہ بدلے بدلے انداز مجھے تمہاری طرف مائل کر رہے ہیں۔

اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی تو۔۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب کھڑا سوال کر رہا تھا۔

محبت اس طرح یوں ہی بیٹھے بٹھائے نہیں ہو جاتی جناب اور اگر آپ کو مجھ سے محبت ہو بھی گئی تو شکر منائے گا کیونکہ آپ کو کسی اور سے محبت تو اب میں کرنے نہیں دوں گی۔

exponovels

آپ کے پاس صرف ایک ہی آپشن ہے اور وہ مائرہ خان ہے۔۔۔۔۔

مائرہ وارق افراہیم ہے۔۔۔۔۔۔ صرف تم پر ہی نہیں تمہارے نام پر بھی اب میرا حق ہے۔

اور میں اپنا کوئی حق نہیں چھوڑتا اس بات کا اندازہ تو لگا ہی چکی ہو۔ وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔

اب آپ ہمیں لیٹ کر رہے ہیں اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ ذرا سا ہچکچائی تھی۔

لیٹ میں نہیں کر رہا تمہاری ادائیں ہیں جو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑ رہیں اس نے اچانک اپنا انگھوٹھا اس کے لبوں پر رکھا تو اسے اس کے ارادے نیک نہ لگے۔

وارق بچے گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں اس نے یاد دلایا تھا۔ جب کہ وارق کی نگاہیں کسی اور طرف اشارہ کر رہی تھیں وہ اب اس سے کچھ اور کہتی کہ اچانک ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔

وہ بہت نرمی سے اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا جب سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پاس ہے اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا جب تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑی صدف شرمندہ سے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

وارق آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے یہ ساری حرکتیں بیڈ روم میں کیا کریں لیکن نہیں آپ کو تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے صدف کو آگ لگانے کا موقع چھوڑ نہیں سکتی تھی اسی لیے تیزی سے کہتی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی۔

exponovels

جبکہ صدف بھی اسے دیکھے بنا تیزی سے اس کے قریب سے نکلتی نیچے کی طرف چلی گئی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اچھا خاصہ شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا۔

میں نے بولا تھا یہ لڑکی مجھے بگاڑ دے گی اب تو اس لڑکی نے مجھے بے باک اور بے شرم بھی کر دیا کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے ۔۔۔۔۔؟

وارق تو سچ میں بہت بے شرم ہوتا جا رہا ہے بہت بے شرم وہ خود کو کوستا جلدی سے سیڑھیاں اترتا نیچے کی طرف آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کمو لیکا بھی ہمارے ساتھ جائے گی کیا اس نے احمد کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

کمو لیکا کون۔۔۔؟احمد نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا جب چھوٹو نے زور سے سر پہ ہاتھ مارا۔

صدف باجی اور کون یہ تو ولن ہے ہماری کہانی کی تمہیں نہیں پتا جو ولن ہوتا ہے اس کو کمو لیکا کہا جاتا ہے سٹوپڈ۔۔۔۔۔۔

اس نے صبح مائرہ کی بتائی ہوئی بات دہرائی تھی جو مائرہ نے صدف کے لیے لفظ استعمال کیا تھا اس کا مطلب صبح چھوٹو بھی پوچھ چکا تھا جس پر اس نے کہہ دیا تھا کہ جو زندگی کا ولن ہوتا ہے اسے کمو لیکا کہا جاتا ہے۔

اچھا۔۔۔۔۔ہاں بھابھی جان یہ سچ مچ میں ولن ہے ہر وقت ہمیں ڈانٹتی رہتیں ہیں ہم انہیں اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔

exponovels

احمد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ صدف آگے بڑھتے ہوئے فرنٹ ڈور کے ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی مائرہ نے اچانک ہی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا تھا انداز میں واضح چیلنج تھا۔

مجھے پیچھے نہیں بیٹھا مجھے چکر آتے ہیں۔وہ غصے سے بولی

اور مجھے وومٹینگ آتی ہے۔اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر۔۔۔۔اور گھبراہٹ میں میرا دماغ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

مائرہ اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کر چکی تھی۔

تم لوگ ابھی تک باہر کھڑے ہو چلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا تو اس نے اگلے لمحے فرینٹ ڈار اوپن کر اپنی جگہ بنالی تھی احمد اور چھوٹو فوراً گاڑی پر سوار ہوئے تھے اور نہ چاہتے ہوئے بھی صدف کو پیچھے بیٹھنا پڑا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے آہستہ سے دروازے کا لاک کھولا تو وہ اسے صوفے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھی نظر آئی

وہ یقیناً اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس کا سر صوفے کی بیک سے لگا تھا اور وہ خود آہستہ آہستہ نیند میں اترتی چلی جا رہی تھی۔

exponovels

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے جان میرا انتظار مت کیا کرو سو جایا کرو وہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا جو آدھے سے زیادہ نیند میں تھی۔

آپ نے کھانا کھایا وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کے آنکھیں یوں ہی بند کئے ہوئے بولی وہ اس کے لبوں کو چومتا ہوا مسکرا اٹھا تھا۔

ہاں میری جان میں نے کھانا کھا لیا تھا وہ اس کے گرد حصار باندھتا اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا۔

جب کہ خود وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا نیوز چینل لگا چکا تھا۔

مجھے لگا شاید آپ نے کھانا نا کھایا ہو اسی لئے انتظار کر رہی تھی اگر آپ تھوڑی دیر نہ آتے تو میں گہری نیند میں چلی جاتی۔

وہ اس کی باہوں میں آنکھیں بند کیے آہستہ آہستہ بول رہی تھی یقیناً اس وقت اس کا نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔

جب اچانک ہی اس کی نظر ٹی وی پر پڑی تھی۔چینل پر چلنے والی خبر نے اس کے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

مشہور فلم ڈائریکٹر روز جیکسن کا آفیئر اسی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ۔بڑی ہیڈ لائنز میں چلنے والی اس نیوز نے اسے ایک جھٹکا دیا تھا۔

اسے مسلسل ٹی وی کی طرف دیکھتے پا کر اس نے ایک نظر ٹی وی کی طرف دیکھنا چاہا تھا جب اچانک سکرین بلیک ہو گئی

۔

exponovels

کیاہوا آپ تو نیوز سننے والے تھے نا۔۔۔۔؟اس کے اچانک ٹی وی بند کرنے پر وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔وہ روز رات کی ہیڈ لائنز سنتا تھا

نہیں اس وقت رومانس کا موڈ ہو رہا ہے وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ روم کی طرف جانے لگا تو وہ مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار بنا گی۔

تاشفین آپ کو چھٹی کب ہو گی۔۔۔۔؟وہ اپنی شرٹ اتارتے ہوئے وہیں صوفے پر پھینک چکا تھا جب کہ اسے اس نے لا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔

ابھی تو ممکن نہیں ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو وہ اس کے ساتھ لیٹے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرنے لگا۔

مجھے گھومنے جانا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔اب جب آپ کو چھٹی ہو گی نہ تو ہم دونوں گھومنے جائیں گے۔پورا دن ایک ساتھ گزاریں گے وہ فرمائشی انداز میں اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

کل چلیں گے جانے من جہاں تم کہو گی وہاں چلیں گے۔تمہارے لئے میں ہر وقت فری ہوں۔تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لیے مجھے کسی چھٹی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔

وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اپنی شدتوں سے مہکانے لگا تھا۔

جبکہ وہ اس کی رضامندی پر خوش ہو گئی تھی وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔سارا دن اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور تاشفین اس کے لیے وقت نکالنے کو تیار تھا

exponovels

آج زینب کے رشتے کے سلسلے میں کچھ لوگ آئے تھے رشتے تو بچپن سے ہی طے ہو چکے تھے اب صرف شادی کی رسومات ادا ہونی تھی۔

اس کا کوئی ارادہ نہ تھا باہر جانے کا لیکن باہر اپنے تایا کی آواز سن کر اسے عجیب سا محسوس ہوا تھا۔

وہ مجبور ہو کر دروازے تک آئی تھی۔

کہ زینب کے رشتے کے لیے کون آیا ہے لیکن باہر بیٹھے عرفان کو دیکھ کر اسے اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا تو اس کی نند سے شادی کرنے کے لئے عرفان یہاں آیا تھا۔۔۔۔۔؟

یعنی عرفان شادی کرنے والا تھا وہ بھی اسی کی نند کے ساتھ یہ تو وہ جانتی تھی کہ زینب کی شادی خاندان میں ہی کہی ہے لیکن کس کے ساتھ اس نے کبھی جاننے کی کوشش نہ کی تھی۔

اب سمجھ میں آیا تھا کہ زینب کی شادی بابا کے کزن کے بیٹے کے ساتھ ہے جس کے ساتھ وہ آج سے نہیں بلکہ نہ جانے کتنے سالوں سے محبت کرتی ہے۔

اور عرفان بھی تو اس سے محبت کرتا تھا ابراہیم سے شادی کے باوجود بھی وہ عرفان کو اپنے دل سے نکال نہیں پائی تھی

۔

بے شک اس نے دولت کی خاطر عرفان کو چھوڑ دیا تھا اسے اپنے بابا کی دولت کے ساتھ ایک شاندار زندگی چاہیے تھی نہ کہ عرفان کے ساتھ وہ سڑکوں پر اپنی زندگی برباد کرتی۔

لیکن آج عرفان کو یہاں دیکھ کر اس کے دل میں اس کی ڈیڑھ سال سے سوئی ہوئی محبت جاگ آئی تھی۔

exponovels

یقین نہیں آرہا تھا کہ عرفان اس کو چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ شادی کا خیال بھی اپنے دل میں لا سکتا ہے۔

وہ تو اس کے لئے مر مٹنے کو تیار تھا جس دن اس کا نکاح تھا اس دن وہ کیسے رو رہا تھا کہہ رہا تھا کہ میں اپنے ماں باپ سے لڑوں گا تمہارے لئے۔ تم پلیز شادی مت کرو اور اس نے صاف الفاظ میں کہا تھا کہ تم مجھے کچھ نہیں دے سکتے۔ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے عرفان اور میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی لیکن تب اس کو بالکل بھی اندازہ نہ تھا کہ ابراہیم ساری زندگی کے لیے اسے پاکستان میں ہی رکھنے والا ہے۔

اگر اسے پتہ ہوتا کہ وہ کبھی نیویارک نہیں جا پائے گی تو کبھی بھی عرفان کو چھوڑنے کی غلطی نہ کرتی۔

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا بلا باہر مبارکباد کا شور اٹھنا شروع ہو چکا تھا ان کا اسی جمعہ کے دن نکاح طے پا چکا تھا۔

اس نے باہر نکلنے کی غلطی نہ کی تھی لیکن دل میں غصہ اور جلن اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا عرفان اس کی جگہ کسی اور کو دے رہا تھا۔

وہ کسی سے شادی کر رہا تھا اور اب وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا اور یہ چیز وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

اس سے محبت کا دعوی کرنے والا والا کیسے اس کی نند سے شادی کر سکتا ہے اگر وہ خوش نہیں تھی تو عرفان خوش کیسے رہ سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بچوں کی پارک میں کھیلنے کی ضد نے انہیں تھوڑی دیر پارک آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اسی لیے وہ ان دونوں کو اس روڈ سے نہیں لے جاتا تھا۔

exponovels

کیونکہ یہاں پر ان کے فرمائشی ڈرامے شروع ہو جایا کرتے تھے جس طرح اس وقت ہوئے تھے۔

اور یہاں پر تو ان کا بس ایک ہی سہارا تھا ان کی بھابھی جان اب وہ اس سے نہیں بلکہ اپنی بھابی جان سے زیادہ لگاؤ رکھتے تھے اور ان کی بھابھی جان ان کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتی۔

اور یہاں سب سے زیادہ مسئلہ تو یہ تھا کہ صدف نے کہہ دیا تھا کہ ہم آئسکریم کھا کر جلدی واپس گھر چلے جائیں گے۔ پارک میں جانے کا وقت نہیں ہے پھر کیا مائرہ ضد ہر اڑ گئی۔

اس نے کہہ دیا کہ ہم یہاں بچوں کے ساتھ ٹائم سینڈ کرنے آئے ہیں صرف آئس کریم کھانے کے لئے نہیں اگر آئس کریم کھانی ہوتی تو وہ تو گھر پر لا کر کھا سکتے تھے اسی لیے ہم انجوائے کر کے واپس جائیں گے۔

اور اس بات پر نہ چاہتے ہوئے بھی وارق کو پارک کے باہر گاڑی روکنی پڑی۔اس نے وارق کو کہا تھا پارک چلنے کے لئے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا

وہ بچوں کے کسی بھی کھیل میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا جبکہ اس کے گاڑی میں بیٹھنے کی وجہ سے صدف بھی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اب وہ لیلی مجنوں کو اکیلا چھوڑ دیتی ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

اس وقت بھی وہ سامنے احمد اور چھوٹو کو انجوائے کرتے دیکھ اپنے دل کو بڑی مشکل سے سنبھالے بیٹھی تھی۔

دل تو کر رہا تھا خود بھی نکل جائے اور ایک بار پھر سے اپنے بچپن کی یادوں کو تازہ کر لے لیکن اس کا یہ کھڑوس شوہر ضرورت سے زیادہ کھڑوس تھا اس لئے وہ منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

مجھے اس جھولے پر بیٹھنا ہے۔اس نے پارک میں لگے بڑے سے جھولے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ہاں تو جاؤ میں نے کب روکا ہے تمہیں اس نے مزید چند عورتوں کو وہاں بیٹھے دیکھ کر اس سے کہا تھا۔

آپ نے روکا نہیں ہے لیکن ساتھ چلنے کی آفر بھی تو نہیں کی مجھے جھولا کون جھلائے گا۔مجھے جھولا جھولنا نہیں آتا آپ تو جانتے ہی ہیں نا۔۔۔۔۔۔؟

اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس سچویشن سے پہلے بھی گزر چکے ہوں۔

ہاں بالکل میں تمہیں زندگی بھر جھولے ہی تو دیتے آیا ہوں جاؤ جا کر احمد کو کہہ دو وہ جھلا دے گا۔

احمد اپنا کھیل انجوائے کر رہا ہے اب اچھا تھوڑی نہ لگے گا کہ وہ اپنا کھیل چھوڑ کر اپنی بھابھی کو آ کر جھولا جھولائے۔

اور مجھے اس طرح کے فضول کاموں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے وہ انکار کرتے ہوئے کہنے لگا تو اس نے پھر سے منہ بنایا جبکہ صدف بہت خوش ہو رہی تھی اس کے بار بار انکار کرنے پر۔

سوچ لیجئے۔اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو میں احمد اور چھوٹو کے کمرے میں سو جاؤں گی۔وہ اسے گھورتے ہوئے بے حد کم آواز میں بولی تھی صدف چاہ کر بھی ان کی اس بات کو سمجھ نہ سکی تھی جبکہ اس کی دھمکی پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اور اس دھمکی کے پیچھے کی وجہ یہ جاننا تھا کہ اس کا اس کے کمرے سے جانے سے وارق کو کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں۔

اگر تم نے ایسی کوئی بھی بے وقوفی کی نہ تو میں بالکل بھی پیار سے پیش نہیں آؤں گا تمہارے ساتھ۔

اس نے بھی کافی کم آواز میں کہا تھا جبکہ وہ کندھے اچکاتے گاڑی سے نکل گئی تھی۔

exponovels

گزاریں وقت اپنی جانو کے ساتھ بیوی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں بھی پتھر کے ساتھ سر پھوڑ رہی ہوں۔اگر یہاں میری جگہ یہاں یہ کمیو لیکا ہوتی تو ایک سیکنڈ نہ لگاتے گاڑی سے نکلنے میں۔

وہ غصے سے کہتے آگے بڑھ رہی تھی جب اچانک گاڑی کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ گاڑی سے باہر کھڑا صدف سے کچھ کہہ رہا تھا۔

اب پتہ نہیں یہ لیلی مجنوں کون سے باتیں کر رہے تھے وہ بے زاری سے جھولے پر بیٹھی تھی۔

جب کہ وہ اپنا موبائل فون اپنی قمیض کی جیب میں ڈالتے ہوئے اسی کی طرف آرہا تھا چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ تھی۔

وہ سچ میں کسی ہیرو سے کم نہیں لگتا تھا اس کا دل چپکے چپکے اعتراف کر رہا تھا۔لیکن اسے اپنے دل کو ڈپٹ کر خاموش کروانا آتا تھا

صرف 10 منٹ اس سے زیادہ یہ فضول کام میں نہیں کرنے والا۔وہ اس جھولے کو پکڑتے ہوئے بولا تو مائرہ کے چہرے پر بچوں سی خوشی آگئی تھی۔

پہلے تو وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ سچ مچ میں صدف کو چھوڑ کر اس کے پاس آیا ہے اس کی ایک چھوٹی سی خواہش پوری کرنے کے لیے۔

لیکن اب وہ آہستہ آہستہ اس کے جھولے کو ہلاتے ہوئے یقین دلا چکا تھا جبکہ احمد تیزی سے ان کے پاس آتا ہوا ۔چھوٹو کے فون پر ویڈیو بنانے لگا تھا۔

exponovels

احمد یہ کیا کر رہے ہو اس نے گھورا تھا اسے۔

آپ کو وہ کام کرتے دیکھ کر ویڈیو بنا رہا ہوں جو آپ نے پہلے کبھی بھی نہیں کیا۔

بھابھی آپ بہت لکی ہو۔ کیونکہ بھائی اس طرح کی فرمائش کسی کی بھی پوری نہیں کرتے وہ خوش ہوتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جبکہ اس کی بات سن کر وہ ذرا سا اترائی بھی جس پر وارق کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

لیکن یہی مسکراہٹ کسی کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی بلکہ کسی کے دل پر چھریاں چلا رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان کے چہروں سے یہ خوشیاں نوچ کر پھینک دے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے تیزی سے اندر آتے ہوئے اپنے ٹیب کو اس کے ٹیبل پر پٹخا تھا روز حیرانگی سے اس کا یہ انداز دیکھ رہی تھی کیونکہ اتنے غصے میں اس نے پہلے تاشفین کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔

یہ دیکھیں آپ تماشہ یہ سارا تماشہ اس کرنسٹن کو یہ بتانے کی وجہ سے ہوا ہے کہ آپ کا میرے ساتھ افیئر چل رہا ہے۔

کتنے آرٹیکل چل رہے ہیں ہر نیوز چینل پر یہ خبر ہے یہاں تک کہ صبح کے نیوز پیپر میں بھی یہ خبر چھپ چکی ہے۔

آپ جانتے ہیں یہ سب کچھ میری زندگی کو ڈسٹرب کر سکتا ہے۔مجھے ایک پل کو سکون نہیں مل رہا روز دیکھیں ان لوگوں نے لکھا کیا ہوا ہے اتنی عجیب باتیں اتنا فضول آرٹیکل ہے یہ وہ ایک اور آرٹیکل ٹیب سے کھولتے ہوئے اس کے سامنے کر کے بولا۔

exponovels

ریلیکس ریلیکس تعیش تم بالکل پریشان مت ہو میں یہ سب کچھ بند کروا رہی ہوں۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے اس سب کے بارے میں پتہ چلا ہے۔

یہ نیوز ابھی سے نہیں بلکہ رات سے ٹی وی پر چل رہی ہے اور یہ سب کچھ کیا ہے یہ سوچ کر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ سب میں کلیئر کروادوں گی پلیز تم ٹینشن مت لو بلکل ریلکس ہو جاؤ تھوڑی دیر میں شوٹنگ سٹارٹ کرتے ہیں۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے یقین دلاتے اس کی ٹینشین کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن تاشفین تو صبح سے ان سب خبروں میں اچھا خاصہ الجھ کر رہ گیا تھا۔

مجھے کچھ نہیں پتا یہ سب کچھ بند کروائیں ابھی اور اسی وقت میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا۔

میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ساری چیزیں میرے لیے ناقابل قبول ہیں۔زندگی ڈسٹرب ہو سکتی ہے اس سے میرے گھر میں یہ بات گئی تو آپ جانتی ہیں کہ میرے لیے کتنا بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔

میں سمجھ سکتی ہوں تعیش پہلے ریلیکس ہو جاؤ میں اس آرٹیکل کے رائٹر سے رابطہ کر چکی ہوں وہ یہ آرٹیکل ہٹانے کے لئے تیار ہے اور نیوز میں بھی میں کافی ساری نیوز کو ہٹا چکی ہوں تم بالکل ریلیکس ہو جاؤ۔

تمہارا نام کہیں پر بھی نہیں آرہا یقین مانو وہ لوگ تمہارا نام نہیں جانتے تھے جس نے کیا آرٹیکل لکھا ہے یا جو یہ نیوز پے آرہے ہیں سب کو یہی پتا ہے کہ میرے اسسٹیٹ ڈائریکٹر کے ساتھ میرا افیئر چل رہا ہے یقین کرو تمہارا نام کہیں پر نہیں آیا

exponovels

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ اس کی فیملی سپورٹیو نہیں ہے کہ ایسی باتیں برداشت کر سکے۔

شاید اس کے پیرنٹس اسے اس طرح کے جھمیلوں سے دور رکھنا چاہتے ہوں گے اور ویسے بھی اس کی ماں بیمار ہے اسے مزید ٹینشن نہیں دینی چاہیے۔

اسی لئے روز نے سوچا تھا کہ وہ سب کچھ تعیش کو بتائے بغیر ہی حل کر لے گی لیکن وہ سب کچھ جان چکا تھا کیونکہ وہ بھی اسی دنیا میں ہی رہتا تھا۔

میں آج کام نہیں کر سکتا مجھے گھر جانا ہے۔ان سب چیزوں سے بریک چاہتا ہوں وہ کہہ کر اپنے ہاتھ اٹھاتا کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا کے رہ گئی۔

یہ بہت بہتر تھا کہ وہ ان سب چیزوں سے ہٹ کر تھوڑا ریلیکس ہو جائے تب تک وہ ان سب چیزوں کو میڈیا سے ہٹانے کا انتظام کرنے لگی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا بات ہوئی رات کو مجھے کہہ رہے تھے کہ تم صبح کالج مت جانا اور اب خود پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔

انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم دونوں گھومنے جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے اور صبح ہوتے ہی کام پر چلے گئے۔

exponovels

وہ ناراض ناراض سی پورے گھر میں گھوم رہی تھیں ابھی رات تاشفین قربت کے لمحات میں اس سے وعدہ کر چکا تھا کہ وہ آج کا سارا دن اس کے ساتھ گزارے گا۔

پورا دن اسے گھمائے گا پھر آئے گا شوپنگ کروائے گا اور پھر وہ دونوں کہیں گھومنے کے لیے جائیں گے۔

اور پھر کینڈل لائٹ ڈنر کے بعد اس کے ساتھ بائیک پر لونگ ڈرائیو پر بھی جائے گی لیکن یہاں صبح اٹھتے ہی وہ کہیں چلا گیا۔

اس کے چکر میں اس نے رات کو ہی آن لائن ایپلیکیشن اپنے کالج ٹیچر کو سینڈ کر دی تھی۔

جو ایکسپیٹ بھی ہو گئی تھی۔ ورنہ وہ کالج ہی چلی جاتی۔

آئیں نہ اب شام کو میں بات نہیں کروں گی ان سے وہ ناراض ناراض سی کچن میں آ کر اپنے لئے ناشتہ بنانے لگی ۔تاشفین سے تو اس کی ناراضگی پکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

جانے من تم جاگی یا نہیں وہ دروازے کا لاک کھولتے ہوئے کچن کی طرف دیکھے بنا روم میں جانے لگا تھا۔

ہائے آپ آ گئے مجھے لگا آپ کام پر چلے گئے وہ خوشی سے چہکتی کچن سے نکلتی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔

ہاں تو کام پر ہی گیا تھا نہ کام پر نہیں جاؤں گا تو چھٹی کیسے لوں گا اپنی پیاری سی جانو کے ساتھ پورا دن گزارنے کے لئے ۔

چلو اب جلدی سے اپنی تیاری کرو ہم ابھی نکلتے ہیں۔

exponovels

وہ اس کے دونوں ڈمپلز پر باری باری لب رکھتے ہوئے اسے خوش کر کے بولا۔

ارے پہلے ناشتہ تو کر لیں پھر آرام سے نکلیں گے نہ وہ سچ مچ میں آسمانوں میں اڑ رہی تھی۔

نہیں ہم آج ناشتہ بھی باہر کریں گے کیونکہ اب اس سے زیادہ گھر میں رہا اور تمہارا یہ گلاب کی طرح کھلتا روپ میرے سامنے رہا تو پھر باہر گھومنے پھرنے کے بجائے میں چھٹی کو بیڈ روم میں گزارنا پسند کروں گا۔

جو تمہیں بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا اس لیے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ جلدی سے تیاری کرو ہم سارے کام باہر کریں گے۔

اس نے گھر میں رہنے کے نقصانات بتاتے ہوئے اس سے کہا تو وہ فورا الرٹ ہوئی تھی۔

جب کہ وہ اپنے موبائل پر آنے والے روز کے میسجز کو دیکھنے لگا تھا۔

وہ ہر میسج میں اس سے معافی مانگ رہی تھی اور بار بار یہی کہہ رہی تھی کہ تم ٹینشن مت لو میں ان ساری چیزوں کو ہٹا دوں گی تم پریشان مت ہو تم آرام کرو۔

میں ہر چیز ہینڈل کر لوں گی۔

پریشان تو وہ رات سے ہی تھا جب سے اس نے ٹی وی پر چلنے والی اس خبر کے ہیڈ لائن پڑھی تھی۔

اس کا دماغ پوری طرح سے گھوم کر رہ گیا تھا اس طرح کی کوئی خبر اس کی شادی شدہ زندگی پر بھی برا اثر ڈال سکتی تھی

۔

exponovels

اوراب تناوش سے محبت کے جس مقام پر وہ کھڑا تھاوہاں وہ شک جیسی فضول چیز اپنے اور تناوش کے بیچ میں لانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

۔تناوش کے ساتھ اس کی محبت کی کوئی انتہانہ تھی وہ اسے کتنا چاہنے لگا تھا کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

اور وہ جانتا تھااس طرح کی کوئی بھی فضول خبر ان کے رشتے پر بہت برا اثر ڈال سکتی تھی۔وہ اپنی پروفیشنل لائف کو اپنی پرسنل لائف سے بہت دور رکھنا چاہتا تھاوہ تناوش کو ان سب چیزوں میں پڑھنے نہیں دے سکتا تھا۔

اسی لیے اس نے ان سب چیزوں کی ذمہ داری روز پر ڈال دی تھی اور اسے یقین تھاوہ ان سب چیزوں کو بہتر حل کر سکتی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نکاح بہت بہت مبارک ہو۔بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں اتنے وقت کے بعد دیکھ کر نکاح کے فورا بعد جب وہ باہر آ کر بیٹھا اسے یہاں زینب کی سہلیاں بیٹھا کر گئی تھی کہ سامنے ذائنہ آ گئی

لیکن عرفان نے زیادہ رسپانس نہ دیا شاید وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ یہ زائنہ کا گھر ہے اور زینب اس کی نند ہے۔

جی مجھے بھی بہت خوشی ہو رہی ہے آپ کو اتنے وقت کے بعد دیکھ کر آپ کا بیٹا بہت پیارا ہے میں ملا ہوں اس سے وہ تکلف کی دیوار گرائے بغیر اسے دیکھ کر بولا تھا۔

یقین نہیں آ رہا کہ اتنا جلدی تم آگے بڑھ گئے مجھ سے محبت کے دعوے کرتے تھے اور میرا انتظار تک نہ کیا تم نے وہ شکوہ کرنے لگ گئی تھی۔

exponovels

تم کوئی امید دے کر جاتی تو میں تمہارا انتظار ضرور کرتا۔ لیکن تم تو دولت و جائیداد کے لئے گئی تھی نہ خوش رہو یقینا تمہارے باپ کی دولت تمہیں مل گئی ہو گی

۔میری محبت پر تم نے اس جائیداد کو فوقیت دی تھی تو اب اس جائیداد کے ساتھ تمہیں زندگی کی ساری خوشیاں مبارک ہوں۔

خوش رہو زائنہ اپنی زندگی میں اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ وہ بہت اچھے ہیں میں ملا ہوں ان سے۔یقین کرو میں نہ تو پہلے کبھی تمہاری زندگی میں آیا ہوں اور نہ ہی کبھی آگے آووں گا۔

میں بھی آگے بڑھنا چاہتا ہوں اپنے رشتے کے ساتھ میں اس نکاح سے خوش ہوں الحمدللہ اور دعا کرتا ہوں کہ تم بھی خوش رہو ہمیشہ۔

ہم دونوں میں جو بھی رشتہ تھا اسے بھول جاؤ۔ہاں مجھے تم سے کبھی محبت تھی لیکن اب اس محبت کو بھلا کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

وہ۔اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ ذائنہ تو یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو اس کی محبت کا دم بھرتا تھا۔

جب کہ دروازے پر کھڑی زینب بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی جس کی سہیلیوں نے شرارت سے عرفان کو یہاں بھیجا تھا۔

exponovels

تاکہ وہ دونوں اکیلے میں ملاقات کرواسکے اس میں ہمت ہی نہ رہی آگے بڑھنے کی وہ نہ تواپنی بھابی کو کچھ کہنے کے قابل تھی

اور نہ ہی اپنے شوہر کو وہ جن قدموں سے آئی گئی تھی انہیں کے ساتھ واپس آگئی لیکن ہارے ہوئے خالی ہاتھ اسے لگا اس کی دنیا شروع ہونے سے پہلے ختم ہو چکی ہے

جیسے وہ بسنے سے پہلے اجڑ گئی ہے آج اسے سمجھ میں آرہا تھا کہ ڈیڑھ سال سے اس کا بھائی کیوں پتھر پر سر مار رہا تھا۔

وہ ہر ممکن کوشش کرتا تھا زائنہ کو خوش رکھنے کی لیکن وہ کیوں اس کے ساتھ خوش نہیں تھی کیونکہ اس کے دل میں کبھی ابراہیم تھا ہی نہیں وہ اپنے دل کے در و دیوار پر کسی اور کو حاکم بنا کر بیٹھی تھی

۔

وہ اپنے کمرے میں آتی بیڈ پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ ڈیڑھ سالہ وارق اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جسے تھوڑی دیر پہلے وہ خود ہی تاشفین کے پاس بٹھا کر گئی تھی کیونکہ وہ سو رہا تھا۔

فوفواپ تو کش نے مالا۔۔۔۔۔(پھوپو آپ کو کس نے مارا)

وارق اس کے قریب آتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔جب کہ زینت نفی میں سر ہلاتے اسی کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔وہ کسے بتاتی کہ اس کے دل کی دنیا لوٹ چکی ہے کسے بتاتی کہ وہ بسنے سے پہلے اجڑ چکی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آیا تو مائرہ سونے کی تیاریاں کر سو رہی تھی۔

exponovels

اور اسے یوں راہ فرار تلاش کرتے دیکھ اس کے لبوں پر گہرا تبسم بکھر گیا تھا۔

نہ بیگم صاحبہ اتنی محنت کی ہے۔ تمہیں گھومنے پھرنے میں اتنے نخرے اٹھائے ہیں تمہارے اور اب تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یوں ہی سونے دوں گا اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا۔

وہ کیا ہے نہ شوہر صاحب اتنا گھوم پھر کر نہ میں بہت تھک جاتی ہوں اور پھر تھکاوٹ میں تو آرام ہی کیا جاتا ہے سو میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں امید واثق ہے کہ آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔

وہ بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی تھی۔اس نے نوٹ کیا تھا وہ بہت اچھی اور صاف اردو بولتی تھی اس کی اردو سن کر وارق کو بہت عزیز شخص یاد آیا کرتا تھا۔

مجھ سے زیادہ امیدیں مت باندھو لڑکی میں تمہاری کسی بھی امید پر پورا اترنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا لیکن تمہاری امیدیں توڑنے میں میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا وہ اس کے قریب آتے ہوئے تکیوں کی دیوار کو ایک ہی جھٹکے میں اٹھا کر دور صوفے پر پھینک چکا تھا۔

اب اس کا ارادہ مائرہ کے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھا جب وہ اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھتی اس سے کافی فاصلے پر ہو گئی تھی وارق کو اس کی یہ حرکت نہ گوار گزری

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے اتنا غصہ پہلے بات تو سن لیں مسٹر مونچھڑ جب آپ میرے پاس آتے ہیں سچ سچ بتائیے گا صدف کی یاد دل کو نہیں تڑپاتی۔۔۔۔؟

exponovels

میرا مطلب ہے وہ آپ کے دل کا نور آنکھوں کا تارا وہ تو ہمیشہ آپ کی آنکھوں میں ہی چمکتا رہتا ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ مجھ میں بھی آپ کو اسی کی جھلک نظر آتی ہو۔نہ جانے وہ اس کے منہ سے کیا سننا چاہتی تھی جبکہ اس کی فضول گوئی کو کھاتے میں لائے بنا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

میں تم سے محبت نہیں کرتا مائرا لیکن میں اس رشتے کو پورے دل اور ایمانداری سے نبھا رہا ہوں یہ بات یاد رکھنا میری بیوی تم ہو تو اپنی باہوں میں میں محسوس بھی تمہیں ہی کرتا ہوں۔

اور اب مجھ سے آئندہ اس طرح کی فضول باتیں کبھی بھی مت کرنا جب میں تمہارے قریب ہوں۔تو میری قربت میں تم صرف اپنی اور میری بات کیا کرو ان لمحات میں مجھے کسی تیسرے کا ذکر نہیں پسند۔وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے شاید اسے سمجھا رہا تھا۔

یہی تو مجھے چیز سمجھ میں نہیں آ رہی وارق آپ میرے پاس ہیں آپ کا جسم میرے پاس ہے آپ کا دل ان قربت کے لمحات میں بندھا ہوتا ہے آپ اس رشتے کو اتنی ایمانداری سے نبھا رہے ہیں کہ میرے قریب آتے ہوئے صدف کا خیال بھی آپ کے دل میں نہیں آتا۔

تو پھر وہ جو آپ کے لیے ایک ایک لمحہ تڑپ رہی ہے آپ کے لئے مر رہی ہے آپ کے لیے نہ جانے کیا کیا نہیں کر رہی کیا اس کی آپ کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے آپ کو اس کی یاد تک نہیں آتی۔

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو صدف سے محبت ہے محبوب کا خیال دل و دماغ سے جاتا ہی نہیں۔وہ حیران تھی یہ کیسی محبت تھی اس کی جو مائرہ کے پاس آتے ہی وہ بھول جاتا تھا۔

exponovels

محبوب۔۔۔۔۔۔۔۔۔کون سا محبوب میرا کوئی محبوب نہیں۔میں نے کب تم سے دعوی کیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔؟میں نے کب تم سے کہا کہ صدف میری محبت ہے۔۔۔۔۔۔؟

کون سا وقت تھا کون سا لمحہ تھا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے اپنی محبت کا اعتراف کیا۔۔۔۔۔؟

جواب دو مجھے میں نے تو جب تمھاری طرف قدم بڑھائیں تبھی اسی دن تم سے کہہ دیا تھا کہ میرا صدف سے کوئی واسطہ نہیں نہ آج تھا نہ کبھی ماضی میں اور نہ ہی کبھی ہو گا۔

مجھے ایسا کوئی وقت یاد نہیں آتا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے محبت کی قسمیں کھائی ہوں۔

تم صدف کے بارے میں کیا جانتی ہو۔اور اس نے تم سے میرے بارے کیا کہا۔مجھے نہیں پتا اگر وہ مجھ سے محبت کی دعوے دار ہے تو میں نے اسے کسی طرح کی کوئی شے نہیں دی میں نے کبھی اسے اس راستے پر چلنے پر مجبور نہیں کیا میں نے کبھی اس کو نہیں کہا کہ وہ جو کر رہی ہے وہ سہی ہے۔

صدف مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتی وہ تم سے کیا کہتی ہے کیا نہیں مجھے کوئی مطلب نہیں ہے اگر وہ مجھ سے محبت کا اقرار کرتی ہے تمہارے سامنے الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے تو تم اس کا منہ کیوں نہیں توڑ دیتی۔

خود سے بڑی حق کی باتیں کرتی ہو لیکن کوئی تمہارے شوہر کے بارے میں کچھ بھی بولتا رہے گا اور تو تم ایسے ہی مان لوں گی۔

۔یہ تمہارا قصور ہے اس صدف کا بھی کوئی قصور نہیں وہ تو صرف محبت کی دعوے دار ہے لیکن مجھ پر تو تمہارا حق ہے بیوی تم ہو میری کوئی دوسرا مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے ہی کیوں۔۔۔۔؟

exponovels

کیا تمہاری یہ حق حق کی گردان صرف میرے سامنے ہی چلتی ہے۔یہ ڈرامہ صرف تم میرے سامنے کرتی ہو باقی ہر جگہ تم بہت بڑا زیرو ہو۔ہے نا۔۔۔؟

میں کوئی زیرو نہیں ہوں سمجھے میں نے صدف کو اس لئے کچھ نہیں کہا کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ آپ بھی اس کے ساتھ محبت کی پتنگ مل کر اڑا رہے ہیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کے وہ سب اپنی طرف سے بکواس کر رہی ہے۔

میں جیسے ہی اس دن کچن میں گئی محترمہ شروع ہو گئی میرے وارق میرے وارق میرا دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دوں وہ آپ کی منگیتر ہے اور پھر۔۔۔۔آپ اس سے محبت نہیں کرتے وہ ایک بار پھر سے یقین دہانی کے لیے پوچھ رہی تھی وارق نے نفی میں سر ہلا کر جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔شاید اسے یقین دلانا اب ضروری ہو گیا تھا

وہ پہلے بھی اسے بتا چکا تھا کہ صدف کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن تب اس نے اس پر یقین نہیں کیا تھا لیکن آج وہ اپنے آپ اس کی بات پر ایمان لے آئی تھی۔شاید وہ اس کے انداز سے بھی یہ بات نوٹ کر چکی تھی۔کہ صدف کی محبت صرف صدف کی طرف سے ہی ہے وارق کے انداز میں اس طرح کا کچھ بھی محسوس نہ ہوا تھا

اسے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔آئی بڑی کمو لیکا۔لیکن پھر بھی میرے دماغ میں ایک سوال ہے وہ اس کی بات پر یقین تو کر چکی تھی لیکن پھر بھی اس کے دماغ میں کچھ سوالات تھے جن کا جواب وارق ہی دے سکتا تھا۔

یار میرے خیال میں اب ہم وقت بر باد کر رہے ہیں وہ آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر بولا تھا۔

جبکہ اسے وہ مزید بولنے سے روک چکا تھا وہ آہستہ آہستہ اس پر اپنے حق کی چھاپ چھوڑنے لگا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں مجھے جاننا ہے۔۔۔وہ پوری طرح اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس پر اپنی شدت لوٹانے لگا تھا کہ وہ پھر سے بولی وہ اسے گھور کر رہ گیا

ایک تو تمہارے بے تکے سوال ختم نہیں ہوتے جلدی پوچھو اس نے بڑے غصے سے اجازت دی تھی

اگر آپ صدف سے محبت نہیں کرتے تو پھر کس سے کرتے ہیں۔اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

میں جھوٹے دعوے نہیں کرتا مائرا میری خواہش ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو جائے کیونکہ محرم سے محبت کرنا ثواب کا کام ہے۔

لیکن ابھی مجھے تم سے محبت نہیں ہے یہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ صرف ایک کشش ہے جو مجھے تمہاری طرف کھینچتی ہے یا شاید مجھے یہ کشش اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ تمہیں مجھ پر حلال کیا گیا ہے۔

وہ اس کو پوری ایمانداری سے بتا رہا تھا شاید وہ اسے کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے مائرہ لیکن ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب بھی ہو گی تمہی سے ہو گی کیونکہ بے ایمانی میرے خون میں نہیں ہے۔مجھے جس سے محبت کرنے کا حق اللہ نے دیا ہے میں اسی سے محبت کروں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔

تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا اب مجھے میرے سوال کا جواب دو۔

exponovels

تم میرے پاس کیوں آتی ہو۔میرے ایک بار بلانے پر تم میری ہر بات کیوں مان جاتی ہو۔

اگر تم اس رات میرے قریب آنے سے انکار کر دیتی تو یقین مانو میں تم پر زبردستی یہ رشتہ کبھی بھی نہ تھوپتا اس کا مطلب میں کیا سمجھوں اس کے گالوں پر نرمی سے اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتا وہ اب اس سے سوال کر رہا تھا۔

آپ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو مجھے آپ کی طرف کھینچے اور میں اس کشش والی بات پر بھی زیادہ یقین نہیں رکھتی۔

بس میری امی کہا کرتی تھیں کہ شوہر اپنی بیوی پر ہر طرح کا حق رکھتا ہے اور شوہر کو حق نہ دینے والی بیوی جہنم کی آگ میں جلتی ہے۔

مجھے دنیا سے ڈر نہیں لگتا لیکن جہنم کی آگ سے لگتا ہے میں اپنے شوہر کی نافرمانی نہیں کرنا چاہتی۔

میں نے آج تک کبھی اپنے دل میں کسی کو نہیں بسایا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ یہ حق صرف شوہر کا ہوتا ہے۔میں نے آج تک خود کو برباد نہیں ہونے دیا کیونکہ مجھے میری امی کو روز حشر جواب دینا ہے

باقی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کبھی نہ کبھی مجھ سے محبت ہو جائے گی لیکن مجھے آپ میں ایسی کوئی کوالٹی نظر نہیں آئی

۔

مجھے نہیں لگتا کہ مجھے کبھی بھی آپ سے محبت ہو گی۔اس کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی بناوٹ نہیں تھی نہ جانے کیوں کا لہجہ وارق کو زہر لگتا تھا۔

صرف شوہر کا حکم ماننا ہی بیوی پر فرض نہیں ہوتا۔اس سے محبت کرنا بھی فرض ہوتا ہے اس نے کھانے والے انداز میں کہا تھا۔

exponovels

نہیں میرے پاس سٹرونگ ریزن ہے اللہ کو دینے کے لیے آپ فکر نہ کریں۔میں بتاؤں گی کہ آپ اس قابل تھے ہی نہیں کہ آپ سے محبت کی جاسکے۔اب اتنی بات تو اللہ میری سمجھ ہی جائیں گے۔

تو پھر کس سے محبت کرو گی تم۔۔۔۔اگر میں نہیں تو پھر کون وہ اسے گھورتے ہوئے سوال کرنے لگا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

آپ نہیں تو کوئی بھی نہیں آپ سے محبت کرنا تو اب فرض ہو چکا ہے نہ مجھ پر کیوں کہ آپ میرے نام نہاد شوہر جو ٹھہرے۔

لیکن زبردستی کے رشتے میں محبت تھوڑی نہ ہو جاتی ہے باقی معاملات تو کہیں نہ کہیں بیچ میں آ ہی جاتے ہیں لیکن محبت دل سے ہو گی نہ۔

جو کہ مجھے آپ سے نہیں ہو سکتی لیکن کسی اور سے محبت کر کے اب میں بے وفائی تو نہیں کر سکتی نہ آپ کے ساتھ۔

تو نا آپ نہ کوئی اور اس نے سکون سے جواب دیا تھا۔لیکن اب وارق کے سکون کا پیمانہ چھلک چکا تھا۔کتنی سفاک تھی یہ لڑکی وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ کوشش کرنے کو تیار تھا لیکن وہ کوشش تک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس نے اچانک ہی اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے بے حد نزدیک کر لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اور ایسی محبت کرنی پڑے گی کہ زمانہ دیکھے گا۔

تم مجھ سے محبت کرو گی ٹوٹ کر چاہو گی مجھے میرے علاوہ تمہارے ذہن میں کبھی کوئی نہیں آئے گا۔

exponovels

تم جہاں دیکھو گی تمہیں صرف اور صرف وارق افراہیم نظر آئے گا تمہارے دماغ پر تمہاری سوچوں پر صرف وارق افراہیم کا قبضہ ہو گا تمھیں مجھ سے محبت کرنی پڑے گی مائرہ وارق افراہیم تم پر ہی نہیں تمہاری سانسوں پر تمہارے دل پر تمہاری محبت پر صرف میرا اختیار ہو گا۔

تم مجھ سے محبت نہ کرنے کا دعوی کبھی نہیں کرو گی تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی اگر میں تم سے محبت کی کوشش کر کے اپنا فرض نبھانے کو تیار ہوں۔ تو تمہیں بی مجھ سے محبت کرنی پڑے گی ہر قیمت پر کرنی پڑے گی۔

وہ اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں بیجھے اس کے منہ پر دہاڑ رہا تھا

اس کا انداز اتنا جنونی سا تھا کہ مائرہ کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی اس کی باتوں سے وہ کیا زبردستی اسے خود سے محبت کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔؟

وارق یہ آپ کیا۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھی جب کہ وہ اس کے گردن پر جھکتا اپنی بے تحاشہ بے قراریوں کا لمس کی گردن پر چھوڑنے لگا۔

اس کا انداز اتنا جنونی اور شدت لئے ہوئے تھا کہ وہ مزاحمت نہ کر پائی۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے وہ پوری طرح اس کے بازوؤں میں بے بس ہو چکی تھی جب کہ اس کے انداز کی شدت کو سہتے ہوئے وہ بھی پر سکون نہ ہو پائی۔

اس کا غصہ اس کی دیوانگی اسے سچ مچ میں اپنی باتوں پر پچھتانے پر مجبور کر گئی تھی وہ شاید بہت فضول بول گئی تھی۔

exponovels

شاید ہر مرد کی طرح وہ بھی یہ بات برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی ساری زندگی اس سے محبت نہیں کرے گی۔ شاید نہیں یقیناوہ بھی اس سے ایسی امید نہیں رکھتا تھا لیکن اس نے اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا اور شاید اسی لئے اس کا غصہ اس انداز میں نکلا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ بے حد بے ترتیب خلیے میں اس کے بالکل پاس پڑی تھی۔

اٹھ جاؤ محترمہ صبح ہو گئی ہے کتنا سونا ہے تم نے وہ اسے کندھے سے ہلاتا ایک جھٹکے میں ہی اٹھا چکا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ساری رات آپ نے سونے نہیں دیا اب بھی آپ مجھے سونے نہیں دے رہے۔ اسے غصہ آیا تھا اس پر۔ کل رات اتنی سختی سے پیش آنے کے بعد اب بھی وہ ویسا ہی موڈ بنائے ہوئے تھا۔

ہاں تو کیا ساری رات سونے نہیں دیا تو دن چڑھے تک سوتی رہو گی اور ویسے بھی یہاں پر سارا دن سونے والا رواج نہیں ہے تو اٹھ جاؤ جا کر میرے لئے ناشتہ بناو۔

ویسے بھی شادی کو اتنے دن ہونے والے ہیں اب تمہیں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیے اور میرے کپڑے بھی نکالو اس نے دوسرا حکم بھی ساتھ دیا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا میں کیسے ناشتہ بناؤں مجھے یہ سب کچھ کرنا نہیں آتا میرے ہاتھ کی چائے تو ویسے بھی پی ہی چکے ہیں آپ اس نے اپنی چائے یاد دلائی تھی۔

exponovels

ہاں تو کوشش کرو گی تو آئے گی نہ اپنے آپ تو کوئی بھی کام آنے سے رہا۔اور ویسے بھی بہتر ہو گا کہ اب تم اب سارے فرض نبھانا شروع کر دو۔

جتنا زبردستی تمہارے لیے یہ رشتہ ہے نہ اب نہیں زبردستی میرے لیے بھی ہے۔ارینج میرج جیسی فیلنگ آ رہی ہے ۔

میں نے کونسا اپنی من پسند لڑکی سے شادی کی ہے جو سارا دن اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے نخرے اٹھاوں گا۔اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو بات کچھ اور تھی لیکن نہ تو تمہیں مجھ سے محبت ہے اور نہ ہی مجھے تم سے۔

ہم دونوں کے لئے ہی یہ رشتہ ففٹی ففٹی ہے تو اب یہ ایسے ہی چلے گا۔ٹوٹل ارینج شاید اس کا رات والا غصہ ابھی تک نہیں اترا تھا۔

تو مطلب کے اب آپ میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنے والے خود سے محبت کرنے کے لئے وہ کچھ حد تک ریلیکس ہوتے ہوئے آئینے کے سامنے رکی تھی۔رات اس کی شدتوں کے نشان اس کی گردن پر صاف واضح ہو رہے تھے جنہیں آئینے کے سامنے دیکھتے ہوئے وہ شرمندہ ہوتی اپنا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈال چکی تھی۔

نہیں۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت تمہیں مجھ سے محبت تو کرنی پڑے گی مرضی سے نہ سہی تو زبردستی سہی۔شاید تم نے تھوڑی دیر پہلے والی میری بات کو غور سے نہیں سنا میں نے کہا آپنے فرض نبھاؤ اور شوہر سے محبت کرنا بھی فرض ہے ۔

exponovels

مطلب آپ مجھے خود سے زبردستی محبت کرنے پر مجبور کریں گے رات وہ اس کے غصے کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی لیکن اب وہ ضرورت سے زیادہ اس کی اس بات کو انا کا مسئلہ بنا چکا تھا۔

میں نے فارسی میں نہیں کہا وہ دہاڑا تھا۔

وامطلب کے اب آپ مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کریں گے مجھ سے زبردستی کریں گے اسے یقین نہیں آ رہا تھا رات اپنی شدتوں کے نشانات اس پر چھوڑ کر اپنا سارا غصہ اس پر نکال کر وہ اب تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

اگر تم سیدھے طریقے سے نہیں مانی تو زبردستی کرنی پڑے گی لیکن تمہارے منہ سے اپنے لئے اقرار محبت تو میں سن کر رہوں گا وہ سچ مچ میں ضد پر اڑ چکا تھا۔

جو چیز ہے ہی نہیں اسے آپ کیسے سنیں گے یہ بات الگ ہے کہ آپ زبردستی مجھے اقرار کرنے پر مجبور کر دیں لیکن آپ زبردستی میرے دل میں وہ فیلنگ پیدا نہیں کر سکتے۔

اور اگر میں نے زبردستی تمہارے دل میں یہ فیلنگ پیدا کر لیں تو وہ اچانک اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب گھسیٹتے ہوئے اس کا چہرہ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔

محبت زبردستی نہیں کی جا سکتی ہو وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی جب کہ وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا۔

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا مائرہ نے سختی سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا وہ اس کی سانسوں کو روک چکا تھا شاید وہ اسے سزا دے رہا تھا ان سب باتوں کی۔

exponovels

میں تمہیں مجبور کر دوں گا مائرہ محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اب تم اسے میری ضد سمجھو یا میرا جنون لیکن تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی وارق افراہیم نہیں۔

تو پھر آپ اپنے لئے کوئی اچھا سا نام ڈھونڈ لیں کیونکہ مجھے تو آپ سے محبت نہیں ہو سکتی تو وہ بھی ضد پر اڑ چکی تھی ۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس کی بیوی بن کر رہنے کو تیار تھیں اور اس کے ساتھ اس تعلق کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے یہاں تک کہ وہ ساری زندگی اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہے اس کے بچے پیدا کرنے کو تیار ہے لیکن وہ پھر بھی ضد پر اڑا تھا۔

وہ بھی کس بات کو لے کر محبت پر۔۔۔۔۔"

محبت تو اسے ہو نہیں سکتی تھی چاہے وارق کچھ بھی کیوں نہ کرے وہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ وارق کے جنون کی انتہا کیا ہے۔

اور خود کو بھی آزمانا چاہتی تھی کہ اس کی ضد کہاں تک اس کا ساتھ دے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آیا تو مائرہ سونے کی تیاریاں کر سو رہی تھی۔

اور اسے یوں راہ فرار تلاش کرتے دیکھ اس کے لبوں پر گہرا تبسم بکھر گیا تھا۔

نہ بیگم صاحبہ اتنی محنت کی ہے۔ تمہیں گھومنے پھرنے میں اتنے نخرے اٹھائے ہیں تمہارے اور اب تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یوں ہی سونے دوں گا اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا۔

exponovels

وہ کیا ہے نہ شوہر صاحب اتنا گھوم پھر کر نہ میں بہت تھک جاتی ہوں اور پھر تھکاوٹ میں تو آرام ہی کیا جاتا ہے سو میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں امید واثق ہے کہ آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔

وہ بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی تھی۔اس نے نوٹ کیا تھا وہ بہت اچھی اور صاف اردو بولتی تھی اس کی اردو سن کر وارق کو بہت عزیز شخص یاد آیا کرتا تھا۔

مجھ سے زیادہ امیدیں مت باندھو لڑکی میں تمہاری کسی بھی امید پر پورا اترنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا لیکن تمہاری امیدیں توڑنے میں میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا وہ اس کے قریب آتے ہوئے تکیوں کی دیوار کو ایک ہی جھٹکے میں اٹھا کر دور صوفے پر پھینک چکا تھا۔

اب اس کا ارادہ مائرہ کے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھا جب وہ اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھتی اس سے کافی فاصلے پر ہو گئی تھی وارق کو اس کی یہ حرکت نہ گوار گزری

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے اتنا غصہ پہلے بات تو سن لیں مسٹر مونچھڑ جب آپ میرے پاس آتے ہیں سچ سچ بتایئے گا صدف کی یاد دل کو نہیں تڑپاتی۔۔۔۔؟

میرا مطلب ہے وہ آپ کے دل کا نور آنکھوں کا تارا وہ تو ہمیشہ آپ کی آنکھوں میں ہی چمکتا رہتا ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ مجھ میں بھی آپ کو اسی کی جھلک نظر آتی ہو۔نہ جانے وہ اس کے منہ سے کیا سننا چاہتی تھی جبکہ اس کی فضول گوئی کو کھاتے میں لائے بنا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

exponovels

میں تم سے محبت نہیں کرتا مائرا لیکن میں اس رشتے کو پورے دل اور ایمانداری سے نبھا رہا ہوں یہ بات یاد رکھنا میری بیوی تم ہو تو اپنی باہوں میں میں محسوس بھی تمہیں ہی کرتا ہوں۔

اور اب مجھ سے آئندہ اس طرح کی فضول باتیں کبھی بھی مت کرنا جب میں تمہارے قریب ہوں۔ تو میری قربت میں تم صرف اپنی اور میری بات کیا کرو ان لمحات میں مجھے کسی تیسرے کا ذکر نہیں پسند۔ وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے شاید اسے سمجھا رہا تھا۔

یہی تو مجھے چیز سمجھ میں نہیں آ رہی وارق آپ میرے پاس ہیں آپ کا جسم میرے پاس ہے آپ کا دل ان قربت کے لمحات میں بندھا ہوتا ہے آپ اس رشتے کو اتنی ایمانداری سے نبھا رہے ہیں کہ میرے قریب آتے ہوئے صدف کا خیال بھی آپ کے دل میں نہیں آتا۔

تو پھر وہ جو آپ کے لیے ایک ایک لمحہ تڑپ رہی ہے آپ کے لئے مر رہی ہے آپ کے لیے نہ جانے کیا کیا نہیں کر رہی کیا اس کی آپ کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے آپ کو اس کی یاد تک نہیں آتی۔

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو صدف سے محبت ہے محبوب کا خیال دل و دماغ سے جاتا ہی نہیں۔ وہ حیران تھی یہ کیسی محبت تھی اس کی جو مائرہ کے پاس آتے ہی وہ بھول جاتا تھا۔

محبوب۔۔۔۔۔۔۔۔ کون سا محبوب میرا کوئی محبوب نہیں۔ میں نے کب تم سے دعوی کیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔؟ میں نے کب تم سے کہا کہ صدف میری محبت ہے۔۔۔۔۔؟

کون سا وقت تھا کون سا لمحہ تھا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے اپنی محبت کا اعتراف کیا۔۔۔۔؟

exponovels

جواب دو مجھے میں نے تو جب تمھاری طرف قدم بڑھائیں تبھی اسی دن تم سے کہہ دیا تھا کہ میرا صدف سے کوئی واسطہ نہیں نہ آج تھا نہ کبھی ماضی میں اور نہ ہی کبھی ہو گا۔

مجھے ایسا کوئی وقت یاد نہیں آتا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے محبت کی قسمیں کھائی ہوں۔

تم صدف کے بارے میں کیا جانتی ہو۔اور اس نے تم سے میرے بارے کیا کہا۔مجھے نہیں پتا اگر وہ مجھ سے محبت کی دعوے دار ہے تو میں نے اسے کسی طرح کی کوئی شے نہیں دی میں نے کبھی اسے اس راستے پر چلنے پر مجبور نہیں کیا میں نے کبھی اس کو نہیں کہا کہ وہ جو کر رہی ہے وہ سہی ہے۔

صدف مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتی وہ تم سے کیا کہتی ہے کیا نہیں مجھے کوئی مطلب نہیں ہے اگر وہ مجھ سے محبت کا اقرار کرتی ہے تمہارے سامنے الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے تو تم اس کا منہ کیوں نہیں توڑ دیتی۔

خود سے بڑی حق کی باتیں کرتی ہو لیکن کوئی تمہارے شوہر کے بارے میں کچھ بھی بولتا رہے گا اور تو تم ایسے ہی مان لوں گی۔

۔یہ تمہارا قصور ہے اس صدف کا بھی کوئی قصور نہیں وہ تو صرف محبت کی دعوے دار ہے لیکن مجھ پر تو تمہارا حق ہے بیوی تم ہو میری کوئی دوسرا مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے ہی کیوں۔۔۔۔؟

کیا تمہاری یہ حق حق کی گردان صرف میرے سامنے ہی چلتی ہے۔یہ ڈرامہ صرف تم میرے سامنے کرتی ہو باقی ہر جگہ تم بہت بڑا زیرو ہو۔ہے نا۔۔۔۔؟

exponovels

میں کوئی زیرو نہیں ہوں سمجھے میں نے صدف کو اس لئے کچھ نہیں کہا کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ آپ بھی اس کے ساتھ محبت کی پتنگ مل کر اڑا رہے ہیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کے وہ سب اپنی طرف سے بکواس کر رہی ہے۔

میں جیسے ہی اس دن کچن میں گئی محترمہ شروع ہو گئی میرے وارق میرے وارق میرا دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دوں وہ آپ کی منگیتر ہے اور پھر۔۔۔۔۔آپ اس سے محبت نہیں کرتے وہ ایک بار پھر سے یقین دہانی کے لیے پوچھ رہی تھی وارق نے نفی میں سر ہلا کر جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔شاید اسے یقین دلانا اب ضروری ہو گیا تھا

وہ پہلے بھی اسے بتا چکا تھا کہ صدف کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن تب اس نے اس پر یقین نہیں کیا تھا لیکن آج وہ اپنے آپ اس کی بات پر ایمان لے آئی تھی۔شاید وہ اس کے انداز سے بھی یہ بات نوٹ کر چکی تھی۔کہ صدف کی محبت صرف صدف کی طرف سے ہی ہے وارق کے انداز میں اس طرح کا کچھ بھی محسوس نہ ہوا تھا

اسے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔آئی بڑی کمو لیکا۔لیکن پھر بھی میرے دماغ میں ایک سوال ہے وہ اس کی بات پر یقین تو کر چکی تھی لیکن پھر بھی اس کے دماغ میں کچھ سوالات تھے جن کا جواب وارق ہی دے سکتا تھا۔

یار میرے خیال میں اب ہم وقت بر باد کر رہے ہیں وہ آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر بولا تھا۔

جبکہ اسے وہ مزید بولنے سے روک چکا تھا وہ آہستہ آہستہ اس پر اپنے حق کی چھاپ چھوڑنے لگا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

نہیں مجھے جاننا ہے۔۔۔۔وہ پوری طرح اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس پر اپنی شدت لوٹانے لگا تھا کہ وہ پھر سے بولی وہ اسے گھور کر رہ گیا

ایک تو تمہارے بے تکے سوال ختم نہیں ہوتے جلدی پوچھو اس نے بڑے غصے سے اجازت دی تھی

اگر آپ صدف سے محبت نہیں کرتے تو پھر کس سے کرتے ہیں۔اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

میں جھوٹے دعوے نہیں کرتا مائرا میری خواہش ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو جائے کیونکہ محرم سے محبت کرنا ثواب کا کام ہے۔

لیکن ابھی مجھے تم سے محبت نہیں ہے یہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ صرف ایک کشش ہے جو مجھے تمہاری طرف کھینچتی ہے یا شاید مجھے یہ کشش اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ تمہیں مجھ پر حلال کیا گیا ہے۔

وہ اس کو پوری ایمانداری سے بتا رہا تھا شاید وہ اسے کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے مائرہ لیکن ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب بھی ہو گی تمہی سے ہو گی کیونکہ بے ایمانی میرے خون میں نہیں ہے۔مجھے جس سے محبت کرنے کا حق اللہ نے دیا ہے میں اسی سے محبت کروں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔

تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا اب مجھے میرے سوال کا جواب دو۔

تم میرے پاس کیوں آتی ہو۔میرے ایک بار بلانے پر تم میری ہر بات کیوں مان جاتی ہو۔

exponovels

اگر تم اس رات میرے قریب آنے سے انکار کر دیتی تو یقین مانو میں تم پر زبردستی یہ رشتہ کبھی بھی نہ تھوپتا اس کا مطلب میں کیا سمجھوں اس کے گالوں پر نرمی سے اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتا وہ اب اس سے سوال کر رہا تھا۔

آپ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو مجھے آپ کی طرف کھینچے اور میں اس کشش والی بات پر بھی زیادہ یقین نہیں رکھتی۔

بس میری امی کہا کرتی تھیں کہ شوہر اپنی بیوی پر ہر طرح کا حق رکھتا ہے اور شوہر کو حق نہ دینے والی بیوی جہنم کی آگ میں جلتی ہے۔

مجھے دنیا سے ڈر نہیں لگتا لیکن جہنم کی آگ سے لگتا ہے میں اپنے شوہر کی نافرمانی نہیں کرنا چاہتی۔

میں نے آج تک کبھی اپنے دل میں کسی کو نہیں بسایا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ یہ حق صرف شوہر کا ہوتا ہے۔ میں نے آج تک خود کو برباد نہیں ہونے دیا کیونکہ مجھے میری امی کو روز حشر جواب دینا ہے

باقی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کبھی نہ کبھی مجھ سے محبت ہو جائے گی لیکن مجھے آپ میں ایسی کوئی کوالٹی نظر نہیں آئی

۔

مجھے نہیں لگتا کہ مجھے کبھی بھی آپ سے محبت ہو گی۔ اس کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی بناوٹ نہیں تھی نہ جانے کیوں کا لہجہ وارق کو زہر لگتا تھا۔

صرف شوہر کا حکم ماننا ہی بیوی پر فرض نہیں ہوتا۔ اس سے محبت کرنا بھی فرض ہوتا ہے اس نے کھانے والے انداز میں کہا تھا۔

exponovels

نہیں میرے پاس سٹرونگ ریزن ہے اللہ کو دینے کے لیے آپ فکر نہ کریں۔میں بتاؤں گی کہ آپ اس قابل تھے ہی نہیں کہ آپ سے محبت کی جاسکے۔اب اتنی بات تو اللہ میری سمجھ ہی جائیں گے۔

تو پھر کس سے محبت کرو گی تم۔۔۔۔اگر میں نہیں تو پھر کون وہ اسے گھورتے ہوئے سوال کرنے لگا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

آپ نہیں تو کوئی بھی نہیں آپ سے محبت کرنا تو اب فرض ہو چکا ہے نہ مجھ پر کیوں کہ آپ میرے نام نہاد شوہر جو ٹھہرے۔

لیکن زبردستی کے رشتے میں محبت تھوڑی نہ ہو جاتی ہے باقی معاملات تو کہیں نہ کہیں بیچ میں آ ہی جاتے ہیں لیکن محبت دل سے ہو گی نہ۔

جو کہ مجھے آپ سے نہیں ہو سکتی لیکن کسی اور سے محبت کر کے اب میں بے وفائی تو نہیں کر سکتی نہ آپ کے ساتھ۔

تو نا آپ نہ کوئی اور اس نے سکون سے جواب دیا تھا۔لیکن اب وارق کے سکون کا پیمانہ چھلک چکا تھا۔کتنی سفاک تھی یہ لڑکی وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ کوشش کرنے کو تیار تھا لیکن وہ کوشش تک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس نے اچانک ہی اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے بے حد نزدیک کر لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اور ایسی محبت کرنی پڑے گی کہ زمانہ دیکھے گا۔

تم مجھ سے محبت کرو گی ٹوٹ کر چاہو گی مجھے میرے علاوہ تمہارے ذہن میں کبھی کوئی نہیں آئے گا۔

exponovels

تم جہاں دیکھو گی تمہیں صرف اور صرف وارق افراہیم نظر آئے گا تمہارے دماغ پر تمہاری سوچوں پر صرف وارق افراہیم کا قبضہ ہو گا تمھیں مجھ سے محبت کرنی پڑے گی مائرہ وارق افراہیم تم پر ہی نہیں تمہاری سانسوں پر تمہارے دل پر تمہاری محبت پر صرف میرا اختیار ہو گا۔

تم مجھ سے محبت نہ کرنے کا دعوی کبھی نہیں کرو گی تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی اگر میں تم سے محبت کی کوشش کر کے اپنا فرض نبھانے کو تیار ہوں۔ تو تمہیں بی مجھ سے محبت کرنی پڑے گی ہر قیمت پر کرنی پڑے گی۔

وہ اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں بیجھے اس کے منہ پر دہاڑ رہا تھا

اس کا انداز اتنا جنونی سا تھا کہ مائرہ کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی اس کی باتوں سے وہ کیا زبردستی اسے خود سے محبت کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔؟

وارق یہ آپ کیا۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھی جب کہ وہ اس کے گردن پر جھکتا اپنی بے تحاشہ بے قراریوں کا لمس کی گردن پر چھوڑنے لگا۔

اس کا انداز اتنا جنونی اور شدت لئے ہوئے تھا کہ وہ مزاحمت نہ کر پائی۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے وہ پوری طرح اس کے بازوؤں میں بے بس ہو چکی تھی جب کہ اس کے انداز کی شدت کو سہتے ہوئے وہ بھی پر سکون نہ ہو پائی۔

اس کا غصہ اس کی دیوانگی اسے سچ مچ میں اپنی باتوں پر پچھتانے پر مجبور کر گئی تھی وہ شاید بہت فضول بول گئی تھی۔

exponovels

شاید ہر مرد کی طرح وہ بھی یہ بات برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی ساری زندگی اس سے محبت نہیں کرے گی۔ شاید نہیں یقیناوہ بھی اس سے ایسی امید نہیں رکھتا تھا لیکن اس نے اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا اور شاید اسی لئے اس کا غصہ اس انداز میں نکلا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ بے حد بے ترتیب خلیے میں اس کے بالکل پاس پڑی تھی۔

اٹھ جاؤ محترمہ صبح ہو گئی ہے کتنا سونا ہے تم نے وہ اسے کندھے سے ہلاتا ایک جھٹکے میں ہی اٹھا چکا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ساری رات آپ نے سونے نہیں دیا اب بھی آپ مجھے سونے نہیں دے رہے۔ اسے غصہ آیا تھا اس پر۔ کل رات اتنی سختی سے پیش آنے کے بعد اب بھی وہ ویسا ہی موڈ بنائے ہوئے تھا۔

ہاں تو کیا ساری رات سونے نہیں دیا تو دن چڑھے تک سوتی رہو گی اور ویسے بھی یہاں پر سارا دن سونے والا رواج نہیں ہے تو اٹھ جاؤ جا کر میرے لئے ناشتہ بناو۔

ویسے بھی شادی کو اتنے دن ہونے والے ہیں اب تمہیں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیے اور میرے کپڑے بھی نکالو اس نے دوسرا حکم بھی ساتھ دیا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا میں کیسے ناشتہ بناؤں مجھے یہ سب کچھ کرنا نہیں آتا میرے ہاتھ کی چائے تو ویسے بھی پی ہی چکے ہیں آپ اس نے اپنی چائے یاد دلائی تھی۔

exponovels

ہاں تو کوشش کرو گی تو آئے گی نہ اپنے آپ تو کوئی بھی کام آنے سے رہا۔اور ویسے بھی بہتر ہو گا کہ اب تم اب سارے فرض نبھانا شروع کر دو۔

جتنا زبردستی تمہارے لیے یہ رشتہ ہے نہ اب نہیں زبردستی میرے لیے بھی ہے۔ارینج میرج جیسی فیلنگ آ رہی ہے

۔

میں نے کونسا اپنی من پسند لڑکی سے شادی کی ہے جو سارا دن اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے نخرے اٹھاوں گا۔اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو بات کچھ اور تھی لیکن نہ تو تمہیں مجھ سے محبت ہے اور نہ ہی مجھے تم سے۔

ہم دونوں کے لئے ہی یہ رشتہ ففٹی ففٹی ہے تو اب یہ ایسے ہی چلے گا۔ٹوٹل ارینج شاید اس کا رات والا غصہ ابھی تک نہیں اترا تھا۔

تو مطلب کے اب آپ میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنے والے خود سے محبت کرنے کے لئے وہ کچھ حد تک ریلیکس ہوتے ہوئے آئینے کے سامنے رکی تھی۔رات اس کی شدتوں کے نشان اس کی گردن پر صاف واضح ہو رہے تھے جنہیں آئینے کے سامنے دیکھتے ہوئے وہ شرمندہ ہوتی اپنا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈال چکی تھی۔

نہیں۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت تمہیں مجھ سے محبت تو کرنی پڑے گی مرضی سے نہ سہی تو زبردستی سہی۔شاید تم نے تھوڑی دیر پہلے والی میری بات کو غور سے نہیں سنا میں نے کہا آپنے فرض نبھاؤ اور شوہر سے محبت کرنا بھی فرض ہے

۔

exponovels

مطلب آپ مجھے خود سے زبردستی محبت کرنے پر مجبور کریں گے رات وہ اس کے غصے کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی لیکن اب وہ ضرورت سے زیادہ اس کی اس بات کو انا کا مسئلہ بنا چکا تھا۔

میں نے فارسی میں نہیں کہا وہ دہاڑا تھا۔

وامطلب کے اب آپ مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کریں گے مجھ سے زبردستی کریں گے اسے یقین نہیں آ رہا تھا رات اپنی شدتوں کے نشانات اس پر چھوڑ کر اپنا سارا غصہ اس پر نکال کر وہ اب تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

اگر تم سیدھے طریقے سے نہیں مانی تو زبردستی کرنی پڑے گی لیکن تمہارے منہ سے اپنے لئے اقرار محبت تو میں سن کر رہوں گا وہ سچ مچ میں ضد پر اڑ چکا تھا۔

جو چیز ہے ہی نہیں اسے آپ کیسے سنیں گے یہ بات الگ ہے کہ آپ زبردستی مجھے اقرار کرنے پر مجبور کر دیں لیکن آپ زبردستی میرے دل میں وہ فیلنگ پیدا نہیں کر سکتے۔

اور اگر میں نے زبردستی تمہارے دل میں یہ فیلنگ پیدا کر لیں تو وہ اچانک اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب گھسیٹتے ہوئے اس کا چہرہ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔

محبت زبردستی نہیں کی جا سکتی ہو وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی جب کہ وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا۔

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا مائرہ نے سختی سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا وہ اس کی سانسوں کو روک چکا تھا شاید وہ اسے سزا دے رہا تھا ان سب باتوں کی۔

exponovels

میں تمہیں مجبور کر دوں گا مائرہ محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اب تم اسے میری ضد سمجھو یا میرا جنون لیکن تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی وارق افراہیم نہیں۔

تو پھر آپ اپنے لئے کوئی اچھا سا نام ڈھونڈ لیں کیونکہ مجھے تو آپ سے محبت نہیں ہو سکتی تو وہ بھی ضد پر اڑ چکی تھی ۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس کی بیوی بن کر رہنے کو تیار تھیں اور اس کے ساتھ اس تعلق کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے یہاں تک کہ وہ ساری زندگی اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہے اس کے بچے پیدا کرنے کو تیار ہے لیکن وہ پھر بھی ضد پر اڑا تھا۔

وہ بھی کس بات کو لے کر محبت پر۔۔۔۔۔"

محبت تو اسے ہو نہیں سکتی تھی چاہے وارق کچھ بھی کیوں نہ کرے وہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ وارق کے جنون کی انتہا کیا ہے۔

اور خود کو بھی آزمانا چاہتی تھی کہ اس کی ضد کہاں تک اس کا ساتھ دے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میری پیاری سی بچی میں کب سے تیرے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس نے جیسے ہی کچن میں قدم رکھا اماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا انہوں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ صبح مجھ سے ناشتہ بنوانے والے ہیں اس نے پریشانی سے ان سے پوچھا تھا۔

exponovels

کس نے۔۔۔۔۔۔۔۔اماں نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

آپ کے بیٹے نے اماں۔میں نے ان کو بتایا کہ مجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا لیکن پھر بھی کہتے ہیں جا کر کام کرو ہمارے خاندان کی لڑکیاں دوپہر تک نہیں سوتی۔اور نہ ہی یہاں ایسا کوئی رواج ہے مجھے زبردستی بھیج دیا اتنی پیاری نیند آرہی تھی مجھے پہلے تو مجھے ساری رات سونے نہیں دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میرا مطلب ہے ساری رات خراٹے لیتے ہیں تو نیند نہیں آتی۔پر اب کہتے ہیں جا کر میرا ناشتہ بناؤ وہ روہانسی انداز میں ان کے سامنے شکایت کرنے لگی تھی اس وقت اسے سچ میں بہت نیند آرہی تھی۔

اور اس شخص نے صبح ہی صبح اسے اٹھا کر واش روم تک چھوڑا تھا۔اور اتنا ہی نہیں ساتھ میں ٹھنڈے پانی کا نل کھول دیا جس سے اس کی نیند بھاگے۔

ہائے اللہ میری معصوم بچی یہ لڑکا نہ پٹے گا میرے ہاتھ سے تو جا آرام کر میرا بچا کتنی دفعہ سمجھا چکی ہوں اس لڑکے کو کہ تو ابھی نئی ہے پاکستان میں تجھے اپنے ٹائم کے حساب سے سیٹ ہوتے ابھی ٹائم لگ جائے گا لیکن یہ لڑکا نہ اپنی ضد پر اڑا رہتا ہے۔

تو جا آرام کر میں خود بات کر لوں گی اس سے وہ اس کا دوپٹہ گردن پر ٹھیک سے پھیلاتے ہوئے اسے کمرے میں بھیجنا چاہتی تھیں۔

نہیں اماں میں نہیں جاؤں گی انہیں بہت شوق ہے نہ میرے ہاتھ سے ناشتہ کرنے کا تو میں بناتی ہوں ان کا ناشتا جیسا بھی بنے گا کھلانے کا کام آپ کا ہے۔وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی تو اس کے بچکانہ انداز پر وہ مسکرا دیں۔

exponovels

میں تیری مدد کرتی ہوں اماں نے مسکراتے ہوئے آٹے کا پیڑا لیا تھا جو اس نے ان کے ہاتھ سے لے کر ان کے انداز میں بنانا شروع کیا۔

ہاسٹل کی زندگی میں اس نے کبھی بھی کھانا بنانے جیسا کام نہیں کیا تھا تیرہ سال کی عمر تک اس نے اپنی ماں کو یہ سارے کام کرتے ہوئے دیکھا تھا پھر ماں کے گزر جانے کے بعد وہ ہوسٹل میں چلی گئی اور ہوسٹل میں اس کو کھانا نہیں صرف نوڈلز بنانا سکھائے گئے تھے۔

کیونکہ روٹی چپاتی یہ چٹپٹے کھانے انگریزوں کی۔خوراک میں شامل نا تھے۔وہ انگلش فوڈ اچھا بنا لیتی تھی لیکن وہ یہاں پر کھاتا ہی کون تھا اس کے ہاتھ کا پیزا اور چیز سینڈوچ تاشفین کو پسند تھا وہ اس کے گھر پہ بنایا کرتی تھی لیکن وارق پورا کا پورا دیسی بندا تھا اسے صرف دیسی کھانے ہی پسند تھے۔اور دیسی کھانے بنانا مائرہ کے بس سے باہر تھا۔لیکن وہ سیکھ سکتی تھی اور وہ سیکھنا چاہتی بھی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا کر رہی ہو تم کلپ۔۔۔۔۔؟

صدف کچن میں داخل ہوتے ہوئے اسے کھانا بناتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

دیوار پینٹ کر رہی ہوں آیئے آپ بھی کروا دیں تھوڑی سی ہیلپ اس نے دانت پھستے ہوئے کہا تھا۔

کسی سوال کا صحیح طرح سے جواب نہیں دے سکتی تم صدف کو اس کے الٹے جواب پر غصہ آیا تھا۔

exponovels

اور آپ کیا اپنی آنکھوں کا استعمال نہیں کر سکتی نظر نہیں آ رہا میں اپنے جان من میرا مطلب ہے اپنے ان کے لئے کھانا بنا رہی ہوں۔اس نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ صدف کی نظر تو اس کی گردن پر جم سی گئی اس کی گردن پر نظر آنے والے سرخ نشان بہت کچھ سمجھانے کے لیے کافی تھے اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی گردن ہی کاٹ دے جہاں وارق کی محبتوں کے نشان صاف ظاہر ہو رہے تھے۔

اماں کی یہ بات کہ انہیں مائرہ اور وارق کے بیچ میں کوئی رشتہ نہیں لگتا اسے کچھ حد تک پر سکون کر گئی تھی لیکن مائرہ کی گردن پر موجود یہ نشان دیکھ کر اس کی سارے غلط فہمی دور ہو گئی تھی۔

کہاں پہنچی میری بچی بن گیا ناشتہ اماں کچن میں قدم رکھتے ہوئے بولیں جو صبح ہی صبح چھوٹو اور احمد کو جگانے کا محاذ بھی فتح کر رہی تھیں۔

جی اماں بن تو گیا ہے لیکن یہ پراٹھے کی شکل گول نہیں ہے تھوڑا سا لمبا ہو گیا ہے رائٹ سائیڈ سے اور لفٹ سائیڈ سے اس کے دو کونے نکل آئے ہیں۔لیکن برا نہیں لگ رہا اس نے اپنی کوشش کو دیکھتے ہوئے اماں سے تعریف سننا چاہیے تھی۔

برا۔۔۔میڈم یہ بہت برا ہے اور وارق اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے پہلے تم نے اس رات ان کے لئے وہ بنا چینی کے چاٹ مصالحے والی چائے بنائی اور اب یہ شاہکار تمہیں ناشرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔کوئی کام نہیں آتا تمہیں

exponovels

اوراب تم یہ ان کو دو گی وہ تمہارے منہ پر تھپڑ لگا دیں گے صدف کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا وہ لمحے میں ہی اس کی ساری کوشش پر پانی پھیر چکی تھی۔

جبکہ اماں اس کا پراٹھا دیکھ رہی تھیں جو ایک طرف سے موٹا اور ایک طرف سے پتلا تھا جبکہ ایک طرف سے کچا تھا اور دوسری طرف سے جل چکا تھا اس کی حالت ایسی ہر گز نہ تھی کہ وہ وارق کو اس کی بیوی کی پہلی کوشش کہہ کر اس کے سامنے پیش کر دیتیں۔

صدف اس طرح سے بات مت کرو۔ بات کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے بیٹا اس نے پہلی دفعہ کوشش کی ہے کہ غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں آہستہ آہستہ سیکھ جائے گی ادھر آؤ میں بناتی ہوں تم کل بنانا اس کے لیے ناشتہ۔

صدف کا۔انداز اماں۔ کو ہر گز پسند نہیں آیا تھا اسی لیے وہ کا ہاتھ تھامے ایک بار پھر سے اس کی گردن پر دوپٹہ برابر کرتیں اپنی سائیڈ پر کر چکی تھیں جبکہ صدف کو ان کی یہ ہمدردی بالکل بھی اچھی نہ لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اماں ناشتہ آپ نے بنایا ہے میں نے مائرہ کو ناشتہ بنانے کے لیے کہا تھا اماں نے جیسے ہی ناشتے کی پلیٹ لا کر اس کے سامنے رکھی اس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا بنایا تھا اس نے لیکن پہلی کوشش تھی نا تم ناراض ہو جاتے اسی لئے نہیں لائی ان شاءاللہ ایک ڈیڑھ ماہ میں اچھا ناشتہ بنانے لگے گی تو اپنی بیوی کے ہاتھ سے ناشتہ کرنے کی خواہش پوری کر لینا۔

ناشتے کی پلیٹ سامنے کرتے ہوئے کہا لیکن وہ تو اپنی ہی بات پر اڑے ہوا تھا۔

exponovels

نہیں اماں میں نے اس سے کہا تھا ناشتہ بنانے کے لئے تو پھر آپ نے کیوں بنایا وہ جیسا بھی بنائے گی میں کھاؤں گا آپ لائیں اس کا والا وہ اماں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اس نے پہلی دفعہ اس سے فرمائش کر کے کچھ بنوایا تھا تو وہ کیسے نہ کھاتا۔

اماں بتا رہی ہیں نہ کہ وہ اچھا نہیں بنا تو پھر کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں۔ جلدی اچھا کھانا بنانا سیکھ لوں گی پھر کھائیے گا۔اس نے غصے سے گھورتے ہوئے بے حد کم آواز میں کہا تھا۔

نہیں مجھے آج ہی کھانا ہے تم وہ لے کر آؤ جو تم نے بنایا ہے وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھا۔

وہ غصے سے کرسی پیچھے کرتی اٹھ کر کچن میں گئی تھی جہاں کھڑی صدف مسکرا رہی تھی۔

یقیناڈائننگ ٹیبل پر ہونے والی بات تو وہ سن چکی تھی اور اب اس کی بے عزتی کی منتظر تھی اگر تو وارق نے سب کے سامنے اس کی بے عزتی کی نا تو وہ کبھی بھی اس کے لئے کچھ نہیں بنائے گی یہ فیصلہ اس نے کر لیا تھا۔

آپ کے دانت کیوں نکل رہے ہیں۔اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

جبکہ وہ سائیڈ پر کھانا اٹھا کر باہر لے گئی جو اماں نے ایک سائیڈ پر رکھوا دیا تھا۔صدف اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے آ گئی کیونکہ وہ پورے سین کا بھرپور مزہ لینا چاہتی تھی۔

اس نے غصے سے پراٹھا لا کر اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔

exponovels

دیکھو نا بیٹا اب پہلی دفعہ کوشش کی ہے اس نے آہستہ آہستہ اچھا بنا لے گے تم یہ والا کھالو اماں نے ایک دفعہ پھر سے اسے آفر کی تھی۔

جو مائرہ کا پراٹھا دیکھ کر مسکرا دیا تھا

نہیں اماں میں یہی کھاؤں گا جو میری بیوی نے بنایا ہے۔اتنا بھی برا نہیں ہے صرف شکل تھوڑی سی خراب ہے اور ویسے بھی پیار سے میری بیوی مجھے زہر کھلا دے میں وہ کھالوں گا یہ بلا کیا چیز ہے۔اس کے انداز میں اس کی بنائی گئی چیز کی قدر تھی۔

مائرہ کو اس کی صرف اتنی سی بات نے ہی خوش کر دیا تھا جیسے اس کی ساری محنت وصول ہو گئی ہو۔جب کہ وہ اس کے سامنے بیٹھا آہستہ آہستہ اس کا بنایا پراٹھا شروع کر چکا تھا۔

بہت برا ہے نا آگلی دفعہ میں اچھا بنانے کی کوشش کروں گی پکا وعدہ وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے نرم لہجے میں بولی تھی اس کے انداز نے وارق کو مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔

جبکہ سامنے بیٹھی صدف ان دونوں کو ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے اپنی ماں کو اشارے کر رہی تھی۔تاکہ اس کی غلط فہمی بھی ٹھیک سے دور ہو جائے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رخصتی بہت سادگی سے ہوئی تھی۔وہ اپنے ماں باپ سے دور اپنے تین بھائیوں سے دور نیویارک چلی گئی تھی۔

exponovels

رخصتی والے دن ہی ان کی فلائٹ تھی تو وہ سیدھے ایئرپورٹ آئے تھے۔وہ پہلے بھی اپنے بابا کے ساتھ بہت دفعہ نیویارک گھومنے گئی ہوئی تھی اسی لئے اس کے ٹکٹ ویزے کا کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔

جہاز میں اس کی سیٹ عرفان کے بالکل ساتھ تھی اپنا عروسی جوڑا اتار کر اس نے سادہ سا لباس پہن لیا تھا اور پہلی دفعہ اسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا اور بہت زیادہ سیدھا سی تھی لیکن بے تحاشہ خوبصورت تھی۔

سب کو جاننے کے بعد اس کا دل چاہا کہ وہ گھر والوں کو بتادے کہ اس کی بھابھی اس کے بھائی کے ساتھ خوش کیوں نہیں ہے اور عرفان ایسا نہیں ہے جیسا سب کو لگتا ہے۔

لیکن وہ اپنے ماں باپ کی خوشیوں کو ماند نہیں کر پائی تھیں

بہت کوشش کے باوجود وہ کسی کو یہ بات نہیں بتا پائی تھی سوائے ڈیڑھ سالہ وارق کے جو اس کی کوئی بھی بات سمجھ ہی نہیں سکتا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ ہم دونوں کا آنے والا سفر کیسا ہو گا لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔

عرفان اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام چکا تھا۔

وہ کچھ بھی نہیں بولی بس سنتی رہی شاید وہ اسے اپنے ساتھ کنفرٹیبل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن زینب کو یہ سب کچھ سوائے دکھاوے کے اور کچھ نہ لگا تھا۔

exponovels

اس کے لیے یہ قیامت ہی کافی تھی کہ جسے وہ بچپن سے چاہتی ہے جیسے اپنا مانتی تھی وہ اس کا کبھی تھا ہی نہیں اس کے دل پر کوئی اور راج کرتا تھا اس کی پہلی محبت کوئی اور تھا اور شاید پہلی محبت کو بھلا کر آگے بڑھنا آسان نہیں ہوتا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے مشکل سے ہی لیکن ہر طرف سے تاشفین کا نام ہٹا دیا تھا یہ نیوز اس طرح سے بریک ہو گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا وہ جانتی تھی کہ یہ سب کچھ صرف اور صرف کرسٹن کی وجہ سے ہوا ہے۔اس نے تو بس کرسٹن کو تاشفین سے دور کرنے کے لیے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ اسے ڈیٹ کر رہی ہے۔ لیکن وہ آگے سے اس طرح کی کوئی حرکت کرے گی اسے امید نہ تھی

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کرسٹن کو کچھ کر دے لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ اس کی فلم کی ہیروئن تھی اور مسئلہ اس فلم کے پروڈیوسر کا بھی تھا جو صرف پروڈیوسر نہیں بلکہ کرسٹین کا باپ بھی تھا وہ اس فلم سے اسے لانچ کرنا چاہتا تھا۔

دیکھو تاشفین میں نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے میں نے ہر طرف سے تمہارا نام ہٹا دیا ہے تمہیں بالکل فکر کرنے کی ضرورت نہیں اب ہم آرام سے دوبارہ کام شروع کر سکتے ہیں۔وہ مسکرا کر بولی

آپ کا بہت بہت شکریہ روز میں بہت زیادہ پریشان تھا آپ کو نہیں پتا کہ میرے لیے کتنا بڑا مسئلہ بن سکتا تھا میرے گھر میں پرابلم ہو سکتی تھی۔

exponovels

آئی ایم سوری میں نے آپ سے کافی روڈلی بیہو کیا لیکن اس دن اپنے ہواسوں میں نہیں تھا میں اس سب سے بہت زیادہ پریشان تھا آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ اس طرح کی خبر میری زندگی کیسے ڈسٹرب کر سکتی ہے۔

مجھے اپنے ٹیلنٹ پر یقین ہے میں اس طرح کی خبریں پھیلا کر ہٹ نہیں ہونا چاہتا میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھے میرے کام سے پہچانے اس طرح کی فضول خبروں سے نہیں۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب اچانک اس کے موبائل پر واٹس ایپ کی ٹون بجی اس نے اپنے موبائل فون پر آنے والے انجان نمبر سے ویڈیو کو چیک کیا تھا۔

ویڈیو کل کی تھی جب وہ تناوش کو اپنے ساتھ گھمانے لے کر گیا تھا اور اس کی تصویریں بناتے ہوئے اس کے قریب گیا تھا یہ ویڈیو کافی خوبصورت تھی کم از کم اسے تو بہت پسند آرہی بھی مگر یہ ویڈیو کس نے بنائی تھی۔

اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ پھر اچانک ویڈیو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

مائرہ۔۔۔۔۔؟اس نے لکھ کر اس انجان نمبر پر سینٹ کیا تھا۔

جبکہ دوسری طرف سے سین کرنے کے باوجود بھی کوئی جواب نہ ملا جب کہ وہ پیاری سی ویڈیو موبائل میں سیو کرتے ہوئے تناوش کے نمبر پر سینڈ بھی کر چکا تھا مائرہ کے علاوہ یہ حرکت اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر خود سے کچھ کرنے والا کیڑا اپنی موت مر چکا ہو اور وہ دوبارہ آگئی ہو اس کے پاس۔سچ میں وہ اسے مس کر رہا تھا۔

exponovels

چلیں کام شروع کرتے ہیں موبائل واپس جیب میں رکھتے ہوئے وہ بولا تو روز بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کر باہر نکلی تھی۔ جبکہ دوسری طرف موجود شخص جس طرح کاری ایکشن چاہتا تھا ویسا نا ملنے پر بدمزا ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اگر تم نہیں چاہتے کہ یہ ویڈیو روز تک جائے اور اسے پتہ چلے کہ تمہارا کسی باہر والی لڑکی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے تو تمہیں میری بات ماننی پڑے گی۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب اسے یہ میسج اسی نمبر سے آیا تھا جس سے صبح اسے ویڈیو ملی تھی۔

مائرہ یہ کیا فضول جوک ہے اس نے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

مائرہ نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔اور یہ کوئی پرینک نہیں ہے بلکہ تمہاری حقیقت ہے یہاں تم روز کے ساتھ بھی آفیئر چلا رہے ہو اور باہر بھی تم نے گرل فرینڈ رکھی ہوئی ہے۔اگر یہ بات روز کو پتہ چلی تو تم جانتے ہو تمہارے ساتھ کیا ہو گا ایک بار پھر دھمکی بھرا میسج اسے رسیو ہوا تھا۔

تم روز کو بتا کر دیکھ لو کہ میرے ساتھ کیا ہو گا جو کرنا ہے کرو مجھے فرق نہیں پڑتا۔اور اب دوبارہ مجھے تنگ کرنے کی غلطی ہر گز مت کرنا اس نے میسج سینڈ کرتے ہوئے موبائل ایک طرف رکھا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا کون سا اس کا روز کے ساتھ سچ میں کوئی افیئر چل رہا تھا جو اس کی شادی کے بارے میں جان کر وہ برا محسوس کرے گی اس نے فی الحال اسے کچھ نہیں بتایا تھا کیونکہ جب روز نے اسے آفر کی تھی وہ اپنے اور تناوش کے رشتے کو لے کر شور نہیں تھا۔

exponovels

اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ تناوش کے ساتھ محبت کر بیٹھے گا لیکن اس معصوم سی لڑکی نے اپنی معصومیت اور سادگی کے ساتھ اس کے دل کی دنیا کو فتح کر لیا تھا۔

اب چاہے پوری دنیا کو ہی کیوں نہ پتہ چل جائے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فائل اسے آفس میں آکر بھی نہیں ملی تھی وہ بہت زیادہ پریشان تھا کیونکہ میٹنگ شروع ہو چکی تھی اور اب ان لوگوں نے اس سے فائل مانگنی تھی جو اس کے پاس تھی نہیں۔

اس نے پہلے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے کلائنٹ سے کچھ دن کا وقت مانگے گا اور فائل ایک دفعہ پھر سے تیار کرے گا۔اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ میٹنگ روم میں بیٹھا اپنے کلائنٹ کا انتظار کر رہا تھا جب وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو ان کے ساتھ بدر خان بھی تھا جسے دیکھتے ہی اس کے ماتھے کی رگیں پھولنے لگی۔

ہیلو مسٹر افراہیم یہ بدر صاحب ہیں جو ہمیں آپ سے زیادہ اچھی آفر دے رہے ہیں تو سوچا کہ کیوں نہ یہ میٹنگ ہم ایک ساتھ کر لیتے ہیں وہ کرسیاں سنبھالتے ہوئے اسے بتانے لگے تھے۔

آپ کو یہ بات پہلے مجھے فون پر بتانی چاہیے تھی اس طرح کسی کو بھی اٹھا کر آپ میرے آفس میں لے آئیں گے اس نے کافی سختی اور بدتمیزی سے کہا تھا سامنے بیٹھے کلائنٹس اس کے لہجے پر کافی ناراض لگ رہے تھے۔

exponovels

مسٹر وارق یہ پروجیکٹ چار پارٹنرز پر چار الگ الگ کمپنیوں سے فائنل کیا جائے گا یہ بات تو ہم آپ کو پہلے ہی بتا چکے تھے ہمارے ایک پارٹنر بدر خان ہوں گے۔

یہ ان کا کام ہے آپ چیک کر لیجئے وہ ایک نیلے رنگ کی فائل اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولے تو اپنی فائل کو بہت اچھے طریقے سے پہچان گیا اس کے غصے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

آئی ایم سوری لیکن میں ان کے ساتھ کسی طرح کا کوئی پروجیکٹ نہیں کرنا چاہتا میں ایسے کسی شخص کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا جو بدر خان کے ساتھ کام کرنا چاہیے کیونکہ چوروں اور لٹیروں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

اور بدر خان اس کمپنی میں تم دوبارہ کبھی نہیں آسکتے یہ تمہارا خواب ہی رہے گا چاہے تم چوری کر کے میرا کام ہی میرے سامنے پیش کرو۔ یا اس طرح میری محنت پر اپنا نام لکھ دو۔ گیٹ آؤٹ وہ فائل اٹھا کر اس کے منہ پر پھینکتے ہوئے غصے سے دھاڑا تھا۔

مسٹر وارق آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے بات نہیں کر سکتے اس کے کلائنٹ نے احتجاج کرنا چاہا۔

میں نے کہا دفع ہو جاؤ یہاں سے اپنا یہ چور لے کر ورنہ دھکے مار کر نکالوں گا سب کو۔ گیٹ آؤٹ اس نے چٹکی بجاتے ہوئے انہیں باہر کا رستہ دکھایا تھا۔

اتنی انسلٹ پر وہاں رکنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے اسی لئے فورا انہیں باہر کا راستہ لیا۔

طیب طیب کہاں مر گئے ہو وہ غصے سے اپنے سیکٹری کو بلا رہا تھا جو بھاگتے ہوئے اندر آیا۔

exponovels

مجھے کل کا سورج نکلنے سے پہلے پتہ چل جانا چاہیے کہ میرے گھر سے میری فائل بدر خان تک کیسے پہنچی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولا تھا جو صرف ہاں میں سر ہلا گیا تھا اب اس نے کیسے یہ انفارمیشن نکلوانی تھی یہ کس کا کام تھا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت مبارک ہو ابراہیم بھائی آپ ماموں بن گئے ہیں۔

اللہ پاک نے بیٹا عطا کیا ہے۔زینب ابھی ہسپتال میں ہے میں اس کے ڈسچارج پیپر تیار کروا کر ابھی باہر نکلا ہوں۔

مجھے اس کے لئے کچھ تحفے لینے ہیں اور پھر گھر میں نیو بے بی کے ویلکم کی تیاری بھی کرنی ہے تو سوچا سب سے پہلے آپ کو انفارم کر دوں۔

آپ بالکل پریشانی مت کیجئے گا زینی بالکل ٹھیک ہے میں شام تک اسے ہسپتال سے گھر لے کر آ جاؤں گا پھر آپ سے اس کی بات بھی کروا ؤں گا۔

تب تک آپ میرے شہزادے کا نام سوچ لیجئے گا۔اس نے ہسپتال سے باہر نکلتے ہی پاس کے پی سی او سے پاکستان فون کر کے انہیں یہ خوشخبری سنائی تھی۔

exponovels

بہت بہت مبارک ہو عرفان یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اور تم زینب کو آرام سے گھر لے جاؤ پھر میں تمہیں فون کروں گا گھر والے نمبر پر۔

میں سب کو یہ خوشخبری سناتا ہوں ابراہیم نے خوشی اور مسرت کے ملے جلے جذبات سے فون رکھتے ہوئے اپنے ورکر کو مٹھائی لینے بھیجا تھا۔

ان کی اکلوتی بہن کے گھر میں پہلے بچے کی پیدائش نے جیسے ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا آج وارق کی بھی سالگرہ تھی۔

آج وہ پورے پانچ سال کا ہونے والا تھا۔ جس کے لیے وہ بہت سارے گفٹ بھی لے چکا تھا۔ آج گھر میں اس کی برتھ ڈے پارٹی بھی تھی اور اس کے ساتھ ایک اور اتنی پیاری خوشخبری آگئی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے افراہیم کے آفس کی طرف گیا تھا تاکہ انہیں یہ خوشخبری سنا سکیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر کے اندر سے کون کر سکتا تھا ایسا کام۔۔۔۔؟

اس کے گھر میں کون تھا اس کا دشمن جو اسے نقصان پہنچاتا۔۔۔۔؟ وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو گیا تھا۔

آخر کون ہو سکتا تھا۔ جو گھر کے اندر ایسی حرکت کرتا۔۔۔؟

exponovels

بابا تو خود بدر خان سے نفرت کرتے تھے۔اماں کا ان چیزوں سے کوئی واسطہ نا تھا۔ سمیر اور احمد بچے تھے وہ شک کی نظر میں نہیں آ سکتے تھے۔خالہ بدر خان کو نہیں جانتیں تھیں۔اور صدف اکیلی گھر سے نہیں نکلتی تھی۔

پھر کون ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔؟

وہ سوچ رہا تھا۔جب مائرہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔"

exponovels

اس نے ایک نظر مائرہ کو دیکھا تھا ایک لمحے کے لیے دماغ میں ایک خیال آیا۔اس گھر میں اب تک سب سے اینڈ پہ آنے والی مائرہ ہی تھی جو اس گھر کے بارے میں کچھ بھی ٹھیک سے نہیں جانتی تھی۔۔

تو کیا وہ ایسی حرکت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔؟

وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا جبکہ مائرہ ایک نظر اسے دیکھتی بیڈ پر آ بیٹھی تھی اس کا موڈ سخت خراب تھا۔

ڈیر تکیہ میں سو رہی ہوں۔اور نے مجھے کتنے مز ے کا پاستا بنایا تھا وہ میں نے بہت مزے سے کھایا بھی ہے بنا کسی کا انتظار کیے۔کچھ چور نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولی

exponovels

اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کھانا کھاتا ہے کہ نہیں کھاتا اب مجھے آرام کرنا ہے لیکن مجھے کوئی بھی "تنگ" نہ کرے وہ تکیے کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی جبکہ وارق اسکے انداز پر مسکرا دیا۔

دماغ خراب ہو گیا تھا میرا بہت غصے میں تھا۔جب گھر واپس آیا تھا اور جب میں غصے میں ہوتا ہوں تب کسی سے بات نہیں کرتا اس نے بلند آواز میں اسے بتایا تھا لیکن وہاں نو لیفٹ کا بورڈ لگا تھا۔

ڈیر تکیے کسی کا دماغ خراب ہو یا کوئی غصے میں ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں سونا چاہتی ہوں اور اب کوئی بھی مجھے " تنگ "نہ کرے اس نے "تنگ" کو اچھا خاصہ لمبا کھینچا تھا

یار تم ناراض کیوں ہو رہی ہو ذرا سی بات پر بتا تو رہا ہوں کہ دماغ خراب ہو گیا تھا میرا وہ اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگا۔

ڈیر تکیہ میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے بھاڑ میں گیا تکیہ تکیہ نہ ہو گیا شوہر ہو گیا تمہارا اس کو سامنے بٹھا کر باتیں کر رہی ہو وہ اس کے ہاتھ سے تکیہ چھینتے ہوئے دور پھینک چکا تھا۔

exponovels

ڈیر بیڈ میں نے تمہیں پورا دن بہت مس کیا وہ کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی تھی جبکہ وہ اسے بے جان چیزوں سے باتیں کرتے دیکھ کر بدمزہ ہوا تھا اچھے حاضے سانس لیتے انسان کو چھوڑ کر وہ ان بے جان چیزوں پر اپنا وقت برباد کر رہی تھی لیکن اس کی ناراضگی کا یہ انداز اسے برا نہ لگا تھا۔

ناراض ہو مجھ سے وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

دیکھیے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں کیوں۔۔۔؟ کمبل بیڈ تکیہ ان سب چیزوں سے باتیں کرو نا مجھے میرا کام کرنے دو وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا۔

اب غصہ نہیں آرہا اب میں "تنگ" نہیں کر رہی اپنی گردن پر اس کے بے لگام لبوں کا رقص اسے سٹمنے پر مجبور کر گیا لیکن پھر بھی وہ تانے مارنے پر آگئی تھی یہ الگ بات تھی کہ ان سب باتوں کو وہ اہمیت ہی کہاں دے رہا تھا وہ تو اس کا یہ ناراض ناراض سا روپ انجوائے کرنے کے موڈ میں تھا۔

تو غصہ کس بات پر ہے تنگ نہ کرنے کا کہنے پر یہ تمہارے ہاتھ کا پاستانہ کھانے پر۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر شدت سے بھرپور بوسہ دیتا وہ سوال کرنے لگا وہ اس کی ناراضگی کی پہلے اصل وجہ جاننا چاہتا تھا پھر اسے منانے کے لیے کچھ کر سکتا تھا

جبکہ وہ اپنے لبوں کو ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کر رہی تھی اور شاید اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے فوراً اس کے دونوں بازوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کے دوبارہ وہی حرکت کی تھی۔

مونچھیں چبتی ہیں مجھے۔۔۔۔وہ کھا جانے والے انداز میں بولی۔

تو۔۔۔۔۔۔؟ برداشت کرو۔۔۔۔۔"اس نے اسی کے انداز میں کہا

ہٹیں پیچھے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اب بھی غصہ تھی۔

پہلے ناراضگی کی وجہ بتاو۔۔۔۔۔وہ باضد تھا

نہ تو میں اس بات پر ناراض ہوں کہ آپ نے میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی اس بات پر ناراض ہوں کہ آپ نے مجھے یہ کہا کہ میں آپ کو تنگ نہ کروں۔۔۔۔۔۔۔"

exponovels

تو پھر کس بات سے ناراض ہو میڈم۔اس کے دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ میں قید کرتے ہوئے وہ اس کے نیچے لب کو اپنی انگلیوں میں بھرتے ہوئے پوچھنے لگا۔ارادہ ان کی آزادی کو شدت سے قید کرنے کا تھا

مجھے غصہ اس بات کا ہے کہ آپ نے صدف کے سامنے ایسا کہا۔
آپ نے اس کمو لیکا کے سامنے مجھ سے کہا کہ مجھے تنگ مت کرو۔۔۔اور یہ بھی کہ کھانا کھانے کا موڈ نہیں ہے ۔اس چڑیل کے سامنے۔۔۔۔۔؟وہ کافی زیادہ ری ایکٹ کر رہی تھی جبکہ اصل ناراضگی کی وجہ جان کر وہ سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔

مطلب تم نے میرے لیے کھانا اسے دکھانے کے لئے بنایا تھا۔۔۔؟وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا
نہیں میں نے کھانا اس لیے بنایا تھا تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ میں کتنی اچھی کوک ہوں پاکستانی کھانا نہیں بنا سکتی ابھی لیکن باقی سارے کھانے بنانے مجھے آتے ہیں۔اس نے فورا اس کی بات کی نفی کرتے اصل وجہ بتائی تھی۔

تو بس ٹھیک ہے نا یار میں کھاؤں گا تم جو بنا کر دو گی میں سب کچھ کھاؤں گا بس میں اپنے آفس کی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔میرے گھر کے اندر سے فائل چوری ہو گئی ہے مائرہ اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ حرکت کس نے کی ہے۔وہ سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

exponovels

میرا آفس سے یا کسی فائل سے یا کسی چور سے کوئی لینا دینا نہیں ہے آج کے بعد اگر آپ نے مجھے اس طرح سے اگنور کیا تو میں ساری زندگی آپ سے بات نہیں کروں گی نہ ہی آپ کے لیے کچھ بناؤں۔ گی۔ ترس جاؤ گے بیوی کے ہاتھ کا کچھ کھانے کے لیے وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی

ترس ہی نا جاؤں میں جاو کھانا لاو بھوک لگ رہی ہے مجھے وہ تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے اس سے کہنے لگا جبکہ اس کے حکم پر وہ اسے گھورنے لگی۔

کچھ کھلا کر اس طرح سے گھورو لڑکی یار دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا انرجی بہت کم ہے ٹھیک سے تمہاری گھوریوں کو برداشت نہیں کر پاؤں گا۔
اور پھر شاید کھانے کے بعد تم مجھے نہ برداشت کر پاؤ وہ معنی انداز میں بولا تو وہ۔ فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

جب اچانک دروازے پر رک گئی وارق کا سارا دھیان اسی کی طرف تھا۔
میں کھانا لا کر دوں گی تو آرام سے کھا لیجئے گا اور تب تک میں سو جاؤں گی مجھے "تنگ" کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے وہ منہ بنا کر کہتی کمرے سے نکل گئی تھی

exponovels

تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ اس کی نقل اتارتا بیڈ پر لیٹ کر کھل کر اپنی حرکت پر مسکرایا تھا۔
جب کہ اپنے دماغ سے ساری سوچوں کو نکالتا اپنی بیوی کے ساتھ ان لمحات کو انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اپنی پریشانی میں مائرہ کو اگنور نہیں کر سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زینب اس کی آنکھیں بالکل تمہارے جیسی ہیں اور ناک میرے جیسی ہے۔ارے دیکھو تو سہی یہ کتنا پیارا ہے وہ اپنی خوشی سنبھال نہیں پا رہا تھا جب کہ زینب مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔
ان کی شادی کو ڈھائی سال کا عرصہ ہو چکا تھا اس سارے عرصے میں اس نے عرفان کے لہجے میں خود کو بہت انمول محسوس کیا تھا۔

اس نے کبھی بھی اس کے سامنے اپنی سابقہ محبت کا اقرار نہیں کیا تھا اس نے اپنے کسی بھی انداز سے اسے محسوس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ زینب سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرتا تھا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ صرف اسی کا ہی دیوانہ ہو۔

صرف اسی کو ہی چاہتا ہو یہی تو وجہ تھی کہ زینب اس کے ساتھ ایک پر سکون زندگی گزار رہی تھی لیکن کہیں نہ کہیں دل میں یہ بات بھی تھی کہ وہ اس کی پہلی محبت نہیں ہے۔

exponovels

ابراہیم کا فون آتا تھا تو وہ اسے یہی کہتی تھی کہ بھائی بھابھی کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اس کے ساتھ اپنی زندگی کو بہتر بنائے۔

وہ اکثر بیچ میں طلاق کی بات کرتا تھا وہ مزید اس سمجھوتے بھری زندگی کو گزارنے کے حق میں نہیں تھا لیکن زینب یہ رشتہ ٹوٹنا افورڈ نہیں کر سکتی تھی اگر زائنہ دوبارہ سے عرفان کی زندگی میں آگئی تو شاید عرفان کی اس سے ساری محبت ختم ہو جائے گی۔

اس کے اندر ڈر بیٹھ گیا تھا کہ وہ آج بھی صرف اسی کو چاہتا ہے اور اگر وہ اس کی زندگی میں واپس آئی تو عرفان بھی پلٹنے میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا حالانکہ ان کا رشتہ مزید مضبوط ہو چکا تھا ان کی زندگی میں دانیال آ چکا تھا۔

چھوٹے سے دانیال نے ان دونوں کی زندگی کو جنت بنا دیا تھا عرفان اسے دیکھ کر جینے لگا تھا۔

وہ بہت پیارا بچہ تھا بالکل زینب کی طرح اسے دیکھ کر زینب کو اپنے وارق اور تاشفین کی یاد آتی تھی وہ پاکستان جانے والی تھی فہم کی شادی پر جس کے لیے وہ بہت خوش بھی تھی۔

exponovels

لیکن پاکستان جانے کا سوچ کر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ زائنہ وہیں تھی۔اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی پر زائنہ کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔

لیکن یہ زندگی تھی اس میں کب کیا ہو جائے کون جانتا تھا آنے والا وقت زندگی میں کیا لانے والا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔لیکن وہ زائنہ کو اپنے شوہر اور بچے سے بہت دور رکھنا چاہتی تھی بس یہی وجہ تھی کہ پچھلے ڈھائی سال میں اس نے ایک دفعہ بھی پاکستان جانے کی ضد نہیں کی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش کی قربت میں وہ اپنی۔ساری ٹھکن اتار چکا تھا۔اس نے بڑی مشکل سے اسے سونے کی اجازت دی تھی۔ اور اس کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں اس کی معصومیت تھی وہ اتنی معصومیت سے جان چھڑانے کے بہانے بناتی تھی کہ وہ خود کو اس کے سامنے بے بس محسوس کرتا تھا اس وقت رات کے کے تقریباً ڈھائی بجے کا وقت تھا وہ اس کے لیپ ٹاپ پر اس کی کل کی اسائنمنٹ تیار کر رہا تھا۔

جبکہ میڈم خود گہری نیند میں سو رہی تھی۔اس کا ایک ہاتھ اس کے گرد بندھا ہوا تھا۔جبکہ وہ گود میں لیپ ٹاپ رکھے بیچ میں ایک آدھ نظر اس پر بھی مار کر اس کی پر سکون نیند کو اپنی شدتوں سے حرام کر دیتا تھا۔

exponovels

یہ میرے لیے انرجی ڈوز ہے۔اور اس کے بنا میں کوئی کام نہیں کر سکتا اس کے نیند سے جاگ کر گھورنے پر اس کا جواب تیار تھا۔

جس پر وہ اسے ایک دو گھوریاں ڈال کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی۔

اس کا ہاتھ تیزی سے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اچانک اسے باہر سے آواز سنائی دی تھی اس کے گھر میں اس وقت تو کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔اور بلڈنگ اتنی اونچائی پر تھی کہ کسی بلی وغیرہ کے آنے کے بھی چانس بہت کم تھے۔

اس نے آہستہ سے تناوش کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹایا اور لیپ ٹاپ ایک سائیڈ کرتے ہوئے اٹھ کر باہر نکلا۔اس نے سب سے پہلے بالکنی میں آکر نیچے کی طرف دیکھا تھا۔

دور بہت دور سڑک پر گاڑیاں چھوٹے چھوٹے کھلونوں کی طرح نظر آرہی تھیں۔واپس آتے ہوئے وہ کچن کی طرف آیا شاید کوئی بلی وغیرہ آگئی ہو ویسے بھی نیچے بلڈنگ والوں نے ایک بلی رکھے ہوئی تھی۔

لیکن یہاں پر بھی کچھ نہیں تھا وہ دوسرے کمرے کو چیک کرنے کے بعد دروازے تک آیا۔

اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔باہر کوئی بھی نہیں تھا سیڑھیوں کے نیچے سے کھلتا دروازہ اس نے خود گھر آنے کے بعد بند کیا تھا۔

exponovels

اسے شام سے ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ہے۔جو اس کا پیچھا کر رہا ہے شاید اس کا دماغ ابھی تک اس سوچ سے نکلا نہیں تھا وہ اپنے خیال جھٹکتے ہوئے دروازہ واپس بند کرتا کمرے میں آیا۔

اور ایک بار پھر سے اسی انداز میں بیٹھتے ہوئے تناوش کی اسائنمنٹ مکمل کرنے لگا جو بالکل اینڈ سے رہ گئی تھی۔

اس نے مزید 2 سے 3 پوائنٹ لکھتے ہوئے اسائنمنٹ کو ختم کر کے فائل سیو کی تھی۔

ہیلو میڈم ہو گیا آپ کا کام۔۔۔۔۔۔۔اس نے تناوش کو کندھے سے ہلاتے ہوئے بتایا تھا۔

تھینک یو وہ آنکھیں ملتے ہوئے دوبارہ سونے لگی تھی۔

تھینک یو کا میں نے اچار نہیں ڈالنا معاوضہ دو مجھے میرے کام کا ایک جھٹکے میں اس سے بیٹھاتے ہوئے بولا۔

معاوضہ۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاں جانو اٹھو شوہر کی خدمتیں کروا تنی مشکل سے بنائی ہے تمہاری اسائنمنٹ اتنا دماغ لگایا ہے میں نے کچھ تو انعام دو محنت کا۔۔۔اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے وہ حساب کتاب پر اتر آیا تھا۔

exponovels

رات کے تین بجے معاوضہ کون مانگتا ہے صبح مانگیے گا تب دوں گی میں آپ کو ابھی سو جائیں وہ آرام سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بول رہی تھی یقیناً نیند میں تھی اگر ہوش میں ہوتی تو ایسی حرکت کر کے تاشفین کے جذبات کو کبھی نہ جگاتی۔

لیکن تاشفین کے جذبات تو پہلے سے ہی جاگے ہوئے تھے۔ بخشنے کا ارادہ تو وہ ویسے بھی اسے نہیں رکھتا تھا ہاں لیکن اس کی اس حرکت نے انہیں مزید بڑکا دیا تھا۔

جانو میں نے بہت محنت کی ہے اور تمہیں میری محنت کا احراج تو مجھے ابھی اور اسی وقت دینا پڑے گا تو اپنی نیند کو بائے بائے کر دو کیونکہ اب تم سو نہیں سکتی۔ اور نہ ہی میں تمہیں سونے دوں گا۔

آپ نے ایڈوانس لیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا تناوش نے اسے یاد دلایا۔ وہ کام شروع کرنے سے پہلے ہی اس کے ہوش ٹھکانے لگا چکا تھا۔

کب کہاں مجھے بالکل بھی یاد نہیں تمہارے پاس کوئی رسید ہے کوئی ثبوت ہے جس پر میں یقین کر سکوں وہ شرارتی مسکراہٹ لئے ذو معنی انداز میں بولا۔

exponovels

آپ بے ایمانی نہیں کر سکتے تاشفین یاد کریں جب آپ گھر واپس آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔؟ وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی چہرہ سرخ اناری ہونے لگا تھا۔اس کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے بول ہی نہ پائی جب کہ وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

ہاں بولو کب کی بات ہے یہ مجھے تو بالکل بھی یاد نہیں جب میں گھر آیا تھا تب کیا ہوا تھا۔۔۔۔؟ وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ صرف اسے گھور رہی تھی حالانکہ اس کی شرارتی نگاہیں اسے یہ کام بھی نہیں کرنے دے رہی تھیں۔

جب آپ گھر آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے معاوضہ لے لیا تھا۔اور آپ ایک بہت بے ایمان ڈیلر ہیں۔ میں آئندہ آپ کی کوئی بات نہیں مانوں گی۔اور نا ہی آپ سے کبھی کوئی کام کرنے کے لئے کہوں گی۔اپنی نیند کو قتل ہوتے دیکھ کر وہ ناراضگی سے بولی تھی کیونکہ اب وہ اس کے کندھے سے شرٹ سرکا چکا تھا۔

ڈارلنگ تمہارے پاس تاشفین ابراہیم کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے۔اس نے قہقہ لگاتے ہوئے اسے بہت پتے کی بات بتائی تھی جب کہ وہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اس کے کندھے پر برسانے لگی تھی۔جسے وہ اس کے تل پر تشدد کرتے ہوئے برداشت کر رہا تھا۔

exponovels

اپنی گردن پر اس کے دانتوں کی چبھن محسوس کر کے وہ۔ سسکی تھی۔

لیکن وہ اس کی نازک جان کو مزید مشکل میں ڈالتا اسے بے بس کر گیا تھا۔ وہ اس کی شدتیں سہتی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس سچ میں اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہسبنڈ کو پیاری سی پپی دے کر گڈ مارننگ وش کیا جاتا ہے میڈم آپ کو اتنا بھی نہیں پتا وہ اسے جاگتے پا کر جلدی سے اس کے قریب سے اٹھ کھڑی ہوئی اور واش روم میں گھسنے لگی وہ اس سے خفا خفا تھی۔ اس نے ساری رات اسے سونے نہیں دیا تھا۔

فجر کے وقت بڑی مشکل سے اس نے منتیں کر کے اپنی جان چھڑائی تھی حالانکہ وہ تو اب بھی اس کو چھوڑنے پر راضی نہیں تھا۔

مجھے نہیں کرنا آپ کو گڈ مارننگ وش آپ اپنی نیند پوری کر لیں پھر سارا دن آپ کو کام کرنا ہو گا میں ناشتہ بناتی ہوں۔

پھر آپ کو جگانے آؤں گی وہ جلدی جلدی میں منہ ہاتھ دھوتے ہوئے اس سے بولی تھی۔

exponovels

اور خود کہاں نیند پوری کرو گی جان من۔ فجر کی نماز کے وقت وہ جب تک نماز ادا کر کے واپس آتی وہ گہری نیند میں اتر چکا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ فجر کے بعد سوئی بھی ہے یا نہیں۔

میں کالج سے واپس آ کر سو جاؤں گی آپ آرام کر لیں آپ کو بھی ٹائم نہیں ملے گا اسے اس کی فکر تھی۔اس کی فکر پر اسے اس پر پیار آنے لگا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا پیار کافی زیادہ خطرناک ہے اور اس کے لیے مسئلہ پیدا کر سکتا ہے

جانو اتنی فکر کرو گی تو میں چھٹی کر لوں گا آج کام پر جاتا ہی نہیں وہ شرارت سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

اللہ کا واسطہ ہے تاشفین میری جان چھوڑ دیں اس سے زیادہ آپ کو برداشت نہیں کر سکتی میں وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو تاشفین کا قہقہ بلند ہوا

ایسے جب تم مجھ سے ڈر ڈر کر دور بھاگتی ہو نا تب میرا دل تمہاری قربت کے لیے اور بھی زیادہ مچلنے لگتا ہے وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔

exponovels

اور جب اس طرح سے آپ مجھے دیکھتے ہی نہ مجھے کہیں چھپ جانے کا دل کرتا ہے وہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے واش روم کی جانب بھاگ گئی تھی۔

اور جب تم ایسے مجھ سے بھاگ کر چھپنے کی کوشش کرتی ہو میرا دل کرتا ہے میں تمہارے پیچھے آ کر تمہیں اپنی باہوں میں قید کر لوں وہ دروازے تک آیا تھا لیکن اس نے اندر سے لاک کر دیا۔

اور جب آپ اس طرح سے میرے پیچھے آتے ہیں ناتب میرا دل کرتا ہے میں یہ دروازہ بند کر کے آپ کو خود سے دور کر دوں جا کر آرام کریں۔اور مجھے میرا کام کرنے دیں وہ اس کے سارے ارادوں پر پانی پھیر چکی تھی جبکہ تاشفین ہاتھ پر مکہ مارتا واپس بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے خود سے دور کر کے تم اچھی بیوی ثابت ہو جاؤ گی تو غلط فہمی ہے تمہاری بہت بری بیوی ہو تم میں تمہیں کبھی اچھی بیوی کا سرٹیفیکیٹ نہیں دوں گا۔

exponovels

آپ وہ سرٹیفیکیٹ اپنے پاس رکھ کر اسے فریم کروالیں۔مجھے چاہیے بھی نہیں کیوں کہ آپ کی اچھی بیوی بننے کے لیے مجھے پتہ نہیں کیا کیا کرنا پڑے گا میں بنا اچھی بیوی کے ہی ٹھیک ہوں وہ فریش ہو کر باہر نکلتے ہوئے اسے سنا رہی تھی۔

شور کیوں کئے جا رہی ہو مجھے نیند آ رہی ہے ایک تو ساری رات سونے نہیں دیا اور اب صبح صبح شور مچا کر میری نیند خراب کر رہی ہے وہ تکیے کو اپنی باہوں میں بھینچتے ہوئے اسے سنانے لگا تھا۔

میں نے نہیں سونے دیا یا آپ نے ساری رات میری نیند خراب کی وہ غصہ ہوئی تھی اس کی اسائنمنٹ کا کام تو ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ہی وہ کر کے فارغ ہو چکا تھا باقی وقت تو اس نے اپنے رومانس کے لئے بچا کر رکھا تھا جس کو اس نے بعد میں خوب استعمال بھی کیا۔

ڈارلنگ اگر آپ کو یاد ہو تو کل رات میں آپ کی اسائنمنٹ بنا رہا تھا اس نے یاد کروایا تھا۔
اور اگر آپ کو یاد ہو تو مسٹر ڈارلنگ وہ آپ نے ایک گھنٹے میں مکمل کر لیا تھا وہ الٹا اسی کے انداز میں اسے یاد دلاتے ہوئے کہنے لگی۔

exponovels

لیکن تمہارے مطابق تو وہ کام تقریبا پانچ سے چھ گھنٹوں کا تھا اس نے جیسے یاد دلایا تھا اس کے لیے وہ سچ میں پانچ سے چھ گھنٹوں کا تھا کیونکہ اسے سارے ٹوپکس تلاش کرتے ہوئے وقت لگ جاتا تھا جبکہ تاشفین نے ایک گھنٹے میں ہی اس کی ایک بہترین اسائمنٹ تیار کر لی تھی۔

ہاں وہ تو مجھے اس کو کام کرتے ہوئے ٹائم لگتا نہ آپ نے تو جلدی کر لیا تھا۔
تو یہ تو میری ہمت ہے جو میں نے جلدی کر لیا تمہاری طرف سے تو چار پانچ گھنٹے ہی لگنے تھے۔اور ویسے بھی میں نے تمہارے مطابق کام کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ میں نے کام کے ساتھ تھوڑا سا رومانس لیا۔۔

تھوڑا سا۔۔۔۔۔؟وہ باہر نکلتے ہوئے جھٹکے سے مڑی تھی ساری رات اس کو جگا کر وہ اپنی بے قرار قربت کو تھوڑا سا کہہ رہا تھا۔
ہاں تو تھوڑا سا ہی تو پیار کیا ہے تم موقع کہاں دیتی ہوں پیار کرنے کا۔وہ اب بھی شکوے شکایت کر رہا تھا تاوش نفی میں سر ہلاتے کمرے سے نکل گئی تھی۔

اگر یہ تھوڑا سا پیار ہے تو زیادہ پیار کون سا ہوتا ہے وہ بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف جا رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

exponovels

پاس آؤ تو بتاؤں نا کہ زیادہ پیار کون سا ہوتا ہے تم تو تھوڑے سے ہی میں گھبرا کر کانپنا شروع کر دیتی ہو۔
وہ اب بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آیا تھا جبکہ اس کے بے باک جملے پر وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی اپنے سرخ ہوتے گالوں پر ہاتھ پھیر کر کچن میں آ گئی تھی اب اس کا کوئی ارادہ نہ تھا تاشفین کو تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے تک اپنی شکل دکھانے کا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر میں فہیم کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی ہر طرف دھوم دھام ہلا گلا تھا ایسے میں اچانک ہی شور اٹھا کے ابراہیم اور موسی نے اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے کا فیصلہ کر دیا ہے اس بات نے سب کو ہی جھٹکا دیا تھا۔

کیوں کہ وارق خود ابھی صرف پانچ سال کا تھا اور جس کے ہاتھ میں اس کے نام کی انگوٹھی ڈالی جا رہی تھی وہ محض گیارہ دن کی بچی تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے کی بات تھی جب موسی خان ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ لے آیا تھا اور کتنی خوشی سے اس نے بتایا تھا کہ اللہ پاک نے اسے اپنی رحمت سے نوازا ہے

پر آج اچانک ہی یہ بات افراہیم صاحب نے آ کر بتائی تھی کہ وہ اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنا چاہتے ہیں۔

exponovels

ابھی ڈھائی سال پہلے بھی اس بات کو لے کر اچھا خاصا ہنگامہ ہوا تھا جب بدر خان کا رشتہ بار بار زینب کے لئے آیا تھا اور ہر بار انہوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ وہ بیٹیوں کو باہر کے خاندانوں میں نہیں دیتے۔

ان کی یہ رسم ذرا عجیب تھی وہ چھوٹی عمر میں ہی اپنی بچوں کی منگنی کر دیتے تھے۔ وہ دوسرے خاندان سے بیٹی اپنے گھر لا سکتے تھے لیکن اپنی بیٹیوں کو اپنے ہی خاندان کے لوگوں میں دیتے تھے اور ویسے بھی ان کا کہنا تھا کہ زینب کی منگنی بچپن سے ہو چکی ہے اور وہ بچپن کے رشتے داریوں پر یقین رکھتے ہیں۔

جبکہ بدر خان تو زینب سے محبت کا دعویدار تھا کتنی دفعہ موسی خان اپنے بھائی کے لیے زینب کا رشتہ لے کر آیا تھا لیکن افراہیم صاحب اس رشتے کو قبول نہیں کر سکے کیونکہ جو بھی تھا وہ زینب کی خواہش کو رد نہیں کر سکتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ بچپن سے ہی عرفان کو ہی پسند کرتی ہے۔

بے شک انہیں موسی خان سے زیادہ عزیز کوئی بھی نہ تھا اور وہ بدر پر یقین بھی کر سکتے تھے اس معاملے میں کیونکہ وہ زینب سے محبت کا دعویدار تھا لیکن اپنی بہن کی خوشیاں وہ عرفان کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ بچپن سے عرفان کے نام پر بیٹھی ہوئی تھی۔

exponovels

ورنہ بدر خان اس کے لئے بہت اچھا آپشن تھا وہ ہر وقت اپنی بہن کو اپنے سامنے رکھ سکتے تھے۔
لیکن ایسا نہ ہو سکا بدر خان کی محبت ادھوری ہی رہ گئی وہ زینب کا رشتہ لے کر تقریبا نو دفعہ ان کے در پر آیا تھا۔

لیکن ہر بار انکار ہو گیا تھا اور بدر نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا اس کا یہ جذباتی فیصلہ کسی کو بھی پسند نہیں تھا خود ابراہیم اور افراہیم اسے ہزار دفعہ شادی کے لیے فورس کر چکے تھے لیکن وہ ہر دفعہ انکار کر دیتا شاید اپنی محبت کو بھلا کر آگے بڑھنا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔

اور ایسے میں اچانک افراہیم صاحب کا اپنے بیٹے کے لیے فیصلہ کرنا سب گھر والوں کو حیران کر گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق۔۔۔۔۔۔"وہ جیسے ہی نہا کر باہر نکلی تو اسے بیڈ پر اب تک سوتے ہوئے پایا اسے حیرت ہوئی تھی کہ وہ اب تک جاگا کیوں نہیں۔
اس نے اس کے پاس آتے ہوئے اسے ہلکی سی آواز دی تھی جس کا جواب اس نے ذرا سی آنکھیں کھول کر آنکھ کے اشارے سے لیا تھا۔
شکر ہے مجھے لگا کہیں میرے ہاتھ کا پاستہ کھا کر آپ کو کچھ ہو تو نہیں گیا اس نے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ تکیہ سائیڈ پر لگاتے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

exponovels

کیا ہونا تھا مجھے تمہارے ہاتھ کا پاستا کھا کر وہ اس سے سوال کئے بنا اب رہ نہیں سکتا تھا۔

کل رات اس نے اس کے ساتھ بہت بے ایمانی کی تھی اس کے سامنے کھانا رکھ کر وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی تھی اس نے سونے سے منع کیا تھا لیکن جب وہ بیڈ پر آیا تو وہ نہ صرف سو چکی تھی بلکہ اپنے سانسوں کی میٹھی میٹھی آواز کے ساتھ اس کی نیند بھی برباد کر چکی تھی۔

اس کا دل تو چاہا کہ وہ ایک جھٹکے میں اسے اٹھا کر بٹھا دے لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔

کیوں کہ اس کی مدہم مدہم سانسوں کا شور اسے اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ اس کا دل بس ایسے ہی سننے کیلئے باضد ہو گیا تھا۔

نہیں ہونا تو کچھ نہیں تھا بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی اس نے کندھے اچکائے اس کا ارادہ تو اپنی تعریف سننے کا تھا لیکن شاید وارق اس کے اشاروں کو سمجھ ہی نہیں پاتا تھا۔

ویسے تمہارے ہاتھ کا پاستہ۔۔۔۔۔" وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سکھانے لگی جب وارق نے آدھی ادھوری بات کی وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

exponovels

ہاں میرے ہاتھ کا پاستا کیسا لگا آپ کو وہ ایک سائیڈ پر ہو کر پوچھنے لگی تھی کیونکہ تاشفین کو تو بہت پسند تھا اور تاشفین اس کی کھل کر تعریف کیا کرتا تھا اور تاشفین کے علاوہ اس کی اور کسی کے ساتھ ایسی دوستی نہیں تھی کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر اسے دیتی۔

یار مجھے نہیں پتا کیسا تھا وہ کیا ہے نہ کہ میں نے کل رات سے پہلے کبھی اس چیز کو کھایا نہیں تھا۔
اور نہ ہی مجھے نئی نئی چیزیں کھانے کا شوق ہے وہ تو تم نے اتنی محنت سے میرے لئے بنایا تو میں نے سوچا تمہارا دل رکھ لیتا ہوں۔
اس کا ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے مجھے نہیں پتا لیکن مجھے ٹھیک ٹھاک لگا اگر تم دوبارہ کبھی بناؤ تو شاید میں کھا سکتا ہوں لیکن مجھے اس طرح کے کھانے زیادہ پسند نہیں ہیں۔

اس نے پوری ایمانداری سے جواب دیا جبکہ اس کی اتنی ایمانداری پر مائرا کا دل چاہا کہ وہ کوئی بھاری چیز اٹھا کر اس کے سر پہ مار دے یہ کیا انداز تعریف کرنے کا۔۔۔۔۔۔"

قسم سے میرا ارادہ آج بھی آپ کے لئے نہ کوئی بہت اچھا بنانے کا تھا لیکن جس انداز میں آپ نے میری تعریف کی ہے ناوارق دامو نچھڑ۔۔۔۔۔۔"

exponovels

میں ساری زندگی کچھ نہیں بناؤں گی میں نے اتنے پیار سے وہ بنایا تھا اور آپ اس طرح تعریف کر رہے ہیں کہ پتا نہیں ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے پتہ نہیں کیسا ہوتا ہے وہ اسے پتا نہیں کیا کیا کہنے والی تھی جب کہ وہ تو اس کی ساری باتوں میں سے ایک بات بلکہ ایک لفظ پکڑ چکا تھا۔

پیار سے۔۔۔۔۔؟ لیکن تم تو مجھ سے پیار نہیں کرتی بلکہ تم تو ساری زندگی مجھ سے پیار کر ہی نہیں سکتی اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

بات کو گھمانے کی کوشش مت کریں ٹوپک کوئی اور ہے کوئی اور مت چھیڑیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی فی الحال سے اپنا دکھ نہیں جا رہا تھا اور وہ پیار کی گردان ایک بار پھر سے شروع کرنا چاہتا تھا۔

تو جانو میرے پاس آؤ نا ابھی میں تمہاری ساری شکایتیں دور کر دوں گا۔ وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے ایک جھٹکے سے کروٹ بدل گیا جس کی وجہ سے وہ بیڈ پر اس کے نیچے آ گئی جبکہ وہ اس کے اوپر سایہ بنائے ہوئے تھا۔

exponovels

پلیز آپ مجھے صبح صبح کس مت کیجئے گا آپ کی مونچھوں کی چبن مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔
کل بھی آپ کی اس حرکت کی وجہ سے مجھے سارا دن اپنے چہرے پر کسی سخت کھردری چیز کا احساس ہوتا رہا۔اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔

پہلے بھی کہا ہے اب بھی کہتا ہوں برداشت کرو برداشت کرنا سیکھ لو۔کیونکہ اب تو تمہیں ساری زندگی انہیں مونچھوں کے ساتھ گزارا کرنا ہے وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مزے سے بولا اور ایک ہاتھ میں اس کے دونوں بازوں کو قید کر لیا۔

لپس پر نہیں پلیز۔۔۔۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا وہ تو چہرہ پھیر کر منت بھرے لہجے میں بولی
مائرہ اب تم مجھے صبح صبح فضول میں غصہ دلا رہی ہو اس کا انداز بہت سخت تھا۔
صبح صبح میرا موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ دبوچتے ہوئے اپنے سامنے کرتا اس کے لبوں پر اپنی تمام ترشدتوں کے ساتھ جھکا تھا۔

مائرہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی اس کا انداز بہت شدت لئے ہوئے تھا جبکہ اس کے چہرہ پھیرنے کی وجہ سے وہ اپنا غصہ بھی اس کے لبوں پر اتار رہا تھا۔

exponovels

آج کیا بناؤ گی میرے لیے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے گھسیٹ کر اپنے قریب کرتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا سوال کرنے لگا جب کہ وہ اپنے ایک ہاتھ سے اپنے ہونٹ رگڑتی اس کی چھبن کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مائرہ مجھے تمہاری یہ حرکت بہت بری لگتی ہے اس نے اسے اپنے ہونٹوں کو رگڑتے دیکھ کر کہا تھا۔
کیا کروں مونچھیں چبھتی ہیں مجھے اس کے انداز میں معصومیت تھی لیکن وہ پگھلا نہیں۔

تو اس کا ایک ہی حل ہے تم عادت ڈالو اس نے حل بتایا تھا۔
یہ حل نہیں سزا ہے مسٹر میں جا رہی ہوں باہر بھوک لگی ہے مجھے وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولی۔ جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اور یہ سزا تم نے ساری زندگی جھیلنی ہے اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا جب کہ وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بہت بہت مبارک ہو خان آج سے ہم دوست نہیں بلکہ رشتہ دار بھی ہوئے۔ وارق نے جیسے ہی وہ ننھا سا ہاتھ تھام کر وہ چھوٹی سی انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنائی ہر طرف مبارک کا شور شروع ہو گیا۔

جبکہ وارق خود بھی خوش ہوتے ہوئے تالیاں بجانے لگتا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا سب اسے شاباش دے رہے تھے۔

جبکہ تاشفین وارق کا ہاتھ تھامے اس گڑیا کو جھانک جھانک کر دیکھ رہا تھا۔ جو اسے کچھ زیادہ پسند نہیں آئی تھی کیونکہ اس کے گھر میں سب سے زیادہ اہمیت تو اس کی تھی کیونکہ وہ سب سے چھوٹا تھا ایسے میں کسی اور کو پیار ملتے دیکھنا اسے جلن میں مبتلا کر رہا تھا۔

ان سب کو اپنی مستی مذاق میں لگے دیکھ کر ابراہیم اس افراہیم بدر اور موسی اوپر چھت پر چلے گئے تھے۔

بدر ہم نے سنا ہے کہ تمہاری امی اپنی بھتیجی سے تمہاری شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن تم بار بار انکار کر رہے ہو ہمیں کیوں شرمندہ کر رہے ہو یار ہم سب کی بھی یہی خواہش تھی کہ زینب کی شادی تمہارے ساتھ ہو۔

exponovels

لیکن یہ ہمارے گھر کے اصولوں کے خلاف تھا پلیز تم اپنی زندگی میں آگے بھڑو تمہیں اس طرح سے زندگی سے منہ موڑ دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمہاری زندگی ہماری وجہ سے خراب ہوئی ہے تم سے یہ بات کرتے مجھے خود بہت عجیب لگ رہا ہے لیکن تم میرے بہت عزیز دوست ہو۔

افراہیم اور ابراہیم دونوں اسے سمجھا رہے تھے جب کہ سیڑھیوں پر کھڑی زائنہ ان کی ساری باتوں کو سن چکی تھی۔ وہ یہاں آنے کے لئے تیار نہ تھی ابراہیم اسے زبردستی لایا تھا۔ وہ واپس گھر جانا چاہتی تھی تبھی ابراہیم سے کہنے آئی تھی لیکن اگر وہ یہاں نہ آتی تو یہ راز تو اسے کبھی پتا ہی نہیں چلتا
کہ بدر زینب سے محبت کرتا تھا اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی ہاں لیکن بدر کا رشتہ بار بار زینب کے لیے آتا رہا تھا۔

بدر کے گھر والوں نے اس رشتے پر بہت زور دیا تھا لیکن ان تینوں بھائیوں کا کہنا تھا کہ زینب کا رشتہ بچپن سے طے ہے اور اس کی شادی وہیں پر ہو گی۔

exponovels

اوراب یہاں بدر زینب کی وجہ سے کسی اور سے شادی کیلئے تیار ہی نہ تھا بیچارہ سچی محبت کرتا تھا زینب سے اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل نہیں کرنا چاہتا تھا اور یہ راز ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا اسی لئے توزائنہ نے اسے اپنے طریقے سے استعمال کرنے کا بھی سوچ لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ رہیں آپ کے چاروں فائلز وہ جیسے ہی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا مائرہ نے چاروں فائرلا کر اس کے سامنے رکھی تھیں۔

آپ نے کہا تھا نہ سنبھال کر رکھ دو میں نے پورا دن سنبھال کر رکھی ہیں اور آپ کو پتا ہے میں نے سارا دن کمرہ بند رکھا تھا کہ کہیں کوئی چور آکر فائلز نہ اٹھا کر لے جائے۔اتنی بڑی ذمہ داری دی تھی آپ نے میں نے اپنی جان سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے۔اس نے خوشی سے اپنا کارنامہ سنایا تھا۔اسے یقین تھا وہ لازمی اس سے انپریس ہو چکا ہو گا ویری گڈ لیکن یہ تم مجھے ابھی کیوں دے رہی ہو۔ڈارلنگ جب ضرورت ہو گی تو تم سے کہوں گا نا وہ فائلز واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

کیا مطلب ہے مجھے کب تک ان سب کو سنبھال کر رکھنا پڑے گا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

exponovels

ایک ہی دن میں وہ کمرے کے ہزاروں چکر لگا کے فائلز کو چیک کر چکی تھی اور یہ کام اسے روز کرنا تھا یہ سوچ کر اس کی پریشانی تو بنتی تھی۔

ڈارلنگ یہ فائلز تمہیں تب تک سنبھال کر رکھنی پڑے گی جب تک مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آتی اب تم نے ہی ان کا خیال رکھنا ہے یہ چاروں فائلز میرے اگلے بہت اہم ترین پروجیکٹس کے لیے ہیں۔

اور میں نہیں چاہتا کہ یہ غائب ہوں یا انہیں کوئی چور چوری کر کے لے جائے اسی لیے تمہیں ہی انہیں اپنے پاس رکھنا ہے۔

کیونکہ تم ان کا ٹھیک سے خیال رکھ سکو گی۔اور میں اور کسی پر میں اس معاملے میں بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ فائل واپس الماری کے لاکر میں رکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فہیم کی شادی ہو چکی تھی لیکن وہ شادی پر نہیں گئی تھی اس کے پاس بہت ساری تصویریں تھی جنہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

اب تصویریں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو ہم شادی پر جا سکتے تھے عرفان ناراضگی سے بولا تھا وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ زینب پاکستان کیوں نہیں گئیں۔

ہاں تو تصویریں دیکھ کر خوش ہو تو رہی ہوں اس نے مسکرا کر تصویروں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

exponovels

جبکہ عرفان اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بھائیوں سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی اور اتنی بڑی خوشی میں اپنے بھائی کی شامل ہی نہیں ہوئی تھی اسے پاکستان جانا چاہیے تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اس نے ابراہیم کو بھی فون پر بتایا تھا کہ زینب پاکستان نہیں آنا چاہتی وہ ٹکٹ تک کروا چکا ہے اس بات پر اس کے تینوں بھائیوں نے اسے فون پر بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان آئے اور اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے

لیکن نہ جانے کیوں وہ اپنی ضد پر قائم تھی سب کے کہنے کے باوجود وہ پاکستان جانے کو تیار نہ تھی ایک دفعہ عرفان نے شرارتاً یہ کہہ دیا کہ صرف وہی چلا جائے گا شادی انجوائے کرنے کے لئے اگر اسے نہیں آنا تو نہ آئے۔

لیکن اس کی اس بات پر زینب اتنی زیادہ پریشان ہو گئی کہ اسے رات تک بخار ہو گیا۔

اور اس کی اس پریشانی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اس کے بعد اس سے پاکستان جانے کے بات نہیں کی تھی ۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف پاکستان جانے کی بات پر اس طرح سے ری ایکٹ کرتی ہے اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی پریشانی نہیں آنے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس ٹوپک کو یہیں ختم کر دیا۔

لیکن اسے اکثر اپنے بھائی کی شادی کی تصویریں دیکھ کر وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ ہم جا سکتے تھے جس پر زینب مسکرا دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

آج تم نے میرے لئے کھانے میں کچھ نہیں بنایا وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی تو اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

آپ نے کتنے خوبصورت طریقے سے میرے پاستا کی تعریف کی تھی نہ اس کے بعد تو میں زہر بھی ملا کر نہ کھلاؤں کھانا تو بہت دور کی بات ہے جناب اس نے مزے سے کہتے ہوئے اس کا فون اٹھایا تھا۔

پاسورڈ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ فون اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے اپنے فون کا تو اب اسے اندازہ بھی نا تھا کہ کہاں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔

جبکہ اماں کا فون آج کل اسی کے ہاتھوں میں رہتا تھا کیونکہ چھوٹو سکول اور مدرسے جاتا تھا اس دوران فون اپنے پاس ہی رکھتی تھی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ پاس ورڈ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

گیم کھیلوں گی اور کیا کرنا ہے مجھے اماں نے بھیجا تھا کمرے میں آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کی ضرورتوں کا کا پوچھنے کے لیے آپ کام سے تھکے ہارے آئے ہیں۔

آپ کو کپڑے نکال کر دوں۔ کھانے کا پوچھو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو آپ فریش بھی ہو چکے ہیں اور پھر یہ اپنا بورنگ لیپ ٹاپ لے کر کام کر رہے ہیں تو آپ کو ڈسٹرب کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کر لوں

کیوں کہ آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں کہ مجھے آپ کا خیال رکھنا ہے یا کچھ ایسا کرنا ہے۔ اماں بچاری بھی نا ہمیں اکیلے وقت دینے کے لیے اتنی کوشش کرتی ہیں اور یہاں اماں کے بیٹے کو اس وقت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وہ موبائل میں گیم انسٹال کرتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جب کہ وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

exponovels

تو تم نے مجھے بتانا تھا نا کہ تم میرا خیال رکھنے کے لیے یہاں آئی ہو وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں کوئی خیال رکھنے نہیں آئی میں تو صرف اماں کے کہنے پر آئی تھی کھانا لگنے میں ابھی وقت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں وہاں رہ کر کیا کروں گی۔

بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤں آپ کے ساتھ وقت گزارنے میں نے اماں کو بتایا بھی تھا کہ اس وقت آپ کوئی ضروری کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں میرے لئے آئی ہو بلکہ میرا خیال رکھنے کے لیے آئی ہو میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آئی ہو تو یہ غیر ضروری کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لیپ ٹاپ آف کرتے ایک طرف پھینکتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

ارے آپ تو کوئی انتہائی مصروف انسان ہیں آپ اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی مجھے گیم کھیلنے دیں اپنی گردن پر اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کرتے وہ فوراً اپنی بات بدل گئی تھی لیکن اب وارق اس کی بات مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

لڑکی بہانے بازیاں کرنا بند کرو تم میرا خیال رکھنے آئی تھی میری ضروریات کو پورا کرنے آئی تھی اس وقت مجھے میری بیوی کی ضرورت ہے بلکہ اس کے ہونٹوں کی میٹھاس کی ضرورت ہے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحم کریں مجھ پر وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی وہ جتنا اس کی مونچھوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی اسے چبوتا تھا۔

تم شرافت سے نہیں مانو گی وہ اس کی گردن کو قابو کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگا انداز ایسا تھا کہ وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کم کر رہا تھا بلکہ اپنی مونچھیں اس کے گالوں پر چُبو زیادہ رہا تھا۔

زہر لگتی ہیں مجھے آپ کی مونچھیں وہ غصہ ہوتے ہوئے چہرا پھیر گئی تھی۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میری مونچھوں کی شان میں گستاخی کرو۔توبہ کروا بھی کے ابھی توبہ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اس کی گردن پر جابجا اپنی مونچھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے اسے کہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اتنا زیادہ شدت سے بھرپور تھا کہ اس نے فوراً سوری سوری سوری کہا تھا۔

ایسے نہیں اس سوری کا کیا میں اچار ڈالوں ٹھیک سے معافی مانگو۔کہو کہ غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی ان حسین شاندار مونچھوں کی شان میں گستاخی نہیں کروں گی وہ مزید اس کو تنگ کرنے لگا تھا جب کہ وہ بیچاری جان چھڑانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کی ان لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھوں کی شان میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گی ۔وہ پوری طرح اس کے قابو میں تھی ورنہ اس کی مونچھوں پر دو لفظ لعنت بھیج کر کمرے سے بھاگ جاتی۔

کیا کہا لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھیں اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے وہ ایسی گستاخی اپنی مونچھوں کی شان میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

exponovels

ارے نہیں آپ کی مونچھیں چوکیدار جیسی کیوں ہو گئی آپ کوئی چوکیدار تھوڑی ہو آپ اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اتنی حسین لمبی لمبی مونچھیں ہیں آپ کی مونچھیں اتنی زیادہ پسند ہیں مجھے میرا دل تو چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں چوم لوں۔۔۔۔"وارق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا لیکن وہ تو آپ ہی کرنے والا تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کی باہوں میں پھر پھڑانے کے۔

لڑکی زیادہ ہاتھ پیر مت چلاؤ ورنہ اماں سے کہہ دوں گا کہ آپ کی بہو ٹھیک سے میرا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی میری ضرورت کو پورا کرتی ہے اسے مزید اپنے شکنجے میں قید کرتے ہوئے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

آپ اس کا بل ہی نہیں کہ آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھا جا سکے اپنی گردن پر اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کر چلائی تھی

۔اگر وہ اس وقت وارق کے قبضے میں نہ ہوتی تو یقینا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جاتی لیکن وہ اس وقت پوری طرح اس کے شکنجے میں قید تھی جہاں سے چھوٹنا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا وہ بار بار سر اس کے کندھے پر مار کر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جس کی پرواہ اس وقت وارق کو ہر گز نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم بھابی کیسی ہے آپ آپ نے مجھے یہاں بلایا خیریت تو تھی نا اگر آپ پہلے بتا دیتیں تو میں گھر پر آپ سے ملاقات کر لیتا ویسے بھی میں شام کو آپ کی طرف آنے ہی والا تھا ابراہیم سے ملنے کے لیے۔

بدر اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

exponovels

آج اس نے اپنی ایک ملازمہ کو اس کے گھر بھیج کر اسے ہوٹل میں ملنے بلایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے پہلے تو بدر کافی حیران ہوا تھا۔

پھر اس سے ملنے چلا گیا اس کے اور ابراہیم کے اس رشتے کی کرواہٹ کا اندازہ کہیں نہ کہیں اس کو بھی تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں لیکن تاشفین کی وجہ سے ابراہیم کو سمجھوتا کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن اس نے اسے کیوں بلایا تھا بھلا اس سے اس کو کیا کام ہو سکتا تھا وہ سوچ میں تھا تب ہی وہ یہاں اس سے ملنے کے لئے آ گیا تھا بنا کسی کو بھی کچھ بتائے اور اب اس سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔

بدر خان تم نے زینب کے بیٹے کو دیکھا ہے دانیال نام ہے اس کا بہت خوبصورت بچہ ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی ہاں بھابھی میں نے تصویر دیکھی تھی مجھے ابراہیم نے دکھائی تھی ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے اللہ پاک اسے اس کے والدین کا فرمانبردار بنائے اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا تھا اندر جیسے چھریاں چلنے لگی تھی۔

وہ زینب جسے اپنی دلہن بنانے کے خواب دیکھتا تھا آج وہ کسی اور کے ساتھ تھی کسی اور کے بچے کی ماں تھی یہ اس کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا کہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ بچہ تمہارا بھی ہو سکتا تھا وہ آج تمہاری بیوی بھی کہلا سکتی تھی لیکن نہیں تمہارے دوستوں نے ایسا ہونے ہی نہیں دیا وہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی تو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا تھا ان سب باتوں کا کیا مقصد تھا۔

exponovels

نہیں بھابھی جو ہوا ٹھیک ہوا شاید اس کے نصیب میں اس شخص کا ساتھ لکھا تھا اس نے مسکرا کر بات ختم کر دی اسے زائنہ کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہاں بالکل لیکن میرے خیال میں تمہیں ہمت ہار کر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا اگر تم ہمت دکھاتے تو آج وہ کسی اور کی بیوی نہ ہوتی۔ لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی وہ اب بھی تمہاری بیوی بن سکتی ہے۔

شاید تم نہیں جانتے کہ صرف تم ہی نہیں بلکہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی تھی یا شاید تمہیں اس بات کا پتہ ہو گا وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یہ بات بدر کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ ثابت ہوئی تھی۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا مطلب ہے اس نے تو کبھی مجھے نہیں پتہ چلنے دیا کیا یہ سچ ہے بھابھی۔۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

سچ ہے یا جھوٹ لیکن تم تو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر چکے ہو نہ تم نے اپنی محبت کے لیے کوشش ہی نہیں کی اور ابراہیم نے کتنی آسانی سے سب کچھ برباد کر دیا۔

تم جانتے ہو کہ زینب کی شادی صرف اور صرف ابراہیم کی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ میں اور عرفان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پہلے اس نے میرے والدین کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں میری شادی کرنے پر راضی کر لیا۔

میں نے اسے بتایا بھی کہ میں عرفان سے محبت کرتی ہوں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لیکن ابراہیم مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر اس نے میرے والدین کو ٹریپ کر کے مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔

exponovels

اور جب میں نے بار بار اسے طلاق دینے کے لیے فورس کیا تو وہ تاشفین کو ہماری زندگی میں لے آیا۔ ورنہ شاید میں اور عرفان ایک ہو چکے ہوتے۔

عرفان نے مجھے کہا کہ مجھے طلاق لے لینی چاہئے اور میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے بچے کو اس دنیا میں لاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا بس اسی لیے میں نے اس کے بچے تک کو پیدا کیا لیکن وہ مکار انسان اپنے ہر وعدے سے مکر گیا۔

اور پھر اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے زینب کی شادی زبردستی عرفان سے طے کر دیں وہ۔ تو نہ جانے کب سے تمہیں پسند کرتی تھی اس کی ساری خواہشیں ادھوری رہ گئی تم بار بار رشتہ لے کر آتے تو اس کی امید بن جاتی ہے شاید اس کے بھائی کو اس پر ترس آجائے گا لیکن ایسا نہ ہوا ابراہیم اپنی بہن کو برباد کرنے کو تیار ہو گیا عرفان زینب کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابراہیم مجھے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔ محبت میں برباد ہوا شخص ہی اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہ سب کچھ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

کیا زینب آج بھی مجھے پسند کرتی ہے کیا وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے بھابی پلیز مجھے بتائیں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تڑپ اس کو سکون دے گئی۔

ہاں وہ۔ آج بھی پسند کرتی ہے تمہیں اور عرفان کے ساتھ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہے وہ آج بھی تمہاری ہو سکتی ہے اس نے اسے یقین دلایا تھا جب کہ بدر کو لگا کہ لگا کہ جیسے اسے زندگی مل گئی ہو۔

exponovels

میں اپنی زندگی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔ بھابی آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور اگر نہیں ہوا تو میں بیچ کا راستہ نکال لوں گا لیکن زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہوں گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش ہو رہی تھی

ooooo

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

جبکہ اس کی روز والی بات پر اس کے چہرے پر روز والی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب پھر سے شروع مت ہو جایئے گا آپ کو پتا ہے آج کوئی آیا تھا گھر پہ کوئی انگریز تھا کہہ رہا تھا کہ کسی تعیش سے ملنا ہے لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں بس پھر وہ چلا گیا میں نے دروازہ نہیں کھولا ٹھیک کیا نا۔

وہ اسے اندر لے آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولا اس کا مطلب تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو کون تھا۔۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کون آ سکتا ہے۔

اسے تعیش کہنے والے تو اس کے آفس کے ورکر تھے یا پھر اس کے پرانے کولیگز لیکن اس کے گھر کا پتہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ اپنے گھر میں کسی کو بھی نہیں لاتا تھا

exponovels

تو پھر کون ہو سکتا تھا جو اس کے گھر تک آیا تھا کل سے ہی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے پھر رات کو بھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے گھر کے اندر تک آیا ہے۔

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے بارے میں پوچھ کر بھی گیا تھا۔

میرے علاوہ کوئی بھی ہو تو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے اور دروازہ اندر سے بند کر کے رکھنا۔ باقی میں بلڈنگ کے گارڈ سے کہہ دوں گا کہ ہماری بلڈنگ پر کسی کو نا آنے دے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ رہیں آپ کے چاروں فائلز وہ جیسے ہی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا مائرہ نے چاروں فائلز لا کر اس کے سامنے رکھی تھیں۔

آپ نے کہا تھا نہ سنبھال کر رکھ دو میں نے پورا دن سنبھال کر رکھی ہیں اور آپ کو پتا ہے میں نے سارا دن کمرہ بند رکھا تھا کہ کہیں کوئی چور آ کر فائلز نہ اٹھا کر لے جائے۔ اتنی بڑی ذمہ داری دی تھی آپ نے میں نے اپنی جان سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے۔ اس نے خوشی سے اپنا کارنامہ سنایا تھا۔ اسے یقین تھا وہ لازمی اس سے انپریس ہو چکا ہو گا ویری گڈ لیکن یہ تم مجھے ابھی کیوں دے رہی ہو۔ ڈارلنگ جب ضرورت ہو گی تو تم سے کہوں گا نا وہ فائلز واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

exponovels

کیا مطلب ہے مجھے کب تک ان سب کو سنبھال کر رکھنا پڑے گا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

ایک ہی دن میں وہ کمرے کے ہزاروں چکر لگا کے فائلز کو چیک کر چکی تھی اور یہ کام اسے روز کرنا تھا یہ سوچ کر اس کی پریشانی تو بنتی تھی۔

ڈارلنگ یہ فائلز تمہیں تب تک سنبھال کر رکھنی پڑے گی جب تک مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آتی اب تم نے ہی ان کا خیال رکھنا ہے یہ چاروں فائلز میرے اگلے بہت اہم ترین پروجیکٹس کے لیے ہیں۔

اور میں نہیں چاہتا کہ یہ غائب ہوں یا انہیں کوئی چور چوری کر کے لے جائے اسی لیے تمہیں ہی انہیں اپنے پاس رکھنا ہے۔

کیونکہ تم ان کا ٹھیک سے خیال رکھ سکو گی۔اور میں اور کسی پر میں اس معاملے میں بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ فائل واپس الماری کے لاکر میں رکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فہیم کی شادی ہو چکی تھی لیکن وہ شادی پر نہیں گئی تھی اس کے پاس بہت ساری تصویریں تھی جنہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

اب تصویریں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو ہم شادی پر جا سکتے تھے عرفان ناراضگی سے بولا تھا وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ زینب پاکستان کیوں نہیں گئیں۔

ہاں تو تصویریں دیکھ کر خوش ہو تو رہی ہوں اس نے مسکرا کر تصویروں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

exponovels

جبکہ عرفان اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بھائیوں سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی اور اتنی بڑی خوشی میں اپنے بھائی کی شامل ہی نہیں ہوئی تھی اسے پاکستان جانا چاہیے تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اس نے ابراہیم کو بھی فون پر بتایا تھا کہ زینب پاکستان نہیں آنا چاہتی وہ ٹکٹ تک کروا چکا ہے اس بات پر اس کے تینوں بھائیوں نے اسے فون پر بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان آئے اور اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے

لیکن نہ جانے کیوں وہ اپنی ضد پر قائم تھی سب کے کہنے کے باوجود وہ پاکستان جانے کو تیار نہ تھی ایک دفعہ عرفان نے شرارتاً یہ کہہ دیا کہ صرف وہی چلا جائے گا شادی انجوائے کرنے کے لئے اگر اسے نہیں آنا تو نہ آئے۔

لیکن اس کی اس بات پر زینب اتنی زیادہ پریشان ہو گئی کہ اسے رات تک بخار ہو گیا۔

اور اس کی اس پریشانی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اس کے بعد اس سے پاکستان جانے کے بات نہیں کی تھی ۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف پاکستان جانے کی بات پر اس طرح سے ری ایکٹ کرتی ہے اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی پریشانی نہیں آنے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس ٹوپک کو یہیں ختم کر دیا۔

لیکن اسے اکثر اپنے بھائی کی شادی کی تصویریں دیکھ کر وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ ہم جا سکتے تھے جس پر زینب مسکرا دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

آج تم نے میرے لئے کھانے میں کچھ نہیں بنایا وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی تو اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

آپ نے کتنے خوبصورت طریقے سے میرے پاستا کی تعریف کی تھی نہ اس کے بعد تو میں زہر بھی ملا کر نہ کھلاؤں کھانا تو بہت دور کی بات ہے جناب اس نے مزے سے کہتے ہوئے اس کا فون اٹھایا تھا۔

پاسورڈ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ فون اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے اپنے فون کا تو اب اسے اندازہ بھی نا تھا کہ کہاں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔

جبکہ اماں کا فون آج کل اسی کے ہاتھوں میں رہتا تھا کیونکہ چھوٹو سکول اور مدرسے جاتا تھا اس دوران فون اپنے پاس ہی رکھتی تھی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ پاس ورڈ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

گیم کھیلوں گی اور کیا کرنا ہے مجھے اماں نے بھیجا تھا کمرے میں آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کی ضرورتوں کا کا پوچھنے کے لیے آپ کام سے تھکے ہارے آئے ہیں۔

آپ کو کپڑے نکال کر دوں۔ کھانے کا پوچھو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو آپ فریش بھی ہو چکے ہیں اور پھر یہ اپنا بورنگ لیپ ٹاپ لے کر کام کر رہے ہیں تو آپ کو ڈسٹرب کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کر لوں

کیوں کہ آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں کہ مجھے آپ کا خیال رکھنا ہے یا کچھ ایسا کرنا ہے۔ اماں بچاری بھی نا ہمیں اکیلے وقت دینے کے لیے اتنی کوشش کرتی ہیں اور یہاں اماں کے بیٹے کو اس وقت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وہ موبائل میں گیم انسٹال کرتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جب کہ وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

exponovels

تو تم نے مجھے بتانا تھا نا کہ تم میرا خیال رکھنے کے لیے یہاں آئی ہو وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں کوئی خیال رکھنے نہیں آئی میں تو صرف اماں کے کہنے پر آئی تھی کھانا لگنے میں ابھی وقت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں وہاں رہ کر کیا کروں گی۔

بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤں آپ کے ساتھ وقت گزارنے میں نے اماں کو بتایا بھی تھا کہ اس وقت آپ کوئی ضروری کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں میرے لئے آئی ہو بلکہ میرا خیال رکھنے کے لیے آئی ہو میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آئی ہو تو یہ غیر ضروری کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لیپ ٹاپ آف کرتے ایک طرف پھینکتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

ارے آپ تو کوئی انتہائی مصروف انسان ہیں آپ اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی مجھے گیم کھیلنے دیں اپنی گردن پر اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کرتے وہ فوراً اپنی بات بدل گئی تھی لیکن اب وارق اس کی بات مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

لڑکی بہانے بازیاں کرنا بند کرو تم میرا خیال رکھنے آئی تھی میری ضروریات کو پورا کرنے آئی تھی اس وقت مجھے میری بیوی کی ضرورت ہے بلکہ اس کے ہونٹوں کی میٹھاس کی ضرورت ہے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحم کریں مجھ پر وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی وہ جتنا اس کی مونچھوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی اسے چبوتا تھا۔

تم شرافت سے نہیں مانو گی وہ اس کی گردن کو قابو کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگا انداز ایسا تھا کہ وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کم کر رہا تھا بلکہ اپنی مونچھیں اس کے گالوں پر چُبو زیادہ رہا تھا۔

زہر لگتی ہیں مجھے آپ کی مونچھیں وہ غصہ ہوتے ہوئے چہرا پھیر گئی تھی۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میری مونچھوں کی شان میں گستاخی کرو۔توبہ کروا بھی کے ابھی توبہ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اس کی گردن پر جابجا اپنی مونچھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے اسے کہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اتنا زیادہ شدت سے بھرپور تھا کہ اس نے فوراً سوری سوری سوری کہا تھا۔

ایسے نہیں اس سوری کا کیا میں اچار ڈالوں ٹھیک سے معافی مانگو۔کہو کہ غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی ان حسین شاندار مونچھوں کی شان میں گستاخی نہیں کروں گی وہ مزید اس کو تنگ کرنے لگا تھا جب کہ وہ بیچاری جان چھڑانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کی ان لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھوں کی شان میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گی ۔وہ پوری طرح اس کے قابو میں تھی ورنہ اس کی مونچھوں پر دو لفظ لعنت بھیج کر کمرے سے بھاگ جاتی۔

کیا کہا لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھیں اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے وہ ایسی گستاخی اپنی مونچھوں کی شان میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

exponovels

ارے نہیں آپ کی مونچھیں چوکیدار جیسی کیوں ہو گئی آپ کوئی چوکیدار تھوڑی ہو آپ اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اتنی حسین لمبی لمبی مونچھیں ہیں آپ کی مونچھیں اتنی زیادہ پسند ہیں مجھے میرا دل تو چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں چوم لوں۔۔۔۔"وارق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا لیکن وہ تو آپ ہی کرنے والا تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کی باہوں میں پھر پھڑانے کے۔

لڑکی زیادہ ہاتھ پیر مت چلاؤ ورنہ اماں سے کہہ دوں گا کہ آپ کی بہو ٹھیک سے میرا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی میری ضرورت کو پورا کرتی ہے اسے مزید اپنے شکنجے میں قید کرتے ہوئے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

آپ اس کا بل ہی نہیں کہ آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھا جا سکے اپنی گردن پر اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کر چلائی تھی

۔اگر وہ اس وقت وارق کے قبضے میں نہ ہوتی تو یقینا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جاتی لیکن وہ اس وقت پوری طرح اس کے شکنجے میں قید تھی جہاں سے چھوٹنا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا وہ بار بار سر اس کے کندھے پر مار کر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جس کی پرواہ اس وقت وارق کو ہر گز نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم بھابی کیسی ہے آپ آپ نے مجھے یہاں بلایا خیریت تو تھی نا اگر آپ پہلے بتا دیتیں تو میں گھر پر آپ سے ملاقات کر لیتا ویسے بھی میں شام کو آپ کی طرف آنے ہی والا تھا ابراہیم سے ملنے کے لیے۔

بدر اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

exponovels

آج اس نے اپنی ایک ملازمہ کو اس کے گھر بھیج کر اسے ہوٹل میں ملنے بلایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے پہلے تو بدر کافی حیران ہوا تھا۔

پھر اس سے ملنے چلا گیا اس کے اور ابراہیم کے اس رشتے کی کرواہٹ کا اندازہ کہیں نہ کہیں اس کو بھی تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں لیکن تاشفین کی وجہ سے ابراہیم کو سمجھوتا کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن اس نے اسے کیوں بلایا تھا بھلا اس سے اس کو کیا کام ہو سکتا تھا وہ سوچ میں تھا تب ہی وہ یہاں اس سے ملنے کے لئے آ گیا تھا بنا کسی کو بھی کچھ بتائے اور اب اس سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔

بدر خان تم نے زینب کے بیٹے کو دیکھا ہے دانیال نام ہے اس کا بہت خوبصورت بچہ ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی ہاں بھابھی میں نے تصویر دیکھی تھی مجھے ابراہیم نے دکھائی تھی ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے اللہ پاک اسے اس کے والدین کا فرمانبردار بنائے اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا تھا اندر جیسے چھریاں چلنے لگی تھی۔

وہ زینب جسے اپنی دلہن بنانے کے خواب دیکھتا تھا آج وہ کسی اور کے ساتھ تھی کسی اور کے بچے کی ماں تھی یہ اس کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا کہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ بچہ تمہارا بھی ہو سکتا تھا وہ آج تمہاری بیوی بھی کہلا سکتی تھی لیکن نہیں تمہارے دوستوں نے ایسا ہونے ہی نہیں دیا وہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی تو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا تھا ان سب باتوں کا کیا مقصد تھا۔

exponovels

نہیں بھابھی جو ہوا ٹھیک ہوا شاید اس کے نصیب میں اس شخص کا ساتھ لکھا تھا اس نے مسکرا کر بات ختم کر دی اسے زائنہ کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہاں بالکل لیکن میرے خیال میں تمہیں ہمت ہار کر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا اگر تم ہمت دکھاتے تو آج وہ کسی اور کی بیوی نہ ہوتی۔ لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی وہ اب بھی تمہاری بیوی بن سکتی ہے۔

شاید تم نہیں جانتے کہ صرف تم ہی نہیں بلکہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی تھی یا شاید تمہیں اس بات کا پتہ ہو گا وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یہ بات بدر کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ ثابت ہوئی تھی۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا مطلب ہے اس نے تو کبھی مجھے نہیں پتہ چلنے دیا کیا یہ سچ ہے بھابھی۔۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

سچ ہے یا جھوٹ لیکن تم تو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر چکے ہو نہ تم نے اپنی محبت کے لیے کوشش ہی نہیں کی اور ابراہیم نے کتنی آسانی سے سب کچھ برباد کر دیا۔

تم جانتے ہو کہ زینب کی شادی صرف اور صرف ابراہیم کی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ میں اور عرفان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پہلے اس نے میرے والدین کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں میری شادی کرنے پر راضی کر لیا۔

میں نے اسے بتایا بھی کہ میں عرفان سے محبت کرتی ہوں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لیکن ابراہیم مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر اس نے میرے والدین کو ٹریپ کر کے مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔

exponovels

اور جب میں نے بار بار اسے طلاق دینے کے لیے فورس کیا تو وہ تاشفین کو ہماری زندگی میں لے آیا۔ ورنہ شاید میں اور عرفان ایک ہو چکے ہوتے۔

عرفان نے مجھے کہا کہ مجھے طلاق لے لینی چاہئے اور میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے بچے کو اس دنیا میں لاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا بس اسی لیے میں نے اس کے بچے تک کو پیدا کیا لیکن وہ مکار انسان اپنے ہر وعدے سے مکر گیا۔

اور پھر اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے زینب کی شادی زبردستی عرفان سے طے کر دیں وہ۔ تو نہ جانے کب سے تمہیں پسند کرتی تھی اس کی ساری خواہشیں ادھوری رہ گئی تم بار بار رشتہ لے کر آتے تو اس کی امید بن جاتی ہے شاید اس کے بھائی کو اس پر ترس آجائے گا لیکن ایسا نہ ہوا ابراہیم اپنی بہن کو برباد کرنے کو تیار ہو گیا عرفان زینب کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابراہیم مجھے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔ محبت میں برباد ہوا شخص ہی اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہ سب کچھ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

کیا زینب آج بھی مجھے پسند کرتی ہے کیا وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے بھابی پلیز مجھے بتائیں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تڑپ اس کو سکون دے گئی۔

ہاں وہ۔ آج بھی پسند کرتی ہے تمہیں اور عرفان کے ساتھ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہے وہ آج بھی تمہاری ہو سکتی ہے اس نے اسے یقین دلایا تھا جب کہ بدر کو لگا کہ لگا کہ جیسے اسے زندگی مل گئی ہو۔

exponovels

میں اپنی زندگی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔بھابی آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور اگر نہیں ہوا تو میں بیچ کا راستہ نکال لوں گا لیکن زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہوں گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش ہو رہی تھی

ooooo

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

جبکہ اس کی روز والی بات پر اس کے چہرے پر روز والی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب پھر سے شروع مت ہو جایئے گا آپ کو پتا ہے آج کوئی آیا تھا گھر پہ کوئی انگریز تھا کہہ رہا تھا کہ کسی تعیش سے ملنا ہے لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں بس پھر وہ چلا گیا میں نے دروازہ نہیں کھولا ٹھیک کیا نا۔

وہ اسے اندر لے آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولا اس کا مطلب تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو کون تھا۔۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کون آ سکتا ہے۔

اسے تعیش کہنے والے تو اس کے آفس کے ورکر تھے یا پھر اس کے پرانے کولیگز لیکن اس کے گھر کا پتہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ اپنے گھر میں کسی کو بھی نہیں لاتا تھا

exponovels

تو پھر کون ہو سکتا تھا جو اس کے گھر تک آیا تھا کل سے ہی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے پھر رات کو بھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے گھر کے اندر تک آیا ہے۔

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے بارے میں پوچھ کر بھی گیا تھا۔

میرے علاوہ کوئی بھی ہو تو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے اور دروازہ اندر سے بند کر کے رکھنا۔ باقی میں بلڈنگ کے گارڈ سے کہہ دوں گا کہ ہماری بلڈنگ پر کسی کو نا آنے دے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

گڈ مارننگ کیسے ہو تم تعیش مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا ڈارلنگ کل تم نے میرے ساتھ وقت گزارا۔

کل تم نے اپنا قیمتی وقت مجھے دیا مجھے بہت اچھا لگا۔

میں کل بہت زیادہ ویک فیل کر رہی تھی لیکن تمہاری وجہ سے اب میری طبیعت کافی سنبھل گئی ہے۔

وہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوا روز خوش باش سی اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے گڈ مارننگ وش کرتا سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

میرا مقصد بھی یہی تھا روز کے آپ خوش ہو جائیں میں نوٹ کر رہا ہوں پچھلے کچھ دنوں سے آپ بالکل بھی خوش نہیں ہیں۔

exponovels

مجھے آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگتی میرے خیال سے آپ دوبارہ اپنے فادر کی وجہ سے ٹینشن لے رہی ہیں میرے خیال میں آپ کو میرے گھر آنا چاہیے۔

اور وہاں کچھ وقت گزارنا چاہیے اس سنڈے کو ہم پلان کرتے ہیں۔ میں نوٹ کر رہا ہوں کہ جب سے اس فلم کی شوٹنگ سٹارٹ ہوئی ہے ہماری روٹین بہت بورنگ ہوتی جا رہی ہے۔

اور آپ اس فلم کو لے کر کافی زیادہ ٹینشن میں رہنے لگی ہیں۔

حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں اس فلم کو پرفیکٹ بنانے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔

آپ کی پریشانی سے مجھے لگ رہا ہے جیسے آپ مجھ پر یقین نہیں کرتی لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کو مجھ پر پورا اعتبار ہے اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اپنی بات مکمل کرنے لگا تو وہ مسکرا دی۔

مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے تعیش میں جانتی ہوں یہ فلم سوپر ہٹ ہونے والی ہے لیکن مجھے اس کی کاسٹنگ کو لے کر کافی زیادہ پروبلمس فیس کرنی پڑ رہی ہے

تم تو دیکھ ہی رہے ہو ناوہ کرسٹن اپنی مرضی سے آتی ہے اپنی مرضی سے جاتی ہے۔

اسے کوئی لینا دینا نہیں ہے میری فلم سے اور مجھے اس کی یہ حرکتیں بہت بری لگ رہی ہیں۔

میرا بس نہیں چلتا کہ میں اسے اس فلم سے نکال دو لیکن صرف جونس کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہو پا رہا اپنی بیٹی کی خواہش پوری کرنے کے چکر میں وہ آدمی میری فلم خراب کرنا چاہتا ہے۔ تو تم ہی بتاؤں کیا مجھے ٹینشن نہیں لینی چاہیے۔

exponovels

اور پھر دوسری طرف وہ روبن۔۔۔؟اسے بھی کام میں زیادہ دلچسپی نہیں ہے اس کا بس چلے وہ ہمیں اس فلم سے آؤٹ کر دے۔

میں اپنی ہی فلم کے ہیرو اور ہیروئن کو لے کر اس وقت بہت زیادہ پریشان ہوں اور تم میری پریشانی کو سمجھ سکتے ہو آخر تم بھی میرے ساتھ اس پریشانی کو فیس کر رہے ہو۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

جی بالکل ایسا ہی ہے میں آپ کی پریشانی کو صرف دیکھ ہی نہیں رہا بلکہ یہی پریشانی میں خود بھی فیس کر رہا ہوں لیکن ہم ان دونوں کا کچھ نہیں کر سکتے سوائے انہیں برداشت کرنے کے۔

اسی لیے تو میں آپ کو آفر کر رہا ہوں کہ پرسوں سنڈے ہے فلم کی شوٹنگ منڈے کو سٹارٹ کرتے ہیں پرسوں کا دن آپ میرے ساتھ گزارے میرے گھر پر۔

تناوش آپ کو بہت مزے کا پیزا بنا کر کھلائے گی۔وہ سب کچھ ہی بہت مزے دار بناتی ہے میں تو اس کے ہاتھ کے بنے کھانے کا دیوانہ ہوں آپ بھی اس کی فین ہو جائیں گی۔

وہ دکھتی اتنی سی ہے لیکن آپ کو وہ ایسے ایسے کھانے بنا کر کھلائے گی نہ کہ آپ نے ساری زندگی ویسا کھانا نہیں کھایا ہو گا وہ پورے یقین سے بول رہا تھا۔

واہ تمہیں تو اپنی کزن پر بہت زیادہ یقین ہے پھر تو ضرور تمہاری کزن کے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کھانا پڑے گا۔

لیکن تمہارے گھر آتے ہوئے تو مجھے اس کے لئے کوئی گفٹ بھی لینا پڑے گا تو بتاؤ کہ اسے کیا پسند ہو گا۔

exponovels

میں اسے کوئی گفٹ دینا چاہتی ہوں میں پہلی دفعہ تمہارے گھر آؤں گی۔ کیا میں اس کے لئے کوئی جویلری پیس لے آؤں اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

وہ کافی دنوں سے اس سے کہہ رہی تھی کہ میں تمہاری کزن سے ملنے جانا چاہتی ہے جس پر تاشفین نے انکار کیے بنا اسے آنے کی دعوت دی تھی۔

اور روز اس کی آفر پر کافی ایکسائٹڈ ہو گئی تھی پھر یہ بات ختم ہو گئی تھی تو آج تاشفین نے اس کی ٹینشن کو دیکھتے ہوئے خود ہی اسے آفر کر دی تھی جس پر وہ کافی خوش ہوئی تھی۔

آپ اس کے لیے چاکلیٹ لے آیئے گا۔ وہ کافی شوق سے کھالے گی اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

اوہو مجھے تمہاری کزن سے ملنے کا تجسس بڑھتا جا رہا ہے اس کی چوکلیٹ والی بات پر وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تاشفین بھی اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

تو اسی ویک آپ آنے کی تیاری کریں میں ایک نظر ہیر وئن کو دیکھ کے آتا ہوں۔ وہ کہہ کر وہاں سے باہر نکلا جبکہ وہ تاشفین کے انکار کے باوجود بھی اس کے لئے کوئی اچھا سا گفٹ آن لائن آرڈر کرنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیسی خرافات بک رہے ہو بدر تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا زینب اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اس کا ماشاء اللہ سے ایک بچہ بھی ہے

تمہیں شرم آنی چاہیے اب اس لڑکی کے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے۔

exponovels

اس نے موسی کو جیسے ہی زینب کے بارے میں بتایا تھا موسی اچھا خاصا غصہ ہونے لگا تھا۔

بھائی جان میں سچ کہہ رہا ہوں وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہیں ہے اس کی شادی زبردستی کی گئی ہے وہ مجھے پسند کرتی تھی۔

میرا یقین کریں وہ میرے ساتھ خوش رہ سکتی ہے وہ اپنی زندگی کس طرح سے کاٹ رہی ہو گی اس انچاہے انسان کے ساتھ ذرا سوچیں تو سہی وہ موسیٰ کو سمجھانے لگا تھا۔

تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے بدر وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اس کا ایک بچہ بھی ہے اگر وہ کبھی تمہیں پسند کرتی تو ذرا سوچو اب اس کی زندگی بدل چکی ہے۔

اب اس کی زندگی میں ایک ننھا سا فرشتہ آگیا ہے وہ عورت ہے۔اگر کبھی بھٹک کر تمہارے بارے میں کچھ ایسا سوچ بھی بیٹھی تو اب اس کی سوچوں سے تم دور جا چکے ہو گے۔

تم بس اپنی زندگی کو ایک ہی جگہ روکے ہوئے ہو آگے بڑھو بدر شادی کر لو تاکہ تمہارے دماغ سے زینب نکل جائے

۔

میں نہیں جانتا کہ زینب تمہیں پسند کرتی تھی یا نہیں لیکن اب وہ ایک اچھی زندگی گزار رہی ہے اور میں کبھی تمہیں زینب کی زندگی میں نہیں جانے دوں گا۔

اور یہ جو تم زائنہ کی بات کر رہے ہو نا اس عورت نے کبھی اپنی نند کی زندگی کے بارے میں جاننے کی کوشش بھی نہیں کی ابراھیم نے تم سے اپنی زندگی کی پرابلم شیئر نہیں کی ہوں گی لیکن وہ میرا جگر ہے مجھے سب پتا ہے۔

exponovels

جس لڑکی کی باتوں میں آکر تم یہ سوچ رہے ہو کہ زینب تم سے محبت کرتی ہے میں اس کے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں۔

کہ اس نے کبھی زندگی میں اپنے شوہر اور اپنے گھر والوں کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی اور جو عورت اپنے روتے ہوئے بچے کو نہیں سنبھال سکے تم اس پر یقین کر رہے ہو۔

وہ ابراہیم سے طلاق لے کر یہاں سے جانا چاہتی ہے لیکن ابراہیم اپنا بسا بسایا گھر توڑنا نہیں چاہتا بس اسی لیے وہ یہ سارے ڈرامے تم سے کر رہی ہے۔

کیونکہ وہ جان چکی ہے کہ تم زینب سے محبت کرتے تھے وہ تمہیں استعمال کر رہی ہے اور کچھ بھی نہیں وہ سمجھا رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں پر تو اس وقت زینب کے محبت کی پٹی بندھی تھی۔

وہ صرف یہ جانتا تھا کہ اس کی زینب اس کی ہو سکتی تھی ہمیشہ کے لئے۔اس کے آگے وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دروازہ کھولا تو چہرے پر روز کی طرح بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کی مسکراہٹ پر تاشفین نے اپنا دل تھام لیا تھا۔

آج میں بہت بہت بہت زیادہ خوش ہوں گیس کریں کیوں۔۔۔؟اس نے تجسس پھیلاتے ہوئے کہا تو تاشفین نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور سوچنے والے انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

اس کے انداز پر وہ اور بھی زیادہ ایکسائٹڈ ہو گئی تھی کہ وہ کیا گیس کرے گا۔

exponovels

تم مجھے پہلی دفعہ خود سے کس کرنے والی ہو اس نے بڑی دیر کے بعد جواب دیا تھا۔

جب کہ اس کے اس جواب پر وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تاشفین ابراہیم ہر وقت رومینس رومینس رومینس کبھی باہر بھی نکل آیا کریں اس رومینس سے وہ بدمزہ ہوتے ہوئے بولی۔

تمہیں دیکھ کر جو چیز مجھے سمجھ میں آتی ہے میں وہی بولوں گا نہ جانے من۔۔۔۔۔'

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے لبوں کے بے حد قریب کرتا شدت سے بھرپور انداز میں لبوں سے چھونے لگا۔

ہٹیں پیچھے پہلے میری خوشی کی وجہ جانے آپ کو پتہ ہے میری وہ اسائمنٹ جو آپ نے بنائی تھی وہ اتنی اچھی تھی کہ کلاس میں سب سے زیادہ میرے مارکس آئے۔

سب نے میرے لیے کلیپنگ کی اور پھر سب کے سامنے میری بہت ساری تعریف بھی ہوئی وہ بہت خوشی سے بتا رہی تھی جبکہ تاشفین نے خوش ہونے والے انداز میں تالی بجائی تھی۔

کیا بات ہے تمہاری اسائمنٹ کی وجہ سے تمہاری اتنی تعریف ہوئی لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ وہ ساری تعریف میری ہونی چاہیے۔

خیر تعریف کو چھوڑو اس کا میں اچار نہیں ڈالنا تم اس کے بدلے کچھ اور دے سکتی ہو وہ فوراً اپنے مطلب پر اتر آیا تھا۔

exponovels

جب کہ وہ سوچ رہی تھی یہ بات اسے بتانا اتنی بھی ضروری نہیں کہ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ اس کی خوشی میں بھی کہیں نہ کہیں رومینس لے آئے گا۔

اچھا بس ٹھیک ہے نہ آپ کو بس یہی خوشخبری سنانی تھی اب آپ جائیں فریش ہوں میں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں وہ اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگی کیونکہ اسے خطرے کی بو آ رہی تھی۔

ایسے کیسے جانے من میری وجہ سے تمہاری اتنی تعریف ہوئی ہے کلاس میں تو انعام تو بنتا ہے میرا ایسے کیسے چلی جاؤ گی تم۔

تمہیں چاہیے کہ اس تعریف کے بدلے میں مجھے بھی کچھ دو۔ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے نزدیک کھینچتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا تھا۔

انتہائی کوئی مطلبی انسان ہیں آپ میں یہاں آپ سے اپنی خوشی شیئر کر رہی ہوں اور آپ ایک بار پھر سے اپنے مطلب پر اتر آئے ہیں پیچھے ہٹیں میرا کھانا جل جائے گا

اور میرے جذبات کا کیا جو تمہیں دیکھ دیکھ کر جل رہے ہیں۔

کبھی میری بھی فکر کر لیا کرو وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھانے لگا تھا جب وہ اس سے کافی زیادہ فاصلے پر جا رکی۔

کیا کر رہے تاشفین دیکھیں نا اندر کھانا جل جائے گا ابھی وہ کچن کی طرف بھاگنے لگی تھی جب اس نے ہاتھ تھام لیا۔

تمہارے پاس دو منٹ ہیں گیس بند کرو اور جلدی سے بیڈ روم میں آؤ میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں بلکہ اپنی محنت کا معاوضہ لینا چاہتا ہوں۔

exponovels

دیکھو میری اس محنت کی وجہ سے تمہاری کتنی تعریف ہوئی ہے تو تمہیں چاہیے کہ اس طرح کی مدد کے لیے تم مجھے کچھ نہ کچھ دیتی رہو۔

اس میں فائدہ تمہارا ہی ہے میرا نہیں وہ جیسے اسے اس کے مطلب کی بات سمجھا رہا تھا۔

ہاں بالکل فائدہ میرا ہے آپ تو دودھ کے دھلے ہیں ناساری رات آپ کی وجہ سے میں سوئی نہیں تھی۔

اور ہر کام کا معاوضہ ایک دفعہ ملتا ہے اور آپ نے نہ جانے کتنی دفعہ معاوضہ وصول کیا ہے۔اور اب آپ دوبارہ مانگ رہے ہیں بے وقوف سہی لیکن اتنی بے وقوف نہیں ہوں۔

آپ پر میرا اسائنمنٹ کو لے کر جو تھوڑا بہت قرض تھا سب ختم ہو چکا ہے۔اس نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ کافی متاثر ہوا تھا۔جب کہ وہ اپنی بات کرتی کچن کی طرف جانے لگی

تم کچن میں نہیں جاؤ گی وہ کہتے ہوئے خود کچن میں جانے لگا جب کہ وہ اس کے جملے کو سمجھی نہیں جب وہ اگلے دو منٹ میں چولہا بند کر کے اس کے پاس آیا۔

اور اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ روم کی طرف لے جانے لگا۔

مجھے میری بیوی کا یہ والا روپ سب سے زیادہ پسند آیا ہے۔تو ایسے روپ کی جھلکیاں دکھاتی رہا کرو۔جانے من اور ہاں کل میری بوس گھر پے آنے والی ہے۔

تو اس کے لیے تم نے وہی پیزا بنانا ہے اور اس کو بہت اچھے سے ویلکم کرنا ہے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بتاتے ہوئے بیڈ روم میں لے جانے لگا تھا۔

exponovels

کیا آپ کی بوس ہمارے گھر پہ آنے والی ہیں وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اسے بیڈ پر لٹا تے ہوئے اس کے گلے سے دوپٹہ کھینچ کر دور پھینک چکا تھا۔

ہاں لیکن اب مزید اس بارے میں بات میں بعد میں کرنا پسند کروں گا۔

فی الحال مجھے اپنی بیوی کے ناز نخرے دیکھنے ہیں وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا۔جب کہ اس کے سارے سوال اس کے منہ میں ہی کہ رہ گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

موسی ابراہیم کے گھر آیا تو یہاں اسے سوائے زائنہ کے اور کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔کیوں کہ ابھی اسے پتہ چلا تھا کہ سب لوگ شادی پر گئے ہوئے ہیں۔

زائنہ تو کبھی اپنے شوہر کے ساتھ کہیں جانا پسند ہی نہیں کرتی تھی اسی لئے وہ گھر پر تھی۔

اور یہاں نیچے بھی وہ یہ سوچ کر آئی تھی کہ بدر آیا ہو گا لیکن موسی کو دیکھ کر وہ الٹے قدموں واپس جانے لگی جب اس نے پکار لیا۔

رکیں بھابھی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے ویسے میرا ارادہ تو یہ بات ابراہیم سے کرنے کا تھا لیکن میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ دونوں میاں بیوی میں کسی بھی طرح کی کوئی بدمزگی ہو۔

وہ واپس جانے لگی تھی کہ موسی خان کی آواز پر اسے رکنا پڑا

exponovels

وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا وہ سمجھ چکی تھی اور اگر ابراہیم کو اس بارے میں خبر ہو جاتی ہے تو اس کا کیا حال کرتا جاننا مشکل نہیں تھا۔

کیونکہ وہ اس سے پہلے دو دفعہ اس پر ہاتھ اٹھا چکا تھا اس کی انتہائی بد تمیزی پر۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں موسی بھائی میں سمجھی نہیں آپ کلیئر بات کریں۔ وہ واپس آتے ہوئے اس کے پاس رکی۔

میں آپ کو وارن کر رہا ہوں۔

خدا کے لئے بدر خان کو سبز باغ دکھانا بند کریں زینب نا اس سے محبت کرتی ہے اور نہ ہی کبھی ماضی میں کرتی تھی اور اگر ایسا کچھ تھا بھی تو زینب اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہے۔

بہتر ہو گا کہ آپ زینب کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں اور نہ ہی میرے بھائی کے دل میں اس طرح کی کوئی امید ڈالیں۔

ورنہ بدر خان کو تو میں سنبھال لوں گا لیکن شاید آپ اپنا آپ سنبھال نہ سکے۔

آپ کی پلاننگ یہ ہے نہ کہ ابراہیم اپنی مرضی سے آپ کو طلاق دے دے تاکہ آپ اپنے والدین کے پاس واپس لوٹ جائیں اسی قیمت پر وہ لوگ آپ کو اپنائیں گے کہ آپ ابراہیم کو اپنے والدین کے سامنے ایک غلط اور برا شخص ثابت کر دے تو

exponovels

ورنہ شاید وہ لوگ کبھی آپ کو منہ لگانا پسند نہیں کریں گے اور یاد رکھیے گا کہ اگر ابراہیم کو یہ پتہ چلا کہ آپ اس کی بہن پر ایسا گھٹیا اور غلیظ الزام لگا رہی ہیں تو آپ کی زندگی سے ابراہیم جائے یا نہ جائے لیکن عرفان کبھی نہیں آئے گا

۔

سنبھل جایئے موقع دے رہا ہوں آپ کو کیونکہ میں اپنے دوست کا گھر ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

۔اور میں دوسری دفعہ وارن کرنے نہیں آؤں گا وہ اسے کہتے ہوئے وہیں سے پلٹ گیا تھا جبکہ زائنہ اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی اس کی دھمکیوں نے اسے کافی زیادہ خوفزدہ کر دیا تھا۔

ہاں یہ حقیقت تھی کہ ابراہیم سے طلاق لے کر اسے اپنے والدین کے سامنے ابراہیم کو ایک برا شخص ثابت کرنا تھا ورنہ اس کے والدین کبھی اسے دوبارہ قبول نہ کرتے۔

ابراہیم کی امیج اس کے ماں باپ کے سامنے اتنی اچھی تھی کہ وہ اتنے سالوں سے جھوٹے قصے سنانے کے باوجود بھی اپنے والدین کو اس کے خلاف نہ کر سکی تھی۔

اس لیے اس نے یہ راستہ چنا تھا۔اس کے پیچھے بھی اس کی بہت بڑی پلاننگ تھی کہ اسے لگا تھا بدر خان عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی پلاننگ میں اس کا ساتھ دے گا۔

لیکن بدر خان نے بے وقوفی کی تھی ان سب چیزوں میں اپنے بھائی کو شامل کر کے اسے ضرورت ہی کیا تھی اسے یہ سب کچھ بتانے کی۔

اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے غلط شخص کو چنا تھا اپنے مطلب کے لئے۔

exponovels

اگر موسی خان سے یہ بات ابراہیم تک پہنچ گئی تو کتنا بڑا مسئلہ ہو سکتا تھا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

عرفان جس طرح سے اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا اسے یقین تھا کہ اس کی زندگی سے زینب کو نکالنا آسان نہ ہو گا لیکن وہ آج بھی اس سے محبت کرتی تھی اور اس کی زندگی میں واپس جانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔

لیکن افسوس کے اس پلان میں بدر اس کے کسی کام نہ آیا تھا اب اسے کچھ اور سوچنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم اس نے گھر میں قدم رکھتے ہوئے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا جبکہ چھوٹو بھاگ کر اس کے لیے پانی لانے گیا تھا۔

وعلیکم سلام آگیا میرا بچہ ہم بہو کو تیرے بچپن کی تصویر دکھا رہے ہیں انہوں نے البم کی طرف اشارہ کیا تھا جو اس وقت احمد کی گود میں تھا۔

بچپن کی تصویریں دیکھ کر کیا کرے گی آپ کی بہورانی اسے کہیں ابھی کے وارق افراہیم کو سمجھے جانے پیار کرے اور

بس بریک لگا دیں ابھی میں وارق افراھیم کو ضرورت سے زیادہ سمجھ چکی ہوں احمد دکھاؤ بھی تصویریں کتنا وقت لے رہے ہو تم وہ اسے جواب دیتی ہوئی ایک بار پھر سے احمد کی طرف متوجہ ہوئی تھی جہاں پر احمد اپنی تصویریں ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔

exponovels

اماں اس میں تو میری ایک بھی تصویر نہیں ہے یہ ساری تصویریں تو کافی زیادہ پرانے ہیں میں کوئی اور البم لے آیا ہوں

۔

میں اپنے والا اٹھا کر لاتا ہوں وہ اسے بند کرتے ہوئے اٹھنے لگا جب اماں نے اس کے ہاتھ سے البم لے لیا۔

میری بہو تیری نہیں اپنی شوہر کی تصویریں دیکھے گی۔ان کے کہنے پر احمد نے منہ بنالیا تھا جبکہ چھوٹو پانی لاتے ہوئے سامنے وارق کے میز پر رکھتا واپس اپنی جگہ سنبھال چکا تھا۔

چلیں اب کھولیں۔۔۔اس نے مائرہ سے کہا تھا جس پر اس نے مسکراتے ہوئے البم کھولا۔

اور ساری تصویریں دیکھنے لگی جبکہ وارق کی آواز سن کر صدف بھی باہر آگئی تھی۔

وارق فریش ہو جائیں میں آپ کے لئے چائے بناتی ہوں صدف نے آفر کی تھی۔

شکریہ صدف اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں مائرہ سے کہہ دوں گا۔اس نے مسکراتے ہوئے بات ختم کی اور ماں کی گود میں سر رکھ دیا۔جو مائرہ کے بالکل ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

یہ والی تصویر تب کی ہے جب وارق پہلی دفعہ سکول گیا تھا وہ جیسے ہی پوچھنے لگی کہ تصویر میں وہ چھوٹا سا بچہ کون ہے اماں نے اسے بتایا۔

ارے واہ آپ سکول بھی جاتے تھے بچپن میں وہ شرارتی انداز میں بولی تو وارق نے آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا۔

نہیں میں تو کبھی سکول گیا ہی نہیں پتا نہیں کیسا دکھتا ہے شکل بھی نہیں دیکھی سکول کی وہ جلے ہوئے انداز میں بولا تھا کیا وہ اسے ان پڑھ گوار لگتا تھا جو وہ اس طرح سے سوال کر رہی تھی۔

exponovels

ہاں مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا وہ ناک سے مکھی اڑاتی اسے مزید آگ لگا گئی۔

ہاہاہا بھائی ننگے۔۔۔۔۔ چھوٹو منہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسا تو وارق نے خود بھی جھانک کر البم میں تصویر دیکھی تھی۔

جس پر وہ بالکل چھوٹا باتھ ٹب میں بیٹھا نہا رہا تھا۔ شاید اس وقت اس نے بیٹھنا شروع کیا تھا۔

یہ میں نہیں ہوں نا اماں اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے امید سے پوچھا تھا۔

جس پر اماں نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی نفی کی۔

اماں ایسے بچے کو ننگا بٹھا کر کون تصویر بناتا ہے وہ اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جس پر وہ ہنس رہی تھیں

۔جبکہ اس کے انداز اور شرمندگی پر مائرہ کو بھی بہت مزہ آیا تھا۔

تجھے بچپن میں تصویریں بنوانے کا اتنا شوق تھا کہ حد نہیں موسی بھائی کو تو بس اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کیمرہ اٹھا کر تیری تصویر بنانے لگ جاتے۔

وہ تجھے اتنا زیادہ پسند کرتے تھے نا کہ حد نہیں۔اماں پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے مسکرائی تھیں۔

اور یہ موسی کون تھے۔مائرہ کا زیادہ دھیان تصویروں پر ہی تھا لیکن وہ بیچ میں ان کی باتیں سن رہی تھی۔

موسی میرے چاچو میرے بابا کے بیسٹ فرینڈ اس دنیا کے سب سے پیارے انسان مائی فیورٹ پرسن اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا اس کے لہجے میں موسی کے لیے عزت اور محبت تھی۔

مجھے ملنا ہے ان سے۔۔۔۔اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

exponovels

وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ لیکن اس البم میں ان کی تصویریں ہیں اس نے البم کی طرف اشارہ کیا تو اس نے تصویر کا اگلا صفحہ پلٹا۔

لو جی ایک اور تصویر آ گئی آپ کی ننگی مائرہ نے ہنستے ہوئے اسے بتایا تھا جس پر اس نے پھر سے اسے گھور کر دیکھا۔

کیا اماں چھ سات مہینوں کے بچے کی کوئی ننگی تصویریں کھینچتا ہے۔

وہ تصریر دیکھنے لگا تھا۔ جب اچانک مائرہ اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے کچھ بولی۔

پہلے تو اس نے گھور کر اسے دیکھا پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی جب کہ صدف یہ منظر دیکھتے ہوئے تجسس میں پڑ گئی تھی کہ آخر مائرہ نے اس کے کان میں ایسا کیا بولا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بدر خان تم ایک نمبر کے بیوقوف ہو تمہیں میں نے یہ بات بتا کر بہت بڑی غلطی کی اس بے چاری نے اتنی مشکل سے یہ ساری باتیں بتائی تھی۔

اور تم نے کیا کر دیا یہ ساری باتیں اپنے بھائی کو بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

وہ آیا تھا مجھے دھمکیاں دینے کے لیے مجھے کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ ساری باتیں تمہیں بتانی ہی نہیں چاہیے تھی میں نے غلطی کی ہے اب زینب کا گھر ٹوٹ جائے گا۔

exponovels

اور پتہ نہیں کیا کیا ہو گا لیکن اسے کون سمجھائے کہ زینب کا گھر تو کبھی بنا ہی نہیں وہ کبھی بھی عرفان سے محبت نہیں کرتی وہ تم سے محبت کرتی ہے نہ جانے کیسے کس اذیت سے وہ عرفان کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جس طرح میں ابراہیم کے ساتھ گزار رہی ہوں۔

تمہارا بھائی خود تو اپنی منپسند بیوی کے ساتھ اپنی خوبصورت زندگی گزار رہا ہے لیکن تمہاری خوشیوں کی اسے کوئی فکر نہیں ہے بلکہ تمہاری خوشیوں کی اسے فکر ہو گئی ہی کیوں آخر۔۔۔

تم کون سا اس کے سگے بھائی ہو سوتیلے رشتے کبھی اپنے ہوئے ہیں۔

وہ صرف اور صرف تم سے یہ تعلق اس دولت کے لئے نبھا رہا ہے۔

جس کے تم حصہ دار ہو اس جائیداد کے لیے وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر گھوم رہا ہے۔

جس دن اسے تمہارے حصے کی جائیداد مل گئی نہ تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔

اور ایسے میں وہ تمہاری من پسند چیز لا کر دے ایسا تو ممکن ہی نہیں وہ تمہاری خوشیاں تم سے چھین لے گا۔

تم موسی خان کو اپنا بھائی سمجھ کر اپنے مسئلے اس سے شیئر کرتے ہو لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تمہارا بھائی ہے ہی نہیں۔

وہ صرف تب تک یہ تعلق نبھا رہا ہے جب تک تم اس جائیداد کے حصے دار ہو اور یہ تو تم بھی جانتے ہو اور باقی سب بھی کے تم اس کمپنی میں صرف نام کے حصے دار ہو سارا کام موسی کرتا ہے۔

اس کمپنی کو وہ سنبھال رہا ہے تمہاری شیئرز وہ دیکھتا ہے تمہیں تو وہ صرف چند لمحوں کے لیے آفس میں بلاتا ہے

exponovels

۔تاکہ تمہارا نام اس کمپنی پر لگا رہے سچ تو یہ ہے کہ وہ تمہیں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے والا بہت جلد سب کچھ اپنے نام کروادے گا نہ تو تمہیں کبھی زینب کی محبت ملے گی اور نہ ہی کبھی یہ جائیداد۔

ساری زندگی کے لئے ترستے رہ جاؤ گے تم اپنی محبت کے لیے بھی اور اپنی وراثت کے لیے بھی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

اس کا تیر بالکل نشانے پر لگا تھا جس طرح بدر خان تڑپا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کی باتوں میں آنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

اس نے زندگی میں بہت بے وقوف مرد دیکھے تھے لیکن بدر خان سب سے الگ تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

الے الے پیالا بے بی ننگا بیٹھا ہوا تھا۔ شمو آ گئی میلے بے بی کو ویسے بچپن میں آپ کسی فیشن ماڈل سے کم نہیں کہ ۔۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وارق لیپ ٹاپ پر لگا اپنے کام میں مصروف تھا اس کے دیکھتے ہی اس کے پاس آتی اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے بڑے کیوٹ انداز میں بولی تھی۔

ہاں کیا ہے نہ میری بیوی کو دیکھنی تھی نہ میری تصویریں اسی لئے اسپیشلی بنوائی تھی پوز بنا کر لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں ان تصویروں میں تمہیں ہاٹ نظر آؤں گا

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے قریب کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

وارق میں صرف مذاق کر رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا تھا۔

exponovels

لیکن میں بالکل مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں تمہیں وہ چھوٹا سا بچہ باتھ ٹب میں بیٹھا ہوا ہاٹ نظر آرہا تھا تو اتنا بڑا اپنا شوہر کیسا لگتا ہے۔

وہ اسے آپنے بے حد قریب کرتے ہوئے سوال کرنے لگا تھوڑی دیر پہلے باہر بیٹھے اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا اس باتھ ٹب میں بیٹھے بہت ہوٹ لگ رہے ہو۔ پانی میں آگ نہ لگا دینا۔

اور اب وہ اپنی ہی کہی گئی باتوں پر پچھتا رہی تھی وہ کہاں جانتی تھی کہ وہ اس کی بات کو بعد میں اس انداز میں لے گا۔

وہ جانتی تھی کہ سب کے سامنے تو وہ کچھ بھی نہیں بولنے والا لیکن بعد میں بیڈ روم میں آکر وہ اس بات کا انتقام لے گا اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا۔

وہ تو میں مذاق کر رہی تھی وارق اس نے سمجھانا چاہا تھا۔

لیکن میں تو مذاق نہیں کر رہا۔ اب تو تمہیں بتانا پڑے گا کہ تمہیں تمہارا شوہر کتنا ہاٹ لگتا ہے اس کی کمر میں ہاتھ سختی سے حمایل کرتا وہ اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔

میرے خیال میں آپ کوئی ضروری کام کر رہے تھے اس نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا تھا لیکن وارق کو جیسے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں تھا وہ تو اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

۔

وہ اسے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا تھا جب اچانک دروازہ کھول کر صدف اندر داخل ہوئی۔

exponovels

صدف کیا بد تمیزی ہے اس طرح بنا دستک تم ہمارے کمرے میں کیسے آ گئی۔۔۔۔۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور کرتے ہوئے صدف پر دھاڑا تھا اس کی یہ حرکت اسے سخت ناگوار گزری تھی۔جبکہ صدف بھی شرمندہ ہو گئی تھی۔

وہ میں یہ بتانے آئی تھی کہ کھانا لگ گیا ہے۔آپ لوگ آ کر کھا لیں وہ آنکھوں میں غصہ لیے مائرہ کو دیکھ کر بولی تھی جیسے اس کے انداز میں شرمندگی ڈھونڈنے سے بھی نا ملی تھی ہاں لیکن اس کی جلن نے مائرہ کو اندر تک پر سکون دیا تھا آئندہ آپ یہ بات بتانے کے لئے نا ایئے گا وہ کیا ہے نا کہ آپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ دروازہ کمرے کے باہر کس مقصد سے لگایا جاتا ہے۔

آپ سے زیادہ میرز تو میرے چھوٹو کو ہیں چھ سال کا بچہ بنا دستک دیے کمرے کے اندر داخل نہیں ہوتا لیکن آپ اتنی بڑی ہو گئی ہیں اور آپ کو کسی نے اتنی تمیز نہیں سکھائی

مائرہ بس ختم کرو اس بات کو صدف جاؤ یہاں سے وہ صدف سے کہتا مائرا کو ٹوک گیا تھا جبکہ مائرہ کو۔اس کا۔ٹوکنا بہت برا لگا تھا۔

اسی لئے تو اسے نظر انداز کرتی ہو وہ واش روم میں بند ہو گئی تھی جبکہ صرف کمرے سے نکل گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ذائنہ امید لگا کر بیٹھی تھی بدر کی طرف سے کسی دھماکے کی لیکن اب یہاں اسے جو خبر ملی تھی اس نے اسے جھٹکا دے دیا تھا۔

exponovels

بدر اپنے دوستوں میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بعد اپنے دوست کا سر غصے میں شیشہ بھر مار چکا تھا جس کی وجہ سے اس کے دوست کو کافی اندرونی چوٹ لگی تھی اور وہ کوما میں چلا گیا تھا۔

جس کی وجہ سے وہ اس وقت جیل میں تھا اور اس کا چھوٹنا آسان ہر گز نہیں تھا۔

اس کی گواہی بہت سارے لوگوں نے دی تھی۔اس کے غصے کی وجہ سے ہوٹل والوں کا بہت نقصان ہوا تھا جس پر ہوٹل والوں نے بھی اس پر کیس کروا دیا تھا اس کا چھوٹنا دو سال تک نا ممکن ہو گیا تھا۔

جبکہ زائنا مزید دو سال اپنی زندگی برباد کرنے کا نہیں سوچ سکتی تھی اسے بدر پر غصہ آ رہا تھا جو اس کا سارا کام خراب کرتا جا رہا تھا۔

اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی بدر کو اپنے پلان میں شامل کر کے وہ بے وقوف ہر گز اس قابل نہیں تھا کہ اسے ان سب چیزوں میں شامل کیا جا سکے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اتنی مشکل سے اسنے بدر خان کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ زینب اس سے محبت کرتی ہے۔

اور اس سے شادی بھی کرنا چاہتی ہے اور جلد سے جلد عرفان سے طلاق لے کر اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گی لیکن بدر نے اپنے غصے میں بہت برا کیا تھا اور اب موسیٰ اسے چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔

لیکن کیس بڑا ہو جانے کی وجہ سے وہ ساری کوشش دھری کی دھری رہ گئی تھی اسے دو سال کی سزا ہو چکی تھی اور دو سال سے پہلے وہ جیل سے نکل نہیں سکتا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آج صبح سے ہی کچن میں لگی ہوئی تھی آج سنڈے تھا اور تاشفین اٹھتے ہی اپنے کام کے لئے چلا گیا تھا۔

وہ اسے بتا کر گیا تھا کہ دن کا کھانا گھر پر ہی کھائے گا اس کے ساتھ اس کی باس بھی ہو گی اس نے بہت محنت سے اس کے لئے اچھے اچھے کھانے بنائے تھے تاکہ اسے سب کچھ پسند آئے۔

پتہ نہیں اس کی بوس کس طرح کی ہو گئی اور اسے کس طرح کے کھانے پسند تھے لیکن اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔

اور اسے پورا یقین تھا کہ سب کچھ پسند بھی آئے گا۔ جبکہ تاشفین کہہ کر گیا تھا کہ بالکل ریلیکس رہو

کیونکہ میری بوس کو تمہارے ہاتھ کا کھانا پسند آئے یا نہ آئے تمہارا شوہر تمہارے ہاتھ کے کھانوں کا دیوانہ ہے۔

اور اگر اس کی بوس نے اس کے ہاتھ کا بنا کھانا نا کھایا تو وہ خود سب کچھ کھا لے گا۔ اس کی اس بات نے اسے کافی حد تک پر سکون کر دیا تھا لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ سب کچھ اچھا اچھا ہو۔

آخر وہ پہلی دفعہ ان کے گھر آ رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ ہے تمہارا فلیٹ وہ لفٹ سے نکلتے ہوئے دروازے کو دیکھ رہی تھی تاشفین نے مسکرا کر دروازے پر دستک دیتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

میں تمہاری کزن سے ملنے کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا جب دروازہ کھل گیا۔

exponovels

یہ رہی آپ کی ایکسائیمنٹ میرا مطلب ہے تناوش اس نے مسکراتے ہوئے تناوش کی طرف اشارہ کیا جس نے سر سے پیر تک اس کو دیکھا تھا۔اور پھر آگے بھڑتے ہوئے اس سے ملنے لگی

وائٹ جنس کے ساتھ ریڈ بنا آستین کی شرٹ میں وہ کوئی ماڈل لگ رہی تھی۔تاشفین تو کہہ رہا تھا کہ یہ عمر میں اس سے بڑی ہے لیکن وہ تو بہت ینگ لگ رہی تھی۔

بالکل اس کی ماں کی طرح۔

تناوش یہ میری بوس۔۔۔نہیں۔بوس آپ آفس میں ہیں یہ میری دوست ہیں مس روز جیکسن۔یہ میری بوس کم اور دوست زیادہ ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا

اب یہیں کھڑے رہیں گی یا اندر بھی چلیں

گی۔وہ اسے اندر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا جب کہ وہ تناوش کو دیکھ رہی تھی جو دیکھنے میں بہت معصوم اور سویٹ سی لگ رہی تھی۔

جان کھانا لگا دو انہیں واپس جانا ہے اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا تاشفین نے اردو میں اس سے کہا۔

جس پر وہ ہاں میں سر ہلا کر جانے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

تمہاری کزن بہت خوبصورت ہے اور کھانا بھی بہت اچھا بناتی ہے مجھے یقین نہیں آرہا ہے اس چھوٹی سی لڑکی نے ایسا کھانا بنایا ہے۔

exponovels

یہ ہر کام میں ماہر ہے مجھے بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر میں یہ تمہارے لیے چھوٹا سا گفٹ لے کر آئی تھی وہ کھانے کے دوران ہی اپنے پاس رکھا تحفہ اسے پکڑ آنے لگی تھی ساتھ میں چوکلیٹ کا ڈبا بھی تھا۔

اس نے حیرانگی سے تاشفین کو دیکھا تھا جس نے مسکرا کر اسے لینے کا اشارہ کیا اور وہ اس کا شکریہ ادا کرتے اس کے گفٹ کو قبول کر چکی تھی۔

اس گھر میں اور کون کون رہتا ہے اور تمہاری مدر کدھر ہیں وہ اس سے مزید سوال جواب کرنے لگی

گھر میں اور کوئی بھی نہیں رہتا میری مدر اپنے سیکنڈ ہز بنڈ اور بچوں کے ساتھ ہیں جبکہ میں یہاں اپنی وائف کے ساتھ رہتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے تناوش کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

جبکہ سامنے کھڑی عورت کو تو یہ بات کوئی مذاق ہی لگی تھی اس کے چہرے پر ناقابل یقین مسکراہٹ تھی شاید اس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔

وائف۔۔۔۔۔۔مطلب میں کچھ سمجھی نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں سچ میں یہ بات کافی نہ قابل یقین ہے لوگ یقین ہی نہیں کرتے کہ تناوش میری بیوی ہے یہ کوئی چھوٹی سی بالکل بچی لگتی ہے لیکن

ہماری ایج میں زیادہ ڈیفرینس نہیں ہے کہ مجھ سے صرف چھ سال چھوٹی ہے اور یہ سچ ہے کہ یہ پیاری سی لڑکی میری بیوی ہے اسی نے میری زندگی کو جنت بنا دیا ہے اس کے ہونے سے میں ہوں۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے اسے بنایا ہی میرے لیے گیا ہے یہ

exponovels

صرف میری ہے وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتا اسے اپنی باہوں میں بھرتے اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔
جبکہ اس کی اس حرکت نے تناوش کو اسے گھورنے پر مجبور کر دیا تھا جب کہ روز پر تو جیسے اس گھر کی چھت آ گری تھی اور اسے دیکھ رہی تھی اس کی کسی بات پر یقین کرنا اس کے بس میں ہی نہ تھا۔
لیکن اس لڑکی کی جھکی ہوئی نگاہیں اور تاشفین کا والہانہ انداز سب کچھ اس پر واضح کر گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بریانی کا مسالہ لینے کے لیے آئی تھی۔
لیکن اسے مصالحہ کیا ہی ملتا سب دکانیں بند تھیں۔اسے ٹھیک سے ذہن نشین تو نہیں تھا لیکن پاس ہی یہاں ایک اور دکان بھی تھی۔
یہی سوچ کر اس نے بیگ کندھے سے لگاتے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑھائے تھے جب اسے سامنے سے بہت سارے لوگ آتے نظر آئے۔
بہت سارے لوگ اسے کسی کالج کے اسٹوڈنٹس لگ رہے تھے سب کے ہاتھوں میں بینرز تھے پتھر تھے وہ لوگ شور مچا رہے تھے۔
کسی کے انصاف کے لیے چیخ چلا رہے تھے اسے کچھ سمجھ تو نہ آیا لیکن ان سب سے گھبراتے ہوئے اس نے آگے کی طرف قدم بڑھائے اور اس بھیڑ سے نکل کر پیچھے کی طرف آئی لیکن یہاں سے کچھ اور لوگ اس طرف جاتے نظر آئے تھے۔

exponovels

اس طرف سے بھی بہت سارے لوگ جا رہے تھے اور آس پاس کی سب دکانیں بند تھیں۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے ان سب لوگوں سے بچتے بچاتے وہ کافی آگے نکل آئی تھی اب تو اسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اسے کس طرف جانا ہے۔

دور دور تک جب اسے کوئی بھی دکان کھلی نظر نہ آئی تو اس نے واپس جانے کا فیصلہ کیا جس طرف سے آوازیں آ رہی تھیں اسی طرف واپسی کے لیے قدم بڑھا دیئے۔

اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ اپنے آپ کو کوستی ہوئی واپس اپنی بلڈنگ کے قریب جانے لگی تھی لیکن اچانک ان لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور سامنے رکھے ریپسٹ کے پتلے کو آگ لگا دی اور پھر اسے پتھر مارنے لگے۔

وہ اتنا زیادہ چلا رہے تھے کہ ان کے چلانے سے عجیب خوف ناک قسم کی آوازیں پیدا ہو رہی تھیں ایک تو اسے ایسی آوازوں سے ڈر لگتا تھا۔

اور دوسرا وہ ایسی بھیڑ بھاڑ والی جگہ پر جاتی بھی نہیں تھی اسے اتنے لوگوں کے بیچ میں اچھا محسوس نہیں ہوتا تھا وہ گھبرا آنے لگتی تھی۔

اور اب بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا اتنے سارے لوگوں میں وہ نہ تو آگے کا راستہ دیکھ پا رہی تھی اور نہ ہی آگے جا رہی تھی جب کہ ان آوازوں نے اسے اتنی بری طرح سے ڈسٹرب کیا تھا کہ وہ کانوں پہ ہاتھ رکھ گئی اسے لوگوں کے دھکے لگنے لگے تھے وہ ان لوگوں کو پیچھے کرنے کی کوشش میں آگے جا رہی تھی۔

exponovels

اور آگے بڑھتے بڑھتے بھی اسے کافی دھکے لگ رہے تھے وہ جتنا آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی ان سب لوگوں میں پھنستے جا رہی تھی۔

جب اچانک ایک پتھر اس کے سر پہ آ لگا خون کی لہر تیزی سے اس کے ماتھے سے بہنے لگی تھی۔

اس کا سر چکرا کر رہ گیا اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن وہاں سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی جب اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔

اس نے آگے پیچھے ہر طرف دیکھنا چاہا شاید تاشفین اسے ڈھونڈتے ہوئے اس طرف آ گیا ہو۔ لیکن وہ اسے نام سے پکارتا ہی کہاں تھا اسے اس کا نام آتا ہی نہیں تھا۔

وہ بے بسی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنے خون کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک کسی نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

اور پھر اسے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے سینے میں بھینچے تیزی سے وہاں سے نکلنے لگا ان لوگوں کی بھیڑ کو وہ کوئی بھی حد اہمیت دیے بنا تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ طاقتور تھا ہمت والا تھا وہ اپنی بیوی کی حفاظت کر سکتا تھا وہ سچ میں اس کا محافظ تھا اور آج وہ اس کی حفاظت کرنے کے لئے آ گیا تھا اپنی آنکھیں بند کئے وہ بس اس کے سینے سے لگی چلے جا رہی تھی اسے کچھ نہیں سننا تھا کچھ بھی نہیں دیکھنا تھا بس یہاں سے نکلنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تاشفین پاگلوں کی طرح اسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا اسے اونچی اونچی آواز میں بلا رہا تھا۔

وہ بے شک اسے تنگ کرتا تھا کہ اسے اس کا نام نہیں آتا تھا لیکن یہاں وہ اپنے نام کی پکار سن کر ہی اس کے پاس آئے گی اور اس نے اسے بہت اونچی آواز میں پکارا تھا۔

لیکن اتنے سارے لوگوں کے شور کے پیچھے اس کی آواز دبنے لگی تھی۔

اسے پریشانی ہونے لگی تھی وہ کہاں گئی تھی کس طرف گئی تھی ایک تو وہ اپنی بلڈنگ میں بھی کسی کو نہیں جانتی تھی کہ کسی کو کچھ بتا کر جاتی

وہ خود بھی بلڈنگ والوں سے زیادہ بنا کر نہیں رکھتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس نے کسی سے پوچھا بھی نہیں تھا۔

بس خود ہی اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن اس کی ساری کوششیں ناکام ہو رہی تھیں

اتنا ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ اسے کہیں بھی نہیں مل رہی تھی۔

یہاں سے ناامید ہو کر وہ پیچھے کی طرف مڑنے لگا تھا جب اسے اپنے آس پاس کوئی خوشبو محسوس ہوئی اس خوشبو کو اس نے بہت نزدیک سے محسوس کیا تھا۔

وہ خوشبو ہر رات اس کے سینے سے لگ کر سوتی تھی وہ اگلے ہی لمحے میں پلٹا تھا۔

جب کچھ فاصلے پر وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے نظر آئی تھی اس نے اگلے ہی لمحے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

exponovels

اور اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا اس وقت اسے بہت غصہ آ رہا تھا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جان سے مار ڈالے۔

لیکن جس طرح وہ کانپ رہی تھی اور اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پایا تھا وہ بس تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا اور اگلے دو منٹ میں وہ اسے اس بھیڑ سے کافی دور لے آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا کیوں گئی تھی تم ان لوگوں کے بیچ میں۔۔۔۔۔۔؟

جانتی بھی ہو کہ اس وقت یہ لوگ کتنے پاگل ہو چکے ہیں وہ دیکھتے بھی نہیں ہیں کہ یہاں پر کوئی مر رہا ہے یا جی رہا ہے ان لوگوں کو فرق نہیں پڑتا وہ اپنے انصاف کی جنگ میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ کسی کو پتھر لگے یا کسی کو آگ لگے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ایک شخص کو انصاف دلانے کے چکر میں یہ لوگ اندھے ہو جاتے ہیں۔

وہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے سمجھانے لگا تھا اس کا انداز بہت سخت تھا وہ بہت غصے سے بات کر رہا تھا۔

وہ یہاں کتنی بڑی مصیبت میں پھنس سکتی تھی اسے اندازہ بھی نہ تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ یہاں آئی ہی کیوں ۔۔۔۔۔۔؟

وہ نیچے کیوں آئی تھی اتنے لوگوں کے بیچ میں وہ کیا کر رہی تھی کیا وہ بھی ان سب چیزوں کا حصہ تھی۔

اور اگر تھی بھی تو کیوں تھی کیا اس کو پتہ نہیں تھا کہ یہ سب کچھ اس کے لیے کتنا غلط ہے ایک تو وہ بھیڑ سے ڈرتی تھی اور اوپر سے انہیں چیزوں کا حصہ بن گئی تھی۔

exponovels

وہ آج اس کے ہوش ٹھکانے لگانے والا تھا۔ وہ آج اسے یہ سب کچھ سمجھانا چاہتا تھا تاکہ آئندہ وہ کم از کم اس سے پوچھے بنا گھر سے باہر نہ نکل سکے

وہ اسے سمجھانے والا تھا کہ وہ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہ کرے اگر وہ وقت پر نہ آتا تو نہ جانے کیا ہو سکتا تھا۔

وہ آج کسی بھی طرح سے نرمی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ اسے پاگلوں کی ڈھونڈ رہا تھا پتا نہیں کیا کیا سوچ رہا تھا وہ اپنی فیلنگ اس سے شئیر تک نہیں کر سکتا تھا کہ اس تھوڑی سی دیر میں اس کے ذہن میں کتنے خیال آئے تھے جب کہ وہ اسے دیکھتی آنسو بہاتی تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔

تاشفین اسے نجانے کیا کیا کہنے والا تھا اچانک خاموش ہو گیا وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی اس وقت وہ کتنی خوفزدہ تھی وہ اندازہ لگا سکتا تھا۔

لیکن اس کے ڈر کو دیکھتے ہوئے وہ اس کی غلطی کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی زیادہ سہمی ہوئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے مزید کچھ نہ کہہ سکا اس کے گرد اپنی بازوؤں کا گھیرا بناتے ہوئے وہ اسے آہستہ سے اپنی باہوں میں اٹھاتا اپنی بلڈنگ کی طرف چل دیا تھا۔

اس کے دماغ میں بس یہی ایک سوچ تھی۔ کہ اگر وہ آج وقت پر یہاں نہ پہنچتا تو نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہوتا۔

وہ ایک ڈری سہمی ہوئی چڑیا تھی وہ بلا ان سب لوگوں کا مقابلہ کیسے کر سکتی تھی نہ جانے وہ یہاں آئی کیسے تھی۔ یہ سب کچھ تو اس کو اب گھر چل ہر ہی پتا چلنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ اسے یوں ہی اپنے ساتھ لگائے لفٹ میں داخل ہوا تھا لفٹ کا بٹن پریس کرتے ہوئے اس نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھے ہوئے تھی اس کا نازک سا وجود اس نے اپنی باہوں میں قید کیا ہوا تھا۔

آج اسے احساس ہوا تھا کہ یہ چھوٹی سی لڑکی اس کی زندگی میں کتنی زیادہ اہمیت رکھنے لگی تھی وہ اسے کتنا زیادہ چاہنے لگا تھا آج اسے پتہ چلا تھا کہ وہ اس سے دور نہیں رہ سکتا۔

بس تھوڑی دیر اسے اپنے پاس نہ پا کر کیا حالت ہو گئی تھی اس کی۔

اور اگر وہ اسے تھوڑی دیر اور نہ ملتی تو نہ جانے وہ کیا کر گزرتا آج سچ میں اسے اس پر بہت زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

لیکن اس کا سارا غصہ اب جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا اس کا ڈر اسے کچھ کہنے ہی نہیں دے رہا تھا۔

وہ اسے یوں ہی اپنی باہوں میں بھرے لیفٹ سے نکلتے ہوئے دروازے کے پاس آیا اور بڑی مشکل سے اسے یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھائے اپنی جیب سے چابی نکالی تھی وہ آنکھیں بند کئے اس کے سینے پر سر رکھے بالکل خاموش تھی۔

اس نے دروازہ کھولتے ہوئے دروازہ واپس بند کیا اور اسے لا کر صوفے پر بٹھایا۔

بیٹھو میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے ماتھے پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی چوٹ چیک کرتا کمرے میں گیا تھا اور وہاں سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس باہر آیا تو وہ ابھی بھی صوفے پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

exponovels

زیادہ گرمی نہیں تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں اس کے ہاتھ اب بھی لرز رہے تھے۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ اس واقعے نے اسے کافی زیادہ خوفزدہ کر دیا ہے۔اس طرح پتھر برسانا پتلوں کو آگ لگانا شاید یہ سب اس نے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

لیکن اس طرح کے پروٹیسٹز تو یہاں اکثر ہی کیے جاتے تھے کبھی ایک کو انصاف دلانے کے چکر میں کبھی دوسرے کو انصاف دلانے کے چکر میں یہ سب کچھ بہت عام ہونے لگا تھا۔

وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے ماتھے پر لگے خون کو صاف کرنے لگا۔

چوٹ زیادہ گہری تو نہیں تھی لیکن پھر بھی اس کا کافی خون بہا تھا۔اس کی مرہم پٹی کرتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ اس کی چوٹ پر پھونک مارتے ہوئے اسے تکلیف سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس نے اس کا چہرہ صاف کرنے کے بعد اس کے ماتھے پر بینڈیج کیا تھا اور پھر اس کے لئے پانی لے کر آیا۔

تم ٹھیک ہو نا۔۔۔

۔؟وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کا سر ایک دفعہ پھر سے اپنے سینے پر رکھ چکا تھا جب کہ وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

exponovels

جان یہ کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہی ہو تم ایسا بھی کچھ نہیں ہوا جس پر تم اس طرح سے رونے لگو یا اس طرح کے پروٹیسٹ یہاں پر ہر تیسرے دن ہوتے ہیں اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس ایسے حالات میں تمہیں بھیڑ سے نکل جانا چاہیے تھا۔

یہ لوگ پاگل ہوتے ہیں ان کو خود بھی پتا نہیں ہوتا کہ یہ کیا کر رہے ہیں جنہیں کسی سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا اس طرح کے پروٹسٹ میں لڑائی جھگڑوں کے لئے وہ بھی حصہ لے لیتے ہیں۔

تم کیا پاگل تھی جو ایسے پروٹسٹ میں حصہ لینے چلی گئی کیا تمہیں پتہ نہیں تھا وہاں یہ لوگ یہ حرکتیں کرنے والے ہیں وہ اس کا چہرہ تھامیں اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

میرا دماغ خراب ہے جو میں ان لڑائی جھگڑوں میں حصہ لینے جاؤں گی میں تو آپ کے لئے مصالحہ لینے گئی تھی ۔۔۔۔۔۔وہ بری طرح سے روتے ہوئے اسے باہر جانے کی وجہ بتا رہی تھی جب کہ وہ تو اس کے مصالحہ پر اٹک گیا تھا

۔

مصالحہ۔۔۔۔۔۔میرے لیے تم میرے لیے مصالحہ لینے کیوں گئی تھی وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگا تھا کیا اس کی بیوی کا دماغ ہل گیا تھا جب وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔

آپ اتنے دنوں سے ٹھیک سے کھانا نہیں کھا رہے تھے نہ تو میں نے سوچا میں آپ کے لیے بریانی بناوں گی تو مصالحہ ہی نہیں تھا

exponovels

تو میں نے سوچا مصالحہ تو پاس سے ملتا ہے میں لے آتی ہو آپ خوش ہو جائیں گے کہ میں نے خود سے کوئی کام کیا ہے۔

لیکن سب کچھ الٹا ہو گیا اور میرا بیگ بھی کہیں گر گیا میرے بیگ میں پیسے تھے۔وہ سوں سوں کرتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔

جب کہ اس کے اس کیوٹ سے انداز پر وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنی ہنسی روک نہیں پایا تھا۔وہ ابھی اس سے سختی سے پیش آنا چاہتا تھا اسے ڈانٹنا چاہتا تھا لیکن اس کا یوں رونا اسے کچھ بھی نہیں کرنے دے رہا تھا الٹا اب اسے اس پر پیار آ رہا تھا۔

تو میری جان یہ اتنا ضروری بھی تو نہیں تھا مصالحے کے چکر میں اگر میں اپنی بیوی کو کھو دیتا تو وہ اپنی ناراضگی اپنا غصہ سب کچھ ایک طرف رکھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا۔

کیوں ضروری نہیں تھا آپ اتنے دنوں سے ٹھیک سے کھانا تک نہیں کھا رہے۔اتنے کمزور ہوتے جا رہے ہیں آپ ۔۔۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جب کہ وہ ایک نظر اپنے آپ کو دیکھا اور پھر اپنے کسرتی مسلز کو دیکھ کر اپنی اس کمزوری کو تلاش کر رہا تھا جو اسے نظر آ رہی تھی۔

ڈارلنگ تم نا ان مصالحوں کو چھوڑو اگر تم نے میرے بارے میں سوچنا ہی ہے نہ تو کچھ اور سوچو کچھ ایسا سوچو جسے دیکھ کر خوش ہو جاؤں۔

exponovels

کھانا تو میں روز کھا ہی لیتا ہوں تمہیں میرے تھکاوٹ دور کرنے کے بارے میں سوچنا چاہیے وہ اسے اپنے بازوؤں میں قید کرتے ہوئے بولا تو اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

اور وہ کیسے دور ہو گی وہ اسے دیکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھنے لگی جیسے اس کے حکم کی غلام ہو۔ ابھی اس کے کہتے ہی اس کے حکم بجا لے آئے گی۔

اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا کم از کم اپنی تائی امی سے یہ ہنر تو سیکھ کر آتی کھانے بنانے اور درس دینے تو اچھے سے آتے ہیں وہ زیر لب بڑبڑایا تھا جب کہ وہ کوشش کے باوجود بھی اس کی باتوں کو سمجھ نہیں پائی تھی۔

آو اندر چلو میں سکھاتا ہوں تمہیں کے شوہر کی تھکاوٹ کو کس طرح سے دور کیا جاتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ اندر لے آیا تھا اس کا مقصد اس وقت اسے اس خوف سے باہر نکالنا تھا جس کی وجہ سے وہ ابھی تک کانپ رہی تھی اور اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اسے خود میں مصروف کر لے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے کمرے میں لاتے ہوئے الماری کے پاس آیا تھا اور اس میں سے وہی اس دن والی نائٹی نکال کر اس کے سامنے کی۔

استغفر اللہ آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ پیچھے ہٹتے ہوئے جانے لگی تو اچانک اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا اور اسی ہاتھ کو اس کی کمر کے پیچھے لاک کر دیا۔

exponovels

شوہر کی تھکن اتارنے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں کچھ ہنر ہوتے ہیں لڑکی تمہیں کچھ بھی نہیں آتا لیکن میں ایک اچھا شوہر ہونے کے ناطے تمہیں سب کچھ سکھاؤں گا چلو اب جلدی سے یہ ڈریس پہن کر آؤ پھر میں تمہیں باقی کے سارے ہنر بھی سکھاؤ نگا

میری شاگردگی میں آکر تم سب کچھ سیکھ جاؤ گی وہ اسے آنکھیں دکھاتا سختی سے بولا تھا جب کہ وہ مزید معصوم شکل بناتی اسے دیکھنے لگی اپنا لب اپنے دانتوں میں دبائے وہ اپنے حسین ڈمپل کی بھرپور نمائش کر رہی تھی۔

جانو مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہیں پہلے ہنر سکھاوں اور بعد میں یہ ڈریس اپنے ہاتھوں سے پہناؤں اس نے گویا دھمکی دی تھی

اس کی دھمکی پر وہ منہ بناتی ڈریس کھینچ کر واش روم میں بند ہو گئی تھی جب کہ وہ اپنی شرٹ کو گولے کی صورت میں وہی زمین پر پھینک چکا تھا۔اور اب بنا شرٹ کے وہ بیڈ پر لیٹا اس کے آنے کا منتظر تھا نگاہیں واش روم کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

جب اچانک اس لاک کی آواز سنائی دی۔

ارے باہر نکلو نہ کتنا انتظار کروں میں وہ کافی دیر لاک کھولنے کے بعد بھی باہر نہ آئی تو وہ اونچی آواز میں بولا۔

پہلے آپ روم کے لائٹ آف کریں پھر آؤں گی اس نے صرف سر باہر نکال کر اسے دیکھا تھا۔

لائٹ کیوں بند کروں۔۔اگر لائٹ بند کر دوں گا تو تمہیں دیکھوں گا کیسے اور تمہیں دیکھوں گا نہیں تو اپنی تھکاوٹ کیسے اتاروں گا وہ جیسے اسے بہت بڑی وجہ دے رہا تھا لائٹ آف نہ کرنے کی۔

exponovels

ٹھیک ہے تو آپ یوں ہی بیڈ پر لیٹے اپنی تھکن اتارتے رہیں میں تو نہیں آرہی وہ ضرورت سے زیادہ نخرے دکھانے لگی تھی وہ اسے گھور کر رہ گیا۔اور پھر اگلے ہی لمحے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی۔

محترمہ اب باہر نکل آؤ یا میں خود آؤں تمہیں لینے کے لیے وہ اونچی آواز میں بولا جب کہ وہ دروازہ کھولتی باہر قدم رکھ چکی تھی وہ لائٹ بلب کی روشنی میں اسی پر نگاہیں جمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

جب وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے بیڈ کے قریب آئی اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ واپس اون کر دی۔

تاشفین آپ بہت بڑے چیٹر ہیں میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی وہ ناراضگی سے کہتی واپس واش روم کی طرف بھاگنے لگی تھی جب اچانک اس نے اٹھتے ہوئے اسے تھام کر بیڈ پر دھکا دیا اور خود کو اس کے اوپر قابض ہو گیا۔

ڈارلنگ اگر مجھے دکھانا ہی نہیں ہے تو پہننے کا کیا فائدہ۔اور ویسے بھی میں تو تمہارا ہر روپ دیکھ چکا ہوں۔

تو اب پردہ کیسا ہے نہ جانے تم یہ شرمانا گھبرانا کب چھوڑو گی وہ اس کے چہرے کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چھوتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کی گردن تک لایا اور پھر اچانک ہی جھک کر اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں قید کر لیا۔

تمہاری خوشبو مجھے پاگل کر دے گی وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے گہری سانس لیتا اس کی کمر کو اپنے مضبوط بازو کی گرفت میں لے کر اسے اپنے اوپر لے آیا تھا جس سے اس کے سارے بال اس کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔

تمہارا دیوانہ ہوتا جا رہا ہوں کیسے برداشت کرو گی اس دیوانے کی دیوانگی میرا دل کرتا ہے میں تم سے تمہاری سانسیں چھین لوں تمہاری ایک ایک سانس پر اپنی ملکیت جما لوں۔تم میری اجازت کے بنا یہ سانسیں بھی اس ہوا کی سپرد نہ کر سکو۔

exponovels

تم سوچ رہی ہو گئی عجیب بندہ ہے ہوا سے بھی جلیس ہونے لگا ہے۔ لیکن کیا کروں جان من تم کو چھوتی کوئی چیز مجھے اچھی نہیں لگتی مجھے لگتا ہے کہ صرف میرا حق ہے جو صرف مجھے حاصل ہونا چاہیے وہ اس کی گردن پر دیوانہ وار اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔

وہ اس کے پور پور کو اپنے لبوں کی پر حدت بے باک حرکت سے مہکا رہا تھا۔ جب کہ وہ خاموشی سے اس کی شدتیں سہہ رہی تھی اس کی پناہوں سے نکلنا آسان نہیں تھا وہ محبت کے معاملے میں بہت شدت پسند تھا۔

پر اب اس کی یہی شدتیں سہنے کی اسے عادت ہوتی جا رہی تھی اس کی باہوں میں قید رہنا اسے اچھا لگتا تھا وہ جب اس کے قریب ہوتا تھا ان دونوں کے بیچ میں انچ بھر کا فاصلہ بھی نہیں رہنے دیتا تھا وہ اسے اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کر لینا چاہتا تھا۔

بلکہ کر چکا تھا وہ اس کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب چکی تھی وہ صرف اس کی تھی اور تاشفین صرف تناوش کا تھا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا ایسا کیسے ممکن ہے بھلا ہمارے گھر سے اس پروجیکٹ کی فائل کیسے غائب ہو سکتی ہے۔ یہی کہیں ہو گی۔

exponovels

اس نے ہر چیز کھنگال ماری تھی لیکن اسے اپنی مطلوبہ فائل نہ ملی۔ابھی پرسوں کی بات ہے جب اس نے خود اپنے ہاتھوں سے وہ فائل یہاں فائلز کے ساتھ رکھی تھی یہ ساری فائلز اس ہفتے کی اہم ترین میٹنگز کا حصہ تھی۔

لیکن ایک بہت اہم فائل یہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ جیسے وہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

مجھے بھی یہی چیز سمجھ میں نہیں آ رہی ابھی کل کی ہی تو بات ہے جب تم نے مجھے وہ فائل چیک کرنے کے لئے دی تھی۔

یہی پر رکھی تھی وہ فائل کہاں جا سکتی ہے تمہاری اماں تو ان چیزوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتی۔

لیکن پھر بھی ان سے پوچھ لیتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے کہیں ادھر ادھر کر دی ہو۔

بابا اس سے کہتے اس کمرے سے نکلے تھے تاکہ وہ اپنی بیگم سے فائل کے متعلق پوچھ سکیں۔

جب وہ خود بھی ان کے پیچھے ہی آیا وہ بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آفس گھر آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بیگم وہ اسٹڈی روم میں تمام فائلز کے ساتھ ایک نیلے رنگ کے فائل آپ نے دیکھی ہے کیا۔۔۔۔۔؟

کل ایک بہت اہم میٹنگ ہے۔یہ بہت بڑا پروجیکٹ ہے جس پر وارق تقریبا تین چار مہینوں سے محنت کر رہا تھا۔

اچانک وہ فائل ہو گھم ہو گئی ہے اور اب کہیں سے نہیں مل رہی۔وارق پورا اسٹڈی روم چیک کر چکا ہے۔

بابا اماں کو دیکھتے ہوئے بتانے لگے جبکہ وہ بھی وہی آ کر باہر صوفے پر بیٹھا تھا۔سامنے دوسرے صوفے پر مائرہ کے ساتھ چھوٹو بیٹھا ہوا ہوم ورک کر رہا تھا جبکہ صدف بھی وہیں تھی۔

exponovels

آپ کو تو پتا ہے میں ان پڑھ گوار بندی آپ کی ان سب چیزوں میں نہیں پڑتی۔آپ خود دیکھ لیں وہی کہیں ہو گی۔ میں تو اس کمرے میں جاتی ہی نہیں ہوں۔ صبح صدف نے اپنی نگرانی میں اس کمرے کی صفائی کروائی تھی۔ہو سکتا ہے اسے پتا ہو

وہ صدف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں۔

جی خالہ جان صفائی تو میں نے کروائی تھی اس کمرے کی لیکن مجھے فائل کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا۔

اور نا ہی میں نے اور خدیجہ نے فائلز کو چھیڑا تھا وہ تو آپ لوگ خود ہی سنبھال کر رکھتے ہیں۔

صدف چیک کرو وہ کافی اہم فائل ہے ہمیں چاہے وہ صدف کو دیکھتے ہوئے بولا تو صدف خوش ہو گئی وہ بہت کم اسے مخاطب کرتا تھا۔

کون سی فائل تھی۔میں ابھی ڈھونڈتی ہوں۔

صدف اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہنے لگی تو مائرہ نے بھی فورا صوفہ چھوڑا تھا۔

میں ڈھونڈتی ہوں صدف باجی آپ بیٹھ جائیں وہ کیا ہے نا آپ گھر کی مہمان ہیں آج نہیں تو کل چلی جائیں گی۔ اب آپ سے کام کروانا اچھا نہیں لگتا اور آپ کو کل سے کسی بھی روم کی صفائی اپنی نگرانی میں کروانے کی ضرورت نہیں ہے یہ سارے میرے کام ہیں اور میں کیا کروں گی۔

ہے نا اماں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔۔۔۔۔۔؟

اس نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے اماں کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے فورا ہاں میں سر ہلایا۔

exponovels

انہیں تو اپنی بہو کی ہر بات اچھی لگتی تھی اور بلا اس سے اچھا اور کیا بات ہو سکتی تھی کہ وہ گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں انٹریسٹ لے رہی تھی۔اس گھر کو اپنا سمجھ رہی تھی۔

چلیں بھابھی جان چل کے فائل دیکھتے ہیں چھوٹو نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے چھوٹو کو گھورا۔

چھوٹو میری جان تم یہاں بیٹھ کے اپنا ہوم ورک کرو۔ورنہ فون تمہیں واپس نہیں ملے گا۔

فائل میں ڈھونڈ کر لاتی ہوں بلو کلر کی ہے نا انکل جی۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہاں بیٹا جی بلو ہے لیکن آپ مجھے انکل کیوں کہہ رہی ہیں اگر میں وارق کا بابا ہوں تو آپ بھی مجھے بابا کہہ کر پکارے مجھے بہت خوشی ہو گی۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے یہ پہلی دفعہ ہوا تھا ورنہ جب سے وہ یہاں اس گھر میں آئی تھی۔اسے ابراہیم صاحب کے رویے میں کوئی لچک محسوس نہ ہوئی۔

جی وہی بابا۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے جانے لگی اس دوران اس نے صدف کے چہرے کی طرف دیکھنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی۔

اسے بس صبح سے روک ٹوک کرنے میں مزہ آرہا تھا بس جب سے اس نے کچن میں اپنا اصل رنگ دکھایا تھا اسے چڑ ہو گئی تھی۔

اس ہیروئن کے روپ میں ولن سے یہ اس کی زندگی کی کمو لیکا تھی۔

exponovels

اس نے مائرہ خان کے سامنے اس کی پراپرٹی کو اپنا بتایا تھا اس نے کہا تھا کہ وارق صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے گا اس بات نے اسے کافی غصہ دلایا تھا۔

وارق صاحب کل ساری رات اسے اپنی باہوں سے آزاد کرنے کو تیار نہ تھے اور اب جب وہ اپنے سارے حق اس سے وصول کر چکا تھا وہ ایسے ہی وارق کو اس کے حوالے کر دیتی۔

کبھی بھی نہیں۔

وہ مائرہ خان تھی ہر رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھانے والی۔

اب جب یہ شخص اس کے ساتھ تعلق بنا ہی چکا تھا تو وہ اتنی آسانی سے اسے چھوڑ کر جانے والی تھی نہیں۔

کل رات وارق اس کے قریب آیا۔ وہ چاہ کر بھی اسے روک نہ پائی۔ کیونکہ کہیں نہ کہیں اس نکاح میں باندھ کر وہ اس ءاپنا شوہر تسلیم کرنے لگی تھی۔

کل رات وارق نے اس کی مرضی پوچھے بنا اس کے جذبات جانے بنا اپنا حق استعمال کیا تھا۔

اور اب وارق کو اگر یہ لگتا تھا کہ وہ کسی ڈری سہمی نائنٹیز کی ہیروئنوں کی طرح اس سے دب کر رہے گی تو ایسا تو ہرگز کچھ بھی نہیں ہونے والا تھا۔

اگر وارق حق لینے پر آ گیا تھا تو وہ بھی اس سے ہر طرح کا حق لینے والی تھی۔ اور اس کے لئے وہ سب سے پہلے صدف نامی بلا کو اپنی زندگی سے دفع کرنے والی تھی۔

exponovels

کوئی باہر کی عورت آکر اسکی پرسنل پراپرٹی کو میرا کہہ رہی تھی اور مائرہ خان ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھی رہتی ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

اب وارق افراہیم مائرہ کا تھا اور اب اس نے آخری سانس تک مائرہ کا ہی رہنا تھا

مرضی یا پھر زبردستی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔اگر وہ اس رشتے کو پورے مخلصی سے نبھا رہی تھی تو وہ بے وفائی کرنے کی اجازت تو وارق کو بھی نہیں دینے والی تھی۔

محبت نہ سہی زبردستی گلے پڑا ڈھول ہی لیکن وہ اس رشتے کو نبھانے کا ارادہ کر چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آکر ساری فائلز کو چیک کرنے لگی چھوٹو کو ہوم ورک پر لگا کر اس نے سچ میں اچھی خاصی غلطی کر دی تھی۔

کیونکہ وہ اوپر والی دراز کو چیک ہی نہیں کر پا رہی تھی اگر چھوٹو یہاں ہوتا تو وہ اسے اوپر چڑھا کر کچھ نہ کچھ کر لیتی۔

لیکن یہ مشکل تھا۔

وہ سکول سے واپس آیا تو مدرسے چلا گیا وہاں سے واپس آیا تو تب سے ہی اس نے اسے ہوم ورک کرنے پر لگایا ہوا تھا جس پر وہ اکثر ڈنڈی مارتا تھا۔یہاں تک کہ اس کا فون بھی اسی کے پاس تھا۔

اس کا اپنا دھیان بھی باہر ہی تھا جہاں اسے صدف صوفے پر بیٹھی نظر آ رہی تھی جبکہ اس کے سامنے والے صوفے پر وارق بیٹھا اپنا موبائل یوز کرتے ہوئے بابا کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔

exponovels

مائرہ کتنی پاگل ہے تو لیلی مجنوں کو آمنے سامنے بٹھا دیا۔ یہاں نین مٹکا ہوتا رہے گا اور تو یہاں کام کرتی رہے گی۔

اس نے اپنے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

اجی سنتے ہیں۔۔۔۔کچھ فائل کافی اوپر فاصلے پر پڑی ہیں۔ میں وہاں پہنچ نہیں پا رہی زرا اتار دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی فائل ہو۔

اس نے وارق کو اندر بلاتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتا اندر کی طرف آیا تھا اس وقت تو اسے صرف اپنی فائل کی ٹینشن لگی ہوئی تھی اس پروجیکٹ پر کام کرتے تقریباً چار مہینے ہونے کو آئے تھے اور اب جب کل اس کی سب سے اہم ترین میٹنگ تھی۔ تو فائل غائب ہو گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ والی فائلز کافی پرانی پرانی ہیں میرا نہیں خیال کہ ان میں سے وہ والی فائل ہو گی ان نیچے والی فائلز کو چیک کرو۔

اس نے اندر قدم رکھتے ہوئے اوپر والی دراز میں رکھی فائر کی طرف دیکھا تھا۔

زیادہ دماغ چلانے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے فائلز اتار کر دیں بعد میں بیٹھ لیجئے گا اپنی جانو کے سامنے۔

اور ایک اور بات آپ کی جانو کو تو آج کل میں گھر سے چلتا کروں گی۔ اس لیے فاصلہ بنا کر رکھیں۔ زیادہ دل پر سوار مت کیجئے گا اس پیار کو۔ کیوں کہ میں اماں سے کہہ کہ اس کمو لیکا کے لیے اچھے اچھے رشتے بھی منگواؤں گی۔

تاکہ وہ جلد سے جلد اس گھر سے اور آپ کی زندگی سے دفع ہو سکے۔

اوپر چڑھ کے فائلز اتار کر دیں مجھے۔ ورنہ ابھی جا کر امس کو بتاتی ہوں آپ کے سارے کرتوت۔

exponovels

وہ لڑکیاں اور ہوتی ہوں گی جن کے ساتھ زبردستی نکاح کر کے انہیں ڈبے میں بند کر کے رکھ دیا جاتا ہے۔مائرہ خان اپنے حق کے لیے لڑنا بہت اچھے طریقے سے جانتی ہے۔

یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کے ہاتھ کی تتلی بن جاؤں گی جیسا آپ چاہیں گے میں ویسا کرونگی۔ایسا کچھ نہیں ہو گا کٹھ پتلی ہوتا ہے تتلی نہیں اسنے اس کی بات کی درستگی کرتے ہوئے کہا

ہاں وہی۔۔۔اور ہاں وہ کیا کہا تھا آپ نے اگر بیوی بن کر رہوں گی تو بڑے پیار سے بیوی بنا کر رکھیں گے اور اگر سر پر چڑھ گئی تو اتارنا آپ کو آتا ہے۔

تو جناب مائرہ نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی شوہر بن کر رہیں گے تو پیار سے رکھوں گی اور اگر سر پر چڑھے نا تو سر سے کیا آسمان سے بھی اتارنا آتا ہے۔

چلیں اتار کے دیں فائلز مجھے اور ہاں صدف باجی سے فاصلہ بنا کر رکھیں۔ورنہ صدف بی بی ہو سکتا ہے اس گھر میں دوبارہ نظر ہی نہ آئے ویسے بھی آج کل آپ سے زیادہ اماں مجھ سے پیار کرتیں ہیں اور ایک اور بات اس سارے کیس میں مظلوم میں ہوں ظلم میرے ساتھ ہوا ہے۔

اور عورت ہمیشہ مظلوم کے ساتھ ہوتی ہے دوسری طرف بے شک ان کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اور قسم سے اتنی اچھی ایکٹر تو ہوں ہی کہ اماں کو خود پر یقین دلا سکوں۔

سات سال کی زندگی میں 16 سو آڈیشنز دیے ہیں میں نے اس کا دھمکی دینے کا بھی اپنا ہی انداز تھا ورق کے لبوں سے مسکراہٹ الگ ہی نہیں ہو پا رہی تھی۔

exponovels

تم تو بڑی خطرناک قسم کی بندی ہو پتا نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ تم سے شادی کر کے میں نے بہت بڑی غلطی کر دی۔ تم تو میری آتی جاتی سانسوں پر بھی پابندی لگا دو گی۔ وہ جو کب سے اپنی فائل کے لئے بہت زیادہ پریشان تھا اس کے انداز نے اسے بالکل ہلکا پھلکا کر دیا تھا۔

صبح سے اس کے دماغ میں بس ایک ہی چیز گھوم رہی تھی کہ اس نے مائرہ کے ساتھ کل زبردستی رشتہ بنایا ہے وہ اس رشتے کے لیے راضی نہیں تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ جذبات کے ہاتھوں بہک کر غلطی کر چکا ہے لیکن یہاں تو اسے کچھ اور ہی دیکھنے کو مل رہا تھا

یہ تو شروعات ہے جناب آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اس نے پر سکون سے انداز میں ٹھنڈا سا جواب دیا۔

میں تو منتظر ہوں بلکہ بے چینی سے انتظار کر رہا ہوں کے آگے آگے مجھے تمہارے کون کون سے روپ دیکھنے کو ملیں گے۔

وہ اسٹول پر چڑھتے ہوئے ساری فائلز اسے پکڑا رہا تھا۔ جنہیں پکڑ کر اس نے فائل ڈھونڈنا شروع کر دی تھی۔

کیا ہوا میرے پیارے ہبی سے اترا نہیں جا رہا آئیں جانو میرا ہاتھ پکڑیں۔ اس نے اپنا ہاتھ اونچا کرتے ہوئے اس سے کہا تھا جو اوپر ہی کوئی اور فائل کی تلاش میں نظر دوڑا رہا تھا۔ اس کی بات سن کر مسکرایا اور اس کا ہاتھ بڑھاتے ہی اس نے تھام لیا۔

گرامت دینا مجھے اب تمہارا ہی سہارا ہے وہ اسٹول سے نیچے زمین پر پیر رکھنا ہی چاہتا تھا جب اچانک صدف کمرے میں داخل ہوئی۔

exponovels

آپ لوگوں کو فائل ملی کہ نہیں ملی میں کچھ مدد کروں وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اچانک ہی مائرہ کا دیہان اس کی طرف گیا اور اس نے اس کا ہاتھ چھوڑنا چاہا۔

اس کے ساتھ ہی اسٹول اپنا بیلنس کھو چکا تھا۔ جس سے وارق سمبھل نہ پایا اور وہ سیدھا مائرہ کے اوپر جا گرا اس کو بچانے کے چکر میں وہ اسی کے اوپر گرا تھا لیکن خدا کا شکر تھا کہ اس نے اپنا وزن اس پر گرنے نہیں دیا تھا لیکن مائرہ کافی زیادہ بوکھلا گئی تھی۔

کیوں کہ انجانے میں وارق کے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر آرو کے تھے۔ دونوں کے لئے ہی یہ کافی عجیب کیفیت تھی۔ نہ تو وارق کا ارادہ ایسا تھا اور نہ ہی مائرہ نے ایسا کچھ سوچ رکھا تھا لیکن لمحوں نے لمحے میں ہی منظر بدل دیا تھا۔

اس کے اوپر ہوتے ہی مائرہ اسے غصے سے گھورنے لگی اسے تو اس کی اس حرکت پر اچھا خاصا غصہ آگیا تھا۔

لیکن صدف کے سامنے وہ ایسی حرکت جان بوجھ کر تو کبھی بھی نہ کرتا سوچ کر اسے کچھ سکون ہوا تھا مطلب وہ جو بھی ہوا تھا اتفاق سے ہوا تھا۔

وارق آپ کو بھی نہ کہیں بھی کبھی بھی رومینس سوجتا ہے آپ کو نظر نہیں آرہا کمرے میں صدف بھی ہے اس نے بڑے ڈرامائی انداز میں اسے دوسری طرف کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنا چاہا تھا۔

اسٹول ٹوٹ گیا ہے میڈم۔۔۔۔۔۔ ورنہ رومینس مجھے صرف بیڈ روم میں ہی سوجتا ہے۔ وہ زمین سے اٹھتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر اسے بھی ایک جھٹکے میں اٹھا کر کھڑا کر چکا تھا۔

exponovels

تم دونوں مل کر فائل ڈھونڈو اور پلیز ڈھونڈ کر مجھے دے دینا بہت ضروری فائل ہے کل میٹنگ ہے وہ کہہ کر اپنے ہاتھ جھاڑتا کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ صدف کی شکل دیکھنے لائق تھی اور صدف کی شکل دیکھ کر مائرہ کا غصہ بھی جاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

انہیں تو بس بہانہ چاہیے ہوتا ہے رومینس کرنے کا صدف باجی آپ پلیز فائل ڈھونڈنے میں مدد کریں وہ فائل بہت اہم ہے۔

اس نے صدف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

تم ڈھونڈو فائل میں جا رہی ہوں وارق کے لئے چائے بنانے۔

وہ جب آفس سے واپس آتے ہیں چائے پینا پسند کرتے ہیں وہ پیر پٹک کر باہر نکلنے لگی۔ جب کہ وہ ایک دفعہ پھر سے فائل کے تلاش میں نظر دوڑانے لگی تھی جب اچانک دماغ میں خیال آیا۔

بیوی میں ہوں وارق کی یہ بات تو مجھے پتا ہونی چاہیئے اور وارق کی چائے بھی مجھے بنانی چاہیے لیکن مجھے چائے بنانی آتی ہی نہیں۔

ہاں لیکن اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ اس

چڑیل کمیو لیکا کے ہاتھ کی چائے میں اپنے شوہر کو پینے دوں نو نیور۔

صدف باجی محبت ہو یا نہ ہو لیکن مائرہ خان حق نہیں چھوڑتی۔

exponovels

چائے تو میں بناؤں گی اپنے شوہر کے لیے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی اچانک اپنے دوپٹے کا احساس ہوا ابھی صبح اماں نے اسے بتایا تھا کہ بیٹا ز بردستی نہیں ہے۔

لیکن کوشش کیا کروگے کہ تمہارا دوپٹہ تمہارے سر پر رہے اس حویلی میں مہمان آتے جاتے ہیں ملازموں کا بھی آنا جانا لگا رہتا ہے اس طرح گھر کی بہوننگے سر اچھی نہیں لگتی۔

اس نے اپنے کندھے پر دوپٹہ ڈھونڈنا چاہا تو وہاں پر تھا ہی نہیں ایک نظر مڑ کر دیکھا تو دوپٹہ وہیں زمین پر پڑا تھا۔

اللہ دوپٹے کی عادت لگتے لگتے تو مجھے ایک سال گزر جائے گا پتہ نہیں تناوش ہر وقت دوپٹا کیسے اپنے سر پر رکھ لیتی ہے اسے بے ساختہ ہی تناوش کا خیال آیا تھا۔

اور پھر اپنا دوپٹہ سر پر رکھتی ہوئی وہ فورا باہر نکلی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

صدف باجی۔۔۔۔تو میں کیا کہہ رہی تھی وارق کے لئے چائے میں خود بناتی ہوں۔

آپ باقی سب کے لیے بنا دیجئے گا۔وہ اس کے ساتھ کچن میں جاتے ہوئے کہنے لگی تو خالہ نے اچانک اسے روک لیا۔

اے لڑکی ایسا نہیں ہوتا ابھی تیری شادی کو ایک ہفتہ نہیں ہوا اور تو کچن میں گھس رہی ہے ابھی تجھے کچن کے کام نہیں کرنے۔

بلکہ ابھی تجھے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانا خالہ نہیں چاہتی تھی کہ مائرہ کسی بھی طرح کسی کی نظر میں آئے اس لیے اسے ٹوکتے ہوئے بولیں جبکہ وہ اماں کو دیکھنے لگی تھی۔

exponovels

ارے کوئی بات نہیں شازیہ جانے دو بچی کو اپنے شوہر کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہے۔تو روک ٹوک کیسی جاو میرا بچہ بناؤ چائے۔

وہ زرا پتی تیز پیتا ہے۔اماں نے اسے بتایا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتی کچن میں آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کو چائے بنانی ہر گز نہیں آتی تھی اسی لیے اس نے یوٹیوب سے دیکھنا شروع کیا جس پر صدف کی ہنسی نکل گئی۔

مطلب تم اتنی نکمی ہو کہ تمہیں چائے تک بنانی نہیں آتی تو میرے پیچھے یہاں آنے کی ضرورت کیا تھی۔

اس نے کافی سختی سے طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

اپنا کام کریں صدف باجی میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمہیں چائے بنانی آتی بھی ہے یا نہیں وہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

نہیں آتی اس نے بڑے مزے سے دانت دکھاتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

تو پھر کوشش بھی مت کرنا کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ تم وارق پر اپنا کوئی بھی ایکسپیریمنٹ کرو۔اس نے اس کے ہاتھ سے پتی کا ڈبہ چھینتے ہوئے کہا تھا۔

میرا شوہر میرے شوہر کا میدہ آپ کون ہوتی ہیں مجھے روکنے والی محترمہ۔۔۔۔؟

میں اپنے شوہر پر ایکسپیریمنٹ بھی کر سکتی ہوں اور انہیں کچھ بھی بنا کر بھی دے سکتی ہوں اگر آپ کو ایسے حق جتانے کا بہت شوق ہے نہ تو ایک عدد نکاح کروالیجئے۔

exponovels

اس نے بھی اس کے ہاتھ سے ڈبہ چھینتے ہوئے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا صدف تو اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اس کی لڑاکا طبعیت سے صدف اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ اس نے صبح والی بات سے آج کے دن والی کوئی بات یا اس کی روک ٹوک کسی کی نہیں بتائی تھی۔

اور اس کے لئے یہ بہت اچھا تھا پہلے تو صدف کو یہ لگا تھا کہ وہ اس سے خوفزدہ ہو گئی ہے لیکن اب وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے مقابلے پر اتر آئی ہے۔

بھابھی جان ہوم ورک ہو گیا اب دیجئے اماں کا فون مجھے واپس۔۔۔۔۔۔۔۔ چھوٹو اس کے پاس آتے ہوئے بولا تو صدف نے فوراً اس کے ہاتھ سے فون چھین کر اس کے حوالے کر دیا تھا تاکہ وہ یوٹیوب سے چائے بنانا سیکھ ہی نہ جائے۔

چلو چھوٹو اب جاؤ یہاں سے ہمیں تنگ مت کرو۔ ہم بہت ضروری کام کر رہے ہیں صدف چھوٹو کو دیکھتے ہوئے بولی تو چھوٹو فوراً ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔

وجہ یہ تھی کہ اسے صدف بالکل بھی پسند نہیں تھی اور ہمیشہ غصے سے بات کرتی تھی اس کے ساتھ۔

اب بناؤ چائے۔۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جھاڑے تھے جبکہ صدف ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی تھی اس نے صدف کو اگنور کرتے ہوئے غصے میں گیس پر پتیلی رکھی تھی۔

جبکہ صدف مسکراتے ہوئے اس کی حرکتیں دیکھنے لگی اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ چائے میں دودھ جائے گا اس نے دودھ کا ڈبہ نکال اچھا خاصہ دودھ اس میں ڈالا تھا۔

exponovels

اور جیسا کہ اماں نے کہا تھا کہ وہ پتی تیز پیتا ہے تو اس نے پتی کے بڑے بڑے پانچ چمچ اس دودھ میں شامل کر دیے تھے۔

صدف آنکھیں کھولے حیرانگی سے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی ابھی اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس نے اور کیا ڈالنا ہے سامنے رکھے مصالحے کے ڈبے کو کھول کر اس نے دو چمچ مصالحہ بھی مکس کر دیا تھا اب وہ مصالحہ کس چیز کا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔

جبکہ صدف بس اپنی ہنسی روکے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔

نمک نہیں ڈالو گی وہ چائے کو ابال آتے دیکھ اس نے فورا گیس بند کیا تو صدف نے اچانک کہا۔

ڈالوں گی نہ چائے گرنے والی تھی اسی لیے گیس بند کر دی ہے وہ اسے گھورتے ہوئے کہہ کر دوبارہ سے گیس اون کر کے دو چمچ نمک ڈال دیا۔

چائے کا رنگ تو بالکل ویسا ہی تھا جیسے چائے کا ہوتا تھا بس یہ تھوڑی سی ڈارک تھی۔

جب کہ وہ چائے کپ میں ڈھلتے ہوئے اپنا کپ لئے باہر نکل رہی تھی پیچھے صدف کی ہنسی روک نہیں پا رہی تھی

اب پتا نہیں اس چائے کو دیکھ کر وارق کا کیا حال ہونا تھا۔ کھڑے کھڑے تھپڑ ہی نا لگا دے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں تنگ آچکا ہوں تمہارے اس روز روز کے لڑائی جھگڑے سے پتہ نہیں تم کیا چاہتی ہو۔

تم تاشفین کا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی گھر میں کسی سے بات کرتی ہو کم از کم اس کمرے سے باہر نکلا کرو۔

exponovels

سارا دن اس کمرے میں رہ کر تم کرتی کیا رہتی ہو ذائنہ۔۔۔۔۔۔؟

اپنی بد قسمتی کا رونا روتی ہوں اور کیا کرتی ہوں میں تمہارے گھر میں۔

زندگی حرام ہو گئی ہے میری اور تمہیں کس نے کہا کہ میں اپنے بچے کا خیال نہیں رکھتی سارا دن وہ لے کر چلے جاتے ہیں مجھ سے کوئی میرے بچے کو۔ مجھے دیتا ہی نہیں ہے۔

تمہاری بہن آتی ہے جب اسے بھوک لگتی ہے صرف تب آ کر میری گود میں رکھ جاتی ہے وہ میرے بچے کو۔ جیسے میرا نہیں اس کا بچہ ہو۔

مجھ سے زیادہ تو تمہارے گھر والے میرے بچے پر قبضہ جما کے رکھتے ہیں کیسے خیال رکھوں میں اس کا مجھ سے میرا بچہ دور کر دیا ہے۔

میں نے کہا تھا میں یہاں نہیں رہوں گی میں اپنے بچے کو اس گھر میں پیدا نہیں کروں گی لیکن تم نے اور تمہاری ضد نے میری زندگی برباد کر دی مجھے نہیں رہنا یہاں تمہارے ساتھ۔

میں مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی ڈیڑھ سال ہو چکا ہے ہماری شادی کو اب تو ترس کھاؤ مجھ پر مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے واپس نیویارک جانا ہے۔

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔

جس پر باہر کوئی زیادہ محسوس کرتا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا جبکہ تاشقین باہر اپنی پھوپھو کی گود میں مزے سے کھیل رہا تھا۔

exponovels

اور وارق اس کے پاس بیٹھا اس کے ساتھ شرارتیں کرنے میں مصروف تھا۔

میری بات کان کھول کر سن لو زائنہ اگلے ہفتے زینب کی شادی کے سلسلے میں گھر میں مہمان آنے والے ہیں تو ان کے سامنے تمہاری یہ ڈرامے بازیاں میں برداشت نہیں کروں گا بہت برداشت کر لیا ہے میں نے۔ابراہیم غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ ذائنہ اس کی باتوں کا اثر لیے بنا بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

ابراہیم صاحب کمرے سے نکلتے ایک شکوہ کناں نظر اپنے ماں باپ پر ڈالتے گھر سے ہی نکل گئے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ زائنہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ذائنہ کی مغرور نیچر ان کے سامنے تھی لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے اپنے ماں باپ کا بچپن کا وعدہ نبھایا تھا جس پر وہ تو پچھتا رہے تھے ہی ان کے والدین بھی اس فیصلے پر شرمندہ تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے کرسٹن کو کیا یہ بات کہی ہے کہ میرا آپ کے ساتھ کوئی افیئر چل رہا ہے وہ شوٹنگ ختم کرنے کے بعد سیدھا اسی کے پاس آیا تھا۔

ہاں بالکل میں نے اس سے ایسا کہا ہے کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے وہ تمہیں بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے۔

ہر وقت تمہارے آگے پیچھے لگی رہتی ہے اس کا دھیان کام پر کم اور تم پر زیادہ ہوتا ہے کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی وہ اس کے اور اپنے لیے جوس آرڈر کرتے ہوئے اسی لئے سائیڈ پر آگئی تھی۔

exponovels

جی ایسا ہی ہے میں اس سے کافی زیادہ تنگ ہوں میں نے آپ کو بتایا بھی تھا اس بارے میں لیکن پھر بھی آپ نے ایسا کیوں کہا کہ آپ کا میرے ساتھ آفیئر چل رہا ہے یا ہم ریلیشن شپ میں ہیں اس طرح تو ہماری کنڑوورسی ہو جائے گی

۔

تو یہ تو اچھی بات ہے ناڈارلنگ اسی طرح تو ہماری فلم کی پروموشن ہو گی۔

جب فلم کی شوٹنگ کے درمیان اس طرح کی کہانیاں نکلتی ہیں تو زیادہ فائدہ فلم میکرز کو ہی ہوتا ہے۔وہ۔بے فکر کرتے ہوئے بولی

نہیں روز مجھے اس طرح کی پروموشن نہیں پسند۔مجھے اپنی ذاتی زندگی پر اس طرح کے کمنٹس برداشت نہیں ہوتے تو آپ پلیز اس بات کو کلیئر کر دیجئے۔

مجھے یہ چیز بالکل بھی پسند نہیں آئی اس نے صاف انداز میں کہا تھا۔

اوکے ڈارلنگ اوکے میں سب کچھ کلیئر کر دوں گی تم بے فکر ہو جاؤ۔آج کافی زیادہ شوٹنگ ہوئی ہے میرے خیال سے تقریبا آٹھ سے دس منٹ کی تو بہترین شوٹنگ ہم نے کر لی ہے۔

تین سینز پر کام ہو گیا ہے اور تمہارے آئیڈیا بہترین تھے۔وہ بات کو بدل چکی تھی جبکہ تاشفین نے صرف ہاں میں سر ہلایا فی الحال تو وہ بات کو بدلنا نہیں چاہتا تھا وہ اس بات کو کلیئر کرنا چاہتا تھا۔

لیکن شاید وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

exponovels

ابھی کافی وقت ہے میرے خیال میں ہم آج ایک اور سین شوٹ کر سکتے ہیں تو فضول میں ٹائم برباد نہیں کرنا چاہیے آپ کرسٹن اور روبن کو کہیں کہ شاٹ تیار ہے۔

وہ اسے کہتا آگے بڑھ چکا تھا جب کہ اب وہ ہیرو اور ہیروئن کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے باتوں میں مصروف قہقہے لگا رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق تمہاری بیوی نے تمہارے لئے چائے بنائی تھی اسے کچھ دیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں کب سے اسے دیکھ رہی ہوں نہ جانے کہاں چلی گئی ہے میرے خیال میں اوپر احمد اور چھوٹو کے کمرے میں ہو گی

۔

وہ باہر آیا تو اماں بیٹھیں۔خالہ سے باتوں میں مصروف تھیں۔

نہیں اماں وہ چھوٹو اور احمد کے کمرے میں نہیں ہے وہ میرے ساتھ کمرے میں تھی ہاں چائے بہت اچھی تھی۔

اس نے فوراً اماں کو بتایا تھا۔کیوں کہ احمد اور چھوٹو ویسے بھی نیچے آ رہے تھے تو وہ خود ہی انہیں بتا دیتے کہ ان کی بھابھی جان ان کے ساتھ نہیں تھی اور ویسے بھی چھپانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس کی بیوی تھی۔

ہائے اللہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں کیا کر رہی تھی یہ لڑکی تو دن دہاڑے ہی شوہر کو لے کر کمرے میں گھس جاتی ہے خالہ کو تو جیسے پتنگیں لگ گئیں تھیں۔

exponovels

خالا ہم ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار رہے تھے۔وہ میرے لئے چائے بنا کر لائی تھی میں پی رہا تھا اب میں آپ کو اپنی بیوی اور آپنے ایک ایک سیکنڈ کا حساب تو دینے سے رہا اسے سخت ناگوار گزرا تھا خالہ کا اس طرح سے کہنا

۔

ہائے میرے بچے میرا یہ مطلب تھوڑی تھا میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ کوئی وقت ہوتا ہے اس طرح سرے شام ہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خالہ وہ میری بیوی ہے سرے شام بلاؤں یا صبح کے وقت اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پلیز احتیاط کیجئے گا ۔مجھے اس طرح کی باتیں بالکل پسند نہیں ہیں وہ دیکھتے ہوئے قافیہ ساحل ہجے میں بولا تھا جب بابا کمرے سے باہر نکلے۔

اچھا چھوڑو اس بات کو یہ بتاو کہ تم نے بہو کو کچھ دیا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔؟جب دلہن پہلی دفعہ کچھ بناتی ہے تو اسے انعام دیا جاتا ہے۔

ویسے تو کچھ میٹھا بنانے پر اس کا سسر اسے کچھ دیتا ہے لیکن اس نے میرے لئے کچھ نہیں بنایا بلکہ تمہارے لئے بنایا ہے تو تمہارا فرض بنتا ہے اسے کچھ دینا۔

بابا وہیں پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگے جب کہ سر کھجا کر رہ گیا تھا۔

بابا میں نے تو اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔آپ نے مجھے پہلے یہ والی رسم بتائی ہی نہیں تھی نہ ہی کوئی اس بارے میں مجھے کچھ پتا ہے سو آپ بتائیں کہ اسے کیا دینا ہے میں ابھی دیتا ہوں۔

exponovels

آئس کریم اور بھابھی جان کے ساتھ ہمیں بھی۔ چھوٹو اور احمد دونوں ہی اس کے پاس آکر فرمائشی انداز میں بولے تھے۔

گڈ آئیڈیا تم لوگ اپنی تیاری کرو میں تمہاری بھابھی کو لے کر آتا ہوں۔

وہیں سے میں اس کے لئے کوئی چیز خرید لوں گا۔ جو اس کی پسند کی بھی ہو گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا ویسے بھی رومانس کے بعد آئس کریم بھی مزا دیتی ہے۔ وہ دل میں کہتا کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔ جب پیچھے سے آواز آئی

صدف تو بھی تیاری کر لے اب تو ہم بزرگوں۔ میں بیٹھ کر کیا کرے گی اچھا ہے تو بھی چلی جا۔

بچوں کے ساتھ گھوم پھر کے آجا۔ خالہ کے کہنے پر صدف فوراً اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

جبکہ اس کا صدف کو اپنے ساتھ لے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن پھر سوچا اچھا ہی تھا کہ صدف ساتھ جا رہی تھی مائرہ کو تنگ کرنے کا ایک اور موقع مل جائے گا۔

وہ جانتا تھا کہ مائرہ صدف کو بالکل پسند نہیں کرتی اور اس کا اسے ناپسند کرنا اسے بہت اچھا لگتا تھا۔ کیوں کہ اس کے پیچھے کی وجہ بیوی والی جلیسی تھی۔ جو اسے بہت زیادہ پسند تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو آجاؤ تمہیں گفٹ دینے چلنا ہے۔

وہ روم میں داخل ہوا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سکھانے میں لگی تھی۔

exponovels

گفٹ دینا ہے وہ کس خوشی میں.....؟

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود بریسٹ کو گھما کر کے دکھایا تھا جیسے بتانے کا مقصد ہو کہ وہ اسے گفٹ دے چکا ہے۔

یہ والا گفٹ تو رات کی خوشی میں تھا اب تم نے میرے لئے جو شاہکار بنایا تھا نہ اماں کا ماننا ہے کہ اس شاہکار کے بدلے بھی مجھے تمہیں گفٹ دینا پڑے گا۔

اسے چائے کہتے ہیں۔۔۔۔۔اس نے دانت پیس کر کہا وہ اس بات پر اس کی بے عزتی نہیں کر سکتا تھا اسے چائے بنانی نہیں آتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے اس کے لیے بنائی تھی۔

وہ چائے کہلانے کے لائق ہر گز نہیں تھی۔ تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ میں نے پی ہے. اس نے بڑے میٹھے انداز میں جواب دیا تھا وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تو پھر نہ پیتے پھینک دیتے. پی لیتے صدف جانو کی مزیدار چائے میرے ہاتھ کی پی ہی کیوں۔۔۔۔۔؟اسے تو غصہ ہی آگیا تھا

اس چائے کی وجہ سے تھوڑی دیر پہلے وہ اس کی شدتوں بھری کافی مہنگی قیمت ادا کر چکی تھی۔اور اب اپنا مطلب پورا ہونے کے بعد وہ پھر سے اس کی چائے کی توہین کرنے آگیا تھا۔

چائے تو میں نے تمہارا دل رکھنے کے لیے پی لی تھی۔

دل رکھنے کے لیے نہیں اپنے بہکے ہوئے جذبات کو پر سکون کرنے کے لیے وہ اسے گھورتے ہوئے اس کی بات کاٹ گئی جبکہ اس کے انداز پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

exponovels

چلو تمہاری یہ بات بھی مان لی۔ کیا یاد کرو گی چلو آؤ تمہیں گفٹ دلاتا ہوں۔ تمہاری چائے کا تحفہ تو واقعی بنتا ہے چاہے نہ سہی لیکن چائے کے بعد میری شدتیں سہہ کر تم سچ مچ میں انعام کی مستحق ہو۔

چلو اب نخرے بند کرو بچے نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ سے برش لیتے ہوئے سائیڈ پر پھینکتے ہوئے بولا۔

تو آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ بچے بھی ساتھ لے جائیں گے۔

کیوں تمہیں اکیلے میرے ساتھ جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔

آپ کیا کوئی جن ہیں۔ جس سے مجھے ڈر لگے گا۔ وہ دوبدو بولی۔

میں کیا ہوں کیا نہیں یہ میں تمہیں واپس آ کر بتاؤں گا ابھی میرا تمہارے منہ لگ کر اپنا موڈ رومانٹک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ورنہ معصوم بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اگر میرا ارادہ بدل گیا تو وہ آئس کریم۔ نہیں۔ کھا پائیں گے تو میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے اپنے ساتھ باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

جب کہ ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے سر پر دوپٹہ لینے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

تمہارے یہ بدلے بدلے انداز مجھے تمہاری طرف مائل کر رہے ہیں۔

اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی تو۔۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب کھڑا سوال کر رہا تھا۔

محبت اس طرح یوں ہی بیٹھے بٹھائے نہیں ہو جاتی جناب اور اگر آپ کو مجھ سے محبت ہو بھی گئی تو شکر منائے گا کیونکہ آپ کو کسی اور سے محبت تو اب میں کرنے نہیں دوں گی۔

exponovels

آپ کے پاس صرف ایک ہی آپشن ہے اور وہ مائرہ خان ہے۔۔۔۔۔

مائرہ وارق افراہیم ہے۔۔۔۔۔۔ صرف تم پر ہی نہیں تمہارے نام پر بھی اب میرا حق ہے۔

اور میں اپنا کوئی حق نہیں چھوڑتا اس بات کا اندازہ تو لگا ہی چکی ہو۔ وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔

اب آپ ہمیں لیٹ کر رہے ہیں اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ ذرا سا ہچکچائی تھی۔

لیٹ میں نہیں کر رہا تمہاری ادائیں ہیں جو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑ رہیں اس نے اچانک اپنا انگھوٹھا اس کے لبوں پر رکھا تو اسے اس کے ارادے نیک نہ لگے۔

وارق بچے گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں اس نے یاد دلایا تھا۔ جب کہ وارق کی نگاہیں کسی اور طرف اشارہ کر رہی تھیں وہ اب اس سے کچھ اور کہتی کہ اچانک ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔

وہ بہت نرمی سے اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا جب سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پاس ہے اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا جب تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑی صدف شرمندہ سے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

وارق آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے یہ ساری حرکتیں بیڈ روم میں کیا کریں لیکن نہیں آپ کو تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے صدف کو آگ لگانے کا موقع چھوڑ نہیں سکتی تھی اسی لیے تیزی سے کہتی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی۔

exponovels

جبکہ صدف بھی اسے دیکھے بنا تیزی سے اس کے قریب سے نکلتی نیچے کی طرف چلی گئی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اچھا خاصہ شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا۔

میں نے بولا تھا یہ لڑکی مجھے بگاڑ دے گی اب تو اس لڑکی نے مجھے بے باک اور بے شرم بھی کر دیا کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے ۔۔۔۔۔؟

وارق تو سچ میں بہت بے شرم ہوتا جا رہا ہے بہت بے شرم وہ خود کو کوستا جلدی سے سیڑھیاں اترتا نیچے کی طرف آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کمو لیکا بھی ہمارے ساتھ جائے گی کیا اس نے احمد کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

کمو لیکا کون۔۔۔؟احمد نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا جب چھوٹو نے زور سے سر پہ ہاتھ مارا۔

صدف باجی اور کون یہ تو ولن ہے ہماری کہانی کی تمہیں نہیں پتا جو ولن ہوتا ہے اس کو کمو لیکا کہا جاتا ہے سٹوپڈ۔۔۔۔۔۔

اس نے صبح مائرہ کی بتائی ہوئی بات دہرائی تھی جو مائرہ نے صدف کے لیے لفظ استعمال کیا تھا اس کا مطلب صبح چھوٹو بھی پوچھ چکا تھا جس پر اس نے کہہ دیا تھا کہ جو زندگی کا ولن ہوتا ہے اسے کمو لیکا کہا جاتا ہے۔

اچھا۔۔۔۔۔ہاں بھابھی جان یہ سچ مچ میں ولن ہے ہر وقت ہمیں ڈانٹتی رہتیں ہیں ہم انہیں اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔

exponovels

احمد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ صدف آگے بڑھتے ہوئے فرنٹ ڈور کے ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی مائرہ نے اچانک ہی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا تھا انداز میں واضح چیلنج تھا۔

مجھے پیچھے نہیں بیٹھا مجھے چکر آتے ہیں۔وہ غصے سے بولی

اور مجھے وومٹینگ آتی ہے۔اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر۔۔۔۔اور گھبراہٹ میں میرا دماغ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

مائرہ اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کر چکی تھی۔

تم لوگ ابھی تک باہر کھڑے ہو چلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا تو اس نے اگلے لمحے فرینٹ ڈار اوپن کر اپنی جگہ بنالی تھی احمد اور چھوٹو فوراً گاڑی پر سوار ہوئے تھے اور نہ چاہتے ہوئے بھی صدف کو پیچھے بیٹھنا پڑا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے آہستہ سے دروازے کا لاک کھولا تو وہ اسے صوفے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھی نظر آئی

وہ یقیناً اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس کا سر صوفے کی بیک سے لگا تھا اور وہ خود آہستہ آہستہ نیند میں اترتی چلی جا رہی تھی۔

exponovels

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے جان میرا انتظار مت کیا کرو سو جایا کرو وہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا جو آدھے سے زیادہ نیند میں تھی۔

آپ نے کھانا کھایا وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کے آنکھیں یوں ہی بند کئے ہوئے بولی وہ اس کے لبوں کو چومتا ہوا مسکرا اٹھا تھا۔

ہاں میری جان میں نے کھانا کھا لیا تھا وہ اس کے گرد حصار باندھتا اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا۔

جب کہ خود وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا نیوز چینل لگا چکا تھا۔

مجھے لگا شاید آپ نے کھانا نا کھایا ہو اسی لئے انتظار کر رہی تھی اگر آپ تھوڑی دیر نہ آتے تو میں گہری نیند میں چلی جاتی۔

وہ اس کی باہوں میں آنکھیں بند کیے آہستہ آہستہ بول رہی تھی یقیناً اس وقت اس کا نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔

جب اچانک ہی اس کی نظر ٹی وی پر پڑی تھی۔چینل پر چلنے والی خبر نے اس کے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

مشہور فلم ڈائریکٹر روز جیکسن کا آفیئر اسی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ۔بڑی ہیڈ لائنز میں چلنے والی اس نیوز نے اسے ایک جھٹکا دیا تھا۔

اسے مسلسل ٹی وی کی طرف دیکھتے پا کر اس نے ایک نظر ٹی وی کی طرف دیکھنا چاہا تھا جب اچانک سکرین بلیک ہو گئی

۔

exponovels

کیاہواآپ تونیوز سننے والے تھے نا۔۔۔۔؟اس کے اچانک ٹی وی بند کرنے پر وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔وہ روز رات کی ہیڈ لائنز سنتا تھا

نہیں اس وقت رومانس کا موڈ ہو رہا ہے وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ روم کی طرف جانے لگا تو وہ مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار بنا گی۔

تاشفین آپ کو چھٹی کب ہو گی۔۔۔۔؟وہ اپنی شرٹ اتارتے ہوئے وہیں صوفے پر پھینک چکا تھا جب کہ اسے اس نے لا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔

ابھی تو ممکن نہیں ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو وہ اس کے ساتھ لیٹے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرنے لگا۔

مجھے گھومنے جانا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔اب جب آپ کو چھٹی ہو گی نہ تو ہم دونوں گھومنے جائیں گے۔پورا دن ایک ساتھ گزاریں گے وہ فرمائشی انداز میں اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

کل چلیں گے جانے من جہاں تم کہو گی وہاں چلیں گے۔تمہارے لئے میں ہر وقت فری ہوں۔تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لیے مجھے کسی چھٹی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔

وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اپنی شدتوں سے مہکانے لگا تھا۔

جبکہ وہ اس کی رضامندی پر خوش ہو گئی تھی وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔سارا دن اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور تاشفین اس کے لیے وقت نکالنے کو تیار تھا

میں تنگ آچکا ہوں تمہارے اس روز روز کے لڑائی جھگڑے سے پتہ نہیں تم کیا چاہتی ہو۔

exponovels

تم تاشفین کا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی گھر میں کسی سے بات کرتی ہو کم از کم اس کمرے سے باہر نکلا کرو۔

سارا دن اس کمرے میں رہ کر تم کرتی کیا رہتی ہو ذائنہ۔۔۔۔۔۔؟

اپنی بد قسمتی کا رونا روتی ہوں اور کیا کرتی ہوں میں تمہارے گھر میں۔

زندگی حرام ہو گئی ہے میری اور تمہیں کس نے کہا کہ میں اپنے بچے کا خیال نہیں رکھتی سارا دن وہ لے کر چلے جاتے ہیں مجھ سے کوئی میرے بچے کو۔ مجھے دیتا ہی نہیں ہے۔

تمہاری بہن آتی ہے جب اسے بھوک لگتی ہے صرف تب آ کر میری گود میں رکھ جاتی ہے وہ میرے بچے کو۔ جیسے میرا نہیں اس کا بچہ ہو۔

مجھ سے زیادہ تو تمہارے گھر والے میرے بچے پر قبضہ جما کے رکھتے ہیں کیسے خیال رکھوں میں اس کا مجھ سے میرا بچہ دور کر دیا ہے۔

میں نے کہا تھا میں یہاں نہیں رہوں گی میں اپنے بچے کو اس گھر میں پیدا نہیں کروں گی لیکن تم نے اور تمہاری ضد نے میری زندگی برباد کر دی مجھے نہیں رہنا یہاں تمہارے ساتھ۔

میں مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی ڈیڑھ سال ہو چکا ہے ہماری شادی کو اب تو ترس کھاؤ مجھ پر مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے واپس نیویارک جانا ہے۔

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔

exponovels

جس پر باہر کوئی زیادہ محسوس کرتا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا جبکہ تاشقین باہر اپنی پھوپھو کی گود میں مزے سے کھیل رہا تھا۔

اور وارق اس کے پاس بیٹھا اس کے ساتھ شرارتیں کرنے میں مصروف تھا۔

میری بات کان کھول کر سن لو زائنہ اگلے ہفتے زینب کی شادی کے سلسلے میں گھر میں مہمان آنے والے ہیں تو ان کے سامنے تمہاری یہ ڈرامے بازیاں میں برداشت نہیں کروں گا بہت برداشت کر لیا ہے میں نے۔ابراہیم غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ ذائنہ اس کی باتوں کا اثر لیے بنا بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

ابراہیم صاحب کمرے سے نکلتے ایک شکوہ کناں نظر اپنے ماں باپ پر ڈالتے گھر سے ہی نکل گئے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ زائنہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ذائنہ کی مغرور نیچر ان کے سامنے تھی لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے اپنے ماں باپ کا بچپن کا وعدہ نبھایا تھا جس پر وہ تو پچھتا رہے تھے ہی ان کے والدین بھی اس فیصلے پر شرمندہ تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے کرسٹن کو کیا یہ بات کہی ہے کہ میرا آپ کے ساتھ کوئی افیئر چل رہا ہے وہ شوٹنگ ختم کرنے کے بعد سیدھا اسی کے پاس آیا تھا۔

ہاں بالکل میں نے اس سے ایسا کہا ہے کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے وہ تمہیں بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے۔

exponovels

ہر وقت تمہارے آگے پیچھے لگی رہتی ہے اس کا دھیان کام پر کم اور تم پر زیادہ ہوتا ہے کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی وہ اس کے اور اپنے لیے جوس آرڈر کرتے ہوئے اسی لئے سائیڈ پر آگئی تھی۔

جی ایسا ہی ہے میں اس سے کافی زیادہ تنگ ہوں میں نے آپ کو بتایا بھی تھا اس بارے میں لیکن پھر بھی آپ نے ایسا کیوں کہا کہ آپ کا میرے ساتھ آفیئر چل رہا ہے یا ہم ریلیشن شپ میں ہیں اس طرح تو ہماری کنڑووورسی ہو جائے گی

۔

تو یہ تو اچھی بات ہے ناڈارلنگ اسی طرح تو ہماری فلم کی پروموشن ہو گی۔

جب فلم کی شوٹنگ کے درمیان اس طرح کی کہانیاں نکلتی ہیں تو زیادہ فائدہ فلم میکرز کو ہی ہوتا ہے۔وہ۔بے فکر کرتے ہوئے بولی

نہیں روز مجھے اس طرح کی پروموشن نہیں پسند۔مجھے اپنی ذاتی زندگی پر اس طرح کے کمنٹس برداشت نہیں ہوتے تو آپ پلیز اس بات کو کلیئر کر دیجئے۔

مجھے یہ چیز بالکل بھی پسند نہیں آئی اس نے صاف انداز میں کہا تھا۔

اوکے ڈارلنگ اوکے میں سب کچھ کلیئر کر دوں گی تم بے فکر ہو جاؤ۔آج کافی زیادہ شوٹنگ ہوئی ہے میرے خیال سے تقریبا آٹھ سے دس منٹ کی تو بہترین شوٹنگ ہم نے کر لی ہے۔

تین سینز پر کام ہو گیا ہے اور تمہارے آئیڈیا بہترین تھے۔وہ بات کو بدل چکی تھی جبکہ تاشفین نے صرف ہاں میں سر ہلایا فی الحال تو وہ بات کو بدلنا نہیں چاہتا تھا وہ اس بات کو کلیئر کرنا چاہتا تھا۔

exponovels

لیکن شاید وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ابھی کافی وقت ہے میرے خیال میں ہم آج ایک اور سین شوٹ کر سکتے ہیں تو فضول میں ٹائم برباد نہیں کرنا چاہیے آپ کرسٹن اور روبن کو کہیں کہ شاٹ تیار ہے۔

وہ اسے کہتا آگے بڑھ چکا تھا جب کہ اب وہ ہیرو اور ہیروئن کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے باتوں میں مصروف قہقے لگا رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق تمہاری بیوی نے تمہارے لئے چائے بنائی تھی اسے کچھ دیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں کب سے اسے دیکھ رہی ہوں نہ جانے کہاں چلی گئی ہے میرے خیال میں اوپر احمد اور چھوٹو کے کمرے میں ہو گی

۔

وہ باہر آیا تو اماں بیٹھیں۔خالہ سے باتوں میں مصروف تھیں۔

نہیں اماں وہ چھوٹو اور احمد کے کمرے میں نہیں ہے وہ میرے ساتھ کمرے میں تھی ہاں چائے بہت اچھی تھی۔

اس نے فوراً اماں کو بتایا تھا۔کیوں کہ احمد اور چھوٹو ویسے بھی نیچے آ رہے تھے تو وہ خود ہی انہیں بتا دیتے کہ ان کی بھابھی جان ان کے ساتھ نہیں تھی اور ویسے بھی چھپانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس کی بیوی تھی۔

ہائے اللہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں کیا کر رہی تھی یہ لڑکی تو دن دہاڑے ہی شوہر کو لے کر کمرے میں گھس جاتی ہے خالہ کو تو جیسے پتنگیں لگ گئیں تھیں۔

exponevels

خالا ہم ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار رہے تھے۔وہ میرے لئے چائے بنا کر لائی تھی میں پی رہا تھا اب میں آپ کو اپنی بیوی اور آپنے ایک ایک سیکنڈ کا حساب تو دینے سے رہا اسے سخت ناگوار گزرا تھا خالہ کا اس طرح سے کہنا

۔

ہائے میرے بچے میرا یہ مطلب تھوڑی تھا میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ کوئی وقت ہوتا ہے اس طرح سرے شام ہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خالہ وہ میری بیوی ہے سرے شام بلاؤں یا صبح کے وقت اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پلیز احتیاط کیجئے گا ۔مجھے اس طرح کی باتیں بالکل پسند نہیں ہیں وہ دیکھتے ہوئے قافیہ ساحل ہجے میں بولا تھا جب بابا کمرے سے باہر نکلے۔

اچھا چھوڑو اس بات کو یہ بتاو کہ تم نے بہو کو کچھ دیا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔؟جب دلہن پہلی دفعہ کچھ بناتی ہے تو اسے انعام دیا جاتا ہے۔

ویسے تو کچھ میٹھا بنانے پر اس کا سسر اسے کچھ دیتا ہے لیکن اس نے میرے لئے کچھ نہیں بنایا بلکہ تمہارے لئے بنایا ہے تو تمہارا فرض بنتا ہے اسے کچھ دینا۔

بابا وہیں پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگے جب کہ سر کھجا کر رہ گیا تھا۔

بابا میں نے تو اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔آپ نے مجھے پہلے یہ والی رسم بتائی ہی نہیں تھی نہ ہی کوئی اس بارے میں مجھے کچھ پتا ہے سو آپ بتائیں کہ اسے کیا دینا ہے میں ابھی دیتا ہوں۔

exponovels

آئس کریم اور بھابھی جان کے ساتھ ہمیں بھی۔ چھوٹو اور احمد دونوں ہی اس کے پاس آکر فرمائشی انداز میں بولے تھے۔

گڈ آئیڈیا تم لوگ اپنی تیاری کرو میں تمہاری بھابھی کو لے کر آتا ہوں۔

وہیں سے میں اس کے لئے کوئی چیز خرید لوں گا۔ جو اس کی پسند کی بھی ہو گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا ویسے بھی رومانس کے بعد آئس کریم بھی مزا دیتی ہے۔ وہ دل میں کہتا کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔ جب پیچھے سے آواز آئی

صدف تو بھی تیاری کر لے اب تو ہم بزرگوں۔ میں بیٹھ کر کیا کرے گی اچھا ہے تو بھی چلی جا۔

بچوں کے ساتھ گھوم پھر کے آجا۔ خالہ کے کہنے پر صدف فوراً اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

جبکہ اس کا صدف کو اپنے ساتھ لے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن پھر سوچا اچھا ہی تھا کہ صدف ساتھ جا رہی تھی مائرہ کو تنگ کرنے کا ایک اور موقع مل جائے گا۔

وہ جانتا تھا کہ مائرہ صدف کو بالکل پسند نہیں کرتی اور اس کا اسے ناپسند کرنا اسے بہت اچھا لگتا تھا۔ کیوں کہ اس کے پیچھے کی وجہ بیوی والی جلیسی تھی۔ جو اسے بہت زیادہ پسند تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو آجاؤ تمہیں گفٹ دینے چلنا ہے۔

وہ روم میں داخل ہوا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سکھانے میں لگی تھی۔

exponovels

گفٹ دینا ہے وہ کس خوشی میں.....؟

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود بریسٹ کو گھما کر کے دکھایا تھا جیسے بتانے کا مقصد ہو کہ وہ اسے گفٹ دے چکا ہے۔

یہ والا گفٹ تو رات کی خوشی میں تھا اب تم نے میرے لئے جو شاہکار بنایا تھا نہ اماں کا ماننا ہے کہ اس شاہکار کے بدلے بھی مجھے تمہیں گفٹ دینا پڑے گا۔

اسے چائے کہتے ہیں۔۔۔۔۔اس نے دانت پیس کر کہا وہ اس بات پر اس کی بے عزتی نہیں کر سکتا تھا اسے چائے بنانی نہیں آتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے اس کے لیے بنائی تھی۔

وہ چائے کہلانے کے لائق ہر گز نہیں تھی۔ تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ میں نے پی ہے. اس نے بڑے میٹھے انداز میں جواب دیا تھا وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تو پھر نہ پیتے پھینک دیتے. پی لیتے صدف جانو کی مزیدار چائے میرے ہاتھ کی پی ہی کیوں۔۔۔۔۔؟اسے تو غصہ ہی آگیا تھا

اس چائے کی وجہ سے تھوڑی دیر پہلے وہ اس کی شدتوں بھری کافی مہنگی قیمت ادا کر چکی تھی۔اور اب اپنا مطلب پورا ہونے کے بعد وہ پھر سے اس کی چائے کی توہین کرنے آگیا تھا۔

چائے تو میں نے تمہارا دل رکھنے کے لیے پی لی تھی۔

دل رکھنے کے لیے نہیں اپنے بہکے ہوئے جذبات کو پر سکون کرنے کے لیے وہ اسے گھورتے ہوئے اس کی بات کاٹ گئی جبکہ اس کے انداز پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

exponovels

چلو تمہاری یہ بات بھی مان لی۔ کیا یاد کرو گی چلو آؤ تمہیں گفٹ دلاتا ہوں۔ تمہاری چائے کا تحفہ تو واقعی بنتا ہے چاہے نہ سہی لیکن چائے کے بعد میری شدتیں سہہ کر تم سچ مچ میں انعام کی مستحق ہو۔

چلو اب نخرے بند کرو بچے نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ سے برش لیتے ہوئے سائیڈ پر پھینکتے ہوئے بولا۔

تو آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ بچے بھی ساتھ لے جائیں گے۔

کیوں تمہیں اکیلے میرے ساتھ جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔

آپ کیا کوئی جن ہیں۔ جس سے مجھے ڈر لگے گا۔ وہ دوبدو بولی۔

میں کیا ہوں کیا نہیں یہ میں تمہیں واپس آ کر بتاؤں گا ابھی میرا تمہارے منہ لگ کر اپنا موڈ رومانٹک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ورنہ معصوم بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اگر میرا ارادہ بدل گیا تو وہ آئس کریم۔ نہیں۔ کھا پائیں گے تو میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے اپنے ساتھ باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

جب کہ ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے سر پر دوپٹہ لینے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

تمہارے یہ بدلے بدلے انداز مجھے تمہاری طرف مائل کر رہے ہیں۔

اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی تو۔۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب کھڑا سوال کر رہا تھا۔

محبت اس طرح یوں ہی بیٹھے بٹھائے نہیں ہو جاتی جناب اور اگر آپ کو مجھ سے محبت ہو بھی گئی تو شکر منائے گا کیونکہ آپ کو کسی اور سے محبت تو اب میں کرنے نہیں دوں گی۔

exponovels

آپ کے پاس صرف ایک ہی آپشن ہے اور وہ مائرہ خان ہے۔۔۔۔۔

مائرہ وارق افراہیم ہے۔۔۔۔۔۔ صرف تم پر ہی نہیں تمہارے نام پر بھی اب میرا حق ہے۔

اور میں اپنا کوئی حق نہیں چھوڑتا اس بات کا اندازہ تو لگا ہی چکی ہو۔ وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔

اب آپ ہمیں لیٹ کر رہے ہیں اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ ذرا سا ہچکچائی تھی۔

لیٹ میں نہیں کر رہا تمہاری ادائیں ہیں جو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑ رہیں اس نے اچانک اپنا انگھوٹھا اس کے لبوں پر رکھا تو اسے اس کے ارادے نیک نہ لگے۔

وارق بچے گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں اس نے یاد دلایا تھا۔ جب کہ وارق کی نگاہیں کسی اور طرف اشارہ کر رہی تھیں وہ اب اس سے کچھ اور کہتی کہ اچانک ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔

وہ بہت نرمی سے اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا جب سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پاس ہے اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا جب تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑی صدف شرمندہ سے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

وارق آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے یہ ساری حرکتیں بیڈ روم میں کیا کریں لیکن نہیں آپ کو تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے صدف کو آگ لگانے کا موقع چھوڑ نہیں سکتی تھی اسی لیے تیزی سے کہتی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی۔

exponovels

جبکہ صدف بھی اسے دیکھے بنا تیزی سے اس کے قریب سے نکلتی نیچے کی طرف چلی گئی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اچھا خاصہ شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا۔

میں نے بولا تھا یہ لڑکی مجھے بگاڑ دے گی اب تو اس لڑکی نے مجھے بے باک اور بے شرم بھی کر دیا کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے ۔۔۔۔۔؟

وارق تو سچ میں بہت بے شرم ہوتا جا رہا ہے بہت بے شرم وہ خود کو کوستا جلدی سے سیڑھیاں اترتا نیچے کی طرف آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کمو لیکا بھی ہمارے ساتھ جائے گی کیا اس نے احمد کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

کمو لیکا کون۔۔۔؟احمد نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا جب چھوٹو نے زور سے سر پہ ہاتھ مارا۔

صدف باجی اور کون یہ تو ولن ہے ہماری کہانی کی تمہیں نہیں پتا جو ولن ہوتا ہے اس کو کمو لیکا کہا جاتا ہے سٹوپڈ۔۔۔۔۔۔

اس نے صبح مائرہ کی بتائی ہوئی بات دہرائی تھی جو مائرہ نے صدف کے لیے لفظ استعمال کیا تھا اس کا مطلب صبح چھوٹو بھی پوچھ چکا تھا جس پر اس نے کہہ دیا تھا کہ جو زندگی کا ولن ہوتا ہے اسے کمو لیکا کہا جاتا ہے۔

اچھا۔۔۔۔۔ہاں بھابھی جان یہ سچ مچ میں ولن ہے ہر وقت ہمیں ڈانٹتی رہتیں ہیں ہم انہیں اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔

exponovels

احمد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ صدف آگے بڑھتے ہوئے فرنٹ ڈور کے ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی مائرہ نے اچانک ہی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا تھا انداز میں واضح چیلنج تھا۔

مجھے پیچھے نہیں بیٹھا مجھے چکر آتے ہیں۔وہ غصے سے بولی

اور مجھے وومٹینگ آتی ہے۔اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر۔۔۔۔اور گھبراہٹ میں میرا دماغ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

مائرہ اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کر چکی تھی۔

تم لوگ ابھی تک باہر کھڑے ہو چلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا تو اس نے اگلے لمحے فرینٹ ڈار اوپن کر اپنی جگہ بنالی تھی احمد اور چھوٹو فوراً گاڑی پر سوار ہوئے تھے اور نہ چاہتے ہوئے بھی صدف کو پیچھے بیٹھنا پڑا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے آہستہ سے دروازے کا لاک کھولا تو وہ اسے صوفے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھی نظر آئی

وہ یقیناً اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس کا سر صوفے کی بیک سے لگا تھا اور وہ خود آہستہ آہستہ نیند میں اترتی چلی جا رہی تھی۔

exponovels

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے جان میرا انتظار مت کیا کرو سو جایا کرو وہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا جو آدھے سے زیادہ نیند میں تھی۔

آپ نے کھانا کھایا وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کے آنکھیں یوں ہی بند کئے ہوئے بولی وہ اس کے لبوں کو چومتا ہوا مسکرا اٹھا تھا۔

ہاں میری جان میں نے کھانا کھا لیا تھا وہ اس کے گرد حصار باندھتا اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا۔

جب کہ خود وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا نیوز چینل لگا چکا تھا۔

مجھے لگا شاید آپ نے کھانا نا کھایا ہو اسی لئے انتظار کر رہی تھی اگر آپ تھوڑی دیر نہ آتے تو میں گہری نیند میں چلی جاتی۔

وہ اس کی باہوں میں آنکھیں بند کیے آہستہ آہستہ بول رہی تھی یقیناً اس وقت اس کا نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔

جب اچانک ہی اس کی نظر ٹی وی پر پڑی تھی۔چینل پر چلنے والی خبر نے اس کے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

مشہور فلم ڈائریکٹر روز جیکسن کا آفیئر اسی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ۔بڑی ہیڈ لائنز میں چلنے والی اس نیوز نے اسے ایک جھٹکا دیا تھا۔

اسے مسلسل ٹی وی کی طرف دیکھتے پا کر اس نے ایک نظر ٹی وی کی طرف دیکھنا چاہا تھا جب اچانک سکرین بلیک ہو گئی

۔

exponovels

کیا ہوا آپ تو نیوز سننے والے تھے نا۔۔۔۔؟اس کے اچانک ٹی وی بند کرنے پر وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔وہ روز رات کی ہیڈ لائنز سنتا تھا

نہیں اس وقت رومانس کا موڈ ہو رہا ہے وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ روم کی طرف جانے لگا تو وہ مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار بنا گی۔

تاشفین آپ کو چھٹی کب ہو گی۔۔۔۔؟وہ اپنی شرٹ اتارتے ہوئے وہیں صوفے پر پھینک چکا تھا جب کہ اسے اس نے لا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔

ابھی تو ممکن نہیں ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو وہ اس کے ساتھ لیٹے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرنے لگا۔

مجھے گھومنے جانا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔اب جب آپ کو چھٹی ہو گی نہ تو ہم دونوں گھومنے جائیں گے۔پورا دن ایک ساتھ گزاریں گے وہ فرمائشی انداز میں اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

کل چلیں گے جانے من جہاں تم کہو گی وہاں چلیں گے۔تمہارے لئے میں ہر وقت فری ہوں۔تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لیے مجھے کسی چھٹی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔

وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اپنی شدتوں سے مہکانے لگا تھا۔

جبکہ وہ اس کی رضامندی پر خوش ہو گئی تھی وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔سارا دن اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور تاشفین اس کے لیے وقت نکالنے کو تیار تھا

exponovels

آج زینب کے رشتے کے سلسلے میں کچھ لوگ آئے تھے رشتے تو بچپن سے ہی طے ہو چکے تھے اب صرف شادی کی رسومات ادا ہونی تھی۔

اس کا کوئی ارادہ نہ تھا باہر جانے کا لیکن باہر اپنے تایا کی آواز سن کر اسے عجیب سا محسوس ہوا تھا۔

وہ مجبور ہو کر دروازے تک آئی تھی۔

کہ زینب کے رشتے کے لیے کون آیا ہے لیکن باہر بیٹھے عرفان کو دیکھ کر اسے اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا تو اس کی نند سے شادی کرنے کے لئے عرفان یہاں آیا تھا۔۔۔۔۔؟

یعنی عرفان شادی کرنے والا تھا وہ بھی اسی کی نند کے ساتھ یہ تو وہ جانتی تھی کہ زینب کی شادی خاندان میں ہی کہی ہے لیکن کس کے ساتھ اس نے کبھی جاننے کی کوشش نہ کی تھی۔

اب سمجھ میں آیا تھا کہ زینب کی شادی بابا کے کزن کے بیٹے کے ساتھ ہے جس کے ساتھ وہ آج سے نہیں بلکہ نہ جانے کتنے سالوں سے محبت کرتی ہے۔

اور عرفان بھی تو اس سے محبت کرتا تھا ابراہیم سے شادی کے باوجود بھی وہ عرفان کو اپنے دل سے نکال نہیں پائی تھی

۔

بے شک اس نے دولت کی خاطر عرفان کو چھوڑ دیا تھا اسے اپنے بابا کی دولت کے ساتھ ایک شاندار زندگی چاہیے تھی نہ کہ عرفان کے ساتھ وہ سڑکوں پر اپنی زندگی برباد کرتی۔

لیکن آج عرفان کو یہاں دیکھ کر اس کے دل میں اس کی ڈیڑھ سال سے سوئی ہوئی محبت جاگ آئی تھی۔

exponovels

یقین نہیں آرہا تھا کہ عرفان اس کو چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ شادی کا خیال بھی اپنے دل میں لا سکتا ہے۔

وہ تو اس کے لئے مر مٹنے کو تیار تھا جس دن اس کا نکاح تھا اس دن وہ کیسے رو رہا تھا کہہ رہا تھا کہ میں اپنے ماں باپ سے لڑوں گا تمہارے لئے۔ تم پلیز شادی مت کرو اور اس نے صاف الفاظ میں کہا تھا کہ تم مجھے کچھ نہیں دے سکتے۔ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے عرفان اور میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی لیکن تب اس کو بالکل بھی اندازہ نہ تھا کہ ابراہیم ساری زندگی کے لیے اسے پاکستان میں ہی رکھنے والا ہے۔

اگر اسے پتہ ہوتا کہ وہ کبھی نیویارک نہیں جا پائے گی تو کبھی بھی عرفان کو چھوڑنے کی غلطی نہ کرتی۔

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا بلا باہر مبارکباد کا شور اٹھنا شروع ہو چکا تھا ان کا اسی جمعہ کے دن نکاح طے پا چکا تھا۔

اس نے باہر نکلنے کی غلطی نہ کی تھی لیکن دل میں غصہ اور جلن اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا عرفان اس کی جگہ کسی اور کو دے رہا تھا۔

وہ کسی سے شادی کر رہا تھا اور اب وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا اور یہ چیز وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

اس سے محبت کا دعوی کرنے والا والا کیسے اس کی نند سے شادی کر سکتا ہے اگر وہ خوش نہیں تھی تو عرفان خوش کیسے رہ سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بچوں کی پارک میں کھیلنے کی ضد نے انہیں تھوڑی دیر پارک آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اسی لیے وہ ان دونوں کو اس روڈ سے نہیں لے جاتا تھا۔

exponovels

کیونکہ یہاں پر ان کے فرمائشی ڈرامے شروع ہو جایا کرتے تھے جس طرح اس وقت ہوئے تھے۔

اور یہاں پر تو ان کا بس ایک ہی سہارا تھا ان کی بھابھی جان اب وہ اس سے نہیں بلکہ اپنی بھابی جان سے زیادہ لگاؤ رکھتے تھے اور ان کی بھابھی جان ان کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتی۔

اور یہاں سب سے زیادہ مسئلہ تو یہ تھا کہ صدف نے کہہ دیا تھا کہ ہم آئسکریم کھا کر جلدی واپس گھر چلے جائیں گے۔ پارک میں جانے کا وقت نہیں ہے پھر کیا مائرہ ضد ہر اڑ گئی۔

اس نے کہہ دیا کہ ہم یہاں بچوں کے ساتھ ٹائم سینڈ کرنے آئے ہیں صرف آئس کریم کھانے کے لئے نہیں اگر آئس کریم کھانی ہوتی تو وہ تو گھر پر لا کر کھا سکتے تھے اسی لیے ہم انجوائے کر کے واپس جائیں گے۔

اور اس بات پر نہ چاہتے ہوئے بھی وارق کو پارک کے باہر گاڑی روکنی پڑی۔اس نے وارق کو کہا تھا پارک چلنے کے لئے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا

وہ بچوں کے کسی بھی کھیل میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا جبکہ اس کے گاڑی میں بیٹھنے کی وجہ سے صدف بھی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اب وہ لیلی مجنوں کو اکیلا چھوڑ دیتی ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

اس وقت بھی وہ سامنے احمد اور چھوٹو کو انجوائے کرتے دیکھ اپنے دل کو بڑی مشکل سے سنبھالے بیٹھی تھی۔

دل تو کر رہا تھا خود بھی نکل جائے اور ایک بار پھر سے اپنے بچپن کی یادوں کو تازہ کر لے لیکن اس کا یہ کھڑوس شوہر ضرورت سے زیادہ کھڑوس تھا اس لئے وہ منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

مجھے اس جھولے پر بیٹھنا ہے۔اس نے پارک میں لگے بڑے سے جھولے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ہاں تو جاؤ میں نے کب روکا ہے تمہیں اس نے مزید چند عورتوں کو وہاں بیٹھے دیکھ کر اس سے کہا تھا۔

آپ نے روکا نہیں ہے لیکن ساتھ چلنے کی آفر بھی تو نہیں کی مجھے جھولا کون جھلائے گا۔مجھے جھولا جھولنا نہیں آتا آپ تو جانتے ہی ہیں نا۔۔۔۔۔۔؟

اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس سچویشن سے پہلے بھی گزر چکے ہوں۔

ہاں بالکل میں تمہیں زندگی بھر جھولے ہی تو دیتے آیا ہوں جاؤ جا کر احمد کو کہہ دو وہ جھلا دے گا۔

احمد اپنا کھیل انجوائے کر رہا ہے اب اچھا تھوڑی نہ لگے گا کہ وہ اپنا کھیل چھوڑ کر اپنی بھابھی کو آ کر جھولا جھولائے۔

اور مجھے اس طرح کے فضول کاموں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے وہ انکار کرتے ہوئے کہنے لگا تو اس نے پھر سے منہ بنایا جبکہ صدف بہت خوش ہو رہی تھی اس کے بار بار انکار کرنے پر۔

سوچ لیجئے۔اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو میں احمد اور چھوٹو کے کمرے میں سو جاؤں گی۔وہ اسے گھورتے ہوئے بے حد کم آواز میں بولی تھی صدف چاہ کر بھی ان کی اس بات کو سمجھ نہ سکی تھی جبکہ اس کی دھمکی پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اور اس دھمکی کے پیچھے کی وجہ یہ جاننا تھا کہ اس کا اس کے کمرے سے جانے سے وارق کو کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں۔

اگر تم نے ایسی کوئی بھی بے وقوفی کی نہ تو میں بالکل بھی پیار سے پیش نہیں آؤں گا تمہارے ساتھ۔

اس نے بھی کافی کم آواز میں کہا تھا جبکہ وہ کندھے اچکاتے گاڑی سے نکل گئی تھی۔

exponovels

گزاریں وقت اپنی جانو کے ساتھ بیوی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں بھی پتھر کے ساتھ سر پھوڑ رہی ہوں۔اگر یہاں میری جگہ یہاں یہ کمیو لیکا ہوتی تو ایک سیکنڈ نہ لگاتے گاڑی سے نکلنے میں۔

وہ غصے سے کہتے آگے بڑھ رہی تھی جب اچانک گاڑی کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ گاڑی سے باہر کھڑا صدف سے کچھ کہہ رہا تھا۔

اب پتہ نہیں یہ لیلی مجنوں کون سے باتیں کر رہے تھے وہ بے زاری سے جھولے پر بیٹھی تھی۔

جب کہ وہ اپنا موبائل فون اپنی قمیض کی جیب میں ڈالتے ہوئے اسی کی طرف آرہا تھا چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ تھی۔

وہ سچ میں کسی ہیرو سے کم نہیں لگتا تھا اس کا دل چپکے چپکے اعتراف کر رہا تھا۔لیکن اسے اپنے دل کو ڈپٹ کر خاموش کروانا آتا تھا

صرف 10 منٹ اس سے زیادہ یہ فضول کام میں نہیں کرنے والا۔وہ اس جھولے کو پکڑتے ہوئے بولا تو مائرہ کے چہرے پر بچوں سی خوشی آگئی تھی۔

پہلے تو وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ سچ مچ میں صدف کو چھوڑ کر اس کے پاس آیا ہے اس کی ایک چھوٹی سی خواہش پوری کرنے کے لیے۔

لیکن اب وہ آہستہ آہستہ اس کے جھولے کو ہلاتے ہوئے یقین دلا چکا تھا جبکہ احمد تیزی سے ان کے پاس آتا ہوا ۔چھوٹو کے فون پر ویڈیو بنانے لگا تھا۔

exponovels

احمد یہ کیا کر رہے ہو اس نے گھورا تھا اسے۔

آپ کو وہ کام کرتے دیکھ کر ویڈیو بنا رہا ہوں جو آپ نے پہلے کبھی بھی نہیں کیا۔

بھابھی آپ بہت لکی ہو۔ کیونکہ بھائی اس طرح کی فرمائش کسی کی بھی پوری نہیں کرتے وہ خوش ہوتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جبکہ اس کی بات سن کر وہ ذرا سا اترائی بھی جس پر وارق کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

لیکن یہی مسکراہٹ کسی کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی بلکہ کسی کے دل پر چھریاں چلا رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان کے چہروں سے یہ خوشیاں نوچ کر پھینک دے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے تیزی سے اندر آتے ہوئے اپنے ٹیب کو اس کے ٹیبل پر پٹخا تھا روز حیرانگی سے اس کا یہ انداز دیکھ رہی تھی کیونکہ اتنے غصے میں اس نے پہلے تاشفین کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔

یہ دیکھیں آپ تماشہ یہ سارا تماشہ اس کرنسٹن کو یہ بتانے کی وجہ سے ہوا ہے کہ آپ کا میرے ساتھ افیئر چل رہا ہے۔

کتنے آرٹیکل چل رہے ہیں ہر نیوز چینل پر یہ خبر ہے یہاں تک کہ صبح کے نیوز پیپر میں بھی یہ خبر چھپ چکی ہے۔

آپ جانتے ہیں یہ سب کچھ میری زندگی کو ڈسٹرب کر سکتا ہے۔مجھے ایک پل کو سکون نہیں مل رہا روز دیکھیں ان لوگوں نے لکھا کیا ہوا ہے اتنی عجیب باتیں اتنا فضول آرٹیکل ہے یہ وہ ایک اور آرٹیکل ٹیب سے کھولتے ہوئے اس کے سامنے کر کے بولا۔

exponovels

ریلیکس ریلیکس تعیش تم بالکل پریشان مت ہو میں یہ سب کچھ بند کروا رہی ہوں۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے اس سب کے بارے میں پتہ چلا ہے۔

یہ نیوز ابھی سے نہیں بلکہ رات سے ٹی وی پر چل رہی ہے اور یہ سب کچھ کیا ہے یہ سوچ کر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ سب میں کلیئر کروادوں گی پلیز تم ٹینشن مت لو بلکل ریلکس ہو جاؤ تھوڑی دیر میں شوٹنگ سٹارٹ کرتے ہیں۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے یقین دلاتے اس کی ٹینشین کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن تاشفین تو صبح سے ان سب خبروں میں اچھا خاصہ الجھ کر رہ گیا تھا۔

مجھے کچھ نہیں پتا یہ سب کچھ بند کروائیں ابھی اور اسی وقت میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا۔

میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ساری چیزیں میرے لیے ناقابل قبول ہیں۔زندگی ڈسٹرب ہو سکتی ہے اس سے میرے گھر میں یہ بات گئی تو آپ جانتی ہیں کہ میرے لیے کتنا بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔

میں سمجھ سکتی ہوں تعیش پہلے ریلیکس ہو جاؤ میں اس آرٹیکل کے رائٹر سے رابطہ کر چکی ہوں وہ یہ آرٹیکل ہٹانے کے لئے تیار ہے اور نیوز میں بھی میں کافی ساری نیوز کو ہٹا چکی ہوں تم بالکل ریلیکس ہو جاؤ۔

تمہارا نام کہیں پر بھی نہیں آرہا یقین مانو وہ لوگ تمہارا نام نہیں جانتے تھے جس نے کیا آرٹیکل لکھا ہے یا جو یہ نیوز پے آرہے ہیں سب کو یہی پتا ہے کہ میرے اسسٹیٹ ڈائریکٹر کے ساتھ میرا افیئر چل رہا ہے یقین کرو تمہارا نام کہیں پر نہیں آیا

exponovels

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ اس کی فیملی سپورٹیو نہیں ہے کہ ایسی باتیں برداشت کر سکے۔

شاید اس کے پیرنٹس اسے اس طرح کے جھمیلوں سے دور رکھنا چاہتے ہوں گے اور ویسے بھی اس کی ماں بیمار ہے اسے مزید ٹینشن نہیں دینی چاہیے۔

اسی لئے روز نے سوچا تھا کہ وہ سب کچھ تعیش کو بتائے بغیر ہی حل کر لے گی لیکن وہ سب کچھ جان چکا تھا کیونکہ وہ بھی اسی دنیا میں ہی رہتا تھا۔

میں آج کام نہیں کر سکتا مجھے گھر جانا ہے۔ان سب چیزوں سے بریک چاہتا ہوں وہ کہہ کر اپنے ہاتھ اٹھاتا کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا کے رہ گئی۔

یہ بہت بہتر تھا کہ وہ ان سب چیزوں سے ہٹ کر تھوڑا ریلیکس ہو جائے تب تک وہ ان سب چیزوں کو میڈیا سے ہٹانے کا انتظام کرنے لگی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا بات ہوئی رات کو مجھے کہہ رہے تھے کہ تم صبح کالج مت جانا اور اب خود پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔

انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم دونوں گھومنے جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے اور صبح ہوتے ہی کام پر چلے گئے۔

exponovels

وہ ناراض ناراض سی پورے گھر میں گھوم رہی تھیں ابھی رات تاشفین قربت کے لمحات میں اس سے وعدہ کر چکا تھا کہ وہ آج کا سارا دن اس کے ساتھ گزارے گا۔

پورا دن اسے گھمائے گا پھر آئے گا شوپنگ کروائے گا اور پھر وہ دونوں کہیں گھومنے کے لیے جائیں گے۔

اور پھر کینڈل لائٹ ڈنر کے بعد اس کے ساتھ بائیک پر لونگ ڈرائیو پر بھی جائے گی لیکن یہاں صبح اٹھتے ہی وہ کہیں چلا گیا۔

اس کے چکر میں اس نے رات کو ہی آن لائن ایپلیکیشن اپنے کالج ٹیچر کو سینڈ کر دی تھی۔

جو ایکسپیٹ بھی ہو گئی تھی۔ ورنہ وہ کالج ہی چلی جاتی۔

آئیں نہ اب شام کو میں بات نہیں کروں گی ان سے وہ ناراض ناراض سی کچن میں آ کر اپنے لئے ناشتہ بنانے لگی ۔تاشفین سے تو اس کی ناراضگی پکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

جانے من تم جاگی یا نہیں وہ دروازے کا لاک کھولتے ہوئے کچن کی طرف دیکھے بنا روم میں جانے لگا تھا۔

ہائے آپ آ گئے مجھے لگا آپ کام پر چلے گئے وہ خوشی سے چہکتی کچن سے نکلتی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔

ہاں تو کام پر ہی گیا تھا نہ کام پر نہیں جاؤں گا تو چھٹی کیسے لوں گا اپنی پیاری سی جانو کے ساتھ پورا دن گزارنے کے لئے ۔

چلو اب جلدی سے اپنی تیاری کرو ہم ابھی نکلتے ہیں۔

exponovels

وہ اس کے دونوں ڈمپلز پر باری باری لب رکھتے ہوئے اسے خوش کر کے بولا۔

ارے پہلے ناشتہ تو کر لیں پھر آرام سے نکلیں گے نہ وہ سچ مچ میں آسمانوں میں اڑ رہی تھی۔

نہیں ہم آج ناشتہ بھی باہر کریں گے کیونکہ اب اس سے زیادہ گھر میں رہا اور تمہارا یہ گلاب کی طرح کھلتا روپ میرے سامنے رہا تو پھر باہر گھومنے پھرنے کے بجائے میں چھٹی کو بیڈ روم میں گزارنا پسند کروں گا۔

جو تمہیں بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا اس لیے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ جلدی سے تیاری کرو ہم سارے کام باہر کریں گے۔

اس نے گھر میں رہنے کے نقصانات بتاتے ہوئے اس سے کہا تو وہ فورا الرٹ ہوئی تھی۔

جب کہ وہ اپنے موبائل پر آنے والے روز کے میسجز کو دیکھنے لگا تھا۔

وہ ہر میسج میں اس سے معافی مانگ رہی تھی اور بار بار یہی کہہ رہی تھی کہ تم ٹینشن مت لو میں ان ساری چیزوں کو ہٹا دوں گی تم پریشان مت ہو تم آرام کرو۔

میں ہر چیز ہینڈل کر لوں گی۔

پریشان تو وہ رات سے ہی تھا جب سے اس نے ٹی وی پر چلنے والی اس خبر کے ہیڈ لائن پڑھی تھی۔

اس کا دماغ پوری طرح سے گھوم کر رہ گیا تھا اس طرح کی کوئی خبر اس کی شادی شدہ زندگی پر بھی برا اثر ڈال سکتی تھی

۔

exponovels

اوراب تناوش سے محبت کے جس مقام پر وہ کھڑا تھاوہاں وہ شک جیسی فضول چیز اپنے اور تناوش کے بیچ میں لانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

۔تناوش کے ساتھ اس کی محبت کی کوئی انتہانہ تھی وہ اسے کتنا چاہنے لگا تھا کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

اور وہ جانتا تھااس طرح کی کوئی بھی فضول خبر ان کے رشتے پر بہت برا اثر ڈال سکتی تھی۔وہ اپنی پروفیشنل لائف کو اپنی پرسنل لائف سے بہت دور رکھنا چاہتا تھاوہ تناوش کو ان سب چیزوں میں پڑھنے نہیں دے سکتا تھا۔

اسی لیے اس نے ان سب چیزوں کی ذمہ داری روز پر ڈال دی تھی اور اسے یقین تھاوہ ان سب چیزوں کو بہتر حل کر سکتی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نکاح بہت بہت مبارک ہو۔بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں اتنے وقت کے بعد دیکھ کر نکاح کے فورا بعد جب وہ باہر آ کر بیٹھا اسے یہاں زینب کی سہلیاں بیٹھا کر گئی تھی کہ سامنے ذائنہ آ گئی

لیکن عرفان نے زیادہ رسپانس نہ دیا شاید وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ یہ زائنہ کا گھر ہے اور زینب اس کی نند ہے۔

جی مجھے بھی بہت خوشی ہو رہی ہے آپ کو اتنے وقت کے بعد دیکھ کر آپ کا بیٹا بہت پیارا ہے میں ملا ہوں اس سے وہ تکلف کی دیوار گرائے بغیر اسے دیکھ کر بولا تھا۔

یقین نہیں آ رہا کہ اتنا جلدی تم آگے بڑھ گئے مجھ سے محبت کے دعوے کرتے تھے اور میرا انتظار تک نہ کیا تم نے وہ شکوہ کرنے لگ گئی تھی۔

exponovels

تم کوئی امید دے کر جاتی تو میں تمہارا انتظار ضرور کرتا۔ لیکن تم تو دولت و جائیداد کے لئے گئی تھی نہ خوش رہو یقینا تمہارے باپ کی دولت تمہیں مل گئی ہو گی

۔میری محبت پر تم نے اس جائیداد کو فوقیت دی تھی تو اب اس جائیداد کے ساتھ تمہیں زندگی کی ساری خوشیاں مبارک ہوں۔

خوش رہو زائنہ اپنی زندگی میں اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ وہ بہت اچھے ہیں میں ملا ہوں ان سے۔یقین کرو میں نہ تو پہلے کبھی تمہاری زندگی میں آیا ہوں اور نہ ہی کبھی آگے آووں گا۔

میں بھی آگے بڑھنا چاہتا ہوں اپنے رشتے کے ساتھ میں اس نکاح سے خوش ہوں الحمدللہ اور دعا کرتا ہوں کہ تم بھی خوش رہو ہمیشہ۔

ہم دونوں میں جو بھی رشتہ تھا اسے بھول جاؤ۔ہاں مجھے تم سے کبھی محبت تھی لیکن اب اس محبت کو بھلا کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

وہ۔اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ ذائنہ تو یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو اس کی محبت کا دم بھرتا تھا۔

جب کہ دروازے پر کھڑی زینب بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی جس کی سہیلیوں نے شرارت سے عرفان کو یہاں بھیجا تھا۔

exponovels

تاکہ وہ دونوں اکیلے میں ملاقات کرواسکے اس میں ہمت ہی نہ رہی آگے بڑھنے کی وہ نہ تواپنی بھابی کو کچھ کہنے کے قابل تھی

اور نہ ہی اپنے شوہر کو وہ جن قدموں سے آئی گئی تھی انہیں کے ساتھ واپس آگئی لیکن ہارے ہوئے خالی ہاتھ اسے لگا اس کی دنیا شروع ہونے سے پہلے ختم ہو چکی ہے

جیسے وہ بسنے سے پہلے اجڑ گئی ہے آج اسے سمجھ میں آرہا تھا کہ ڈیڑھ سال سے اس کا بھائی کیوں پتھر پر سر مار رہا تھا۔

وہ ہر ممکن کوشش کرتا تھا زائنہ کو خوش رکھنے کی لیکن وہ کیوں اس کے ساتھ خوش نہیں تھی کیونکہ اس کے دل میں کبھی ابراہیم تھا ہی نہیں وہ اپنے دل کے در و دیوار پر کسی اور کو حاکم بنا کر بیٹھی تھی

۔

وہ اپنے کمرے میں آتی بیڈ پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ ڈیڑھ سالہ وارق اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جسے تھوڑی دیر پہلے وہ خود ہی تاشفین کے پاس بٹھا کر گئی تھی کیونکہ وہ سو رہا تھا۔

فوفواپ توکش نے مالا۔۔۔۔۔(پھوپو آپ کو کس نے مارا)

وارق اس کے قریب آتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔جب کہ زینت نفی میں سر ہلاتے اسی کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔وہ کسے بتاتی کہ اس کے دل کی دنیا لوٹ چکی ہے کسے بتاتی کہ وہ بسنے سے پہلے اجڑ چکی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آیا تو مائرہ سونے کی تیاریاں کر سو رہی تھی۔

exponovels

اور اسے یوں راہ فرار تلاش کرتے دیکھ اس کے لبوں پر گہرا تبسم بکھر گیا تھا۔

نہ بیگم صاحبہ اتنی محنت کی ہے۔ تمہیں گھومنے پھرنے میں اتنے نخرے اٹھائے ہیں تمہارے اور اب تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یوں ہی سونے دوں گا اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا۔

وہ کیا ہے نہ شوہر صاحب اتنا گھوم پھر کر نہ میں بہت تھک جاتی ہوں اور پھر تھکاوٹ میں تو آرام ہی کیا جاتا ہے سو میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں امید واثق ہے کہ آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔

وہ بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی تھی۔اس نے نوٹ کیا تھا وہ بہت اچھی اور صاف اردو بولتی تھی اس کی اردو سن کر وارق کو بہت عزیز شخص یاد آیا کرتا تھا۔

مجھ سے زیادہ امیدیں مت باندھو لڑکی میں تمہاری کسی بھی امید پر پورا اترنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا لیکن تمہاری امیدیں توڑنے میں میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا وہ اس کے قریب آتے ہوئے تکیوں کی دیوار کو ایک ہی جھٹکے میں اٹھا کر دور صوفے پر پھینک چکا تھا۔

اب اس کا ارادہ مائرہ کے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھا جب وہ اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھتی اس سے کافی فاصلے پر ہو گئی تھی وارق کو اس کی یہ حرکت نہ گوار گزری

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے اتنا غصہ پہلے بات تو سن لیں مسٹر مونچھڑ جب آپ میرے پاس آتے ہیں سچ سچ بتائیے گا صدف کی یاد دل کو نہیں تڑپاتی۔۔۔۔؟

exponovels

میرا مطلب ہے وہ آپ کے دل کا نور آنکھوں کا تارا وہ تو ہمیشہ آپ کی آنکھوں میں ہی چمکتا رہتا ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ مجھ میں بھی آپ کو اسی کی جھلک نظر آتی ہو۔نہ جانے وہ اس کے منہ سے کیا سننا چاہتی تھی جبکہ اس کی فضول گوئی کو کھاتے میں لائے بنا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

میں تم سے محبت نہیں کرتا مائرا لیکن میں اس رشتے کو پورے دل اور ایمانداری سے نبھا رہا ہوں یہ بات یاد رکھنا میری بیوی تم ہو تو اپنی باہوں میں میں محسوس بھی تمہیں ہی کرتا ہوں۔

اور اب مجھ سے آئندہ اس طرح کی فضول باتیں کبھی بھی مت کرنا جب میں تمہارے قریب ہوں۔تو میری قربت میں تم صرف اپنی اور میری بات کیا کرو ان لمحات میں مجھے کسی تیسرے کا ذکر نہیں پسند۔وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے شاید اسے سمجھا رہا تھا۔

یہی تو مجھے چیز سمجھ میں نہیں آ رہی وارق آپ میرے پاس ہیں آپ کا جسم میرے پاس ہے آپ کا دل ان قربت کے لمحات میں بندھا ہوتا ہے آپ اس رشتے کو اتنی ایمانداری سے نبھا رہے ہیں کہ میرے قریب آتے ہوئے صدف کا خیال بھی آپ کے دل میں نہیں آتا۔

تو پھر وہ جو آپ کے لیے ایک ایک لمحہ تڑپ رہی ہے آپ کے لئے مر رہی ہے آپ کے لیے نہ جانے کیا کیا نہیں کر رہی کیا اس کی آپ کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے آپ کو اس کی یاد تک نہیں آتی۔

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو صدف سے محبت ہے محبوب کا خیال دل و دماغ سے جاتا ہی نہیں۔وہ حیران تھی یہ کیسی محبت تھی اس کی جو مائرہ کے پاس آتے ہی وہ بھول جاتا تھا۔

exponovels

محبوب۔۔۔۔۔۔۔۔۔کون سا محبوب میرا کوئی محبوب نہیں۔میں نے کب تم سے دعوی کیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔؟میں نے کب تم سے کہا کہ صدف میری محبت ہے۔۔۔۔۔۔؟

کون سا وقت تھا کون سا لمحہ تھا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے اپنی محبت کا اعتراف کیا۔۔۔۔۔؟

جواب دو مجھے میں نے تو جب تمھاری طرف قدم بڑھائیں تبھی اسی دن تم سے کہہ دیا تھا کہ میرا صدف سے کوئی واسطہ نہیں نہ آج تھا نہ کبھی ماضی میں اور نہ ہی کبھی ہو گا۔

مجھے ایسا کوئی وقت یاد نہیں آتا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے محبت کی قسمیں کھائی ہوں۔

تم صدف کے بارے میں کیا جانتی ہو۔اور اس نے تم سے میرے بارے کیا کہا۔مجھے نہیں پتا اگر وہ مجھ سے محبت کی دعوے دار ہے تو میں نے اسے کسی طرح کی کوئی شے نہیں دی میں نے کبھی اسے اس راستے پر چلنے پر مجبور نہیں کیا میں نے کبھی اس کو نہیں کہا کہ وہ جو کر رہی ہے وہ سہی ہے۔

صدف مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتی وہ تم سے کیا کہتی ہے کیا نہیں مجھے کوئی مطلب نہیں ہے اگر وہ مجھ سے محبت کا اقرار کرتی ہے تمہارے سامنے الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے تو تم اس کا منہ کیوں نہیں توڑ دیتی۔

خود سے بڑی حق کی باتیں کرتی ہو لیکن کوئی تمہارے شوہر کے بارے میں کچھ بھی بولتا رہے گا اور تو تم ایسے ہی مان لوں گی۔

۔یہ تمہارا قصور ہے اس صدف کا بھی کوئی قصور نہیں وہ تو صرف محبت کی دعوے دار ہے لیکن مجھ پر تو تمہارا حق ہے بیوی تم ہو میری کوئی دوسرا مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے ہی کیوں۔۔۔۔؟

exponovels

کیا تمہاری یہ حق حق کی گردان صرف میرے سامنے ہی چلتی ہے۔یہ ڈرامہ صرف تم میرے سامنے کرتی ہو باقی ہر جگہ تم بہت بڑا زیرو ہو۔ہے نا۔۔۔؟

میں کوئی زیرو نہیں ہوں سمجھے میں نے صدف کو اس لئے کچھ نہیں کہا کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ آپ بھی اس کے ساتھ محبت کی پتنگ مل کر اڑا رہے ہیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کے وہ سب اپنی طرف سے بکواس کر رہی ہے۔

میں جیسے ہی اس دن کچن میں گئی محترمہ شروع ہو گئی میرے وارق میرے وارق میرا دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دوں وہ آپ کی منگیتر ہے اور پھر۔۔۔۔آپ اس سے محبت نہیں کرتے وہ ایک بار پھر سے یقین دہانی کے لیے پوچھ رہی تھی وارق نے نفی میں سر ہلا کر جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔شاید اسے یقین دلانا اب ضروری ہو گیا تھا

وہ پہلے بھی اسے بتا چکا تھا کہ صدف کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن تب اس نے اس پر یقین نہیں کیا تھا لیکن آج وہ اپنے آپ اس کی بات پر ایمان لے آئی تھی۔شاید وہ اس کے انداز سے بھی یہ بات نوٹ کر چکی تھی۔کہ صدف کی محبت صرف صدف کی طرف سے ہی ہے وارق کے انداز میں اس طرح کا کچھ بھی محسوس نہ ہوا تھا

اسے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔آئی بڑی کمو لیکا۔لیکن پھر بھی میرے دماغ میں ایک سوال ہے وہ اس کی بات پر یقین تو کر چکی تھی لیکن پھر بھی اس کے دماغ میں کچھ سوالات تھے جن کا جواب وارق ہی دے سکتا تھا۔

یار میرے خیال میں اب ہم وقت برباد کر رہے ہیں وہ آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر بولا تھا۔

جبکہ اسے وہ مزید بولنے سے روک چکا تھا وہ آہستہ آہستہ اس پر اپنے حق کی چھاپ چھوڑنے لگا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں مجھے جاننا ہے۔۔۔۔وہ پوری طرح اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس پر اپنی شدت لوٹانے لگا تھا کہ وہ پھر سے بولی وہ اسے گھور کر رہ گیا

ایک تو تمہارے بے تکے سوال ختم نہیں ہوتے جلدی پوچھو اس نے بڑے غصے سے اجازت دی تھی

اگر آپ صدف سے محبت نہیں کرتے تو پھر کس سے کرتے ہیں۔اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

میں جھوٹے دعوے نہیں کرتا مائرا میری خواہش ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو جائے کیونکہ محرم سے محبت کرنا ثواب کا کام ہے۔

لیکن ابھی مجھے تم سے محبت نہیں ہے یہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ صرف ایک کشش ہے جو مجھے تمہاری طرف کھینچتی ہے یا شاید مجھے یہ کشش اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ تمہیں مجھ پر حلال کیا گیا ہے۔

وہ اس کو پوری ایمانداری سے بتا رہا تھا شاید وہ اسے کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے مائرہ لیکن ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب بھی ہو گی تمہی سے ہو گی کیونکہ بے ایمانی میرے خون میں نہیں ہے۔مجھے جس سے محبت کرنے کا حق اللہ نے دیا ہے میں اسی سے محبت کروں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔

تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا اب مجھے میرے سوال کا جواب دو۔

exponovels

تم میرے پاس کیوں آتی ہو۔میرے ایک بار بلانے پر تم میری ہر بات کیوں مان جاتی ہو۔

اگر تم اس رات میرے قریب آنے سے انکار کر دیتی تو یقین مانو میں تم پر زبردستی یہ رشتہ کبھی بھی نہ تھوپتا اس کا مطلب میں کیا سمجھوں اس کے گالوں پر نرمی سے اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتا وہ اب اس سے سوال کر رہا تھا۔

آپ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو مجھے آپ کی طرف کھینچے اور میں اس کشش والی بات پر بھی زیادہ یقین نہیں رکھتی۔

بس میری امی کہا کرتی تھیں کہ شوہر اپنی بیوی پر ہر طرح کا حق رکھتا ہے اور شوہر کو حق نہ دینے والی بیوی جہنم کی آگ میں جلتی ہے۔

مجھے دنیا سے ڈر نہیں لگتا لیکن جہنم کی آگ سے لگتا ہے میں اپنے شوہر کی نافرمانی نہیں کرنا چاہتی۔

میں نے آج تک کبھی اپنے دل میں کسی کو نہیں بسایا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ یہ حق صرف شوہر کا ہوتا ہے۔میں نے آج تک خود کو برباد نہیں ہونے دیا کیونکہ مجھے میری امی کو روز حشر جواب دینا ہے

باقی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کبھی نہ کبھی مجھ سے محبت ہو جائے گی لیکن مجھے آپ میں ایسی کوئی کوالٹی نظر نہیں آئی

۔

مجھے نہیں لگتا کہ مجھے کبھی بھی آپ سے محبت ہو گی۔اس کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی بناوٹ نہیں تھی نہ جانے کیوں کا لہجہ وارق کو زہر لگتا تھا۔

صرف شوہر کا حکم ماننا ہی بیوی پر فرض نہیں ہوتا۔اس سے محبت کرنا بھی فرض ہوتا ہے اس نے کھانے والے انداز میں کہا تھا۔

exponovels

نہیں میرے پاس سٹرونگ ریزن ہے اللہ کو دینے کے لیے آپ فکر نہ کریں۔میں بتاؤں گی کہ آپ اس قابل تھے ہی نہیں کہ آپ سے محبت کی جاسکے۔اب اتنی بات تو اللہ میری سمجھ ہی جائیں گے۔

تو پھر کس سے محبت کرو گی تم۔۔۔۔اگر میں نہیں تو پھر کون وہ اسے گھورتے ہوئے سوال کرنے لگا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

آپ نہیں تو کوئی بھی نہیں آپ سے محبت کرنا تو اب فرض ہو چکا ہے نہ مجھ پر کیوں کہ آپ میرے نام نہاد شوہر جو ٹھہرے۔

لیکن زبردستی کے رشتے میں محبت تھوڑی نہ ہو جاتی ہے باقی معاملات تو کہیں نہ کہیں بیچ میں آ ہی جاتے ہیں لیکن محبت دل سے ہو گی نہ۔

جو کہ مجھے آپ سے نہیں ہو سکتی لیکن کسی اور سے محبت کر کے اب میں بے وفائی تو نہیں کر سکتی نہ آپ کے ساتھ۔

تو نا آپ نہ کوئی اور اس نے سکون سے جواب دیا تھا۔لیکن اب وارق کے سکون کا پیمانہ چھلک چکا تھا۔کتنی سفاک تھی یہ لڑکی وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ کوشش کرنے کو تیار تھا لیکن وہ کوشش تک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس نے اچانک ہی اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے بے حد نزدیک کر لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اور ایسی محبت کرنی پڑے گی کہ زمانہ دیکھے گا۔

تم مجھ سے محبت کرو گی ٹوٹ کر چاہو گی مجھے میرے علاوہ تمہارے ذہن میں کبھی کوئی نہیں آئے گا۔

exponovels

تم جہاں دیکھو گی تمہیں صرف اور صرف وارق افراہیم نظر آئے گا تمہارے دماغ پر تمہاری سوچوں پر صرف وارق افراہیم کا قبضہ ہو گا تمھیں مجھ سے محبت کرنی پڑے گی مائرہ وارق افراہیم تم پر ہی نہیں تمہاری سانسوں پر تمہارے دل پر تمہاری محبت پر صرف میرا اختیار ہو گا۔

تم مجھ سے محبت نہ کرنے کا دعوی کبھی نہیں کرو گی تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی اگر میں تم سے محبت کی کوشش کر کے اپنا فرض نبھانے کو تیار ہوں۔ تو تمہیں بی مجھ سے محبت کرنی پڑے گی ہر قیمت پر کرنی پڑے گی۔

وہ اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں بیجھے اس کے منہ پر دہاڑ رہا تھا

اس کا انداز اتنا جنونی سا تھا کہ مائرہ کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی اس کی باتوں سے وہ کیا زبردستی اسے خود سے محبت کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔؟

وارق یہ آپ کیا۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھی جب کہ وہ اس کے گردن پر جھکتا اپنی بے تحاشہ بے قراریوں کا لمس کی گردن پر چھوڑنے لگا۔

اس کا انداز اتنا جنونی اور شدت لئے ہوئے تھا کہ وہ مزاحمت نہ کر پائی۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے وہ پوری طرح اس کے بازوؤں میں بے بس ہو چکی تھی جب کہ اس کے انداز کی شدت کو سہتے ہوئے وہ بھی پر سکون نہ ہو پائی۔

اس کا غصہ اس کی دیوانگی اسے سچ مچ میں اپنی باتوں پر پچھتانے پر مجبور کر گئی تھی وہ شاید بہت فضول بول گئی تھی۔

exponovels

شاید ہر مرد کی طرح وہ بھی یہ بات برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی ساری زندگی اس سے محبت نہیں کرے گی۔ شاید نہیں یقیناوہ بھی اس سے ایسی امید نہیں رکھتا تھا لیکن اس نے اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا اور شاید اسی لئے اس کا غصہ اس انداز میں نکلا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ بے حد بے ترتیب خلیے میں اس کے بالکل پاس پڑی تھی۔

اٹھ جاؤ محترمہ صبح ہو گئی ہے کتنا سونا ہے تم نے وہ اسے کندھے سے ہلاتا ایک جھٹکے میں ہی اٹھا چکا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ساری رات آپ نے سونے نہیں دیا اب بھی آپ مجھے سونے نہیں دے رہے۔ اسے غصہ آیا تھا اس پر۔ کل رات اتنی سختی سے پیش آنے کے بعد اب بھی وہ ویسا ہی موڈ بنائے ہوئے تھا۔

ہاں تو کیا ساری رات سونے نہیں دیا تو دن چڑھے تک سوتی رہو گی اور ویسے بھی یہاں پر سارا دن سونے والا رواج نہیں ہے تو اٹھ جاؤ جا کر میرے لئے ناشتہ بناو۔

ویسے بھی شادی کو اتنے دن ہونے والے ہیں اب تمہیں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیے اور میرے کپڑے بھی نکالو اس نے دوسرا حکم بھی ساتھ دیا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا میں کیسے ناشتہ بناؤں مجھے یہ سب کچھ کرنا نہیں آتا میرے ہاتھ کی چائے تو ویسے بھی پی ہی چکے ہیں آپ اس نے اپنی چائے یاد دلائی تھی۔

exponovels

ہاں تو کوشش کرو گی تو آئے گی نہ اپنے آپ تو کوئی بھی کام آنے سے رہا۔اور ویسے بھی بہتر ہو گا کہ اب تم اب سارے فرض نبھانا شروع کر دو۔

جتنا زبردستی تمہارے لیے یہ رشتہ ہے نہ اب نہیں زبردستی میرے لیے بھی ہے۔ارینج میرج جیسی فیلنگ آ رہی ہے ۔

میں نے کونسا اپنی من پسند لڑکی سے شادی کی ہے جو سارا دن اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے نخرے اٹھاوں گا۔اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو بات کچھ اور تھی لیکن نہ تو تمہیں مجھ سے محبت ہے اور نہ ہی مجھے تم سے۔

ہم دونوں کے لئے ہی یہ رشتہ ففٹی ففٹی ہے تو اب یہ ایسے ہی چلے گا۔ٹوٹل ارینج شاید اس کا رات والا غصہ ابھی تک نہیں اترا تھا۔

تو مطلب کے اب آپ میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنے والے خود سے محبت کرنے کے لئے وہ کچھ حد تک ریلیکس ہوتے ہوئے آئینے کے سامنے رکی تھی۔رات اس کی شدتوں کے نشان اس کی گردن پر صاف واضح ہو رہے تھے جنہیں آئینے کے سامنے دیکھتے ہوئے وہ شرمندہ ہوتی اپنا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈال چکی تھی۔

نہیں۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت تمہیں مجھ سے محبت تو کرنی پڑے گی مرضی سے نہ سہی تو زبردستی سہی۔شاید تم نے تھوڑی دیر پہلے والی میری بات کو غور سے نہیں سنا میں نے کہا آپنے فرض نبھاؤ اور شوہر سے محبت کرنا بھی فرض ہے ۔

exponovels

مطلب آپ مجھے خود سے زبردستی محبت کرنے پر مجبور کریں گے رات وہ اس کے غصے کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی لیکن اب وہ ضرورت سے زیادہ اس کی اس بات کو انا کا مسئلہ بنا چکا تھا۔

میں نے فارسی میں نہیں کہا وہ دہاڑا تھا۔

وامطلب کے اب آپ مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کریں گے مجھ سے زبردستی کریں گے اسے یقین نہیں آرہا تھا رات اپنی شدتوں کے نشانات اس پر چھوڑ کر اپنا سارا غصہ اس پر نکال کر وہ اب تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

اگر تم سیدھے طریقے سے نہیں مانی تو زبردستی کرنی پڑے گی لیکن تمہارے منہ سے اپنے لئے اقرار محبت تو میں سن کر رہوں گا وہ سچ مچ میں ضد پر اڑ چکا تھا۔

جو چیز ہے ہی نہیں اسے آپ کیسے سنیں گے یہ بات الگ ہے کہ آپ زبردستی مجھے اقرار کرنے پر مجبور کر دیں لیکن آپ زبردستی میرے دل میں وہ فیلنگ پیدا نہیں کر سکتے۔

اور اگر میں نے زبردستی تمہارے دل میں یہ فیلنگ پیدا کر لیں تو وہ اچانک اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب گھسیٹتے ہوئے اس کا چہرہ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔

محبت زبردستی نہیں کی جاسکتی ہو وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی جب کہ وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا۔

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا مائرہ نے سختی سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا وہ اس کی سانسوں کو روک چکا تھا شاید وہ اسے سزا دے رہا تھا ان سب باتوں کی۔

exponovels

میں تمہیں مجبور کر دوں گا مائرہ محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اب تم اسے میری ضد سمجھو یا میرا جنون لیکن تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی وارق افراہیم نہیں۔

تو پھر آپ اپنے لئے کوئی اچھا سا نام ڈھونڈ لیں کیونکہ مجھے تو آپ سے محبت نہیں ہو سکتی تو وہ بھی ضد پر اڑ چکی تھی ۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس کی بیوی بن کر رہنے کو تیار تھیں اور اس کے ساتھ اس تعلق کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے یہاں تک کہ وہ ساری زندگی اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہے اس کے بچے پیدا کرنے کو تیار ہے لیکن وہ پھر بھی ضد پر اڑا تھا۔

وہ بھی کس بات کو لے کر محبت پر۔۔۔۔۔"

محبت تو اسے ہو نہیں سکتی تھی چاہے وارق کچھ بھی کیوں نہ کرے وہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ وارق کے جنون کی انتہا کیا ہے۔

اور خود کو بھی آزمانا چاہتی تھی کہ اس کی ضد کہاں تک اس کا ساتھ دے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آیا تو مائرہ سونے کی تیاریاں کر سو رہی تھی۔

اور اسے یوں راہ فرار تلاش کرتے دیکھ اس کے لبوں پر گہرا تبسم بکھر گیا تھا۔

نہ بیگم صاحبہ اتنی محنت کی ہے۔ تمہیں گھومنے پھرنے میں اتنے نخرے اٹھائے ہیں تمہارے اور اب تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یوں ہی سونے دوں گا اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا۔

exponovels

وہ کیا ہے نہ شوہر صاحب اتنا گھوم پھر کر نہ میں بہت تھک جاتی ہوں اور پھر تھکاوٹ میں تو آرام ہی کیا جاتا ہے سو میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں امید واثق ہے کہ آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔

وہ بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی تھی۔اس نے نوٹ کیا تھا وہ بہت اچھی اور صاف اردو بولتی تھی اس کی اردو سن کر وارق کو بہت عزیز شخص یاد آیا کرتا تھا۔

مجھ سے زیادہ امیدیں مت باندھو لڑکی میں تمہاری کسی بھی امید پر پورا اترنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا لیکن تمہاری امیدیں توڑنے میں میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا وہ اس کے قریب آتے ہوئے تکیوں کی دیوار کو ایک ہی جھٹکے میں اٹھا کر دور صوفے پر پھینک چکا تھا۔

اب اس کا ارادہ مائرہ کے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھا جب وہ اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھتی اس سے کافی فاصلے پر ہو گئی تھی وارق کو اس کی یہ حرکت نہ گوار گزری

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے اتنا غصہ پہلے بات تو سن لیں مسٹر مونچھڑ جب آپ میرے پاس آتے ہیں سچ سچ بتایئے گا صدف کی یاد دل کو نہیں تڑپاتی۔۔۔۔؟

میرا مطلب ہے وہ آپ کے دل کا نور آنکھوں کا تارا وہ تو ہمیشہ آپ کی آنکھوں میں ہی چمکتا رہتا ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ مجھ میں بھی آپ کو اسی کی جھلک نظر آتی ہو۔نہ جانے وہ اس کے منہ سے کیا سننا چاہتی تھی جبکہ اس کی فضول گوئی کو کھاتے میں لائے بنا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

exponovels

میں تم سے محبت نہیں کرتا مائرا لیکن میں اس رشتے کو پورے دل اور ایمانداری سے نبھا رہا ہوں یہ بات یاد رکھنا میری بیوی تم ہو تو اپنی باہوں میں میں محسوس بھی تمہیں ہی کرتا ہوں۔

اور اب مجھ سے آئندہ اس طرح کی فضول باتیں کبھی بھی مت کرنا جب میں تمہارے قریب ہوں۔ تو میری قربت میں تم صرف اپنی اور میری بات کیا کرو ان لمحات میں مجھے کسی تیسرے کا ذکر نہیں پسند۔ وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے شاید اسے سمجھا رہا تھا۔

یہی تو مجھے چیز سمجھ میں نہیں آ رہی وارق آپ میرے پاس ہیں آپ کا جسم میرے پاس ہے آپ کا دل ان قربت کے لمحات میں بندھا ہوتا ہے آپ اس رشتے کو اتنی ایمانداری سے نبھا رہے ہیں کہ میرے قریب آتے ہوئے صدف کا خیال بھی آپ کے دل میں نہیں آتا۔

تو پھر وہ جو آپ کے لیے ایک ایک لمحہ تڑپ رہی ہے آپ کے لئے مر رہی ہے آپ کے لیے نہ جانے کیا کیا نہیں کر رہی کیا اس کی آپ کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے آپ کو اس کی یاد تک نہیں آتی۔

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو صدف سے محبت ہے محبوب کا خیال دل و دماغ سے جاتا ہی نہیں۔ وہ حیران تھی یہ کیسی محبت تھی اس کی جو مائرہ کے پاس آتے ہی وہ بھول جاتا تھا۔

محبوب۔۔۔۔۔۔۔۔ کون سا محبوب میرا کوئی محبوب نہیں۔ میں نے کب تم سے دعوی کیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔؟ میں نے کب تم سے کہا کہ صدف میری محبت ہے۔۔۔۔۔؟

کون سا وقت تھا کون سا لمحہ تھا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے اپنی محبت کا اعتراف کیا۔۔۔۔؟

exponovels

جواب دو مجھے میں نے تو جب تمھاری طرف قدم بڑھائیں تبھی اسی دن تم سے کہہ دیا تھا کہ میرا صدف سے کوئی واسطہ نہیں نہ آج تھا نہ کبھی ماضی میں اور نہ ہی کبھی ہو گا۔

مجھے ایسا کوئی وقت یاد نہیں آتا جب میں نے تمہارے سامنے صدف سے محبت کی قسمیں کھائی ہوں۔

تم صدف کے بارے میں کیا جانتی ہو۔اور اس نے تم سے میرے بارے کیا کہا۔مجھے نہیں پتا اگر وہ مجھ سے محبت کی دعوے دار ہے تو میں نے اسے کسی طرح کی کوئی شے نہیں دی میں نے کبھی اسے اس راستے پر چلنے پر مجبور نہیں کیا میں نے کبھی اس کو نہیں کہا کہ وہ جو کر رہی ہے وہ سہی ہے۔

صدف مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتی وہ تم سے کیا کہتی ہے کیا نہیں مجھے کوئی مطلب نہیں ہے اگر وہ مجھ سے محبت کا اقرار کرتی ہے تمہارے سامنے الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے تو تم اس کا منہ کیوں نہیں توڑ دیتی۔

خود سے بڑی حق کی باتیں کرتی ہو لیکن کوئی تمہارے شوہر کے بارے میں کچھ بھی بولتا رہے گا اور تو تم ایسے ہی مان لوں گی۔

۔یہ تمہارا قصور ہے اس صدف کا بھی کوئی قصور نہیں وہ تو صرف محبت کی دعوے دار ہے لیکن مجھ پر تو تمہارا حق ہے بیوی تم ہو میری کوئی دوسرا مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے ہی کیوں۔۔۔۔؟

کیا تمہاری یہ حق حق کی گردان صرف میرے سامنے ہی چلتی ہے۔یہ ڈرامہ صرف تم میرے سامنے کرتی ہو باقی ہر جگہ تم بہت بڑا زیرو ہو۔ہے نا۔۔۔۔؟

exponovels

میں کوئی زیرو نہیں ہوں سمجھے میں نے صدف کو اس لئے کچھ نہیں کہا کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ آپ بھی اس کے ساتھ محبت کی پتنگ مل کر اڑا رہے ہیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کے وہ سب اپنی طرف سے بکواس کر رہی ہے۔

میں جیسے ہی اس دن کچن میں گئی محترمہ شروع ہو گئی میرے وارق میرے وارق میرا دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دوں وہ آپ کی منگیتر ہے اور پھر۔۔۔۔۔آپ اس سے محبت نہیں کرتے وہ ایک بار پھر سے یقین دہانی کے لیے پوچھ رہی تھی وارق نے نفی میں سر ہلا کر جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔شاید اسے یقین دلانا اب ضروری ہو گیا تھا

وہ پہلے بھی اسے بتا چکا تھا کہ صدف کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن تب اس نے اس پر یقین نہیں کیا تھا لیکن آج وہ اپنے آپ اس کی بات پر ایمان لے آئی تھی۔شاید وہ اس کے انداز سے بھی یہ بات نوٹ کر چکی تھی۔کہ صدف کی محبت صرف صدف کی طرف سے ہی ہے وارق کے انداز میں اس طرح کا کچھ بھی محسوس نہ ہوا تھا

اسے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔آئی بڑی کمو لیکا۔لیکن پھر بھی میرے دماغ میں ایک سوال ہے وہ اس کی بات پر یقین تو کر چکی تھی لیکن پھر بھی اس کے دماغ میں کچھ سوالات تھے جن کا جواب وارق ہی دے سکتا تھا۔

یار میرے خیال میں اب ہم وقت بر باد کر رہے ہیں وہ آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر بولا تھا۔

جبکہ اسے وہ مزید بولنے سے روک چکا تھا وہ آہستہ آہستہ اس پر اپنے حق کی چھاپ چھوڑنے لگا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

نہیں مجھے جاننا ہے۔۔۔۔وہ پوری طرح اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس پر اپنی شدت لوٹانے لگا تھا کہ وہ پھر سے بولی وہ اسے گھور کر رہ گیا

ایک تو تمہارے بے تکے سوال ختم نہیں ہوتے جلدی پوچھو اس نے بڑے غصے سے اجازت دی تھی

اگر آپ صدف سے محبت نہیں کرتے تو پھر کس سے کرتے ہیں۔اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

میں جھوٹے دعوے نہیں کرتا مائرا میری خواہش ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو جائے کیونکہ محرم سے محبت کرنا ثواب کا کام ہے۔

لیکن ابھی مجھے تم سے محبت نہیں ہے یہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ صرف ایک کشش ہے جو مجھے تمہاری طرف کھینچتی ہے یا شاید مجھے یہ کشش اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ تمہیں مجھ پر حلال کیا گیا ہے۔

وہ اس کو پوری ایمانداری سے بتا رہا تھا شاید وہ اسے کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے مائرہ لیکن ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب بھی ہو گی تمہی سے ہو گی کیونکہ بے ایمانی میرے خون میں نہیں ہے۔مجھے جس سے محبت کرنے کا حق اللہ نے دیا ہے میں اسی سے محبت کروں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔

تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا اب مجھے میرے سوال کا جواب دو۔

تم میرے پاس کیوں آتی ہو۔میرے ایک بار بلانے پر تم میری ہر بات کیوں مان جاتی ہو۔

exponovels

اگر تم اس رات میرے قریب آنے سے انکار کر دیتی تو یقین مانو میں تم پر زبردستی یہ رشتہ کبھی بھی نہ تھوپتا اس کا مطلب میں کیا سمجھوں اس کے گالوں پر نرمی سے اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتا وہ اب اس سے سوال کر رہا تھا۔

آپ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو مجھے آپ کی طرف کھینچے اور میں اس کشش والی بات پر بھی زیادہ یقین نہیں رکھتی۔

بس میری امی کہا کرتی تھیں کہ شوہر اپنی بیوی پر ہر طرح کا حق رکھتا ہے اور شوہر کو حق نہ دینے والی بیوی جہنم کی آگ میں جلتی ہے۔

مجھے دنیا سے ڈر نہیں لگتا لیکن جہنم کی آگ سے لگتا ہے میں اپنے شوہر کی نافرمانی نہیں کرنا چاہتی۔

میں نے آج تک کبھی اپنے دل میں کسی کو نہیں بسایا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ یہ حق صرف شوہر کا ہوتا ہے۔ میں نے آج تک خود کو برباد نہیں ہونے دیا کیونکہ مجھے میری امی کو روز حشر جواب دینا ہے

باقی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کبھی نہ کبھی مجھ سے محبت ہو جائے گی لیکن مجھے آپ میں ایسی کوئی کوالٹی نظر نہیں آئی

۔

مجھے نہیں لگتا کہ مجھے کبھی بھی آپ سے محبت ہو گی۔ اس کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی بناوٹ نہیں تھی نہ جانے کیوں کا لہجہ وارق کو زہر لگتا تھا۔

صرف شوہر کا حکم ماننا ہی بیوی پر فرض نہیں ہوتا۔ اس سے محبت کرنا بھی فرض ہوتا ہے اس نے کھانے والے انداز میں کہا تھا۔

exponovels

نہیں میرے پاس سٹرونگ ریزن ہے اللہ کو دینے کے لیے آپ فکر نہ کریں۔میں بتاؤں گی کہ آپ اس قابل تھے ہی نہیں کہ آپ سے محبت کی جاسکے۔اب اتنی بات تو اللہ میری سمجھ ہی جائیں گے۔

تو پھر کس سے محبت کرو گی تم۔۔۔۔اگر میں نہیں تو پھر کون وہ اسے گھورتے ہوئے سوال کرنے لگا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

آپ نہیں تو کوئی بھی نہیں آپ سے محبت کرنا تو اب فرض ہو چکا ہے نہ مجھ پر کیوں کہ آپ میرے نام نہاد شوہر جو ٹھہرے۔

لیکن زبردستی کے رشتے میں محبت تھوڑی نہ ہو جاتی ہے باقی معاملات تو کہیں نہ کہیں بیچ میں آ ہی جاتے ہیں لیکن محبت دل سے ہو گی نہ۔

جو کہ مجھے آپ سے نہیں ہو سکتی لیکن کسی اور سے محبت کر کے اب میں بے وفائی تو نہیں کر سکتی نہ آپ کے ساتھ۔

تو نا آپ نہ کوئی اور اس نے سکون سے جواب دیا تھا۔لیکن اب وارق کے سکون کا پیمانہ چھلک چکا تھا۔کتنی سفاک تھی یہ لڑکی وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ کوشش کرنے کو تیار تھا لیکن وہ کوشش تک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس نے اچانک ہی اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے بے حد نزدیک کر لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اور ایسی محبت کرنی پڑے گی کہ زمانہ دیکھے گا۔

تم مجھ سے محبت کرو گی ٹوٹ کر چاہو گی مجھے میرے علاوہ تمہارے ذہن میں کبھی کوئی نہیں آئے گا۔

exponovels

تم جہاں دیکھو گی تمہیں صرف اور صرف وارق افراہیم نظر آئے گا تمہارے دماغ پر تمہاری سوچوں پر صرف وارق افراہیم کا قبضہ ہو گا تمھیں مجھ سے محبت کرنی پڑے گی مائرہ وارق افراہیم تم پر ہی نہیں تمہاری سانسوں پر تمہارے دل پر تمہاری محبت پر صرف میرا اختیار ہو گا۔

تم مجھ سے محبت نہ کرنے کا دعوی کبھی نہیں کرو گی تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی اگر میں تم سے محبت کی کوشش کر کے اپنا فرض نبھانے کو تیار ہوں۔تو تمہیں بی مجھ سے محبت کرنی پڑے گی ہر قیمت پر کرنی پڑے گی۔

وہ اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں بیجھے اس کے منہ پر دہاڑ رہا تھا

اس کا انداز اتنا جنونی سا تھا کہ مائرہ کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی اس کی باتوں سے وہ کیا زبردستی اسے خود سے محبت کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔؟

وارق یہ آپ کیا۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھی جب کہ وہ اس کے گردن پر جھکتا اپنی بے تحاشہ بے قراریوں کا لمس کی گردن پر چھوڑنے لگا۔

اس کا انداز اتنا جنونی اور شدت لئے ہوئے تھا کہ وہ مزاحمت نہ کر پائی۔اس کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے وہ پوری طرح اس کے بازوؤں میں بے بس ہو چکی تھی جب کہ اس کے انداز کی شدت کو سہتے ہوئے وہ بھی پر سکون نہ ہو پائی۔

اس کا غصہ اس کی دیوانگی اسے سچ مچ میں اپنی باتوں پر پچھتانے پر مجبور کر گئی تھی وہ شاید بہت فضول بول گئی تھی۔

exponovels

شاید ہر مرد کی طرح وہ بھی یہ بات برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی ساری زندگی اس سے محبت نہیں کرے گی۔ شاید نہیں یقیناوہ بھی اس سے ایسی امید نہیں رکھتا تھا لیکن اس نے اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا اور شاید اسی لئے اس کا غصہ اس انداز میں نکلا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ بے حد بے ترتیب خلیے میں اس کے بالکل پاس پڑی تھی۔

اٹھ جاؤ محترمہ صبح ہو گئی ہے کتنا سونا ہے تم نے وہ اسے کندھے سے ہلاتا ایک جھٹکے میں ہی اٹھا چکا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ساری رات آپ نے سونے نہیں دیا اب بھی آپ مجھے سونے نہیں دے رہے۔ اسے غصہ آیا تھا اس پر۔ کل رات اتنی سختی سے پیش آنے کے بعد اب بھی وہ ویسا ہی موڈ بنائے ہوئے تھا۔

ہاں تو کیا ساری رات سونے نہیں دیا تو دن چڑھے تک سوتی رہو گی اور ویسے بھی یہاں پر سارا دن سونے والا رواج نہیں ہے تو اٹھ جاؤ جا کر میرے لئے ناشتہ بناو۔

ویسے بھی شادی کو اتنے دن ہونے والے ہیں اب تمہیں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیے اور میرے کپڑے بھی نکالو اس نے دوسرا حکم بھی ساتھ دیا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا میں کیسے ناشتہ بناؤں مجھے یہ سب کچھ کرنا نہیں آتا میرے ہاتھ کی چائے تو ویسے بھی پی ہی چکے ہیں آپ اس نے اپنی چائے یاد دلائی تھی۔

exponovels

ہاں تو کوشش کرو گی تو آئے گی نہ اپنے آپ تو کوئی بھی کام آنے سے رہا۔اور ویسے بھی بہتر ہو گا کہ اب تم اب سارے فرض نبھانا شروع کر دو۔

جتنا زبردستی تمہارے لیے یہ رشتہ ہے نہ اب نہیں زبردستی میرے لیے بھی ہے۔ارینج میرج جیسی فیلنگ آ رہی ہے ۔

میں نے کونسا اپنی من پسند لڑکی سے شادی کی ہے جو سارا دن اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے نخرے اٹھاوں گا۔اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو بات کچھ اور تھی لیکن نہ تو تمہیں مجھ سے محبت ہے اور نہ ہی مجھے تم سے۔

ہم دونوں کے لئے ہی یہ رشتہ ففٹی ففٹی ہے تو اب یہ ایسے ہی چلے گا۔ٹوٹل ارینج شاید اس کا رات والا غصہ ابھی تک نہیں اترا تھا۔

تو مطلب کے اب آپ میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنے والے خود سے محبت کرنے کے لئے وہ کچھ حد تک ریلیکس ہوتے ہوئے آئینے کے سامنے رکی تھی۔رات اس کی شدتوں کے نشان اس کی گردن پر صاف واضح ہو رہے تھے جنہیں آئینے کے سامنے دیکھتے ہوئے وہ شرمندہ ہوتی اپنا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈال چکی تھی۔

نہیں۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت تمہیں مجھ سے محبت تو کرنی پڑے گی مرضی سے نہ سہی تو زبردستی سہی۔شاید تم نے تھوڑی دیر پہلے والی میری بات کو غور سے نہیں سنا میں نے کہا آپنے فرض نبھاؤ اور شوہر سے محبت کرنا بھی فرض ہے ۔

exponovels

مطلب آپ مجھے خود سے زبردستی محبت کرنے پر مجبور کریں گے رات وہ اس کے غصے کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی لیکن اب وہ ضرورت سے زیادہ اس کی اس بات کو انا کا مسئلہ بنا چکا تھا۔

میں نے فارسی میں نہیں کہا وہ دہاڑا تھا۔

وامطلب کے اب آپ مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کریں گے مجھ سے زبردستی کریں گے اسے یقین نہیں آ رہا تھا رات اپنی شدتوں کے نشانات اس پر چھوڑ کر اپنا سارا غصہ اس پر نکال کر وہ اب تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

اگر تم سیدھے طریقے سے نہیں مانی تو زبردستی کرنی پڑے گی لیکن تمہارے منہ سے اپنے لئے اقرار محبت تو میں سن کر رہوں گا وہ سچ مچ میں ضد پر اڑ چکا تھا۔

جو چیز ہے ہی نہیں اسے آپ کیسے سنیں گے یہ بات الگ ہے کہ آپ زبردستی مجھے اقرار کرنے پر مجبور کر دیں لیکن آپ زبردستی میرے دل میں وہ فیلنگ پیدا نہیں کر سکتے۔

اور اگر میں نے زبردستی تمہارے دل میں یہ فیلنگ پیدا کر لیں تو وہ اچانک اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب گھسیٹتے ہوئے اس کا چہرہ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔

محبت زبردستی نہیں کی جا سکتی ہو وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی جب کہ وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا۔

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا مائرہ نے سختی سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا وہ اس کی سانسوں کو روک چکا تھا شاید وہ اسے سزا دے رہا تھا ان سب باتوں کی۔

exponovels

میں تمہیں مجبور کر دوں گا مائرہ محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اب تم اسے میری ضد سمجھو یا میرا جنون لیکن تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی وارق افراہیم نہیں۔

تو پھر آپ اپنے لئے کوئی اچھا سا نام ڈھونڈ لیں کیونکہ مجھے تو آپ سے محبت نہیں ہو سکتی تو وہ بھی ضد پر اڑ چکی تھی ۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس کی بیوی بن کر رہنے کو تیار تھیں اور اس کے ساتھ اس تعلق کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے یہاں تک کہ وہ ساری زندگی اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہے اس کے بچے پیدا کرنے کو تیار ہے لیکن وہ پھر بھی ضد پر اڑا تھا۔

وہ بھی کس بات کو لے کر محبت پر۔۔۔۔۔"

محبت تو اسے ہو نہیں سکتی تھی چاہے وارق کچھ بھی کیوں نہ کرے وہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ وارق کے جنون کی انتہا کیا ہے۔

اور خود کو بھی آزمانا چاہتی تھی کہ اس کی ضد کہاں تک اس کا ساتھ دے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میری پیاری سی بچی میں کب سے تیرے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس نے جیسے ہی کچن میں قدم رکھا اماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا انہوں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ صبح مجھ سے ناشتہ بنوانے والے ہیں اس نے پریشانی سے ان سے پوچھا تھا۔

exponovels

کس نے۔۔۔۔۔۔۔۔اماں نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

آپ کے بیٹے نے اماں۔میں نے ان کو بتایا کہ مجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا لیکن پھر بھی کہتے ہیں جا کر کام کرو ہمارے خاندان کی لڑکیاں دوپہر تک نہیں سوتی۔اور نہ ہی یہاں ایسا کوئی رواج ہے مجھے زبردستی بھیج دیا اتنی پیاری نیند آرہی تھی مجھے پہلے تو مجھے ساری رات سونے نہیں دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میرا مطلب ہے ساری رات خراٹے لیتے ہیں تو نیند نہیں آتی۔پر اب کہتے ہیں جا کر میرا ناشتہ بناؤ وہ روہانسی انداز میں ان کے سامنے شکایت کرنے لگی تھی اس وقت اسے سچ میں بہت نیند آرہی تھی۔

اور اس شخص نے صبح ہی صبح اسے اٹھا کر واش روم تک چھوڑا تھا۔اور اتنا ہی نہیں ساتھ میں ٹھنڈے پانی کا نل کھول دیا جس سے اس کی نیند بھاگے۔

ہائے اللہ میری معصوم بچی یہ لڑکا نہ پٹے گا میرے ہاتھ سے تو جا آرام کر میرا بچا کتنی دفعہ سمجھا چکی ہوں اس لڑکے کو کہ تو ابھی نئی ہے پاکستان میں تجھے اپنے ٹائم کے حساب سے سیٹ ہوتے ابھی ٹائم لگ جائے گا لیکن یہ لڑکا نہ اپنی ضد پر اڑا رہتا ہے۔

تو جا آرام کر میں خود بات کر لوں گی اس سے وہ اس کا دوپٹہ گردن پر ٹھیک سے پھیلاتے ہوئے اسے کمرے میں بھیجنا چاہتی تھیں۔

نہیں اماں میں نہیں جاؤں گی انہیں بہت شوق ہے نہ میرے ہاتھ سے ناشتہ کرنے کا تو میں بناتی ہوں ان کا ناشتا جیسا بھی بنے گا کھلانے کا کام آپ کا ہے۔وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی تو اس کے بچکانہ انداز پر وہ مسکرا دیں۔

exponovels

میں تیری مدد کرتی ہوں اماں نے مسکراتے ہوئے آٹے کا پیڑا لیا تھا جو اس نے ان کے ہاتھ سے لے کر ان کے انداز میں بنانا شروع کیا۔

ہاسٹل کی زندگی میں اس نے کبھی بھی کھانا بنانے جیسا کام نہیں کیا تھا تیرہ سال کی عمر تک اس نے اپنی ماں کو یہ سارے کام کرتے ہوئے دیکھا تھا پھر ماں کے گزر جانے کے بعد وہ ہوسٹل میں چلی گئی اور ہوسٹل میں اس کو کھانا نہیں صرف نوڈلز بنانا سکھائے گئے تھے۔

کیونکہ روٹی چپاتی یہ چٹپٹے کھانے انگریزوں کی۔خوراک میں شامل نا تھے۔وہ انگلش فوڈ اچھا بنا لیتی تھی لیکن وہ یہاں پر کھاتا ہی کون تھا اس کے ہاتھ کا پیزا اور چیز سینڈوچ تاشفین کو پسند تھا وہ اس کے گھر پہ بنایا کرتی تھی لیکن وارق پورا کا پورا دیسی بندا تھا اسے صرف دیسی کھانے ہی پسند تھے۔اور دیسی کھانے بنانا مائرہ کے بس سے باہر تھا۔لیکن وہ سیکھ سکتی تھی اور وہ سیکھنا چاہتی بھی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا کر رہی ہو تم کلپ۔۔۔۔۔؟

صدف کچن میں داخل ہوتے ہوئے اسے کھانا بناتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

دیوار پینٹ کر رہی ہوں آیئے آپ بھی کروا دیں تھوڑی سی ہیلپ اس نے دانت پھستے ہوئے کہا تھا۔

کسی سوال کا صحیح طرح سے جواب نہیں دے سکتی تم صدف کو اس کے الٹے جواب پر غصہ آیا تھا۔

exponovels

اور آپ کیا اپنی آنکھوں کا استعمال نہیں کر سکتی نظر نہیں آرہا میں اپنے جان من میرا مطلب ہے اپنے ان کے لئے کھانا بنا رہی ہوں۔اس نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ صدف کی نظر تو اس کی گردن پر جم سی گئی اس کی گردن پر نظر آنے والے سرخ نشان بہت کچھ سمجھانے کے لیے کافی تھے اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی گردن ہی کاٹ دے جہاں وارق کی محبتوں کے نشان صاف ظاہر ہو رہے تھے۔

اماں کی یہ بات کہ انہیں مائرہ اور وارق کے بیچ میں کوئی رشتہ نہیں لگتا اسے کچھ حد تک پر سکون کر گئی تھی لیکن مائرہ کی گردن پر موجود یہ نشان دیکھ کر اس کی سارے غلط فہمی دور ہو گئی تھی۔

کہاں پہنچی میری بچی بن گیا ناشتہ اماں کچن میں قدم رکھتے ہوئے بولیں جو صبح ہی صبح چھوٹو اور احمد کو جگانے کا محاذ بھی فتح کر رہی تھیں۔

جی اماں بن تو گیا ہے لیکن یہ پراٹھے کی شکل گول نہیں ہے تھوڑا سا لمبا ہو گیا ہے رائٹ سائیڈ سے اور لفٹ سائیڈ سے اس کے دو کونے نکل آئے ہیں۔لیکن برا نہیں لگ رہا اس نے اپنی کوشش کو دیکھتے ہوئے اماں سے تعریف سننا چاہیے تھی۔

برا۔۔۔میڈم یہ بہت برا ہے اور وارق اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے پہلے تم نے اس رات ان کے لئے وہ بنا چینی کے چاٹ مصالحے والی چائے بنائی اور اب یہ شاہکار تمہیں ناشرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔کوئی کام نہیں آتا تمہیں

exponovels

اوراب تم یہ ان کو دو گی وہ تمہارے منہ پر تھپڑ لگا دیں گے صدف کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا وہ لمحے میں ہی اس کی ساری کوشش پر پانی پھیر چکی تھی۔

جبکہ اماں اس کا پراٹھا دیکھ رہی تھیں جو ایک طرف سے موٹا اور ایک طرف سے پتلا تھا جبکہ ایک طرف سے کچا تھا اور دوسری طرف سے جل چکا تھا اس کی حالت ایسی ہر گز نہ تھی کہ وہ وارق کو اس کی بیوی کی پہلی کوشش کہہ کر اس کے سامنے پیش کر دیتیں۔

صدف اس طرح سے بات مت کرو۔ بات کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے بیٹا اس نے پہلی دفعہ کوشش کی ہے کہ غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں آہستہ آہستہ سیکھ جائے گی ادھر آؤ میں بناتی ہوں تم کل بنانا اس کے لیے ناشتہ۔

صدف کا۔انداز اماں۔ کو ہر گز پسند نہیں آیا تھا اسی لیے وہ کا ہاتھ تھامے ایک بار پھر سے اس کی گردن پر دوپٹہ برابر کرتیں اپنی سائیڈ پر کر چکی تھیں جبکہ صدف کو ان کی یہ ہمدردی بالکل بھی اچھی نہ لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اماں ناشتہ آپ نے بنایا ہے میں نے مائرہ کو ناشتہ بنانے کے لیے کہا تھا اماں نے جیسے ہی ناشتے کی پلیٹ لا کر اس کے سامنے رکھی اس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا بنایا تھا اس نے لیکن پہلی کوشش تھی نا تم ناراض ہو جاتے اسی لئے نہیں لائی ان شاءاللہ ایک ڈیڑھ ماہ میں اچھا ناشتہ بنانے لگے گی تو اپنی بیوی کے ہاتھ سے ناشتہ کرنے کی خواہش پوری کر لینا۔

ناشتے کی پلیٹ سامنے کرتے ہوئے کہا لیکن وہ تو اپنی ہی بات پر اڑے ہوا تھا۔

exponovels

نہیں اماں میں نے اس سے کہا تھا ناشتہ بنانے کے لئے تو پھر آپ نے کیوں بنایا وہ جیسا بھی بنائے گی میں کھاؤں گا آپ لائیں اس کا والا وہ اماں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اس نے پہلی دفعہ اس سے فرمائش کر کے کچھ بنوایا تھا تو وہ کیسے نہ کھاتا۔

اماں بتا رہی ہیں نہ کہ وہ اچھا نہیں بنا تو پھر کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں۔ جلدی اچھا کھانا بنانا سیکھ لوں گی پھر کھائیے گا۔اس نے غصے سے گھورتے ہوئے بے حد کم آواز میں کہا تھا۔

نہیں مجھے آج ہی کھانا ہے تم وہ لے کر آؤ جو تم نے بنایا ہے وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھا۔

وہ غصے سے کرسی پیچھے کرتی اٹھ کر کچن میں گئی تھی جہاں کھڑی صدف مسکرا رہی تھی۔

یقیناڈائننگ ٹیبل پر ہونے والی بات تو وہ سن چکی تھی اور اب اس کی بے عزتی کی منتظر تھی اگر تو وارق نے سب کے سامنے اس کی بے عزتی کی نا تو وہ کبھی بھی اس کے لئے کچھ نہیں بنائے گی یہ فیصلہ اس نے کر لیا تھا۔

آپ کے دانت کیوں نکل رہے ہیں۔اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

جبکہ وہ سائیڈ پر کھانا اٹھا کر باہر لے گئی جو اماں نے ایک سائیڈ پر رکھوا دیا تھا۔ صدف اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے آ گئی کیونکہ وہ پورے سین کا بھرپور مزہ لینا چاہتی تھی۔

اس نے غصے سے پراٹھا لا کر اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔

exponovels

دیکھو نا بیٹا اب پہلی دفعہ کوشش کی ہے اس نے آہستہ آہستہ اچھا بنا لے گے تم یہ والا کھالو اماں نے ایک دفعہ پھر سے اسے آفر کی تھی۔

جو مائرہ کا پراٹھا دیکھ کر مسکرا دیا تھا

نہیں اماں میں یہی کھاؤں گا جو میری بیوی نے بنایا ہے۔اتنا بھی برا نہیں ہے صرف شکل تھوڑی سی خراب ہے اور ویسے بھی پیار سے میری بیوی مجھے زہر کھلا دے میں وہ کھالوں گا یہ بلا کیا چیز ہے۔اس کے انداز میں اس کی بنائی گئی چیز کی قدر تھی۔

مائرہ کو اس کی صرف اتنی سی بات نے ہی خوش کر دیا تھا جیسے اس کی ساری محنت وصول ہو گئی ہو۔جب کہ وہ اس کے سامنے بیٹھا آہستہ آہستہ اس کا بنایا پراٹھا شروع کر چکا تھا۔

بہت برا ہے نا آگلی دفعہ میں اچھا بنانے کی کوشش کروں گی پکا وعدہ وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے نرم لہجے میں بولی تھی اس کے انداز نے وارق کو مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔

جبکہ سامنے بیٹھی صدف ان دونوں کو ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے اپنی ماں کو اشارے کر رہی تھی۔تاکہ اس کی غلط فہمی بھی ٹھیک سے دور ہو جائے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رخصتی بہت سادگی سے ہوئی تھی۔وہ اپنے ماں باپ سے دور اپنے تین بھائیوں سے دور نیویارک چلی گئی تھی۔

exponovels

رخصتی والے دن ہی ان کی فلائٹ تھی تو وہ سیدھے ایئرپورٹ آئے تھے۔وہ پہلے بھی اپنے بابا کے ساتھ بہت دفعہ نیویارک گھومنے گئی ہوئی تھی اسی لئے اس کے ٹکٹ ویزے کا کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔

جہاز میں اس کی سیٹ عرفان کے بالکل ساتھ تھی اپنا عروسی جوڑا اتار کر اس نے سادہ سا لباس پہن لیا تھا اور پہلی دفعہ اسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا اور بہت زیادہ سیدھا سی تھی لیکن بے تحاشہ خوبصورت تھی۔

سب کو جاننے کے بعد اس کا دل چاہا کہ وہ گھر والوں کو بتادے کہ اس کی بھابھی اس کے بھائی کے ساتھ خوش کیوں نہیں ہے اور عرفان ایسا نہیں ہے جیسا سب کو لگتا ہے۔

لیکن وہ اپنے ماں باپ کی خوشیوں کو ماند نہیں کر پائی تھیں

بہت کوشش کے باوجود وہ کسی کو یہ بات نہیں بتا پائی تھی سوائے ڈیڑھ سالہ وارق کے جو اس کی کوئی بھی بات سمجھ ہی نہیں سکتا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ ہم دونوں کا آنے والا سفر کیسا ہو گا لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔

عرفان اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام چکا تھا۔

وہ کچھ بھی نہیں بولی بس سنتی رہی شاید وہ اسے اپنے ساتھ کنفرٹیبل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن زینب کو یہ سب کچھ سوائے دکھاوے کے اور کچھ نہ لگا تھا۔

exponovels

اس کے لیے یہ قیامت ہی کافی تھی کہ جسے وہ بچپن سے چاہتی ہے جیسے اپنا مانتی تھی وہ اس کا کبھی تھا ہی نہیں اس کے دل پر کوئی اور راج کرتا تھا اس کی پہلی محبت کوئی اور تھا اور شاید پہلی محبت کو بھلا کر آگے بڑھنا آسان نہیں ہوتا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے مشکل سے ہی لیکن ہر طرف سے تاشفین کا نام ہٹا دیا تھا یہ نیوز اس طرح سے بریک ہو گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا وہ جانتی تھی کہ یہ سب کچھ صرف اور صرف کرسٹن کی وجہ سے ہوا ہے۔اس نے تو بس کرسٹن کو تاشفین سے دور کرنے کے لیے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ اسے ڈیٹ کر رہی ہے۔ لیکن وہ آگے سے اس طرح کی کوئی حرکت کرے گی اسے امید نہ تھی

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کرسٹن کو کچھ کر دے لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ اس کی فلم کی ہیروئن تھی اور مسئلہ اس فلم کے پروڈیوسر کا بھی تھا جو صرف پروڈیوسر نہیں بلکہ کرسٹین کا باپ بھی تھا وہ اس فلم سے اسے لانچ کرنا چاہتا تھا۔

دیکھو تاشفین میں نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے میں نے ہر طرف سے تمہارا نام ہٹا دیا ہے تمہیں بالکل فکر کرنے کی ضرورت نہیں اب ہم آرام سے دوبارہ کام شروع کر سکتے ہیں۔وہ مسکرا کر بولی

آپ کا بہت بہت شکریہ روز میں بہت زیادہ پریشان تھا آپ کو نہیں پتا کہ میرے لیے کتنا بڑا مسئلہ بن سکتا تھا میرے گھر میں پرابلم ہو سکتی تھی۔

exponovels

آئی ایم سوری میں نے آپ سے کافی روڈلی بیہو کیا لیکن اس دن اپنے ہواسوں میں نہیں تھا میں اس سب سے بہت زیادہ پریشان تھا آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ اس طرح کی خبر میری زندگی کیسے ڈسٹرب کر سکتی ہے۔

مجھے اپنے ٹیلنٹ پر یقین ہے میں اس طرح کی خبریں پھیلا کر ہٹ نہیں ہونا چاہتا میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھے میرے کام سے پہچانے اس طرح کی فضول خبروں سے نہیں۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب اچانک اس کے موبائل پر واٹس ایپ کی ٹون بجی اس نے اپنے موبائل فون پر آنے والے انجان نمبر سے ویڈیو کو چیک کیا تھا۔

exponovels

ویڈیو کل کی تھی جب وہ تناوش کو اپنے ساتھ گھمانے لے کر گیا تھا اور اس کی تصویریں بناتے ہوئے اس کے قریب گیا تھا یہ ویڈیو کافی خوبصورت تھی کم از کم اسے تو بہت پسند آ رہی تھی مگر یہ ویڈیو کس نے بنائی تھی۔

اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ پھر اچانک ویڈیو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

مائرہ۔۔۔۔۔؟اس نے لکھ کر اس انجان نمبر پر سینٹ کیا تھا۔

جبکہ دوسری طرف سے سین کرنے کے باوجود بھی کوئی جواب نہ ملا جب کہ وہ پیاری سی ویڈیو موبائل میں سیو کرتے ہوئے تناوش کے نمبر پر سینڈ بھی کر چکا تھا مائرہ کے علاوہ یہ حرکت اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

exponovels

ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر خود سے کچھ کرنے والا کیڑا اپنی موت مر چکا ہو اور وہ دوبارہ آ گئی ہو اس کے پاس۔ سچ میں وہ اسے مس کر رہا تھا۔

چلیں کام شروع کرتے ہیں موبائل واپس جیب میں رکھتے ہوئے وہ بولا تو روز بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کر باہر نکلی تھی۔ جبکہ دوسری طرف موجود شخص جس طرح کاری ایکشن چاہتا تھا ویسا نا ملنے پر بدمزا ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اگر تم نہیں چاہتے کہ یہ ویڈیو روز تک جائے اور اسے پتہ چلے کہ تمہارا کسی باہر والی لڑکی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے تو تمہیں میری بات ماننی پڑے گی۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب اسے یہ میسج اسی نمبر سے آیا تھا جس سے صبح اسے ویڈیو ملی تھی۔

مائرہ یہ کیا فضول جوک ہے اس نے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

مائرہ نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔اور یہ کوئی پرینک نہیں ہے بلکہ تمہاری حقیقت ہے یہاں تم روز کے ساتھ بھی آفیئر چلا رہے ہو اور باہر بھی تم نے گرل فرینڈز رکھی ہوئی ہے۔ اگر یہ بات روز کو پتہ چلی تو تم جانتے ہو تمہارے ساتھ کیا ہو گا ایک بار پھر دھمکی بھرا میسج اسے رسیو ہوا تھا۔

تم روز کو بتا کر دیکھ لو کہ میرے ساتھ کیا ہو گا جو کرنا ہے کرو مجھے فرق نہیں پڑتا۔ اور اب دوبارہ مجھے تنگ کرنے کی غلطی ہرگز مت کرنا اس نے میسج سینڈ کرتے ہوئے موبائل ایک طرف رکھا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

exponovels

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا کون سا اس کا روز کے ساتھ سچ میں کوئی افیئر چل رہا تھا جو اس کی شادی کے بارے میں جان کر وہ برا محسوس کرے گی اس نے فی الحال اسے کچھ نہیں بتایا تھا کیونکہ جب روز نے اسے آفر کی تھی وہ اپنے اور تناوش کے رشتے کو لے کر شور نہیں تھا۔

اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ تناوش کے ساتھ محبت کر بیٹھے گا لیکن اس معصوم سی لڑکی نے اپنی معصومیت اور سادگی کے ساتھ اس کے دل کی دنیا کو فتح کر لیا تھا۔

اب چاہے پوری دنیا کو ہی کیوں نہ پتہ چل جائے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فائل اسے آفس میں آ کر بھی نہیں ملی تھی وہ بہت زیادہ پریشان تھا کیونکہ میٹنگ شروع ہو چکی تھی اور اب ان لوگوں نے اس سے فائل مانگنی تھی جو اس کے پاس تھی نہیں۔

اس نے پہلے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے کلائنٹ سے کچھ دن کا وقت مانگے گا اور فائل ایک دفعہ پھر سے تیار کرے گا۔اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ میٹنگ روم میں بیٹھا اپنے کلائنٹ کا انتظار کر رہا تھا جب وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو ان کے ساتھ بدر خان بھی تھا جسے دیکھتے ہی اس کے ماتھے کی رگیں پھولنے لگی۔

ہیلو مسٹر افراہیم یہ بدر صاحب ہیں جو ہمیں آپ سے زیادہ اچھی آفر دے رہے ہیں تو سوچا کہ کیوں نہ یہ میٹنگ ہم ایک ساتھ کر لیتے ہیں وہ کرسیاں سنبھالتے ہوئے اسے بتانے لگے تھے۔

exponovels

آپ کو یہ بات پہلے مجھے فون پر بتانی چاہیے تھی اس طرح کسی کو بھی اٹھا کر آپ میرے آفس میں لے آئیں گے اس نے کافی سختی اور بد تمیزی سے کہا تھا سامنے بیٹھے کلائنٹس اس کے لہجے پر کافی ناراض لگ رہے تھے۔

مسٹر وارق یہ پروجیکٹ چار پارٹنرز پر چار الگ الگ کمپنیوں سے فائنل کیا جائے گا یہ بات تو ہم آپ کو پہلے ہی بتا چکے تھے ہمارے ایک پارٹنر بدر خان ہوں گے۔

یہ ان کا کام ہے آپ چیک کر لیجئے وہ ایک نیلے رنگ کی فائل اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولے تو اپنی فائل کو بہت اچھے طریقے سے پہچان گیا اس کے غصے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

آئی ایم سوری لیکن میں ان کے ساتھ کسی طرح کا کوئی پروجیکٹ نہیں کرنا چاہتا میں ایسے کسی شخص کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا جو بدر خان کے ساتھ کام کرنا چاہیے کیونکہ چوروں اور لٹیروں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

اور بدر خان اس کمپنی میں تم دوبارہ کبھی نہیں آ سکتے یہ تمہارا خواب ہی رہے گا چاہے تم چوری کر کے میرا کام ہی میرے سامنے پیش کرو۔ یا اس طرح میری محنت پر اپنا نام لکھ دو۔ گیٹ آؤٹ وہ فائل اٹھا کر اس کے منہ پر پھینکتے ہوئے غصے سے دھاڑا تھا۔

مسٹر وارق آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے بات نہیں کر سکتے اس کے کلائنٹ نے احتجاج کرنا چاہا۔

میں نے کہا دفع ہو جاؤ یہاں سے اپنا یہ چور لے کر ورنہ دھکے مار کر نکالوں گا سب کو۔ گیٹ آؤٹ اس نے چٹکی بجاتے ہوئے انہیں باہر کا رستہ دکھایا تھا۔

اتنی انسلٹ پر وہاں رکنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے اسی لئے فورا انہیں باہر کا راستہ لیا۔

exponovels

طیب طیب کہاں مر گئے ہو وہ غصے سے اپنے سیکٹری کو بلا رہا تھا جو بھاگتے ہوئے اندر آیا۔

مجھے کل کا سورج نکلنے سے پہلے پتہ چل جانا چاہیے کہ میرے گھر سے میری فائل بدر خان تک کیسے پہنچی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولا تھا جو صرف ہاں میں سر ہلا گیا تھا اب اس نے کیسے یہ انفارمیشن نکلوانی تھی یہ کس کا کام تھا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت مبارک ہو ابراہیم بھائی آپ ماموں بن گئے ہیں۔

اللہ پاک نے بیٹا عطا کیا ہے۔زینب ابھی ہسپتال میں ہے میں اس کے ڈسچارج پیپر تیار کروا کر ابھی باہر نکلا ہوں۔

مجھے اس کے لئے کچھ تحفے لینے ہیں اور پھر گھر میں نیو بے بی کے ویلکم کی تیاری بھی کرنی ہے تو سوچا سب سے پہلے آپ کو انفارم کر دوں۔

آپ بالکل پریشانی مت کیجئے گا زینی بالکل ٹھیک ہے میں شام تک اسے ہسپتال سے گھر لے کر آ جاؤں گا پھر آپ سے اس کی بات بھی کروا ؤں گا۔

تب تک آپ میرے شہزادے کا نام سوچ لیجئے گا۔اس نے ہسپتال سے باہر نکلتے ہی پاس کے پی سی او سے پاکستان فون کر کے انہیں یہ خوشخبری سنائی تھی۔

exponovels

بہت بہت مبارک ہو عرفان یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اور تم زینب کو آرام سے گھر لے جاؤ پھر میں تمہیں فون کروں گا گھر والے نمبر پر۔

میں سب کو یہ خوشخبری سناتا ہوں ابراہیم نے خوشی اور مسرت کے ملے جلے جذبات سے فون رکھتے ہوئے اپنے ورکر کو مٹھائی لینے بھیجا تھا۔

ان کی اکلوتی بہن کے گھر میں پہلے بچے کی پیدائش نے جیسے ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا آج وارق کی بھی سالگرہ تھی۔

آج وہ پورے پانچ سال کا ہونے والا تھا۔ جس کے لیے وہ بہت سارے گفٹ بھی لے چکا تھا۔ آج گھر میں اس کی برتھ ڈے پارٹی بھی تھی اور اس کے ساتھ ایک اور اتنی پیاری خوشخبری آگئی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے افراہیم کے آفس کی طرف گیا تھا تاکہ انہیں یہ خوشخبری سنا سکیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر کے اندر سے کون کر سکتا تھا ایسا کام۔۔۔۔؟

اس کے گھر میں کون تھا اس کا دشمن جو اسے نقصان پہنچاتا۔۔۔۔؟ وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو گیا تھا۔

آخر کون ہو سکتا تھا۔ جو گھر کے اندر ایسی حرکت کرتا۔۔۔؟

exponovels

بابا تو خود بدر خان سے نفرت کرتے تھے۔اماں کا ان چیزوں سے کوئی واسطہ نا تھا۔ سمیر اور احمد بچے تھے وہ شک کی نظر میں نہیں آ سکتے تھے۔خالہ بدر خان کو نہیں جانتیں تھیں۔اور صدف اکیلی گھر سے نہیں نکلتی تھی۔

پھر کون ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔؟

وہ سوچ رہا تھا۔جب مائرہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔"

اس نے ایک نظر مائرہ کو دیکھا تھا ایک لمحے کے لیے دماغ میں ایک خیال آیا۔اس گھر میں اب تک سب سے اینڈ پہ آنے والی مائرہ ہی تھی جو اس گھر کے بارے میں کچھ بھی ٹھیک سے نہیں جانتی تھی۔۔

تو کیا وہ ایسی حرکت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔؟

وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا جبکہ مائرہ ایک نظر اسے دیکھتی بیڈ پر آ بیٹھی تھی اس کا موڈ سخت خراب تھا۔

ڈیر تکیہ میں سو رہی ہوں۔اور میں نے جو کتنے مزے کا پاستا بنایا تھا وہ میں نے بہت مزے سے کھایا بھی ہے بنا کسی کا انتظار کیے۔کچھ چور نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولی

اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کھانا کھاتا ہے کہ نہیں کھاتا اب مجھے آرام کرنا ہے لیکن مجھے کوئی بھی "تنگ" نہ کرے وہ تکیے کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی جبکہ وارق اسکے انداز پر مسکرا دیا۔

exponovels

دماغ خراب ہو گیا تھا میرا بہت غصے میں تھا۔جب گھر واپس آیا تھا اور جب میں غصے میں ہوتا ہوں تب کسی سے بات نہیں کرتا اس نے بلند آواز میں اسے بتایا تھا لیکن وہاں نو لیفٹ کا بورڈ لگا تھا۔

ڈیر تکیے کسی کا دماغ خراب ہو یا کوئی غصے میں ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں سونا چاہتی ہوں اور اب کوئی بھی مجھے " تنگ "نہ کرے اس نے "تنگ "کو اچھا خاصہ لمبا کھینچا تھا

یار تم ناراض کیوں ہو رہی ہو ذرا سی بات پر بتا تو رہا ہوں کہ دماغ خراب ہو گیا تھا میرا وہ اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگا۔

ڈیر تکیہ میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے بھاڑ میں گیا تکیہ تکیہ نہ ہو گیا شوہر ہو گیا تمہارا اس کو سامنے بٹھا کر باتیں کر رہی ہو وہ اس کے ہاتھ سے تکیہ چھینتے ہوئے دور پھینک چکا تھا۔

exponovels

ڈیر بیڈ میں نے تمہیں پورا دن بہت مس کیا وہ کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی تھی جبکہ وہ اسے بے جان چیزوں سے باتیں کرتے دیکھ کر بدمزہ ہوا تھا اچھے حاضے سانس لیتے انسان کو چھوڑ کر وہ ان بے جان چیزوں پر اپنا وقت برباد کر رہی تھی لیکن اس کی ناراضگی کا یہ انداز اسے برا نہ لگا تھا۔

ناراض ہو مجھ سے وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

دیکھیے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں کیوں۔۔۔؟ کمبل بیڈ تکیہ ان سب چیزوں سے باتیں کرو نا مجھے میرا کام کرنے دو وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا۔

اب غصہ نہیں آرہا اب میں "تنگ" نہیں کر رہی اپنی گردن پر اس کے بے لگام لبوں کا رقص اسے سٹمنے پر مجبور کر گیا لیکن پھر بھی وہ تانے مارنے پر آگئی تھی یہ الگ بات تھی کہ ان سب باتوں کو وہ اہمیت ہی کہاں دے رہا تھا وہ تو اس کا یہ ناراض ناراض سا روپ انجوائے کرنے کے موڈ میں تھا۔

تو غصہ کس بات پر ہے تنگ نہ کرنے کا کہنے پر یہ تمہارے ہاتھ کا پاستانہ کھانے پر۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر شدت سے بھرپور بوسہ دیتا وہ سوال کرنے لگا وہ اس کی ناراضگی کی پہلے اصل وجہ جاننا چاہتا تھا پھر اسے منانے کے لیے کچھ کر سکتا تھا

جبکہ وہ اپنے لبوں کو ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کر رہی تھی اور شاید اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے فوراً اس کے دونوں بازوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کے دوبارہ وہی حرکت کی تھی۔

مونچھیں چبتی ہیں مجھے۔۔۔۔وہ کھا جانے والے انداز میں بولی۔

تو۔۔۔۔۔۔؟ برداشت کرو۔۔۔۔۔"اس نے اسی کے انداز میں کہا

ہٹیں پیچھے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اب بھی غصہ تھی۔

پہلے ناراضگی کی وجہ بتاو۔۔۔۔۔وہ باضد تھا

نہ تو میں اس بات پر ناراض ہوں کہ آپ نے میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی اس بات پر ناراض ہوں کہ آپ نے مجھے یہ کہا کہ میں آپ کو تنگ نہ کروں۔۔۔۔۔۔۔"

exponovels

تو پھر کس بات سے ناراض ہو میڈم۔اس کے دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ میں قید کرتے ہوئے وہ اس کے نیچے لب کو اپنی انگلیوں میں بھرتے ہوئے پوچھنے لگا۔ارادہ ان کی آزادی کو شدت سے قید کرنے کا تھا

مجھے غصہ اس بات کا ہے کہ آپ نے صدف کے سامنے ایسا کہا۔
آپ نے اس کمو لیکا کے سامنے مجھ سے کہا کہ مجھے تنگ مت کرو۔۔۔اور یہ بھی کہ کھانا کھانے کا موڈ نہیں ہے ۔اس چڑیل کے سامنے۔۔۔۔۔؟وہ کافی زیادہ ری ایکٹ کر رہی تھی جبکہ اصل ناراضگی کی وجہ جان کر وہ سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔

مطلب تم نے میرے لیے کھانا اسے دکھانے کے لئے بنایا تھا۔۔۔؟وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا
نہیں میں نے کھانا اس لیے بنایا تھا تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ میں کتنی اچھی کوک ہوں پاکستانی کھانا نہیں بنا سکتی ابھی لیکن باقی سارے کھانے بنانے مجھے آتے ہیں۔اس نے فورا اس کی بات کی نفی کرتے اصل وجہ بتائی تھی۔

تو بس ٹھیک ہے نا یار میں کھاؤں گا تم جو بنا کر دو گی میں سب کچھ کھاؤں گا بس میں اپنے آفس کی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔میرے گھر کے اندر سے فائل چوری ہو گئی ہے مائرہ اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ حرکت کس نے کی ہے۔وہ سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

exponovels

میرا آفس سے یا کسی فائل سے یا کسی چور سے کوئی لینا دینا نہیں ہے آج کے بعد اگر آپ نے مجھے اس طرح سے اگنور کیا تو میں ساری زندگی آپ سے بات نہیں کروں گی نہ ہی آپ کے لیے کچھ بناؤں۔ گی۔ ترس جاؤ گے بیوی کے ہاتھ کا کچھ کھانے کے لیے وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی

ترس ہی نا جاؤں میں جاو کھانا لاو بھوک لگ رہی ہے مجھے وہ تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے اس سے کہنے لگا جبکہ اس کے حکم پر وہ اسے گھورنے لگی۔

کچھ کھلا کر اس طرح سے گھورو لڑکی یار دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا انرجی بہت کم ہے ٹھیک سے تمہاری گھوریوں کو برداشت نہیں کر پاؤں گا۔
اور پھر شاید کھانے کے بعد تم مجھے نہ برداشت کر پاؤ وہ معنی انداز میں بولا تو وہ۔ فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

جب اچانک دروازے پر رک گئی وارق کا سارا دھیان اسی کی طرف تھا۔
میں کھانا لا کر دوں گی تو آرام سے کھا لیجئے گا اور تب تک میں سو جاؤں گی مجھے "تنگ" کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے وہ منہ بنا کر کہتی کمرے سے نکل گئی تھی

exponovels

تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ اس کی نقل اتارتا بیڈ پر لیٹ کر کھل کر اپنی حرکت پر مسکرایا تھا۔
جب کہ اپنے دماغ سے ساری سوچوں کو نکالتا اپنی بیوی کے ساتھ ان لمحات کو انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اپنی پریشانی میں مائرہ کو اگنور نہیں کر سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زینب اس کی آنکھیں بالکل تمہارے جیسی ہیں اور ناک میرے جیسی ہے۔ارے دیکھو تو سہی یہ کتنا پیارا ہے وہ اپنی خوشی سنبھال نہیں پا رہا تھا جب کہ زینب مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔
ان کی شادی کو ڈھائی سال کا عرصہ ہو چکا تھا اس سارے عرصے میں اس نے عرفان کے لہجے میں خود کو بہت انمول محسوس کیا تھا۔

اس نے کبھی بھی اس کے سامنے اپنی سابقہ محبت کا اقرار نہیں کیا تھا اس نے اپنے کسی بھی انداز سے اسے محسوس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ زینب سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرتا تھا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ صرف اسی کا ہی دیوانہ ہو۔

صرف اسی کو ہی چاہتا ہو یہی تو وجہ تھی کہ زینب اس کے ساتھ ایک پر سکون زندگی گزار رہی تھی لیکن کہیں نہ کہیں دل میں یہ بات بھی تھی کہ وہ اس کی پہلی محبت نہیں ہے۔

exponovels

ابراہیم کا فون آتا تھا تو وہ اسے یہی کہتی تھی کہ بھائی بھابھی کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اس کے ساتھ اپنی زندگی کو بہتر بنائے۔

وہ اکثر بیچ میں طلاق کی بات کرتا تھا وہ مزید اس سمجھوتے بھری زندگی کو گزارنے کے حق میں نہیں تھا لیکن زینب یہ رشتہ ٹوٹنا افورڈ نہیں کر سکتی تھی اگر زائنہ دوبارہ سے عرفان کی زندگی میں آگئی تو شاید عرفان کی اس سے ساری محبت ختم ہو جائے گی۔

اس کے اندر ڈر بیٹھ گیا تھا کہ وہ آج بھی صرف اسی کو چاہتا ہے اور اگر وہ اس کی زندگی میں واپس آئی تو عرفان بھی پلٹنے میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا حالانکہ ان کا رشتہ مزید مضبوط ہو چکا تھا ان کی زندگی میں دانیال آ چکا تھا۔

چھوٹے سے دانیال نے ان دونوں کی زندگی کو جنت بنا دیا تھا عرفان اسے دیکھ کر جینے لگا تھا۔

وہ بہت پیارا بچہ تھا بالکل زینب کی طرح اسے دیکھ کر زینب کو اپنے وارق اور تاشفین کی یاد آتی تھی وہ پاکستان جانے والی تھی فہم کی شادی پر جس کے لیے وہ بہت خوش بھی تھی۔

exponovels

لیکن پاکستان جانے کا سوچ کر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ زائنہ وہیں تھی۔اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی پر زائنہ کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔

لیکن یہ زندگی تھی اس میں کب کیا ہو جائے کون جانتا تھا آنے والا وقت زندگی میں کیا لانے والا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔لیکن وہ زائنہ کو اپنے شوہر اور بچے سے بہت دور رکھنا چاہتی تھی بس یہی وجہ تھی کہ پچھلے ڈھائی سال میں اس نے ایک دفعہ بھی پاکستان جانے کی ضد نہیں کی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش کی قربت میں وہ اپنی۔ساری ٹھکن اتار چکا تھا۔اس نے بڑی مشکل سے اسے سونے کی اجازت دی تھی۔ اور اس کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں اس کی معصومیت تھی وہ اتنی معصومیت سے جان چھڑانے کے بہانے بناتی تھی کہ وہ خود کو اس کے سامنے بے بس محسوس کرتا تھا اس وقت رات کے کے تقریباً ڈھائی بجے کا وقت تھا وہ اس کے لیپ ٹاپ پر اس کی کل کی اسائنمنٹ تیار کر رہا تھا۔

جبکہ میڈم خود گہری نیند میں سو رہی تھی۔اس کا ایک ہاتھ اس کے گرد بندھا ہوا تھا۔جبکہ وہ گود میں لیپ ٹاپ رکھے بیچ میں ایک آدھ نظر اس پر بھی مار کر اس کی پر سکون نیند کو اپنی شدتوں سے حرام کر دیتا تھا۔

exponovels

یہ میرے لیے انرجی ڈوز ہے۔اور اس کے بنا میں کوئی کام نہیں کر سکتا اس کے نیند سے جاگ کر گھورنے پر اس کا جواب تیار تھا۔

جس پر وہ اسے ایک دو گھوریاں ڈال کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی۔

اس کا ہاتھ تیزی سے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اچانک اسے باہر سے آواز سنائی دی تھی اس کے گھر میں اس وقت تو کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔اور بلڈنگ اتنی اونچائی پر تھی کہ کسی بلی وغیرہ کے آنے کے بھی چانس بہت کم تھے۔

اس نے آہستہ سے تناوش کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹایا اور لیپ ٹاپ ایک سائیڈ کرتے ہوئے اٹھ کر باہر نکلا۔اس نے سب سے پہلے بالکنی میں آکر نیچے کی طرف دیکھا تھا۔

دور بہت دور سڑک پر گاڑیاں چھوٹے چھوٹے کھلونوں کی طرح نظر آرہی تھیں۔واپس آتے ہوئے وہ کچن کی طرف آیا شاید کوئی بلی وغیرہ آگئی ہو ویسے بھی نیچے بلڈنگ والوں نے ایک بلی رکھے ہوئی تھی۔

لیکن یہاں پر بھی کچھ نہیں تھا وہ دوسرے کمرے کو چیک کرنے کے بعد دروازے تک آیا۔

اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔باہر کوئی بھی نہیں تھا سیڑھیوں کے نیچے سے کھلتا دروازہ اس نے خود گھر آنے کے بعد بند کیا تھا۔

exponovels

اسے شام سے ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ہے۔جو اس کا پیچھا کر رہا ہے شاید اس کا دماغ ابھی تک اس سوچ سے نکلا نہیں تھا وہ اپنے خیال جھٹکتے ہوئے دروازہ واپس بند کرتا کمرے میں آیا۔

اور ایک بار پھر سے اسی انداز میں بیٹھتے ہوئے تناوش کی اسائنمنٹ مکمل کرنے لگا جو بالکل اینڈ سے رہ گئی تھی۔

اس نے مزید 2 سے 3 پوائنٹ لکھتے ہوئے اسائنمنٹ کو ختم کر کے فائل سیو کی تھی۔

ہیلو میڈم ہو گیا آپ کا کام۔۔۔۔۔۔۔اس نے تناوش کو کندھے سے ہلاتے ہوئے بتایا تھا۔

تھینک یو وہ آنکھیں ملتے ہوئے دوبارہ سونے لگی تھی۔

تھینک یو کا میں نے اچار نہیں ڈالنا معاوضہ دو مجھے میرے کام کا ایک جھٹکے میں اس سے بیٹھاتے ہوئے بولا۔

معاوضہ۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاں جانو اٹھو شوہر کی خدمتیں کروا تنی مشکل سے بنائی ہے تمہاری اسائنمنٹ اتنا دماغ لگایا ہے میں نے کچھ تو انعام دو محنت کا۔۔۔اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے وہ حساب کتاب پر اتر آیا تھا۔

exponovels

رات کے تین بجے معاوضہ کون مانگتا ہے صبح مانگیے گا تب دوں گی میں آپ کو ابھی سو جائیں وہ آرام سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بول رہی تھی یقیناً نیند میں تھی اگر ہوش میں ہوتی تو ایسی حرکت کر کے تاشفین کے جذبات کو کبھی نہ جگاتی۔

لیکن تاشفین کے جذبات تو پہلے سے ہی جاگے ہوئے تھے۔ بخشنے کا ارادہ تو وہ ویسے بھی اسے نہیں رکھتا تھا ہاں لیکن اس کی اس حرکت نے انہیں مزید بڑکا دیا تھا۔

جانو میں نے بہت محنت کی ہے اور تمہیں میری محنت کا احراج تو مجھے ابھی اور اسی وقت دینا پڑے گا تو اپنی نیند کو بائے بائے کر دو کیونکہ اب تم سو نہیں سکتی۔ اور نہ ہی میں تمہیں سونے دوں گا۔

آپ نے ایڈوانس لیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا تناوش نے اسے یاد دلایا۔ وہ کام شروع کرنے سے پہلے ہی اس کے ہوش ٹھکانے لگا چکا تھا۔

کب کہاں مجھے بالکل بھی یاد نہیں تمہارے پاس کوئی رسید ہے کوئی ثبوت ہے جس پر میں یقین کر سکوں وہ شرارتی مسکراہٹ لئے ذو معنی انداز میں بولا۔

exponovels

آپ بے ایمانی نہیں کر سکتے تاشفین یاد کریں جب آپ گھر واپس آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔؟ وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی چہرہ سرخ اناری ہونے لگا تھا۔اس کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے بول ہی نہ پائی جب کہ وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

ہاں بولو کب کی بات ہے یہ مجھے تو بالکل بھی یاد نہیں جب میں گھر آیا تھا تب کیا ہوا تھا۔۔۔۔؟ وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ صرف اسے گھور رہی تھی حالانکہ اس کی شرارتی نگاہیں اسے یہ کام بھی نہیں کرنے دے رہی تھیں۔

جب آپ گھر آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے معاوضہ لے لیا تھا۔اور آپ ایک بہت بے ایمان ڈیلر ہیں۔ میں آئندہ آپ کی کوئی بات نہیں مانوں گی۔اور نا ہی آپ سے کبھی کوئی کام کرنے کے لئے کہوں گی۔اپنی نیند کو قتل ہوتے دیکھ کر وہ ناراضگی سے بولی تھی کیونکہ اب وہ اس کے کندھے سے شرٹ سرکا چکا تھا۔

ڈارلنگ تمہارے پاس تاشفین ابراہیم کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے۔اس نے قہقہ لگاتے ہوئے اسے بہت پتے کی بات بتائی تھی جب کہ وہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اس کے کندھے پر برسانے لگی تھی۔جسے وہ اس کے تل پر تشدد کرتے ہوئے برداشت کر رہا تھا۔

exponovels

اپنی گردن پر اس کے دانتوں کی چبھن محسوس کر کے وہ۔ سسکی تھی۔

لیکن وہ اس کی نازک جان کو مزید مشکل میں ڈالتا اسے بے بس کر گیا تھا۔ وہ اس کی شدتیں سہتی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس سچ میں اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہسبنڈ کو پیاری سی پپی دے کر گڈ مارننگ وش کیا جاتا ہے میڈم آپ کو اتنا بھی نہیں پتا وہ اسے جاگتے پا کر جلدی سے اس کے قریب سے اٹھ کھڑی ہوئی اور واش روم میں گھسنے لگی وہ اس سے خفا خفا تھی۔ اس نے ساری رات اسے سونے نہیں دیا تھا۔

فجر کے وقت بڑی مشکل سے اس نے منتیں کر کے اپنی جان چھڑائی تھی حالانکہ وہ تو اب بھی اس کو چھوڑنے پر راضی نہیں تھا۔

مجھے نہیں کرنا آپ کو گڈ مارننگ وش آپ اپنی نیند پوری کر لیں پھر سارا دن آپ کو کام کرنا ہو گا میں ناشتہ بناتی ہوں۔

پھر آپ کو جگانے آؤں گی وہ جلدی جلدی میں منہ ہاتھ دھوتے ہوئے اس سے بولی تھی۔

exponovels

اور خود کہاں نیند پوری کرو گی جان من۔ فجر کی نماز کے وقت وہ جب تک نماز ادا کر کے واپس آتی وہ گہری نیند میں اتر چکا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ فجر کے بعد سوئی بھی ہے یا نہیں۔

میں کالج سے واپس آ کر سو جاؤں گی آپ آرام کر لیں آپ کو بھی ٹائم نہیں ملے گا اسے اس کی فکر تھی۔اس کی فکر پر اسے اس پر پیار آنے لگا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا پیار کافی زیادہ خطرناک ہے اور اس کے لیے مسئلہ پیدا کر سکتا ہے

جانو اتنی فکر کرو گی تو میں چھٹی کر لوں گا آج کام پر جاتا ہی نہیں وہ شرارت سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

اللہ کا واسطہ ہے تاشفین میری جان چھوڑ دیں اس سے زیادہ آپ کو برداشت نہیں کر سکتی میں وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو تاشفین کا قہقہ بلند ہوا

ایسے جب تم مجھ سے ڈر ڈر کر دور بھاگتی ہو نا تب میرا دل تمہاری قربت کے لیے اور بھی زیادہ مچلنے لگتا ہے وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔

exponovels

اور جب اس طرح سے آپ مجھے دیکھتے ہی نہ مجھے کہیں چھپ جانے کا دل کرتا ہے وہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے واش روم کی جانب بھاگ گئی تھی۔

اور جب تم ایسے مجھ سے بھاگ کر چھپنے کی کوشش کرتی ہو میرا دل کرتا ہے میں تمہارے پیچھے آ کر تمہیں اپنی باہوں میں قید کر لوں وہ دروازے تک آیا تھا لیکن اس نے اندر سے لاک کر دیا۔

اور جب آپ اس طرح سے میرے پیچھے آتے ہیں ناتب میرا دل کرتا ہے میں یہ دروازہ بند کر کے آپ کو خود سے دور کر دوں جا کر آرام کریں۔اور مجھے میرا کام کرنے دیں وہ اس کے سارے ارادوں پر پانی پھیر چکی تھی جبکہ تاشفین ہاتھ پر مکہ مارتا واپس بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے خود سے دور کر کے تم اچھی بیوی ثابت ہو جاؤ گی تو غلط فہمی ہے تمہاری بہت بری بیوی ہو تم میں تمہیں کبھی اچھی بیوی کا سرٹیفیکیٹ نہیں دوں گا۔

exponovels

آپ وہ سرٹیفیکیٹ اپنے پاس رکھ کر اسے فریم کروالیں۔مجھے چاہیے بھی نہیں کیوں کہ آپ کی اچھی بیوی بننے کے لیے مجھے پتہ نہیں کیا کیا کرنا پڑے گا میں بنا اچھی بیوی کے ہی ٹھیک ہوں وہ فریش ہو کر باہر نکلتے ہوئے اسے سنا رہی تھی۔

شور کیوں کئے جا رہی ہو مجھے نیند آ رہی ہے ایک تو ساری رات سونے نہیں دیا اور اب صبح صبح شور مچا کر میری نیند خراب کر رہی ہے وہ تکیے کو اپنی باہوں میں بھینچتے ہوئے اسے سنانے لگا تھا۔

میں نے نہیں سونے دیا یا آپ نے ساری رات میری نیند خراب کی وہ غصہ ہوئی تھی اس کی اسائنمنٹ کا کام تو ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ہی وہ کر کے فارغ ہو چکا تھا باقی وقت تو اس نے اپنے رومانس کے لئے بچا کر رکھا تھا جس کو اس نے بعد میں خوب استعمال بھی کیا۔

ڈارلنگ اگر آپ کو یاد ہو تو کل رات میں آپ کی اسائنمنٹ بنا رہا تھا اس نے یاد کروایا تھا۔
اور اگر آپ کو یاد ہو تو مسٹر ڈارلنگ وہ آپ نے ایک گھنٹے میں مکمل کر لیا تھا وہ الٹا اسی کے انداز میں اسے یاد دلاتے ہوئے کہنے لگی۔

exponovels

لیکن تمہارے مطابق تو وہ کام تقریبا پانچ سے چھ گھنٹوں کا تھا اس نے جیسے یاد دلایا تھا اس کے لیے وہ سچ میں پانچ سے چھ گھنٹوں کا تھا کیونکہ اسے سارے ٹوپکس تلاش کرتے ہوئے وقت لگ جاتا تھا جبکہ تاشفین نے ایک گھنٹے میں ہی اس کی ایک بہترین اسائمنٹ تیار کر لی تھی۔

ہاں وہ تو مجھے اس کو کام کرتے ہوئے ٹائم لگتا نہ آپ نے تو جلدی کر لیا تھا۔
تو یہ تو میری ہمت ہے جو میں نے جلدی کر لیا تمہاری طرف سے تو چار پانچ گھنٹے ہی لگنے تھے۔اور ویسے بھی میں نے تمہارے مطابق کام کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ میں نے کام کے ساتھ تھوڑا سا رومانس لیا۔۔

تھوڑا سا۔۔۔۔۔؟وہ باہر نکلتے ہوئے جھٹکے سے مڑی تھی ساری رات اس کو جگا کر وہ اپنی بے قرار قربت کو تھوڑا سا کہہ رہا تھا۔
ہاں تو تھوڑا سا ہی تو پیار کیا ہے تم موقع کہاں دیتی ہوں پیار کرنے کا۔وہ اب بھی شکوے شکایت کر رہا تھا تناوش نفی میں سر ہلاتے کمرے سے نکل گئی تھی۔

اگر یہ تھوڑا سا پیار ہے تو زیادہ پیار کون سا ہوتا ہے وہ بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف جا رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

exponovels

پاس آؤ تو بتاؤں نا کہ زیادہ پیار کون سا ہوتا ہے تم تو تھوڑے سے ہی میں گھبرا کر کانپنا شروع کر دیتی ہو۔
وہ اب بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آیا تھا جبکہ اس کے بے باک جملے پر وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی اپنے سرخ ہوتے گالوں پر ہاتھ پھیر کر کچن میں آ گئی تھی اب اس کا کوئی ارادہ نہ تھا تاشفین کو تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے تک اپنی شکل دکھانے کا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر میں فہیم کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی ہر طرف دھوم دھام ہلا گلا تھا ایسے میں اچانک ہی شور اٹھا کے ابراہیم اور موسی نے اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے کا فیصلہ کر دیا ہے اس بات نے سب کو ہی جھٹکا دیا تھا۔

کیوں کہ وارق خود ابھی صرف پانچ سال کا تھا اور جس کے ہاتھ میں اس کے نام کی انگوٹھی ڈالی جا رہی تھی وہ محض گیارہ دن کی بچی تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے کی بات تھی جب موسی خان ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ لے آیا تھا اور کتنی خوشی سے اس نے بتایا تھا کہ اللہ پاک نے اسے اپنی رحمت سے نوازا ہے

پر آج اچانک ہی یہ بات افراہیم صاحب نے آ کر بتائی تھی کہ وہ اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنا چاہتے ہیں۔

exponovels

ابھی ڈھائی سال پہلے بھی اس بات کو لے کر اچھا خاصا ہنگامہ ہوا تھا جب بدر خان کا رشتہ بار بار زینب کے لئے آیا تھا اور ہر بار انہوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ وہ بیٹیوں کو باہر کے خاندانوں میں نہیں دیتے۔

ان کی یہ رسم ذرا عجیب تھی وہ چھوٹی عمر میں ہی اپنی بچوں کی منگنی کر دیتے تھے۔ وہ دوسرے خاندان سے بیٹی اپنے گھر لا سکتے تھے لیکن اپنی بیٹیوں کو اپنے ہی خاندان کے لوگوں میں دیتے تھے اور ویسے بھی ان کا کہنا تھا کہ زینب کی منگنی بچپن سے ہو چکی ہے اور وہ بچپن کے رشتے داریوں پر یقین رکھتے ہیں۔

جبکہ بدر خان تو زینب سے محبت کا دعویدار تھا کتنی دفعہ موسی خان اپنے بھائی کے لیے زینب کا رشتہ لے کر آیا تھا لیکن افراہیم صاحب اس رشتے کو قبول نہیں کر سکے کیونکہ جو بھی تھا وہ زینب کی خواہش کو رد نہیں کر سکتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ بچپن سے ہی عرفان کو ہی پسند کرتی ہے۔

بے شک انہیں موسی خان سے زیادہ عزیز کوئی بھی نہ تھا اور وہ بدر پر یقین بھی کر سکتے تھے اس معاملے میں کیونکہ وہ زینب سے محبت کا دعویدار تھا لیکن اپنی بہن کی خوشیاں وہ عرفان کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ بچپن سے عرفان کے نام پر بیٹھی ہوئی تھی۔

exponovels

ورنہ بدر خان اس کے لئے بہت اچھا آپشن تھا وہ ہر وقت اپنی بہن کو اپنے سامنے رکھ سکتے تھے۔
لیکن ایسا نہ ہو سکا بدر خان کی محبت ادھوری ہی رہ گئی وہ زینب کا رشتہ لے کر تقریبا نو دفعہ ان کے در پر آیا تھا۔

لیکن ہر بار انکار ہو گیا تھا اور بدر نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا اس کا یہ جذباتی فیصلہ کسی کو بھی پسند نہیں تھا خود ابراہیم اور افراہیم اسے ہزار دفعہ شادی کے لیے فورس کر چکے تھے لیکن وہ ہر دفعہ انکار کر دیتا شاید اپنی محبت کو بھلا کر آگے بڑھنا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔

اور ایسے میں اچانک افراہیم صاحب کا اپنے بیٹے کے لیے فیصلہ کرنا سب گھر والوں کو حیران کر گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق۔۔۔۔۔۔"وہ جیسے ہی نہا کر باہر نکلی تو اسے بیڈ پر اب تک سوتے ہوئے پایا اسے حیرت ہوئی تھی کہ وہ اب تک جاگا کیوں نہیں۔
اس نے اس کے پاس آتے ہوئے اسے ہلکی سی آواز دی تھی جس کا جواب اس نے ذرا سی آنکھیں کھول کر آنکھ کے اشارے سے لیا تھا۔
شکر ہے مجھے لگا کہیں میرے ہاتھ کا پاستہ کھا کر آپ کو کچھ ہو تو نہیں گیا اس نے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ تکیہ سائیڈ پر لگاتے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

exponovels

کیا ہونا تھا مجھے تمہارے ہاتھ کا پاستا کھا کر وہ اس سے سوال کئے بنا اب رہ نہیں سکتا تھا۔

کل رات اس نے اس کے ساتھ بہت بے ایمانی کی تھی اس کے سامنے کھانا رکھ کر وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی تھی اس نے سونے سے منع کیا تھا لیکن جب وہ بیڈ پر آیا تو وہ نہ صرف سو چکی تھی بلکہ اپنے سانسوں کی میٹھی میٹھی آواز کے ساتھ اس کی نیند بھی برباد کر چکی تھی۔

اس کا دل تو چاہا کہ وہ ایک جھٹکے میں اسے اٹھا کر بٹھا دے لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔

کیوں کہ اس کی مدہم مدہم سانسوں کا شور اسے اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ اس کا دل بس ایسے ہی سننے کیلئے باضد ہو گیا تھا۔

نہیں ہونا تو کچھ نہیں تھا بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی اس نے کندھے اچکائے اس کا ارادہ تو اپنی تعریف سننے کا تھا لیکن شاید وارق اس کے اشاروں کو سمجھ ہی نہیں پاتا تھا۔

ویسے تمہارے ہاتھ کا پاستہ۔۔۔۔۔" وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سکھانے لگی جب وارق نے آدھی ادھوری بات کی وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

exponovels

ہاں میرے ہاتھ کا پاستا کیسا لگا آپ کو وہ ایک سائیڈ پر ہو کر پوچھنے لگی تھی کیونکہ تاشفین کو تو بہت پسند تھا اور تاشفین اس کی کھل کر تعریف کیا کرتا تھا اور تاشفین کے علاوہ اس کی اور کسی کے ساتھ ایسی دوستی نہیں تھی کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر اسے دیتی۔

یار مجھے نہیں پتا کیسا تھا وہ کیا ہے نہ کہ میں نے کل رات سے پہلے کبھی اس چیز کو کھایا نہیں تھا۔
اور نہ ہی مجھے نئی نئی چیزیں کھانے کا شوق ہے وہ تو تم نے اتنی محنت سے میرے لئے بنایا تو میں نے سوچا تمہارا دل رکھ لیتا ہوں۔
اس کا ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے مجھے نہیں پتا لیکن مجھے ٹھیک ٹھاک لگا اگر تم دوبارہ کبھی بناؤ تو شاید میں کھا سکتا ہوں لیکن مجھے اس طرح کے کھانے زیادہ پسند نہیں ہیں۔

اس نے پوری ایمانداری سے جواب دیا جبکہ اس کی اتنی ایمانداری پر مائرا کا دل چاہا کہ وہ کوئی بھاری چیز اٹھا کر اس کے سر پہ مار دے یہ کیا انداز تعریف کرنے کا۔۔۔۔۔۔"

قسم سے میرا ارادہ آج بھی آپ کے لئے نہ کوئی بہت اچھا بنانے کا تھا لیکن جس انداز میں آپ نے میری تعریف کی ہے ناوارق دامو نچھڑ۔۔۔۔۔۔"

exponovels

میں ساری زندگی کچھ نہیں بناؤں گی میں نے اتنے پیار سے وہ بنایا تھا اور آپ اس طرح تعریف کر رہے ہیں کہ پتا نہیں ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے پتہ نہیں کیسا ہوتا ہے وہ اسے پتا نہیں کیا کیا کہنے والی تھی جب کہ وہ تو اس کی ساری باتوں میں سے ایک بات بلکہ ایک لفظ پکڑ چکا تھا۔

پیار سے۔۔۔۔۔؟ لیکن تم تو مجھ سے پیار نہیں کرتی بلکہ تم تو ساری زندگی مجھ سے پیار کر ہی نہیں سکتی اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

بات کو گھمانے کی کوشش مت کریں ٹوپک کوئی اور ہے کوئی اور مت چھیڑیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی فی الحال سے اپنا دکھ نہیں جا رہا تھا اور وہ پیار کی گردان ایک بار پھر سے شروع کرنا چاہتا تھا۔

تو جانو میرے پاس آؤ نا ابھی میں تمہاری ساری شکایتیں دور کر دوں گا۔ وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے ایک جھٹکے سے کروٹ بدل گیا جس کی وجہ سے وہ بیڈ پر اس کے نیچے آ گئی جبکہ وہ اس کے اوپر سایہ بنائے ہوئے تھا۔

exponovels

پلیز آپ مجھے صبح صبح کس مت کیجئے گا آپ کی مونچھوں کی چبن مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔
کل بھی آپ کی اس حرکت کی وجہ سے مجھے سارا دن اپنے چہرے پر کسی سخت کھردری چیز کا احساس ہوتا رہا۔اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔

پہلے بھی کہا ہے اب بھی کہتا ہوں برداشت کرو برداشت کرنا سیکھ لو۔کیونکہ اب تو تمہیں ساری زندگی انہیں مونچھوں کے ساتھ گزارا کرنا ہے وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مزے سے بولا اور ایک ہاتھ میں اس کے دونوں بازوں کو قید کر لیا۔

لپس پر نہیں پلیز۔۔۔۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا وہ تو چہرہ پھیر کر منت بھرے لہجے میں بولی
مائرہ اب تم مجھے صبح صبح فضول میں غصہ دلا رہی ہو اس کا انداز بہت سخت تھا۔
صبح صبح میرا موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ دبوچتے ہوئے اپنے سامنے کرتا اس کے لبوں پر اپنی تمام ترشدتوں کے ساتھ جھکا تھا۔

مائرہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی اس کا انداز بہت شدت لئے ہوئے تھا جبکہ اس کے چہرہ پھیرنے کی وجہ سے وہ اپنا غصہ بھی اس کے لبوں پر اتار رہا تھا۔

exponovels

آج کیا بناؤ گی میرے لیے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے گھسیٹ کر اپنے قریب کرتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا سوال کرنے لگا جب کہ وہ اپنے ایک ہاتھ سے اپنے ہونٹ رگڑتی اس کی چھبن کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مائرہ مجھے تمہاری یہ حرکت بہت بری لگتی ہے اس نے اسے اپنے ہونٹوں کو رگڑتے دیکھ کر کہا تھا۔
کیا کروں مونچھیں چبھتی ہیں مجھے اس کے انداز میں معصومیت تھی لیکن وہ پگھلا نہیں۔

تو اس کا ایک ہی حل ہے تم عادت ڈالو اس نے حل بتایا تھا۔
یہ حل نہیں سزا ہے مسٹر میں جا رہی ہوں باہر بھوک لگی ہے مجھے وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولی۔ جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اور یہ سزا تم نے ساری زندگی جھیلنی ہے اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا جب کہ وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بہت بہت مبارک ہو خان آج سے ہم دوست نہیں بلکہ رشتہ دار بھی ہوئے۔ وارق نے جیسے ہی وہ ننھا سا ہاتھ تھام کر وہ چھوٹی سی انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنائی ہر طرف مبارک کا شور شروع ہو گیا۔

جبکہ وارق خود بھی خوش ہوتے ہوئے تالیاں بجانے لگتا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا سب اسے شاباش دے رہے تھے۔

جبکہ تاشفین وارق کا ہاتھ تھامے اس گڑیا کو جھانک جھانک کر دیکھ رہا تھا۔ جو اسے کچھ زیادہ پسند نہیں آئی تھی کیونکہ اس کے گھر میں سب سے زیادہ اہمیت تو اس کی تھی کیونکہ وہ سب سے چھوٹا تھا ایسے میں کسی اور کو پیار ملتے دیکھنا اسے جلن میں مبتلا کر رہا تھا۔

ان سب کو اپنی مستی مذاق میں لگے دیکھ کر ابراہیم اس افراہیم بدر اور موسی اوپر چھت پر چلے گئے تھے۔

بدر ہم نے سنا ہے کہ تمہاری امی اپنی بھتیجی سے تمہاری شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن تم بار بار انکار کر رہے ہو ہمیں کیوں شرمندہ کر رہے ہو یار ہم سب کی بھی یہی خواہش تھی کہ زینب کی شادی تمہارے ساتھ ہو۔

exponovels

لیکن یہ ہمارے گھر کے اصولوں کے خلاف تھا پلیز تم اپنی زندگی میں آگے بھڑو تمہیں اس طرح سے زندگی سے منہ موڑ دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمہاری زندگی ہماری وجہ سے خراب ہوئی ہے تم سے یہ بات کرتے مجھے خود بہت عجیب لگ رہا ہے لیکن تم میرے بہت عزیز دوست ہو۔

افراہیم اور ابراہیم دونوں اسے سمجھا رہے تھے جب کہ سیڑھیوں پر کھڑی زائنہ ان کی ساری باتوں کو سن چکی تھی۔ وہ یہاں آنے کے لئے تیار نہ تھی ابراہیم اسے زبردستی لایا تھا۔ وہ واپس گھر جانا چاہتی تھی تبھی ابراہیم سے کہنے آئی تھی لیکن اگر وہ یہاں نہ آتی تو یہ راز تو اسے کبھی پتا ہی نہیں چلتا
کہ بدر زینب سے محبت کرتا تھا اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی ہاں لیکن بدر کا رشتہ بار بار زینب کے لیے آتا رہا تھا۔

بدر کے گھر والوں نے اس رشتے پر بہت زور دیا تھا لیکن ان تینوں بھائیوں کا کہنا تھا کہ زینب کا رشتہ بچپن سے طے ہے اور اس کی شادی وہیں پر ہو گی۔

exponovels

اوراب یہاں بدر زینب کی وجہ سے کسی اور سے شادی کیلئے تیار ہی نہ تھا بیچارہ سچی محبت کرتا تھا زینب سے اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل نہیں کرنا چاہتا تھا اور یہ راز ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا اسی لئے تو زائنہ نے اسے اپنے طریقے سے استعمال کرنے کا بھی سوچ لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ رہیں آپ کے چاروں فائلز وہ جیسے ہی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا مائرہ نے چاروں فائر لا کر اس کے سامنے رکھی تھیں۔

آپ نے کہا تھا نہ سنبھال کر رکھ دو میں نے پورا دن سنبھال کر رکھی ہیں اور آپ کو پتا ہے میں نے سارا دن کمرہ بند رکھا تھا کہ کہیں کوئی چور آ کر فائلز نہ اٹھا کر لے جائے۔ اتنی بڑی ذمہ داری دی تھی آپ نے میں نے اپنی جان سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے۔ اس نے خوشی سے اپنا کارنامہ سنایا تھا۔ اسے یقین تھا وہ لازمی اس سے انپریس ہو چکا ہو گا ویری گڈ لیکن یہ تم مجھے ابھی کیوں دے رہی ہو۔ ڈارلنگ جب ضرورت ہو گی تو تم سے کہوں گا نا وہ فائلز واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

کیا مطلب ہے مجھے کب تک ان سب کو سنبھال کر رکھنا پڑے گا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

exponovels

ایک ہی دن میں وہ کمرے کے ہزاروں چکر لگا کے فائلز کو چیک کر چکی تھی اور یہ کام اسے روز کرنا تھا یہ سوچ کر اس کی پریشانی تو بنتی تھی۔

ڈارلنگ یہ فائلز تمہیں تب تک سنبھال کر رکھنی پڑے گی جب تک مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آتی اب تم نے ہی ان کا خیال رکھنا ہے یہ چاروں فائلز میرے اگلے بہت اہم ترین پروجیکٹس کے لیے ہیں۔

اور میں نہیں چاہتا کہ یہ غائب ہوں یا انہیں کوئی چور چوری کر کے لے جائے اسی لیے تمہیں ہی انہیں اپنے پاس رکھنا ہے۔

کیونکہ تم ان کا ٹھیک سے خیال رکھ سکو گی۔اور میں اور کسی پر میں اس معاملے میں بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ فائل واپس الماری کے لاکر میں رکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فہیم کی شادی ہو چکی تھی لیکن وہ شادی پر نہیں گئی تھی اس کے پاس بہت ساری تصویریں تھی جنہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

اب تصویریں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو ہم شادی پر جا سکتے تھے عرفان ناراضگی سے بولا تھا وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ زینب پاکستان کیوں نہیں گئیں۔

ہاں تو تصویریں دیکھ کر خوش ہو تو رہی ہوں اس نے مسکرا کر تصویروں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

exponovels

جبکہ عرفان اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بھائیوں سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی اور اتنی بڑی خوشی میں اپنے بھائی کی شامل ہی نہیں ہوئی تھی اسے پاکستان جانا چاہیے تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اس نے ابراہیم کو بھی فون پر بتایا تھا کہ زینب پاکستان نہیں آنا چاہتی وہ ٹکٹ تک کروا چکا ہے اس بات پر اس کے تینوں بھائیوں نے اسے فون پر بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان آئے اور اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے

لیکن نہ جانے کیوں وہ اپنی ضد پر قائم تھی سب کے کہنے کے باوجود وہ پاکستان جانے کو تیار نہ تھی ایک دفعہ عرفان نے شرارتاً یہ کہہ دیا کہ صرف وہی چلا جائے گا شادی انجوائے کرنے کے لئے اگر اسے نہیں آنا تو نہ آئے۔

لیکن اس کی اس بات پر زینب اتنی زیادہ پریشان ہو گئی کہ اسے رات تک بخار ہو گیا۔

اور اس کی اس پریشانی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اس کے بعد اس سے پاکستان جانے کے بات نہیں کی تھی ۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف پاکستان جانے کی بات پر اس طرح سے ری ایکٹ کرتی ہے اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی پریشانی نہیں آنے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس ٹوپک کو یہیں ختم کر دیا۔

لیکن اسے اکثر اپنے بھائی کی شادی کی تصویریں دیکھ کر وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ ہم جا سکتے تھے جس پر زینب مسکرا دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

آج تم نے میرے لئے کھانے میں کچھ نہیں بنایا وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی تو اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

آپ نے کتنے خوبصورت طریقے سے میرے پاستا کی تعریف کی تھی نہ اس کے بعد تو میں زہر بھی ملا کر نہ کھلاؤں کھانا تو بہت دور کی بات ہے جناب اس نے مزے سے کہتے ہوئے اس کا فون اٹھایا تھا۔

پاسورڈ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ فون اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے اپنے فون کا تو اب اسے اندازہ بھی نا تھا کہ کہاں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔

جبکہ اماں کا فون آج کل اسی کے ہاتھوں میں رہتا تھا کیونکہ چھوٹو سکول اور مدرسے جاتا تھا اس دوران فون اپنے پاس ہی رکھتی تھی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ پاس ورڈ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

گیم کھیلوں گی اور کیا کرنا ہے مجھے اماں نے بھیجا تھا کمرے میں آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کی ضرورتوں کا کا پوچھنے کے لیے آپ کام سے تھکے ہارے آئے ہیں۔

آپ کو کپڑے نکال کر دوں۔ کھانے کا پوچھو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو آپ فریش بھی ہو چکے ہیں اور پھر یہ اپنا بورنگ لیپ ٹاپ لے کر کام کر رہے ہیں تو آپ کو ڈسٹرب کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کر لوں

کیوں کہ آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں کہ مجھے آپ کا خیال رکھنا ہے یا کچھ ایسا کرنا ہے۔ اماں بچاری بھی نا ہمیں اکیلے وقت دینے کے لیے اتنی کوشش کرتی ہیں اور یہاں اماں کے بیٹے کو اس وقت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وہ موبائل میں گیم انسٹال کرتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جب کہ وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

exponovels

تو تم نے مجھے بتانا تھا نا کہ تم میرا خیال رکھنے کے لیے یہاں آئی ہو وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں کوئی خیال رکھنے نہیں آئی میں تو صرف اماں کے کہنے پر آئی تھی کھانا لگنے میں ابھی وقت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں وہاں رہ کر کیا کروں گی۔

بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤں آپ کے ساتھ وقت گزارنے میں نے اماں کو بتایا بھی تھا کہ اس وقت آپ کوئی ضروری کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں میرے لئے آئی ہو بلکہ میرا خیال رکھنے کے لیے آئی ہو میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آئی ہو تو یہ غیر ضروری کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لیپ ٹاپ آف کرتے ایک طرف پھینکتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

ارے آپ تو کوئی انتہائی مصروف انسان ہیں آپ اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی مجھے گیم کھیلنے دیں اپنی گردن پر اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کرتے وہ فوراً اپنی بات بدل گئی تھی لیکن اب وارق اس کی بات مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

لڑکی بہانے بازیاں کرنا بند کرو تم میرا خیال رکھنے آئی تھی میری ضروریات کو پورا کرنے آئی تھی اس وقت مجھے میری بیوی کی ضرورت ہے بلکہ اس کے ہونٹوں کی میٹھاس کی ضرورت ہے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحم کریں مجھ پر وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی وہ جتنا اس کی مونچھوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی اسے چبوتا تھا۔

تم شرافت سے نہیں مانو گی وہ اس کی گردن کو قابو کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگا انداز ایسا تھا کہ وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کم کر رہا تھا بلکہ اپنی مونچھیں اس کے گالوں پر چُبو زیادہ رہا تھا۔

زہر لگتی ہیں مجھے آپ کی مونچھیں وہ غصہ ہوتے ہوئے چہرا پھیر گئی تھی۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میری مونچھوں کی شان میں گستاخی کرو۔توبہ کروا بھی کے ابھی توبہ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اس کی گردن پر جابجا اپنی مونچھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے اسے کہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اتنا زیادہ شدت سے بھرپور تھا کہ اس نے فوراً سوری سوری سوری کہا تھا۔

ایسے نہیں اس سوری کا کیا میں اچار ڈالوں ٹھیک سے معافی مانگو۔کہو کہ غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی ان حسین شاندار مونچھوں کی شان میں گستاخی نہیں کروں گی وہ مزید اس کو تنگ کرنے لگا تھا جب کہ وہ بیچاری جان چھڑانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کی ان لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھوں کی شان میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گی ۔وہ پوری طرح اس کے قابو میں تھی ورنہ اس کی مونچھوں پر دو لفظ لعنت بھیج کر کمرے سے بھاگ جاتی۔

کیا کہا لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھیں اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے وہ ایسی گستاخی اپنی مونچھوں کی شان میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

exponovels

ارے نہیں آپ کی مونچھیں چوکیدار جیسی کیوں ہو گئی آپ کوئی چوکیدار تھوڑی ہو آپ اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اتنی حسین لمبی لمبی مونچھیں ہیں آپ کی مونچھیں اتنی زیادہ پسند ہیں مجھے میرا دل تو چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں چوم لوں۔۔۔۔"وارق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا لیکن وہ تو آپ ہی کرنے والا تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کی باہوں میں پھر پھڑانے کے۔

لڑکی زیادہ ہاتھ پیر مت چلاؤ ورنہ اماں سے کہہ دوں گا کہ آپ کی بہو ٹھیک سے میرا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی میری ضرورت کو پورا کرتی ہے اسے مزید اپنے شکنجے میں قید کرتے ہوئے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

آپ اس کا بل ہی نہیں کہ آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھا جا سکے اپنی گردن پر اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کر چلائی تھی

۔اگر وہ اس وقت وارق کے قبضے میں نہ ہوتی تو یقینا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جاتی لیکن وہ اس وقت پوری طرح اس کے شکنجے میں قید تھی جہاں سے چھوٹنا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا وہ بار بار سر اس کے کندھے پر مار کر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جس کی پرواہ اس وقت وارق کو ہر گز نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم بھابی کیسی ہے آپ آپ نے مجھے یہاں بلایا خیریت تو تھی نا اگر آپ پہلے بتا دیتیں تو میں گھر پر آپ سے ملاقات کر لیتا ویسے بھی میں شام کو آپ کی طرف آنے ہی والا تھا ابراہیم سے ملنے کے لیے۔

بدر اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

exponovels

آج اس نے اپنی ایک ملازمہ کو اس کے گھر بھیج کر اسے ہوٹل میں ملنے بلایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے پہلے تو بدر کافی حیران ہوا تھا۔

پھر اس سے ملنے چلا گیا اس کے اور ابراہیم کے اس رشتے کی کرواہٹ کا اندازہ کہیں نہ کہیں اس کو بھی تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں لیکن تاشفین کی وجہ سے ابراہیم کو سمجھوتا کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن اس نے اسے کیوں بلایا تھا بھلا اس سے اس کو کیا کام ہو سکتا تھا وہ سوچ میں تھا تب ہی وہ یہاں اس سے ملنے کے لئے آ گیا تھا بنا کسی کو بھی کچھ بتائے اور اب اس سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔

بدر خان تم نے زینب کے بیٹے کو دیکھا ہے دانیال نام ہے اس کا بہت خوبصورت بچہ ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی ہاں بھابھی میں نے تصویر دیکھی تھی مجھے ابراہیم نے دکھائی تھی ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے اللہ پاک اسے اس کے والدین کا فرمانبردار بنائے اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا تھا اندر جیسے چھریاں چلنے لگی تھی۔

وہ زینب جسے اپنی دلہن بنانے کے خواب دیکھتا تھا آج وہ کسی اور کے ساتھ تھی کسی اور کے بچے کی ماں تھی یہ اس کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا کہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ بچہ تمہارا بھی ہو سکتا تھا وہ آج تمہاری بیوی بھی کہلا سکتی تھی لیکن نہیں تمہارے دوستوں نے ایسا ہونے ہی نہیں دیا وہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی تو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا تھا ان سب باتوں کا کیا مقصد تھا۔

exponovels

نہیں بھابھی جو ہوا ٹھیک ہوا شاید اس کے نصیب میں اس شخص کا ساتھ لکھا تھا اس نے مسکرا کر بات ختم کر دی اسے زائنہ کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہاں بالکل لیکن میرے خیال میں تمہیں ہمت ہار کر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا اگر تم ہمت دکھاتے تو آج وہ کسی اور کی بیوی نہ ہوتی۔ لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی وہ اب بھی تمہاری بیوی بن سکتی ہے۔

شاید تم نہیں جانتے کہ صرف تم ہی نہیں بلکہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی تھی یا شاید تمہیں اس بات کا پتہ ہو گا وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یہ بات بدر کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ ثابت ہوئی تھی۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا مطلب ہے اس نے تو کبھی مجھے نہیں پتہ چلنے دیا کیا یہ سچ ہے بھابھی۔۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

سچ ہے یا جھوٹ لیکن تم تو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر چکے ہو نہ تم نے اپنی محبت کے لیے کوشش ہی نہیں کی اور ابراہیم نے کتنی آسانی سے سب کچھ برباد کر دیا۔

تم جانتے ہو کہ زینب کی شادی صرف اور صرف ابراہیم کی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ میں اور عرفان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پہلے اس نے میرے والدین کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں میری شادی کرنے پر راضی کر لیا۔

میں نے اسے بتایا بھی کہ میں عرفان سے محبت کرتی ہوں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لیکن ابراہیم مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر اس نے میرے والدین کو ٹریپ کر کے مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔

exponovels

اور جب میں نے بار بار اسے طلاق دینے کے لیے فورس کیا تو وہ تاشفین کو ہماری زندگی میں لے آیا۔ ورنہ شاید میں اور عرفان ایک ہو چکے ہوتے۔

عرفان نے مجھے کہا کہ مجھے طلاق لے لینی چاہئے اور میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے بچے کو اس دنیا میں لاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا بس اسی لیے میں نے اس کے بچے تک کو پیدا کیا لیکن وہ مکار انسان اپنے ہر وعدے سے مکر گیا۔

اور پھر اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے زینب کی شادی زبردستی عرفان سے طے کر دیں وہ۔ تو نہ جانے کب سے تمہیں پسند کرتی تھی اس کی ساری خواہشیں ادھوری رہ گئی تم بار بار رشتہ لے کر آتے تو اس کی امید بن جاتی ہے شاید اس کے بھائی کو اس پر ترس آجائے گا لیکن ایسا نہ ہوا ابراہیم اپنی بہن کو برباد کرنے کو تیار ہو گیا عرفان زینب کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابراہیم مجھے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔ محبت میں برباد ہوا شخص ہی اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہ سب کچھ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

کیا زینب آج بھی مجھے پسند کرتی ہے کیا وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے بھابی پلیز مجھے بتائیں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تڑپ اس کو سکون دے گئی۔

ہاں وہ۔ آج بھی پسند کرتی ہے تمہیں اور عرفان کے ساتھ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہے وہ آج بھی تمہاری ہو سکتی ہے اس نے اسے یقین دلایا تھا جب کہ بدر کو لگا کہ لگا کہ جیسے اسے زندگی مل گئی ہو۔

exponovels

میں اپنی زندگی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔بھابی آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور اگر نہیں ہوا تو میں بیچ کا راستہ نکال لوں گا لیکن زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہوں گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش ہو رہی تھی

ooooo

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

جبکہ اس کی روز والی بات پر اس کے چہرے پر روز والی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب پھر سے شروع مت ہو جایئے گا آپ کو پتا ہے آج کوئی آیا تھا گھر پہ کوئی انگریز تھا کہہ رہا تھا کہ کسی تعیش سے ملنا ہے لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں بس پھر وہ چلا گیا میں نے دروازہ نہیں کھولا ٹھیک کیا نا۔

وہ اسے اندر لے آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولا اس کا مطلب تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو کون تھا۔۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کون آ سکتا ہے۔

اسے تعیش کہنے والے تو اس کے آفس کے ورکر تھے یا پھر اس کے پرانے کولیگز لیکن اس کے گھر کا پتہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ اپنے گھر میں کسی کو بھی نہیں لاتا تھا

exponovels

تو پھر کون ہو سکتا تھا جو اس کے گھر تک آیا تھا کل سے ہی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے پھر رات کو بھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے گھر کے اندر تک آیا ہے۔

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے بارے میں پوچھ کر بھی گیا تھا۔

میرے علاوہ کوئی بھی ہو تو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے اور دروازہ اندر سے بند کر کے رکھنا۔ باقی میں بلڈنگ کے گارڈ سے کہہ دوں گا کہ ہماری بلڈنگ پر کسی کو نا آنے دے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ رہیں آپ کے چاروں فائلز وہ جیسے ہی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا مائرہ نے چاروں فائلز لا کر اس کے سامنے رکھی تھیں۔

آپ نے کہا تھا نہ سنبھال کر رکھ دو میں نے پورا دن سنبھال کر رکھی ہیں اور آپ کو پتا ہے میں نے سارا دن کمرہ بند رکھا تھا کہ کہیں کوئی چور آ کر فائلز نہ اٹھا کر لے جائے۔ اتنی بڑی ذمہ داری دی تھی آپ نے میں نے اپنی جان سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے۔ اس نے خوشی سے اپنا کارنامہ سنایا تھا۔ اسے یقین تھا وہ لازمی اس سے انپریس ہو چکا ہو گا ویری گڈ لیکن یہ تم مجھے ابھی کیوں دے رہی ہو۔ ڈارلنگ جب ضرورت ہو گی تو تم سے کہوں گا نا وہ فائلز واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

exponovels

کیا مطلب ہے مجھے کب تک ان سب کو سنبھال کر رکھنا پڑے گا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

ایک ہی دن میں وہ کمرے کے ہزاروں چکر لگا کے فائلز کو چیک کر چکی تھی اور یہ کام اسے روز کرنا تھا یہ سوچ کر اس کی پریشانی تو بنتی تھی۔

ڈارلنگ یہ فائلز تمہیں تب تک سنبھال کر رکھنی پڑے گی جب تک مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آتی اب تم نے ہی ان کا خیال رکھنا ہے یہ چاروں فائلز میرے اگلے بہت اہم ترین پروجیکٹس کے لیے ہیں۔

اور میں نہیں چاہتا کہ یہ غائب ہوں یا انہیں کوئی چور چوری کر کے لے جائے اسی لیے تمہیں ہی انہیں اپنے پاس رکھنا ہے۔

کیونکہ تم ان کا ٹھیک سے خیال رکھ سکو گی۔اور میں اور کسی پر میں اس معاملے میں بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ فائل واپس الماری کے لاکر میں رکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فہیم کی شادی ہو چکی تھی لیکن وہ شادی پر نہیں گئی تھی اس کے پاس بہت ساری تصویریں تھی جنہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

اب تصویریں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو ہم شادی پر جا سکتے تھے عرفان ناراضگی سے بولا تھا وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ زینب پاکستان کیوں نہیں گئیں۔

ہاں تو تصویریں دیکھ کر خوش ہو تو رہی ہوں اس نے مسکرا کر تصویروں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

exponovels

جبکہ عرفان اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بھائیوں سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی اور اتنی بڑی خوشی میں اپنے بھائی کی شامل ہی نہیں ہوئی تھی اسے پاکستان جانا چاہیے تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اس نے ابراہیم کو بھی فون پر بتایا تھا کہ زینب پاکستان نہیں آنا چاہتی وہ ٹکٹ تک کروا چکا ہے اس بات پر اس کے تینوں بھائیوں نے اسے فون پر بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان آئے اور اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے

لیکن نہ جانے کیوں وہ اپنی ضد پر قائم تھی سب کے کہنے کے باوجود وہ پاکستان جانے کو تیار نہ تھی ایک دفعہ عرفان نے شرارتاً یہ کہہ دیا کہ صرف وہی چلا جائے گا شادی انجوائے کرنے کے لئے اگر اسے نہیں آنا تو نہ آئے۔

لیکن اس کی اس بات پر زینب اتنی زیادہ پریشان ہو گئی کہ اسے رات تک بخار ہو گیا۔

اور اس کی اس پریشانی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اس کے بعد اس سے پاکستان جانے کے بات نہیں کی تھی ۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف پاکستان جانے کی بات پر اس طرح سے ری ایکٹ کرتی ہے اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی پریشانی نہیں آنے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس ٹوپک کو یہیں ختم کر دیا۔

لیکن اسے اکثر اپنے بھائی کی شادی کی تصویریں دیکھ کر وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ ہم جا سکتے تھے جس پر زینب مسکرا دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

آج تم نے میرے لئے کھانے میں کچھ نہیں بنایا وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی تو اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

آپ نے کتنے خوبصورت طریقے سے میرے پاستا کی تعریف کی تھی نہ اس کے بعد تو میں زہر بھی ملا کر نہ کھلاؤں کھانا تو بہت دور کی بات ہے جناب اس نے مزے سے کہتے ہوئے اس کا فون اٹھایا تھا۔

پاسورڈ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ فون اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے اپنے فون کا تو اب اسے اندازہ بھی نا تھا کہ کہاں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔

جبکہ اماں کا فون آج کل اسی کے ہاتھوں میں رہتا تھا کیونکہ چھوٹو سکول اور مدرسے جاتا تھا اس دوران فون اپنے پاس ہی رکھتی تھی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ پاس ورڈ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

گیم کھیلوں گی اور کیا کرنا ہے مجھے اماں نے بھیجا تھا کمرے میں آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کی ضرورتوں کا کا پوچھنے کے لیے آپ کام سے تھکے ہارے آئے ہیں۔

آپ کو کپڑے نکال کر دوں۔ کھانے کا پوچھو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو آپ فریش بھی ہو چکے ہیں اور پھر یہ اپنا بورنگ لیپ ٹاپ لے کر کام کر رہے ہیں تو آپ کو ڈسٹرب کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کر لوں

کیوں کہ آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں کہ مجھے آپ کا خیال رکھنا ہے یا کچھ ایسا کرنا ہے۔ اماں بچاری بھی نا ہمیں اکیلے وقت دینے کے لیے اتنی کوشش کرتی ہیں اور یہاں اماں کے بیٹے کو اس وقت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وہ موبائل میں گیم انسٹال کرتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جب کہ وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

exponovels

تو تم نے مجھے بتانا تھا نا کہ تم میرا خیال رکھنے کے لیے یہاں آئی ہو وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں کوئی خیال رکھنے نہیں آئی میں تو صرف اماں کے کہنے پر آئی تھی کھانا لگنے میں ابھی وقت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں وہاں رہ کر کیا کروں گی۔

بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤں آپ کے ساتھ وقت گزارنے میں نے اماں کو بتایا بھی تھا کہ اس وقت آپ کوئی ضروری کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں میرے لئے آئی ہو بلکہ میرا خیال رکھنے کے لیے آئی ہو میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آئی ہو تو یہ غیر ضروری کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لیپ ٹاپ آف کرتے ایک طرف پھینکتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

ارے آپ تو کوئی انتہائی مصروف انسان ہیں آپ اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی مجھے گیم کھیلنے دیں اپنی گردن پر اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کرتے وہ فوراً اپنی بات بدل گئی تھی لیکن اب وارق اس کی بات مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

لڑکی بہانے بازیاں کرنا بند کرو تم میرا خیال رکھنے آئی تھی میری ضروریات کو پورا کرنے آئی تھی اس وقت مجھے میری بیوی کی ضرورت ہے بلکہ اس کے ہونٹوں کی میٹھاس کی ضرورت ہے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحم کریں مجھ پر وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی وہ جتنا اس کی مونچھوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی اسے چبوتا تھا۔

تم شرافت سے نہیں مانو گی وہ اس کی گردن کو قابو کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگا انداز ایسا تھا کہ وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کم کر رہا تھا بلکہ اپنی مونچھیں اس کے گالوں پر چُبو زیادہ رہا تھا۔

زہر لگتی ہیں مجھے آپ کی مونچھیں وہ غصہ ہوتے ہوئے چہرا پھیر گئی تھی۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میری مونچھوں کی شان میں گستاخی کرو۔توبہ کروا بھی کے ابھی توبہ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اس کی گردن پر جابجا اپنی مونچھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے اسے کہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اتنا زیادہ شدت سے بھرپور تھا کہ اس نے فوراً سوری سوری سوری کہا تھا۔

ایسے نہیں اس سوری کا کیا میں اچار ڈالوں ٹھیک سے معافی مانگو۔کہو کہ غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی ان حسین شاندار مونچھوں کی شان میں گستاخی نہیں کروں گی وہ مزید اس کو تنگ کرنے لگا تھا جب کہ وہ بیچاری جان چھڑانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کی ان لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھوں کی شان میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گی ۔وہ پوری طرح اس کے قابو میں تھی ورنہ اس کی مونچھوں پر دو لفظ لعنت بھیج کر کمرے سے بھاگ جاتی۔

کیا کہا لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھیں اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے وہ ایسی گستاخی اپنی مونچھوں کی شان میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

exponovels

ارے نہیں آپ کی مونچھیں چوکیدار جیسی کیوں ہو گئی آپ کوئی چوکیدار تھوڑی ہو آپ اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اتنی حسین لمبی لمبی مونچھیں ہیں آپ کی مونچھیں اتنی زیادہ پسند ہیں مجھے میرا دل تو چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں چوم لوں۔۔۔۔"وارق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا لیکن وہ تو آپ ہی کرنے والا تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کی باہوں میں پھر پھڑانے کے۔

لڑکی زیادہ ہاتھ پیر مت چلاؤ ورنہ اماں سے کہہ دوں گا کہ آپ کی بہو ٹھیک سے میرا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی میری ضرورت کو پورا کرتی ہے اسے مزید اپنے شکنجے میں قید کرتے ہوئے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

آپ اس کا بل ہی نہیں کہ آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھا جا سکے اپنی گردن پر اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کر چلائی تھی

۔اگر وہ اس وقت وارق کے قبضے میں نہ ہوتی تو یقینا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جاتی لیکن وہ اس وقت پوری طرح اس کے شکنجے میں قید تھی جہاں سے چھوٹنا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا وہ بار بار سر اس کے کندھے پر مار کر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جس کی پرواہ اس وقت وارق کو ہر گز نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم بھابی کیسی ہے آپ آپ نے مجھے یہاں بلایا خیریت تو تھی نا اگر آپ پہلے بتا دیتیں تو میں گھر پر آپ سے ملاقات کر لیتا ویسے بھی میں شام کو آپ کی طرف آنے ہی والا تھا ابراہیم سے ملنے کے لیے۔

بدر اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

exponovels

آج اس نے اپنی ایک ملازمہ کو اس کے گھر بھیج کر اسے ہوٹل میں ملنے بلایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے پہلے تو بدر کافی حیران ہوا تھا۔

پھر اس سے ملنے چلا گیا اس کے اور ابراہیم کے اس رشتے کی کرواہٹ کا اندازہ کہیں نہ کہیں اس کو بھی تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں لیکن تاشفین کی وجہ سے ابراہیم کو سمجھوتا کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن اس نے اسے کیوں بلایا تھا بھلا اس سے اس کو کیا کام ہو سکتا تھا وہ سوچ میں تھا تب ہی وہ یہاں اس سے ملنے کے لئے آ گیا تھا بنا کسی کو بھی کچھ بتائے اور اب اس سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔

بدر خان تم نے زینب کے بیٹے کو دیکھا ہے دانیال نام ہے اس کا بہت خوبصورت بچہ ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی ہاں بھابھی میں نے تصویر دیکھی تھی مجھے ابراہیم نے دکھائی تھی ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے اللہ پاک اسے اس کے والدین کا فرمانبردار بنائے اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا تھا اندر جیسے چھریاں چلنے لگی تھی۔

وہ زینب جسے اپنی دلہن بنانے کے خواب دیکھتا تھا آج وہ کسی اور کے ساتھ تھی کسی اور کے بچے کی ماں تھی یہ اس کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا کہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ بچہ تمہارا بھی ہو سکتا تھا وہ آج تمہاری بیوی بھی کہلا سکتی تھی لیکن نہیں تمہارے دوستوں نے ایسا ہونے ہی نہیں دیا وہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی تو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا تھا ان سب باتوں کا کیا مقصد تھا۔

exponovels

نہیں بھابھی جو ہوا ٹھیک ہوا شاید اس کے نصیب میں اس شخص کا ساتھ لکھا تھا اس نے مسکرا کر بات ختم کر دی اسے زائنہ کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہاں بالکل لیکن میرے خیال میں تمہیں ہمت ہار کر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا اگر تم ہمت دکھاتے تو آج وہ کسی اور کی بیوی نہ ہوتی۔ لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی وہ اب بھی تمہاری بیوی بن سکتی ہے۔

شاید تم نہیں جانتے کہ صرف تم ہی نہیں بلکہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی تھی یا شاید تمہیں اس بات کا پتہ ہو گا وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یہ بات بدر کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ ثابت ہوئی تھی۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا مطلب ہے اس نے تو کبھی مجھے نہیں پتہ چلنے دیا کیا یہ سچ ہے بھابھی۔۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

سچ ہے یا جھوٹ لیکن تم تو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر چکے ہو نہ تم نے اپنی محبت کے لیے کوشش ہی نہیں کی اور ابراہیم نے کتنی آسانی سے سب کچھ برباد کر دیا۔

تم جانتے ہو کہ زینب کی شادی صرف اور صرف ابراہیم کی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ میں اور عرفان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پہلے اس نے میرے والدین کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں میری شادی کرنے پر راضی کر لیا۔

میں نے اسے بتایا بھی کہ میں عرفان سے محبت کرتی ہوں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لیکن ابراہیم مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر اس نے میرے والدین کو ٹریپ کر کے مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔

exponovels

اور جب میں نے بار بار اسے طلاق دینے کے لیے فورس کیا تو وہ تاشفین کو ہماری زندگی میں لے آیا۔ ورنہ شاید میں اور عرفان ایک ہو چکے ہوتے۔

عرفان نے مجھے کہا کہ مجھے طلاق لے لینی چاہئے اور میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے بچے کو اس دنیا میں لاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا بس اسی لیے میں نے اس کے بچے تک کو پیدا کیا لیکن وہ مکار انسان اپنے ہر وعدے سے مکر گیا۔

اور پھر اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے زینب کی شادی زبردستی عرفان سے طے کر دیں وہ۔ تو نہ جانے کب سے تمہیں پسند کرتی تھی اس کی ساری خواہشیں ادھوری رہ گئی تم بار بار رشتہ لے کر آتے تو اس کی امید بن جاتی ہے شاید اس کے بھائی کو اس پر ترس آجائے گا لیکن ایسا نہ ہوا ابراہیم اپنی بہن کو برباد کرنے کو تیار ہو گیا عرفان زینب کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابراہیم مجھے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔ محبت میں برباد ہوا شخص ہی اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہ سب کچھ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

کیا زینب آج بھی مجھے پسند کرتی ہے کیا وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے بھابی پلیز مجھے بتائیں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تڑپ اس کو سکون دے گئی۔

ہاں وہ۔ آج بھی پسند کرتی ہے تمہیں اور عرفان کے ساتھ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہے وہ آج بھی تمہاری ہو سکتی ہے اس نے اسے یقین دلایا تھا جب کہ بدر کو لگا کہ لگا کہ جیسے اسے زندگی مل گئی ہو۔

exponovels

میں اپنی زندگی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔بھابی آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور اگر نہیں ہوا تو میں بیچ کا راستہ نکال لوں گا لیکن زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہوں گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش ہو رہی تھی

ooooo

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

جبکہ اس کی روز والی بات پر اس کے چہرے پر روز والی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب پھر سے شروع مت ہو جایئے گا آپ کو پتا ہے آج کوئی آیا تھا گھر پہ کوئی انگریز تھا کہہ رہا تھا کہ کسی تعیش سے ملنا ہے لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں بس پھر وہ چلا گیا میں نے دروازہ نہیں کھولا ٹھیک کیا نا۔

وہ اسے اندر لے آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولا اس کا مطلب تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو کون تھا۔۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کون آ سکتا ہے۔

اسے تعیش کہنے والے تو اس کے آفس کے ورکر تھے یا پھر اس کے پرانے کولیگز لیکن اس کے گھر کا پتہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ اپنے گھر میں کسی کو بھی نہیں لاتا تھا

exponovels

تو پھر کون ہو سکتا تھا جو اس کے گھر تک آیا تھا کل سے ہی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے پھر رات کو بھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے گھر کے اندر تک آیا ہے۔

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے بارے میں پوچھ کر بھی گیا تھا۔

میرے علاوہ کوئی بھی ہو تو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے اور دروازہ اندر سے بند کر کے رکھنا۔ باقی میں بلڈنگ کے گارڈ سے کہہ دوں گا کہ ہماری بلڈنگ پر کسی کو نا آنے دے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

گڈ مارننگ کیسے ہو تم تعیش مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا ڈارلنگ کل تم نے میرے ساتھ وقت گزارا۔

کل تم نے اپنا قیمتی وقت مجھے دیا مجھے بہت اچھا لگا۔

میں کل بہت زیادہ ویک فیل کر رہی تھی لیکن تمہاری وجہ سے اب میری طبیعت کافی سنبھل گئی ہے۔

وہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوا روز خوش باش سی اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے گڈ مارننگ وش کرتا سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

میرا مقصد بھی یہی تھا روز کے آپ خوش ہو جائیں میں نوٹ کر رہا ہوں پچھلے کچھ دنوں سے آپ بالکل بھی خوش نہیں ہیں۔

exponovels

مجھے آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگتی میرے خیال سے آپ دوبارہ اپنے فادر کی وجہ سے ٹینشن لے رہی ہیں میرے خیال میں آپ کو میرے گھر آنا چاہیے۔

اور وہاں کچھ وقت گزارنا چاہیے اس سنڈے کو ہم پلان کرتے ہیں۔ میں نوٹ کر رہا ہوں کہ جب سے اس فلم کی شوٹنگ سٹارٹ ہوئی ہے ہماری روٹین بہت بورنگ ہوتی جا رہی ہے۔

اور آپ اس فلم کو لے کر کافی زیادہ ٹینشن میں رہنے لگی ہیں۔

حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں اس فلم کو پرفیکٹ بنانے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔

آپ کی پریشانی سے مجھے لگ رہا ہے جیسے آپ مجھ پر یقین نہیں کرتی لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کو مجھ پر پورا اعتبار ہے اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اپنی بات مکمل کرنے لگا تو وہ مسکرا دی۔

مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے تعیش میں جانتی ہوں یہ فلم سوپر ہٹ ہونے والی ہے لیکن مجھے اس کی کاسٹنگ کو لے کر کافی زیادہ پروبلمس فیس کرنی پڑ رہی ہے

تم تو دیکھ ہی رہے ہو ناوہ کرسٹن اپنی مرضی سے آتی ہے اپنی مرضی سے جاتی ہے۔

اسے کوئی لینا دینا نہیں ہے میری فلم سے اور مجھے اس کی یہ حرکتیں بہت بری لگ رہی ہیں۔

میرا بس نہیں چلتا کہ میں اسے اس فلم سے نکال دو لیکن صرف جونس کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہو پا رہا اپنی بیٹی کی خواہش پوری کرنے کے چکر میں وہ آدمی میری فلم خراب کرنا چاہتا ہے۔ تو تم ہی بتاؤں کیا مجھے ٹینشن نہیں لینی چاہیے۔

exponovels

اور پھر دوسری طرف وہ روبن۔۔۔؟اسے بھی کام میں زیادہ دلچسپی نہیں ہے اس کا بس چلے وہ ہمیں اس فلم سے آؤٹ کر دے۔

میں اپنی ہی فلم کے ہیرو اور ہیروئن کو لے کر اس وقت بہت زیادہ پریشان ہوں اور تم میری پریشانی کو سمجھ سکتے ہو آخر تم بھی میرے ساتھ اس پریشانی کو فیس کر رہے ہو۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

جی بالکل ایسا ہی ہے میں آپ کی پریشانی کو صرف دیکھ ہی نہیں رہا بلکہ یہی پریشانی میں خود بھی فیس کر رہا ہوں لیکن ہم ان دونوں کا کچھ نہیں کر سکتے سوائے انہیں برداشت کرنے کے۔

اسی لیے تو میں آپ کو آفر کر رہا ہوں کہ پرسوں سنڈے ہے فلم کی شوٹنگ منڈے کو سٹارٹ کرتے ہیں پرسوں کا دن آپ میرے ساتھ گزارے میرے گھر پر۔

تناوش آپ کو بہت مزے کا پیزا بنا کر کھلائے گی۔وہ سب کچھ ہی بہت مزے دار بناتی ہے میں تو اس کے ہاتھ کے بنے کھانے کا دیوانہ ہوں آپ بھی اس کی فین ہو جائیں گی۔

وہ دکھتی اتنی سی ہے لیکن آپ کو وہ ایسے ایسے کھانے بنا کر کھلائے گی نہ کہ آپ نے ساری زندگی ویسا کھانا نہیں کھایا ہو گا وہ پورے یقین سے بول رہا تھا۔

واہ تمہیں تو اپنی کزن پر بہت زیادہ یقین ہے پھر تو ضرور تمہاری کزن کے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کھانا پڑے گا۔

لیکن تمہارے گھر آتے ہوئے تو مجھے اس کے لئے کوئی گفٹ بھی لینا پڑے گا تو بتاؤ کہ اسے کیا پسند ہو گا۔

exponovels

میں اسے کوئی گفٹ دینا چاہتی ہوں میں پہلی دفعہ تمہارے گھر آؤں گی۔ کیا میں اس کے لئے کوئی جویلری پیس لے آؤں اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

وہ کافی دنوں سے اس سے کہہ رہی تھی کہ میں تمہاری کزن سے ملنے جانا چاہتی ہے جس پر تاشفین نے انکار کیے بنا اسے آنے کی دعوت دی تھی۔

اور روز اس کی آفر پر کافی ایکسائٹڈ ہو گئی تھی پھر یہ بات ختم ہو گئی تھی تو آج تاشفین نے اس کی ٹینشن کو دیکھتے ہوئے خود ہی اسے آفر کر دی تھی جس پر وہ کافی خوش ہوئی تھی۔

آپ اس کے لیے چاکلیٹ لے آیئے گا۔ وہ کافی شوق سے کھالے گی اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

اوہو مجھے تمہاری کزن سے ملنے کا تجسس بڑھتا جا رہا ہے اس کی چوکلیٹ والی بات پر وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تاشفین بھی اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

تو اسی ویک آپ آنے کی تیاری کریں میں ایک نظر ہیر وئن کو دیکھ کے آتا ہوں۔ وہ کہہ کر وہاں سے باہر نکلا جبکہ وہ تاشفین کے انکار کے باوجود بھی اس کے لئے کوئی اچھا سا گفٹ آن لائن آرڈر کرنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیسی خرافات بک رہے ہو بدر تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا زینب اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اس کا ماشاء اللہ سے ایک بچہ بھی ہے

تمہیں شرم آنی چاہیے اب اس لڑکی کے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے۔

exponovels

اس نے موسی کو جیسے ہی زینب کے بارے میں بتایا تھا موسی اچھا خاصا غصہ ہونے لگا تھا۔

بھائی جان میں سچ کہہ رہا ہوں وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہیں ہے اس کی شادی زبردستی کی گئی ہے وہ مجھے پسند کرتی تھی۔

میرا یقین کریں وہ میرے ساتھ خوش رہ سکتی ہے وہ اپنی زندگی کس طرح سے کاٹ رہی ہو گی اس انچاہے انسان کے ساتھ ذرا سوچیں تو سہی وہ موسیٰ کو سمجھانے لگا تھا۔

تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے بدر وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اس کا ایک بچہ بھی ہے اگر وہ کبھی تمہیں پسند کرتی تو ذرا سوچو اب اس کی زندگی بدل چکی ہے۔

اب اس کی زندگی میں ایک ننھا سا فرشتہ آگیا ہے وہ عورت ہے۔اگر کبھی بھٹک کر تمہارے بارے میں کچھ ایسا سوچ بھی بیٹھی تو اب اس کی سوچوں سے تم دور جا چکے ہو گے۔

تم بس اپنی زندگی کو ایک ہی جگہ روکے ہوئے ہو آگے بڑھو بدر شادی کر لو تاکہ تمہارے دماغ سے زینب نکل جائے

۔

میں نہیں جانتا کہ زینب تمہیں پسند کرتی تھی یا نہیں لیکن اب وہ ایک اچھی زندگی گزار رہی ہے اور میں کبھی تمہیں زینب کی زندگی میں نہیں جانے دوں گا۔

اور یہ جو تم زائنہ کی بات کر رہے ہو نا اس عورت نے کبھی اپنی نند کی زندگی کے بارے میں جاننے کی کوشش بھی نہیں کی ابراھیم نے تم سے اپنی زندگی کی پرابلم شیئر نہیں کی ہوں گی لیکن وہ میرا جگر ہے مجھے سب پتا ہے۔

exponovels

جس لڑکی کی باتوں میں آکر تم یہ سوچ رہے ہو کہ زینب تم سے محبت کرتی ہے میں اس کے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں۔

کہ اس نے کبھی زندگی میں اپنے شوہر اور اپنے گھر والوں کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی اور جو عورت اپنے روتے ہوئے بچے کو نہیں سنبھال سکے تم اس پر یقین کر رہے ہو۔

وہ ابراہیم سے طلاق لے کر یہاں سے جانا چاہتی ہے لیکن ابراہیم اپنا بسا بسایا گھر توڑنا نہیں چاہتا بس اسی لیے وہ یہ سارے ڈرامے تم سے کر رہی ہے۔

کیونکہ وہ جان چکی ہے کہ تم زینب سے محبت کرتے تھے وہ تمہیں استعمال کر رہی ہے اور کچھ بھی نہیں وہ سمجھا رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں پر تو اس وقت زینب کے محبت کی پٹی بندھی تھی۔

وہ صرف یہ جانتا تھا کہ اس کی زینب اس کی ہو سکتی تھی ہمیشہ کے لئے۔اس کے آگے وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دروازہ کھولا تو چہرے پر روز کی طرح بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کی مسکراہٹ پر تاشفین نے اپنا دل تھام لیا تھا۔

آج میں بہت بہت بہت زیادہ خوش ہوں گیس کریں کیوں۔۔۔؟اس نے تجسس پھیلاتے ہوئے کہا تو تاشفین نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور سوچنے والے انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

اس کے انداز پر وہ اور بھی زیادہ ایکسائٹڈ ہو گئی تھی کہ وہ کیا گیس کرے گا۔

exponovels

تم مجھے پہلی دفعہ خود سے کس کرنے والی ہو اس نے بڑی دیر کے بعد جواب دیا تھا۔

جب کہ اس کے اس جواب پر وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تاشفین ابراہیم ہر وقت رومینس رومینس رومینس کبھی باہر بھی نکل آیا کریں اس رومینس سے وہ بدمزہ ہوتے ہوئے بولی۔

تمہیں دیکھ کر جو چیز مجھے سمجھ میں آتی ہے میں وہی بولوں گا نہ جانے من۔۔۔۔۔'

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے لبوں کے بے حد قریب کرتا شدت سے بھرپور انداز میں لبوں سے چھونے لگا۔

ہٹیں پیچھے پہلے میری خوشی کی وجہ جانے آپ کو پتہ ہے میری وہ اسائمنٹ جو آپ نے بنائی تھی وہ اتنی اچھی تھی کہ کلاس میں سب سے زیادہ میرے مارکس آئے۔

سب نے میرے لیے کلیپنگ کی اور پھر سب کے سامنے میری بہت ساری تعریف بھی ہوئی وہ بہت خوشی سے بتا رہی تھی جبکہ تاشفین نے خوش ہونے والے انداز میں تالی بجائی تھی۔

کیا بات ہے تمہاری اسائمنٹ کی وجہ سے تمہاری اتنی تعریف ہوئی لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ وہ ساری تعریف میری ہونی چاہیے۔

خیر تعریف کو چھوڑو اس کا میں اچار نہیں ڈالنا تم اس کے بدلے کچھ اور دے سکتی ہو وہ فوراً اپنے مطلب پر اتر آیا تھا۔

exponovels

جب کہ وہ سوچ رہی تھی یہ بات اسے بتانا اتنی بھی ضروری نہیں کہ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ اس کی خوشی میں بھی کہیں نہ کہیں رومینس لے آئے گا۔

اچھا بس ٹھیک ہے نہ آپ کو بس یہی خوشخبری سنانی تھی اب آپ جائیں فریش ہوں میں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں وہ اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگی کیونکہ اسے خطرے کی بو آ رہی تھی۔

ایسے کیسے جانے من میری وجہ سے تمہاری اتنی تعریف ہوئی ہے کلاس میں تو انعام تو بنتا ہے میرا ایسے کیسے چلی جاؤ گی تم۔

تمہیں چاہیے کہ اس تعریف کے بدلے میں مجھے بھی کچھ دو۔ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے نزدیک کھینچتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا تھا۔

انتہائی کوئی مطلبی انسان ہیں آپ میں یہاں آپ سے اپنی خوشی شیئر کر رہی ہوں اور آپ ایک بار پھر سے اپنے مطلب پر اتر آئے ہیں پیچھے ہٹیں میرا کھانا جل جائے گا

اور میرے جذبات کا کیا جو تمہیں دیکھ دیکھ کر جل رہے ہیں۔

کبھی میری بھی فکر کر لیا کرو وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھانے لگا تھا جب وہ اس سے کافی زیادہ فاصلے پر جا رکی۔

کیا کر رہے تاشفین دیکھیں نا اندر کھانا جل جائے گا ابھی وہ کچن کی طرف بھاگنے لگی تھی جب اس نے ہاتھ تھام لیا۔

تمہارے پاس دو منٹ ہیں گیس بند کرو اور جلدی سے بیڈ روم میں آؤ میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں بلکہ اپنی محنت کا معاوضہ لینا چاہتا ہوں۔

exponovels

دیکھو میری اس محنت کی وجہ سے تمہاری کتنی تعریف ہوئی ہے تو تمہیں چاہیے کہ اس طرح کی مدد کے لیے تم مجھے کچھ نہ کچھ دیتی رہو۔

اس میں فائدہ تمہارا ہی ہے میرا نہیں وہ جیسے اسے اس کے مطلب کی بات سمجھا رہا تھا۔

ہاں بالکل فائدہ میرا ہے آپ تو دودھ کے دھلے ہیں ناساری رات آپ کی وجہ سے میں سوئی نہیں تھی۔

اور ہر کام کا معاوضہ ایک دفعہ ملتا ہے اور آپ نے نہ جانے کتنی دفعہ معاوضہ وصول کیا ہے۔اور اب آپ دوبارہ مانگ رہے ہیں بے وقوف سہی لیکن اتنی بے وقوف نہیں ہوں۔

آپ پر میرا اسائنمنٹ کو لے کر جو تھوڑا بہت قرض تھا سب ختم ہو چکا ہے۔اس نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ کافی متاثر ہوا تھا۔جب کہ وہ اپنی بات کرتی کچن کی طرف جانے لگی

تم کچن میں نہیں جاؤ گی وہ کہتے ہوئے خود کچن میں جانے لگا جب کہ وہ اس کے جملے کو سمجھی نہیں جب وہ اگلے دو منٹ میں چولہا بند کر کے اس کے پاس آیا۔

اور اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ روم کی طرف لے جانے لگا۔

مجھے میری بیوی کا یہ والا روپ سب سے زیادہ پسند آیا ہے۔تو ایسے روپ کی جھلکیاں دکھاتی رہا کرو۔جانے من اور ہاں کل میری بوس گھر پے آنے والی ہے۔

تو اس کے لیے تم نے وہی پیزا بنانا ہے اور اس کو بہت اچھے سے ویلکم کرنا ہے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بتاتے ہوئے بیڈ روم میں لے جانے لگا تھا۔

exponovels

کیا آپ کی بوس ہمارے گھر پہ آنے والی ہیں وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اسے بیڈ پر لٹا تے ہوئے اس کے گلے سے دوپٹہ کھینچ کر دور پھینک چکا تھا۔

ہاں لیکن اب مزید اس بارے میں بات میں بعد میں کرنا پسند کروں گا۔

فی الحال مجھے اپنی بیوی کے ناز نخرے دیکھنے ہیں وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا۔جب کہ اس کے سارے سوال اس کے منہ میں ہی کہ رہ گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

موسی ابراہیم کے گھر آیا تو یہاں اسے سوائے زائنہ کے اور کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔کیوں کہ ابھی اسے پتہ چلا تھا کہ سب لوگ شادی پر گئے ہوئے ہیں۔

زائنہ تو کبھی اپنے شوہر کے ساتھ کہیں جانا پسند ہی نہیں کرتی تھی اسی لئے وہ گھر پر تھی۔

اور یہاں نیچے بھی وہ یہ سوچ کر آئی تھی کہ بدر آیا ہو گا لیکن موسی کو دیکھ کر وہ الٹے قدموں واپس جانے لگی جب اس نے پکار لیا۔

رکیں بھابھی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے ویسے میرا ارادہ تو یہ بات ابراہیم سے کرنے کا تھا لیکن میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ دونوں میاں بیوی میں کسی بھی طرح کی کوئی بدمزگی ہو۔

وہ واپس جانے لگی تھی کہ موسی خان کی آواز پر اسے رکنا پڑا

exponovels

وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا وہ سمجھ چکی تھی اور اگر ابراہیم کو اس بارے میں خبر ہو جاتی ہے تو اس کا کیا حال کرتا جاننا مشکل نہیں تھا۔

کیونکہ وہ اس سے پہلے دو دفعہ اس پر ہاتھ اٹھا چکا تھا اس کی انتہائی بد تمیزی پر۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں موسی بھائی میں سمجھی نہیں آپ کلیئر بات کریں۔ وہ واپس آتے ہوئے اس کے پاس رکی۔

میں آپ کو وارن کر رہا ہوں۔

خدا کے لئے بدر خان کو سبز باغ دکھانا بند کریں زینب نا اس سے محبت کرتی ہے اور نہ ہی کبھی ماضی میں کرتی تھی اور اگر ایسا کچھ تھا بھی تو زینب اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہے۔

بہتر ہو گا کہ آپ زینب کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں اور نہ ہی میرے بھائی کے دل میں اس طرح کی کوئی امید ڈالیں۔

ورنہ بدر خان کو تو میں سنبھال لوں گا لیکن شاید آپ اپنا آپ سنبھال نہ سکے۔

آپ کی پلاننگ یہ ہے نہ کہ ابراہیم اپنی مرضی سے آپ کو طلاق دے دے تاکہ آپ اپنے والدین کے پاس واپس لوٹ جائیں اسی قیمت پر وہ لوگ آپ کو اپنائیں گے کہ آپ ابراہیم کو اپنے والدین کے سامنے ایک غلط اور برا شخص ثابت کر دے تو

exponovels

ورنہ شاید وہ لوگ کبھی آپ کو منہ لگانا پسند نہیں کریں گے اور یاد رکھیے گا کہ اگر ابراہیم کو یہ پتہ چلا کہ آپ اس کی بہن پر ایسا گھٹیا اور غلیظ الزام لگا رہی ہیں تو آپ کی زندگی سے ابراہیم جائے یا نہ جائے لیکن عرفان کبھی نہیں آئے گا

۔

سنبھل جایئے موقع دے رہا ہوں آپ کو کیونکہ میں اپنے دوست کا گھر ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

۔اور میں دوسری دفعہ وارن کرنے نہیں آؤں گا وہ اسے کہتے ہوئے وہیں سے پلٹ گیا تھا جبکہ زائنہ اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی اس کی دھمکیوں نے اسے کافی زیادہ خوفزدہ کر دیا تھا۔

ہاں یہ حقیقت تھی کہ ابراہیم سے طلاق لے کر اسے اپنے والدین کے سامنے ابراہیم کو ایک برا شخص ثابت کرنا تھا ورنہ اس کے والدین کبھی اسے دوبارہ قبول نہ کرتے۔

ابراہیم کی امیج اس کے ماں باپ کے سامنے اتنی اچھی تھی کہ وہ اتنے سالوں سے جھوٹے قصے سنانے کے باوجود بھی اپنے والدین کو اس کے خلاف نہ کر سکی تھی۔

اس لیے اس نے یہ راستہ چنا تھا۔اس کے پیچھے بھی اس کی بہت بڑی پلاننگ تھی کہ اسے لگا تھا بدر خان عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی پلاننگ میں اس کا ساتھ دے گا۔

لیکن بدر خان نے بے وقوفی کی تھی ان سب چیزوں میں اپنے بھائی کو شامل کر کے اسے ضرورت ہی کیا تھی اسے یہ سب کچھ بتانے کی۔

اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے غلط شخص کو چنا تھا اپنے مطلب کے لئے۔

exponovels

اگر موسی خان سے یہ بات ابراہیم تک پہنچ گئی تو کتنا بڑا مسئلہ ہو سکتا تھا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

عرفان جس طرح سے اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا اسے یقین تھا کہ اس کی زندگی سے زینب کو نکالنا آسان نہ ہو گا لیکن وہ آج بھی اس سے محبت کرتی تھی اور اس کی زندگی میں واپس جانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔

لیکن افسوس کے اس پلان میں بدر اس کے کسی کام نہ آیا تھا اب اسے کچھ اور سوچنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم اس نے گھر میں قدم رکھتے ہوئے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا جبکہ چھوٹو بھاگ کر اس کے لیے پانی لانے گیا تھا۔

وعلیکم سلام آگیا میرا بچہ ہم بہو کو تیرے بچپن کی تصویر دکھا رہے ہیں انہوں نے البم کی طرف اشارہ کیا تھا جو اس وقت احمد کی گود میں تھا۔

بچپن کی تصویریں دیکھ کر کیا کرے گی آپ کی بہورانی اسے کہیں ابھی کے وارق افراہیم کو سمجھے جانے پیار کرے اور

بس بریک لگا دیں ابھی میں وارق افراھیم کو ضرورت سے زیادہ سمجھ چکی ہوں احمد دکھاؤ بھی تصویریں کتنا وقت لے رہے ہو تم وہ اسے جواب دیتی ہوئی ایک بار پھر سے احمد کی طرف متوجہ ہوئی تھی جہاں پر احمد اپنی تصویریں ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔

exponovels

اماں اس میں تو میری ایک بھی تصویر نہیں ہے یہ ساری تصویریں تو کافی زیادہ پرانے ہیں میں کوئی اور البم لے آیا ہوں

۔

میں اپنے والا اٹھا کر لاتا ہوں وہ اسے بند کرتے ہوئے اٹھنے لگا جب اماں نے اس کے ہاتھ سے البم لے لیا۔

میری بہو تیری نہیں اپنی شوہر کی تصویریں دیکھے گی۔ان کے کہنے پر احمد نے منہ بنالیا تھا جبکہ چھوٹو پانی لاتے ہوئے سامنے وارق کے میز پر رکھتا واپس اپنی جگہ سنبھال چکا تھا۔

چلیں اب کھولیں۔۔۔اس نے مائرہ سے کہا تھا جس پر اس نے مسکراتے ہوئے البم کھولا۔

اور ساری تصویریں دیکھنے لگی جبکہ وارق کی آواز سن کر صدف بھی باہر آگئی تھی۔

وارق فریش ہو جائیں میں آپ کے لئے چائے بناتی ہوں صدف نے آفر کی تھی۔

شکریہ صدف اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں مائرہ سے کہہ دوں گا۔اس نے مسکراتے ہوئے بات ختم کی اور ماں کی گود میں سر رکھ دیا۔جو مائرہ کے بالکل ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

یہ والی تصویر تب کی ہے جب وارق پہلی دفعہ سکول گیا تھا وہ جیسے ہی پوچھنے لگی کہ تصویر میں وہ چھوٹا سا بچہ کون ہے اماں نے اسے بتایا۔

ارے واہ آپ سکول بھی جاتے تھے بچپن میں وہ شرارتی انداز میں بولی تو وارق نے آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا۔

نہیں میں تو کبھی سکول گیا ہی نہیں پتا نہیں کیسا دکھتا ہے شکل بھی نہیں دیکھی سکول کی وہ جلے ہوئے انداز میں بولا تھا کیا وہ اسے ان پڑھ گوار لگتا تھا جو وہ اس طرح سے سوال کر رہی تھی۔

exponovels

ہاں مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا وہ ناک سے مکھی اڑاتی اسے مزید آگ لگا گئی۔

ہاہاہا بھائی ننگے۔۔۔۔۔ چھوٹو منہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسا تو وارق نے خود بھی جھانک کر البم میں تصویر دیکھی تھی۔

جس پر وہ بالکل چھوٹا باتھ ٹب میں بیٹھا نہا رہا تھا۔ شاید اس وقت اس نے بیٹھنا شروع کیا تھا۔

یہ میں نہیں ہوں نا اماں اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے امید سے پوچھا تھا۔

جس پر اماں نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی نفی کی۔

اماں ایسے بچے کو ننگا بٹھا کر کون تصویر بناتا ہے وہ اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جس پر وہ ہنس رہی تھیں

۔جبکہ اس کے انداز اور شرمندگی پر مائرہ کو بھی بہت مزہ آیا تھا۔

تجھے بچپن میں تصویریں بنوانے کا اتنا شوق تھا کہ حد نہیں موسی بھائی کو تو بس اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کیمرہ اٹھا کر تیری تصویر بنانے لگ جاتے۔

وہ تجھے اتنا زیادہ پسند کرتے تھے نا کہ حد نہیں۔اماں پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے مسکرائی تھیں۔

اور یہ موسی کون تھے۔مائرہ کا زیادہ دھیان تصویروں پر ہی تھا لیکن وہ بیچ میں ان کی باتیں سن رہی تھی۔

موسی میرے چاچو میرے بابا کے بیسٹ فرینڈ اس دنیا کے سب سے پیارے انسان مائی فیورٹ پرسن اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا اس کے لہجے میں موسی کے لیے عزت اور محبت تھی۔

مجھے ملنا ہے ان سے۔۔۔۔اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

exponovels

وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ لیکن اس البم میں ان کی تصویریں ہیں اس نے البم کی طرف اشارہ کیا تو اس نے تصویر کا اگلا صفحہ پلٹا۔

لو جی ایک اور تصویر آ گئی آپ کی ننگی مائرہ نے ہنستے ہوئے اسے بتایا تھا جس پر اس نے پھر سے اسے گھور کر دیکھا۔

کیا اماں چھ سات مہینوں کے بچے کی کوئی ننگی تصویریں کھینچتا ہے۔

وہ تصریر دیکھنے لگا تھا۔ جب اچانک مائرہ اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے کچھ بولی۔

پہلے تو اس نے گھور کر اسے دیکھا پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی جب کہ صدف یہ منظر دیکھتے ہوئے تجسس میں پڑ گئی تھی کہ آخر مائرہ نے اس کے کان میں ایسا کیا بولا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بدر خان تم ایک نمبر کے بیوقوف ہو تمہیں میں نے یہ بات بتا کر بہت بڑی غلطی کی اس بے چاری نے اتنی مشکل سے یہ ساری باتیں بتائی تھی۔

اور تم نے کیا کر دیا یہ ساری باتیں اپنے بھائی کو بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

وہ آیا تھا مجھے دھمکیاں دینے کے لیے مجھے کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ ساری باتیں تمہیں بتانی ہی نہیں چاہیے تھی میں نے غلطی کی ہے اب زینب کا گھر ٹوٹ جائے گا۔

exponovels

اور پتہ نہیں کیا کیا ہو گا لیکن اسے کون سمجھائے کہ زینب کا گھر تو کبھی بنا ہی نہیں وہ کبھی بھی عرفان سے محبت نہیں کرتی وہ تم سے محبت کرتی ہے نہ جانے کیسے کس اذیت سے وہ عرفان کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جس طرح میں ابراہیم کے ساتھ گزار رہی ہوں۔

تمہارا بھائی خود تو اپنی منپسند بیوی کے ساتھ اپنی خوبصورت زندگی گزار رہا ہے لیکن تمہاری خوشیوں کی اسے کوئی فکر نہیں ہے بلکہ تمہاری خوشیوں کی اسے فکر ہو گئی ہی کیوں آخر۔۔۔

تم کون سا اس کے سگے بھائی ہو سوتیلے رشتے کبھی اپنے ہوئے ہیں۔

وہ صرف اور صرف تم سے یہ تعلق اس دولت کے لئے نبھا رہا ہے۔

جس کے تم حصہ دار ہو اس جائیداد کے لیے وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر گھوم رہا ہے۔

جس دن اسے تمہارے حصے کی جائیداد مل گئی نہ تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔

اور ایسے میں وہ تمہاری من پسند چیز لا کر دے ایسا تو ممکن ہی نہیں وہ تمہاری خوشیاں تم سے چھین لے گا۔

تم موسی خان کو اپنا بھائی سمجھ کر اپنے مسئلے اس سے شیئر کرتے ہو لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تمہارا بھائی ہے ہی نہیں۔

وہ صرف تب تک یہ تعلق نبھا رہا ہے جب تک تم اس جائیداد کے حصے دار ہو اور یہ تو تم بھی جانتے ہو اور باقی سب بھی کے تم اس کمپنی میں صرف نام کے حصے دار ہو سارا کام موسی کرتا ہے۔

اس کمپنی کو وہ سنبھال رہا ہے تمہاری شیئرز وہ دیکھتا ہے تمہیں تو وہ صرف چند لمحوں کے لیے آفس میں بلاتا ہے

exponovels

۔تاکہ تمہارا نام اس کمپنی پر لگا رہے سچ تو یہ ہے کہ وہ تمہیں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے والا بہت جلد سب کچھ اپنے نام کروادے گا نہ تو تمہیں کبھی زینب کی محبت ملے گی اور نہ ہی کبھی یہ جائیداد۔

ساری زندگی کے لئے ترستے رہ جاؤ گے تم اپنی محبت کے لیے بھی اور اپنی وراثت کے لیے بھی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

اس کا تیر بالکل نشانے پر لگا تھا جس طرح بدر خان تڑپا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کی باتوں میں آنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

اس نے زندگی میں بہت بے وقوف مرد دیکھے تھے لیکن بدر خان سب سے الگ تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

الے الے پیالا بے بی ننگا بیٹھا ہوا تھا۔ شمو آ گئی میلے بے بی کو ویسے بچپن میں آپ کسی فیشن ماڈل سے کم نہیں کہ ۔۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وارق لیپ ٹاپ پر لگا اپنے کام میں مصروف تھا اس کے دیکھتے ہی اس کے پاس آتی اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے بڑے کیوٹ انداز میں بولی تھی۔

ہاں کیا ہے نہ میری بیوی کو دیکھنی تھی نہ میری تصویریں اسی لئے اسپیشلی بنوائی تھی پوز بنا کر لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں ان تصویروں میں تمہیں ہاٹ نظر آؤں گا

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے قریب کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

وارق میں صرف مذاق کر رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا تھا۔

exponovels

لیکن میں بالکل مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں تمہیں وہ چھوٹا سا بچہ باتھ ٹب میں بیٹھا ہوا ہاٹ نظر آرہا تھا تو اتنا بڑا اپنا شوہر کیسا لگتا ہے۔

وہ اسے آپنے بے حد قریب کرتے ہوئے سوال کرنے لگا تھوڑی دیر پہلے باہر بیٹھے اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا اس باتھ ٹب میں بیٹھے بہت ہوٹ لگ رہے ہو۔ پانی میں آگ نہ لگا دینا۔

اور اب وہ اپنی ہی کہی گئی باتوں پر پچھتا رہی تھی وہ کہاں جانتی تھی کہ وہ اس کی بات کو بعد میں اس انداز میں لے گا۔

وہ جانتی تھی کہ سب کے سامنے تو وہ کچھ بھی نہیں بولنے والا لیکن بعد میں بیڈ روم میں آکر وہ اس بات کا انتقام لے گا اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا۔

وہ تو میں مذاق کر رہی تھی وارق اس نے سمجھانا چاہا تھا۔

لیکن میں تو مذاق نہیں کر رہا۔ اب تو تمہیں بتانا پڑے گا کہ تمہیں تمہارا شوہر کتنا ہاٹ لگتا ہے اس کی کمر میں ہاتھ سختی سے حمایل کرتا وہ اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔

میرے خیال میں آپ کوئی ضروری کام کر رہے تھے اس نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا تھا لیکن وارق کو جیسے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں تھا وہ تو اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

۔

وہ اسے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا تھا جب اچانک دروازہ کھول کر صدف اندر داخل ہوئی۔

exponovels

صدف کیا بد تمیزی ہے اس طرح بنا دستک تم ہمارے کمرے میں کیسے آ گئی۔۔۔۔۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور کرتے ہوئے صدف پر دھاڑا تھا اس کی یہ حرکت اسے سخت ناگوار گزری تھی۔جبکہ صدف بھی شرمندہ ہو گئی تھی۔

وہ میں یہ بتانے آئی تھی کہ کھانا لگ گیا ہے۔آپ لوگ آ کر کھا لیں وہ آنکھوں میں غصہ لیے مائرہ کو دیکھ کر بولی تھی جیسے اس کے انداز میں شرمندگی ڈھونڈنے سے بھی نا ملی تھی ہاں لیکن اس کی جلن نے مائرہ کو اندر تک پر سکون دیا تھا آئندہ آپ یہ بات بتانے کے لئے نا ایئے گا وہ کیا ہے نا کہ آپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ دروازہ کمرے کے باہر کس مقصد سے لگایا جاتا ہے۔

آپ سے زیادہ میرز تو میرے چھوٹو کو ہیں چھ سال کا بچہ بنا دستک دیے کمرے کے اندر داخل نہیں ہوتا لیکن آپ اتنی بڑی ہو گئی ہیں اور آپ کو کسی نے اتنی تمیز نہیں سکھائی

مائرہ بس ختم کرو اس بات کو صدف جاؤ یہاں سے وہ صدف سے کہتا مائرا کو ٹوک گیا تھا جبکہ مائرہ کو۔اس کا۔ٹوکنا بہت برا لگا تھا۔

اسی لئے تو اسے نظر انداز کرتی ہو وہ واش روم میں بند ہو گئی تھی جبکہ صرف کمرے سے نکل گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ذائنہ امید لگا کر بیٹھی تھی بدر کی طرف سے کسی دھماکے کی لیکن اب یہاں اسے جو خبر ملی تھی اس نے اسے جھٹکا دے دیا تھا۔

exponovels

بدر اپنے دوستوں میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بعد اپنے دوست کا سر غصے میں شیشہ بھر مار چکا تھا جس کی وجہ سے اس کے دوست کو کافی اندرونی چوٹ لگی تھی اور وہ کوما میں چلا گیا تھا۔

جس کی وجہ سے وہ اس وقت جیل میں تھا اور اس کا چھوٹنا آسان ہر گز نہیں تھا۔

اس کی گواہی بہت سارے لوگوں نے دی تھی۔اس کے غصے کی وجہ سے ہوٹل والوں کا بہت نقصان ہوا تھا جس پر ہوٹل والوں نے بھی اس پر کیس کروا دیا تھا اس کا چھوٹنا دو سال تک نا ممکن ہو گیا تھا۔

جبکہ زائنا مزید دو سال اپنی زندگی برباد کرنے کا نہیں سوچ سکتی تھی اسے بدر پر غصہ آ رہا تھا جو اس کا سارا کام خراب کرتا جا رہا تھا۔

اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی بدر کو اپنے پلان میں شامل کر کے وہ بے وقوف ہر گز اس قابل نہیں تھا کہ اسے ان سب چیزوں میں شامل کیا جا سکے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اتنی مشکل سے اسنے بدر خان کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ زینب اس سے محبت کرتی ہے۔

اور اس سے شادی بھی کرنا چاہتی ہے اور جلد سے جلد عرفان سے طلاق لے کر اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گی لیکن بدر نے اپنے غصے میں بہت برا کیا تھا اور اب موسیٰ اسے چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔

لیکن کیس بڑا ہو جانے کی وجہ سے وہ ساری کوشش دھری کی دھری رہ گئی تھی اسے دو سال کی سزا ہو چکی تھی اور دو سال سے پہلے وہ جیل سے نکل نہیں سکتا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آج صبح سے ہی کچن میں لگی ہوئی تھی آج سنڈے تھا اور تاشفین اٹھتے ہی اپنے کام کے لئے چلا گیا تھا۔

وہ اسے بتا کر گیا تھا کہ دن کا کھانا گھر پر ہی کھائے گا اس کے ساتھ اس کی باس بھی ہو گی اس نے بہت محنت سے اس کے لئے اچھے اچھے کھانے بنائے تھے تاکہ اسے سب کچھ پسند آئے۔

پتہ نہیں اس کی بوس کس طرح کی ہو گئی اور اسے کس طرح کے کھانے پسند تھے لیکن اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔

اور اسے پورا یقین تھا کہ سب کچھ پسند بھی آئے گا۔ جبکہ تاشفین کہہ کر گیا تھا کہ بالکل ریلیکس رہو

کیونکہ میری بوس کو تمہارے ہاتھ کا کھانا پسند آئے یا نہ آئے تمہارا شوہر تمہارے ہاتھ کے کھانوں کا دیوانہ ہے۔

اور اگر اس کی بوس نے اس کے ہاتھ کا بنا کھانا نا کھایا تو وہ خود سب کچھ کھا لے گا۔ اس کی اس بات نے اسے کافی حد تک پر سکون کر دیا تھا لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ سب کچھ اچھا اچھا ہو۔

آخر وہ پہلی دفعہ ان کے گھر آ رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ ہے تمہارا فلیٹ وہ لفٹ سے نکلتے ہوئے دروازے کو دیکھ رہی تھی تاشفین نے مسکرا کر دروازے پر دستک دیتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

میں تمہاری کزن سے ملنے کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا جب دروازہ کھل گیا۔

exponovels

یہ رہی آپ کی ایکسائیمنٹ میرا مطلب ہے تناوش اس نے مسکراتے ہوئے تناوش کی طرف اشارہ کیا جس نے سر سے پیر تک اس کو دیکھا تھا۔اور پھر آگے بھڑتے ہوئے اس سے ملنے لگی

وائٹ جینس کے ساتھ ریڈ بنا آستین کی شرٹ میں وہ کوئی ماڈل لگ رہی تھی۔تاشفین تو کہہ رہا تھا کہ یہ عمر میں اس سے بڑی ہے لیکن وہ تو بہت ینگ لگ رہی تھی۔

بالکل اس کی ماں کی طرح۔

تناوش یہ میری بوس۔۔۔نہیں۔بوس آپ آفس میں ہیں یہ میری دوست ہیں مس روز جیکسن۔یہ میری بوس کم اور دوست زیادہ ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا

اب یہیں کھڑے رہیں گی یا اندر بھی چلیں

گی۔وہ اسے اندر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا جب کہ وہ تناوش کو دیکھ رہی تھی جو دیکھنے میں بہت معصوم اور سویٹ سی لگ رہی تھی۔

جان کھانا لگا دو انہیں واپس جانا ہے اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا تاشفین نے اردو میں اس سے کہا۔

جس پر وہ ہاں میں سر ہلا کر جانے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

تمہاری کزن بہت خوبصورت ہے اور کھانا بھی بہت اچھا بناتی ہے مجھے یقین نہیں آرہا ہے اس چھوٹی سی لڑکی نے ایسا کھانا بنایا ہے۔

exponovels

یہ ہر کام میں ماہر ہے مجھے بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر میں یہ تمہارے لیے چھوٹا سا گفٹ لے کر آئی تھی وہ کھانے کے دوران ہی اپنے پاس رکھا تحفہ اسے پکڑ آنے لگی تھی ساتھ میں چوکلیٹ کا ڈبا بھی تھا۔

اس نے حیرانگی سے تاشفین کو دیکھا تھا جس نے مسکرا کر اسے لینے کا اشارہ کیا اور وہ اس کا شکریہ ادا کرتے اس کے گفٹ کو قبول کر چکی تھی۔

اس گھر میں اور کون کون رہتا ہے اور تمہاری مدر کدھر ہیں وہ اس سے مزید سوال جواب کرنے لگی

گھر میں اور کوئی بھی نہیں رہتا میری مدر اپنے سیکنڈ ہز بنڈ اور بچوں کے ساتھ ہیں جبکہ میں یہاں اپنی وائف کے ساتھ رہتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے تناوش کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

جبکہ سامنے کھڑی عورت کو تو یہ بات کوئی مذاق ہی لگی تھی اس کے چہرے پر ناقابل یقین مسکراہٹ تھی شاید اس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔

وائف۔۔۔۔۔۔مطلب میں کچھ سمجھی نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں سچ میں یہ بات کافی نہ قابل یقین ہے لوگ یقین ہی نہیں کرتے کہ تناوش میری بیوی ہے یہ کوئی چھوٹی سی بالکل بچی لگتی ہے لیکن

ہماری ایج میں زیادہ ڈیفرینس نہیں ہے کہ مجھ سے صرف چھ سال چھوٹی ہے اور یہ سچ ہے کہ یہ پیاری سی لڑکی میری بیوی ہے اسی نے میری زندگی کو جنت بنا دیا ہے اس کے ہونے سے میں ہوں۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے اسے بنایا ہی میرے لیے گیا ہے یہ

exponovels

صرف میری ہے وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتا اسے اپنی باہوں میں بھرتے اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔
جبکہ اس کی اس حرکت نے تناوش کو اسے گھورنے پر مجبور کر دیا تھا جب کہ روزپر تو جیسے اس گھر کی چھت آ گری تھی اور اسے دیکھ رہی تھی اس کی کسی بات پر یقین کرنا اس کے بس میں ہی نہ تھا۔
لیکن اس لڑکی کی جھکی ہوئی نگاہیں اور تاشفین کا والہانہ انداز سب کچھ اس پر واضح کر گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت مبارک ہو ابراہیم بھائی آپ ماموں بن گئے ہیں۔
اللہ پاک نے بیٹا عطا کیا ہے۔زینب ابھی ہسپتال میں ہے میں اس کے ڈسچارج پیپر تیار کروا کر ابھی باہر نکلا ہوں۔
مجھے اس کے لئے کچھ تحفے لینے ہیں اور پھر گھر میں نیو بے بی کے ویلکم کی تیاری بھی کرنی ہے تو سوچا سب سے پہلے آپ کو انفارم کر دوں۔
آپ بالکل پریشانی مت کیجئے گا زینی بالکل ٹھیک ہے میں شام تک اسے ہسپتال سے گھر لے کر آ جاؤں گا پھر آپ سے اس کی بات بھی کرواؤں گا۔
تب تک آپ میرے شہزادے کا نام سوچ لیجئے گا۔اس نے ہسپتال سے باہر نکلتے ہی پاس کے پی سی او سے پاکستان فون کر کے انہیں یہ خوشخبری سنائی تھی۔

exponovels

بہت بہت مبارک ہو عرفان یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اور تم زینب کو آرام سے گھر لے جاؤ پھر میں تمہیں فون کروں گا گھر والے نمبر پر۔

میں سب کو یہ خوشخبری سناتا ہوں ابراہیم نے خوشی اور مسرت کے ملے جلے جذبات سے فون رکھتے ہوئے اپنے ورکر کو مٹھائی لینے بھیجا تھا۔

ان کی اکلوتی بہن کے گھر میں پہلے بچے کی پیدائش نے جیسے ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا آج وارق کی بھی سالگرہ تھی۔

آج وہ پورے پانچ سال کا ہونے والا تھا۔ جس کے لیے وہ بہت سارے گفٹ بھی لے چکا تھا۔ آج گھر میں اس کی برتھ ڈے پارٹی بھی تھی اور اس کے ساتھ ایک اور اتنی پیاری خوشخبری آگئی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے افراہیم کے آفس کی طرف گیا تھا تاکہ انہیں یہ خوشخبری سنا سکیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر کے اندر سے کون کر سکتا تھا ایسا کام۔۔۔۔؟

اس کے گھر میں کون تھا اس کا دشمن جو اسے نقصان پہنچاتا۔۔۔۔؟ وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو گیا تھا۔

آخر کون ہو سکتا تھا۔ جو گھر کے اندر ایسی حرکت کرتا۔۔۔؟

exponovels

بابا تو خود بدر خان سے نفرت کرتے تھے۔اماں کا ان چیزوں سے کوئی واسطہ نا تھا۔ سمیر اور احمد بچے تھے وہ شک کی نظر میں نہیں آ سکتے تھے۔خالہ بدر خان کو نہیں جانتیں تھیں۔اور صدف اکیلی گھر سے نہیں نکلتی تھی۔

پھر کون ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔؟

وہ سوچ رہا تھا۔جب مائرہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔"

اس نے ایک نظر مائرہ کو دیکھا تھا ایک لمحے کے لیے دماغ میں ایک خیال آیا۔اس گھر میں اب تک سب سے اینڈ پہ آنے والی مائرہ ہی تھی جو اس گھر کے بارے میں کچھ بھی ٹھیک سے نہیں جانتی تھی۔۔

تو کیا وہ ایسی حرکت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔؟

وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا جبکہ مائرہ ایک نظر اسے دیکھتی بیڈ پر آ بیٹھی تھی اس کا موڈ سخت خراب تھا۔

ڈیر تکیہ میں سو رہی ہوں۔اور میں نے جو کتنے مزے کا پاستا بنایا تھا وہ میں نے بہت مزے سے کھایا بھی ہے بنا کسی کا انتظار کیے۔کچھ چور نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولی

اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کھانا کھاتا ہے کہ نہیں کھاتا اب مجھے آرام کرنا ہے لیکن مجھے کوئی بھی "تنگ" نہ کرے وہ تکیے کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی جبکہ وارق اسکے انداز پر مسکرا دیا۔

exponovels

دماغ خراب ہو گیا تھا میرا بہت غصے میں تھا۔جب گھر واپس آیا تھا اور جب میں غصے میں ہوتا ہوں تب کسی سے بات نہیں کرتا اس نے بلند آواز میں اسے بتایا تھا لیکن وہاں نو لیفٹ کا بورڈ لگا تھا۔

ڈیر تکیے کسی کا دماغ خراب ہو یا کوئی غصے میں ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں سونا چاہتی ہوں اور اب کوئی بھی مجھے " تنگ "نہ کرے اس نے "تنگ "کو اچھا خاصہ لمبا کھینچا تھا

یار تم ناراض کیوں ہو رہی ہو ذرا سی بات پر بتا تو رہا ہوں کہ دماغ خراب ہو گیا تھا میرا وہ اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگا۔

ڈیر تکیہ میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے بھاڑ میں گیا تکیہ تکیہ نہ ہو گیا شوہر ہو گیا تمہارا اس کو سامنے بٹھا کر باتیں کر رہی ہو وہ اس کے ہاتھ سے تکیہ چھینتے ہوئے دور پھینک چکا تھا۔

exponovels

ڈیر بیڈ میں نے تمہیں پورا دن بہت مس کیا وہ کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی تھی جبکہ وہ اسے بے جان چیزوں سے باتیں کرتے دیکھ کر بدمزہ ہوا تھا اچھے حاضے سانس لیتے انسان کو چھوڑ کر وہ ان بے جان چیزوں پر اپنا وقت برباد کر رہی تھی لیکن اس کی ناراضگی کا یہ انداز اسے برا نہ لگا تھا۔

ناراض ہو مجھ سے وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

دیکھیے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں کیوں۔۔۔؟ کمبل بیڈ تکیہ ان سب چیزوں سے باتیں کرو نا مجھے میرا کام کرنے دو وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا۔

اب غصہ نہیں آرہا اب میں "تنگ" نہیں کر رہی اپنی گردن پر اس کے بے لگام لبوں کا رقص اسے سٹمنے پر مجبور کر گیا لیکن پھر بھی وہ تانے مارنے پر آگئی تھی یہ الگ بات تھی کہ ان سب باتوں کو وہ اہمیت ہی کہاں دے رہا تھا وہ تو اس کا یہ ناراض ناراض سا روپ انجوائے کرنے کے موڈ میں تھا۔

تو غصہ کس بات پر ہے تنگ نہ کرنے کا کہنے پر یہ تمہارے ہاتھ کا پاستانہ کھانے پر۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر شدت سے بھرپور بوسہ دیتا وہ سوال کرنے لگا وہ اس کی ناراضگی کی پہلے اصل وجہ جاننا چاہتا تھا پھر اسے منانے کے لیے کچھ کر سکتا تھا

جبکہ وہ اپنے لبوں کو ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کر رہی تھی اور شاید اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے فوراً اس کے دونوں بازوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کے دوبارہ وہی حرکت کی تھی۔

مونچھیں چبتی ہیں مجھے۔۔۔۔وہ کھا جانے والے انداز میں بولی۔

تو۔۔۔۔۔؟ برداشت کرو۔۔۔۔۔"اس نے اسی کے انداز میں کہا

ہٹیں پیچھے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اب بھی غصہ تھی۔

پہلے ناراضگی کی وجہ بتاو۔۔۔۔۔وہ باضد تھا

نہ تو میں اس بات پر ناراض ہوں کہ آپ نے میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی اس بات پر ناراض ہوں کہ آپ نے مجھے یہ کہا کہ میں آپ کو تنگ نہ کروں۔۔۔۔۔۔۔"

exponovels

تو پھر کس بات سے ناراض ہو میڈم۔اس کے دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ میں قید کرتے ہوئے وہ اس کے نیچے لب کو اپنی انگلیوں میں بھرتے ہوئے پوچھنے لگا۔ارادہ ان کی آزادی کو شدت سے قید کرنے کا تھا

مجھے غصہ اس بات کا ہے کہ آپ نے صدف کے سامنے ایسا کہا۔
آپ نے اس کمو لیکا کے سامنے مجھ سے کہا کہ مجھے تنگ مت کرو۔۔۔اور یہ بھی کہ کھانا کھانے کا موڈ نہیں ہے ۔اس چڑیل کے سامنے۔۔۔۔۔؟وہ کافی زیادہ ری ایکٹ کر رہی تھی جبکہ اصل ناراضگی کی وجہ جان کر وہ سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔

مطلب تم نے میرے لیے کھانا اسے دکھانے کے لئے بنایا تھا۔۔۔۔؟وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا
نہیں میں نے کھانا اس لیے بنایا تھا تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ میں کتنی اچھی کوک ہوں پاکستانی کھانا نہیں بنا سکتی ابھی لیکن باقی سارے کھانے بنانے مجھے آتے ہیں۔اس نے فورا اس کی بات کی نفی کرتے اصل وجہ بتائی تھی۔

تو بس ٹھیک ہے نا یار میں کھاؤں گا تم جو بنا کر دو گی میں سب کچھ کھاؤں گا بس میں اپنے آفس کی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔میرے گھر کے اندر سے فائل چوری ہو گئی ہے مائرہ اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ حرکت کس نے کی ہے۔وہ سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

exponovels

میرا آفس سے یا کسی فائل سے یا کسی چور سے کوئی لینا دینا نہیں ہے آج کے بعد اگر آپ نے مجھے اس طرح سے اگنور کیا تو میں ساری زندگی آپ سے بات نہیں کروں گی نہ ہی آپ کے لیے کچھ بناؤں۔ گی۔ ترس جاؤ گے بیوی کے ہاتھ کا کچھ کھانے کے لیے وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی

ترس ہی نا جاؤں میں جاو کھانا لاو بھوک لگ رہی ہے مجھے وہ تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے اس سے کہنے لگا جبکہ اس کے حکم پر وہ اسے گھورنے لگی۔

کچھ کھلا کر اس طرح سے گھورو لڑکی یار دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا انرجی بہت کم ہے ٹھیک سے تمہاری گھوریوں کو برداشت نہیں کر پاؤں گا۔
اور پھر شاید کھانے کے بعد تم مجھے نہ برداشت کر پاؤ وہ معنی انداز میں بولا تو وہ۔ فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

جب اچانک دروازے پر رک گئی وارق کا سارا دھیان اسی کی طرف تھا۔
میں کھانا لا کر دوں گی تو آرام سے کھا لیجئے گا اور تب تک میں سو جاؤں گی مجھے "تنگ" کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے وہ منہ بنا کر کہتی کمرے سے نکل گئی تھی

exponovels

تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ اس کی نقل اتارتا بیڈ پر لیٹ کر کھل کر اپنی حرکت پر مسکرایا تھا۔
جب کہ اپنے دماغ سے ساری سوچوں کو نکالتا اپنی بیوی کے ساتھ ان لمحات کو انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اپنی پریشانی میں مائرہ کو اگنور نہیں کر سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زینب اس کی آنکھیں بالکل تمہارے جیسی ہیں اور ناک میرے جیسی ہے۔ارے دیکھو تو سہی یہ کتنا پیارا ہے وہ اپنی خوشی سنبھال نہیں پا رہا تھا جب کہ زینب مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔
ان کی شادی کو ڈھائی سال کا عرصہ ہو چکا تھا اس سارے عرصے میں اس نے عرفان کے لہجے میں خود کو بہت انمول محسوس کیا تھا۔

اس نے کبھی بھی اس کے سامنے اپنی سابقہ محبت کا اقرار نہیں کیا تھا اس نے اپنے کسی بھی انداز سے اسے محسوس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ زینب سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرتا تھا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ صرف اسی کا ہی دیوانہ ہو۔

صرف اسی کو ہی چاہتا ہو یہی تو وجہ تھی کہ زینب اس کے ساتھ ایک پر سکون زندگی گزار رہی تھی لیکن کہیں نہ کہیں دل میں یہ بات بھی تھی کہ وہ اس کی پہلی محبت نہیں ہے۔

exponovels

ابراہیم کا فون آتا تھا تو وہ اسے یہی کہتی تھی کہ بھائی بھابھی کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اس کے ساتھ اپنی زندگی کو بہتر بنائے۔

وہ اکثر بیچ میں طلاق کی بات کرتا تھا وہ مزید اس سمجھوتے بھری زندگی کو گزارنے کے حق میں نہیں تھا لیکن زینب یہ رشتہ ٹوٹنا افورڈ نہیں کر سکتی تھی اگر زائنہ دوبارہ سے عرفان کی زندگی میں آگئی تو شاید عرفان کی اس سے ساری محبت ختم ہو جائے گی۔

اس کے اندر ڈر بیٹھ گیا تھا کہ وہ آج بھی صرف اسی کو چاہتا ہے اور اگر وہ اس کی زندگی میں واپس آئی تو عرفان بھی پلٹنے میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا حالانکہ ان کا رشتہ مزید مضبوط ہو چکا تھا ان کی زندگی میں دانیال آ چکا تھا۔

چھوٹے سے دانیال نے ان دونوں کی زندگی کو جنت بنا دیا تھا عرفان اسے دیکھ کر جینے لگا تھا۔

وہ بہت پیارا بچہ تھا بالکل زینب کی طرح اسے دیکھ کر زینب کو اپنے وارق اور تاشفین کی یاد آتی تھی وہ پاکستان جانے والی تھی فہم کی شادی پر جس کے لیے وہ بہت خوش بھی تھی۔

exponovels

لیکن پاکستان جانے کا سوچ کر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ زائنہ وہیں تھی۔اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی پر زائنہ کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔

لیکن یہ زندگی تھی اس میں کب کیا ہو جائے کون جانتا تھا آنے والا وقت زندگی میں کیا لانے والا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔لیکن وہ زائنہ کو اپنے شوہر اور بچے سے بہت دور رکھنا چاہتی تھی بس یہی وجہ تھی کہ پچھلے ڈھائی سال میں اس نے ایک دفعہ بھی پاکستان جانے کی ضد نہیں کی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش کی قربت میں وہ اپنی۔ساری ٹھکن اتار چکا تھا۔اس نے بڑی مشکل سے اسے سونے کی اجازت دی تھی۔ اور اس کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں اس کی معصومیت تھی وہ اتنی معصومیت سے جان چھڑانے کے بہانے بناتی تھی کہ وہ خود کو اس کے سامنے بے بس محسوس کرتا تھا اس وقت رات کے کے تقریباً ڈھائی بجے کا وقت تھا وہ اس کے لیپ ٹاپ پر اس کی کل کی اسائنمنٹ تیار کر رہا تھا۔

جبکہ میڈم خود گہری نیند میں سو رہی تھی۔اس کا ایک ہاتھ اس کے گرد بندھا ہوا تھا۔جبکہ وہ گود میں لیپ ٹاپ رکھے بیچ میں ایک آدھ نظر اس پر بھی مار کر اس کی پر سکون نیند کو اپنی شدتوں سے حرام کر دیتا تھا۔

exponovels

یہ میرے لیے انرجی ڈوز ہے۔اور اس کے بنا میں کوئی کام نہیں کر سکتا اس کے نیند سے جاگ کر گھورنے پر اس کا جواب تیار تھا۔

جس پر وہ اسے ایک دو گھوریاں ڈال کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی۔

اس کا ہاتھ تیزی سے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اچانک اسے باہر سے آواز سنائی دی تھی اس کے گھر میں اس وقت تو کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔اور بلڈنگ اتنی اونچائی پر تھی کہ کسی بلی وغیرہ کے آنے کے بھی چانس بہت کم تھے۔

اس نے آہستہ سے تناوش کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹایا اور لیپ ٹاپ ایک سائیڈ کرتے ہوئے اٹھ کر باہر نکلا۔اس نے سب سے پہلے بالکنی میں آکر نیچے کی طرف دیکھا تھا۔

دور بہت دور سڑک پر گاڑیاں چھوٹے چھوٹے کھلونوں کی طرح نظر آرہی تھیں۔واپس آتے ہوئے وہ کچن کی طرف آیا شاید کوئی بلی وغیرہ آگئی ہو ویسے بھی نیچے بلڈنگ والوں نے ایک بلی رکھے ہوئی تھی۔

لیکن یہاں پر بھی کچھ نہیں تھا وہ دوسرے کمرے کو چیک کرنے کے بعد دروازے تک آیا۔

اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔باہر کوئی بھی نہیں تھا سیڑھیوں کے نیچے سے کھلتا دروازہ اس نے خود گھر آنے کے بعد بند کیا تھا۔

exponovels

اسے شام سے ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ہے۔جو اس کا پیچھا کر رہا ہے شاید اس کا دماغ ابھی تک اس سوچ سے نکلا نہیں تھا وہ اپنے خیال جھٹکتے ہوئے دروازہ واپس بند کرتا کمرے میں آیا۔

اور ایک بار پھر سے اسی انداز میں بیٹھتے ہوئے تناوش کی اسائنمنٹ مکمل کرنے لگا جو بالکل اینڈ سے رہ گئی تھی۔

اس نے مزید 2 سے 3 پوائنٹ لکھتے ہوئے اسائنمنٹ کو ختم کر کے فائل سیو کی تھی۔

ہیلو میڈم ہو گیا آپ کا کام۔۔۔۔۔۔۔اس نے تناوش کو کندھے سے ہلاتے ہوئے بتایا تھا۔

تھینک یو وہ آنکھیں ملتے ہوئے دوبارہ سونے لگی تھی۔

تھینک یو کا میں نے اچار نہیں ڈالنا معاوضہ دو مجھے میرے کام کا ایک جھٹکے میں اس سے بیٹھاتے ہوئے بولا۔

معاوضہ۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاں جانو اٹھو شوہر کی خدمتیں کروا تنی مشکل سے بنائی ہے تمہاری اسائنمنٹ اتنا دماغ لگایا ہے میں نے کچھ تو انعام دو محنت کا۔۔۔اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے وہ حساب کتاب پر اتر آیا تھا۔

exponovels

رات کے تین بجے معاوضہ کون مانگتا ہے صبح مانگیے گا تب دوں گی میں آپ کو ابھی سو جائیں وہ آرام سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بول رہی تھی یقیناً نیند میں تھی اگر ہوش میں ہوتی تو ایسی حرکت کر کے تاشفین کے جذبات کو کبھی نہ جگاتی۔

لیکن تاشفین کے جذبات تو پہلے سے ہی جاگے ہوئے تھے۔ بخشنے کا ارادہ تو وہ ویسے بھی اسے نہیں رکھتا تھا ہاں لیکن اس کی اس حرکت نے انہیں مزید بڑکا دیا تھا۔

جانو میں نے بہت محنت کی ہے اور تمہیں میری محنت کا احراج تو مجھے ابھی اور اسی وقت دینا پڑے گا تو اپنی نیند کو بائے بائے کر دو کیونکہ اب تم سو نہیں سکتی۔ اور نہ ہی میں تمہیں سونے دوں گا۔

آپ نے ایڈوانس لیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا تناوش نے اسے یاد دلایا۔ وہ کام شروع کرنے سے پہلے ہی اس کے ہوش ٹھکانے لگا چکا تھا۔

کب کہاں مجھے بالکل بھی یاد نہیں تمہارے پاس کوئی رسید ہے کوئی ثبوت ہے جس پر میں یقین کر سکوں وہ شرارتی مسکراہٹ لئے ذو معنی انداز میں بولا۔

exponovels

آپ بے ایمانی نہیں کر سکتے تاشفین یاد کریں جب آپ گھر واپس آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔؟ وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی چہرہ سرخ اناری ہونے لگا تھا۔اس کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے بول ہی نہ پائی جب کہ وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

ہاں بولو کب کی بات ہے یہ مجھے تو بالکل بھی یاد نہیں جب میں گھر آیا تھا تب کیا ہوا تھا۔۔۔۔؟ وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ صرف اسے گھور رہی تھی حالانکہ اس کی شرارتی نگاہیں اسے یہ کام بھی نہیں کرنے دے رہی تھیں۔

جب آپ گھر آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے معاوضہ لے لیا تھا۔اور آپ ایک بہت بے ایمان ڈیلر ہیں۔ میں آئندہ آپ کی کوئی بات نہیں مانوں گی۔اور نا ہی آپ سے کبھی کوئی کام کرنے کے لئے کہوں گی۔اپنی نیند کو قتل ہوتے دیکھ کر وہ ناراضگی سے بولی تھی کیونکہ اب وہ اس کے کندھے سے شرٹ سرکا چکا تھا۔

ڈارلنگ تمہارے پاس تاشفین ابراہیم کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے۔اس نے قہقہ لگاتے ہوئے اسے بہت پتے کی بات بتائی تھی جب کہ وہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اس کے کندھے پر برسانے لگی تھی۔جسے وہ اس کے تل پر تشدد کرتے ہوئے برداشت کر رہا تھا۔

exponovels

اپنی گردن پر اس کے دانتوں کی چبھن محسوس کر کے وہ۔ سسکی تھی۔

لیکن وہ اس کی نازک جان کو مزید مشکل میں ڈالتا اسے بے بس کر گیا تھا۔ وہ اس کی شدتیں سہتی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس سچ میں اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہسبنڈ کو پیاری سی پپی دے کر گڈ مارننگ وش کیا جاتا ہے میڈم آپ کو اتنا بھی نہیں پتا وہ اسے جاگتے پا کر جلدی سے اس کے قریب سے اٹھ کھڑی ہوئی اور واش روم میں گھسنے لگی وہ اس سے خفا خفا تھی۔ اس نے ساری رات اسے سونے نہیں دیا تھا۔

فجر کے وقت بڑی مشکل سے اس نے منتیں کر کے اپنی جان چھڑائی تھی حالانکہ وہ تو اب بھی اس کو چھوڑنے پر راضی نہیں تھا۔

مجھے نہیں کرنا آپ کو گڈ مارننگ وش آپ اپنی نیند پوری کر لیں پھر سارا دن آپ کو کام کرنا ہو گا میں ناشتہ بناتی ہوں۔

پھر آپ کو جگانے آؤں گی وہ جلدی جلدی میں منہ ہاتھ دھوتے ہوئے اس سے بولی تھی۔

exponovels

اور خود کہاں نیند پوری کرو گی جان من۔ فجر کی نماز کے وقت وہ جب تک نماز ادا کر کے واپس آتی وہ گہری نیند میں اتر چکا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ فجر کے بعد سوئی بھی ہے یا نہیں۔

میں کالج سے واپس آ کر سو جاؤں گی آپ آرام کر لیں آپ کو بھی ٹائم نہیں ملے گا اسے اس کی فکر تھی۔اس کی فکر پر اسے اس پر پیار آنے لگا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا پیار کافی زیادہ خطرناک ہے اور اس کے لیے مسئلہ پیدا کر سکتا ہے

جانو اتنی فکر کرو گی تو میں چھٹی کر لوں گا آج کام پر جاتا ہی نہیں وہ شرارت سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

اللہ کا واسطہ ہے تاشفین میری جان چھوڑ دیں اس سے زیادہ آپ کو برداشت نہیں کر سکتی میں وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو تاشفین کا قہقہ بلند ہوا

ایسے جب تم مجھ سے ڈر ڈر کر دور بھاگتی ہو نا تب میرا دل تمہاری قربت کے لیے اور بھی زیادہ مچلنے لگتا ہے وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔

exponovels

اور جب اس طرح سے آپ مجھے دیکھتے ہی نہ مجھے کہیں چھپ جانے کا دل کرتا ہے وہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے واش روم کی جانب بھاگ گئی تھی۔

اور جب تم ایسے مجھ سے بھاگ کر چھپنے کی کوشش کرتی ہو میرا دل کرتا ہے میں تمہارے پیچھے آ کر تمہیں اپنی باہوں میں قید کر لوں وہ دروازے تک آیا تھا لیکن اس نے اندر سے لاک کر دیا۔

اور جب آپ اس طرح سے میرے پیچھے آتے ہیں ناتب میرا دل کرتا ہے میں یہ دروازہ بند کر کے آپ کو خود سے دور کر دوں جا کر آرام کریں۔اور مجھے میرا کام کرنے دیں وہ اس کے سارے ارادوں پر پانی پھیر چکی تھی جبکہ تاشفین ہاتھ پر مکہ مارتا واپس بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے خود سے دور کر کے تم اچھی بیوی ثابت ہو جاؤ گی تو غلط فہمی ہے تمہاری بہت بری بیوی ہو تم میں تمہیں کبھی اچھی بیوی کا سرٹیفیکیٹ نہیں دوں گا۔

exponovels

آپ وہ سرٹیفیکیٹ اپنے پاس رکھ کر اسے فریم کروالیں۔مجھے چاہیے بھی نہیں کیوں کہ آپ کی اچھی بیوی بننے کے لیے مجھے پتہ نہیں کیا کیا کرنا پڑے گا میں بنا اچھی بیوی کے ہی ٹھیک ہوں وہ فریش ہو کر باہر نکلتے ہوئے اسے سنا رہی تھی۔

شور کیوں کئے جا رہی ہو مجھے نیند آ رہی ہے ایک تو ساری رات سونے نہیں دیا اور اب صبح صبح شور مچا کر میری نیند خراب کر رہی ہے وہ تکیے کو اپنی باہوں میں بھینچتے ہوئے اسے سنانے لگا تھا۔

میں نے نہیں سونے دیا یا آپ نے ساری رات میری نیند خراب کی وہ غصہ ہوئی تھی اس کی اسائنمنٹ کا کام تو ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ہی وہ کر کے فارغ ہو چکا تھا باقی وقت تو اس نے اپنے رومانس کے لئے بچا کر رکھا تھا جس کو اس نے بعد میں خوب استعمال بھی کیا۔

ڈارلنگ اگر آپ کو یاد ہو تو کل رات میں آپ کی اسائنمنٹ بنا رہا تھا اس نے یاد کروایا تھا۔
اور اگر آپ کو یاد ہو تو مسٹر ڈارلنگ وہ آپ نے ایک گھنٹے میں مکمل کر لیا تھا وہ الٹا اسی کے انداز میں اسے یاد دلاتے ہوئے کہنے لگی۔

exponovels

لیکن تمہارے مطابق تو وہ کام تقریبا پانچ سے چھ گھنٹوں کا تھا اس نے جیسے یاد دلایا تھا اس کے لیے وہ سچ میں پانچ سے چھ گھنٹوں کا تھا کیونکہ اسے سارے ٹوپکس تلاش کرتے ہوئے وقت لگ جاتا تھا جبکہ تاشفین نے ایک گھنٹے میں ہی اس کی ایک بہترین اسائمنٹ تیار کر لی تھی۔

ہاں وہ تو مجھے اس کو کام کرتے ہوئے ٹائم لگتا نہ آپ نے تو جلدی کر لیا تھا۔
تو یہ تو میری ہمت ہے جو میں نے جلدی کر لیا تمہاری طرف سے تو چار پانچ گھنٹے ہی لگنے تھے۔اور ویسے بھی میں نے تمہارے مطابق کام کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ میں نے کام کے ساتھ تھوڑا سا رومانس لیا۔۔

تھوڑا سا۔۔۔۔۔؟وہ باہر نکلتے ہوئے جھٹکے سے مڑی تھی ساری رات اس کو جگا کر وہ اپنی بے قرار قربت کو تھوڑا سا کہہ رہا تھا۔
ہاں تو تھوڑا سا ہی تو پیار کیا ہے تم موقع کہا دیتی ہوں پیار کرنے کا۔وہ اب بھی شکوے شکایت کر رہا تھا تناوش نفی میں سر ہلاتے کمرے سے نکل گئی تھی۔

اگر یہ تھوڑا سا پیار ہے تو زیادہ پیار کون سا ہوتا ہے وہ بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف جا رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

exponovels

پاس آؤ تو بتاؤں نا کہ زیادہ پیار کون سا ہوتا ہے تم تو تھوڑے سے ہی میں گھبرا کر کانپنا شروع کر دیتی ہو۔
وہ اب بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آیا تھا جبکہ اس کے بے باک جملے پر وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی اپنے سرخ ہوتے گالوں پر ہاتھ پھیر کر کچن میں آ گئی تھی اب اس کا کوئی ارادہ نہ تھا تاشفین کو تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے تک اپنی شکل دکھانے کا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر میں فہیم کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی ہر طرف دھوم دھام ہلا گلا تھا ایسے میں اچانک ہی شور اٹھا کے ابراہیم اور موسی نے اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے کا فیصلہ کر دیا ہے اس بات نے سب کو ہی جھٹکا دیا تھا۔

کیوں کہ وارق خود ابھی صرف پانچ سال کا تھا اور جس کے ہاتھ میں اس کے نام کی انگوٹھی ڈالی جا رہی تھی وہ محض گیارہ دن کی بچی تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے کی بات تھی جب موسی خان ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ لے آیا تھا اور کتنی خوشی سے اس نے بتایا تھا کہ اللہ پاک نے اسے اپنی رحمت سے نوازا ہے

پر آج اچانک ہی یہ بات افراہیم صاحب نے آ کر بتائی تھی کہ وہ اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنا چاہتے ہیں۔

exponovels

ابھی ڈھائی سال پہلے بھی اس بات کو لے کر اچھا خاصا ہنگامہ ہوا تھا جب بدر خان کا رشتہ بار بار زینب کے لئے آیا تھا اور ہر بار انہوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ وہ بیٹیوں کو باہر کے خاندانوں میں نہیں دیتے۔

ان کی یہ رسم ذرا عجیب تھی وہ چھوٹی عمر میں ہی اپنی بچوں کی منگنی کر دیتے تھے۔ وہ دوسرے خاندان سے بیٹی اپنے گھر لا سکتے تھے لیکن اپنی بیٹیوں کو اپنے ہی خاندان کے لوگوں میں دیتے تھے اور ویسے بھی ان کا کہنا تھا کہ زینب کی منگنی بچپن سے ہو چکی ہے اور وہ بچپن کے رشتے داریوں پر یقین رکھتے ہیں۔

جبکہ بدر خان تو زینب سے محبت کا دعویدار تھا کتنی دفعہ موسی خان اپنے بھائی کے لیے زینب کا رشتہ لے کر آیا تھا لیکن افراہیم صاحب اس رشتے کو قبول نہیں کر سکے کیونکہ جو بھی تھا وہ زینب کی خواہش کو رد نہیں کر سکتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ بچپن سے ہی عرفان کو ہی پسند کرتی ہے۔

بے شک انہیں موسی خان سے زیادہ عزیز کوئی بھی نہ تھا اور وہ بدر پر یقین بھی کر سکتے تھے اس معاملے میں کیونکہ وہ زینب سے محبت کا دعویدار تھا لیکن اپنی بہن کی خوشیاں وہ عرفان کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ بچپن سے عرفان کے نام پر بیٹھی ہوئی تھی۔

exponovels

ورنہ بدر خان اس کے لئے بہت اچھا آپشن تھا وہ ہر وقت اپنی بہن کو اپنے سامنے رکھ سکتے تھے۔
لیکن ایسا نہ ہو سکا بدر خان کی محبت ادھوری ہی رہ گئی وہ زینب کا رشتہ لے کر تقریبا نو دفعہ ان کے در پر آیا تھا۔

لیکن ہر بار انکار ہو گیا تھا اور بدر نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا اس کا یہ جذباتی فیصلہ کسی کو بھی پسند نہیں تھا خود ابراہیم اور افراہیم اسے ہزار دفعہ شادی کے لیے فورس کر چکے تھے لیکن وہ ہر دفعہ انکار کر دیتا شاید اپنی محبت کو بھلا کر آگے بڑھنا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔

اور ایسے میں اچانک افراہیم صاحب کا اپنے بیٹے کے لیے فیصلہ کرنا سب گھر والوں کو حیران کر گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق۔۔۔۔۔۔"وہ جیسے ہی نہا کر باہر نکلی تو اسے بیڈ پر اب تک سوتے ہوئے پایا اسے حیرت ہوئی تھی کہ وہ اب تک جاگا کیوں نہیں۔
اس نے اس کے پاس آتے ہوئے اسے ہلکی سی آواز دی تھی جس کا جواب اس نے ذرا سی آنکھیں کھول کر آنکھ کے اشارے سے لیا تھا۔
شکر ہے مجھے لگا کہیں میرے ہاتھ کا پاستہ کھا کر آپ کو کچھ ہو تو نہیں گیا اس نے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ تکیہ سائیڈ پر لگاتے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

exponovels

کیا ہونا تھا مجھے تمہارے ہاتھ کا پاستا کھا کر وہ اس سے سوال کئے بنا اب رہ نہیں سکتا تھا۔

کل رات اس نے اس کے ساتھ بہت بے ایمانی کی تھی اس کے سامنے کھانا رکھ کر وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی تھی اس نے سونے سے منع کیا تھا لیکن جب وہ بیڈ پر آیا تو وہ نہ صرف سو چکی تھی بلکہ اپنے سانسوں کی میٹھی میٹھی آواز کے ساتھ اس کی نیند بھی برباد کر چکی تھی۔

اس کا دل تو چاہا کہ وہ ایک جھٹکے میں اسے اٹھا کر بٹھا دے لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔

کیوں کہ اس کی مدہم مدہم سانسوں کا شور اسے اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ اس کا دل بس ایسے ہی سننے کیلئے باضد ہو گیا تھا۔

نہیں ہونا تو کچھ نہیں تھا بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی اس نے کندھے اچکائے اس کا ارادہ تو اپنی تعریف سننے کا تھا لیکن شاید وارق اس کے اشاروں کو سمجھ ہی نہیں پاتا تھا۔

ویسے تمہارے ہاتھ کا پاستہ۔۔۔۔۔" وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سکھانے لگی جب وارق نے آدھی ادھوری بات کی وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

exponovels

ہاں میرے ہاتھ کا پاستا کیسا لگا آپ کو وہ ایک سائیڈ پر ہو کر پوچھنے لگی تھی کیونکہ تاشفین کو تو بہت پسند تھا اور تاشفین اس کی کھل کر تعریف کیا کرتا تھا اور تاشفین کے علاوہ اس کی اور کسی کے ساتھ ایسی دوستی نہیں تھی کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر اسے دیتی۔

یار مجھے نہیں پتا کیسا تھا وہ کیا ہے نہ کہ میں نے کل رات سے پہلے کبھی اس چیز کو کھایا نہیں تھا۔
اور نہ ہی مجھے نئی نئی چیزیں کھانے کا شوق ہے وہ تو تم نے اتنی محنت سے میرے لئے بنایا تو میں نے سوچا تمہارا دل رکھ لیتا ہوں۔
اس کا ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے مجھے نہیں پتا لیکن مجھے ٹھیک ٹھاک لگا اگر تم دوبارہ کبھی بناؤ تو شاید میں کھا سکتا ہوں لیکن مجھے اس طرح کے کھانے زیادہ پسند نہیں ہیں۔

اس نے پوری ایمانداری سے جواب دیا جبکہ اس کی اتنی ایمانداری پر مائرا کا دل چاہا کہ وہ کوئی بھاری چیز اٹھا کر اس کے سر پہ مار دے یہ کیا انداز تعریف کرنے کا۔۔۔۔۔۔"

قسم سے میرا ارادہ آج بھی آپ کے لئے نہ کوئی بہت اچھا بنانے کا تھا لیکن جس انداز میں آپ نے میری تعریف کی ہے ناوارق دامو نچھڑ۔۔۔۔۔۔"

میں ساری زندگی کچھ نہیں بناؤں گی میں نے اتنے پیار سے وہ بنایا تھا اور آپ اس طرح تعریف کر رہے ہیں کہ پتا نہیں ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے پتہ نہیں کیسا ہوتا ہے وہ اسے پتا نہیں کیا کیا کہنے والی تھی جب کہ وہ تو اس کی ساری باتوں میں سے ایک بات بلکہ ایک لفظ پکڑ چکا تھا۔

پیار سے۔۔۔۔۔؟ لیکن تم تو مجھ سے پیار نہیں کرتی بلکہ تم تو ساری زندگی مجھ سے پیار کر ہی نہیں سکتی اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

بات کو گھمانے کی کوشش مت کریں ٹوپک کوئی اور ہے کوئی اور مت چھیڑیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی فی الحال سے اپنا دکھ نہیں جا رہا تھا اور وہ پیار کی گردان ایک بار پھر سے شروع کرنا چاہتا تھا۔

تو جانو میرے پاس آؤ نا ابھی میں تمہاری ساری شکایتیں دور کر دوں گا۔ وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے ایک جھٹکے سے کروٹ بدل گیا جس کی وجہ سے وہ بیڈ پر اس کے نیچے آ گئی جبکہ وہ اس کے اوپر سایہ بنائے ہوئے تھا۔

exponovels

پلیز آپ مجھے صبح صبح کس مت کیجئے گا آپ کی مونچھوں کی چبن مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔
کل بھی آپ کی اس حرکت کی وجہ سے مجھے سارا دن اپنے چہرے پر کسی سخت کھردری چیز کا احساس ہوتا رہا۔اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔

پہلے بھی کہا ہے اب بھی کہتا ہوں برداشت کرو برداشت کرنا سیکھ لو۔کیونکہ اب تو تمہیں ساری زندگی انہیں مونچھوں کے ساتھ گزارا کرنا ہے وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مزے سے بولا اور ایک ہاتھ میں اس کے دونوں بازوں کو قید کر لیا۔

لپس پر نہیں پلیز۔۔۔۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا وہ تو چہرہ پھیر کر منت بھرے لہجے میں بولی
مائرہ اب تم مجھے صبح صبح فضول میں غصہ دلا رہی ہو اس کا انداز بہت سخت تھا۔
صبح صبح میرا موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ دبوچتے ہوئے اپنے سامنے کرتا اس کے لبوں پر اپنی تمام ترشدتوں کے ساتھ جھکا تھا۔

مائرہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی اس کا انداز بہت شدت لئے ہوئے تھا جبکہ اس کے چہرہ پھیرنے کی وجہ سے وہ اپنا غصہ بھی اس کے لبوں پر اتار رہا تھا۔

exponovels

آج کیا بناؤ گی میرے لیے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے گھسیٹ کر اپنے قریب کرتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا سوال کرنے لگا جب کہ وہ اپنے ایک ہاتھ سے اپنے ہونٹ رگڑتی اس کی چھبن کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مائرہ مجھے تمہاری یہ حرکت بہت بری لگتی ہے اس نے اسے اپنے ہونٹوں کو رگڑتے دیکھ کر کہا تھا۔
کیا کروں مونچھیں چبھتی ہیں مجھے اس کے انداز میں معصومیت تھی لیکن وہ پگھلا نہیں۔

تو اس کا ایک ہی حل ہے تم عادت ڈالو اس نے حل بتایا تھا۔
یہ حل نہیں سزا ہے مسٹر میں جا رہی ہوں باہر بھوک لگی ہے مجھے وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولی۔ جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اور یہ سزا تم نے ساری زندگی جھیلنی ہے اس کا انداز دلکشی لیے ہوئے تھا جب کہ وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بہت بہت مبارک ہو خان آج سے ہم دوست نہیں بلکہ رشتہ دار بھی ہوئے۔ وارق نے جیسے ہی وہ ننھا سا ہاتھ تھام کر وہ چھوٹی سی انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنائی ہر طرف مبارک کا شور شروع ہو گیا۔

جبکہ وارق خود بھی خوش ہوتے ہوئے تالیاں بجانے لگتا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا سب اسے شاباش دے رہے تھے۔

جبکہ تاشفین وارق کا ہاتھ تھامے اس گڑیا کو جھانک جھانک کر دیکھ رہا تھا۔ جو اسے کچھ زیادہ پسند نہیں آئی تھی کیونکہ اس کے گھر میں سب سے زیادہ اہمیت تو اس کی تھی کیونکہ وہ سب سے چھوٹا تھا ایسے میں کسی اور کو پیار ملتے دیکھنا اسے جلن میں مبتلا کر رہا تھا۔

ان سب کو اپنی مستی مذاق میں لگے دیکھ کر ابراہیم اس افراہیم بدر اور موسی اوپر چھت پر چلے گئے تھے۔

بدر ہم نے سنا ہے کہ تمہاری امی اپنی بھتیجی سے تمہاری شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن تم بار بار انکار کر رہے ہو ہمیں کیوں شرمندہ کر رہے ہو یار ہم سب کی بھی یہی خواہش تھی کہ زینب کی شادی تمہارے ساتھ ہو۔

exponovels

لیکن یہ ہمارے گھر کے اصولوں کے خلاف تھا پلیز تم اپنی زندگی میں آگے بھڑو تمہیں اس طرح سے زندگی سے منہ موڑ دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمہاری زندگی ہماری وجہ سے خراب ہوئی ہے تم سے یہ بات کرتے مجھے خود بہت عجیب لگ رہا ہے لیکن تم میرے بہت عزیز دوست ہو۔

افراہیم اور ابراہیم دونوں اسے سمجھا رہے تھے جب کہ سیڑھیوں پر کھڑی زائنہ ان کی ساری باتوں کو سن چکی تھی۔ وہ یہاں آنے کے لئے تیار نہ تھی ابراہیم اسے زبردستی لایا تھا۔ وہ واپس گھر جانا چاہتی تھی تبھی ابراہیم سے کہنے آئی تھی لیکن اگر وہ یہاں نہ آتی تو یہ راز تو اسے کبھی پتا ہی نہیں چلتا
کہ بدر زینب سے محبت کرتا تھا اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی ہاں لیکن بدر کا رشتہ بار بار زینب کے لیے آتا رہا تھا۔

بدر کے گھر والوں نے اس رشتے پر بہت زور دیا تھا لیکن ان تینوں بھائیوں کا کہنا تھا کہ زینب کا رشتہ بچپن سے طے ہے اور اس کی شادی وہیں پر ہو گی۔

exponovels

اوراب یہاں بدر زینب کی وجہ سے کسی اور سے شادی کیلئے تیار ہی نہ تھا بیچارہ سچی محبت کرتا تھا زینب سے اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل نہیں کرنا چاہتا تھا اور یہ راز ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا اسی لئے تو زائنہ نے اسے اپنے طریقے سے استعمال کرنے کا بھی سوچ لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ رہیں آپ کے چاروں فائلز وہ جیسے ہی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا مائرہ نے چاروں فائرلا کر اس کے سامنے رکھی تھیں۔

آپ نے کہا تھا نہ سنبھال کر رکھ دو میں نے پورا دن سنبھال کر رکھی ہیں اور آپ کو پتا ہے میں نے سارا دن کمرہ بند رکھا تھا کہ کہیں کوئی چور آکر فائلز نہ اٹھا کر لے جائے۔ اتنی بڑی ذمہ داری دی تھی آپ نے میں نے اپنی جان سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے۔ اس نے خوشی سے اپنا کارنامہ سنایا تھا۔ اسے یقین تھا وہ لازمی اس سے انپریس ہو چکا ہو گا ویری گڈ لیکن یہ تم مجھے ابھی کیوں دے رہی ہو۔ ڈارلنگ جب ضرورت ہو گی تو تم سے کہوں گا نا وہ فائلز واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

کیا مطلب ہے مجھے کب تک ان سب کو سنبھال کر رکھنا پڑے گا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

exponovels

ایک ہی دن میں وہ کمرے کے ہزاروں چکر لگا کے فائلز کو چیک کر چکی تھی اور یہ کام اسے روز کرنا تھا یہ سوچ کر اس کی پریشانی تو بنتی تھی۔

ڈارلنگ یہ فائلز تمہیں تب تک سنبھال کر رکھنی پڑے گی جب تک مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آتی اب تم نے ہی ان کا خیال رکھنا ہے یہ چاروں فائلز میرے اگلے بہت اہم ترین پروجیکٹس کے لیے ہیں۔

اور میں نہیں چاہتا کہ یہ غائب ہوں یا انہیں کوئی چور چوری کر کے لے جائے اسی لیے تمہیں ہی انہیں اپنے پاس رکھنا ہے۔

کیونکہ تم ان کا ٹھیک سے خیال رکھ سکو گی۔اور میں اور کسی پر میں اس معاملے میں بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ فائل واپس الماری کے لاکر میں رکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فہیم کی شادی ہو چکی تھی لیکن وہ شادی پر نہیں گئی تھی اس کے پاس بہت ساری تصویریں تھی جنہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

اب تصویریں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو ہم شادی پر جا سکتے تھے عرفان ناراضگی سے بولا تھا وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ زینب پاکستان کیوں نہیں گئیں۔

ہاں تو تصویریں دیکھ کر خوش ہو تو رہی ہوں اس نے مسکرا کر تصویروں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

exponovels

جبکہ عرفان اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بھائیوں سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی اور اتنی بڑی خوشی میں اپنے بھائی کی شامل ہی نہیں ہوئی تھی اسے پاکستان جانا چاہیے تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اس نے ابراہیم کو بھی فون پر بتایا تھا کہ زینب پاکستان نہیں آنا چاہتی وہ ٹکٹ تک کروا چکا ہے اس بات پر اس کے تینوں بھائیوں نے اسے فون پر بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان آئے اور اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے

لیکن نہ جانے کیوں وہ اپنی ضد پر قائم تھی سب کے کہنے کے باوجود وہ پاکستان جانے کو تیار نہ تھی ایک دفعہ عرفان نے شرارتاً یہ کہہ دیا کہ صرف وہی چلا جائے گا شادی انجوائے کرنے کے لئے اگر اسے نہیں آنا تو نہ آئے۔

لیکن اس کی اس بات پر زینب اتنی زیادہ پریشان ہو گئی کہ اسے رات تک بخار ہو گیا۔

اور اس کی اس پریشانی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اس کے بعد اس سے پاکستان جانے کے بات نہیں کی تھی ۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف پاکستان جانے کی بات پر اس طرح سے ری ایکٹ کرتی ہے اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی پریشانی نہیں آنے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس ٹوپک کو یہیں ختم کر دیا۔

لیکن اسے اکثر اپنے بھائی کی شادی کی تصویریں دیکھ کر وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ ہم جا سکتے تھے جس پر زینب مسکرا دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

آج تم نے میرے لئے کھانے میں کچھ نہیں بنایا وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی تو اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

آپ نے کتنے خوبصورت طریقے سے میرے پاستا کی تعریف کی تھی نہ اس کے بعد تو میں زہر بھی ملا کر نہ کھلاؤں کھانا تو بہت دور کی بات ہے جناب اس نے مزے سے کہتے ہوئے اس کا فون اٹھایا تھا۔

پاسورڈ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ فون اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے اپنے فون کا تو اب اسے اندازہ بھی نا تھا کہ کہاں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔

جبکہ اماں کا فون آج کل اسی کے ہاتھوں میں رہتا تھا کیونکہ چھوٹو سکول اور مدرسے جاتا تھا اس دوران فون اپنے پاس ہی رکھتی تھی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ پاس ورڈ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

گیم کھیلوں گی اور کیا کرنا ہے مجھے اماں نے بھیجا تھا کمرے میں آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کی ضرورتوں کا کا پوچھنے کے لیے آپ کام سے تھکے ہارے آئے ہیں۔

آپ کو کپڑے نکال کر دوں۔ کھانے کا پوچھو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو آپ فریش بھی ہو چکے ہیں اور پھر یہ اپنا بورنگ لیپ ٹاپ لے کر کام کر رہے ہیں تو آپ کو ڈسٹرب کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کر لوں

کیوں کہ آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں کہ مجھے آپ کا خیال رکھنا ہے یا کچھ ایسا کرنا ہے۔ اماں بچاری بھی نا ہمیں اکیلے وقت دینے کے لیے اتنی کوشش کرتی ہیں اور یہاں اماں کے بیٹے کو اس وقت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وہ موبائل میں گیم انسٹال کرتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جب کہ وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

exponovels

تو تم نے مجھے بتانا تھا نا کہ تم میرا خیال رکھنے کے لیے یہاں آئی ہو وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں کوئی خیال رکھنے نہیں آئی میں تو صرف اماں کے کہنے پر آئی تھی کھانا لگنے میں ابھی وقت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں وہاں رہ کر کیا کروں گی۔

بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤں آپ کے ساتھ وقت گزارنے میں نے اماں کو بتایا بھی تھا کہ اس وقت آپ کوئی ضروری کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں میرے لئے آئی ہو بلکہ میرا خیال رکھنے کے لیے آئی ہو میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آئی ہو تو یہ غیر ضروری کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لیپ ٹاپ آف کرتے ایک طرف پھینکتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

ارے آپ تو کوئی انتہائی مصروف انسان ہیں آپ اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی مجھے گیم کھیلنے دیں اپنی گردن پر اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کرتے وہ فوراً اپنی بات بدل گئی تھی لیکن اب وارق اس کی بات مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

لڑکی بہانے بازیاں کرنا بند کرو تم میرا خیال رکھنے آئی تھی میری ضروریات کو پورا کرنے آئی تھی اس وقت مجھے میری بیوی کی ضرورت ہے بلکہ اس کے ہونٹوں کی میٹھاس کی ضرورت ہے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحم کریں مجھ پر وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی وہ جتنا اس کی مونچھوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی اسے چبوتا تھا۔

تم شرافت سے نہیں مانو گی وہ اس کی گردن کو قابو کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگا انداز ایسا تھا کہ وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کم کر رہا تھا بلکہ اپنی مونچھیں اس کے گالوں پر چُبو زیادہ رہا تھا۔

زہر لگتی ہیں مجھے آپ کی مونچھیں وہ غصہ ہوتے ہوئے چہرا پھیر گئی تھی۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میری مونچھوں کی شان میں گستاخی کرو۔توبہ کروا بھی کے ابھی توبہ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اس کی گردن پر جابجا اپنی مونچھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے اسے کہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اتنا زیادہ شدت سے بھرپور تھا کہ اس نے فوراً سوری سوری سوری کہا تھا۔

ایسے نہیں اس سوری کا کیا میں اچار ڈالوں ٹھیک سے معافی مانگو۔کہو کہ غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی ان حسین شاندار مونچھوں کی شان میں گستاخی نہیں کروں گی وہ مزید اس کو تنگ کرنے لگا تھا جب کہ وہ بیچاری جان چھڑانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کی ان لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھوں کی شان میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گی ۔وہ پوری طرح اس کے قابو میں تھی ورنہ اس کی مونچھوں پر دو لفظ لعنت بھیج کر کمرے سے بھاگ جاتی۔

کیا کہا لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھیں اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے وہ ایسی گستاخی اپنی مونچھوں کی شان میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

exponovels

ارے نہیں آپ کی مونچھیں چوکیدار جیسی کیوں ہو گئی آپ کوئی چوکیدار تھوڑی ہو آپ اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اتنی حسین لمبی لمبی مونچھیں ہیں آپ کی مونچھیں اتنی زیادہ پسند ہیں مجھے میرا دل تو چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں چوم لوں۔۔۔۔"وارق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا لیکن وہ تو آپ ہی کرنے والا تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کی باہوں میں پھر پھڑانے کے۔

لڑکی زیادہ ہاتھ پیر مت چلاؤ ورنہ اماں سے کہہ دوں گا کہ آپ کی بہو ٹھیک سے میرا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی میری ضرورت کو پورا کرتی ہے اسے مزید اپنے شکنجے میں قید کرتے ہوئے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

آپ اس کا بل ہی نہیں کہ آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھا جا سکے اپنی گردن پر اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کر چلائی تھی

۔اگر وہ اس وقت وارق کے قبضے میں نہ ہوتی تو یقینا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جاتی لیکن وہ اس وقت پوری طرح اس کے شکنجے میں قید تھی جہاں سے چھوٹنا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا وہ بار بار سر اس کے کندھے پر مار کر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جس کی پرواہ اس وقت وارق کو ہر گز نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم بھابی کیسی ہے آپ آپ نے مجھے یہاں بلایا خیریت تو تھی نا اگر آپ پہلے بتا دیتیں تو میں گھر پر آپ سے ملاقات کر لیتا ویسے بھی میں شام کو آپ کی طرف آنے ہی والا تھا ابراہیم سے ملنے کے لیے۔

بدر اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

exponovels

آج اس نے اپنی ایک ملازمہ کو اس کے گھر بھیج کر اسے ہوٹل میں ملنے بلایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے پہلے تو بدر کافی حیران ہوا تھا۔

پھر اس سے ملنے چلا گیا اس کے اور ابراہیم کے اس رشتے کی کرواہٹ کا اندازہ کہیں نہ کہیں اس کو بھی تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں لیکن تاشفین کی وجہ سے ابراہیم کو سمجھوتا کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن اس نے اسے کیوں بلایا تھا بھلا اس سے اس کو کیا کام ہو سکتا تھا وہ سوچ میں تھا تب ہی وہ یہاں اس سے ملنے کے لئے آ گیا تھا بنا کسی کو بھی کچھ بتائے اور اب اس سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔

بدر خان تم نے زینب کے بیٹے کو دیکھا ہے دانیال نام ہے اس کا بہت خوبصورت بچہ ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی ہاں بھابھی میں نے تصویر دیکھی تھی مجھے ابراہیم نے دکھائی تھی ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے اللہ پاک اسے اس کے والدین کا فرمانبردار بنائے اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا تھا اندر جیسے چھریاں چلنے لگی تھی۔

وہ زینب جسے اپنی دلہن بنانے کے خواب دیکھتا تھا آج وہ کسی اور کے ساتھ تھی کسی اور کے بچے کی ماں تھی یہ اس کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا کہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ بچہ تمہارا بھی ہو سکتا تھا وہ آج تمہاری بیوی بھی کہلا سکتی تھی لیکن نہیں تمہارے دوستوں نے ایسا ہونے ہی نہیں دیا وہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی تو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا تھا ان سب باتوں کا کیا مقصد تھا۔

exponovels

نہیں بھابھی جو ہوا ٹھیک ہوا شاید اس کے نصیب میں اس شخص کا ساتھ لکھا تھا اس نے مسکرا کر بات ختم کر دی اسے زائنہ کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہاں بالکل لیکن میرے خیال میں تمہیں ہمت ہار کر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا اگر تم ہمت دکھاتے تو آج وہ کسی اور کی بیوی نہ ہوتی۔ لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی وہ اب بھی تمہاری بیوی بن سکتی ہے۔

شاید تم نہیں جانتے کہ صرف تم ہی نہیں بلکہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی تھی یا شاید تمہیں اس بات کا پتہ ہو گا وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یہ بات بدر کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ ثابت ہوئی تھی۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا مطلب ہے اس نے تو کبھی مجھے نہیں پتہ چلنے دیا کیا یہ سچ ہے بھابھی۔۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

سچ ہے یا جھوٹ لیکن تم تو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر چکے ہو نہ تم نے اپنی محبت کے لیے کوشش ہی نہیں کی اور ابراہیم نے کتنی آسانی سے سب کچھ برباد کر دیا۔

تم جانتے ہو کہ زینب کی شادی صرف اور صرف ابراہیم کی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ میں اور عرفان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پہلے اس نے میرے والدین کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں میری شادی کرنے پر راضی کر لیا۔

میں نے اسے بتایا بھی کہ میں عرفان سے محبت کرتی ہوں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لیکن ابراہیم مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر اس نے میرے والدین کو ٹریپ کر کے مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔

exponovels

اور جب میں نے بار بار اسے طلاق دینے کے لیے فورس کیا تو وہ تاشفین کو ہماری زندگی میں لے آیا۔ ورنہ شاید میں اور عرفان ایک ہو چکے ہوتے۔

عرفان نے مجھے کہا کہ مجھے طلاق لے لینی چاہئے اور میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے بچے کو اس دنیا میں لاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا بس اسی لیے میں نے اس کے بچے تک کو پیدا کیا لیکن وہ مکار انسان اپنے ہر وعدے سے مکر گیا۔

اور پھر اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے زینب کی شادی زبردستی عرفان سے طے کر دیں وہ۔ تو نہ جانے کب سے تمہیں پسند کرتی تھی اس کی ساری خواہشیں ادھوری رہ گئی تم بار بار رشتہ لے کر آتے تو اس کی امید بن جاتی ہے شاید اس کے بھائی کو اس پر ترس آجائے گا لیکن ایسا نہ ہوا ابراہیم اپنی بہن کو برباد کرنے کو تیار ہو گیا عرفان زینب کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابراہیم مجھے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔ محبت میں برباد ہوا شخص ہی اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہ سب کچھ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

کیا زینب آج بھی مجھے پسند کرتی ہے کیا وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے بھابی پلیز مجھے بتائیں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تڑپ اس کو سکون دے گئی۔

ہاں وہ۔ آج بھی پسند کرتی ہے تمہیں اور عرفان کے ساتھ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہے وہ آج بھی تمہاری ہو سکتی ہے اس نے اسے یقین دلایا تھا جب کہ بدر کو لگا کہ لگا کہ جیسے اسے زندگی مل گئی ہو۔

exponovels

میں اپنی زندگی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔بھابی آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور اگر نہیں ہوا تو میں بیچ کا راستہ نکال لوں گا لیکن زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہوں گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش ہو رہی تھی

ooooo

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

جبکہ اس کی روز والی بات پر اس کے چہرے پر روز والی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب پھر سے شروع مت ہو جایئے گا آپ کو پتا ہے آج کوئی آیا تھا گھر پہ کوئی انگریز تھا کہہ رہا تھا کہ کسی تعیش سے ملنا ہے لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں بس پھر وہ چلا گیا میں نے دروازہ نہیں کھولا ٹھیک کیا نا۔

وہ اسے اندر لے آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولا اس کا مطلب تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو کون تھا۔۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کون آ سکتا ہے۔

اسے تعیش کہنے والے تو اس کے آفس کے ورکر تھے یا پھر اس کے پرانے کولیگز لیکن اس کے گھر کا پتہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ اپنے گھر میں کسی کو بھی نہیں لاتا تھا

exponovels

تو پھر کون ہو سکتا تھا جو اس کے گھر تک آیا تھا کل سے ہی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے پھر رات کو بھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے گھر کے اندر تک آیا ہے۔

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے بارے میں پوچھ کر بھی گیا تھا۔

میرے علاوہ کوئی بھی ہو تو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے اور دروازہ اندر سے بند کر کے رکھنا۔ باقی میں بلڈنگ کے گارڈ سے کہہ دوں گا کہ ہماری بلڈنگ پر کسی کو نا آنے دے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ رہیں آپ کے چاروں فائلز وہ جیسے ہی فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا مائرہ نے چاروں فائلز لا کر اس کے سامنے رکھی تھیں۔

آپ نے کہا تھا نہ سنبھال کر رکھ دو میں نے پورا دن سنبھال کر رکھی ہیں اور آپ کو پتا ہے میں نے سارا دن کمرہ بند رکھا تھا کہ کہیں کوئی چور آ کر فائلز نہ اٹھا کر لے جائے۔ اتنی بڑی ذمہ داری دی تھی آپ نے میں نے اپنی جان سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے۔ اس نے خوشی سے اپنا کارنامہ سنایا تھا۔ اسے یقین تھا وہ لازمی اس سے انپریس ہو چکا ہو گا ویری گڈ لیکن یہ تم مجھے ابھی کیوں دے رہی ہو۔ ڈارلنگ جب ضرورت ہو گی تو تم سے کہوں گا نا وہ فائلز واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

exponovels

کیا مطلب ہے مجھے کب تک ان سب کو سنبھال کر رکھنا پڑے گا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

ایک ہی دن میں وہ کمرے کے ہزاروں چکر لگا کے فائلز کو چیک کر چکی تھی اور یہ کام اسے روز کرنا تھا یہ سوچ کر اس کی پریشانی تو بنتی تھی۔

ڈارلنگ یہ فائلز تمہیں تب تک سنبھال کر رکھنی پڑے گی جب تک مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آتی اب تم نے ہی ان کا خیال رکھنا ہے یہ چاروں فائلز میرے اگلے بہت اہم ترین پروجیکٹس کے لیے ہیں۔

اور میں نہیں چاہتا کہ یہ غائب ہوں یا انہیں کوئی چور چوری کر کے لے جائے اسی لیے تمہیں ہی انہیں اپنے پاس رکھنا ہے۔

کیونکہ تم ان کا ٹھیک سے خیال رکھ سکو گی۔اور میں اور کسی پر میں اس معاملے میں بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ مائرہ صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ فائل واپس الماری کے لاکر میں رکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

فہیم کی شادی ہو چکی تھی لیکن وہ شادی پر نہیں گئی تھی اس کے پاس بہت ساری تصویریں تھی جنہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

اب تصویریں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو ہم شادی پر جا سکتے تھے عرفان ناراضگی سے بولا تھا وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ زینب پاکستان کیوں نہیں گئیں۔

ہاں تو تصویریں دیکھ کر خوش ہو تو رہی ہوں اس نے مسکرا کر تصویروں پر ہاتھ پھیرا تھا۔

exponovels

جبکہ عرفان اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بھائیوں سے اتنی زیادہ محبت کرتی تھی اور اتنی بڑی خوشی میں اپنے بھائی کی شامل ہی نہیں ہوئی تھی اسے پاکستان جانا چاہیے تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اس نے ابراہیم کو بھی فون پر بتایا تھا کہ زینب پاکستان نہیں آنا چاہتی وہ ٹکٹ تک کروا چکا ہے اس بات پر اس کے تینوں بھائیوں نے اسے فون پر بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان آئے اور اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے

لیکن نہ جانے کیوں وہ اپنی ضد پر قائم تھی سب کے کہنے کے باوجود وہ پاکستان جانے کو تیار نہ تھی ایک دفعہ عرفان نے شرارتاً یہ کہہ دیا کہ صرف وہی چلا جائے گا شادی انجوائے کرنے کے لئے اگر اسے نہیں آنا تو نہ آئے۔

لیکن اس کی اس بات پر زینب اتنی زیادہ پریشان ہو گئی کہ اسے رات تک بخار ہو گیا۔

اور اس کی اس پریشانی کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اس کے بعد اس سے پاکستان جانے کے بات نہیں کی تھی ۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف پاکستان جانے کی بات پر اس طرح سے ری ایکٹ کرتی ہے اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں کوئی پریشانی نہیں آنے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس ٹوپک کو یہیں ختم کر دیا۔

لیکن اسے اکثر اپنے بھائی کی شادی کی تصویریں دیکھ کر وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ ہم جا سکتے تھے جس پر زینب مسکرا دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

آج تم نے میرے لئے کھانے میں کچھ نہیں بنایا وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی تو اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

آپ نے کتنے خوبصورت طریقے سے میرے پاستا کی تعریف کی تھی نہ اس کے بعد تو میں زہر بھی ملا کر نہ کھلاؤں کھانا تو بہت دور کی بات ہے جناب اس نے مزے سے کہتے ہوئے اس کا فون اٹھایا تھا۔

پاسورڈ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ فون اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے اپنے فون کا تو اب اسے اندازہ بھی نا تھا کہ کہاں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔

جبکہ اماں کا فون آج کل اسی کے ہاتھوں میں رہتا تھا کیونکہ چھوٹو سکول اور مدرسے جاتا تھا اس دوران فون اپنے پاس ہی رکھتی تھی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ پاس ورڈ کھولتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

گیم کھیلوں گی اور کیا کرنا ہے مجھے اماں نے بھیجا تھا کمرے میں آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کی ضرورتوں کا کا پوچھنے کے لیے آپ کام سے تھکے ہارے آئے ہیں۔

آپ کو کپڑے نکال کر دوں۔ کھانے کا پوچھو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو آپ فریش بھی ہو چکے ہیں اور پھر یہ اپنا بورنگ لیپ ٹاپ لے کر کام کر رہے ہیں تو آپ کو ڈسٹرب کرنے سے بہتر ہے کہ میں کچھ کر لوں

کیوں کہ آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں کہ مجھے آپ کا خیال رکھنا ہے یا کچھ ایسا کرنا ہے۔ اماں بچاری بھی نا ہمیں اکیلے وقت دینے کے لیے اتنی کوشش کرتی ہیں اور یہاں اماں کے بیٹے کو اس وقت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

وہ موبائل میں گیم انسٹال کرتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جب کہ وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

exponovels

تو تم نے مجھے بتانا تھا نا کہ تم میرا خیال رکھنے کے لیے یہاں آئی ہو وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں کوئی خیال رکھنے نہیں آئی میں تو صرف اماں کے کہنے پر آئی تھی کھانا لگنے میں ابھی وقت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں وہاں رہ کر کیا کروں گی۔

بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤں آپ کے ساتھ وقت گزارنے میں نے اماں کو بتایا بھی تھا کہ اس وقت آپ کوئی ضروری کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں میرے لئے آئی ہو بلکہ میرا خیال رکھنے کے لیے آئی ہو میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آئی ہو تو یہ غیر ضروری کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ لیپ ٹاپ آف کرتے ایک طرف پھینکتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

ارے آپ تو کوئی انتہائی مصروف انسان ہیں آپ اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی مجھے گیم کھیلنے دیں اپنی گردن پر اس کے لبوں کی حرکت کو محسوس کرتے وہ فوراً اپنی بات بدل گئی تھی لیکن اب وارق اس کی بات مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

لڑکی بہانے بازیاں کرنا بند کرو تم میرا خیال رکھنے آئی تھی میری ضروریات کو پورا کرنے آئی تھی اس وقت مجھے میری بیوی کی ضرورت ہے بلکہ اس کے ہونٹوں کی میٹھاس کی ضرورت ہے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رحم کریں مجھ پر وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی وہ جتنا اس کی مونچھوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی اسے چبوتا تھا۔

تم شرافت سے نہیں مانو گی وہ اس کی گردن کو قابو کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگا انداز ایسا تھا کہ وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کم کر رہا تھا بلکہ اپنی مونچھیں اس کے گالوں پر چُبو زیادہ رہا تھا۔

زہر لگتی ہیں مجھے آپ کی مونچھیں وہ غصہ ہوتے ہوئے چہرا پھیر گئی تھی۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میری مونچھوں کی شان میں گستاخی کرو۔توبہ کروا بھی کے ابھی توبہ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اس کی گردن پر جابجا اپنی مونچھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے اسے کہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اتنا زیادہ شدت سے بھرپور تھا کہ اس نے فوراً سوری سوری سوری کہا تھا۔

ایسے نہیں اس سوری کا کیا میں اچار ڈالوں ٹھیک سے معافی مانگو۔کہو کہ غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی ان حسین شاندار مونچھوں کی شان میں گستاخی نہیں کروں گی وہ مزید اس کو تنگ کرنے لگا تھا جب کہ وہ بیچاری جان چھڑانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کی ان لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھوں کی شان میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گی ۔وہ پوری طرح اس کے قابو میں تھی ورنہ اس کی مونچھوں پر دو لفظ لعنت بھیج کر کمرے سے بھاگ جاتی۔

کیا کہا لمبی لمبی چوکیدار والی مونچھیں اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے وہ ایسی گستاخی اپنی مونچھوں کی شان میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

exponovels

ارے نہیں آپ کی مونچھیں چوکیدار جیسی کیوں ہو گئی آپ کوئی چوکیدار تھوڑی ہو آپ اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اتنی حسین لمبی لمبی مونچھیں ہیں آپ کی مونچھیں اتنی زیادہ پسند ہیں مجھے میرا دل تو چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں چوم لوں۔۔۔۔"وارق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا لیکن وہ تو آپ ہی کرنے والا تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کی باہوں میں پھر پھڑانے کے۔

لڑکی زیادہ ہاتھ پیر مت چلاؤ ورنہ اماں سے کہہ دوں گا کہ آپ کی بہو ٹھیک سے میرا خیال نہیں رکھتی اور نہ ہی میری ضرورت کو پورا کرتی ہے اسے مزید اپنے شکنجے میں قید کرتے ہوئے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

آپ اس کا بل ہی نہیں کہ آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھا جا سکے اپنی گردن پر اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کر چلائی تھی

۔اگر وہ اس وقت وارق کے قبضے میں نہ ہوتی تو یقینا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جاتی لیکن وہ اس وقت پوری طرح اس کے شکنجے میں قید تھی جہاں سے چھوٹنا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا وہ بار بار سر اس کے کندھے پر مار کر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جس کی پرواہ اس وقت وارق کو ہر گز نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم بھابی کیسی ہے آپ آپ نے مجھے یہاں بلایا خیریت تو تھی نا اگر آپ پہلے بتا دیتیں تو میں گھر پر آپ سے ملاقات کر لیتا ویسے بھی میں شام کو آپ کی طرف آنے ہی والا تھا ابراہیم سے ملنے کے لیے۔

بدر اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

exponovels

آج اس نے اپنی ایک ملازمہ کو اس کے گھر بھیج کر اسے ہوٹل میں ملنے بلایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ بات کسی کو پتا نہ چلے پہلے تو بدر کافی حیران ہوا تھا۔

پھر اس سے ملنے چلا گیا اس کے اور ابراہیم کے اس رشتے کی کرواہٹ کا اندازہ کہیں نہ کہیں اس کو بھی تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں لیکن تاشفین کی وجہ سے ابراہیم کو سمجھوتا کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن اس نے اسے کیوں بلایا تھا بھلا اس سے اس کو کیا کام ہو سکتا تھا وہ سوچ میں تھا تب ہی وہ یہاں اس سے ملنے کے لئے آ گیا تھا بنا کسی کو بھی کچھ بتائے اور اب اس سے وجہ جاننا چاہتا تھا۔

بدر خان تم نے زینب کے بیٹے کو دیکھا ہے دانیال نام ہے اس کا بہت خوبصورت بچہ ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

جی ہاں بھابھی میں نے تصویر دیکھی تھی مجھے ابراہیم نے دکھائی تھی ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے اللہ پاک اسے اس کے والدین کا فرمانبردار بنائے اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا تھا اندر جیسے چھریاں چلنے لگی تھی۔

وہ زینب جسے اپنی دلہن بنانے کے خواب دیکھتا تھا آج وہ کسی اور کے ساتھ تھی کسی اور کے بچے کی ماں تھی یہ اس کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا کہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ بچہ تمہارا بھی ہو سکتا تھا وہ آج تمہاری بیوی بھی کہلا سکتی تھی لیکن نہیں تمہارے دوستوں نے ایسا ہونے ہی نہیں دیا وہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی تو وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا تھا ان سب باتوں کا کیا مقصد تھا۔

exponovels

نہیں بھابھی جو ہوا ٹھیک ہوا شاید اس کے نصیب میں اس شخص کا ساتھ لکھا تھا اس نے مسکرا کر بات ختم کر دی اسے زائنہ کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہاں بالکل لیکن میرے خیال میں تمہیں ہمت ہار کر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے تھا اگر تم ہمت دکھاتے تو آج وہ کسی اور کی بیوی نہ ہوتی۔ لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی وہ اب بھی تمہاری بیوی بن سکتی ہے۔

شاید تم نہیں جانتے کہ صرف تم ہی نہیں بلکہ وہ بھی تمہیں پسند کرتی تھی یا شاید تمہیں اس بات کا پتہ ہو گا وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یہ بات بدر کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ ثابت ہوئی تھی۔

کیا کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا مطلب ہے اس نے تو کبھی مجھے نہیں پتہ چلنے دیا کیا یہ سچ ہے بھابھی۔۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

سچ ہے یا جھوٹ لیکن تم تو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر چکے ہو نہ تم نے اپنی محبت کے لیے کوشش ہی نہیں کی اور ابراہیم نے کتنی آسانی سے سب کچھ برباد کر دیا۔

تم جانتے ہو کہ زینب کی شادی صرف اور صرف ابراہیم کی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ میں اور عرفان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پہلے اس نے میرے والدین کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں میری شادی کرنے پر راضی کر لیا۔

میں نے اسے بتایا بھی کہ میں عرفان سے محبت کرتی ہوں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لیکن ابراہیم مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر اس نے میرے والدین کو ٹریپ کر کے مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔

exponovels

اور جب میں نے بار بار اسے طلاق دینے کے لیے فورس کیا تو وہ تاشفین کو ہماری زندگی میں لے آیا۔ ورنہ شاید میں اور عرفان ایک ہو چکے ہوتے۔

عرفان نے مجھے کہا کہ مجھے طلاق لے لینی چاہئے اور میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے بچے کو اس دنیا میں لاؤ تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا بس اسی لیے میں نے اس کے بچے تک کو پیدا کیا لیکن وہ مکار انسان اپنے ہر وعدے سے مکر گیا۔

اور پھر اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے زینب کی شادی زبردستی عرفان سے طے کر دیں وہ۔ تو نہ جانے کب سے تمہیں پسند کرتی تھی اس کی ساری خواہشیں ادھوری رہ گئی تم بار بار رشتہ لے کر آتے تو اس کی امید بن جاتی ہے شاید اس کے بھائی کو اس پر ترس آجائے گا لیکن ایسا نہ ہوا ابراہیم اپنی بہن کو برباد کرنے کو تیار ہو گیا عرفان زینب کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابراہیم مجھے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔ محبت میں برباد ہوا شخص ہی اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہ سب کچھ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔۔

کیا زینب آج بھی مجھے پسند کرتی ہے کیا وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے بھابی پلیز مجھے بتائیں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تڑپ اس کو سکون دے گئی۔

ہاں وہ۔ آج بھی پسند کرتی ہے تمہیں اور عرفان کے ساتھ یہ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہے وہ آج بھی تمہاری ہو سکتی ہے اس نے اسے یقین دلایا تھا جب کہ بدر کو لگا کہ لگا کہ جیسے اسے زندگی مل گئی ہو۔

exponovels

میں اپنی زندگی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔بھابی آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور اگر نہیں ہوا تو میں بیچ کا راستہ نکال لوں گا لیکن زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہوں گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے پلان کی کامیابی پر خوش ہو رہی تھی

ooooo

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

جبکہ اس کی روز والی بات پر اس کے چہرے پر روز والی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

اب پھر سے شروع مت ہو جایئے گا آپ کو پتا ہے آج کوئی آیا تھا گھر پہ کوئی انگریز تھا کہہ رہا تھا کہ کسی تعیش سے ملنا ہے لیکن میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں بس پھر وہ چلا گیا میں نے دروازہ نہیں کھولا ٹھیک کیا نا۔

وہ اسے اندر لے آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولا اس کا مطلب تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو کون تھا۔۔۔؟

اس کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کون آ سکتا ہے۔

اسے تعیش کہنے والے تو اس کے آفس کے ورکر تھے یا پھر اس کے پرانے کولیگز لیکن اس کے گھر کا پتہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ اپنے گھر میں کسی کو بھی نہیں لاتا تھا

exponovels

تو پھر کون ہو سکتا تھا جو اس کے گھر تک آیا تھا کل سے ہی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے پھر رات کو بھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے گھر کے اندر تک آیا ہے۔

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے بارے میں پوچھ کر بھی گیا تھا۔

میرے علاوہ کوئی بھی ہو تو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے اور دروازہ اندر سے بند کر کے رکھنا۔ باقی میں بلڈنگ کے گارڈ سے کہہ دوں گا کہ ہماری بلڈنگ پر کسی کو نا آنے دے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا جبکہ تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

گڈ مارننگ کیسے ہو تم تعیش مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا ڈارلنگ کل تم نے میرے ساتھ وقت گزارا۔

کل تم نے اپنا قیمتی وقت مجھے دیا مجھے بہت اچھا لگا۔

میں کل بہت زیادہ ویک فیل کر رہی تھی لیکن تمہاری وجہ سے اب میری طبیعت کافی سنبھل گئی ہے۔

وہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوا روز خوش باش سی اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے گڈ مارننگ وش کرتا سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

میرا مقصد بھی یہی تھا روز کے آپ خوش ہو جائیں میں نوٹ کر رہا ہوں پچھلے کچھ دنوں سے آپ بالکل بھی خوش نہیں ہیں۔

exponovels

مجھے آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگتی میرے خیال سے آپ دوبارہ اپنے فادر کی وجہ سے ٹینشن لے رہی ہیں میرے خیال میں آپ کو میرے گھر آنا چاہیے۔

اور وہاں کچھ وقت گزارنا چاہیے اس سنڈے کو ہم پلان کرتے ہیں۔ میں نوٹ کر رہا ہوں کہ جب سے اس فلم کی شوٹنگ سٹارٹ ہوئی ہے ہماری روٹین بہت بورنگ ہوتی جا رہی ہے۔

اور آپ اس فلم کو لے کر کافی زیادہ ٹینشن میں رہنے لگی ہیں۔

حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں اس فلم کو پرفیکٹ بنانے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔

آپ کی پریشانی سے مجھے لگ رہا ہے جیسے آپ مجھ پر یقین نہیں کرتی لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کو مجھ پر پورا اعتبار ہے اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اپنی بات مکمل کرنے لگا تو وہ مسکرا دی۔

مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے تعیش میں جانتی ہوں یہ فلم سوپر ہٹ ہونے والی ہے لیکن مجھے اس کی کاسٹنگ کو لے کر کافی زیادہ پروبلمس فیس کرنی پڑ رہی ہے

تم تو دیکھ ہی رہے ہو ناوہ کرسٹن اپنی مرضی سے آتی ہے اپنی مرضی سے جاتی ہے۔

اسے کوئی لینا دینا نہیں ہے میری فلم سے اور مجھے اس کی یہ حرکتیں بہت بری لگ رہی ہیں۔

میرا بس نہیں چلتا کہ میں اسے اس فلم سے نکال دو لیکن صرف جونس کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہو پا رہا اپنی بیٹی کی خواہش پوری کرنے کے چکر میں وہ آدمی میری فلم خراب کرنا چاہتا ہے۔ تو تم ہی بتاؤں کیا مجھے ٹینشن نہیں لینی چاہیے۔

exponovels

اور پھر دوسری طرف وہ روبن۔۔۔؟اسے بھی کام میں زیادہ دلچسپی نہیں ہے اس کا بس چلے وہ ہمیں اس فلم سے آؤٹ کر دے۔

میں اپنی ہی فلم کے ہیرو اور ہیروئن کو لے کر اس وقت بہت زیادہ پریشان ہوں اور تم میری پریشانی کو سمجھ سکتے ہو آخر تم بھی میرے ساتھ اس پریشانی کو فیس کر رہے ہو۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

جی بالکل ایسا ہی ہے میں آپ کی پریشانی کو صرف دیکھ ہی نہیں رہا بلکہ یہی پریشانی میں خود بھی فیس کر رہا ہوں لیکن ہم ان دونوں کا کچھ نہیں کر سکتے سوائے انہیں برداشت کرنے کے۔

اسی لیے تو میں آپ کو آفر کر رہا ہوں کہ پرسوں سنڈے ہے فلم کی شوٹنگ منڈے کو سٹارٹ کرتے ہیں پرسوں کا دن آپ میرے ساتھ گزارے میرے گھر پر۔

تناوش آپ کو بہت مزے کا پیزا بنا کر کھلائے گی۔وہ سب کچھ ہی بہت مزے دار بناتی ہے میں تو اس کے ہاتھ کے بنے کھانے کا دیوانہ ہوں آپ بھی اس کی فین ہو جائیں گی۔

وہ دکھتی اتنی سی ہے لیکن آپ کو وہ ایسے ایسے کھانے بنا کر کھلائے گی نہ کہ آپ نے ساری زندگی ویسا کھانا نہیں کھایا ہو گا وہ پورے یقین سے بول رہا تھا۔

واہ تمہیں تو اپنی کزن پر بہت زیادہ یقین ہے پھر تو ضرور تمہاری کزن کے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کھانا پڑے گا۔

لیکن تمہارے گھر آتے ہوئے تو مجھے اس کے لئے کوئی گفٹ بھی لینا پڑے گا تو بتاؤ کہ اسے کیا پسند ہو گا۔

exponovels

میں اسے کوئی گفٹ دینا چاہتی ہوں میں پہلی دفعہ تمہارے گھر آؤں گی۔ کیا میں اس کے لئے کوئی جویلری پیس لے آؤں اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

وہ کافی دنوں سے اس سے کہہ رہی تھی کہ میں تمہاری کزن سے ملنے جانا چاہتی ہے جس پر تاشفین نے انکار کیے بنا اسے آنے کی دعوت دی تھی۔

اور روز اس کی آفر پر کافی ایکسائٹڈ ہو گئی تھی پھر یہ بات ختم ہو گئی تھی تو آج تاشفین نے اس کی ٹینشن کو دیکھتے ہوئے خود ہی اسے آفر کر دی تھی جس پر وہ کافی خوش ہوئی تھی۔

آپ اس کے لیے چاکلیٹ لے آیئے گا۔ وہ کافی شوق سے کھالے گی اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

اوہو مجھے تمہاری کزن سے ملنے کا تجسس بڑھتا جا رہا ہے اس کی چوکلیٹ والی بات پر وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تاشفین بھی اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

تو اسی ویک آپ آنے کی تیاری کریں میں ایک نظر ہیر وئن کو دیکھ کے آتا ہوں۔ وہ کہہ کر وہاں سے باہر نکلا جبکہ وہ تاشفین کے انکار کے باوجود بھی اس کے لئے کوئی اچھا سا گفٹ آن لائن آرڈر کرنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیسی خرافات بک رہے ہو بدر تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا زینب اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اس کا ماشاء اللہ سے ایک بچہ بھی ہے

تمہیں شرم آنی چاہیے اب اس لڑکی کے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے۔

exponovels

اس نے موسی کو جیسے ہی زینب کے بارے میں بتایا تھا موسی اچھا خاصا غصہ ہونے لگا تھا۔

بھائی جان میں سچ کہہ رہا ہوں وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہیں ہے اس کی شادی زبردستی کی گئی ہے وہ مجھے پسند کرتی تھی۔

میرا یقین کریں وہ میرے ساتھ خوش رہ سکتی ہے وہ اپنی زندگی کس طرح سے کاٹ رہی ہو گی اس انچاہے انسان کے ساتھ ذرا سوچیں تو سہی وہ موسیٰ کو سمجھانے لگا تھا۔

تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے بدر وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اس کا ایک بچہ بھی ہے اگر وہ کبھی تمہیں پسند کرتی تو ذرا سوچو اب اس کی زندگی بدل چکی ہے۔

اب اس کی زندگی میں ایک ننھا سا فرشتہ آ گیا ہے وہ عورت ہے۔اگر کبھی بھٹک کر تمہارے بارے میں کچھ ایسا سوچ بھی بیٹھی تو اب اس کی سوچوں سے تم دور جا چکے ہو گے۔

تم بس اپنی زندگی کو ایک ہی جگہ روکے ہوئے ہو آگے بڑھو بدر شادی کر لو تاکہ تمہارے دماغ سے زینب نکل جائے

۔

میں نہیں جانتا کہ زینب تمہیں پسند کرتی تھی یا نہیں لیکن اب وہ ایک اچھی زندگی گزار رہی ہے اور میں کبھی تمہیں زینب کی زندگی میں نہیں جانے دوں گا۔

اور یہ جو تم زائنہ کی بات کر رہے ہو نا اس عورت نے کبھی اپنی نند کی زندگی کے بارے میں جاننے کی کوشش بھی نہیں کی ابراھیم نے تم سے اپنی زندگی کی پرابلم شیئر نہیں کی ہوں گی لیکن وہ میرا جگر ہے مجھے سب پتا ہے۔

exponovels

جس لڑکی کی باتوں میں آکر تم یہ سوچ رہے ہو کہ زینب تم سے محبت کرتی ہے میں اس کے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں۔

کہ اس نے کبھی زندگی میں اپنے شوہر اور اپنے گھر والوں کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی اور جو عورت اپنے روتے ہوئے بچے کو نہیں سنبھال سکے تم اس پر یقین کر رہے ہو۔

وہ ابراہیم سے طلاق لے کر یہاں سے جانا چاہتی ہے لیکن ابراہیم اپنا بسا بسایا گھر توڑنا نہیں چاہتا بس اسی لیے وہ یہ سارے ڈرامے تم سے کر رہی ہے۔

کیونکہ وہ جان چکی ہے کہ تم زینب سے محبت کرتے تھے وہ تمہیں استعمال کر رہی ہے اور کچھ بھی نہیں وہ سمجھا رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں پر تو اس وقت زینب کے محبت کی پٹی بندھی تھی۔

وہ صرف یہ جانتا تھا کہ اس کی زینب اس کی ہو سکتی تھی ہمیشہ کے لئے۔اس کے آگے وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دروازہ کھولا تو چہرے پر روز کی طرح بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کی مسکراہٹ پر تاشفین نے اپنا دل تھام لیا تھا۔

آج میں بہت بہت بہت زیادہ خوش ہوں گیس کریں کیوں۔۔۔؟اس نے تجسس پھیلاتے ہوئے کہا تو تاشفین نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور سوچنے والے انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

اس کے انداز پر وہ اور بھی زیادہ ایکسائٹڈ ہو گئی تھی کہ وہ کیا گیس کرے گا۔

exponovels

تم مجھے پہلی دفعہ خود سے کس کرنے والی ہو اس نے بڑی دیر کے بعد جواب دیا تھا۔

جب کہ اس کے اس جواب پر وہ اسے گھور کر رہ گی۔

تاشفین ابراہیم ہر وقت رومینس رومینس رومینس کبھی باہر بھی نکل آیا کریں اس رومینس سے وہ بدمزہ ہوتے ہوئے بولی۔

تمہیں دیکھ کر جو چیز مجھے سمجھ میں آتی ہے میں وہی بولوں گا نہ جانے من۔۔۔۔۔'

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے لبوں کے بے حد قریب کرتا شدت سے بھرپور انداز میں لبوں سے چھونے لگا۔

ہٹیں پیچھے پہلے میری خوشی کی وجہ جانے آپ کو پتہ ہے میری وہ اسائمنٹ جو آپ نے بنائی تھی وہ اتنی اچھی تھی کہ کلاس میں سب سے زیادہ میرے مارکس آئے۔

سب نے میرے لیے کلیپنگ کی اور پھر سب کے سامنے میری بہت ساری تعریف بھی ہوئی وہ بہت خوشی سے بتا رہی تھی جبکہ تاشفین نے خوش ہونے والے انداز میں تالی بجائی تھی۔

کیا بات ہے تمہاری اسائمنٹ کی وجہ سے تمہاری اتنی تعریف ہوئی لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ وہ ساری تعریف میری ہونی چاہیے۔

خیر تعریف کو چھوڑو اس کا میں اچار نہیں ڈالنا تم اس کے بدلے کچھ اور دے سکتی ہو وہ فوراً اپنے مطلب پر اتر آیا تھا۔

exponovels

جب کہ وہ سوچ رہی تھی یہ بات اسے بتانا اتنی بھی ضروری نہیں کہ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ اس کی خوشی میں بھی کہیں نہ کہیں رومینس لے آئے گا۔

اچھا بس ٹھیک ہے نہ آپ کو بس یہی خوشخبری سنانی تھی اب آپ جائیں فریش ہوں میں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں وہ اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگی کیونکہ اسے خطرے کی بو آرہی تھی۔

ایسے کیسے جانے من میری وجہ سے تمہاری اتنی تعریف ہوئی ہے کلاس میں تو انعام تو بنتا ہے میرا ایسے کیسے چلی جاؤ گی تم۔

تمہیں چاہیے کہ اس تعریف کے بدلے میں مجھے بھی کچھ دو۔ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے نزدیک کھینچتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا تھا۔

انتہائی کوئی مطلبی انسان ہیں آپ میں یہاں آپ سے اپنی خوشی شیئر کر رہی ہوں اور آپ ایک بار پھر سے اپنے مطلب پر اتر آئے ہیں پیچھے ہٹیں میرا کھانا جل جائے گا

اور میرے جذبات کا کیا جو تمہیں دیکھ دیکھ کر جل رہے ہیں۔

کبھی میری بھی فکر کر لیا کرو وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھانے لگا تھا جب وہ اس سے کافی زیادہ فاصلے پر جا رکی۔

کیا کر رہے تاشفین دیکھیں نا اندر کھانا جل جائے گا ابھی وہ کچن کی طرف بھاگنے لگی تھی جب اس نے ہاتھ تھام لیا۔

تمہارے پاس دو منٹ ہیں گیس بند کرو اور جلدی سے بیڈ روم میں آؤ میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں بلکہ اپنی محنت کا معاوضہ لینا چاہتا ہوں۔

exponovels

دیکھو میری اس محنت کی وجہ سے تمہاری کتنی تعریف ہوئی ہے تو تمہیں چاہیے کہ اس طرح کی مدد کے لیے تم مجھے کچھ نہ کچھ دیتی رہو۔

اس میں فائدہ تمہارا ہی ہے میرا نہیں وہ جیسے اسے اس کے مطلب کی بات سمجھا رہا تھا۔

ہاں بالکل فائدہ میرا ہے آپ تو دودھ کے دھلے ہیں ناساری رات آپ کی وجہ سے میں سوئی نہیں تھی۔

اور ہر کام کا معاوضہ ایک دفعہ ملتا ہے اور آپ نے نہ جانے کتنی دفعہ معاوضہ وصول کیا ہے۔اور اب آپ دوبارہ مانگ رہے ہیں بے وقوف سہی لیکن اتنی بے وقوف نہیں ہوں۔

آپ پر میرا اسائنمنٹ کو لے کر جو تھوڑا بہت قرض تھا سب ختم ہو چکا ہے۔اس نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ کافی متاثر ہوا تھا۔جب کہ وہ اپنی بات کرتی کچن کی طرف جانے لگی

تم کچن میں نہیں جاؤ گی وہ کہتے ہوئے خود کچن میں جانے لگا جب کہ وہ اس کے جملے کو سمجھی نہیں جب وہ اگلے دو منٹ میں چولہا بند کر کے اس کے پاس آیا۔

اور اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ روم کی طرف لے جانے لگا۔

مجھے میری بیوی کا یہ والا روپ سب سے زیادہ پسند آیا ہے۔تو ایسے روپ کی جھلکیاں دکھاتی رہا کرو۔جانے من اور ہاں کل میری بوس گھر پے آنے والی ہے۔

تو اس کے لیے تم نے وہی پیزا بنانا ہے اور اس کو بہت اچھے سے ویلکم کرنا ہے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بتاتے ہوئے بیڈ روم میں لے جانے لگا تھا۔

exponovels

کیا آپ کی بوس ہمارے گھر پہ آنے والی ہیں وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اسے بیڈ پر لٹا تے ہوئے اس کے گلے سے دوپٹہ کھینچ کر دور پھینک چکا تھا۔

ہاں لیکن اب مزید اس بارے میں بات میں بعد میں کرنا پسند کروں گا۔

فی الحال مجھے اپنی بیوی کے ناز نخرے دیکھنے ہیں وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا۔جب کہ اس کے سارے سوال اس کے منہ میں ہی کہ رہ گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

موسی ابراہیم کے گھر آیا تو یہاں اسے سوائے زائنہ کے اور کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔کیوں کہ ابھی اسے پتہ چلا تھا کہ سب لوگ شادی پر گئے ہوئے ہیں۔

زائنہ تو کبھی اپنے شوہر کے ساتھ کہیں جانا پسند ہی نہیں کرتی تھی اسی لئے وہ گھر پر تھی۔

اور یہاں نیچے بھی وہ یہ سوچ کر آئی تھی کہ بدر آیا ہو گا لیکن موسی کو دیکھ کر وہ الٹے قدموں واپس جانے لگی جب اس نے پکار لیا۔

رکیں بھابھی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے ویسے میرا ارادہ تو یہ بات ابراہیم سے کرنے کا تھا لیکن میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ دونوں میاں بیوی میں کسی بھی طرح کی کوئی بدمزگی ہو۔

وہ واپس جانے لگی تھی کہ موسی خان کی آواز پر اسے رکنا پڑا

exponovels

وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا وہ سمجھ چکی تھی اور اگر ابراہیم کو اس بارے میں خبر ہو جاتی ہے تو اس کا کیا حال کرتا جاننا مشکل نہیں تھا۔

کیونکہ وہ اس سے پہلے دو دفعہ اس پر ہاتھ اٹھا چکا تھا اس کی انتہائی بد تمیزی پر۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں موسی بھائی میں سمجھی نہیں آپ کلیئر بات کریں۔ وہ واپس آتے ہوئے اس کے پاس رکی۔

میں آپ کو وارن کر رہا ہوں۔

خدا کے لئے بدر خان کو سبز باغ دکھانا بند کریں ذینب نا اس سے محبت کرتی ہے اور نہ ہی کبھی ماضی میں کرتی تھی اور اگر ایسا کچھ تھا بھی تو زینب اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہے۔

بہتر ہو گا کہ آپ زینب کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں اور نہ ہی میرے بھائی کے دل میں اس طرح کی کوئی امید ڈالیں۔

ورنہ بدر خان کو تو میں سنبھال لوں گا لیکن شاید آپ اپنا آپ سنبھال نہ سکے۔

آپ کی پلاننگ یہ ہے نہ کہ ابراہیم اپنی مرضی سے آپ کو طلاق دے دے تاکہ آپ اپنے والدین کے پاس واپس لوٹ جائیں اسی قیمت پر وہ لوگ آپ کو اپنائیں گے کہ آپ ابراہیم کو اپنے والدین کے سامنے ایک غلط اور برا شخص ثابت کر دے تو

exponovels

ورنہ شاید وہ لوگ کبھی آپ کو منہ لگانا پسند نہیں کریں گے اور یاد رکھیے گا کہ اگر ابراہیم کو یہ پتہ چلا کہ آپ اس کی بہن پر ایسا گھٹیا اور غلیظ الزام لگا رہی ہیں تو آپ کی زندگی سے ابراہیم جائے یا نہ جائے لیکن عرفان کبھی نہیں آئے گا

۔

سنبھل جایئے موقع دے رہا ہوں آپ کو کیونکہ میں اپنے دوست کا گھر ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

۔اور میں دوسری دفعہ وارن کرنے نہیں آؤں گا وہ اسے کہتے ہوئے وہیں سے پلٹ گیا تھا جبکہ زائنہ اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی اس کی دھمکیوں نے اسے کافی زیادہ خوفزدہ کر دیا تھا۔

ہاں یہ حقیقت تھی کہ ابراہیم سے طلاق لے کر اسے اپنے والدین کے سامنے ابراہیم کو ایک برا شخص ثابت کرنا تھا ورنہ اس کے والدین کبھی اسے دوبارہ قبول نہ کرتے۔

ابراہیم کی امیج اس کے ماں باپ کے سامنے اتنی اچھی تھی کہ وہ اتنے سالوں سے جھوٹے قصے سنانے کے باوجود بھی اپنے والدین کو اس کے خلاف نہ کر سکی تھی۔

اس لیے اس نے یہ راستہ چنا تھا۔اس کے پیچھے بھی اس کی بہت بڑی پلاننگ تھی کہ اسے لگا تھا بدر خان عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی پلاننگ میں اس کا ساتھ دے گا۔

لیکن بدر خان نے بے وقوفی کی تھی ان سب چیزوں میں اپنے بھائی کو شامل کر کے اسے ضرورت ہی کیا تھی اسے یہ سب کچھ بتانے کی۔

اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے غلط شخص کو چنا تھا اپنے مطلب کے لئے۔

exponovels

اگر موسی خان سے یہ بات ابراہیم تک پہنچ گئی تو کتنا بڑا مسئلہ ہو سکتا تھا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

عرفان جس طرح سے اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا اسے یقین تھا کہ اس کی زندگی سے زینب کو نکالنا آسان نہ ہو گا لیکن وہ آج بھی اس سے محبت کرتی تھی اور اس کی زندگی میں واپس جانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔

لیکن افسوس کے اس پلان میں بدر اس کے کسی کام نہ آیا تھا اب اسے کچھ اور سوچنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم اس نے گھر میں قدم رکھتے ہوئے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا جبکہ چھوٹو بھاگ کر اس کے لیے پانی لانے گیا تھا۔

وعلیکم سلام آگیا میرا بچہ ہم بہو کو تیرے بچپن کی تصویر دکھا رہے ہیں انہوں نے البم کی طرف اشارہ کیا تھا جو اس وقت احمد کی گود میں تھا۔

بچپن کی تصویریں دیکھ کر کیا کرے گی آپ کی بہورانی اسے کہیں ابھی کے وارق افراہیم کو سمجھے جانے پیار کرے اور

بس بریک لگا دیں ابھی میں وارق افراھیم کو ضرورت سے زیادہ سمجھ چکی ہوں احمد دکھاؤ بھی تصویریں کتنا وقت لے رہے ہو تم وہ اسے جواب دیتی ہوئی ایک بار پھر سے احمد کی طرف متوجہ ہوئی تھی جہاں پر احمد اپنی تصویریں ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔

exponovels

اماں اس میں تو میری ایک بھی تصویر نہیں ہے یہ ساری تصویریں تو کافی زیادہ پرانے ہیں میں کوئی اور البم لے آیا ہوں

۔

میں اپنے والا اٹھا کر لاتا ہوں وہ اسے بند کرتے ہوئے اٹھنے لگا جب اماں نے اس کے ہاتھ سے البم لے لیا۔

میری بہو تیری نہیں اپنی شوہر کی تصویریں دیکھے گی۔ان کے کہنے پر احمد نے منہ بنالیا تھا جبکہ چھوٹو پانی لاتے ہوئے سامنے وارق کے میز پر رکھتا واپس اپنی جگہ سنبھال چکا تھا۔

چلیں اب کھولیں۔۔۔اس نے مائرہ سے کہا تھا جس پر اس نے مسکراتے ہوئے البم کھولا۔

اور ساری تصویریں دیکھنے لگی جبکہ وارق کی آواز سن کر صدف بھی باہر آگئی تھی۔

وارق فریش ہو جائیں میں آپ کے لئے چائے بناتی ہوں صدف نے آفر کی تھی۔

شکریہ صدف اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں مائرہ سے کہہ دوں گا۔اس نے مسکراتے ہوئے بات ختم کی اور ماں کی گود میں سر رکھ دیا۔جو مائرہ کے بالکل ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

یہ والی تصویر تب کی ہے جب وارق پہلی دفعہ سکول گیا تھا وہ جیسے ہی پوچھنے لگی کہ تصویر میں وہ چھوٹا سا بچہ کون ہے اماں نے اسے بتایا۔

ارے واہ آپ سکول بھی جاتے تھے بچپن میں وہ شرارتی انداز میں بولی تو وارق نے آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا۔

نہیں میں تو کبھی سکول گیا ہی نہیں پتا نہیں کیسا دکھتا ہے شکل بھی نہیں دیکھی سکول کی وہ جلے ہوئے انداز میں بولا تھا کیا وہ اسے ان پڑھ گوار لگتا تھا جو وہ اس طرح سے سوال کر رہی تھی۔

exponovels

ہاں مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا وہ ناک سے مکھی اڑاتی اسے مزید آگ لگا گئی۔

ہاہاہا بھائی ننگے۔۔۔۔۔ چھوٹو منہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہنسا تو وارق نے خود بھی جھانک کر البم میں تصویر دیکھی تھی۔

جس پر وہ بالکل چھوٹا باتھ ٹب میں بیٹھا نہا رہا تھا۔ شاید اس وقت اس نے بیٹھنا شروع کیا تھا۔

یہ میں نہیں ہوں نا اماں اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے امید سے پوچھا تھا۔

جس پر اماں نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی نفی کی۔

اماں ایسے بچے کو ننگا بٹھا کر کون تصویر بناتا ہے وہ اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جس پر وہ ہنس رہی تھیں

۔جبکہ اس کے انداز اور شرمندگی پر مائرہ کو بھی بہت مزہ آیا تھا۔

تجھے بچپن میں تصویریں بنوانے کا اتنا شوق تھا کہ حد نہیں موسی بھائی کو تو بس اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کیمرہ اٹھا کر تیری تصویر بنانے لگ جاتے۔

وہ تجھے اتنا زیادہ پسند کرتے تھے نا کہ حد نہیں۔اماں پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے مسکرائی تھیں۔

اور یہ موسی کون تھے۔مائرہ کا زیادہ دھیان تصویروں پر ہی تھا لیکن وہ بیچ میں ان کی باتیں سن رہی تھی۔

موسی میرے چاچو میرے بابا کے بیسٹ فرینڈ اس دنیا کے سب سے پیارے انسان مائی فیورٹ پرسن اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا اس کے لہجے میں موسی کے لیے عزت اور محبت تھی۔

مجھے ملنا ہے ان سے۔۔۔۔اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

exponovels

وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ لیکن اس البم میں ان کی تصویریں ہیں اس نے البم کی طرف اشارہ کیا تو اس نے تصویر کا اگلا صفحہ پلٹا۔

لو جی ایک اور تصویر آ گئی آپ کی ننگی مائرہ نے ہنستے ہوئے اسے بتایا تھا جس پر اس نے پھر سے اسے گھور کر دیکھا۔

کیا اماں چھ سات مہینوں کے بچے کی کوئی ننگی تصویریں کھینچتا ہے۔

وہ تصریر دیکھنے لگا تھا۔ جب اچانک مائرہ اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے کچھ بولی۔

پہلے تو اس نے گھور کر اسے دیکھا پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی جب کہ صدف یہ منظر دیکھتے ہوئے تجسس میں پڑ گئی تھی کہ آخر مائرہ نے اس کے کان میں ایسا کیا بولا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بدر خان تم ایک نمبر کے بیوقوف ہو تمہیں میں نے یہ بات بتا کر بہت بڑی غلطی کی اس بے چاری نے اتنی مشکل سے یہ ساری باتیں بتائی تھی۔

اور تم نے کیا کر دیا یہ ساری باتیں اپنے بھائی کو بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

وہ آیا تھا مجھے دھمکیاں دینے کے لیے مجھے کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ ساری باتیں تمہیں بتانی ہی نہیں چاہیے تھی میں نے غلطی کی ہے اب زینب کا گھر ٹوٹ جائے گا۔

exponovels

اور پتہ نہیں کیا کیا ہو گا لیکن اسے کون سمجھائے کہ زینب کا گھر تو کبھی بنا ہی نہیں وہ کبھی بھی عرفان سے محبت نہیں کرتی وہ تم سے محبت کرتی ہے نہ جانے کیسے کس اذیت سے وہ عرفان کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جس طرح میں ابراہیم کے ساتھ گزار رہی ہوں۔

تمہارا بھائی خود تو اپنی منپسند بیوی کے ساتھ اپنی خوبصورت زندگی گزار رہا ہے لیکن تمہاری خوشیوں کی اسے کوئی فکر نہیں ہے بلکہ تمہاری خوشیوں کی اسے فکر ہو گئی ہی کیوں آخر۔۔۔

تم کون سا اس کے سگے بھائی ہو سوتیلے رشتے کبھی اپنے ہوئے ہیں۔

وہ صرف اور صرف تم سے یہ تعلق اس دولت کے لئے نبھا رہا ہے۔

جس کے تم حصہ دار ہو اس جائیداد کے لیے وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر گھوم رہا ہے۔

جس دن اسے تمہارے حصے کی جائیداد مل گئی نہ تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔

اور ایسے میں وہ تمہاری من پسند چیز لا کر دے ایسا تو ممکن ہی نہیں وہ تمہاری خوشیاں تم سے چھین لے گا۔

تم موسی خان کو اپنا بھائی سمجھ کر اپنے مسئلے اس سے شیئر کرتے ہو لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تمہارا بھائی ہے ہی نہیں۔

وہ صرف تب تک یہ تعلق نبھا رہا ہے جب تک تم اس جائیداد کے حصے دار ہو اور یہ تو تم بھی جانتے ہو اور باقی سب بھی کے تم اس کمپنی میں صرف نام کے حصے دار ہو سارا کام موسی کرتا ہے۔

اس کمپنی کو وہ سنبھال رہا ہے تمہاری شیئرز وہ دیکھتا ہے تمہیں تو وہ صرف چند لمحوں کے لیے آفس میں بلاتا ہے

exponovels

۔تاکہ تمہارا نام اس کمپنی پر لگا رہے سچ تو یہ ہے کہ وہ تمہیں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے والا بہت جلد سب کچھ اپنے نام کروادے گا نہ تو تمہیں کبھی زینب کی محبت ملے گی اور نہ ہی کبھی یہ جائیداد۔

ساری زندگی کے لئے ترستے رہ جاؤ گے تم اپنی محبت کے لیے بھی اور اپنی وراثت کے لیے بھی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

اس کا تیر بالکل نشانے پر لگا تھا جس طرح بدر خان تڑپا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کی باتوں میں آنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

اس نے زندگی میں بہت بے وقوف مرد دیکھے تھے لیکن بدر خان سب سے الگ تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

الے الے پیالا بے بی ننگا بیٹھا ہوا تھا۔ شمو آ گئی میلے بے بی کو ویسے بچپن میں آپ کسی فیشن ماڈل سے کم نہیں کہ ۔۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وارق لیپ ٹاپ پر لگا اپنے کام میں مصروف تھا اس کے دیکھتے ہی اس کے پاس آتی اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے بڑے کیوٹ انداز میں بولی تھی۔

ہاں کیا ہے نہ میری بیوی کو دیکھنی تھی نہ میری تصویریں اسی لئے اسپیشلی بنوائی تھی پوز بنا کر لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں ان تصویروں میں تمہیں ہاٹ نظر آؤں گا

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے قریب کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

وارق میں صرف مذاق کر رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا تھا۔

exponovels

لیکن میں بالکل مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں تمہیں وہ چھوٹا سا بچہ باتھ ٹب میں بیٹھا ہوا ہاٹ نظر آرہا تھا تو اتنا بڑا اپنا شوہر کیسا لگتا ہے۔

وہ اسے آپنے بے حد قریب کرتے ہوئے سوال کرنے لگا تھوڑی دیر پہلے باہر بیٹھے اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا اس باتھ ٹب میں بیٹھے بہت ہوٹ لگ رہے ہو۔ پانی میں آگ نہ لگا دینا۔

اور اب وہ اپنی ہی کہی گئی باتوں پر پچھتا رہی تھی وہ کہاں جانتی تھی کہ وہ اس کی بات کو بعد میں اس انداز میں لے گا۔

وہ جانتی تھی کہ سب کے سامنے تو وہ کچھ بھی نہیں بولنے والا لیکن بعد میں بیڈ روم میں آکر وہ اس بات کا انتقام لے گا اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا۔

وہ تو میں مذاق کر رہی تھی وارق اس نے سمجھانا چاہا تھا۔

لیکن میں تو مذاق نہیں کر رہا۔ اب تو تمہیں بتانا پڑے گا کہ تمہیں تمہارا شوہر کتنا ہاٹ لگتا ہے اس کی کمر میں ہاتھ سختی سے حمایل کرتا وہ اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔

میرے خیال میں آپ کوئی ضروری کام کر رہے تھے اس نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا تھا لیکن وارق کو جیسے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں تھا وہ تو اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

۔

وہ اسے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا تھا جب اچانک دروازہ کھول کر صدف اندر داخل ہوئی۔

exponovels

صدف کیا بد تمیزی ہے اس طرح بنا دستک تم ہمارے کمرے میں کیسے آ گئی۔۔۔۔۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور کرتے ہوئے صدف پر دھاڑا تھا اس کی یہ حرکت اسے سخت ناگوار گزری تھی۔جبکہ صدف بھی شرمندہ ہو گئی تھی۔

وہ میں یہ بتانے آئی تھی کہ کھانا لگ گیا ہے۔آپ لوگ آ کر کھا لیں وہ آنکھوں میں غصہ لیے مائرہ کو دیکھ کر بولی تھی جیسے اس کے انداز میں شرمندگی ڈھونڈنے سے بھی نا ملی تھی ہاں لیکن اس کی جلن نے مائرہ کو اندر تک پر سکون دیا تھا آئندہ آپ یہ بات بتانے کے لئے نا ایئے گا وہ کیا ہے نا کہ آپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ دروازہ کمرے کے باہر کس مقصد سے لگایا جاتا ہے۔

آپ سے زیادہ میرز تو میرے چھوٹو کو ہیں چھ سال کا بچہ بنا دستک دیے کمرے کے اندر داخل نہیں ہوتا لیکن آپ اتنی بڑی ہو گئی ہیں اور آپ کو کسی نے اتنی تمیز نہیں سکھائی

مائرہ بس ختم کرو اس بات کو صدف جاؤ یہاں سے وہ صدف سے کہتا مائرا کو ٹوک گیا تھا جبکہ مائرہ کو۔اس کا۔ٹوکنا بہت برا لگا تھا۔

اسی لئے تو اسے نظر انداز کرتی ہو وہ واش روم میں بند ہو گئی تھی جبکہ صرف کمرے سے نکل گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ذائنہ امید لگا کر بیٹھی تھی بدر کی طرف سے کسی دھماکے کی لیکن اب یہاں اسے جو خبر ملی تھی اس نے اسے جھٹکا دے دیا تھا۔

exponovels

بدر اپنے دوستوں میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بعد اپنے دوست کا سر غصے میں شیشہ بھر مار چکا تھا جس کی وجہ سے اس کے دوست کو کافی اندرونی چوٹ لگی تھی اور وہ کوما میں چلا گیا تھا۔

جس کی وجہ سے وہ اس وقت جیل میں تھا اور اس کا چھوٹنا آسان ہر گز نہیں تھا۔

اس کی گواہی بہت سارے لوگوں نے دی تھی۔اس کے غصے کی وجہ سے ہوٹل والوں کا بہت نقصان ہوا تھا جس پر ہوٹل والوں نے بھی اس پر کیس کروا دیا تھا اس کا چھوٹنا دو سال تک نا ممکن ہو گیا تھا۔

جبکہ زائنا مزید دو سال اپنی زندگی برباد کرنے کا نہیں سوچ سکتی تھی اسے بدر پر غصہ آ رہا تھا جو اس کا سارا کام خراب کرتا جا رہا تھا۔

اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی بدر کو اپنے پلان میں شامل کر کے وہ بے وقوف ہر گز اس قابل نہیں تھا کہ اسے ان سب چیزوں میں شامل کیا جا سکے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اتنی مشکل سے اسنے بدر خان کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ زینب اس سے محبت کرتی ہے۔

اور اس سے شادی بھی کرنا چاہتی ہے اور جلد سے جلد عرفان سے طلاق لے کر اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گی لیکن بدر نے اپنے غصے میں بہت برا کیا تھا اور اب موسیٰ اسے چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔

لیکن کیس بڑا ہو جانے کی وجہ سے وہ ساری کوشش دھری کی دھری رہ گئی تھی اسے دو سال کی سزا ہو چکی تھی اور دو سال سے پہلے وہ جیل سے نکل نہیں سکتا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آج صبح سے ہی کچن میں لگی ہوئی تھی آج سنڈے تھا اور تاشفین اٹھتے ہی اپنے کام کے لئے چلا گیا تھا۔

وہ اسے بتا کر گیا تھا کہ دن کا کھانا گھر پر ہی کھائے گا اس کے ساتھ اس کی باس بھی ہو گی اس نے بہت محنت سے اس کے لئے اچھے اچھے کھانے بنائے تھے تاکہ اسے سب کچھ پسند آئے۔

پتہ نہیں اس کی بوس کس طرح کی ہو گئی اور اسے کس طرح کے کھانے پسند تھے لیکن اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔

اور اسے پورا یقین تھا کہ سب کچھ پسند بھی آئے گا۔ جبکہ تاشفین کہہ کر گیا تھا کہ بالکل ریلیکس رہو کیونکہ میری بوس کو تمہارے ہاتھ کا کھانا پسند آئے یا نہ آئے تمہارا شوہر تمہارے ہاتھ کے کھانوں کا دیوانہ ہے۔

اور اگر اس کی بوس نے اس کے ہاتھ کا بنا کھانا نا کھایا تو وہ خود سب کچھ کھا لے گا۔ اس کی اس بات نے اسے کافی حد تک پر سکون کر دیا تھا لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ سب کچھ اچھا اچھا ہو۔

آخر وہ پہلی دفعہ ان کے گھر آ رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ ہے تمہارا فلیٹ وہ لفٹ سے نکلتے ہوئے دروازے کو دیکھ رہی تھی تاشفین نے مسکرا کر دروازے پر دستک دیتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

میں تمہاری کزن سے ملنے کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا جب دروازہ کھل گیا۔

exponovels

یہ رہی آپ کی ایکسائیمنٹ میر امطلب ہے تناوش اس نے مسکراتے ہوئے تناوش کی طرف اشارہ کیا جس نے سر سے پیر تک اس کو دیکھا تھا۔اور پھر آگے بھڑتے ہوئے اس سے ملنے لگی

وائٹ جنس کے ساتھ ریڈ بنا آستین کی شرٹ میں وہ کوئی ماڈل لگ رہی تھی۔تاشفین تو کہہ رہا تھا کہ یہ عمر میں اس سے بڑی ہے لیکن وہ تو بہت ینگ لگ رہی تھی۔

بالکل اس کی ماں کی طرح۔

تناوش یہ میری بوس۔۔۔نہیں۔بوس آپ آفس میں ہیں یہ میری دوست ہیں مس روز جیکسن۔یہ میری بوس کم اور دوست زیادہ ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا

اب یہیں کھڑے رہیں گی یا اندر بھی چلیں

گی۔وہ اسے اندر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا جب کہ وہ تناوش کو دیکھ رہی تھی جو دیکھنے میں بہت معصوم اور سویٹ سی لگ رہی تھی۔

جان کھانا لگا دو انہیں واپس جانا ہے اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا تاشفین نے اردو میں اس سے کہا۔

جس پر وہ ہاں میں سر ہلا کر جانے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

تمہاری کزن بہت خوبصورت ہے اور کھانا بھی بہت اچھا بناتی ہے مجھے یقین نہیں آرہا ہے اس چھوٹی سی لڑکی نے ایسا کھانا بنایا ہے۔

exponovels

یہ ہر کام میں ماہر ہے مجھے بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر میں یہ تمہارے لیے چھوٹا سا گفٹ لے کر آئی تھی وہ کھانے کے دوران ہی اپنے پاس رکھا تحفہ اسے پکڑ آنے لگی تھی ساتھ میں چوکلیٹ کا ڈبا بھی تھا۔

اس نے حیرانگی سے تاشفین کو دیکھا تھا جس نے مسکرا کر اسے لینے کا اشارہ کیا اور وہ اس کا شکریہ ادا کرتے اس کے گفٹ کو قبول کر چکی تھی۔

اس گھر میں اور کون کون رہتا ہے اور تمہاری مدر کدھر ہیں وہ اس سے مزید سوال جواب کرنے لگی

گھر میں اور کوئی بھی نہیں رہتا میری مدر اپنے سیکنڈ ہز بنڈ اور بچوں کے ساتھ ہیں جبکہ میں یہاں اپنی وائف کے ساتھ رہتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے تناوش کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

جبکہ سامنے کھڑی عورت کو تو یہ بات کوئی مذاق ہی لگی تھی اس کے چہرے پر ناقابل یقین مسکراہٹ تھی شاید اس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔

وائف۔۔۔۔۔۔مطلب میں کچھ سمجھی نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں سچ میں یہ بات کافی نہ قابل یقین ہے لوگ یقین ہی نہیں کرتے کہ تناوش میری بیوی ہے یہ کوئی چھوٹی سی بالکل بچی لگتی ہے لیکن

ہماری ایج میں زیادہ ڈیفرینس نہیں ہے کہ مجھ سے صرف چھ سال چھوٹی ہے اور یہ سچ ہے کہ یہ پیاری سی لڑکی میری بیوی ہے اسی نے میری زندگی کو جنت بنا دیا ہے اس کے ہونے سے میں ہوں۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے اسے بنایا ہی میرے لیے گیا ہے یہ

exponovels

صرف میری ہے وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتا اسے اپنی باہوں میں بھرتے اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔
جبکہ اس کی اس حرکت نے تناوش کو اسے گھورنے پر مجبور کر دیا تھا جب کہ روز پر تو جیسے اس گھر کی چھت آ گری تھی اور اسے دیکھ رہی تھی اس کی کسی بات پر یقین کرنا اس کے بس میں ہی نہ تھا۔
لیکن اس لڑکی کی جھکی ہوئی نگاہیں اور تاشفین کا والہانہ انداز سب کچھ اس پر واضح کر گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم مذاق کر رہے ہو تعیش تم شادی۔۔۔۔۔وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی اس وقت کس سچویشن سے گزر رہی تھی یہ صرف وہی سمجھ سکتی تھی۔
میں جانتا تھا کہ یہ بات آپ کے لیے بہت بڑا سرپرائز ثابت ہونے والی ہے۔اسی لیے تو میں نے آپ کو آج تک یہ بات بتائی نہیں تھا کہ جب آپ کو پتہ چلے تو آپ ایسے ہی حیران ہو جاؤ ہاں میں شادی شدہ ہوں۔
اور یہ میری پیاری سی کیوٹ سی چھوٹو سی وائفی۔۔۔۔۔۔وہ تناوش کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا جو خامخواہ ہی اس کے انداز پر شرمندہ ہوئے جا رہی تھی۔
لیکن آپ اسے معصوم بالکل بھی مت سمجھیے گا یہ بالکل معصوم نہیں ہے مجھے بہت تنگ کرتی ہے۔وہ اس کے گالوں کو کھینچتے ہوئے اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا جب کہ تناوش اسے گھور رہی تھی۔

exponovels

اور سامنے بیٹھی عورت کی تو جیسے دنیا ہی لٹ چکی تھی وہ برباد ہو چکی تھی۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کے سامنے سے یہ منظر ہٹ جائے گا سب کچھ بدل جائے گا۔

اس کا تعیش اس کا ہو گا اسے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی پرینک کر رہا ہے اس کے ساتھ کوئی مزاق کر رہا ہے ایسا کیسے ممکن تھا کیا وہ اس کے جذبات کو اب تک سمجھ نہیں پایا۔ وہ کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں تھا۔

ایسا کیسے ممکن تھا کہ س کے جذبوں کی آنچ اس تک نہ پہنچی ہو وہ سب سمجھتا تھا اس کی نظروں کا مفہوم اس کے جذبات کی گہرائیاں ہر چیز سے واقف تھا. تو کیسے وہ اس کا دل اس طرح سے چیر سکتا تھا۔۔۔ نہیں یہ سب کچھ جھوٹ تھا ایسا نہیں ہو سکتا۔

وہ اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ وہ تناوش کے ساتھ باتوں میں لگا اس کے اچانک اٹھنے پر اسے دیکھنے لگا۔

مجھے واپس جانا ہے میں نے تمہیں بتایا تھا نا میں زیادہ دیر نہیں رہ سکوں گی بس مجھے چلنا چاہیے بے واپس آنے کی کوشش کروں گی۔

بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر تعیش تمہاری وائف سچ میں بہت پیاری ہے۔ میرے خیال میں اس کی شادی بہت جلدی کر دی گئی ہے ابھی تو اس کے کھیلنے کودنے کے دن تھے وہ کوشش کے باوجود بھی مسکرا نہیں سکتی تھی۔

میں بھی اس بات سے ایگری کرتا ہوں لیکن ہماری فیملی کو ہماری شادی کی اتنی جلدی تھی کہ ہماری شادی بچپن میں ہی کروا دی گئی خیر یہ ساری باتیں میں آپ کو کسی اور دن بتاؤں گا ہماری لو سٹوری کافی انٹرسٹنگ ہے۔

exponovels

آیئے میں آپ کو نیچے تک چھوڑ کر آتا ہوں وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اسے کہنے لگا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اسے اس کے گھر تک چھوڑ کر آئے لیکن اس نے صرف نیچے تک ہی چھوڑ کر آنے کی آفر کی تھی۔

شاید وہ جلدی سے جلدی اپنی بیوی کے پاس واپس جانا چاہتا تھا وہ ہاں میں سر ہلاتی تناوش سے ملے بنا ہی گھر سے نکل گئی تھی اس کا دل ٹکروں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ وہ یہاں اتنی خوش باش آئی تھی لیکن یہاں سے جاتے ہوئے مکمل ہار چکی تھی۔

وہ شدت سے دعا مانگ رہی تھی کہ کاش وہ یہاں آئی ہی نہ ہوتی نیچے آنے تک وہ بس اس کی طرف سے ہنس کر اس واقعہ کو مذاق کا نام دینے کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ لمحہ نہ آیا وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا اسے گاڑی میں بٹھا کر ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس اوپر کی طرف جا چکا تھا۔

اور وہ کتنی ہی دیر وہیں رکی اسے دیکھتی رہی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے کوئی طریقہ نہیں مل پا رہا تھا جس سے وہ بدر خان سے ملنے اس کی جیل جا سکتی۔

بدر خان کو اس شہر کی جیل سے شفٹ کر دیا گیا تھا کیونکہ اسے وقت پر جیل سے نہ نکلوا پانے کی وجہ سے وہ کافی جذباتی ہو گیا تھا اور وہاں اندر قیدیوں کو مارنے پیٹنے لگا تھا اسی لئے اسے فی الحال یہاں سے دوسری جیل روانہ کر دیا گیا تھا تاکہ وہاں کے اہلکار اسے قابو میں کر سکیں۔

exponovels

اور سننے میں یہی آیا تھا کہ وہاں کے اہلکاروں نے اس کے ساری اکڑ نکال دی تھی موسیٰ بہت پریشان تھا کہ وہ اپنے بھائی کو جیل سے نکلوا نہیں پایا تھا اس نے حرکتیں ہی ایسی کی تھی۔

اپنے دوستوں سے پتہ نہیں کون سی بات پر اس نے لڑائی جھگڑا کیا تھا اور پھر اپنے ہی دوست کا سر اس نے شیشے کی ٹیبل پر دے مارا تھا اس کی وجہ سے اس کا دوست کوما میں چلا گیا تھا۔

موسی نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس کے گھر والوں سے معافی مانگ کر اس کیس کو باہر ہی ختم کر دے لیکن بدر خان نے اپنی گردن جھکنے نہ دی تھی اس نے اس کے گھر والے سے معافی نہ مانگی تھی جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ غصہ ہو چکے تھے بلکہ اس پر کیس بھی اچھا خاصا برا بنوا دیا تھا۔

بات عدالت تک جا پہنچی تھی جس کی وجہ سے وہ اس وقت جیل میں تھا اور یہاں زائنہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ اس شہر سے دوسرے شہر نہیں جا سکتی تھی اور نہ ہی ابراہیم اسے وجہ جانے بنا کسی دوسرے شہر جانے دیتا وہ تو اس کے گھر سے نکلنے پر بھی اسے بہت باتیں سناتا تھا۔

پالر والے بہانے پر تو وہ اس سے یہ بھی کہہ چکا تھا کہ پالر وہ اکیلی نہ جایا کرے بلکہ گھر میں سے ہی کسی عورت کو اپنے ساتھ لے کر جایا کرے۔اس کے پاس بس یہی بہانہ تھا کہ وہ پالر جاتی ہے ورنہ شاید ابراہیم اسے وہاں بھی نہ جانے دیتا ہے۔وہ عورتوں کے اکیلے گھر سے نکلنے کے حق میں نہیں تھا حالانکہ وہ شاپنگ پر اسے اپنے ساتھ لے کر جاتا تھا۔ وہ ایک دن کے لیے گھر سے غائب تو ہر گز نہیں ہو سکتی تھی ورنہ اس کے لیے بڑا مسئلہ بن جاتا اور جو پلاننگ اس نے کر رکھی تھی وہ دھری کی دھری رہ جاتی۔ لیکن بدر خان کا انتظار کرنا بھی اس کے لیے بے حد مشکل تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گھر جانے کے بجائے سیدھی کلب میں آئی تھی اور اس وقت وہاں بیٹھی حرام مشروب اپنے اندر اتار رہی تھی۔
اس کا دل بری طرح سے ٹوٹا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ منزل کے بہت قریب آ کر خالی ہاتھ لوٹ آئی ہو۔
ایسا نہیں تھا کہ اس نے تاشفین سے پہلے اپنے جذبات کا اظہار کسی سے نہیں کیا تھا۔
وہ ایک آزاد خیال لڑکی تھی وہ ایک ایسے معاشرے میں پلی بڑھی تھی جہاں ان سب باتوں کو بالکل کوئی اہمیت نہیں دی جاتی
یہاں ایک لڑکی نہ جانے کتنے لڑکوں کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتی ہے اور ان کے ساتھ اپنا وقت گزارتی ہے اس نے بھی بہت سارے لڑکوں کے ساتھ اپنا وقت گزارا تھا لیکن تاشفین وہ پہلا مرد تھا جس سے وہ محبت کر بیٹھی تھی۔
ہاں وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی اس نے جب پہلی دفعہ اپنے دوست کے آفیس میں اسے ایک عام سی نوکری کرتے دیکھا تو وہ اسے اتنا اچھا لگا کہ اس نے اسے اپنے نیکسٹ برنیڈ کا فیس بنانے کا فیصلہ کر لیا۔
لیکن اس کے انکار نے اس کی انا پر ضرب لگائی تھی کوئی اسے کیسے انکار کر سکتا تھا اس سوچ کے ساتھ وہ اس کے پیچھے پڑ گئی تھی اس کے ہر بار انکار نے جیسے اس کی ضد کو بڑھا دیا تھا وہ اس کے ساتھ کام کرنے کی خواہشمند ہو چکی تھی۔
اور یہ تو کچھ بھی نہیں اگر اس کے ساتھ کام کرنے کے لیے اسے اس سے بھی بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی تو وہ پیچھے نا ہٹتی ۔اس نے اپنا اصول توڑا تھا صرف اور صرف تاشفین کے لئے۔

exponovels

اور اتنے وقت میں اس کے اتنے قریب آ گیا تھا کہ وہ اس سے محبت کر بیٹھی تھی اسے چاہنے لگی تھی اس کے لئے تاشفین بہت اہم ہو گیا تھا اس نے سوچ لیا تھا وہ اسے اپنی زندگی میں نہ صرف شامل کرے گی بلکہ اس کے ساتھ شادی کرے گی۔

وہ اس کے ساتھ اپنی ساری زندگی گزارنے کا فیصلہ کر چکی تھی لیکن آج اس کے خوابوں پر پانی پھر گیا تھا تاشفین نہ صرف شادی شدہ تھا بلکہ اس لڑکی کو کتنی محبت سے دیکھ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں سے چھلکتا بے شمار پیار اسے بتا گیا تھا کہ وہ چھوٹی سی لڑکی تاشفین کے لیے کتنی خاص ہے شاید وہ کبھی زندگی میں اس کی اتنی توجہ حاصل نہ کر پاتی۔

وہ تاشفین کو یاد کرتے مسلسل روئے جا رہی تھی جب کہ اس وقت اس کے پاس یہ سوچنے کا بھی ہوش نہ تھا کہ یہاں پر کتنے لوگ ایسے ہیں جو اسے پہچانتے ہیں جو اس کے لیے مسائل کھڑے کر سکتے ہیں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ سمجھ چکی تھی کہ بدر خان کے بنا اس کا کام نہیں ہو سکتا اور بدر خان کا جلدی جیل سے نکلنا ممکن نہیں ہے۔

اسی لئے فی الحال اس معاملے کو یہیں ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور ابراہیم کے ساتھ نارمل ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

ابراہیم پہلے تو اس کے اچانک بدلنے پر کافی پریشان ہوا تھا پھر اسے تاشفین کا خیال رکھتے دیکھ کر وہ خوش ہو گیا تھا۔

exponovels

اسے بلااور کیا چاہیے تھااس کی بیوی اس کے بچے کا خیال رکھ رہی تھی اس پر غور کر رہی تھی اپنے گھر کو دیکھ رہی تھی اس کے اچانک بدلنے پر سب لوگ ہی حیران اور پریشان تھے جبکہ فہیم کی بیوی کے ساتھ اس کی اچھی خاصی دوستی بھی ہو گئی تھی لیکن افراہیم کی بیوی اسے بالکل پسند نہیں کرتی تھی وہ خود ذرا سخت مزاج کی تھی۔

وہ اپنے اصولوں کے خلاف کوئی بات پسند نہیں کرتی تھی گھر پر اسی کی حکومت چلتی تھی کیونکہ وہ اس گھر کی سب سے بڑی بہو تھی۔اور پھر وارق اور تاشفین کی تربیت کا سارا ذمہ اسی نے اٹھا رکھا تھا۔

تاشفین اپنی ماں کو بالکل پسند نہیں کرتا تھااور نہ ہی اس کے پاس جاتا تھااس کو تو ہر وقت اپنی تائی امی کی گود ہی اچھی لگتی تھی۔

وہ اگر کہیں باہر محلے میں جاتی تو بھی تاشفین اس کا ہاتھ تھام کر اس کے ساتھ نکل جاتا تھا۔

وہ جہاں جاتی تاشفین اس کے ساتھ ساتھ ہی رہتا تھااور یہ بات ذائنہ کو بالکل پسند نہیں تھی اس بات کا ذکر اس نے ابراہیم کے سامنے بھی کر دیا تھا جس پر ابراہیم نے کہہ دیا کہ وہ اس کی تاشفین بھابھی کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہے اور ویسے بھی بھابھی اس کا خیال تم سے زیادہ بہتر رکھتی ہیں۔

اور جس طرح سے تاشفین کی طبیعت ہے وہ اپنی مرضی کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کرتا اس لئے بہتر ہے کہ تمہیں تاشفین کے ساتھ ٹائم گزارا کرو اسے اپنی طرف کرنے کی کوشش کرو۔

وہ چھوٹا بچہ ہے ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے صرف پانچ سال تم ماں ہو اس کی اگر چاہو تو اپنے بچے کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہو۔

exponovels

تم نے کبھی اسے اہمیت نہیں دی کبھی اسے ممتا کا احساس نہیں دلایا اسی لئے وہ تمہارے قریب نہیں آتا وہ جب بھی تمہارے پاس آتا تھا تو تم اسے جھٹک دیتی تھی اسی لیے اسے تمہاری عادت نہیں ہے لیکن آہستہ آہستہ کوشش کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

اور اس کی یہ بات سننے کے بعد وہ کوشش کرنے لگی تھی کہ تاشفین کا زیادہ سے زیادہ وقت اس کے ساتھ گزرے اگر بڑی بھابھی کہیں باہر جاتی بھی تو وہ تاشفین کو اس کے ساتھ نہیں بھیجتی تھی اور زیادہ سے زیادہ اسے کمرے میں رکھتی تھی تاکہ اسے اپنی ماں کی عادت ہو جائے۔

کیونکہ اسے کسی بھی طرح سے تاشفین کو اپنے ساتھ رکھنا تھا تاکہ وہ اپنی پلاننگ میں کامیاب ہو سکے آخر طلاق کے بعد اس نے اپنا بچہ اپنے پاس رکھنا تھا تبھی تو اپنے والدین کی جائیداد سے کچھ لے پاتی

اور جہاں تک دانیال کے بات تھی تو زینب اپنا بچہ خود سنبھال سکتی تھی۔ کیوں کہ عرفان سے شادی کے بعد وہ اپنی سوتن کے بچے تو پالنے سے رہی تھی۔ ہاں لیکن اپنے بچے کا وہ۔ کچھ نا کچھ کر لیتی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اٹھو مائرہ لاؤ فائل دو مجھے وہ آج بہت ضروری میٹنگ ہے۔ وہ صبح صبح ہی اس کے سر پر سوار اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

نہ کریں کھڑوس مونچھڑ پلس ظالم و جابر شوہر مجھے سونے دیں آپ ساری رات مجھے نہیں سونے دیتے کم از کم صبح تو سونے دیا کریں وہ کروٹ بدلتے ہوئے بولی۔

exponovels

جان من میں رومانٹک موڈ میں ہر گز نہیں ہوں اٹھو مجھے میری فائل دو مجھے ضروری میٹنگ پر جانا ہے۔وہ اس کا بازو تھامتے ہوئے سے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آپ کی الماری کے لوکر میں پڑھی ہیں نکال کر لے جائیں اور اب مجھے تنگ مت کیجئے گا وہ دور ہٹ کر پھر سے سونے لگی۔

جبکہ وہ اس کے بتانے کے مطابق لوکر سے فائل نکالنے لگا تھا اس کی چاروں فائلز کو اس نے کافی اچھے طریقے سے

exponovels

کیا بات ہے بیوی تم نے دل خوش کر دیا اتنے اچھے سے سیو کر کے رکھی ہوئی تھی کہ تم پر پیار آنے لگا ہے وہ بیڈ کے پاس آتے ہوئے اس سے کہنے لگا جس پر اس نے اچانک آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا اس کی آنکھیں رت جگے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں

پھر اگلے ہی لمحے اس نے بلیکٹ اپنے اوپر ڈال کر خود کو اس سے چھپا لیا تھا۔

تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ مجھ سے چھپ کر تم مجھ سے دور بھاگ سکتی ہو وہ ایک لمحے میں اسے بلینکیٹ سمیت اپنے طرف کھینچ چکا تھا۔

exponovels

مونچھر مجھے نیند آرہی ہے اگر آپ نے مجھے تنگ کیا میں آپ کی مونچھیں کاٹ دوں گی۔وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی تھی لیکن اس کی دھمکی کو سن ہی کون رہا تھا اس کا رومانٹک موڈ ان ہو گیا تھا اور اب وہ اس کی تو تو میں میں سننے کے موڈ میں نہ تھا اور نہ ہی اس کی گھوریاں برداشت کرنے کے۔

اس کا چہرہ تھامتے ہوئے وہ اسے اپنی باہوں میں کھینچتا اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کرنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں اس کے لبوں پر اپنی شدتیں لٹاتا وہ مدہوش ہونے لگا تھا وہ بھول چکا تھا کہ وہ اسے جگا رہا تھا اس وقت تو اسے دیکھ کر اس کی طلب جاگ اٹھی تھی جس پر وہ کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا۔

تنگ مت کرو اس کی کھینچا تانی سے تنگ آکر اس نے ایک لمحے کے لیے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اسے گھور کر کہا تھا۔

اور پھر اس کے ہاتھ پیر رکتے ہی وہ پھر سے اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھک گیا تھا وہ اس چیز کے لئے ہر گز تیار نہ تھی جب کہ وہ تو اس کے لبوں کے لمس میں ایسا مدہوش ہونے لگا تھا کہ اسے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔

جب اس کی جیب میں پڑا اس کا فون بجنے لگا مائرہ کی سانس میں سانس آئی تھی۔

جب کہ مائرہ اسے دھکا دیتی واش روم میں بھاگ گئی تھی کیونکہ اس کی نیند کا تو ویسے بھی بیڑا غرق کر چکا تھا۔

اس کے جانے پر وہ بدمزہ ہوتے ہوئے فون کو گھور کر اٹھانے لگا تھا۔

کیا مسئلہ ہے کس کو موت پڑی ہوئی ہے جو مجھے صبح صبح فون کر رہے ہو تمہیں اتنی عقل نہیں ہے کہ شادی شدہ بندہ صبح صبح فون اٹھانے کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوتا وہ بہت غصے سے بولا تھا۔

exponovels

آئی ایم آئی ریلی سوری سر میں تو صرف آپ کو آپ کی میٹنگ کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔اور سر دراصل میں کنوارا ہوں مجھے نہیں پتہ شادی شدہ لوگوں کی کیا روٹین ہوتی ہے۔

اس کے لیے مجھے شادی کرنی پڑے گی۔دوسری طرف سے اس کا سیکرٹیری کافی شرمندگی سے بولا تھا۔

ہاں تمہاری شادی کرواتا ہوں میں تاکہ کم از کم تم صبح مجھے فون کرنا تو بند کرو۔اچھے خاصے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا بولو کیوں فون کیا ہے مجھے۔۔۔؟وہ اب کام کی بات پر آیا تھا۔

سر آپ کی میٹنگ شروع ہونے میں صرف آدھا گھنٹہ باقی ہے آپ کو آدھے گھنٹے کے اندر اندر آفس پہنچنا ہو گا اس نے فورا اسے بتایا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے میں تقریباً 20 منٹ میں تم تک پہنچتا ہوں اس نے کہہ کر فون بند کیا اور دروازے کی طرف دیکھا مائرہ اب ویسے بھی اس کے ہاتھ نہیں آنے والی تھی تو بہتر تھا کہ وہ جا کر اپنی میٹنگ ہی اٹینڈ کر لیتا۔

باہر نکل او جانے من جا رہا ہوں میں تمہاری سوتن کے پاس تم تو ویسے بھی پاس نہیں آنے دیتی اس نے واش روم کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا تھا۔

سوتن کے پاس کیا مطلب ہے آپ کس کے پاس جا رہے ہیں وہ اگلے ہی لمحے میں دروازہ کھولتے ہوئے اس کے سر پر سوار ہوئی تھی۔

آفس جا رہا ہوں میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے پاگل لڑکی واپس آ کر کرتا ہوں تم سے دو دو ہاتھ

exponovels

۔ویسے یہ جو تم نے نیا طریقہ پکڑا ہے نہ مجھ سے بھاگ کر واش روم میں بند ہونے کا تو میں تمہیں بتادوں کہ مجھے یہ دروازہ توڑنا بھی آتا ہے اور یہاں سے اتار کر ہمیشہ کے لیے غائب کرنا بھی آتا ہے۔

اپنی بیوی کے نخرے میں اٹھا سکتا ہوں لیکن اس طرح کی دوری برداشت نہیں کر سکتا تو آئندہ کوشش کرنا کہ تم مجھ سے بھاگ کر یہ واش روم میں پناہ لینا چھوڑ دو وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے وہ شدت سے بھرپور بوسہ دیتا جاتے جاتے اسے وارن کر گیا تھا جب کہ وہ اس کی مونچھوں کی چبھن پر ایک بار پھر سے اپنے ہونٹوں کو رگڑ کر رہ گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○○○○○○

آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے میں اپنے بیٹے کی منگنی ہرگز فہیم کی بیٹی کے ساتھ نہیں کروں گی۔

پہلے آپ کی ایک بھابھی کم ہے میری زندگی عذاب کرنے کے لیے میرا بچہ اس کی وجہ سے میری طرف نہیں دیکھتا۔

اور اپ اپنے چھوٹے بھائی کی بیٹی سے میرے بیٹے کی شادی کرنے کے خواب سجا رہے ہیں۔

اپنا اپ کنٹرول کرو زائنہ اگر تمہیں یہ غلط فہمی ہے کہ میری بھابیوں کی وجہ سے تمہارا بیٹا تمہارے پاس نہیں اتا تو یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں۔

اور فی الحال تو میں صرف تاشفین اور تناوش کی منگنی کر رہا ہوں تناوش تھوڑی بڑی ہو جائے تو میں ان کے نکاح کے بارے میں بھی سوچوں گا۔

ہمارے خاندان کی پہلی بچی ہے تناوش اور میری یہی خواہش ہے کہ ہم اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کا فیصلہ کریں۔

exponovels

اوران شاءاللہ میں ایسا ہی کروں گا اس معاملے میں تمہیں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی جس طریقے سے تم تاشفین کا خیال رکھتی ہو نا اس حساب سے کم از کم تمہیں میں فضول میں کوئی ڈرامہ میں تمہیں کریٹ کرنے نہیں دوں گا وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر رہ گئی

اگر یہ بچپن کے رشتے طے ہو گئے تو کبھی نہیں ٹوٹیں گے یہ تو وہ سمجھ ہی گئی تھی۔ان بچپن کے رشتوں کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کا کوئی بہتر فیصلہ نہیں کر پائی تھی اور اب جس انداز میں ابراہیم نے کہا تھا کہ وہ تناوش اور تاشفین کا نکاح کر دے گا اگر ایسا کچھ ہو گیا تو وہ کیسے تاشفین کو یہاں سے لے کر جا پائے گی۔

اسے کیسے بھی تاشفین کو اس کی تائی امی سے دور کرنا تھا

اور اگر وہ تاشفین کو خود سے اٹیچ نہیں کر پائی تو کیسے تاشفین کے باپ کو ساری دنیا کے سامنے غلط ثابت کر پائے گی۔

وہ اس خاندان میں آ کر بہت برے طریقے سے پھنس چکی تھی۔اور اب اسے کوئی طریقہ نہیں مل رہا تھا یہاں سے باہر نکلنے کا اپنے ماں باپ کی دولت کی خاطر سے وہ بہت بری پھنسی تھی۔

کل ہی اسے پتہ چلا تھا کہ بدر خان جیل سے آزاد ہو چکا ہے۔لیکن وہ اب تک اس شہر میں نہیں آیا تھا ورنہ وہ اس سے ملنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکال لیتی۔

اس کی زندگی کے سات سال ابراہیم کے ساتھ برباد ہو چکے تھے اور وہ مزید اپنی زندگی یہاں برباد نہیں کرنا چاہتی تھی۔

exponovels

اور نہ ہی اس سے مزید ڈرامے ہوتے تھے وہ ایک بار پھر سے تاشفین کو اگنور کرنے لگی تھی اور ابراہیم کے ساتھ بھی پہلے جیسا رویہ برقرار رکھے ہوئے تھی وہ یہ ڈرامے بازیاں مزید نہیں کر سکتی تھی اب اسے اس ڈرامے کا اینڈ چاہیے تھا وہ آزادی سے اپنی زندگی گزارنا چاہتی تھی یہاں اس کا کوئی فیوچر نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

شکر ہے یہ فائل گم نہیں ہوئی مجھے بہت زیادہ پریشانی ہونے لگی تھی اس دفعہ ہمارے جو بھی اہم پروجیکٹس تھے سب کی طرف سے نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ اج ایسا نہیں ہوا۔

وہ جیسے ہی میٹنگ ختم کر کے باہر آیا بابا نے پرسکون انداز میں اس سے کہا تھا وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

بس بابا شکر ہے خدا کا میٹنگ ہو گئی اور یہ پروجیکٹ بھی ہمیں مل چکا ہے۔

اور اب ان شاءاللہ اگے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ بالکل پرسکون ہو جائیں آپ۔

اس مہینے میں آگے جو تین اہم میٹنگ آنے والی ہیں ان کا بھی کام بہت اچھے سے ہو رہا ہے اور جو اہم ترین فائلز ہیں وہ میں نے مائرہ کو سنبھالنے کے لیے دی ہوئی ہیں۔

اور مائرہ بہت خیال رکھ رہی ہے آپ اسے لے کر بالکل پریشانی نہ کریں۔

تم نے مائرہ کو وہ فائل دی ہیں سنبھالنے کے لیے بابا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی جس پر اس نے اپنے قہقے کو بڑی مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔

جی اس سے بہتر اور کون خیال رکھ سکتا ہے ان فائلز کا۔۔۔؟

exponovels

وہ تو چلو ٹھیک ہے مجھے یہ بتاؤ کہ جو میں نے تمہیں پتہ کرنے کے لیے کہا تھا اس بارے میں کچھ پتہ چلا تمہیں ۔۔۔۔۔؟ بابا کو اچانک ہی کچھ اور یاد آگیا تھا۔

جب کہ وہ مسکرا دیا۔

بابا اس بارے میں کچھ پتہ چلنا اتنا ضروری نہیں ہے جتنی انفارمیشن ہمیں چاہیے تھی اتنی ہمیں مل چکی ہے۔

اور آپ اس معاملے میں بالکل بھی پریشانی نہ کریں یہ سارا مسئلہ میں حل کر چکا ہوں۔

اور بدر خان چاہ کر بھی ہمیں اس معاملے میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

لیکن میں نے سنا ہے کہ بدر خان کل نیویارک چلا گیا ہے۔اسی وجہ سے مجھے پریشانی ہو رہی ہے پتہ لگاؤ وارق کیا بدر خان کا تاشفین کے ساتھ کیا کسی بھی طرح کا کوئی رابطہ ہے۔۔۔۔۔۔؟

اگر ہے تو یہ ہمارے لیے بالکل بھی اچھا نہیں رہے گا۔

جی بابا میں پتہ لگواتا ہوں ویسے مجھے نہیں لگتا جتنی نفرت بدر خان آپ سے کرتا ہے آپ کو لگتا ہے کہ وہ آپ کی اولاد سے کوئی تعلق رکھے گا۔

مجھے تو ایسا کچھ بھی نہیں لگتا اور اگر ہے بھی تو ہم تاشفین سے زیادہ اچھے کی امید نہیں کر سکتے وہ اپنی ماں سے سیدھے وہ بات نہیں کرتا تو آپ کو لگتا ہے کہ وہ بدر خان سے کوئی تعلق رکھے گا جس کے ساتھ کبھی نہ کبھی آپ کا تعلق رہا ہو ۔

exponovels

لگتا تو نہیں ہے وارق لیکن پھر بھی بدر خان کو اگر یہ پتہ چل گیا کہ میرا اور تاشفین کا تعلق ٹھیک نہیں ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ تاشفین سے ملنے کی یا پھر اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

بابا بدر خان جذباتی ہے لیکن اس کو اتنا تو پتہ ہی ہے کہ اپ تاشفین سے بالکل بے خبر نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کبھی بھی تاشفین سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

اور ویسے بھی وہ آپ کے اور تاشفین کے نیجی معلومات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔

ہاں یہ بھی تم ٹھیک کہہ رہے ہو میرے اور تاشفین کے کسی بھی مسئلے کے بارے میں اسے کچھ بھی نہیں پتہ اور نہ ہی ہم اسے کچھ بتائیں گے۔

لیکن تم پھر بھی اپنے اس آدمی کو کہہ دو کہ تاشفین پر نظر رکھے اگر بدر خان اس سے ملنے کی کوشش کرتا ہے یا بدر خان اس سے رابطہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ہمیں ضرور انفارم کرے۔

ٹھیک ہے بابا میں ابھی اسے کہہ دیتا ہوں آپ فکر نہ کریں اج کل تاشفین وہیں اس عورت کے ساتھ اپنی کسی فلم کے کام میں لگا ہوا ہے لیکن ان سب کے دوران وہ دو تین دفعہ تناوش کے ساتھ بھی ہو ٹلنگ کرتے نظر آیا ہے۔

اس دوران کچھ تصویریں بھی مجھے ریسیو ہوئی ہیں اور ان تصویروں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پر سکون ہیں۔

ماشاءاللہ سے ہماری تناوش بہت خوش ہے وہاں تاشفین کے ساتھ اس نے مسکراتے ہوئے انہیں خوشخبری سنائی تو بابا بھی پر سکون ہو گئے۔

exponovels

یہ تو بہت اچھی خبر ہے اللہ پاک ان دونوں کو ایسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ خوش رکھے اور تاشفین کس کے ساتھ کام کر رہا ہے اسی روز جیکسن کے ساتھ۔۔۔؟ بابا کے سوال پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

جبکہ دونوں نے مزید اس بارے میں اور کوئی بات نہ کی

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گھر واپس ایا تو وہ بچوں کے ساتھ انکھوں پر پٹی باندھے انکھ مچولی کھیلنے میں مصروف تھی۔

اس نے جیسے ہی وہاں پر قدم رکھا احمد اور چھوٹو کا دھیان کھیل سے ہٹ گیا جبکہ وہ ان دونوں کو اشارہ کرتے ہوئے وہاں سے بھگانے والا تھا۔

اور اس کے ہاتھ سے سو سو کے دو نوٹ لے کر وہ دونوں ہی وہاں سے اگلے ہی لمحے غائب ہو چکے تھے۔

ارے ایسے کیسے میں تم لوگوں کو ڈھونڈوں تھوڑی سی آواز تو کرو یار اچھا ٹھیک ہے بھاگ ہی جاؤ کہیں لیکن تھوڑی سی آواز تو کرو ایسے تو یار میں تم لوگوں تک پہنچ ہی نہیں پاؤں گی۔اس طرح سے یہ کھیل بور ہو رہا ہے وہ ہاتھ آگے کرتے ہوئے ان لوگوں کو ڈھونڈنے کی کوشش میں مصروف تھی۔

جب آگے بڑھتے بڑھتے اس نے سامنے والے کے سینے پہ ہاتھ رکھا۔

احمد زیادہ اونچا لمبا نہیں تھا کہ وہ یہ سوچتی کہ اس کے سامنے کھڑا شخص اس کا دیور ہے۔

احمد تم اتنے اونچے کیسے ہو گئے ہو وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اس کے چہرے کو چھونے لگی تھی اور جیسے ہی ہاتھ اس کے ہونٹوں پر آیا وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ آدمی وہی ہے جس کی مونچھوں سے وہ دور بھاگتی ہے۔

exponovels

احمد چھوٹوا گر تم لوگ مجھے یہاں شیر کے منہ میں اکیلے چھوڑ کر گئے ہوئے نا تو میں ساری زندگی تم دونوں سے بات نہیں کروں گی۔

اپنی کمر پر اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتی وہ چلائی تھی۔

تم بہت بولتی ہو اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے اپنے لبوں کو حرکت دی تھی اور اب مائرہ کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔اس نے ہاتھ اونچا کر کے اپنی آنکھوں سے پٹی کھولنی چاہی لیکن وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی قید میں لے گیا تھا۔

بڑے بے وفا ہیں تمہارے دونوں دیور اسے ایک جھٹکے سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس کے کانوں کی لوح کو اپنے دانتوں میں دبا گیا تھا۔

وہ سسک کر پیچھے ہٹنے لگی جب وہ اس کا دوپٹہ گردن سے پیچھے کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنی گرم سانسوں کا لمس چھوڑنے لگا

ہاتھ چھوڑیں نا اس نے بڑی معصومیت سے کہا تھا۔ہاتھ قید ہونے کی وجہ سے وہ اسے خود سے دور ہی نہیں کر پا رہی تھی

چوروں کو اسی طرح سے قید کیا جاتا ہے اس کے گالوں پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے اس نے جیسے اسے کسی غلطی کی سزا سنائی تھی۔

exponovels

چو۔۔۔چور۔۔۔کون۔۔۔چور۔۔۔۔آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں اس کے دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں گھبراہٹ میں وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔

ہاں چور ہی تو ہو تم۔۔۔کل رات کو میرے سونے کے بعد میرا فون چوری کر کے تم۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آرہی تھی میں گیم کھیل رہی تھی اس نے فوراوضاحت دی تھی۔

ہاں لیکن چوری کر کے مجھ سے اجازت مانگ کر بھی تو لے سکتی تھی نااس کے لبوں پر ایک بار پھر سے اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے ہلکی سی حرکت کے ساتھ اسے کہا تھا۔

ہاں بالکل میں پہلے اپ کو جگاتی پھر اپ سے پوچھتی تاکہ اپ جاگ کر پھر سے میری نیند برباد کرتے وہ اپنا ہاتھ اس کی قید سے نکالتے ہوئے اپنی انکھیں کھول چکی تھی وہ اس کے اتنے قریب کھڑا تھا کہ دونوں میں انچ برکا بھی فاصلہ نہ تھا

۔

تمہیں تو نیند نہیں آرہی تھی۔تو تمہاری نیند خراب کیسے ہوتی جان من وہ اس کی بات کو پکڑ گیا۔

بس ہو جاتی میری نیند خراب اور ویسے بھی میں آپ کے ہر الٹے سیدھے سوال کی جواب دہ نہیں ہوں اسی لیے برائے مہربانی مجھے تنگ نہ کریں۔

وہ اپنا آپ اس کی باہوں سے آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

جواب دا تو تم ہو لیکن تمہارے معاملے میں میرا دل بہت کمینہ ہے۔

exponovels

خیر تم نے کل رات میرے فون پر کسی کو فون کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا اسے سمجھ نہ ایا

۔

نہیں میں کسے فون کروں گی بلا وہ کندھے اچکا کر انکار کر گئی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر اپنا شدت سے بھرپور بوسہ دیا۔

چلو اب ایک کپ چائے کا بنا دو ملازمہ وہی ہو گی اس سے پہلے پوچھنا کہ چائے کیسے بناتے ہیں مزید چاٹ مصالحے والی چائے میں نہیں پی سکتا۔

کمرے میں لے آنا۔۔۔وہ اس سے اپنی باہوں سے آزاد کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ مائرہ نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم۔انکل کیسے ہیں اپ اس نے فون اٹھاتے ہی جوش سے سلام کیا تھا

وعلیکم السلام۔میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو میری جان میں تم سے ملنا چاہتا ہوں کہاں پر ملاقات ہو گی۔

جہاں اپ کہیں گے میں وہیں اجاؤں گا بتائیں کہاں مل سکتا ہوں میں اپ سے۔وہ خوش دلی سے بولا تھا

میں تمہیں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں لیکن یہاں آتے ہوئے یاد رکھنا کہ کچھ لوگ ہیں جو تمہارا پیچھا کر رہے ہیں بلکہ تمہارے ایک ایک لمحے کی خبر تمہارے باپ تک پہنچا رہے ہیں۔

exponovels

اسی لیے یہاں آنے سے پہلے اپنے چہرے کو ٹھیک سے کور کر لینا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ تم مجھ سے ملنے انے والے ہو۔

اور کوشش کرنا کہ تم اپنے بائیک پر یہاں نہ آؤ وہ لوگ تمہارے بائیک کو پہچانتے ہیں اب میں فون رکھتا ہوں تمہارا انتظار کروں گا وہ بس اتنا کہہ کر فون بند کر چکے تھے جبکہ تاشفین اپنے موبائل پر آنے والی لوکیشن کو چیک کرنے لگ گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

تہمینہ زائنہ ناز سے ملنا ہے مجھے وہ سیکرٹری کے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

کس سے۔۔۔۔۔۔۔؟ سیکرٹری اسے دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھنے لگی تھی۔

اوہاں میں تو بھول ہی گیا۔ مسز عرفان صاحبہ سے ملنا ہے مجھے ان سے جا کر کہیں کہ بدر خان آیا ہے۔ان سے ملنے کے لیے ان کا بہت پرانا دوست ہوں میں۔وہ اپنے الفاظ کی درستگی کرتے ہوئے بولا تو سیکرٹری نے ہاں میں سر ہلایا۔

سر اگر اپ کو ان سے ملنا ہے تو اپ کو ان کے گھر جانا پڑے گا کیونکہ میم پچھلے کچھ دنوں سے کافی زیادہ بیمار ہیں اور وہ اج کل افس نہیں آرہی اگر آپ عرفان صاحب سے ملنا چاہیں تو میں ان سے بات کر لیتی ہوں۔

وہ اس وقت اپنے افس میں ہی موجود ہیں۔

نہیں وہ آدمی میرے کسی کام کا نہیں ہے شکریہ وہ نفی میں سر ہلاتا کچھ سوچ کر اسے شکریہ ادا کرتا باہر نکل گیا تھا جبکہ سیکرٹری کندھے اچکا کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○

اپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے انکل کم از کم ہم کسی اچھی اور ڈھنگ کی جگہ بھی تو مل سکتے تھے نا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلتا اس ویران سی جگہ پر پہنچا تھا۔

آج اس کی بہت ضروری میٹنگ تھی جس کو اس نے روز کے ساتھ اٹینڈ کرنا تھا لیکن روز کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ اج افس نہیں آسکی تھی جس کی وجہ سے وہ میٹنگ بھی نہ ہو سکی۔

وہ صبح سے فارغ بیٹھا تھا جب اسے میسج ایا۔

لیکن ساتھ میں یہ میسج بھی آیا کہ چھپ کر انا لوگ تم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

اس بات کا اندازہ تو تاشفین کو پہلے ہی تھا اس لیے وہ اپنا چہرہ ماسک اور ہوڈ سے کور کرتے ہوئے اپنے بائک پر آنے کے بجائے اپنے ایک کولیگ کی گاڑی پر یہاں پہنچا تھا۔

بات ہی کچھ ایسی تھی تاشفین کہ تمہیں اس طرح سے یہاں بلانا پڑا۔

تمہیں پتہ ہے پچھلے کچھ وقت سے میرا بزنس کوئی اچھی کنڈیشن میں نہیں چل رہا ایسے میں میں نے سوچا کہ میں اپنے پرانے بزنس پارٹنرز کے ساتھ ایک دفعہ پھر سے ایک پروجیکٹ کرتا ہوں لیکن اس کے سوتیلے بیٹے نے مجھے دھکے مار کر آفس سے نکلوا دیا۔

اتنی انسلٹ کے باوجود میں نے سوچا کہ میں ان کے ساتھ ایک پروجیکٹ کروں گا جس پر اس وارق نے مجھ پر جھوٹے الزام لگائے کہ میں نے اسی کی فائل کو چوری کیا ہے۔

exponovels

اور ایک بار پھر سے اس نے بہت بکواس کی یہ نیوز پیپر دیکھو اس میں مجھ پر الزام لگایا گیا ہے کہ میں نے وارق افراہیم کی فائل چوری کر کے اس کا کام اپنے نام کرنے کی کوشش کی ہے ہر طرف میری بدنامی ہو رہی ہے۔

بزنس کی دنیا سے تعلق رکھنے والے لوگ مجھے عجیب طرح کے فون کر رہے ہیں شرم سے سر تک نہیں اٹھا پا رہا میں بے گناہ ہوتے ہوئے بھی نہ جانے کتنے سالوں تک میں یہ سزا کاٹتا رہوں گا۔

وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اسے اپنے دکھڑے سنا رہا تھا جبکہ تاشفین بالکل خاموش بیٹھا تھا۔

انکل مجھے اس بارے میں کوئی سمجھ نہیں ہے ورنہ شاید میں آپ کو کوئی مشورہ دے پاتا آپ کو تو پتہ ہے بزنس کی دنیا سے میرا کوئی تعلق نہیں وہ کندھے اچکا گیا تھا جبکہ بدر خان کو بھی اس سے اسی جواب کی امید تھی۔

جانتا ہوں میں تاشفین لیکن میں کیا کروں تم ہی بتاؤ اپنا دکھ لے کر میں کس کے پاس جاؤں۔

خیر یہ ساری باتیں چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ مائرہ کی شادی کے بارے میں تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا میرا مطلب ہے سب سے زیادہ اس پر میں حق رکھتا ہوں۔

اس کا خونی تعلق صرف میرے ساتھ ہے ایسے میں مجھے ہی اس کی شادی سے بے خبر رکھا گیا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ حیرانگی سے انہیں سن رہا تھا وہ خود اس بارے میں کیا جانتا تھا جب وہ ان سے کہتا۔

exponovels

مائرہ کی شادی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل مائرہ تو خود اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی تھی اسی لیے یہ شہر چھوڑ کر دوسرے شہر چلی گئی تھی شادی وغیرہ کے بارے میں تو مجھے کچھ بھی نہیں پتہ اور نہ ہی مائرہ نے مجھ سے رابطہ کیا ہے

۔

وہ پریشانی سے انہیں بتانے لگا تھا۔

میں نے مائرہ کو وہاں دیکھا ہے۔ میں اس سے بات تو نہیں کر پایا کیونکہ میں اس کے لیے کوئی مصیبت نہیں کھڑی کرنا چاہتا تھا لیکن وارق کے ساتھ اس کی جوڑی کمال کی لگی ہے مجھے۔

وارق کے ساتھ۔۔۔۔۔۔؟ انکل مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ یہ سب کب ہوا ہے۔

تاشفین تمہیں سچ میں اس بارے میں کچھ نہیں پتا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے خاندان کے مرد اپنی بچپن کی منگ کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے اور حقیقت تو یہی ہے کہ مائرہ وارق کی بچپن کی منگ ہے۔

انکل مائرہ یہ ساری باتیں نہیں مانتی حقیقت جو بھی ہو انکل کہ مائرہ کبھی بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی آپ کو پتہ ہے مائرہ بچپن سے وارق سے نفرت کرتی ہے۔

اور ان لوگوں کی وجہ سے اس نے اپنے والدین کو کھویا ہے آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ وہ کبھی اس خاندان میں شادی کے بارے میں سوچے گی۔

کہیں اس کے ساتھ زبردستی تو نہیں ہوئی اوگاڈ میں کتنا بڑا پاگل ہوں میں نے اس کے بارے میں پتہ ہی نہیں کروایا اپنی زندگی میں میں اتنا مصروف ہو گیا کہ میں نے اپنی دوست کو اگنور کر دیا۔

exponovels

کیسا دوست ہوں میں۔۔۔۔وہ اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا تھا جبکہ بدر خان اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ خوش نہیں تھی تاشفین۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس شخص کے لیے کتنی نفرت تھی تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

میں اپنی بھتیجی کو اپنے سینے سے لگانا چاہتا تھا۔لیکن اس نے اشارے سے منع کر دیا۔شاید وہ کسی کو ہمارے تعلق کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی۔

لیکن وہ خوش نہیں تھی۔بلا اپنے ہی والدین کے قاتلوں میں جا کر وہ کیسے خوش رہ سکتی ہے بدر خان افسوس سے بولا تھا جب کہ تاشفین کچھ کہہ ہی نہیں پایا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت ہی برے نکلے تم بدر خان عاشقی میں میں تمہیں کوئی نمبر بھی نہیں دوں گی مجھے لگا تھا کہ تم اپنی محبت کے لیے کوئی بھی حد پار کر جاؤ گے۔

لیکن تم نے کیا کیا تم تم اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر پائے وہاں وہ تمہاری امید میں نہ جانے کیسے اپنی زندگی کے دن رات کاٹ رہی ہے۔

اور یہاں تم لوگوں سے لڑائی جھگڑے کر کے جیلوں کے چکر کاٹ رہے ہو میں اسے امید دلا چکی تھی کہ بدر خان اس کے لیے کچھ کرے گا لیکن تم نے اپنی زندگی کے دو سال برباد کر دیے اور صرف اپنے ہی نہیں بلکہ اس کے بھی۔

exponovels

وہ معصوم جو اس امید پر بیٹھی تھی کہ جس سے وہ محبت کرتی ہے وہ اس کے لیے قدم اٹھائے گا میں نے اسے یقین دلایا تھا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو تم اس کے لیے کچھ بھی کر جاؤ گے لیکن افسوس بدر خان افسوس تم تو بہت ہی ناکام اور جذباتی انسان نکلے۔

کاش مجھے پہلے پتہ ہوتا اس بارے میں کم از کم میں اسے امید تو نہ لگاتی کم از کم میں اسے یہ تو نہ بتاتی کہ زینب کوئی تم سے محبت کرتا ہے جو تمہارے لیے کچھ بھی کر جائے گا بچاری دن رات اپنی زندگی اس امید کے ساتھ گزار رہی ہے کہ تم آؤ گے اور اسے بچاؤ گے۔

اسے اس ان چاہے رشتے سے نجات دو گے لیکن تم تو خود جیلوں کے چکر کاٹ رہے ہو لگتا ہے مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی کہ تم آس سے محبت کرتے ہو۔

نہیں بھابھی یہ سچ نہیں ہے میں محبت کرتا ہوں زینب سے میں اپنی زینب کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں آپ جو کہیں گی میں ویسا ہی کروں گا بتائیے مجھے کیا کرنا ہو گا۔

اب کچھ سوچنے اور کرنے کا وقت گزر چکا ہے اب دشمنوں کو راستے سے ہٹانا ہو گا اب وقت آ گیا ہے کہ تم وہ قدم اٹھاؤ جو تمہیں اور زینب کو ہمیشہ کے لیے ایک کر دے۔

اب تمہیں زینب اور اپنے لیے کچھ ایسا کرنا پڑے گا کہ تمہارے سارے دشمن خود بخود تمہارے راستے سے ہٹ جائیں۔اور یاد رکھنا دشمنوں کو ہٹانا آسان نہیں ہوتا اس کے لیے بڑے بڑے قدم اٹھانے پڑتے ہیں تو کیا تم زینب کی محبت میں وہ قدم اٹھاؤ گے۔

exponovels

میں ہر وہ کام کروں گا بھابھی جو مجھے اور زینب کو ایک کر دے میں اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں آپ جو کہیں گی ویسا ہی ہو گا وہ اسے یقین دلا رہا تھا جبکہ اس کی دیوانگی دیکھتے ہوئے زائنہ بہت کچھ سوچ چکی تھی۔

تو بس ٹھیک ہے تم میرے فون کا انتظار کرو میں سب کچھ پلان کر کے تمہیں بتاؤں گی۔اور یاد رکھنا کہ اب تم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔اگر تم اپنی زندگی میں زینب کو چاہتے ہو تو تمہیں ہر حال میں ثابت قدم رہنا ہو گا۔

جی بھابی ایسا ہی ہو گا وہ یقین دلا رہا تھا جبکہ وہ فون بند کرتے ہوئے اب اپنے اگلے پلان کو ترتیب دینے لگی تھی۔

اس وقت وہ اتنی مطلبی ہو چکی تھی کہ وہ انسان و حیوان کا فرق بھلانے لگی تھی اسے آزادی چاہیے تھی ابراہیم سے وہ ہر تعلق ختم کر کے ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی اسے عرفان چاہیے تھا اور عرفان کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھی بالکل ویسے ہی جیسے بدر خان زینب کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

محبت میں انسان شاید ہر صحیح غلط کی پہچان کھو دیتا ہے بالکل ویسے ہی جیسے بدر خان اور زائنہ کھو چکے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے آج سونا نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔۔؟

وہ کمرے میں آئی تو وارق اب تک نہ صرف جاگ رہا تھا بلکہ اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔

وہ اتنی دیر سے چھوٹو اور احمد کے ساتھ بیٹھی ان کی پسند کی فلم دیکھ رہی تھی کیونکہ کل سنڈے تھا ان دونوں نے سکول نہیں جانا تھا۔

exponovels

اور وہ اپنی بھابھی کے ساتھ فلم کو انجوائے کر رہے تھے اسے بھی وہ فلم کافی زیادہ پسند آئی تھی۔اور اس کا وقت بھی بہت اچھا گزر گیا تھا اسے یہی لگا تھا کہ وارق اب تک گہری نیند میں اتر چکا ہو گا لیکن وہ اب تک جاگ رہا تھا۔

تمہارا انتظار کر رہا تھا اس نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

اور آپ میرا انتظار کیوں فرما رہے تھے وہ اپنا آرام دہ لباس نکالتی اس سے پوچھنے لگی تھی۔

تم وجہ بہت پوچھتی ہو۔کوئی شوہر اپنی بیوی کے انتظار میں ہو اس کی کوئی وجہ ہونا ضروری نہیں وہ بات ختم کرنے لگا۔

سچ میں اگر یہ ہماری لو میرج ہوتی نا تو میں آپ کے اس ڈائیلاگ پر پگھل کر آپ کے پیروں میں گرتی اور کہتی سر تاج مجھے اتنی چاہت دینے کے لیے میں آپ کی شکر گزار ہوں لیکن آپ نے۔۔۔۔۔

مجھے کڈنیپ کر کے مجھ سے شادی کی زبردستی رشتہ بنایا اور بلا بلا بلا یار یہ ڈائیلاگ سن کر میں پک چکا ہوں کچھ نئے ڈائیلاگز لاؤ۔

کیونکہ اب یہ ڈائیلاگ تم پر سوٹ نہیں کرتے۔اب تمہیں کچھ نیا بولنا چاہیے کیا ہے نا دو مہینے سے یہ رٹے رٹائے چار پانچ جملے سن سن کر میں پکنے لگا ہوں۔

وہ کافی اکتائے ہوئے لہجے میں بولتا بیڈ سے اٹھ کر اس کے پیچھے رکا اور اس سے کہنے لگا۔

تو اپ بتائیں نا کہ کیا ڈائیلاگ بولا کروں وہ کیا ہے نا کہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ زبردستی شادی کرنے کے بعد کس طرح کے ڈائیلاگ بولا جاتے ہیں وہ پہلے مجھے ایکسپیرینس نہیں تھی نا یہ میری پہلی پہلی کڈنیپنگ والی شادی ہے وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اس انداز میں بولی کہ وارق کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔

exponovels

تمہیں ایک بہت مزے کی بات بتاؤں تمہیں جان کر خوشی ہو گی اس کی کمر کے گرد اپنا ہاتھ لپیٹتے ہوئے وہ اس کی کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتا اس سے سوال کرنے لگا۔

اگر اتنی ہی خوشی ہو گی تو پھر بتا دیں۔ وہ ایک سفید اور نیلے رنگ کا لباس اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اس کی ایک عادت تھی وہ نہ تو اپنا آپ اس کی پناہوں سے چھڑواتی تھی اور نہ ہی اس سے دور بھاگتی تھی۔

تم کمال کی ایکٹرس ہو یار۔ ویسے میں کبھی کسی ایکٹر سے ملا نہیں ہوں لیکن تم کمال ہو سچ میں تم اگر فلموں میں ہوتی نا تو کمال کر دیتی۔

وہ دل سے اس کی تعریف کر رہا تھا مائرہ کو یہ سب سن کر سچ مچ میں اچھا لگ رہا تھا۔

کیا بات ہے جناب لیکن آپ نے میری ایکٹنگ کے جوہر کب دیکھے وہ سوال کیے بنا رہ نہیں سکی تھی جب کہ وارق اس کے ہاتھ سے وہ سفید اور نیلے رنگ کا سوٹ اندر رکھتے ہوئے ایک نیلے رنگ کی انتہائی خوبصورت آتشی ساڑھی الماری سے نکالتا اس کے حوالے کرنے لگا تھا۔

روز دیکھتا ہوں دن رات دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

اور میں نے آپ کے سامنے ایکٹنگ کب کی وہ اس کی طرف مڑ کر اس سے پوچھنے لگی تھی جبکہ وہ آتشی ساڑھی وہ تھام چکی تھی۔

exponovels

کرتی تو ہو بلکہ بہت کرتی ہو میرے خیال میں تم پورا کا پورا ایک کریکٹر ہو میرے سامنے جو تم پلے کر رہی ہو۔ کچھ بھی سچ نہیں ہے سب جھوٹ ہیں سب ایکٹنگ ہے دکھاوا ہے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے وہ یقین سے بول رہا تھا۔

آپ سے ایک بات کہوں سچ سچ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے بنا اس کی بات کا برا منائے سوال کرنے لگی۔

سچ کا ہی تو انتظار کر رہا ہوں میں وہ بے ساختہ ہی اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا اس کی کمر کے گرد حصار بناتا اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔

میں جھوٹی ہوں یہ بات سچ ہے لیکن میں کوئی دکھاوا یا کوئی ایکٹنگ نہیں کر رہی۔ آپ کے ساتھ میرا جو تعلق ہے وہ بالکل رئیل اور فیئر ہے۔ اس رشتے میں کہیں کوئی بناوٹ نہیں ہے میں پوری ایمانداری کے ساتھ آپ کے ساتھ اس تعلق کو نبھا رہی ہوں۔

میری زندگی میں آپ سے پہلے کوئی مرد نہیں آیا اور نہ ہی میں نے کبھی کسی کے بارے میں کچھ سوچا اس کے انداز سے کہیں سے بھی ایسا نہ لگا تھا کہ وہ اسے یقین دلا رہی ہو۔ وہ صرف ایک بات بتا رہی تھی اگر وہ یقین کرتا ہے تو کرے نہیں تو نہ سہی

صرف تعلق یا۔۔۔۔۔۔؟ وہ بات ادھوری چھوڑ گیا لیکن شاید مائرہ اس کے ادھورے لفظوں کو سمجھ گئی تھی۔

میں نے کہا نا میں نے کبھی بھی آپ کے سامنے کوئی دکھاوا یا ایکٹنگ نہیں کی ہاں اس دن بچوں کو آپ سے بچانے کے لیے میں نے جھوٹ موٹ کا بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کیا تھا۔

exponovels

میں جھوٹ بہت بولتی ہوں اور میں نے آپ سے بہت سارے جھوٹ بھی بولے ہیں لیکن میں نے آپ کے سامنے کوئی دکھاوا نہیں کیا۔

مطلب کہ تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ جب میں تمہارے قریب آتا ہوں تو تم ایسا ہی محسوس کرتی ہو جیسا تم دکھاتی ہو ؟۔۔۔

یہ سارے رشتے یہ ساری محبتیں ویسے ہی ہیں جیسے تم شو کرتی ہو اس میں کوئی فریب نہیں ہے کوئی دکھاوا نہیں ہے کوئی ایکٹنگ نہیں ہے وہ نہ جانے کیوں اس پر یقین نہیں کر پا رہا تھا شاید وہ اس کی حقیقت سے واقف تھا۔

جی بالکل ایسا ہی ہے جب آپ میرے قریب آتے ہیں میں ویسا ہی محسوس کرتی ہوں جیسا شاید ہر لڑکی اپنے شوہر کے قریب آنے پر محسوس کرتی ہو گی اور جہاں تک بات ان رشتوں کی ہے تو میں ان رشتوں کو بھی پوری سچائی اور ایمانداری سے نبھاتی ہوں۔

اماں چھوٹو احمد یہ سب لوگ مجھے بہت عزیز ہیں۔

اور میرے بابا وہ اچانک سوال کر گیا۔۔۔۔۔؟

آپ نے یہ ساڑھی مجھے کیوں دی ہے اگر تو آپ کو یہ لگتا ہے کہ اس گرمی میں میں آپ کے لیے یہ ساڑھی پہن کر ڈانس پر فارم کروں گی تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا جناب۔۔۔۔میری امی کہا کرتی تھی شوہر کا ہر حکم مانو لیکن وہ زمانہ اور تھا شاید تب اتنی گرمی نہیں ہوا کرتی تھی۔

وہ ساڑھی واپس اندر رکھنے لگی جب وارق نے اسے ایسا کرنے سے روک لیا۔

exponovels

تمہاری امی کہا کرتی تھی کہ شوہر کا ہر حکم مانو اور میری خواہش ہے کہ میں تمہیں اس ساڑھی میں ڈانس پر فارم کرتے ہوئے نہیں بلکہ اپنی باہوں میں پگلتے دیکھوں اور مجھے یقین ہے تم میری یہ خواہش ضرور پوری کرو گی آخر تم اپنے شوہر کی نافرمانی تو کر نہیں سکتی وہ ساڑھی اس کی طرف پھینکنے والے انداز میں دیتا واپس بیڈ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔

وارق یہ چیٹنگ ہے اب کیا آپ مجھے میری امی کے نام پر بلیک میل کریں گے آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔۔

اللہ لڑکی تم کیا اپنی مری ہوئی ماں کو یہ منہ دکھاؤ گی۔ یہاں تمہارا شوہر تمہاری قربت کے لیے مچل رہا ہے اور تم ہو کے نخرے دکھا رہی ہو۔۔۔۔؟

میں شکایت کروں گا تمہاری امی سے یہ کوئی طریقہ ہے بتاؤں گا ان کی بیٹی کے تو نخرے ہی ختم نہیں ہوتے صرف ساڑھی میں دیکھنے کی خواہش کی تھی آپ کی بیٹی کو اور وہ بھی۔۔۔۔۔۔۔ وارق وہ بول ہی رہا تھا جب وہ پیر پٹکتی واش روم میں ساڑھی سمیت گھس گئی تھی جبکہ پیچھے وارق کا قہقہ سننے والا۔ تھا۔

شکریہ منسا چاچی آپ کی بیٹی مجھ سے بہت پاپڑ بلوانے والی تھی لیکن آپ کے شوہر کے حقوق والے سبق سارے کام کر گئے ہیں میرے لیکن کاش آپ فوت ہونے سے پہلے ایک کتاب لکھ جاتی شوہر کے حقوق پر اب سمجھ میں آیا کہ موسی چاچو کیوں کہتے تھے کہ میری بیوی جیسی عورت اس دنیا میں ہو ہی نہیں سکتی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا آپ پھر سے اتنی زیادہ بیمار ہو گئی اپ اتنی ٹینشن لیتی کیوں ہیں کہ آپ کو ہر دن ہسپتال آنا پڑتا ہے وہ بدر خان سے مل کر واپس اپنے آفس آیا تھا جہاں اسے پتہ چلا کہ روز ہسپتال میں ایڈمٹ ہے۔

exponovels

اپنا ضروری ضروری کام نپٹا کر وہ روز سے ملنے ہسپتال آ پہنچا تھا۔جب کہ اسے دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔اس کے باتوں پر مسکراتے ہوئے وہ اس کے ہاتھوں سے بکے تھام چکی تھی۔

بس طبیعت خراب ہو گئی تو آنا پڑ گیا وہ اصل میں کل رات میں نے ضرورت سے زیادہ پی لی تھی اور پھر وہاں کوئی مجھے سنبھالنے والا بھی نہیں تھا پتہ نہیں ڈرائیور مجھے کیسے لے کر آیا۔

خیر پتہ نہیں یہ عادت کب چھوٹے گی میں نوٹ کر رہی ہوں میرے لیے یہ بالکل بھی اچھی چیز نہیں ہے میں اس کی وجہ سے ہمیشہ ہی کسی نہ کسی مصیبت کا شکار ہو جاتی ہوں شکر ہے کل رات ڈرائیور نے مجھے اس کلب سے نکال لیا ورنہ پتہ نہیں کیا ہوتا۔

ہاں بالکل وہ ڈرائیور آپ کا بہت خیال رکھتا ہے اسے اپ کی کنڈیشن کا کافی اچھے سے اندازہ ہو جاتا ہے لیکن وہ کافی گھبرا جاتا ہے اپ کو اسے اپریشیٹ کرنا چاہیے اور اپنا خیال رکھیے گا میں دوبارہ اؤں گا۔

وہ اٹھنے لگا تھا جب روز نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے گھر جانے کی اپنی بیوی کو انتظار نہیں کروانا چاہتے کیا۔اس کے انداز میں کوئی جلن یا حسد نہیں تھا۔بلکہ ایک کمی سی تھی۔

ہاں بالکل میں نہیں چاہتا میری بیوی میرا انتظار کرے لیکن پھر بھی اسے میرا بہت انتظار کرنا پڑتا ہے۔اور ویسے بھی اج میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ہم دونوں باہر گھومنے کے لیے جائیں گے اج تو اسے زیادہ انتظار ہو گا۔

exponovels

ہاں جاؤاسے انتظار مت کراؤ بہت پیاری ہے تمہاری بیوی مجھے بہت اچھی لگی۔میں اؤں گی کسی دن پھر سے اس سے ملنے کے لیے وہ مسکرا کر کہتی اسے جانے کی اجازت دے چکی تھی جبکہ وہ بھی مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔اور اس کے جاتے ہی روز کے لبوں سے مسکراہٹ سمٹ گئی

○ ○ ○ ○ ○

وہ ساڑھی پہن کر باہر نکلی تو وہ بیڈ پر لیٹا اسی کے انے کا انتظار کر رہا تھا اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نے جگہ بنائی تھی۔

میں تو انتظار کر رہا تھا کہ کب تم کہو گی کہ یہ ساڑھی مجھ سے پہنی نہیں جا رہی وارق آ کر میری مدد کروائیں۔وہ لبوں پر شرارتی مسکراہٹ لیے اس سے بولا تھا

ہائے میرے شوہر کے ارمان ارمان ہی رہ گئے وہ کیا ہے نا دو دفعہ ماڈلنگ کی تھی میں نے انڈین شوٹ کے لیے وہاں ساڑھی پہنی تھی لیکن میری قسمت میری وہ ساڑھی والی فوٹوز کبھی اس انڈین ایڈورٹائزمنٹ کے مینجر تک پہنچ ہی نہیں پائی۔

ورنہ ایکٹریس نہ سہی لیکن میں ایک بہت اچھی ماڈل ہوتی وہ ساڑھی کا پلو لہراتے ہوئے اس کے سامنے ایک ادا سے چلتی ادھر سے ادھر ہو رہی تھی وارق کا دل سینے میں اتم مچا چکا تھا۔

اچھا اب تڑپانہ بند کرو ادھر آو میرے پاس وہ ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو مائرہ کے لبوں پر مسکراہٹ ائی

۔

exponovels

اچھا تو وارق صاحب تڑپنے لگے ہیں۔۔۔۔۔؟اس کا اپنی قربت کے لیے مچلنا اسے بہت اچھا لگا تھا۔

اپنی بیوی کے لیے بے چین ہونا بھی جائز ہے۔وہ کندھے اچکا کر قبول کر گیا تھا۔

جبکہ اس کے انداز پر اس نے بنا کوئی مزاحمت کیے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی باہوں میں کھینچ چکا تھا

اور پھر اسے بنا کچھ بھی سوچنے یا سمجھنے کا موقع دیے پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھک گیا۔اس کی دیوانگی کو دیکھتے ہوئے مائرہ نے اسے خود سے دور کرنے کی غلطی نہ کی تھی۔

ہاں لیکن اس کی سانسوں کا تنفس بکھرنے لگا تھا اس کی سانسیں سینے میں دبنے لگی تھیں۔لیکن یہ شخص تو پورا دیو بنا اس پر جھکا تھا اسے ایک لمحے میں بیڈ پر گراتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے اس کی سانسوں کو قید کر گیا۔

اس کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے وہ اس کی شدت پر آنکھیں میچ کر اپنے لبوں پر اس کا لمس محسوس کرنے لگی۔

شاید اسے احساس بھی نہ تھا کہ اس کا انداز کتنا شدت لیے ہوئے تھا لیکن اپنے ہونٹوں میں خون کا ذائقہ محسوس کرتے ہی وہ اگلے ہی لمحے اسے آزاد کر چکا تھا وہ گہرے گہرے سانس لیتی چہرہ دوسری طرف پھیر گئی۔

جبکہ اس نے نرمی سے اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے اس کے بھیگے لبوں پر اپنے انگوٹھا پھیر کر اس کے لبوں کو خشک کیا تھا۔

exponovels

مائرہ کچھ ریلیکس ہوئی تھی لیکن اپنے جسم سے ساڑھی کا پلو سائیڈ ہوتے محسوس کر کے وہ ایک بار پھر سے اپنی انکھوں کو سختی سے بند کر گئی تھی۔

مجھ سے محبت کب کرو گی وہ جنونی انداز میں اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتا اس کا چہرہ سختی سے اپنے ہاتھوں میں تھامے سوال کر رہا تھا۔

میرا جواب وہی۔۔۔۔۔۔۔ہے جو آپ۔۔۔۔۔کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔۔اس کی شدتوں میں سانسیں لیتی وہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔

اس نے ایک لمحے میں کھینچ کر اسے اپنے قریب کرتے اس کی کمر میں بازو حائل کیے تھے جب کہ وہ اس کا ہاتھ اپنی ساڑھی کی ڈوریوں میں الجھا محسوس کر چکی تھی۔

مائرہ میں نہیں جانتا تم کیا ہو کیسی ہو میرے لیے تم خاص ہو بہت خاص ہو۔میں یہ نہیں کہوں گا کہ میں بہت سچا ہوں یا میں نے زندگی میں کبھی کچھ غلط نہیں کیا لیکن تمہارے معاملے میں میرا دل مجھ سے بغاوت کرنے لگا ہے میرے جذبات مجھے بے بس کرنے لگے ہیں۔

تمہیں لے کر میرا دل ہر وقت بے چین رہتا ہے تمہیں پانے کے لیے تمہاری قربت کے لیے مچلنے لگتا ہے۔

مجھے شروع شروع میں اپنے دل کی یہ بغاوتیں اچھی نہیں لگتی تھیں لیکن اب مجھے اپنے دل کا تڑپنا اچھا نہیں لگتا میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے قریب کر کے میں اسے سکون دوں تم میرا سکون ہو مائرہ میں تم پر اعتبار کرتا ہوں خدا کے لیے میرا اعتبار مت توڑنا۔

exponovels

اس کے کندھے سے ساڑھی کا پلو ہٹاتے ہوئے وہ اپنے لبوں کی گستاخیوں سے مدہوش ہونے لگا تھا اور اپنی شدتوں میں اسے بھی قید کر گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے ہر روز کی طرح مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا تھا۔

السلام علیکم آ گئے آپ تاشفین۔۔۔۔۔۔؟

ہر روز کی طرح وہی پیاری سی ڈمپل والی مسکراہٹ اس کا سکون لوٹنے کے لیے کافی تھی۔

وعلیکم السلام آج بہت تھک گیا ہوں یار پانی پلا دو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا صوفے کی طرف جانے لگا تو اس کی مسکراہٹ ماند پڑ گئی۔

یہ کیسے سلام کا جواب دیا ہے آپ نے وہ ناراض سی بولی تو وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

کیا مطلب میری جان میں سمجھا نہیں وہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگا تھا جب کہ وہ اب بھی خفا خفا سی لگی۔

آپ ایسے تو سلام کا جواب نہیں دیتے تھے وہ نظریں جھکا کر بولی جب کہ وہ دوبارہ اس کے پاس آتا اس کے سامنے رک گیا تھا۔

کیا مطلب ہے میری جان میں سمجھا نہیں اچھا تو آج میں نے تمہیں ہگ نہیں کیا۔اس لیے ایسا کہہ رہی ہو وہ ایک لمحے میں اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔

وہ آہستہ سے اسے اپنے سینے سے لگاتا پیچھے ہٹا تھا۔جب کہ وہ اب بھی اس سے ناراض ناراض سی لگی۔

exponovels

آپ ایسے ہگ بھی نہیں کرتے تھے۔وہ منہ بنا کر کہتی کچن میں جانے لگی۔جب اچانک ہی تاشفین نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

وہ اسے اپنے سینے میں بھینچتا اسے خود میں قید کر گیا تھا۔

مجھے نہیں پتہ تھا میری بیوی کو میرا اس طرح کا ہگ زیادہ پسند ہے وہ اسے خود میں دبوچتے ہوئے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھتا اس کی سانسیں مشکل میں ڈال گیا تھا جبکہ وہ اس کے سینے میں اپنا سر چھپاتی اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار تنگ کر گئی تھی ہاں لیکن اب اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

میں نے یہ کب کہا کہ مجھے ایسے پسند ہے اس کے الگ ہونے پر وہ شرما کر پیچھے ہٹتی اس سے سوال کرنے لگی۔

اگر پسند نہیں ہے میری جان کو تو پھر میری جان مجھ سے روٹھ کیوں رہی تھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا صوفے پر لے کر آیا تھا اور اسے بٹھاتے ہوئے وہ بالکل اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھتا اسے کھینچ کر اپنی گود میں لے چکا تھا۔

وہ تو بس ایسے ہی کمی سی محسوس ہو رہی تھی مجھے ایسا لگا کہ آپ مجھے آج مس نہیں کر رہے تھے اسی لیے میں نے کہہ دیا اس نے فورا اصل وجہ بتائی تھی۔

تمہیں مس نہ کروں ایسا تو ممکن ہی نہیں میری جان سارا دن تمہاری یاد ہی تو یہ سکون دیتی ہے کہ گھر جلدی جانا ہے جہاں میری پیاری سی بیوی میرا انتظار کر رہی ہے۔

ویسے تم نے پانی نہیں پلایا مجھے۔۔۔۔۔؟

exponovels

اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اچانک اسے پانی کی یاد دلا گیا تھا جس پر وہ سر پہ ہاتھ مارتی فورا کچن میں بھاگی تھی جبکہ اس کا یہ روٹھنا منانا اسے بے حد اچھا لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آیئے حاکم صاحب بتایئے کیوں ملنا چاہتے تھے آپ مجھ سے وہ اپنی بہت ضروری میٹنگ چھوڑ کر اپنے لیگل ایڈوائزر کے پاس آیا تھا۔

وہ جب بھی آفس میں آتے تھے تو پیچھے کوئی نہ کوئی بڑی وجہ ہی ہوتی تھی اور وہ جانتا تھا ان کو ضرور کوئی نہ کوئی اہم بات ہی کرنی تھی ورنہ وہ اس طرح سے کبھی بھی اس کے آفس میں نہ اتے۔

وارق صاحب بات ہی کچھ ایسی تھی۔اصل میں مجھے ایک لیگل نوٹس آیا ہے۔

اپ کی ایک کمپنی ملتان میں ہے جو ماشاءاللہ سے بہت اچھا بزنس کر رہی ہے وہ کمپنی 100 پرسنٹ آپ کی ہے اور اس پہ صرف اور صرف وارق افراہیم ہی حق رکھتا ہے کوئی دوسرا تیسرا اس پر اپنا کوئی حق کا دعوی نہیں کر سکتا۔

اس کے علاوہ اپ کی ایک کمپنی لندن میں ہے جو کہ 50 پرسنٹ آپ کی ہے اور 50 پرسنٹ آپ کے چاچا کے بیٹے تاشفین ابراہیم کی اور اس کمپنی کا سارا کام بھی آپ ہی سنبھالتے ہیں

وہ اپنے سامنے رکھی فائل کے پیپرز پلٹتے ہوئے اسے تفصیل سے بتا رہے تھے جبکہ وہ خاموشی سے انہیں سن رہا تھا اور پھر اتی ہے آپ کی تیسری کمپنی یعنی کہ یہ کمپنی جس میں آپ اس وقت موجود ہیں۔یہ کمپنی آپ کی سب سے پرانی کمپنی ہے جو آپ سے پہلے اپ کے والد اور ان کے پارٹنرز سنبھالتے تھے

exponovels

لیکن آپ کی پراپرٹی کے حساب سے اس آفس کی پراپرٹی میں تین حقدار نکل رہے ہیں ایک آپ اور آپ کے والد افراہیم صاحب دوسرے اپ کے چچا ابراہیم صاحب اور ان کا بیٹا تاشفین اور تیسرا پارٹنر موسی خان نام کا ایک ادمی ہے۔ جس کا دعوی دار بدر خان ہے

لیکن 13 سال پہلے اس کمپنی کے چار پارٹنرز تھے بدر خان نام کا بھی ایک انسان تھا جسے آپ نے 13 سال پہلے اس کے حصے کی ساری پراپرٹی دے دی تھی۔ وہ کچھ کاغذات ان کے سامنے رکھتے ہوئے بتا رہے تھے۔

جی جناب بالکل ایسا ہی ہے یہ سارے معاملات میرے چاچا جان میرا مطلب ہے ابراہیم صاحب نے طے کیے تھے اور 13 سال پہلے بزنس میں نہیں سنبھالتا تھا اور نہ ہی یہ کمپنی میرے پاس تھی۔

لیکن اب اس کمپنی کا سارا کام میں ہی سنبھالتا ہوں سب کچھ میں ہی کرتا ہوں اور ایسے میں میں اس بات سے واقف ہوں کہ یہاں اس کمپنی میں 50 پرسنٹ کا مالک میں ہوں جبکہ 30 پرسنٹ کا مالک تاشفین ہے اور 20 پرسنٹ کے مالک موسی انکل ہیں۔ جو کہ اب حیات نہیں ہیں تو یہ پراپرٹی بدر خان کی نہیں بلکہ ان کی ورثہ یعنی کہ ان کی بیٹی کی ہے

۔

مطلب آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بدر خان اس کمپنی میں کسی طرح کا کوئی شیئر یا حق نہیں رکھتا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے تو اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا۔

exponovels

تو پھر وہ آپ پر کیس کیسے کر سکتے ہیں اس کمپنی کے 20 پرسنٹ شیئرز کو لے کر دیکھیے مجھے یہ نوٹس ملا ہے اس کے وکیل کی طرف سے۔اس میں صاف صاف بدر خان دعوی کر رہا ہے کہ آپ کی کمپنی میں 20 پرسنٹ کا مالک ہے وہ ۔وہ فائل اس کے پاس رکھتے ہوئے کہنے لگے۔

جبکہ وہ کاغذات کو پڑھنے لگا تھا اور جیسے جیسے وہ ان کاغذات کو پڑھتا جا رہا تھا اس کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

میں نے آپ کو بتایا نا حاکم صاحب کہ میری کمپنی میں 20 پرسنٹ کے مالک بدر خان نہیں بلکہ موسی خان ہیں۔موسی خان ان کے بھائی تھے یقیناوہ اپنے بھائی کی ملکیت پر پورا حق رکھتے ہیں لیکن اس کنڈیشن میں جس کنڈیشن میں ان کی اپنی کوئی اولاد نہ ہو۔

لیکن ماشاءاللہ سے نہ ان کی صرف اولاد ہے بلکہ ان کی بیٹی مائرہ موسی خان اس وقت میرے نکاح میں ہے۔

اور شاید یہ بات وہ نہیں جانتی کہ موسی انکل نے یہ کمپنی 20 پرسنٹ اس کو دینے کا دعوی اس کنڈیشن میں کیا تھا جب مائرہ کی شادی مجھ سے ہو جائے۔اور دوسری بات یہ کہ اگر مائرہ کبھی بھی مجھ سے طلاق کا دعوی کرتی ہے تو یہ پراپرٹی اسے کبھی بھی نہیں ملے گی۔

صاف الفاظ میں کہا جائے تو موسی انکل کی شرط یہ تھی کہ وہ اس کمپنی میں دعوی صرف اسی کنڈیشن میں کر سکتی ہے جس کنڈیشن میں وہ پہلے میرے نکاح میں آتی ہے ورنہ اسے ان کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا

exponovels

مائرہ اس وقت میری بیوی ہے اور وہ میرے گھر پر ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ بزنس کے بارے میں کچھ بھی سمجھتی ہے اور یقین جانے کہ وہ کسی بھی طرح کے بزنس کے چکر میں پڑھنا پسند نہیں کرے گی۔

تو آپ یہ لیگل نوٹس انہیں واپس پہنچا دیں اور انہیں یہ بھی بتا دیں کہ مائرہ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش ہیں اور اس طرح کا ہم دونوں کے بیچ کوئی مسئلہ نہیں ہے

وہ بہت سکون سے انہیں بتا رہا تھا جبکہ حاکم صاحب سارے کاغذات ایک بار پھر سے فائل میں رکھنے لگے تھے شاید ان کا مسئلہ حل ہو چکا تھا وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے تو وارق بھی اٹھ گیا۔

بس ٹھیک ہے وارق صاحب میں یہی کنفیوژن کلیئر کرنے آیا تھا باقی سب کچھ ٹھیک ہے آپ کی اس کمپنی میں 20 پرسنٹ کی مالکن آپ کی بیگم ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ اس کمپنی میں بدر خان کسی طرح کا کوئی دعوی نہیں کر سکتا اور اگر کر بھی سکتا ہے تو صرف اس کنڈیشن میں کہ اگر موسی خان کی کوئی اولاد نہ ہو۔

جی بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔۔"

وارق نے ہاتھ ملاتے ہوئے انہیں جانے کی اجازت دے چکا تھا ابھی دس منٹ میں اس کی ایک اور میٹنگ شروع ہونے والی تھی اسی لیے فی الحال اسے اپنی ہونے والی میٹنگ کی زیادہ فکر تھی وہ حاکم صاحب کو الوداع کرتا اپنے میٹنگ روم میں جانے لگا لیکن دماغ کہیں نہ کہیں اس نوٹس پر اٹک گیا تھا۔

بدر خان موسی خان کی کمپنی میں کسی طرح کا دعوی دار نہیں تھا تو کیا یہ دعوی مائرہ نے کیا تھا اگر کچھ ایسا تھا تو اس کا مطلب صاف تھا کہ بدر کہیں نہ کہیں مائرہ سے تعلق رکھے ہوئے ہے۔

exponovels

لیکن جب سے وہ اس کے نکاح میں آئی تھی پچھلے دو مہینوں سے وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے نہیں تھے اور نہ ہی مائرہ کے پاس فون تھا جس سے وہ بدر سے رابطہ کر سکتی صرف ولیمے والے دن ہی اس کی ملاقات ہوئی تھی اور ان کی ملاقات ایسی تو ہر گز نہ تھی

جو چاچا اور بھتیجی کی ہونی چاہیے تھی کچھ تو گڑ بڑ تھی کہیں پر تو مسئلہ ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ آخر اس نے کہاں پر غلطی کی ہے اس کے حساب سے بدر خان اور مائرہ خان ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے۔ تو پھر بدر خان مائرہ کی مدد کے بنا اتنا بڑا دعوی کیسے کر سکتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا قتل آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا بھابھی۔۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں ہم قاتل نہیں ہیں۔ وہ بھڑک اٹھا تھا اس کی پوری بات سننے کے بعد وہ ایسا کوئی پلان بنائے کہ یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

ہاں تو بتاؤ پھر تم کیا کرو گے کیسے حاصل کرو گے زینب کو کیسے نکالو گے عرفان کو زینب کی زندگی سے۔۔۔۔؟

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ جب تم زینب سے اپنی محبت کا اظہار کرو گے اسے بتاؤ گے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو تو کیا اس کے گھر والے خوشی خوشی اس کی عرفان سے طلاق کروا کر تم سے اس کی شادی کروا دیں گے۔۔۔۔؟

نہیں بدر خان ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دیں گے لیکن زینب کو کبھی تمہارے حوالے نہیں کریں گے کیونکہ ان کے حساب سے زینب ویسی زندگی گزار رہی ہے جیسے وہ چاہتے ہیں۔

exponovels

زینب نے اپنی محبت کو چھوڑ کر اپنے بھائیوں کا ساتھ دیا ہے یہاں تک کہ عرفان کے ساتھ نہ جانے کیسے اس نے یہ رشتہ نبھایا ہے اس کے بچے کو اس دنیا میں لائی ہے تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کے بھائی اتنی اسانی سے زینب اور تمہیں ایک ہونے دیں گے ایسا کچھ نہیں ہو گا۔

وہ اسے حقیقت کا ائینہ دکھا رہی تھی جبکہ وہ اس کی قتل والی بات سے بالکل بھی اتفاق نہیں کرتا تھا قتل اور غیرت اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

تو بھابھی کچھ اور سوچیے اس قتل کو دماغ سے نکال کر سوچے اور ویسے بھی اگر ہم نے ان سارے قصے میں سے کسی کو نکالنا ہی ہے تو ہم ابراہیم کے قتل کی پلاننگ کیوں کر رہے ہیں۔۔

ہمیں تو عرفان کو مارنا چاہیے نا زینب کا شوہر تو عرفان ہے اگر زینب کی زندگی سے عرفان ہی نکل جائے گا تو میرا مسئلہ تو ویسے بھی حل ہی ہو جائے گا اب کون اپنی جوان بہن کو ساری زندگی بیوہ بنا کر گھر پر رکھے گا۔

وہ جلد ہی زینب کی زندگی کا کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیں گے میرے خیال میں اگر آپ قتل کی پلاننگ کر ہی رہی ہیں تو ابراہیم کی نہیں بلکہ عرفان کے قتل کی پلاننگ کریں وہ اچانک اس کی سوچوں کا زاویہ بدل چکا تھا وہ اتنا بھی معصوم نہ تھا جتنا وہ اسے سمجھ رہی تھی۔

اسے قتل والی بات پر اعتراض صرف اس وجہ سے تھا کیونکہ وہ قتل ابراہیم کا کروا رہی تھی عرفان کا نہیں اور ابراہیم کے قتل سے بھلا اسے کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔

exponovels

بے وقوف آدمی تمہیں جو میں کہہ رہی ہوں اس پر غور کرو تمہیں فائدہ اس طرح سے ہو گا کہ اگر ابراہیم ہی مر گیا تو میں یہاں سے واپس نیو یارک چلی جاؤں گی اور اگر ایک دفعہ میں نیو یارک چلی گئی تو پھر زینب اور عرفان کی طلاق تو میں منٹوں میں کروالوں گی۔

کیونکہ عرفان مجھ سے محبت کرتا ہے اور کوئی بھی اپنی پہلی محبت کو بھلا کر اگے نہیں بڑھ سکتا میں جانتی ہوں کہ عرفان کی زندگی میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں اسکتا۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہی تھی جبکہ اس کی بات پر وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر رہ گیا۔

مطلب کہ آپ ان سب چیزوں میں اپنا بھی فائدہ کروانا چاہتی ہیں اچھی بات ہے بہت اچھی بات ہے اگر مجھے میری محبت ملے گی تو آپ کو بھی اپ کی محبت ضرور ملنی چاہیے۔

بتایئے کون ہے یہ ٹرک ڈرائیور اور یہ کس طرح سے ہماری مدد کرے گا۔

وہ اب اپنی مطلب کی بات پر آتا اس ٹرک ڈرائیور کا نمبر اپنے ہاتھ میں تھامے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

یہ ٹرک ڈرائیور ایسے بہت سارے کام کر چکا ہے اور ان سب کاموں میں کافی ماہر بھی ہے ہم نے بس ابراہیم کو ایک سنسان سڑک پر بھیجنا ہے جہاں پر یہ ٹرک ڈرائیور اس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کر دے گا اور اس کا قصہ تمام ہو جائے گا

۔

ادھر ابراہیم کے مرتے ہی میں آزاد ہو جاؤں گی اور یہاں سے واپس نیو یارک چلی جاؤں گی میرے ماں باپ مجھے بیوہ کے روپ میں دیکھ کر واپس مجھے اپنا لیں گے اور پھر میں عرفان کو دوسری شادی کے لیے تیار کر لوں گی۔

exponovels

اور جیسے ہی میری اور اس کی شادی ہو گی وہ زینب کو طلاق دے کر واپس یہاں بھیج دے گا اور پھر اس کی عدت پوری ہوتے ہی تم اس کے لیے رشتہ ڈال دو گے اب موسی خان اور ابراہیم مصطفی دونوں ایک دوسرے سے اتنی اچھی دوستی رکھتے ہیں کہ میرا نہیں خیال کہ وہ اپنے دوست کو ہر بار انکار کریں گے۔

پھر تم زینب کو اپنی زندگی میں شامل کر کے اپنی اور اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دینا کیسی لگی میری پلاننگ وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی تھی جبکہ بدر خان سچ مچ میں اس کا فین ہو گیا تھا۔

پلاننگ تو زبردست ہے بس اب سب کچھ ایسے ہی ہو جیسا ہم نے سوچا ہے وہ ٹرک ڈرائیور کا نمبر اپنے فون میں سیو کرتے ہوئے اس سے بولا تھا جبکہ زائنہ اس بے وقوف کی بے وقوفی پر مسکرا رہی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ اگر عرفان اور زینب کی طلاق ہو گی تو اس کے ساتھ ساتھ بدر خان کو بھی فائدہ ضرور ہو گا۔ لیکن زینب دوسری شادی کرے گی یا نہیں اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا اس کا تعلق صرف زینب کی طلاق تک تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں یہ فلم بالکل بھی اچھی نہیں ہے اور نہ ہی مجھے سمجھ میں آتی ہے میں نہیں دیکھوں گی اس نے جیسے ہی چینل چینج کیا تناوش نے اسے دیکھتے ہی انکار کر دیا۔

اس نے ہی تناوش کو کہا تھا کہ دونوں مل کر کوئی اچھی سی فلم دیکھتے ہیں کیونکہ اس کے بار بار باہر چلنے کا کہنے پر تناوش نے صاف انکار کر دیا تھا۔

exponovels

اس کا بالکل بھی موڈ نہیں بن رہا تھا باہر جانے کے لیے اور اس وقت وہ اس کے ساتھ بیڈ روم میں جانے کے لیے بھی ہر گز تیار نہ تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ بیڈ روم میں پہنچتے ہی تاشفین پر جن آ جائے گا۔

اور ایسے رومینٹک جن سے جتنی دوری بنائی جا سکے اتنی وہ بنانے کی کوشش کرتی تھی۔

ارے یار یہ بہت مزے کی فلم ہے اور تم نے کہاں دیکھی ہے یہ فلم جو تمہیں پتہ ہے کہ یہ اچھی ہے یا نہیں اور سمجھ نہ آنے والی بات تم کیوں کر رہی ہو جانو میں بیٹھا تو ہوں مہیں سمجھانے کے لیے وہ اسے تھام کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے ڈمپل پر اپنے لب رکھنے لگا۔

لیکن ہم کوئی اچھی سی سمجھ میں آنے والی فلم بھی تو دیکھ سکتے ہیں نا یہ بہت تیز انگریزی بولتے ہیں میرے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہے۔ وہ معصومیت سے منہ بنا کر بولی تھی۔

تمہیں سمجھ میں آئے گی صرف ہندی یا اردو موویز کی اور وہ مجھے پسند نہیں ہے وہ چینل سرچ کرتے ہوئے ایک ہندی چینل پر اچکا تھا۔

ارے کوشش تو کریں اچھی ہو گی نا اس نے بڑی معصومیت سے اسے منانے کی کوشش کی تھی جبکہ وہ ریموٹ ٹیبل پر رکھتا اس کی گود میں اپنا سر رکھ چکا تھا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھی اپنے بالوں میں رکھتا اسے کام پر لگا چکا تھا۔

جب اچانک اس کا فون بجنے لگا اس نے ٹیبل پر ایک نظر فون میں روز کے نمبر کو جگمگاتے دیکھا تھا جبکہ اپنی معصوم سی بیوی کی نگاہیں خود پر دیکھتے ہوئے وہ کال کو پوری طرح نظر انداز کرتا اپنی انکھیں بند کر گیا تھا۔

exponovels

کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ تناوش اس وقت صرف اس کا ساتھ چاہتی ہے اور وہ اپنی بیوی کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا اور ویسے بھی آج اس کی چھٹی تھی تو روز کا اس کو فون کرنا بنتا ہی نہیں تھا۔

آپ اس طرح سے فلم دیکھیں گے اسے پھر سے انکھیں بند کرتے دیکھ وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔

جانو میں سن رہا ہوں اور اگر کوئی میرے مطلب کا سین آیا تو دیکھ بھی لوں گا وہ انکھ دباتا شرارت سے کہتا پھر سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

ہاں تو پھر اس سے تو بہتر ہے کہ میں اس فلم کے بجائے اپنے کارٹون دیکھ لوں وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

اس میں میرے مطلب کے سین ہوں گے کیا وہ دونوں انکھیں کھولتا کافی ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے لگا تھا۔

جی نہیں کارٹون بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں ان میں کوئی گندے سین نہیں اتے۔

بس پھر میرے مطلب کے نہیں ہیں مجھے تو گندے سین ہی اچھے لگتے ہیں۔ تو تم یہ فلم ہی دیکھو کم از کم چانسز تو بنے رہیں میرے رومانس کے وہ انکھ دبا کر دوبارہ سے اس کی گود میں سر رکھتا اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈال چکا تھا جبکہ وہ آہستہ آہستہ انگلیاں اس کے بالوں میں چلانے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم اماں مائرہ کہاں ہے اپنے روم میں۔۔۔۔۔؟

وہ گھر آتے ہی اماں کو سلام کرتا کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔

exponovels

وعلیکم السلام میرا بچہ۔۔۔۔جیتا رہے

ارے کہاں جا رہا ہے وارق وہ بچی بیچاری تو تیرے لیے بریانی بنانے میں لگی ہوئی ہے صبح سے کچن میں

وہ صدف ہے نا اس نے کہہ دیا کہ آج وہ تیرے لیے بریانی بنائے گی تو بس اس نے کہا کہ اس کے شوہر کے لیے

بریانی کوئی اور عورت کیوں بنائے۔۔۔۔۔؟

باقی کچھ معاملوں میں کوڑی ہے لیکن اس معاملے میں پوری ہے میری بچی۔۔۔۔۔۔"

اماں نے بڑی خوشی سے اسے بتایا تھا کیونکہ اس معاملے میں وہ ہرگز نہیں چاہتی تھیں کہ مائرہ کسی کو بھی کوئی گنجائش

دے

اماں آپ کی بہو باقی سارے معاملوں میں بھی پوری ہے بس آپ کے سامنے کوڑی بنی رہتی ہے میں بات کر کے آتا

ہوں اس سے آ کر کپڑے نکالے میرے مجھے چینج کرنا ہے کافی تھکاوٹ ہو رہی ہے آج لگتا ہے موسم اثر کر گیا ہے

طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی

وہ ان سے کہتا کچن کی طرف جانے لگا۔

ہاں موسم بدل رہا ہے تجھ پر تو موسم اثر بھی بہت جلدی کرتا ہے چینج کر کے وہ سر درد کی گولی کھا کر آرام کر اور کبھی

کوئی تحفہ وغیرہ ہی لے آیا کر بیوی کے لیے۔۔۔۔۔"

نئی نئی بیوی ہے تیری آگے ایک ڈیڑھ سال میں بچے ہو جائیں گے پھر ان میں مصروف ہو جاؤ گے یہی تو وقت ہوتا

ہے ایسے چھوٹے موٹے چونچلے کرنے والا۔۔۔۔۔۔"

exponovels

اور تو تو بندہ ہی ایسا کبھی جو بیوی کا دل رکھنے کے لیے اس کے لیے گلاب کا پھول لیا کبھی راستے سے آئس کریم یا کوئی گول گپے لے آ۔

کوئی چوڑیاں کوئی گجرے پہنادے لیکن نہیں بس شادی کی جلدی تھی۔ شادی کرلی اور اب بیوی کی کوئی فکر نہیں ہے بیچاری سارا دن یہ سوچتے ہوئے کاٹ دیتی ہے کہ آج ایسا کیا کرے جو اس کے شوہر کو اچھا لگے۔

معصوم سی تو بہو ہے میری ہے ولیتی لیکن کام سارے اس کے دیسیوں والے ہیں۔

میرے ایک بار کہنے پر ایسا سر پر دوپٹہ جمایا ہے اس نے کہ اب تک نہیں اترا۔ ایسی بیوی ملے نا تو اس کی قدر کرنی چاہیے بیٹا جی اماں کو تو آج موقع ہی مل گیا تھا۔

اچھا نا اماں لے آیا کروں گا آپ کو تو پتہ ہے اس وقت کتنا ٹریفک ہوتا ہے راستے میں۔ اس نے بہانہ لگانا چاہا

ہاں ہاں سب پتہ ہے مجھے جہاں پہ ٹریفک ہوتا ہے نا بیٹا وہیں پر گجرے اور پھول والے لڑکے گھوم رہے ہوتے ہیں اگر کچھ لانے کی چاہ ہو نا تو بندہ کو ہکاف سے بھی چیزیں لے آتا ہے۔

اماں نے اسے بھیجتے ہوئے ٹھیک سے اس کی عزت افزائی کی تھی۔

جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا کچن کی طرف آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

احمد اور چھوٹو دونوں اسے پنکھا جھلانے کی کوشش کرتے ہوئے گرمی سے بچا رہے تھے جبکہ وہ یوٹیوب پر کچھ دیکھتی مسلسل کام میں لگی ہوئی تھی۔

exponovels

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں اسے مکمل اپنی بیوی کے روپ میں دیکھ کر وارق مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔

بھابھی کھانا بنا رہی ہیں لیکن ان کو بہت زیادہ گرمی لگ رہی ہے اس لیے ہم ان کو پنکھا جھلا رہے ہیں۔

وہ دونوں ہاتھوں میں کاپیاں پکڑے مسلسل ہلانے میں مصروف تھے جبکہ بھابھی کے ان دیوروں کو دیکھ کر وارق نے ایک نظر جھانک کر چولہے پہ رکھی ہانڈی کے اندر دیکھا تھا۔

کیا بات ہے آج تو بڑی محنت ہو رہی ہے خوشبو بھی اچھی آ رہی ہے بس ذائقہ اچھا ہو تو مزہ آ جائے۔ذرا آنا مجھے کپڑے نکال کر دو میرے۔

وہ پیچھے ہٹتے ہوئے کہنے لگا۔

بھائی آپ کیا چھوٹا کا کا ہو۔ کہ اپنے کپڑے نہیں نکال سکتے میں خود اپنے کپڑے نکالتا ہوں چھوٹو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اپنی بھابھی پر ایسا حکم شاید اسے پسند نہیں آیا تھا۔

چھوٹو وہ کیا ہے نا کہ کچھ بچے لائق ہوتے ہیں کچھ نہ لائق ہوتے ہیں اب آپ اتنے لائق ہو کہ اپنا سارا کام خود کرتے ہو لیکن یہاں ہر کوئی آپ کے جیسا تھوڑی ہے۔اس نے چھوٹو کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔

جب کہ وہ اس سے اچھی نہ سہی لیکن اتنی بری بات کی توقع بھی نہیں رکھتا تھا۔

ہاں بھابھی وہ تو ٹھیک ہے لیکن پھر بھی کپڑے نکالنے کا کام تو اماں کا ہوتا ہے نا آپ کیوں نکالو گی۔ چھوٹو اب بھی اپنے لو جک جھاڑ رہا تھا۔

exponovels

کیونکہ یہ شادی اور غیر شادی شدہ والا معاملہ ہے شادی شدہ آدمی کے کپڑے اس کی بیوی نکالتی ہے جبکہ جو غیر شادی شدہ ہوتے ہیں ان کے لیے کپڑے ان کی اماں نکالتی ہیں۔

چل اب دماغ مت کھا وہ اسے سائیڈ کرتا اسے آنے کا اشارہ کرتا خود وہاں سے جا چکا تھا۔

کیونکہ وہاں اب وہ مزید اپنا دماغ خراب نہیں کر سکتا تھا۔

اسے صرف کپڑے ہی نہیں بلکہ کپڑوں کے ساتھ اپنی بیوی کی بھی ضرورت تھی۔اور وہ ان دونوں کو یہ بات تو بتانے سے رہا تھا

جبکہ ان دونوں کی باتوں کے خوب مزے لیتی مائرہ اس کے پیچھے آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اور سنایئے وارق صاحب آئندہ میرے دیوروں کے سامنے مجھ پر حکم جھاڑیں گے۔۔۔۔۔؟

ویسے آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ ابھی تک ان کے سوال ختم نہیں ہوئے تھے۔بس آپ کو بھاگنے کی جلدی تھی میرے دیوروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے آپ وہ کمرے میں آتے ہوئے الماری سے اس کے کپڑے نکالنے لگی۔

پچھلے کچھ دنوں سے اس نے خود اپنے آپ ہی اس کے کپڑے نکالنا شروع کر دیے تھے وارق نے منع نہیں کیا تھا کیونکہ اسے اپنی بیوی کے یہ چھوٹے چھوٹے کام کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

لیکن اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔کہ اسے آہستہ آہستہ ان سب چیزوں کی عادت ہوتی جا رہی ہے۔

exponovels

تمہارے دونوں دیوروں کو کسی دن فرائی پین میں فرائی کر کے کھا جاؤں گا۔

اے بڑے سوال جواب کرنے والے اماں سے کلاس لگواتا ہوں ان کی وہ اس کے ہاتھ سے کپڑے لیتے ہوئے شرٹ اتار چکا تھا۔

یہ چینجنگ روم اسی لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کا استعمال کیا جائے اسے بیڈ پر شرٹ پھینکتے دیکھ کر مائرہ نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

کیوں تمہیں شرم آ رہی ہے مجھے اس طرح سے دیکھتے ہوئے۔وہ شرٹ کے ساتھ ساتھ اپنی بنیان اتار کر بھی ایک طرف پھینکتا اس سے سوال کرنے لگا تھا جبکہ اب مائرہ کی حالت خراب ہونے لگی تھی۔

اس کا کمرہ تھا وہ بیڈ پر کپڑے اتارے یا اندر جا کے اسے ضرورت ہی کیا تھی بیچ میں بولنے کی۔اب یقینا اس کا موڈ بدلنے والا تھا

وہ خود کو ملامت کرتی نفی بس ہر ہلا گئی۔

مجھے کیوں شرم آئے گی۔آپ کا کمرہ ہے آپ چینجنگ روم میں جا کر چینج کریں یا یہاں بیڈ روم میں چینج کریں بلکہ نیچے جا کر چینج کریں تو بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ اس کمرے کے ساتھ یہ گھر بھی آپ کا ہے۔

اور یہ بیوی بھی میری ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

میری بریانی جل جائے گی نیچے۔اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنے گالوں پر محسوس کرتے ہوئے اس نے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔

exponovels

جن دو پیارے پیارے دیوروں کو نیچے چھوڑ کر آئی ہو نا وہ مرغی کو ہلاک کر دیں گے لیکن تمہاری بریانی کو جلنے نہیں دیں گے۔

وارق نے یقین سے کہتے ہوئے اس کا دوپٹہ الگ کرتے ہوئے بیڈ پر پھینکا تھا۔

وارق۔۔۔۔۔۔۔ بریانی۔۔۔۔"

نہیں چاہے اس وقت میری طلب کچھ اور ہے اور تمہارا فرض ہے کہ تم میری طلب کو پورا کرو۔اس کی گردن کو اپنے جھلستے لبوں سے چھوتے ہوئے وہ اسے خاموش کروا گیا تھا

آپ اتنے گرم کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔؟اپنی گردن پر جا بجا اس کے لبوں کو حرکت کرتے محسوس کر کے وہ اس کے چہرے کو چھونے پر مجبور ہو گئی تھی۔

وارق آپ کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے میں بھی سوچوں کہ آپ اتنے ریڈ کیوں ہو رہے ہیں۔آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے بخار تیز ہو سکتا ہے

اپ کا۔

وہ فکر مند سی اس سے کہنے لگی تھی جبکہ اس کے اس انداز پر وہ مسکرایا۔

میرا علاج تمہارے پاس ہے کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں موسم چینج ہو رہا ہے نا مجھ پہ موسم بہت جلدی اثر کرتے ہیں.

لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہارے مزاج کا موسم مجھ پر زیادہ اثر دکھائے گا۔

اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

exponovels

نہیں وارق آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو رہی ہے آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے.

کہاں نا تم پاس رہو طبیعت خود بخود ٹھیک ہو جائے گی چلو آؤ اب تنگ مت کرو وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

جب کہ وہ اس کے اتنے تیز بخار پر کافی پریشان لگ رہی تھی۔

لیکن تھوڑی ہی دیر میں اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے وہ نہ صرف خود مدہوش ہو چکا تھا بلکہ اس کے ہوش بھی ٹھکانے لگانے لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ بھی لینا ہے وہ اسے کچھ اور دکھاتے ہوئے ٹوکری میں رکھ چکی تھی جب کہ وہ بس اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

جانو وہ بھی لے لو۔۔۔۔۔۔اس نے سامنے یہ ایک بولڈ سی ڈریس کی طرف اشارہ کیا جو سامنے ہی دوسری شاپ میں تھی اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا جس پر وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا ٹوکری کو ٹھیک سے تھامتا اسے آگے چلنے کے لیے کہنے لگا

ارے تعیش تم یہاں وہ اس کے ہاتھ سے ٹوکری لیتا کاؤنٹر کی طرف جانے والا تھا جب اسے کرسٹن نظر آئی۔

وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کی طرف آتے اچانک ہی اس کے سینے سے لگنے ہی والی تھی کہ تاشفین پیچھے ہٹ گیا۔

جی میں یہاں شاپنگ کے لیے آیا تھا وہ اسے ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

exponovels

شاپنگ کے لیے یس میں بھی اور یہ کون ہے وہ اس کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر پوچھنے لگی تھی جس طرح سے تاشفین نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا اسے بالکل بھی اچھا نہ لگا۔

اس وقت میں کام پر نہیں ہوں تو میں کسی کا جواب دہ نہیں ہوں آپ پلیز میرا راستہ چھوڑیں

مجھے سمجھ میں نہیں اتا تعیش تم مجھ سے اتنا روڈلی بات کیوں کرتے ہو۔کام پر بھی تم مجھ سے اسی طرح سے بات کرتے ہو اور یہاں جب باہر ہم ملے ہیں تب بھی ایسے ہی

آج تک کسی نے مجھ سے اس طرح سے بات نہیں کی جس طرح سے تم کرتے ہو۔

مجھے تمہارا یہ رویہ بہت دکھ دیتا ہے تمہیں مجھ سے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے۔

آخر کو ہم ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔اور کام سے ہٹ کر ہم دوست بھی تو بن سکتے ہیں۔

لیکن تم مجھے بہت اگنور کرتے ہو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے تمہارا یہ انداز دیکھ کر وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ تاشفین اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لے رہا تھا وہ بس یہاں سے جلدی سے جلدی جانا چاہتا تھا۔

دیکھیں مس کرسٹن میرا آپ سے ایسا تعلق نہیں ہے نہ آپ میری دوست ہیں اور نہ ہی میں آپ سے ایسا کوئی بھی تعلق بنانا چاہتا ہوں۔

میں آپ سے کبھی بھی دوستی نہیں کرنا چاہوں گا اور پلیز آئندہ اگر آپ کبھی بھی راستے میں مجھے ملے تو مجھے مخاطب مت کیجئے گا اس کا لہجہ ویسا ہی تھا انتہائی روڈ۔

تمہارے ساتھ یہ لڑکی کون ہے اس کی باتوں کو اگنور کر کے اس نے پھر سے مسکرانے کی کوشش کی تھی۔

exponovels

جبکہ نہ جانے اسے اچانک کیا ہوا تھا کہ وہ اسے پوری طرح اگنور کرتا تناوش کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ کو یقین ہے نا کہ ہم ان سب چیزوں میں کہیں بھی پھنسیں گے نہیں دیکھیں آپ مجھے یہ قتل و غیرت کے چکر میں پھنسا کر خود وہاں چلی گئی تو بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کو ایسے ہی جانے دوں گا اگر مجھے زینب نہیں ملی نا۔

تو سکون میں آپ کو بھی نہیں لینے دوں گا۔ مجھے زینب کسی بھی حالت میں چاہیے جب تک زینب کی شادی مجھ سے نہیں ہو جاتی آپ اس سارے معاملے سے دور نہیں ہو سکتی۔

یہ بات آپ اچھی طرح اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ زائنہ سوچ رہی تھی کہ ابھی تک یہ بات صرف ان دونوں میں تھی تو وہ اسے دھمکانے پر آ گیا تھا اگر وہ کام کرنے میں کامیاب ہو گئے جو وہ کرنے کا سوچ رہے ہیں تو نہ جانے وہ اسے کتنا بلیک میل کرے گا۔

لیکن فی الحال وہ ان سب چیزوں کو سوچنا نہیں چاہتی تھی اس وقت اسے جلد سے جلد ابراہیم کی موت چاہیے تھی اور وہ وہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

میں نے کہا نا میں تمہارا ساتھ دوں گی ہر قیمت پر تم کہیں پر بھی نہیں پھنسنے والے تم بس میرا یقین کرو اور جس طرح سے میں کہتی ہوں ویسے ہی کرو اس آدمی کو فون کر دیا تھا تم نے۔۔۔۔۔؟

exponovels

کل ابراہیم اپنی کسی ضروری میٹنگ کے لیے کراچی سے ملتان کی طرف جانے والا ہے۔

اس کا سفر کافی لمبا ہو گا اور اس سفر میں ہم اس کا قصہ تمام کر دیں گے۔

وہ سب کچھ پلان کر کے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ بدر خان تو بس اس کے ایک اشارے کا منتظر تھا۔

ہاں میں نے اس آدمی کو قیمت پہلے ہی ادا کر دی ہے اب صرف اس سے کام لینا ہے اگر کل صبح ابراہیم یہاں سے نکل رہا ہے تو سمجھیں ہمارا کام ہو جائے گا۔

ٹھیک ہے جیسے ہی وہ صبح گھر سے نکلے گا میں تمہیں فون کر دوں گی اور پھر تم نے بالکل دیر نہیں کرنی میں چاہتی ہوں کہ صبح ہمارا کام ہو جائے اور ہم جلد سے جلد اپنی اپنی منزل تک پہنچ جائیں۔

ہاں بالکل میں دیر نہیں کروں گا کل ہر حال میں یہ کام ہو کر رہے گا اور آپ اپنے وعدے پر قائم رہیے گا اس معاملے میں میں کسی طرح کی وعدہ خلافی برداشت نہیں کروں گا۔

میں زینب کے لیے کچھ بھی کر جاؤں گا اور آپ کو بھی اس معاملے میں میری پوری پوری مدد کرنی پڑے گی۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے نا اب ختم کرو اس ٹاپک کو دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں میں نکلتی ہوں۔

وہ اپنا بیگ اٹھا کر آنکھوں پر گلاسز چڑاتی ہوٹل سے باہر نکل گئی تھی جبکہ وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد ہوٹل سے نکلا تھا۔

اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اس کی منزل اب اس کے بے حد قریب ہے بہت جلد اس کی زینب اس کے پاس ہو گی۔

وہ جیل پہلے بھی جا چکا تھا اسے کوئی ڈر نہ تھا جیل جانے کا یا پھر قتل کیس میں پھنسنے کا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اب اپنی بیوی کے ساتھ وہ تمہیں تواہمیت دینے سے رہا تھاناوہ لڑکی اس کی بیوی تھی کرسٹن اور وہ اپنی بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے صرف تم ہی ہو جو میری اس بات پہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔

کیا مطلب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ لڑکی تعیش کی بیوی تھی۔

تمہیں پتہ ہے تعیش کتنا سٹائلش ہے تمہیں لگتا ہے وہ سیدھی سادی سی لڑکی اس کی بیوی ہو سکتی ہے نو نیور اگر تعیش شادی شدہ ہوا بھی تو وہ لڑکی اس کے سٹینڈرڈ کی ہو گی۔

جس کے بارے میں تم بات کر رہے تھے۔وہ تو کوئی بہت ہی لو کلاس قسم کی لڑکی لگتی ہے تم نے اس کی ڈریسنگ تک دیکھی ہے ہاں میں مانتی ہوں یہ وہی لڑکی ہے جو اس ویڈیو میں تعیش کے ساتھ تھی لیکن مجھے کہیں سے بھی وہ اس کی بیوی نہیں لگی۔

اور وہ لڑکی شادی شدہ تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی اور میرے خیال سے وہ کوئی کالج یا یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹ ہو گی۔

ہو سکتا ہے تمہیں غلط فہمی ہو مے بی وہ اس کی بہن یا کزن وغیرہ ہو گی

کزن بھی ہے اور بیوی بھی میں اس کے بارے میں ساری معلومات لے چکا ہوں۔

مطلب کہ وہ لڑکی سچ مچ میں اس کی بیوی ہے وہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جس طرح سے اس نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا وہ یقین کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

exponovels

ہاں بالکل ایسا ہی ہے اسے اسی طرح کی لڑکیاں پسند ہیں ورنہ روز میں بھی کوئی برائی تو نہیں تھی روز سے وہ بہت سارا فائدہ بھی اٹھا سکتا تھا وہ بولا تو کرسٹن نے آئستہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

تم اسے لے کر کچھ زیادہ ہی سیریس ہو گئی تھی کوئی بات نہیں تمہیں اس سے اچھا لڑکا مل جائے گا۔اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے روبن نے اسے یقین دلایا تھا۔

روبن مجھے کوئی اچھا لڑکا نہیں چاہیے مجھے تعیش چاہیے۔

مجھے کسی بھی قیمت پر چاہیے وہ روبن سمجھ رہے ہو تم وہ اچانک اٹھ کر کھڑی ہوتی اس کے گریبان کو پکڑ کر جھنجوڑ چکی تھی۔

تو پھر اس معاملے میں تو صرف تمہارے فادر ہی تمہاری مدد کر سکتے ہیں پیاری۔اور کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو اس معاملے میں تمہاری کچھ مدد کر سکے وہ روز تو تمہاری مدد ہرگز نہیں کرے گی۔

کیونکہ روزا بھی تک اس بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں۔ہاں لیکن جب ہم اسے یہ بتائیں گے کہ اس کا بوائے فرینڈ پہلے سے شادی شدہ ہے تو وہ دیکھنے والا منظر ہو گا۔

ایسے میں وہ تعیش کو اپنی فلم سے نکال دے گی اور پھر وہ بیچارہ دردر ٹھوکریں کھاتا پھرے گا ایسے میں تمہارے فادر اسے کوئی بھی اچھی افر دے سکتے ہیں۔

اور تم تو جانتی ہی ہو کہ آج کل کے لڑکے اچھی آفرز کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں ہو سکتا ہے وہ اپنی بیوی کو ہی چھوڑ دے وہ اسے سبز باغ دکھا رہا تھا جبکہ وہ پوری طرح اس کی باتوں میں بھی آ رہی تھی۔

exponovels

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو اگر وہ لڑکی سچ میں اس کی بیوی ہے تو ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ جلد سے جلد یہ بات روز کو بتا دینی چاہیے تاکہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل سکے

اور وہ لڑکی مجھے تعیش کی زندگی میں ہر گز نہیں چاہیے

اسے میں کسی بھی طرح سے تعیش سے دور کر کے رہوں گی۔ وہ غصے اور جلن کی ملی جلی کیفیت میں بول رہی تھی جبکہ روبن کو لگ رہا تھا کہ اس کا نشانہ بالکل صحیح جگہ لگا ہے اور اسے یقین تھا کہ اب کرسٹن وہی کرنے والی ہے جو اس نے کہا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آہستہ سے اس کا فون اٹھاتی چینجنگ روم میں آ گئی تھی۔

اور جلدی جلدی نمبر ڈائل کرنے لگی۔

اسے نمبر ڈھونڈنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آتی تھی کیونکہ یہ نمبر پہلے سے ہی اس کے فون میں سیو تھا۔

تھوڑی دیر پہلے ہی اماں اس کے کمرے میں تھیں۔ اور وارق کو زبردستی دوائیاں کھلا رہی تھیں۔

حالانکہ وارق نے انہیں اپنی طبیعت کی خرابی کے بارے میں زیادہ کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ ماں تھی وہ جانتی تھی کہ کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

exponovels

وارق تھوڑی دیر میں نیند میں اتر گیا تھا اس کے پاس یہ سنہرا موقع تھا۔اپنا کام کرنے کا اسی لیے تو وہ فون لے کر ڈریسنگ روم میں آگئی تھی۔

لیکن ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی۔جب اچانک باہر سے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

مائرہ اندر تم ہو کیا۔۔۔۔۔۔؟

اور تم نے دروازہ کیوں لاک کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟

وہ پریشان سا دروازہ ناک کرتا ہوا بولا تو مائرہ گھبرا کر فون چھپاتے ہوئے دروازہ کھول چکی تھی۔

میں کپڑے بدل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس نے باہر آکر اس سے کہا تو وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا۔

تو دروازہ کیوں بند کر دیا تم نے کمرے کا دروازہ لاک تھا تو۔۔۔۔۔۔۔اور یہ کون سا وقت ہے کپڑے چینج کرنے کا رات کا ایک بج رہا ہے۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا جب کہ اس کی حالت کافی خراب لگ رہی تھی۔

میری آنکھ لگ گئی تھی۔اب کھلی تو سوچا چینج کر لیتی ہوں۔

لیکن اپ کیوں جاگ گئے۔۔۔۔۔؟آپ کی طبیت ٹھیک نہیں ہے۔آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔

چلیں ائیں اپ بیڈ پر چلیں۔۔وہ اسے تھامتے ہوئے بیڈ پر لے جانے لگی۔

نہیں میں نیچے جا رہا ہوں میرا موبائل نہیں مل رہا شاید میں نیچے چھوڑ آیا ہوں۔

تم چلو بیڈ پر میں اتا ہوں دو منٹ میں فون لے کر۔اگر احمد اور چھوٹو کے ہاتھ چڑ گیا تو تباہی نکال دیں گے۔

exponovels

وہ اس سے کہتا کمرے سے جانے لگا تھا۔

جب اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

میں ڈھونڈ کر لاتی ہوں اپ ارام کریں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وارق مسکرا دیا۔

اتنی فکر کرو گی تو مجھے تم پر پیار ائے گا نا۔

وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

نہ کریں مجھے گرمی لگ رہی ہے آپ بہت تپ رہے ہیں۔ اس کا موبائل اپنے دوپٹے میں اچھے سے کور کرتی وہ شرارت سے بولی تھی۔

کبھی تمہیں میری مونچھیں چبتی ہیں تو کبھی تمہیں میرے بخار سے گرمی لگتی ہے نخرے زیادہ نہیں ہوتے جا رہے تمہارے۔۔۔۔؟ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو مائرہ کھل کھلا کر ہنسی۔

ہم تو ایسے ہی ہیں۔ برداشت کریں جناب وہ اس کی بات اسی کو لوٹا رہی تھی۔ وارق کھل کر ہنسا۔

ہاں تو ٹھیک ہے جانو دونوں مل کر ایک دوسرے کو برداشت کریں گے۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

اگر آپ نہیں چاہتے کہ صبح آپ کو آپ کے فون کی ڈیڈ باڈی ملے تو مجھے جانے دیں۔ ورنہ آپ کو پتہ ہے کہ میرے دونوں لاڈلے دیور آپ کے فون کا کیا حال کریں گے اس سے بچنے کے لیے اس نے بہانہ بنایا تھا۔

exponovels

اس کے لیے تمہیں نیچے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے خیر میرا مطلب ہے جاؤ میرا فون لے اؤ وہ جیسے اسے ازاد کرتے ہوئے کہتا واپس بیڈ کی طرف چلا گیا تھا جبکہ وہ شکر مناتے تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی اس کی اخری بات کا مطلب وہ شاید سمجھی نہیں تھی

لیکن جانے اسے کیوں لگا کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا فون مائرہ کے پاس ہی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ لڑکی کون تھی تاشفین اور وہ آپ سے ایسے چپک چپک کر باتیں کیوں کر رہی تھی۔

مجھے وہ لڑکی بالکل بھی پسند نہیں آئی آپ اس سے ذرا دور رہیے گا۔اس نے جیسے ہی دروازہ لاک کیا وہ اندر اتے ہوئے بولی۔

ہاں وہ ایسی ہی ہے ہماری فلم کی ہیروئن ہے۔خیر تم اس کے بارے میں زیادہ مت سوچو۔

وہ پیار سے اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے بولا۔

ہاں وہ اچھی بھی نہیں ہے کپڑے کتنے عجیب پہنے ہوئے تھے اور آپ کا بازو کیوں پکڑا تھا اس نے وہ پھر سے بولی تو تاشفین کے لبوں پر مسکراہٹ اگئی۔

وہ ایسے ہی کپڑے پہنتی ہے میری جان تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تمہارا شوہر سوائے تمہارے اور کسی کو بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا تمہیں اس معاملے میں بالکل بے فکر ہو جانا چاہیے وہ یقین دلا رہا تھا۔

وہ تو مجھے پتہ ہے میرے علاوہ آپ کسی اور کو دیکھ کر جائیں گے کہاں۔۔۔؟

exponovels

لیکن اس لڑکی سے بھی ذرا دوری بنا کر رکھیں مجھے بہت بری لگتی ہے ایسی پرکٹی کبوتریاں۔جو دوسروں کے شوہروں پر نظر رکھتی ہیں۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ پرکٹی کبوتریاں سن کر اس کا دل چاہا کہ وہ قہقہ لگا کر ہنسے اس کی بیوی کے اندر بھی جلن کے جراثم موجود تھے۔

تم فکر ہی نہ کرو جان تم حکم تو کرو میں آنکھوں پر پٹی باندھ لوں گا کبھی جو میری نظر بھٹک جائے۔

وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے بہلانے والے انداز میں بولا۔

مجھے کھانا بنانا ہے اس کا موڈ بدلتے دیکھ کر وہ بھاگنے کی تیاریوں میں لگ گئی تھی۔

لیکن میرا موڈ اس وقت تمہیں کھانے کا ہو رہا ہے اسی لیے نو بہانہ وہ اسے یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ روم کی طرف لے گیا تھا جب کہ وہ جانتی تھی کہ اس کی ساری مزاحمتیں بیکار ہیں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا میں آپ سے بات کر سکتی ہوں روز کیا آپ مجھے اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت دے سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔؟

وہ دروازے پر دستک دیتے ہوئے بولی تھی جبکہ روز اس وقت بالکل اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی آج وہ پورے تین دن کے بعد واپس اپنے کام پر آئی تھی اور صبح صبح ہی کرسٹن اس تک پہنچ گئی تھی۔

ہاں کرسٹن آو بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو تم وہ بیزار انداز میں بولی کرسٹن بھی نوٹ کر چکی تھی کہ وہ اسے زیادہ پسند نہیں کرتی

exponovels

خیر وہ کون سا اسے پسند کرتی تھی یہ تو صرف مجبوری کا ایک سودا تھا ورنہ روز کا ایٹیٹیوڈ تو اسے پہلے دن ہی پسند نہیں ایا تھا۔

اور یہ بات اس نے صاف الفاظ میں اپنے باپ کو بھی بتادی تھی کہ وہ ایسی کسی ڈائریکٹر کا ایٹیٹیوڈ برداشت نہیں کرے گی۔

لیکن اس کے باپ نے کہا تھا کہ تمہیں کسی بڑی فلم سے لانچ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تمہیں روز کو کچھ وقت تک برداشت کرنا پڑے کیونکہ روز جیسے چاہے اپنی فلم سے آؤٹ کر دیتی ہے۔

اور اگر کوئی بندہ ایک دفعہ روز کی فلم سے ریجیکٹ ہو گیا تو وہ بے شک کتنے ہی بڑا ادمی کا رشتہ دار کیوں نہ ہو آسانی سے واپس انٹری نہیں کر پائے گا۔

بولو بھی کیا بات کرنا چاہتی ہو تم دیکھو جلدی جلدی اپنی بات ختم کرنا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تھوڑی ہی دیر میں شوٹ سٹارٹ ہونے والے ہیں۔

تو میں نہیں چاہتی کہ اب کام میں کسی بھی طرح کی دیری ہو آل ریڈی ہم اپنی فلم کے لیے کافی لیٹ ہو چکے ہیں ہم نے یہ فلم دسویں مہینے تک ہر حالت میں ریلیز کرنی ہے۔

لیکن مجھے افسوس ہے کہ میرے ایکٹرز بہت سلو ہیں نہ تو ایکٹنگ اچھے سے کرتے ہیں اور نہ ہی وقت پر آتے ہیں میں سچ میں پچھتا رہی ہوں اس فلم میں نئے لوگوں کو شامل کر کے اگر مجھے مجبوری نہ ہوتی تو شاید میں ایسا ہر گز نہیں کرتی "_____

exponovels

خیر بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو تم وہ اسے اندر آنے کی اجازت دیتی اسے سنا بھی گئی تھی کرسٹن بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو کرتے ہوئے اس کے سامنے والی کرسی پر آکر بیٹھی تھی۔

کیا آپ جانتی ہیں کہ اپ کا رینڈم بوائے فرینڈ تعیش شادی شدہ ہے میرا مطلب ہے مجھے خود یہ بات کل پتہ چلی۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ شاپنگ پر آیا ہوا تھا۔

اس نے مجھے کافی زیادہ اگنور کیا اپنی بیوی کی موجودگی میں ویسے بات تو وہ مجھ سے سیٹ پر بھی ٹھیک سے نہیں کرتا لیکن اتنا اگنور کیا کہ حد نہیں شاید وہ اپنی بیوی کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی لڑکی سے زیادہ بات نہیں کرتا خیر اس کا آپ کے ساتھ افیئر تو ہرگز بھی نہیں چل رہا نا۔

وہ تو بات کلیئر ہو چکی ہے۔ اس دن مجھے سچ میں لگا تھا کہ آپ مذاق نہیں کر رہی بلکہ سچ میں آپ کا اور تعیش کا افیئر چل رہا ہے لیکن بعد میں آپ نے یہ بات کلیئر کر دی خیر لیکن کیا آپ اس بارے میں جانتی ہیں۔۔۔۔۔۔؟

وہ اس کے چہرے پر کچھ کھوجتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی جبکہ روزنے کسی طرح کا کوئی ایکسپریشن نہیں دیا تھا جب اچانک روبن کمرے میں داخل ہوا۔

ہاں یہ بات میں بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں اور شادی کرنا کوئی گناہ تو نہیں ہے وہ اس کی کزن ہے اور اس نے اپنی کزن سے شادی کر رکھی ہے۔

میرے خیال سے اس کی انگیجمنٹ بچپن میں ہی ہو گئی تھی اور اب اس کے پیرنٹس نے اس کی شادی کر دی ہے یہ اتنی بڑی بات تو نہیں ہے کہ تم اس کے لیے میرا اتنا سارا وقت ضائع کرو۔

exponovels

اور روبن تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ بنا اجازت اس طرح سے میرے کمرے میں نہ آیا کرو ہم ضروری بات بھی کر رہے ہو سکتے تھے۔

لیکن تمہاری یہ عادت پتہ نہیں کب چھوٹے گی خیر اب تم دونوں جا سکتے ہو اور جا کر شوٹ کی تیاری کرو اس دفعہ میں کام میں بالکل بھی کوئی دیر نہیں کرنا چاہتی۔

اس فلم کا سارا کام تعیش سنبھال رہا ہے اور تعیش بھی اس بات پر کافی خفا ہوتا ہے وہ ان دونوں کو بھیجتے ہوئے ان دونوں کو شاکڈ کر چکی تھی۔

وہ دونوں ہی حیرانگی سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے کیا یہ سچ تھا کیا وہ اس بارے میں پہلے سے جانتی تھی۔۔۔۔؟

اس نے ایک نظر مڑ کر روبن کی طرف دیکھا جو خود بھی حیران تھا۔

میں نے تم دونوں سے کہا ہے کہ جا کر اپنے شوٹ کی تیاری کرو آج میں کسی طرح کی کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گی وہ کافی سختی سے بولی تھی جب کہ وہ دونوں شاکڈ سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے کمرے سے نکل گئے تھے۔وہ روز کو جھٹکا دینے آئے تھے لیکن روز نے ان دونوں کو جھٹکا دے دیا تھا وہ بھی کافی زور کا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رات اس کی آنکھ اچانک اپنا ہاتھ اس کے گرم جسم سے لگنے پر کھلی تھی وہ حیرانگی سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی تھی جس کا چہرہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا۔

وہ کہتا تھا کہ یہ بالکل نارمل سی بات ہے اسے اکثر اس موسم میں تیز بخار رہتا ہے۔

exponovels

تھوڑی دیر پہلے اماں اسے خود اپنے ہاتھوں سے دوائی کھلا کر گئی تھیں۔ جس نے زیادہ اثر نہیں دکھایا تھا کیونکہ اب اسے لگ رہا تھا کہ اس کا بخار پہلے سے کافی زیادہ تیز ہونے لگا ہے۔

اس نے پریشانی سے اس کے ماتھے اور چہرے کو چھوا تھا جو بہت زیادہ گرم ہو رہا تھا۔

ان کا بخار تو بہت تیز ہوتا جا رہا ہے اس طرح سے تو یہ اور بیمار ہو جائیں گے میں کیا کروں اگر اماں کو جگایا تو وہ پریشان ہو جائیں گی مجھے خود ہی کچھ کرنا چاہیے وہ سوچتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھ کر نیچے کچن میں آئی

تھی اور فریج سے ٹھنڈا پانی نکال کر واپس اوپر جانے لگی اس کا ارادہ وارق کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے کا تھا ورنہ وہ ساری رات اسی طرح بخار میں جلتا رہتا۔

وہ کمرے میں آتے ہوئے الماری سے رومال نکالتی اس کے ماتھے پر پٹیاں رکھنے لگی اسے یقین تھا زیادہ نہ سہی لیکن کچھ اثر تو دکھائے گی ہی اس کی یہ کوشش۔

وہ جتنا ہو سکے اس کا خیال رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹہ اس نے مسلسل اس کے لیے یہ کیا تھا اور اب آہستہ آہستہ اسے اس کا بخار کم ہوتا محسوس ہوا تھا۔

اس کا بخار کم ہوتا محسوس کر کے وہ پر سکون ہوئی تھی شکر تھا کہ کچھ اثر تو ہو رہا تھا اس پر ورنہ شاید وہ ساری رات اسی طرح بخار میں رہتا۔

اماں بیچاری تو اسے دوائی دے کر گئی تھیں کہ اس دوائی سے وہ بہتر محسوس کرے گا لیکن اس نے بھی زیادہ اثر نہیں کیا تھا۔

exponovels

اور اوپر سے اس آدمی کا وہ کیا کرتی جو اماں کو یقین دلا رہا تھا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے ان کے سامنے تو وہ اس طرح سے ری ایکٹ کر رہا تھا جیسے اسے کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔

وہ تو اماں کو اپنے چہرے کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دے رہا تھا لیکن اماں اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر بے چین ہو رہی تھیں۔ جس پر اس نے انہیں یقین دلایا تھا۔

کہ وہ ٹھیک ہے بڑی مشکل سے اس نے اماں کو اپنے کمرے میں جانے پر راضی کیا تھا لیکن وہ بھی اسے دوائی دے کر ہی اپنے کمرے کی طرف گئی تھیں۔

لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ اس کا سر دبانے لگی جسے محسوس کر کے وارق نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔

تم جاگ کیوں رہی ہو سو جاؤ تم ڈارلنگ وہ اسے کھینچ کر ایک ہی جھٹکے میں اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

وارق آپ کی طبیعت خراب ہے آپ کو آرام کی ضرورت ہے مجھے نہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے میری جان اور کسی کی نہیں وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اپنے سینے میں بھیج گیا تھا وہ چاہ کر بھی اس کی پناہوں سے آزادی حاصل نہ کر سکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا بات ہے اج تو یہ لوگ کافی اچھے سے کام کر رہے ہیں۔۔۔۔وہ کافی خوش تھا۔

exponovels

ہاں بس میں نے ان لوگوں کو وارن کر دیا ہے کہ اگر یہ ٹھیک سے کام نہیں کریں گے تو ہم اس فلم کو اس طرح سے آگے لے کر نہیں جا سکتے اور میں نے انہیں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر ان لوگوں نے اب کوئی غلطی کی تو میں انہیں فلم سے نکال دوں گی وہ تھوڑی دیر پہلے والی باتیں اسے بتانے لگی تھی جو تاشفین کے آنے سے پہلے یہاں ہوئی تھی۔

ہاں بس ان لوگوں کو ایسے ہی ڈوز کی ضرورت تھی بہت اچھا کیا آپ نے اب یقینا یہ ٹھیک سے کام کریں گے۔

یہ میرے پاس تمہاری شکایت لے کر آئی تھی کہ کل تم نے شاپنگ مال میں اس سے بات نہیں کی اور شاید تم وہاں اپنی وائف کے ساتھ آئے تھے۔

وہ اسے اپنے ساتھ دوسری طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

ہاں بالکل کل یہ بازار میں مجھ سے ملی تھی اور آپ کو تو پتہ ہی ہے اس کی حرکتیں کچھ ایسی ہیں کہ میں اسے اپنی بیوی کے سامنے تو ہرگز افوڈ نہیں کر سکتا تھا۔

اس لڑکی کی حرکتیں مجھے بہت بری لگتی ہیں وہ اسے اصل وجہ بتانے لگا تھا۔

ہاں میں سمجھ سکتی ہوں یہ کچھ زیادہ ہی چپکتی ہے یقینا تمہاری وائف کو بہت بری لگتی اس کی اونگ پٹانگ حرکتیں۔ یہ مجھے یہ بتانے آئی تھی کہ تم شادی شدہ ہو۔۔۔۔

ہاں میری خیال میں اس نے اس دن والی نیوز کو کافی زیادہ سر پر لے رکھا ہے پچھلے کچھ دنوں میں یہ مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہی تھی مجھے ایک نمبر سے میری اور میری بیوی کی ویڈیو ریسو ہوئی تھی بعد میں مجھے پتہ چلا کہ یہ نمبر اسی کا تھا۔

exponovels

مجھے شاید اس نے مجھے بلیک میل کرنے کے لیے رجسٹر کروایا تھا اس دن سے یہ تو یہ مجھے اور بھی زیادہ بری لگنے لگی ہے میرا بالکل دل نہیں کرتا اس لڑکی کے ساتھ کام کرنے کا آپ اسے ہر گز ایزی مت لیجئے گا یہ بہت چالاک لڑکی ہے۔وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا۔

کیا یہ تمہیں بلیک میل کر رہی تھی تم نے یہ بات مجھے کیوں نہیں بتائی وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی تاشفین نے اس نمبر کی ڈیٹیل نکلوائی تھی کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی کہ کسی کے پاس اس کی بیوی اور اس کی کوئی ویڈیو موجود تھی۔

جی لیکن پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے یہ مجھے بس یہی دھمکی دے رہی تھی کہ یہ آپ کو میری شادی کے بارے میں بتا دے گی

اسی لیے تو میں خود آپ کو اپنے گھر لے جانے پر فورس کر رہا تھا تاکہ میں آپ کو خود یہ بات بتا دوں یہ ایسی کوئی بڑی بات تو نہ تھی جس میں آپ مجھ سے ناراض ہوتی یا برا مناتی۔

شادی کرنا یا نہ کرنا میری چوائس ہے میں آپ کے لیے کام کرتا ہوں اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ کوئی مجھے اس بات پر بلیک میل کرے گا۔

میں خود آپ کو یہ بات بتانا چاہتا تھا کہ میں شادی شدہ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ بات بری ہر گز نہیں لگی ہو گی۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو روز نے صرف نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

ہاں بالکل یہ تمہاری چوائس ہے اور مجھے تمہاری چوائس بری کیوں لگے گی۔ تم میرے فیورٹ ہو تو تمہاری ہر چیز میری فیورٹ ہے اس نے مسکراتے ہوئے بات کو مذاق کر رخ دیا تھا جس پر وہ بھی ہنس دیا۔ جبکہ تاشفین اب بالکل ریلیکس ہو چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

کوئی ضرورت نہیں ہے کام پر جانے کی۔۔۔۔"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آرام کریں۔

صبح اس کی انکھ کھلی تو وہ آفس جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

بہت ضروری میٹنگ ہے مائرہ۔۔۔۔۔۔"بہت ضروری ہے جانا۔۔۔۔۔"

ہماری کمپنی میں کوئی 20 پرسنٹ کا حقدار آگیا ہے۔ کیس چل رہا ہے مجھ پر اسی لیے آج بہت ضروری ہے میرا جانا ۔۔۔۔"

اسی ریلیٹڈ آج میٹنگ ہو گی۔

بس یہی ایک میٹنگ اٹینڈ کر کے واپس گھر آجاوں گا۔ میرا اپنا موڈ نہیں ہے آج کام پر جانے کا۔۔۔۔۔۔۔"

تم سے خدمتیں کروا کر بہت مزہ آرہا ہے مجھے جلدی گھر آجاؤں گا۔ تاکہ تمہیں پوری طرح اپنی خدمت کرنے کا موقع دے سکوں۔

وہ مسکرا کر کہتا اس کے قریب آیا تھا۔

exponovels

لیکن آپ کو ابھی تک بخار ہے وارق۔۔۔۔۔"میرے خیال میں آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔آج مت جائیں آپ آفس۔۔۔۔۔"

وہ سمجھا رہی تھی۔جب وہ اس کے قریب آتا۔اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا۔نرم گرم سا لمس اس کے لبوں پر گلاب کی طرح کھلاتا وہ پیچھے ہٹا تھا۔اس کے ہاتھ جو مائرہ کے چہرے پر تھے۔اب تک تپ رہے تھے۔جس سے وہ اندازہ لگا چکی تھی۔کہ اس کو بخار اب بھی ہے۔

تم نے رات کو اتنا خیال رکھا ہے جاناں اب میں بلکل ٹھیک ہوں۔باقی میرے واپس آنے پر تم مجھے کر دینا۔

ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا۔کہ شادی شدہ ہونے کے اتنے فائدے ہوتے ہیں۔اس نے ایک بار پھر سے اس کے گلابی لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیا۔لیکن اس بار اس کا ہاتھ مائرہ کی نازک کمر کے گرد حصار بنا گیا تھا۔

گرمی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔"مائرہ نے اس کی قربت سے بچنے کے لیے بہانہ بنایا۔

جاناں یہ بخار ساری زندگی نہیں رہے گا۔تمہارا بہانہ بھاری نہ پڑ جائے تمہاری نازک جان پر۔۔۔۔۔؟وہ پیچھے ہٹتا اسے دھمکا گیا تھا۔

بخار اتار کر آئیں۔۔۔۔"پھر بات کریں گے۔وہ ناک سے مکھی اڑاتی کھلکھلا کر بولی۔

جبکہ اس کا یہ کھلکھلانا وہ اس بار پوری شدت سے خود میں قید کر گیا تھا۔

اس دفع اس نے بخشا نہیں تھا۔وہ اس کی چھوٹ کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی۔

بس کریں۔نا۔۔۔۔۔"اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی وہ اسے خود سے دور کرتی ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے بولی۔

exponovels

اس کے گلابی لب اس کی شدتیں سہہ کر سرخ ہو چکے تھے۔

رات کو آ کر حساب کتاب کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔وہ آئینے کے سامنے آتے ہوئے بولا۔

اور اگر میں رات کو آپ کو نا ملی تو۔۔۔۔۔؟اس کی آواز پر وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

میں ہر چیز برداشت کرنے کے لیے خود کو تیار کیے بیٹھا ہوں مائرہ لیکن دوری نہیں۔

تم فکر مت کرو میں تمہاری طرف سے ہونے والے وار کے لیے تیار ہوں۔وہ پر سکون انداز میں بولا۔

کیسا وار۔۔۔۔۔؟مائرہ کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔

وہی جو تم آج کرنے والی ہو جاناں۔۔۔۔۔ہاہاہا چھوڑو فضول باتوں کو۔۔۔۔۔"

تمہیں مجھ سے دوری کسی قیمت پر نصیب نہیں ہو گی یاد رکھنا۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ مائرہ کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔نا جانے کیوں اسے ڈر لگ رہا تھا

۔کچھ غلط ہونے کا ڈر۔۔۔۔۔۔"

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ سب کچھ جانتی تھی۔انجان صرف ہم تھے۔

کیا کیا نہیں سوچ لیا تھا ہم نے۔۔۔۔۔"اور کیا ہو گیا مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اس سب چیزوں میں بے وقوف صرف

ہم ہی تھے۔

وہ اج سے نہیں بلکہ نہ جانے کب سے جانتی تھی یہ بات۔۔۔۔۔"

exponovels

اور ہم بے وقوف یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم اسے بتا کر تعیش کو نوکری سے ہی نکلوا دیں گے۔

وہ کمرے میں داخل ہوتی اونچی اونچی آواز میں چلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔"

ہاں پتہ چل گیا مجھے کہ وہ سب کچھ جانتی تھی اب بس کر دو۔۔۔۔۔۔"

اگر کسی نے سن لیا نا تو تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن میرے ہاتھ سے فلم نکل جائے گی۔

تم تو بڑے باپ کی بیٹی ہو تمہیں فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے فرق پڑتا ہے۔

مجھے بس ایک چیز سے فرق پڑتا ہے وہ ہے تعیش کی زندگی میں کسی لڑکی کا ہونا۔

سمجھ رہے ہو تم مجھے وہ لڑکی کسی بھی قیمت پر تعیش کی زندگی سے باہر چاہیے۔۔۔۔۔۔"

میں نہیں برداشت کر پا رہی اسے تمہیں جو چاہیے میں دوں گی تمہیں جتنے پیسوں کی ضرورت ہے میں دوں گی لیکن وہ لڑکی کسی بھی قیمت پر تعیش کی زندگی سے دفع ہو جانی چاہیے۔

تمہیں بہت بڑا ایکٹر بننا ہے نا میں بناؤں گی تمہیں میں اپنے ڈیڈ کی سب سے بڑی فلمیں تمہیں دلواؤں گی۔

بس اس لڑکی کو تعیش کی زندگی سے باہر کر دو وہ پاگل ہو رہی تھی عجیب جنونی انداز میں اس سے کہہ رہی تھی۔

جبکہ اس کی آفر پر تو وہ عش عش کر اٹھا۔

اپنی بات پر قائم رہنا کرسٹن۔۔۔۔۔۔"اس لڑکی کو میں تعیش کی زندگی سے باہر کروں گا۔

لیکن تم اپنی باتوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی تمہیں وہ تعیش ابراہیم چاہیے کسی بھی قیمت پر میں لا کر دوں گا۔

میں اسے تمہارا ہونے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔۔۔"اس لڑکی کو میں اس کی زندگی سے نکال باہر کروں گا۔۔۔۔۔"

exponovels

لیکن تمہارے ڈیڈ کی نیکسٹ فلم کا ہیرو تم مجھے بناؤ گی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جیسے اس سے وعدہ لینا چاہتا تھا جبکہ کرسٹن کی حالت ایسی تھی کہ بس اسے امید کی ایک کرن نظر آ جائے۔

مجھے منظور ہے تم جو کہو گے جیسا کہو گے ویسا ہی ہو گا بس تم میرا یہ کام کر دو وہ اس سے ڈیل کر رہی تھی۔

جبکہ اس کی آفر پر وہ خوش ہوتے ہوئے اس کی بات ماننے کو تیار ہو گیا تھا اس نے کیا کرنا تھا کیسے کرنا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

لیکن اس لڑکی کو وہ تعیش کی زندگی سے دور کرنے والا تھا کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔۔"

○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین آپ صرف کچن گندا کر رہے ہیں باہر آئیں آپ میں خود بناؤں گی کھانا وہ جب سے گھر آیا تھا۔

اسے کچن سے نکالا ہوا تھا اور آج وہ خود اس کے لیے کچھ کھانا بنانے میں مصروف تھا وہ کھانا کم بنا رہا تھا کچن زیادہ گندا کر رہا تھا۔

اور یہ سب کچھ ہوا بھی صرف اسی کی وجہ سے تھا۔

کیونکہ اس نے گھر آنے سے پہلے اسے فون کر کے کہا تھا کہ کچھ بھی بنانے کی ضرورت نہیں ہے میں کھانا باہر سے لے کر آؤں گا۔

اگر اسے اندازہ ہوتا کہ وہ کھانا باہر سے لانا بھول جائے گا تو وہ کھانا کب کی بنا چکی ہوتی۔

exponovels

تاشفین کے مطابق غلطی اس کی اپنی تھی کہ وہ وعدے کے بعد بھی کھانے کے لیے کچھ نہیں لایا تھا اب وہ اسے باہر چلنے کی آفر کر رہا تھا جس پر اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔

اور جب وہ اس کے آنے پر خود کھانا بنانے لگی تو تاشفین نے کہا کہ غلطی اس کی ہے تو اپنی پیاری سی بیوی کے لیے کھانا بھی وہ خود بنائے گا۔ آج وہ پہلی بار اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے کچھ بنا رہا تھا۔

لیکن تناوش کو اس بات کی خوشی سے زیادہ کچن گندا ہونے کا دکھ کھائے جا رہا تھا ابھی صبح ہی تو اس نے اتنے اچھے سے کچن کو صاف کیا تھا ایک ایک چیز کو چمکا کر رکھا تھا اور اب وہ ہر چیز کی حالت بگاڑ چکا تھا۔

ڈارلنگ تمہیں کیا میرے ٹیلنٹ کی قدر نہیں ہے یا تمہیں شک ہے مجھ پر کہ میں تمہارے لیے اچھا کھانا نہیں بناؤں گا وہ اسے اپنی قسم دے کر بیٹھا تھا کہ وہ کچن کے اندر قدم نہیں رکھے گی اسی لیے وہ کچن سے باہر کھڑی اس سے باتیں کرتے ہوئے کچن کی حالت دیکھ رہی تھی۔

مجھے آپ کے ٹیلنٹ پر پورا یقین ہے کوئی شک نہیں ہے مجھے آپ پر آپ یقیناً بہت اچھا کھانا بناتے ہوں گے لیکن آپ پھیلاوا بھی بہت زیادہ کرتے ہیں تاشفین میں کیسے سمیٹوں گی سب کچھ۔۔۔؟

اور پھر کھانا کھلانے کے بعد تو روز کی طرح آپ کا رومینٹک موڈ آن ہو جائے گا اور آپ مجھے کوئی کام بھی نہیں کرنے دیں گے صبح مجھے کالج جانا ہو گا پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ منتیں کر رہی تھی۔

ہائے تمہاری یہی باتیں تو میرا دل لوٹتی ہیں کتنے اچھے طریقے سے جانتی ہو مجھے وہ کچن سے باہر آتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما اس کے گلابی لبوں پر جان دار بوسہ دیتا واپس اندر چلا گیا تھا۔

exponovels

تم بالکل فکر مت کرو جان من رومینٹک موڈ ان ہونے سے پہلے تمہیں تمہارا کچن بھی شیشے کی طرح چمکتا ہوا ملے گا

۔

وہ ہانڈی میں چمچہ ہلاتا ایک بار پھر سے باہر آیا تھا جبکہ اس کے ارادے اسے کافی خطرناک لگے تھے۔

اپ اپنے کھانے پر دھیان دیں نا پلیز بار بار باہر کیوں آرہے ہیں۔وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی تو اس کے گھبرانے پر تاشقین کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

جانو میں گلاس باہر ٹیبل پر بھول گیا تھا وہی لینے جارہا ہوں۔ تمہیں کیا لگا میں تمہیں کس کرنے والا ہوں۔

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے باہر صوفے تک لاتا ٹیبل سے گلاس اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

اب اگر میں انکار کروں گی۔تو آپ میرا یقین نہیں کریں گے اس لیے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ کے ارادے ٹھیک نہیں لگتے تاشفین اس نے پوری ایمانداری سے بتایا تھا۔

یار اسی لیے تو پاگل ہو رہا ہوں تمہارے عشق میں وہ اچانک اس کا چہرہ تھامتا جابجا اس کے چہرے پر اپنا بے باک لمس بکھیر چکا تھا۔

اب جائیں جا کر کھانا بنائیں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی مشکل سے اسے پیچھے کرنے میں کامیاب ہوئی تھی

۔

تم مجھے حکم دے رہی ہو وہ گھورتے ہوئے بولا تو تناوش نے فورا صوفے پر جگہ سنبھالتے ہوئے ریموٹ سے ٹی وی آن کیا تھا۔

exponovels

پہلے نہیں دے رہی تھی لیکن اب دے رہی ہوں مجھے بھوک لگی ہے جا کر کھانا بنائیں آپ کی وجہ سے اب تک کھانا نہیں کھایا میں نے اس نے ذرا نخرے دکھاتے ہوئے ناز سے کہا۔

جب کہ اس کے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے سر کو خم دیتا کچن کی طرف قدم بڑھا چکا تھا۔

ملکہ عالیہ بس تھوڑی دیر میں آپ کا کھانا حاضر ہوتا ہے۔آپ تب تک ٹی وی دیکھیے۔باقی باتیں ہم کھانا کھانے کے بعد کریں گے۔بیڈ روم میں جا کر وہ کچن کی طرف جاتے ہوئے اونچی اواز میں بولا تھا۔

اسے "باتیں" نہیں کہا جاتا اس نے پیچھے سے بتانا ضروری سمجھا تھا جبکہ تاشفین کا بے ساختہ قہقہ ایک بار پھر سے اس گھر کی طرف دیوار کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔

رات کو تفصیل سے بتانا کہ اسے کیا کہا جاتا ہے۔وہ مزے سے بولا تھا جب کہ وہ کانوں پہ ہاتھ رکھتی ٹی وی پر اپنی نظریں مرکوز کر چکی تھی وہ مزید اس کی بے باکیاں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ابراہیم گھر سے نکل چکا ہے تم اپنے آدمی کو تیار رکھنا کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے آج ابراہیم کی لاش گھر واپس آئے۔

وہ گیا تو چار قدموں پر ہے لیکن لوٹ کر چار کندھوں پر آنا چاہیے اس نے اسے فون کرتے ہوئے بے حد سفاکی سے کہا تھا۔

بالکل بے فکر رہو جیسا ہم نے پلان کیا ہے سب کچھ بالکل ویسا ہی ہو گا آج ابراہیم زندہ واپس نہیں لوٹے گا۔

تم بس اپنے وعدے پر قائم رہنا اس نے فون بند کرنے سے پہلے ایک دفعہ پھر سے اسے اس کا وعدہ یاد کروایا تھا۔

exponovels

وہ ابراہیم کو چھوڑنے والی تھی تو اس کا بھی اب اس کے ساتھ کوئی رشتہ نہ تھا کہ وہ آپ جناب کا تکلف نبھاتا۔

میں اپنے وعدے پر قائم ہوں اب میں فون رکھ رہی ہوں یہ نہ ہو کہ کوئی سن لے اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا جب کہ بدر خان نے فوراہی اس ٹرک ڈرائیور کا فون ملانا شروع کر دیا۔

وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ آج جو موقع ملا ہے وہ دوبارہ نہیں ملے گا ابراہیم کو آج ہی اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت کرنا پڑے گا۔

اگر ابراہیم مر گیا تو ان کی مشکلیں خود بخود آسان ہو جائیں گی ٹرک ڈرائیور نے فون اٹھایا تو اس نے فوراہی اسے تفصیل بتائی تھی۔

جبکہ دوسری طرف سے اسے کام مکمل ہونے کا یقین دلایا گیا تھا۔

اس کے اندر کسی طرح کا کوئی ڈر نہیں تھا جو وہ کرنے جا رہے تھے۔وہ صحیح ہے یا غلط ان دونوں نے ہی سمجھنے یا جاننے کی کوشش نہ کی تھی وہ اپنے مطلب کے لیے شاید صحیح غلط جیسے مراحل سے گزر چکے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آفس میں داخل ہوا تو کچھ لوگ پہلے ہی اس کے انتظار میں آفس روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ساتھ میں ہی اس کے لیگل ایڈوائزر حاکم صاحب بھی موجود تھے۔اس کے سیکرٹری نے اسے سب کچھ آکر بتایا۔

exponovels

جلدی سے اس میٹنگ کو ختم کرنا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔اس نے اپنے سیکرٹری سے کہتے ہوئے اندر چلنے کے لیے کہا تھا جو اس کے ایک حکم پر ہی فوراً اندر داخل ہوا تھا اس کے چہرے سے ہی وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک تو ہر گز نہیں ہے۔

اگر آج یہ میٹنگ نہ ہوتی تو شاید وہ نہیں آنے والا تھا لیکن یہ میٹنگ بہت ضروری تھی جس کی وجہ سے اس کا آنا بھی بہت ضروری تھا۔

اس نے اندر قدم رکھا تو بدر خان اور اس کے ساتھ آئے چار آدمی پہلے سے ہی موجود تھے وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے میٹنگ سٹارٹ کرنے کا اعلان کر چکا تھا۔

بدر خان جلدی جلدی اپنی بات مکمل کرو تمہارے اس لیگل نوٹس پر میں کسی طرح کا کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتا تھا لیکن تم نے دوسری دفعہ مجھے یہ نوٹس بھجوایا ہے۔

بتاؤ مجھے کون سے 20 پرسنٹ شیئرز تمہارے ہیں میری اس کمپنی میں جس کے تم حقدار ہو۔

ثبوت پیش کرو یہاں پر اور یاد رکھنا کہ اگر تم ثبوت پیش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو تم پر جو کیس بنے گا وہ میری طرف سے ہو گا اور اس کیس میں کم سے کم تمہیں اپنی کمپنی کے 80 پرسنٹ شیئر بیچ کر بھرپائی کرنی پڑے گی وہ دھمکی دے رہا تھا۔

تمہیں کیوں لگتا ہے وارق افراہیم کے اس دنیا میں دماغ صرف تمہارے پاس ہی ہے اور تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ تم کسی دوسرے کی جائیداد پر قبضہ کر کے بیٹھے رہو گے تو کوئی تم سے سوال کرنے کا حق نہیں رکھے گا۔۔۔؟

exponovels

میں نے کسی کی جائیداد پر قبضہ نہیں کیا ہے اگر کیا ہے تو ثبوت پیش کرو ہواؤں میں تیر چھوڑنا بند کرو۔اور جتنا جلدی ہو سکے یہ قصہ یہیں پر ختم کرو میرے پاس بالکل بھی وقت نہیں ہے تم پر برباد کرنے کے لیے وہ کافی اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔

تمہیں مجھ پر زیادہ وقت برباد کرنا بھی نہیں پڑے گا وارق افراہیم یہ پکڑو فائل جس میں صاف الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ تمہاری کمپنی میں 20 پرسنٹ کے مالک موسی خان ہیں۔وہ فائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا جبکہ اس نے ایسے انداز میں اسے دیکھا تھا جیسے وہ اس ٹاپک سے عاجز آ چکا ہو۔

تو یہ فائل دکھانے کے لیے تم نے مجھے یہاں بلایا ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا اس بارے میں وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا تھا یہ اس کے لیے کوئی نئی بات تو نہ تھی وہ تو ہمیشہ سے اس بات سے واقف تھا کہ اس کی کمپنی میں 20 پرسنٹ کا مالک موسی خان ہے۔

موسی خان میرا بھائی تھا۔۔۔۔۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے جیسے بہت اہم بات بتائی تھی وارق نے کندھے اچکائے ۔

تو۔۔۔؟تو میں کیا کروں۔۔۔؟وہ اکتائے ہوئے انداز میں بولا

اچھا تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تمہیں موسی خان کے 20 پرسنٹ کے شیئرز چاہیے لیکن موسی خان نے کون سے پیپرز میں اس بات کا دعوی کیا ہے کہ ان کے جانے کے بعد یہ پراپرٹی تمہاری ہے۔

یہ پراپرٹی میری نہیں بلکہ موسی خان کی بیٹی کی ہے وہ چلایا تھا۔

exponovels

تو کیا یہ دعوی'اس کا ہے۔۔۔۔۔؟وہ اصل بات پر آیا

ہاں بالکل یہ دعوی اسی کا ہے مائرہ اپنی حصے کی جائیداد تم سے چاہتی ہے۔ تمہیں اس کے حصے کی جائیداد اس کے نام کرنی ہو گی۔

ٹھیک ہے یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے تمہیں اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ بات ختم کر کے اٹھنے لگا تھا۔

لیکن وہ تم سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی وہ اپنے حصے کی جائیداد چاہتی ہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ اپنے باپ کہ کمپنی خود سنبھالا چاہتی ہے۔وہ تم سے علیحدگی بھی چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔"

اور اس نے یہ بات تمہیں کب بتائی وہ واپس بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

کل رات تقریبا ایک بجے جب تم بخار میں تپ رہے تھے اور تم نے شاید ڈریسنگ روم کا دروازہ بجایا تھا بدر خان نے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجا کر کہا تھا۔

اچھا تو تم اس خوش فہمی کا شکار ہو کہ میں یہ بات نہیں جانتا۔وہ نادان ہے بدر خان نہ سمجھ ہے غلطیاں کر دیتی ہے شوہر کا فرض ہے کہ ایسی باتوں کو دل پر نہ لے اور بیوی کی ہر خطا کو معاف کر دے۔وہ دل کشی سے مسکرایا۔

مائرہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی وہ اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اپنی بات کرنے لگا۔کیونکہ اس کا سکون اس کا دماغ گھما چکا تھا

وہ میری بیوی ہے یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے اگر اس بارے میں اسے کچھ کہنا ہوا تو وہ مجھ سے کہے گی تم سے نہیں۔

exponovels

تو میرے خیال میں ہمیں اس کے یہاں آنے کا انتظار کرنا چاہیے تاکہ وہ خود تم سے یہ بات کر سکے وہ اٹھ کر جانے لگا تھا۔جب اس کے کہنے پر واپس بیٹھ گیا۔

وہ اس سے کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا جب اچانک آفس روم کا دروازہ کھلا اس کا نیلا دوپٹہ ایک لمحے میں وہ پہچان گیا تھا اس نے سر پکڑ کر اپنے غصے کو ضبط کیا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔

غصے کی شدت سے اس کے ماتھے کی رگیں واضح ہونے لگی تھیں وہ ان سب چیزوں پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○○○○○○

آومائرہ بیٹا میں کب سے تمہارے آنے کا انتظار کر رہا تھا بہت دیر لگادی تم نے آنے میں ہم تمہارے ہی بارے میں بات کر رہے تھے۔

بدر خان اٹھ کر اس کے قریب آیا۔

وہ ٹریفک بہت تھا چاچو۔۔۔۔"اس لیے دیر ہو گئی آنے میں مجھے یقین ہے آپ بات کر چکے ہوں گے۔ان سے وہ اندر آتی اس کے سامنے والی کرسی پر آکر بیٹھی وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ہاں بیٹا میں نے بات کر لی ہے۔اور تمہارا مطالبہ بھی ان تک پہنچا دیا ہے۔بدر خان اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

تو پھر آپ مزید انتظار کس چیز کا کر رہے ہیں اس نے وارق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

exponovels

میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ڈارلنگ بتاؤ تم کیا چاہتی ہو اس سارے معاملے کو کس طرح سے حل کرنا ہے۔

کیا تم یہ چاہتی ہو کہ موسی چاچو کی جائیداد تمہارے نام کر دی جائے لیکن اس کے لیے کچھ کنڈیشنز ہیں جس کے بارے میں شاید تم نہیں جانتی حاکم صاحب اسے وہ فائل دیجیے جس پر موسی چاچو کے سائن ہیں۔

اس نے حاکم صاحب کو مخاطب کیا جس پر انہوں نے فوراً ہی فائل نکال کر مائرہ کے میز پر رکھ دی تھی۔

تم ٹھیک سے ان ساری کنڈیشنز کو پڑھو جاناں اور پھر فیصلہ کرو کہ تمہیں جائیداد چاہیے یا نہیں کیونکہ تھوڑی دیر پہلے تمہارے عزیز و جان چاچو صاحب کہہ رہے تھے کہ تم طلاق کا مطالبہ بھی کر رہی ہو تو مجھ سے علیحدگی چاہتی ہو۔

تو اس علیحدگی کی موسی چاچو خود ہی کچھ شرائط رکھ کر گئے ہیں۔ جنہیں تمہیں ٹھیک سے سمجھنا ہو گا میرے خیال میں بزنس کے معاملے سے تم زیادہ واقفیت نہیں رکھتی وہ اس کا دھیان فائل کی طرف لگاتا سکون سے بولا تھا جبکہ بدر خان کو اس کا سکون کھٹک رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ابراہیم کا بہت شدید ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ تو اللہ کی طرف سے ہی بہتری تھی کہ جانی نقصان ہونے سے بچ گیا۔

ورنہ ایکسیڈنٹ اتنا شدید تھا کہ شاید جان بچانا ناممکن ہو جاتا لیکن ابراہیم نے وقت رہتے عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیسے ہی گاڑی کھائی سے نیچے گرنے لگی وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر نیچے کود گئے تھے۔

سب کو یہ حادثہ لگ رہا تھا لیکن ابراہیم صاحب کا کہنا تھا کہ یہ حادثہ نہیں بلکہ انہیں جان سے مارنے کی کوشش کی گئی ہے۔

exponovels

ابراہیم صاحب اس وقت ہسپتال میں داخل تھے اور حالت کافی زیادہ نازک تھی خدا کا کرم ہوا تھا کہ کہ وہاں اس ویران جگہ میں بھی کچھ لوگ اپنے سیر و تفریح کے لیے آئے ہوئے تھے جنہوں نے انہیں وقت پر ہسپتال پہنچا دیا۔ ڈاکٹر کے مطابق ان کی جان بچانا ایک بہت ہی مشکل کام تھا۔ جبکہ ابراہیم صاحب نے پولیس کو یہ بیان دیا تھا کہ وہ ٹرک ڈرائیور انہیں جان سے مارنے آیا تھا۔

کیونکہ اگر وہ جان سے مارنے کی کوشش نہ کر رہا ہوتا تو وہاں سے بھاگ نکلتا یا پھر انہیں بچانے کی کوشش کرتا۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ ابراہیم کی گاڑی نیچے کھائی میں گرنے سے بچ گئی ہے اسے دوسری بار ٹرک کو ریورس کر کے انہیں مارنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن وہاں لوگوں کے آجانے کی وجہ سے اس کا پلان کامیاب نہیں ہو سکا تھا پولیس نے ان کا بیان لے لیا تھا اور اس ٹرک ڈرائیور کی تلاش جاری کر دی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے مجھے تم سے بات کرنی ہے وہ کلاس لے کر باہر نکلی تو اسے ایک انجان انگریز آدمی نظر آیا اس نے پہلے اس آدمی کو کبھی کہیں نہیں دیکھا تھا تو اسے پہچاننا اس کے لیے کافی مشکل تھا۔

وہ اسے اگنور کرتی آگے بڑھنے لگی جب اچانک وہ اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

شاید تمہیں انگلش نہیں آتی میں تم سے کیسے بات کر سکتا ہوں وہ انگلش میں کہتا اس کا راستہ روکے کھڑا تھا۔

exponovels

مجھے انگلش بولنی نہیں آتی لیکن میں سمجھ سکتی ہوں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔؟اس نے اٹک اٹک کر ہی صحیح لیکن اسے اپنی بات سمجھالی تھی۔

مجھے تمہیں تعیش کے بارے میں ضروری بات بتانی ہے وہ آہستہ آہستہ بولنے لگا تھا۔تاکہ وہ آسانی سے اس کی بات کو سمجھ جائے۔

جبکہ اسے یہ آواز جانی پہچانی لگی تھی شاید یہی وہ لڑکا تھا جو اس دن اس کے گھر میں آیا تھا اور اس کا تعیش کہنا اسے عجیب نہیں لگا تھا کیونکہ اس دن روز بھی اسے اسی نام سے پکار رہی تھی۔

اور کل وہ لڑکی جو مارکیٹ میں ان سے ملی تھی وہ بھی تاشفین کو تعیش کے نام سے ہی پکارتی تھی۔

جی بولیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں وہ سکون سے اس سے بات کرنے لگ گئی تھی اس طرح کسی انجان ادمی سے بات کرتے ہوئے اسے عجیب تو لگ رہا تھا لیکن وہ اس کے شوہر کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتا تھا ہو سکتا تھا کہ وہ تاشفین کا کوئی دوست ہو یا اسی کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتا ہو۔

تمہارا شوہر تعیش تمہارے ساتھ گیم کھیل رہا ہے۔اس نے بولنا شروع کیا ہی تھا کہ جب اچانک پیچھے کوئی لڑکا آکر رکا

۔

ہے یو تم کیا بات کر رہے ہو اس سے ڈینی کافی سختی سے اس سے بولا تھا جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا اسے گڈ بائے کہتا تیزی سے نکل گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

دماغ خراب ہو گیا تھا تمہارا لڑکی کیا کر رہی تھی اس طرح کسی سے بھی بات کرنے لگ جاؤ گی۔

اور وہ کوئی انجان آدمی تھا ہمارے کالج سے ہر گز نہیں تھا ڈینی اسے ڈانٹتے ہوئے اپنے ساتھ کانٹین لے کر جا رہا تھا۔

ارے وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا پتہ نہیں کیا بات تھی اور تمہیں پتہ ہے اس نے تاشفین کا نام لیا تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔

ہاں تو کوئی بھی اگر تمہارے شوہر کا نام لے گا تو تم کھڑے ہو کر اس سے گپیں لڑانے لگو گی آنے دو تاشفین بھائی کو میں بتاتا ہوں ان کی بیوی بگڑ رہی ہے وہ کینٹین میں داخل ہوتے ہوئے اسے دھمکانے لگا تھا۔

ہاں ہاں تم شکایت لگاؤ گے اور وہ تمہاری بات سن لیں گے وہ ناک سے مکھی اڑتی ہوئی بولی جبکہ ڈینی اس کے لیے کچھ آڑر کرتا اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

ہاں وہ میری بات نہیں سنیں گے لیکن تمہیں خود احتیاط کرنی چاہیے آئندہ کوئی ضرورت نہیں ہے کوئی بھی اگر محاطب کرے تو اگنور کر کے اگے بڑھ جاؤ۔

یہ زمانہ نہیں ہے یوں کھڑے ہو کر کسی سے بات کرنے والا اور ویسے بھی تاشفین بھائی کو بالکل پسند نہیں ہے کہ تم کسی سے بھی اس طرح سے بات کرو۔

اس طرح سے تو کیا تمہارا یوں کسی کے بارے میں بھی بات کرنا ہی انہیں پسند نہیں ہے وہ تو چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی صرف انہی کے بارے میں سوچے صرف انہی کے بارے میں بات کرے اب وہ اچانک ہی اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

exponovels

توتناوش کے گال لال ہونے لگے اس نے اگلے ہی لمحے بک اٹھا کر اس کے سر پہ ماری تھی جس پر ڈینی کا قہقہہ بے ساختہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

ابراہیم آپ نہ بس ذرا سی بات کو لے کر بیٹھ گئے ہیں کون جان سے مارنے کی کوشش کرے گا آپ کو۔۔۔۔؟
یہ صرف ایک اتفاق تھا اور کچھ بھی نہیں اور ویسے بھی ٹرک بے قابو ہو جاتے ہیں ہر بندہ ٹرک کو سنبھال نہیں سکتا وہ تو شکر ادا کریں کہ آپ کی جان بچ گئی۔
کیونکہ جتنا شدید یہ حادثہ تھا نا آپ کی جان بھی جا سکتی تھی وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی کیونکہ آج بھی اس نے پولیس میں اپنا بیان ریکارڈ کروایا تھا کہ وہ جو کوئی بھی تھا اسے جان سے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔
تمہیں نہیں پتہ زائنہ اس بارے میں کچھ بھی تو تمہیں بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے میں کوئی پاگل تھوڑی ہوں جو کسی پر بھی یوں الزام لگاؤں گا۔
وہ آدمی سچ میں مجھے مارنے کی کوشش کر رہا تھا ہو سکتا ہے وہ ہمارے کسی مخالف پارٹی کا بندہ ہو ہمیں خود احتیاط کرنی چاہیے۔
اس طرح اور کچھ نہ صحیح کم از کم پتہ تو چلے گا نا کہ آخر کون ہے جو مجھے جان سے مار دینا چاہتا ہے۔

exponovels

اور میں نے آخر اس کا بگاڑا کیا ہے جو وہ اس طرح کے کاموں پر اتر آیا ہم بزنس مین ہیں کوئی لڑائی جھگڑے نہیں کرتے کہ اس طرح کوئی ہمیں جان سے مارنے کی کوشش کرے اور یہ معاملہ اتنا بھی معمولی نہیں ہے کہ اسے اگنور کیا جا سکے۔

اسی لیے اس معاملے کی جڑ تک تو جانا ہی پڑے گا تم بھی فضول میں گھر سے باہر مت نکلنا وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے اسے بھی گھر سے نکلنے پر منع کر چکا تھا جس پر وہ صرف پیر پٹک کر کمرے سے نکل گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

میں اس طرح کی کسی شرط کو نہیں مانتی یہ میرے بابا کی جائیداد ہے جس پر میرا پورا حق ہے میں کسی طرح کے رشتے کو نبھاؤں یا نہ نبھاؤں آپ کا فرض ہے کہ آپ میرے حصے کی جائیداد میرے نام کریں وہ بڑک اٹھی تھی پوری فائل پڑھنے کے بعد

محترمہ آپ ان چیزوں کو مانیں یا نہ مانیں لیکن یہی حقیقت ہے موسی انکل اپنی بیٹی کا فیوچر سکیور کرنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں اپنے بھائی کی نیت پر پہلے سے ہی شک تھا۔

اور اب یہی حقیقت ہے کہ اگر آپ اپنی جائیداد چاہتی ہیں تو آپ کو ساری زندگی میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔

اسی لیے تم نے مجھ سے شادی کی تھی نا۔تاکہ میرے باپ کی جائیداد پر قبضہ کر سکو وہ اچانک اسے دیکھ کر بولی تو وارق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آ گئی۔

exponovels

تو ڈارلنگ شادی تو تم نے بھی اپنے باپ کی جائیداد کے لیے ہی کی تھی۔ بلکہ کروائی گئی تھی وہ بدر خان کو دیکھتے ہوئے بولا جس پر وہ پہلو بدل گیا۔

پیچھے وجہ جو بھی بنائی ہو ہم نے لیکن کھیل تو ہم دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلا ہے۔

تمہیں اپنے باپ کی جائیداد چاہیے تھی اور میں اپنے باپ کا کیا ہوا وعدہ نبھانا چاہتا تھا ہاں میں نے تم پر جھوٹا الزام لگایا کیونکہ مجھے تمہیں دیکھ کر یہی لگا تھا کہ تمہارا اور تاشفین کا افیئر چل رہا ہے اور مجھے یہ بات بہت بری لگی تھی کہ میری بچپن کی منگیتر میرے ہی بھائی کے ساتھ اس طرح کا تعلق بنائے میں نے جان بوجھ کر تمہیں غصہ دلایا اور پھر تم سے زبردستی شادی کی

لیکن کم تو تم بھی نہیں تھی۔ اپنے چاچا کے ساتھ مل کر تم نے مجھ سے شادی کی اور پھر یہاں آگئی کیونکہ تمہیں اس بات کا شک تھا کہ میں تمہیں بغیر شادی کے پراپرٹی نہیں دوں گا وہ سکون سے اس کے پلان پر پانی پھیرتے ہوئے ریویکنگ چیئر پر جھول رہا تھا۔

جبکہ وہ غصے سے صرف مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔

تم میری بیوی ہو مائرہ اور اگر تم یہ جائیداد چاہتی ہو تو تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہو گا اس شادی کے پیچھے تمہارا کوئی بھی مقصد ہو لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اپنے باپ اور اپنے پیارے موسی چاچا کا وعدہ نبھانا چاہتا تھا۔

exponovels

اور جہاں تک اس جائیداد کی بات ہے تو یہ تمہیں اسی کنڈیشن پر مل سکتی ہے جو کنڈیشن میرے موسی چاچا نے لکھی ہے کہ تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ اس رشتے کو نبھانا ہو گا۔

ویسے تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں تمہارے جان سے عزیز چاچو تمہیں بہت برا پھنسا چکے ہیں میرے ساتھ وہ اب بھی ہنس رہا تھا اس کی حالت پر جب کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی وہ جانتی تک نہیں تھی کہ وہ اتنے برے طریقے سے یہاں پھنسنے والی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس ٹرک ڈرائیور کو بھیجو یہاں سے وہ کسی بھی قیمت پر کہیں سے بھی ابراہیم کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیے۔

ورنہ ہم بہت برے طریقے سے پھنس جائیں گے۔اس نے کمرے میں آتے ہی بدر خان کو فون کیا تھا اسے آج ہی پتہ چلا تھا کہ ابراہیم نے پولیس کو اس ٹرک ڈرائیور کو ڈھونڈنے کے لیے کہا ہے۔

کیونکہ ابراہیم اس بات سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار ہی نہیں ہے کہ یہ حادثہ صرف ایک حادثہ تھا یہ ایک سوچی سمجھی پلاننگ تھی کسی نے اس کے خلاف سازش کی تھی اور وہ اس بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھا۔

ٹھیک ہے تم فکر مت کرو میں اسے یہاں سے نکالتا ہوں۔تم نظر رکھو اور اگر کچھ بھی ہوا تو مجھے ضرور بتانا اس نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا جبکہ وہ اس وقت بہت پریشان تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے جان من میرا انتظار کر رہی تھی وہ بائیک روکتے ہوئے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر کھل کر ہنسا۔

exponovels

اور اپنی باہیں واہ کر کے اس کے سامنے پھیلائی جس پر اس نے گھورتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ چماٹ لگائی تھی۔

کیونکہ یہاں وہ اپنے کالج میں سب کے سامنے کوئی رومینٹک مومنٹ کریییٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

انتہائی انرومینٹک بیوی ہو میں تم سے بات نہیں کر رہا تمہیں پتہ ہے کالج سے آ کے بیوی اپنے شوہر کو پیاری سی ہگی کرتی ہے چھوٹی سی کسی دیتی ہے لیکن تم۔۔۔۔۔"

وہ گھورتے ہوئے اس سے بے مقصد بات پر ناراض ہو رہا تھا۔

یہ سارے کام بیڈ روم میں کرنے والے ہوتے ہیں سڑک پر نہیں چلیں جلدی سے گھر چلتے ہیں وہ بائیک پر پیچھے بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

ارے آپ کھڑے کیوں ہیں چلے نا اس کے بیٹھنے کے باوجود بھی اس نے بائیک نہیں چلایا تھا۔

اچھا تو یہ سارے کام بیڈ روم میں کرنے والے ہیں لیکن تم بیڈ روم میں مجھے کہاں کس کرتی ہو پہلے مجھے یہ بتاؤ وہ بیچ سڑک پر اس سے بحث کرنے لگا تھا۔

اوہو تاشفین آپ بنا بات کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں گھر چلیں یہ ساری باتیں ہم بعد میں بھی تو کر سکتے ہیں۔

بعد میں بات نہیں ابھی وعدہ ہو گا جانو وعدہ کرو کہ گھر جا کر تم مجھے کس کرو گی اور ٹائٹ ہگ بھی دو گی وہ ضد پر اڑ گیا تھا جبکہ اس سے مزید بحث نہ کرتے ہوئے اس نے جان چھڑانے کے لیے وعدہ کر لیا تھا۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے اب جو کہیں گے میں کروں گی پلیز اب چلیں نا وہ پیار سے بولی تو اس نے اگلے ہی لمحے بائیک کو کک مار کے بائک سٹارٹ کیا تھا جس پر اچانک بائک سٹارٹ ہونے کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ جا لگی تھی۔

exponovels

جس پر وہ اس کے کندھے پر ہلکا سا مکہ مارتی مسکرا دی تھی کیونکہ اپنی اس حرکت پر وہ خود بھی خوش ہو رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ ٹرک ڈرائیور کہیں غائب ہو چکا تھا پتہ نہیں وہ کس طرف گیا تھا کہ پولیس کو اس کا کوئی سراغ ہی نہیں ملا۔

پولیس اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہلکان ہو رہی تھی لیکن شاید اسے ڈھونڈنا آسان نہیں تھا اس کا بھاگ جانا اس بات کی تصدیق کر گیا تھا کہ یہ سچ میں ایک سوچی سمجھی پلاننگ تھی۔

جبکہ زائنہ بالکل پر سکون ہو چکی تھی ٹرک ڈرائیور غائب ہو چکا تھا تو مطلب صاف تھا کہ اب وہ بھی کسی طرح کے خطرے میں نہیں تھی اور یہی اس کے لیے فی الحال اس کا سکون تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چاچو آپ نے تو کہا تھا کہ یہ شادی صرف کچھ دن تک رہے گی بعد میں میں اس آدمی کو چھوڑ دوں گی تو اب تو یہ فائل _____؟

بابا نے اس ادمی کو ساری زندگی کے لیے میرے سر پر مسلط کر دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ مجھے بابا کی جائیداد کبھی بھی نہیں ملے گی وہ بہت پریشان تھی۔

کیوں نہیں ملے گی ضرور ملے گی اگر تم نے اتنا کچھ کر لیا ہے تو اگے بھی کر لو۔اگر وارق تمہیں اپنی مرضی سے طلاق دیتا ہے تو یہ جائیداد تمہیں مل جائے گی۔

اور آپ کو لگتا ہے وہ اپنی مرضی سے مجھے چھوڑے گا وہ الٹا ان سے سوال کرنے لگی تھی۔

exponovels

وہ بچپن سے ان کی یہی باتیں سنتے آئی تھی کہ اس کے باپ کی جائیداد پر ابراہیم اور اس کا بھتیجا قبضہ کیے ہوئے ہے۔

اور اگر اس کی شادی ابراہیم کے بھتیجے سے ہوتی ہے تو ہی وہ اپنے باپ کی جائیداد کی حصہ دار بن سکتی ہے۔

جب اس نے پہلی دفعہ نیویارک میں تاشفین کے گھر کے باہر وارق کو لائیو دیکھا تھا تبھی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے امپریس کرنے کی کوشش ضرور کرے گی۔

کیونکہ یہی ایک کنڈیشن تھی اپنے باپ کی جائیداد حاصل کرنے کی اگر وہ وارق کے نکاح میں نہ آتی تو وہ اپنے باپ کی جائیداد کو کبھی کسی کنڈیشن میں حاصل نہیں کر سکتی تھی لیکن اسی رات وارق اپنے پلان کے مطابق اسے اغوا کر کے نکاح کے لیے مجبور کرنے لگا۔

یا صرف اس کی طرف سے نہیں بلکہ وارق کی طرف سے بھی ایک پلاننگ تھی وہ بھی اسے پہچان چکا تھا اور اپنے باپ اور چاچا کی خواہش کو پورا کرنا چاہتا تھا وہ بچپن سے ہی اسی سے شادی کرنے کا سوچے ہوئے تھا اور اس نے اسی کے ساتھ ہی شادی کرنی تھی۔

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مائرہ اسے پسند نہیں کرتی اور آسانی سے اپنے باپ کی خواہش کا اس کے سامنے اظہار کر کے وہ اسے شادی کے لیے نہیں کہہ سکتا تھا۔

اور نہ ہی وہ اس طرح کبھی اس سے شادی پر راضی ہوتی۔

exponovels

ہمیں کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ وہ خود ہی تمہیں طلاق دینے پر مجبور ہو جائے۔ لیکن اب تم اس کے گھر جانے کی غلطی کبھی بھی مت کرنا تم میرے ساتھ چلو ہم باہر ہی یہ قصہ تمام کریں گے۔ بدر خان اسے پلاننگ بتا رہا تھا جب اچانک وہ اپنے آفس سے باہر نکلا

چلو گھر چلیں وہ آفس روم سے باہر نکلتے ہوئے سیدھا اس سے مخاطب ہوا تھا۔

شاید تم نے میری بات کو ٹھیک سے سنا نہیں ہے وارق میری بھتیجی تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اسے اس کے حصے کی جائیداد چاہیے۔

تو یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے آپ بیچ میں کیوں بول رہے ہیں مسٹر بدر خان آپ اپنے کام سے کام رکھیں یہ میرا اور میری بیوی کا مسئلہ ہے ہم حل کر لیں گے۔

چلو ڈارلنگ چلتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا تھا جب کہ وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی ادھر بدر خان اسے کہہ رہا تھا کہ وہ غلطی سے بھی اب اس کے گھر نہ جائے اور وارق زبردستی اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا

مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔ ابھی کے ابھی طلاق دو مجھے سب کچھ جان گئے ہو نا دھوکہ دے رہی تھی میں تمہیں میں تمہارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی طلاق چاہیے مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کے باہر ہی اپنا ہاتھ اس سے چھڑا کر بے حد غصے سے بولی تھی۔

جب اچانک وارق نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔

exponovels

کہا تھا ناد کھ تکلیف دھوکا ہر چیز برداشت کر لوں گا لیکن علید گی نہیں تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی مائرہ وارق افراہیم تمہاری ایک ایک سانس پر میرا حق ہے۔

میری اجازت کے بنا تم سانس نہیں لے سکتی۔ مجھ سے دور جانا تو بہت دور کی بات۔اور آج کے بعد مجھے سے دور جانے کی سوچ بھی اپنے دماغ میں مت لانا ورنہ زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔ میری ہو تم صرف اور صرف میری ہو مائرہ وارق افراہیم مجھ سے دور جانے کی سوچ بھی اگر تمہارے دماغ میں آئی نہ تو ان سانسوں کو حرام کر دوں گا تم پر وہ اتنے غصے سے ڈہارا تھا کہ اس کا دل کانپ کر رہ گیا وہ اسے زبردستی گاڑی میں دھکیلتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی زن سے اڑا لے گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کی سالگرہ آ رہی ہے اسی لیے میں سوچ رہی تھی۔ کہ شاپنگ پر چلتے ہیں۔

اس کے لیے کوئی اچھا سا تحفہ لینا ہے۔اور پتہ ہے تناوش کو بھی نا اس کے کپڑے چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں ماشاءاللہ بڑی ہو رہی ہے میری بچی۔

فہیم گھر واپس آیا تو رائمہ تناوش کو اپنی گود میں اٹھائے ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔

exponovels

ہاں تو بہت اچھی بات ہے آج تو وقت بھی بہت ہے آج ہی چلتے ہیں شاپنگ کر آتے ہیں ویسے بھی مائرہ نے مجھ سے کہا تھا کہ اس دفعہ اسے بڑا والا ٹیڈی چاہیے۔ فہیم نے کہا

ہاں ٹھیک ہے تم دونوں ایسا کرو کہ چلے جاؤ شاپنگ پر اور تناوش کو لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے ماشاءاللہ بچی صحت پکڑ رہی ہے فضول میں لوگوں کی نظر لگے گی۔

ابراہیم صاحب مائرہ کی سالگرہ آ رہی ہے اس کے لیے کوئی اچھا سا تحفہ لے ائیں وہ کیا بولتے ہیں اس کو۔۔۔ وہ سرپرائز ہاں وارق کی طرف سے نا اس کے لیے کوئی اچھا سا سرپرائز لیں۔

ویسے جو سرپرائز ہم نے اس کے لیے سوچا ہے وہ زیادہ اچھا نہیں ہے بھابھی۔۔۔؟ رائمہ مسکراتے ہوئے بولی تھی وہ۔ لوگ وارق اور مائرہ کے نکاح کے بارے میں سوچ رہے تھے وہ بھی مائرہ کی اس سالگرہ پر بھابھی تو یہ سوچ اتے ہی مسکرا دی تھی

ماشاءاللہ میرا چھوٹا سا بیٹا دولہا بنے گا۔ ایسا کرنا کہ مائرہ کے لیے نا سالگرہ والے دن سرخ رنگ کا جوڑا لے کر آنا۔ صرف سالگرہ تھوڑی ہے اس کا نکاح بھی تو ہے۔

چلو اب دیر مت کرو جلدی سے نکلو تاکہ شام کی اذانیں ہونے سے پہلے گھر واپس آ جاؤ۔

وہ تناوش کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے انہیں جانے کے لیے کہنے ہی لگی تھی جب اچانک موسی خان وہاں داخل ہوا۔

ارے ارے کہاں جانے کی تیاری ہے آپ تینوں کی۔۔۔؟ میں تو رائمہ بھابھی کے ہاتھ کی چائے پینے آیا تھا۔ موسی خان انہیں کہیں جاتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا۔

exponovels

ارے ہم اپنی ہونے والی بہو کی سالگرہ کی شاپنگ کرنے جا رہے ہیں اگر تم آنا چاہو تو ہمارے ساتھ آ سکتے ہو افراہیم صاحب نے اس کا رخ دروازے کی طرف موڑتے ہوئے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا جس پر وہ کندھے اچکاتا ان کے ساتھ ہی چل دیا تھا۔

پہلے بات صرف منگنی تک تھی لیکن اب ان لوگوں نے نکاح کے لیے مائرہ کا ہاتھ مانگا انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا بس پھر تو نکاح کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی جس پر سب لوگ ہی بہت خوش تھے۔

میں چلنے کے لیے تیار ہوں رائمہ بھابھی لیکن آتے ہی مجھے چائے پلانی پڑے گی وہ رائمہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے گاڑی گھر کے دروازے کے باہر روکی تو مائرہ اس کی طرف دیکھے بنا فورا گھر کے اندر چلی گئی تھی۔

بیگ تو لے کر جاو جاناں شوہر ہوں ملازم نہیں اتنے نخرے نہیں اٹھا سکتا میں۔وہ پیچھے سے بولا تو وہ اگنور کرتے آگے بڑھ گئی۔

اسے واپس آتے دیکھ کر اماں نے پیچھے سے پکارا لیکن وہ ان سنی کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔

ارے بچی کو کیا ہو گیا ہے یہ اتنی اداس کیوں ہے۔۔۔۔؟

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وارق سے ملنے اس کے آفس میں گئی تھی اتنی پریشان کیوں ہے اماں پریشان سی سوچنے لگیں جب اچانک وارق گھر کے اندر داخل ہوا

exponovels

وارق اچھا ہوا جو تو آ گیا دیکھ نا بیچاری بہو کو کیا ہوا ہے۔

پریشانی سے اندر کمرے میں چلی گئی ہے سب خیر تو ہے نا۔۔۔؟

اتنی خوش تھی صبح جاتے ہوئے اب پتہ نہیں کیا ہوا ہے اسے اماں اس کے پاس آتی ہوئیں کہنے لگیں جب کہ ان کی پریشانی پر وہ مسکرا دیا تھا۔

کچھ نہیں ہوا اماں بس ذرا سی لڑائی ہو گئی ہے آپ نے اسے آفس کیوں بھیج دیا میرے میں وہاں کام کرنے جاتا ہوں وہاں بیوی کے چونچلے تھوڑی نہ اٹھاؤں گا۔

بس وہاں جا کر اس کی ضد شروع ہو گئی کہ شاپنگ پر جانا ہے وہ انہیں ریلیکس کرتے ہوئے بولا وہ مائرہ کے موڈ کی وجہ انہیں نہیں بتانا چاہتا تھا۔

کیا مطلب ہے تیری اس بات کا تو نے بہو کو ڈانٹا ہے تیری ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی۔۔۔۔ایک تو اتنا خیال رکھتی ہے تیرا اور اوپر سے تو اس کو ڈانٹتا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

جا جلدی سے منا کر لا میری بہو کو بیچاری نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا اور تو پتہ نہیں کیوں اس کو ڈانٹتا ہے اماں کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا جب کہ وہ انہیں کچھ بھی بتائے بنا ہاں میں صرف ہلاتا کمرے کی طرف آیا تھا۔

جب کہ صدف کچن میں کھڑی ان کی ساری باتیں سن کر خوش ہو رہی تھی۔جو بھی تھا ان دونوں کی لڑائی کا سن کر اسے اندر سے کمینی سی خوشی ہو رہی تھی

exponovels

اس نے جلدی سے وارق کے لیے چائے رکھی تھی تاکہ ان کے کمرے میں جا کر مزید ان کے جھگڑے کو سمجھ سکے ۔اور پھر اس نے اپنی ماں کو بھی تو بتانا تھا۔جوان دونوں میں ہونے والے جھگڑے کی منتظر تھیں

○ ○ ○ ○ ○ ○

باہر گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز پر اس نے فورا بدر خان کو فون کیا تھا۔

بدر خان ابراہیم گھر سے نکل چکا ہے آج خدا کے لیے اس ٹرک ڈرائیور کو کہنا کہ اپنا کام ٹھیک سے کرے اس نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

جب کمرے میں داخل ہوتے اسے واش روم سے پانی گرنے کی اواز آئی واش روم میں سوائے تاشفین یا ابراہیم کے کوئی نہیں ہو سکتا تھا تاشفین کو تو وہ خود ابھی باہر کھیلتے ہوئے دیکھ کر ائی تھی۔

اس کا مطلب تھا کہ اندر ابراہیم تھا اس نے جلدی سے بدر خان کو دوبارہ فون کرنے کی کوشش کی لیکن دوسری طرف سے بدر خان نے اس کا فون اٹھایا ہی نہیں۔

وہ مسلسل فون کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن دوسری طرف سے کسی نے فون نہ اٹھایا۔

کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے وہ صرف ابراہیم کو مارنا چاہتی تھی۔اس کی پلاننگ میں اور کسی کی موت شامل نہ تھی اور نہ ہی اسے کسی اور کے مرنے سے کوئی فائدہ ہونے والا تھا۔

exponovels

اس نے نیچے آکر دیکھا تھا کہ گھر میں کون کون موجود نہ تھا بھابھی نے اسے بتایا تھا کہ سب لوگ مائرہ کے نکاح کی شاپنگ کرنے گئے ہیں وہ بھابھی سے کتنا ہی تلخ رویہ کیوں نہ رکھتی وہ ہمیشہ آگے سے بہت پیار سے بات کرتی تھی تناوش ان کی گود میں تھی۔

جبکہ انہوں نے بتایا تھا کہ موسی خان بھی اپنی بیٹی کے نکاح کی شاپنگ کے لیے ان کے ساتھ گیا ہے۔ان کی بات سننے کے بعد وہ واپس کمرے میں آگئی تھی جہاں ابراہیم شاید سو گیا تھا۔اس کی طبیعت کل رات سے ہی خراب تھی وہ فون لے کر چھت پر آگئی تھی۔

تقریبا آدھے گھنٹے کی مسلسل کال کرنے کے بعد آخر بدر خان نے فون اٹھالیا تھا۔

بدر خان اس ٹرک ڈرائیور کو منع کر دو گاڑی میں ابراہیم نہیں ہے ابراہیم تو گھر پر ہے باقی سب لوگ شاپنگ کرنے گئے ہیں۔

کیا۔۔۔؟اوہو تم اس لیے فون کر رہی تھی مجھے۔۔۔؟

اب تک تو وہ ٹرک ڈرائیور وہاں پہنچ چکا ہو گا خیر تم فکر مت کرو میں کچھ کرتا ہوں اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا جبکہ وہ کچھ حد تک پر سکون ہوتی واپس آگئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر گئی۔اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔

exponovels

کیا بات ہے بڑی جلدی رنگ دکھادیے تم نے مجھے لگا تھا کہ تم اپنا ڈرامہ جاری رکھو گی میرے کمرے میں آتے ہی اچھی بیویوں کی طرح میرے کپڑے نکالو گی اور پھر میرے لیے کھانے کا انتظام کرو گی۔ لیکن تم تو ایک ہی دن میں بدل گئی ایسے تو کہیں نہیں ہوتا جاناں

وہ مزے سے الماری کے پاس آتا اپنے کپڑے نکالنے لگا تھا۔

مجھے یہاں اس گھر میں نہیں رہنا اور نہ ہی میں مزید کوئی ڈرامہ کرنے والی ہوں آپ کو سب کچھ پتہ چل چکا ہے۔ تو بہتر ہے کہ اب ہم اگے بڑھیں میں ان سب چیزوں کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔

ہاں ڈارلنگ ختم کر دو میں بھی یہ ڈرامے برداشت نہیں کر سکتا۔

ہاں تو پھر نہ برداشت کریں ختم کریں ان سب چیزوں کو یہیں پر۔ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ائی تھی۔

ختم تم نے کرنا ہے میں نے نہیں میں تو شادی کے فورا بعد ہی اپنے دماغ سے ہر طرح کی نیگٹو چیز کو نکال چکا تھا۔

میں نے تمہارے لیے کبھی غلط الفاظ استعمال کیے تھے۔ جس کے لیے میں شرمندہ ہوں

۔ہاں میں نے تم پر شک کیا تھا کیونکہ تاشفین نے کہا تھا کہ اس کا تمہارے ساتھ افیئر چل رہا ہے مجھے یہ بات بہت بری لگی تھی کیونکہ ہم ہمیشہ سے جانتے تھے کہ تاشفین وہاں صرف تمہارا دوست ہے۔

کیونکہ تاشفین وہاں نیویارک میں سوائے منسا آنٹی کے اور کسی کو بھی نہیں جانتا تھا موسی انکل کی وفات کے فورا بعد انہیں اپنے دیور کی لالچی طبیعت کے بارے میں پتہ چل گیا اسی لیے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تمہیں لے کر نیویارک چلی گئی۔

exponovels

کیونکہ بدر خان اتنا گر چکا تھا کہ اس نے اپنے بھائی کو مروانے کی کوشش کی۔ وہ تمہیں بھی مروا دینا چاہتا تھا تاکہ اس کی جائیداد کا کوئی حقدار نہ رہے اسی لیے منسا آنٹی ہمیشہ کے لیے نیویارک چلی گئی تھی۔ تاکہ وہ تمہیں محفوظ رکھ سکیں وہ اسے سب کچھ بتا رہا تھا۔

واؤ کیا کہانی بنائی ہے ماننا پڑے گا آپ کو جیسے میں تو کچھ جانتی ہی نہیں میرے بابا کو آپ لوگوں نے مروایا تھا ابراہیم نے مروایا تھا اس دولت کی لالچ میں اور وہ بدر چاچو کو بھی مروانا چاہتے تھے وہ چلائی تھی۔

میں جانتا ہوں بدر خان نے تمہیں جو کہانی سنائی ہے تم اسی پر یقین کرو گی اور صفائیاں دینا مجھے آتا نہیں۔ تم جو سوچنا چاہتی ہو وہ سوچ لو کیونکہ حقیقت کبھی چھپتی نہیں سچ ایک نہ ایک دن تمہارے سامنے آ ہی جائے گا۔

لیکن میں صرف تم سے اتنا کہوں گا کہ موسی خان اکیلا نہیں مرا تھا اس کے ساتھ میرے چاچا چاچی بابا بھی اس دنیا سے گئے تھے۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے سچائی بتا رہا تھا اسے صفائی دے رہا تھا لیکن وہ سننا کہاں چاہتی تھی۔

اس وقت تم سچائی قبول کرنے کی کنڈیشن میں ہر گز نہیں ہو وہ اپنے کپڑے لے کر واش روم میں بند ہو گیا تھا جبکہ وہ سر جھٹکتی ایک دفعہ پھر سے بیڈ پر آ کر بیٹھی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے اس گھر میں نہیں رہنا وہ اپنے چاچو کے پاس جائے گی اور پھر جلد سے جلد اس سے خلا لے لے گی۔

exponovels

اسے سب کچھ پتہ چل چکا تھا اس شادی کے پیچھے کی وجہ تو پھر وہ کیوں اپنی زندگی اس شخص کے ساتھ خراب کرتی۔ وہ کبھی بھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی حالانکہ اس کی امی اسے بچپن سے بتاتی تھیں۔ کہ وارق اس کا منگیتر ہے اور اس کے بابا کی اخری خواہش تھی کہ وارق کے ساتھ ہی اس کی شادی ہو۔

وہ 13 سال کی تھی جب سکول میں اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی امی کو اچانک ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے ہسپتال شفٹ کیا گیا ہے جب تک وہ ہسپتال پہنچتی اس کی امی اپنی اخری سانسیں لے چکی تھی۔

اس وقت کوئی نہیں تھا اس کے پاس اور نہ ہی سات سالوں میں اسے کوئی یاد رہا تھا کہ پاکستان میں کوئی ان کا رشتہ دار تھا امی تو کبھی اس کے رشتہ داروں کا نام ہی نہیں لیتی تھی ان کی زبان پر بس ایک ہی نام اتا تھا وارق۔۔۔۔۔۔۔

امی بس اسے بتایا کرتی تھی کہ تمہاری شادی ہم وارق سے کریں گے وارق کون تھا کیسا دکھتا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی بس اتنا پتہ تھا کہ وہ اس کے بیسٹ فرینڈ تاشفین کا کزن ہے۔

اور امی کی وفات کے بعد بدر چاچو جب نیویارک اس کے پاس آئے تو انہوں نے ساری حقیقت کھول کر اس کے سامنے رکھ دی۔

انہوں نے وارق کے سارے خاندان کے بارے میں اسے سب کچھ بتا دیا تھا انہوں نے بتایا تھا کس طرح پلاننگ کر کے ابراہیم نے نہ صرف اپنے بھائیوں کا قتل کروایا بلکہ اس کے بابا کو بھی مروا دیا ابراہیم چاہتا تھا کہ اس کی ساری جائیداد صرف اسے مل جائے۔

exponovels

اس جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے اس نے اپنے ہی بھائیوں کو مار ڈالا اسے ابراہیم سے نفرت تھی بے تحاشہ نفرت اس کی نفرتوں میں کہیں پر اماں چھوٹو احمد شامل نہیں ہوتے تھے اس کی نفرتوں میں وارق بھی شامل نہیں تھا کیونکہ وہ بھی تو سچائی سے انجان تھا۔

لیکن وہ صرف ابراہیم پر یقین کرتا تھا اسے اپنا باپ سمجھتا تھا۔ حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ ابراہیم تو اپنے ہی بیٹے کا نہ ہو سکا تھا۔

وہ اس جائیداد کا اکلوتا حقدار بن سکے اسی لیے اس نے اپنی ہی بھابھی سے دوسری شادی کر لی تھی۔ تاکہ افراہیم کی جائیداد کا اکلوتا وارث وارق اس سے کچھ بھی مانگنے کا دعوی نہ کر سکے۔

اور فہیم کی بس ایک ہی اولاد تھی تناوش جس کو اس نے اپنے ہی بیٹے کے ساتھ بچپن میں ہی باندھ دیا تھا۔

اس کی ساری پراپرٹی میں باہر کی حقدار صرف مائرہ ہی تھی اور مائرہ کو بھی اس نے وارق کے ساتھ باندھ دیا تھا تاکہ وہ موسی خان کی جائیداد پر بھی قابض ہو سکے۔

وارق تو اس کے حکم کا غلام تھا وہ جو کہتا تھا وارق اسے ہی ٹھیک سمجھتا تھا تو وارق کی طرف سے اسے کوئی خطرہ نہیں تھا وہ بہت بڑی پلاننگ کر رہا تھا لیکن اس کی پلاننگ کو وارق سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا اس کی نظر میں ابراہیم بالکل صحیح تھا اور باقی سب غلط۔

لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ابراہیم کی حقیقت وارق پر کھول کر رہے گی اور اسے کبھی بھی اس کے پلان میں کامیاب نہیں ہونے دے گی اور اس کی سب سے بڑی ناکامی وارق اور مائرہ کی طلاق تھی۔

exponovels

جسے وہ جلد سے جلد کروانا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری اس گھر سے نکلنا تھا اگر وہ وارق کے ساتھ رہتی تو شاید وہ کبھی بھی اس سے طلاق نہ لے پاتی۔

کیونکہ اس کے ساتھ رہنے کا مطلب تھا اس کے قریب رہنا اور حقیقت یہی تھی کہ جس ماں نے بچپن میں ہی اس سے کسی اور کے بارے میں سوچنے کا حق چھین لیا تھا۔

وہ اس سے وارق کے علاوہ کسی اور سے محبت کرنے کا بھی حق چھین چکی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ وارق کے ساتھ رہتے ہوئے کیوں اس سے دور نہیں رہ پاتی لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ اس رشتے کو دل سے قبول کر چکی تھی جو کہ ایک غلطی تھی۔

اس کا دل اسے وارق سے دور نہ جانے پر اکسا رہا تھا

اگر وہ وارق کے ساتھ اس گھر میں اس کمرے میں رہتی تو وارق اس کے قریب رہتا اور ابراہیم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا۔ لیکن وارق کے ساتھ رہنے کا مطلب تھا اس رشتے کو نبھانا۔ اور اس رشتے کو نبھانا اس کی ناکامی تھی۔

کیونکہ وہ یہاں صرف اور صرف اپنے باپ کی جائیداد کے لیے آئی تھی۔ کسی سے محبت کرنے نہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○

مصطفی ہاؤس میں قہر مچ چکا تھا ایک ساتھ چار چار لاشیں سب کے ہوش اڑا گئی تھیں۔

ایک ٹرک نے ان کی گاڑی کو اتنی بری طرح سے کچلا تھا کہ کوئی بھی زندہ نہ بچا۔

exponovels

ایسا کچھ ہو جائے گا کس نے کہاں سوچا تھا لمحے میں سارا منظر بدل چکا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں کتنے ہنستے کھیلتے چہرے تھے اور اب صرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔

زائنہ تو خود سکتے میں اگئی تھی اس نے کہاں سوچا تھا کہ یہ سب کچھ ہو جائے گا وہ تو صرف ابراہیم کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہتی تھی لیکن اس کی ایک غلطی کی وجہ سے اتنے لوگوں کی جان چلی گئی تھی اور جسے وہ مارنا چاہتی تھی وہ تو وہی میتوں کے پاس بیٹھا انہیں دفنانے کا انتظام کر رہا تھا۔

بڑی اماں کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا دو جوان بیٹے ایک لمحے میں ان کا ساتھ چھوڑ گئے تھے اور موسی خان بھی تو ان کے اپنے بیٹے جیسا ہی تھا۔

اور رائمہ کو ابھی ان کے ساتھ جڑے وقت ہی کتنا ہوا تھا صرف دو سال دو سال میں وہ انہیں اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہو گئی تھی۔

زینب اپنے بھائیوں کی موت پر الگ تڑپ رہی تھی۔ ساتواں مہینہ ہونے کی وجہ سے اسے سفر کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

ورنہ شاید آج وہ پاکستان کبھی نہ آنے کی قسم توڑ چکی ہوتی۔

چلے گئے تھے ان کے اپنے کسی کی خود غرضی کی بینٹ چڑھ کر ابراہیم کا رو رو کر برا حال تھا اور اگر کسی کی آنکھ میں کوئی آنسو نہ ایا تھا تو وہ تھا بدر خان

exponovels

جس نے جان بوجھ کر ٹرک ڈرائیور کو فون نہیں کیا تھا۔ موسی خان کے قتل کی پلاننگ تو وہ کافی عرصے سے کر رہا تھا اب تو سنہری موقع اس کے ہاتھ لگ گیا تھا جسے کچھ ہونا نہیں چاہتا تھا۔

سات مہینے پہلے جب وہ جیل سے آزاد ہو کر آیا تھا افراہیم نے اس کے حصے کی پراپرٹی اس کے حوالے کر دی تھی اور کہہ دیا تھا کہ کمپنی میں اب اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

افراہیم کا کہنا تھا کہ وہ بہت جذباتی ہے اور جذبات میں غلط قدم اٹھاتا ہے اور وہ اس کے فیصلوں پر عمل نہیں کرنا چاہتے۔

اسی لیے وہ اس کے ساتھ کام نہیں کریں گے اسے بہت غصہ آیا تھا افراہیم کہ اس قدم پر لیکن اس وقت وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔

اور اب اس نے اس انداز میں بدلا لیا تھا کہ افراہیم دوسری سانس بھی نہ لے سکا۔

رائمہ اور فہیم کے ساتھ اس کی کوئی دشمنی نہ تھی وہ تو بیچارے بیچ میں پس گئے تھے اور موسی خان کے بعد اب ساری جائیداد اس کی تھی۔

اس نے ٹرک ڈرائیور کو فون ہی نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اس نے سوچا تھا جو بھی ہوتا ہے سب اچھے کے لیے ہوتا ہے اچھا تو ہوا تھا لیکن صرف اس کے لیے

چلو آؤ اب اپنا وعدہ پورا کرو اس نے جیسے ہی گھر کے اندر قدم رکھا وہ اسے کمر سے تھامتا اپنے قریب کرتا ضدی انداز میں بولا۔

exponovels

کون سا وعدہ..._؟

کیسا وعدہ...؟

مجھے تو کوئی وعدہ یاد نہیں ہے۔ تناوش دانت دکھاتے ہوئے بولی۔

تناشو بے بی اگر جان کم ہو تو ایسی حرکتیں نہیں کی جاتی۔ بڑے بڑے پنگے لینے سے پہلے اپنے اندر ہمت بھی پیدا کرنی چاہیے۔

وہ اچانک ہی اس کے سارے فرار کے راستے بند کرتا اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔

مجھے بھوک لگی ہوئی ہے ہر وقت آپ کا رومانس کھانے سے میرا پیٹ نہیں بھرتا وہ اس کی باہوں سے آزاد ہونے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔

لیکن میرا پیٹ تو رومانس کرنے سے ہی بھرتا ہے اس کے لبوں پر جاندار بوسہ دیتے وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھا چکا تھا۔

گاؤں والوں بچاؤ مجھے یہ آدمی مجھے لے کر جا رہا ہے۔ وہ اس کی پیٹھ پر گدگدی کرتے ہوئے ڈرامائی انداز میں بولی۔

کوئی مائی کا لال بچا نہیں پائے گا۔ یہ آدمی تو اپنا مطلب پورا کر کے ہی پیچھے ہٹے گا وہ اسے بیڈ پر پھینکتا اس کے دونوں ہاتھوں کو قید کرتا اس کے چہرے پر جھک گیا۔

آپ کام پر جائیں ناواپس یہ فلم والے کیا آپ کو کچھ کہتے نہیں ہیں۔ یہ کیسی نوکری ہے مجھے یہ نوکری بالکل بھی پسند نہیں۔

exponovels

جب دل چاہا گھر آ جاؤ جب دل چاہا معصوم بیوی پر تشدد کرو اپنی گردن پر جا بجا اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتی وہ اسے پیچھے کرنے کی کوشش میں ناکام ہو چکی تھی۔

بس ایسی ہی ہے میری نوکری ڈارلنگ اپنی مرضی سے جیتے ہیں۔اب اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری جان جلدی جھوٹ جائے تو خاموشی سے پڑی رہو۔

وہ اسے پوری طرح خود میں قید کرتا بے بس کر چکا تھا اب اگر وہ نہ بھی کہتا تو اس نے کون سا اس کا کچھ اکھاڑ لینا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب وہ نہا کر واش روم سے نکلا۔

اتنے تیز بخار میں نہاتا کون ہے۔۔۔۔؟آپ کو آرام کرنا چاہیے تھا۔ صبح بھی نہا کر گئے ہیں آپ بار بار نہانے سے بخار اترے گا نہیں بلکہ اور تیز ہو گا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے کافی سختی سے بولی تھی۔

اور پھر خود ہی اٹھ کر الماری سے اس کے لیے ٹاول نکال کر دینے لگی۔

اب بہتر ہوں میں بخار اتر گیا ہے میرا تم نے جھٹکا ہی ایسا دیا ہے بخار تو کیا بخار کا ابا بھی اتر جائے۔

وہ مسکرا کر کہتا اچانک اس کے چہرے پر جھک کر اپنا حق استعمال کرتا اس کے لبوں پر بوسہ دے چکا تھا اور اب بیڈ پر آ کر بیٹھا تھا۔

ہمت نہیں ہو رہی بال سکھا دو یار میرے وہ ٹاول اس کی طرف پھینکتے ہوئے حکم دے رہا تھا۔

exponovels

جبکہ مائرہ اپنی پہلی ہی بے اختیاری پر گھبرائی ہوئی تھی اسے ضرورت ہی کیا تھی اس سے کچھ کہنے کی یا اٹھ کر اس کے لیے ٹاول نکالنے کی وہ اپنی اس ڈھائی مہینے والی عادت سے بالکل خوش نہیں تھی۔

جو اس نے وارق کو یہ یقین دلانے کے لیے کی تھی کہ وہ سب کچھ بھلا کر اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کر چکی ہے

خود کر لیں مجھ سے نہیں ہوتا کچھ بھی اور ویسے بھی میں کچھ دن میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔

تو آپ کو خود ہی سب کچھ کرنا ہے وہ بھی بیڈ پر آ کر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔

ایسے ہی چلی جاؤ گی ٹانگیں نہ توڑ دوں تمہاری چلی جائوں گی۔۔۔۔۔گھر سے باہر قدم تو نکال کر دیکھو پھر دیکھنا وہ ٹاول بیڈ سے اٹھا کر پھر سے اس کے ہاتھ میں دے چکا تھا جو کہ اس نے غصے سے بیڈ پر پھینکا تھا۔

اور اب سکون سے اس کی گود میں لیٹتے ہوئے اسے حکم دے رہا تھا۔

آپ میرے کپڑے گیلے کر رہے ہیں پیچھے ہٹیں وہ غصے سے اس کا سر ہٹانا چاہتی تھی لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ بخار میں بھی اس سے کافی زیادہ طاقت رکھتا تھا اتنا آسان تو ہر گز نہ تھا اس کے لیے اسے خود سے دور کرنا۔ وہ مزے سے آنکھیں بند کر چکا تھا جبکہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے گیلے بالوں کو سکھانے لگ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشین مجھے نا آپ سے بات کرنی تھی وہ جلدی جلدی فریش ہوتا واپس جانے والا تھا۔

واپس آ کر بات کرتا ہوں جانم۔۔۔۔۔بہت لیٹ کر دیا تم نے وہ اس کے لبوں کو چومتا بھاگنے کی تیاریوں میں تھا۔

exponovels

آہاہا۔۔۔۔اپنا مطلب پورا ہو گیا تو واپس آ کے بات کرتا ہوں۔۔۔۔وہ اس کی شرٹ پہنے کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا اسٹائل میں بولی تو تاشفین کی ہنسی نکل گئی۔

جانو میرا مطلب پورا کدھر ہوا ہے۔یہ مطلب تو ہمشہ ساتھ رہے گا۔لیکن تمہاری کسی انرومینٹک بات کے لیے ٹائم نہیں ہے۔

اگر تم کوئی رومینٹک بات کرنا چاہو تو بندہ حاظر ہے۔وہ دلکشی سے بولا

کوئی رومینٹک بات نہیں کرنی مجھے آپ سے بس آپ کو یہ بتانا ہے کہ آپ کا کوئی جاننے والا آج میرے کالج میں ایا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اسے مجھے آپ کے بارے میں کوئی بات بتانی ہے۔

لیکن اچانک وہاں دانیال آ گیا۔ہائے اللہ آپ تو دانیال کو جانتے ہی نہیں ہوں گے دانیال ہماری پھپھو کا بیٹا ارے پھپھو زینب ہماری اکلوتی اور پیاری پھپھو ان کا بیٹا دانیال بھی میرے کالج میں پڑھتا ہے۔

اس نے مجھ سے کہا کہ میں اس طرح کسی سے بات نہیں کر سکتی۔

بڑا عجیب آدمی تھا مجھ سے بات کر رہا تھا لیکن جب دانیال وہاں آیا تب بھاگ گیا لیکن وہ آپ کو تعیش کہہ رہا تھا بالکل روز میم کی طرح۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگ گئی تھی۔دانیال کے نام پر اس نے زیادہ رسپانس نہیں دیا تھا شاید وہ جانتا تھا کہ وہ تناوش سے بات کرنے کی کوشش ضرور کرے گا۔

exponovels

جبکہ سوچ اس کی یہ تھی کہ آخر ایسا کون سا انسان ہو سکتا ہے جو تناوش سے بات کرنے کے لیے اس کے کالج میں پہنچ جائے اور وہ بھی اس کے آفس میں سے کوئی اس کی شادی کے بارے میں تو صرف روز کو ہی پتہ تھا۔

یا پھر شاید کرسٹن اور روبن کو تو کیا روبن اس کے کالج میں ایا تھا۔۔۔؟

تمہیں کسی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس طرح سے اگر کوئی تمہیں پکارے یا بات کرنے کی کوشش کرے تو اسے پوری طرح سے اگنور کر دیا کرو میرا کوئی بھی جاننے والا سیدھا میرے پاس آئے گا تمہارے پاس نہیں وہ پیار سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرے ہوئے بولا تھا۔

اور وہ دانیال سے بھی ذرا دور ہی رہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ اس کے ساتھ میرا کیا رشتہ ہے مجھے ایسا کوئی رشتہ نہیں نبھانا

۔

اس کے ساتھ آپ کا جو رشتہ ہے وہی میرے ساتھ بھی ہے یعنی وہ ہماری پیاری پھوپھو زینب کا بیٹا ہے۔

اور وہ کالج میں میری بہت مدد کرتا ہے۔ مجھے کوئی بھی مسئلہ ہو تو فوراً آجاتا ہے وہ بہت اچھا ہے تاشفین وہ آپ سے بہت پیار کرتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی تھی۔

جب کہ تاشفین نے اہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا تھا۔

جانتا ہوں۔۔۔!!

تم اپنا خیال رکھنا دروازہ بند کرو وہ بس اتنا جواب دیتا دوبارہ اپنے کام پر چلا گیا تھا جبکہ اس کا یوں "جانتا ہوں" کہنا تناوش کو خوش کر گیا تھا کہیں تو کوئی امید نظر ائی تھی تاشفین کو اس کے رشتوں کے قریب لے جانے کی

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں جانتا ہوں تم میری کسی بات پر یقین نہیں کرو گی مائرہ لیکن میں پھر بھی تم سے کہنا چاہتا ہوں بدر خان تمہیں استعمال کر رہا ہے اس سارے کھیل کا ماسٹر مائنڈ وہی ہے وہ آہستہ سے بولا تھا جبکہ مائرہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔

تمہیں ایک بار ساری بات سنی پڑے گی تاکہ تم پوری طرح حقیقت سے واقف ہو جاؤ۔

کون سی حقیقت کیا حقیقت بتائیں مجھے جاننا چاہتی ہوں میں۔۔۔۔؟ سنائیں مجھے وہ کہانی جو ابراہیم نے مجھے سنانے کے لیے تیار کی ہے

آپ کو لگتا ہے کہ بدر خان ماسٹر مائنڈ ہے لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا گیم ابراہیم صاحب کھیل رہے ہیں۔

آپ کو مجھ جیسی لڑکی کبھی پسند نہیں تھی نا اور نہ ہی آپ کبھی مجھ جیسی لڑکی سے شادی کرتے۔ کیونکہ میری ڈریسنگ میری آزاد خیالی میرا لائف سٹائل کبھی بھی آپ کے معیار پر پورا نہیں اترتا تھا

آپ کے حساب سے میں ایک گھٹیا نیچ کریکٹر کی لڑکی ہوں جس کا افیئر آپ کے کزن بردر سے چل رہا ہے لیکن پھر بھی ابراہیم نے آپ کو مجبور کر دیا مجھ سے شادی کرنے پر اور پھر اس رشتے کو نبھانے پر بھی آپ کو مجبور کیا گیا کیوں ؟۔۔۔۔

exponovels

تاکہ میں آپ سے طلاق کا مطالبہ نہ کروں اور وہ میرے بابا کی جائیداد پر قبضہ کر سکے۔ کیونکہ اگر میں ساری زندگی آپ کے ساتھ رہوں گی تو میری جائیداد بھی تو آپ کی ہی ہو گی۔

میں جانتی تھی بابا نے یہ شرط رکھی تھی میری پراپرٹی مجھے دینے کی کہ اگر میں آپ سے شادی کروں گی تب ہی وہ پراپرٹی میرے نام ہو گی۔

بدر چاچو نے میرا حق مجھے دلوانے کے لیے میری آپ سے شادی کروائی تھی اور انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تین مہینے کے اندر اندر وہ آپ سے میری طلاق کروا دیں گے۔

لیکن ابراہیم نے بابا کی پراپرٹی کے پیپرز میں چینجنگ کروائی ہے انہوں نے میری خلاء ہی بیچ سے نکلوا دی۔ تاکہ میں آپ سے طلاق کا مطالبہ نہ کر سکوں۔

وہ پوری طرح سے بدگمان تھی وارق نے اس کی ساری باتوں کو بہت غور سے سنا تھا تاکہ وہ سمجھ سکے کہ بدر خان نے کس حد تک اس کا برین واش کیا ہوا ہے

تمہارے بابا اور میرے بابا کے ساتھ چاچو اور چاچی کا قتل ایک پلاننگ تھی مائرہ۔ اور یہ پلاننگ تمہارے چاچا بدر خان اور زائنہ تہمینہ بیگم کی تھی۔

بابا کو اس بارے میں پتہ تو چل گیا لیکن وہ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے جس کی وجہ سے انہوں نے فوراً زائنہ کو طلاق دے دی۔ کیونکہ اپنے بھائیوں کے قاتل کو وہ اپنے نکاح میں نہیں رکھنا چاہتے تھے۔

exponovels

بابانے تاشفین کی کسٹڈی کے لیے زائنہ پر کیس کیا جو وہ جیت گئی تھی کیونکہ تاشفین کی عمر اس وقت صرف چھ سال تھی۔

اسی دوران منسا آنٹی تمہیں لے کر ہمیشہ کے لیے نیویارک چلی گئی۔

بابا جانتے تھے وہ عورت تاشفین کا خیال کبھی نہیں رکھ سکتی اسی لیے انہوں نے منسا آنٹی کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ عورت بے شک تاشفین کو نظر انداز کر دے لیکن منسا آنٹی اس کا خیال رکھے

۔ بابا اور میں یہ بات ہمیشہ سے جانتے تھے کہ تاشفین اور تم ایک ہی سکول میں پڑھتے ہو۔

اور پھر بعد میں تم دونوں نے ایک ساتھ ہائی سکول جوائن کیا تھا اور وہاں پر بھی صرف تم دونوں ہی ایک دوسرے کے دوست تھے۔

تاشفین 12 سال کا تھا جب عدالت نے اسے بابا کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی لیکن صرف ایک مہینے کے لیے یہاں آتے ہی بابا نے تاشفین کا نکاح تناوش سے کروا دیا تھا۔ لیکن یہ بات زائنہ کو ہر گز پسند نہیں آئی تھی وہ تاشفین کے واپس جاتے ہی طلاق کروانا چاہتی تھی لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

کیونکہ زائنہ اپنی شادی شدہ زندگی میں مصروف ہونے لگی تھی۔ اس کے پاس تاشفین کے لیے وقت ہی نہیں رہا تھا۔

اس دوران تاشفین کی صرف ایک دوست تھی جو کہ منسا آنٹی کی بیٹی تھی جس طرح ہم تاشفین کی ہر حرکت پر نظر رکھتے تھے اس کے بارے میں سب کچھ جاننے کی کوشش کرتے تھے بالکل اسی طرح منسا آنٹی سے بھی ہمارا رابطہ تھا۔

exponovels

اور وہی ہمیں تاشفین کے بارے میں بتاتی تھی وہ اکثر تمہارے گھر جایا کرتا تھا۔

تم لوگ کسی تیسرے سے دوستی نہیں کرتے تھے تو جب تاشفین نے کہا کہ وہ تناوش کو طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ وہ کسی اور لڑکی سے محبت کرتا ہے تو ہمیں اس بات پر یقین آ گیا تھا کیونکہ تاشفین سوائے تمہارے اور کسی لڑکی میں انٹرسٹ نہیں لیتا تھا۔

سب کو یہی لگا کہ بچپن کا ساتھ ہے محبت میں بدل گیا ہو گا اس نے کہا کہ اس کا افیئر مائرہ نامی لڑکی سے چل رہا ہے اور وہ اسی سے شادی کرے گا تو کیا ہم سمجھ نہیں سکتے تھے کہ وہ مائرہ تم ہی ہو۔

ہاں میں جانتا ہوں میں نے ان سب باتوں پر بہت جلدی یقین کر لیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن مجھے تاشفین سے زیادہ تم پر افسوس ہو رہا تھا کیونکہ تم بچپن سے جانتی تھی کہ تم میری منگیتر ہو تمہارا کسی اور لڑکے سے پیار کرنا بنتا ہی کہاں تھا۔۔۔۔؟

میں ہمیشہ سے تم پر نظر رکھے ہوئے تھا تم لوگوں کا رشتہ ایسا تھا کہ تم دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے تھے ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ پائے جاتے تھے۔

یہاں تک کہ تاشفین کو پتہ تھا کہ اس پر کوئی 24 گھنٹے نظر رکھتا ہے اسی لیے وہ اکثر تم سے باتیں بھی شادی کے بارے میں ہی کرتا تھا۔

تم دونوں کے انداز سے یہی لگتا تھا کہ تم دونوں آپس میں بہت گہرا تعلق رکھتے ہو۔

exponovels

ہم تم لوگوں کے رشتے کی ایک ایک باریک بینی سے واقف تھے ہم جانتے تھے کہ تم لوگ شاید ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہو لیکن تم لوگوں کا رشتہ کسی غلط ٹریک کی طرف نہیں گیا۔

اور ایسے میں دوسری طرف تناوش تھی۔ جس نے بچپن سے صرف تاشفین کو چاہا تھا چھوٹی سی عمر میں اپنے ماں باپ کو کھو کر اس نے بس ایک ہی شخص کو اپنا سب کچھ مان لیا تھا وہ کسی سے اپنے دکھ شئیر تک نہیں کرتی تھی اس کے لیے اس کا سب کچھ تاشفین ہی تھا۔

وہ تاشفین سے محبت کرتی تھی اور اس کی محبت کو دیکھتے ہوئے ہی ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم اسے تاشفین کے پاس بھیج دیں گے۔

ایسے میں تاشفین کو اپنے گھر کے لون کی قسط بھرنے کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی۔

جو وہ بھر نہیں پا رہا تھا اس نے پہلی دفعہ بابا کو فون کر کے پیسے مانگے تھے۔

بابا نے اسے پیسے نہیں دیے تھے بلکہ یہ شرط رکھی تھی کہ اگر وہ اپنی جائیداد میں سے حصہ چاہتا ہے تو تناوش کو اپنے ساتھ لے کر جائے۔

اور تب ہی اس نے ہمیں بتایا تھا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اور تناوش کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔ اس کے بعد ہمارا تاشفین سے رابطہ ختم ہو گیا

تاشفین نے ایک سال تک ہم سے رابطہ نہیں کیا تھا۔ اور ایک سال بعد بابا نے اس کے سامنے شرط رکھی تھی کہ صرف چھ مہینے تک وہ تناوش کو اپنے ساتھ رکھے۔

exponovels

اگر وہ تناوش کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزار سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اسے طلاق دے دے وہ اسے اس کی جائیداد میں سے حصہ دے دیں گے۔

اور اس شرط کے ساتھ وہ پاکستان آیا تھا۔ لیکن ہمیں یقین تھا کہ تناوش اسے کسی بھی طرح خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گی وہ ہے ہی اتنی پیاری کون کمبخت ہو گا جو اس سے پیار نہیں کرے گا۔۔۔۔۔؟

ہمیں یقین تھا کہ وہ جلد ہی ایک دوسرے کے ساتھ اچھی زندگی شروع کریں گے اور ویسا ہی ہوا سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا جب ہمیں بدر خان کے ساتھ تمہاری ملاقاتوں کا پتہ چلا۔

ہمیں ڈر تھا کہ بدر خان تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے کیونکہ تمہارے مرنے کے بعد موسی خان کی ساری نا سہی مگر آدھی پراپرٹی کا مالک بدر خان بن سکتا ہے۔

لیکن ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ بدر ساری پراپرٹی پر قبضہ جمانے کے بارے میں سوچ رہا ہے وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب اچانک صدف چائے لے کر اندر داخل ہوئی۔

باقی کی باتیں میں تمہیں بعد میں بتاوں گا۔ ابھی اسے بھیج دوں یہاں سے وہ اس کی گود سے سر اٹھاتے ہوئے بولا ۔جبکہ مائرہ اسے ہی گھور رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صدف باجی یہ دروازہ کھول کر اندر انے کے لیے ہی نہیں بلکہ کھٹکھٹا کر اجازت مانگنے کے لیے بھی لگایا گیا ہے وہ اپنا سارا غصہ صدف پر کافی بد تمیزی سے نکالنے لگی۔

وہ میں چائے لے کر آئی تھی اسے اتنا غصے میں دیکھ کر صدف سچ مچ میں بکھلا گئی تھی۔

کسی نے مانگی آپ سے چائے کسی نے کہا کہ اس کمرے میں چائے لے کر جائیں تو پھر کیوں آپ اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے آگئی ہیں۔

وارق کو چائے کی ضرورت ہے۔انہیں رات سے بخار اور سر میں شدید درد ہے ابھی بھی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی صدف نے سمجھانا چاہا۔

یہ میرے شوہر ہیں صدف باجی انہیں اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں ہوں ان کے پاس انہیں دینے کے لیے وہ اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولی۔

اچھا مگر یہ۔۔۔۔۔۔؟ وہ کپ اسے دیتے ہوئے بولی۔

نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔"اس نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا جب کہ وارق کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی۔

تمہارے لیے نہیں ہے۔۔۔۔۔"اب صدف کو بھی غصہ آگیا تھا

میرے شوہر صرف میرے ہاتھ کی چائے پینا پسند کرتے ہیں صدف باجی۔مجھے یقین ہے آپ آئندہ زحمت نہیں کریں گی اور اگر آپ نے زحمت کی ناتو آپ کے حق میں بالکل اچھا نہیں ہوگا وہ کپ اس کے ہاتھ میں پکڑاتی اسے دوسری طرف پھیر چکی تھی۔

exponovels

جبکہ اس دفعہ صدف کو شرم آ ہی گئی تھی وہ پیر پٹکتی غصے سے کمرے سے نکل گئی جبکہ مائرہ پیر پٹکتی ایک نظر وارق کو گھورتی واش روم میں بند ہو گئی تھی۔ جیسے سارا قصور وارق کا ہی ہو۔ لیکن اسے اپنی یہ دبنگ بیوی کا سٹائل بہت پسند تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رکو پلیز مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ تقریبا بھاگتا ہوا ہے اس کے پاس ایا تھا۔

لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی پلیز آپ مجھے تنگ نہ کریں۔

آپ کل بھی کچھ کہنا چاہتے تھے میرے شوہر کے بارے میں لیکن مجھے کچھ نہیں سننا۔

کیونکہ میرے شوہر نے منع کیا ہے اس طرح کسی سے بھی بات کرنے کے لیے۔ وہ بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آیا تو اس نے فورا ہی رک کر اسے پوری بات بتا دی۔ وہ فضول میں اپنی وجہ سے کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

لیکن تمہیں میری بات سننی چاہیے میں بہت ضروری بات کرنے والا ہوں تم سے وہ اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا آج تو اسے موقع ملا تھا اسے سب کچھ بتانے کا۔

کہیں پھر سے وہ کل والا لڑکا نہ آ جائے اسے اس سے پہلے پہلے تاشفین کی حقیقت اسے بتانی تھی۔

مجھے نہیں سننا کچھ بھی میری کلاس ہے مجھے جانا چاہیے وہ کہہ کر اگے بھڑنے لگی تھی۔

exponovels

جب وہ ایک بار پھر سے اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

تم ایسے نہیں جا سکتی تمہیں میری بات سننی پڑے گی وہ ضد پر اڑ گیا تھا۔

یہ کیا طریقہ ہے مجھے جانا ہے ایک تو وہ انگلش میں بات نہیں کر پا رہی تھی اور اوپر سے یہ بندہ اسے تنگ کرنے لگ گیا تھا۔

تمہارا ہسبنڈ تمہیں دھوکہ دے رہا ہے وہ کسی اور کے ساتھ افیئر بھی چلا رہا ہے اور اس نے تم سے شادی بھی کر رکھی ہے۔

وہ ایک نمبر کا فراڈ ہے تمہیں اگر مجھ پر یقین نہیں ہے تو یہ دیکھ لو اس نے اپنے فون پر اسے کچھ دکھانا چاہا تھا۔

لیکن اس سے پہلے ہی اس نے ایک ہاتھ گھما کر اس کے منہ پر دے مارا تھا۔

شٹ اپ یو جسٹ شٹ اپ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کے خلاف ایک لفظ بھی بولنے کی تمہیں کیا لگا میں بے وقوف ہوں جو تمہاری باتوں میں آ جاؤں گی۔

نہیں ہر گز نہیں ایسا سوچنا بھی مت وہ بہت غصے سے بول رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑے آدمی کو شوٹ کر دے جو اس کے سامنے اس کے شوہر کے بارے میں بکواس کر رہا تھا

دیکھو میری بات کا یقین کرو میں سچ بول رہا ہوں تمہارا شوہر تمہیں دھوکہ دے رہا ہے اس نے اور آفیئر چلا کے رکھا ہے روز کے ساتھ اور کرسٹن کے ساتھ بھی وہاں وہ ان کے ساتھ مزے کر رہا ہے اور یہاں وہ تمہیں بھی پاگل بنا رہا ہے میری بات کا یقین کرو وہ تھپڑ کھا کر بھی پیچھے نہ ہٹا تھا

exponovels

جب اچانک کسی نے اسے گریبان سے پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچا تھا اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا وہ دور جا کر زمین پر گرا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو تنگ کرنے کی وہ ڈینی نے آگے پیچھے دیکھے بغیر ہی اس کی مرمت شروع کر دی تھی جبکہ تناوش نے اگے بھڑنا چاہا تھا لیکن اس نے اشارے سے اسے اندر کی طرف جانے کے لیے کہہ دیا۔

اس کے غصے نے اسے اچھا خاصا ڈرا دیا تھا وہ بنا کچھ بولے تیزی سے اپنی کلاس روم کی طرف چلی گئی تھی۔اب تو یہ بندہ ڈینی کے حوالے تھا وہ تو مزید اس سے اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی ہاں لیکن اسے ڈینی کے اتنے غصے سے ڈر ضرور لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا مسئلہ ہے ڈینی کیوں بار بار مجھے فون کر رہے ہو۔۔۔؟

اس نے فون اٹھا کر چلاتے ہوئے کہا تھا۔

یہ پانچویں دفعہ اس کا فون آیا تھا اسی لیے وہ اپنے میٹنگ روم سے باہر نکل کر اس سے پوچھنے لگا تھا۔

اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کا فون اٹھانے کا اور نہ ہی وہ کبھی اس کا فون اٹھاتا تھا لیکن ڈینی کی ایک عادت تھی وہ بنا کسی ضروری کام کے اسے تنگ نہیں کرتا تھا۔

اور اب تو تناوش بھی اسی کے کالج میں پڑھتی تھی تو ممکن تھا کہ وہ تناوش کے بارے میں اس سے کوئی بات کرنے کے لیے اسے فون کر رہا ہو اس لیے اس نے فون اٹھاتے ہی پوچھا تھا۔

exponovels

مجھے کوئی ضروری بات نہیں کرنی تھی بھائی مجھے بس آپ کو یہ بتانا تھا کہ آپ کے آفس میں کام کرنے والا ایک ورکر جس کا نام روبن ٹیرسن ہے وہ اس وقت ہمارے کالج میں ہے۔

میرے خیال میں یہ وہی بندہ ہے جو آپ کی فلم کا ہیرو ہے شاید پچھلے دنوں روز جیکسن کے ساتھ اس کی کافی خبریں بھی وائرل ہو رہی تھی اور یہاں وہ تناوش سے زبردستی بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اور آپ کے بارے میں بہت الٹی سیدھی باتیں کر رہا تھا اسے فون پر کچھ دکھا رہا تھا تناوش نے اسے تھپڑ مارا لیکن نازک ہاتھ کا تھپڑ شاید ٹھیک سے اس کے کان کے نیچے بجا نہیں اسی لیے وہ باز نہ آیا۔

اور اب اس کی ہڈی پسلی ایک کر کے میں نے اسے کالج کے گیٹ پر پھینک دیا ہے ہو سکتا ہے مجھے کالج سے ریسٹیگیٹ کر دیا جائے تو بہتر ہے کہ آپ اپنی بیوی کو یہاں سے لے جائیں اس سے پہلے کہ یہ روبن آپ کی سوتیلی پھوپھو بن کے تناوش کے آپ کے خلاف کان بھر دے۔

وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا تھا جبکہ اس کی ساری باتیں سن کر تاشفین بھی اچھا خاصا پریشان ہو گیا تھا۔

تو اب روبن نے یہ کام شروع کر دیے تھے پہلے وہ کرسٹن کے ساتھ مل کر اسے بلیک میل کر رہا تھا اور اب وہ سیدھا تناوش کے کالج پہنچ کر اسے اس کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں بتا رہا تھا۔

اس نے ڈینی کو کچھ نہیں کہا تھا سوائے اس کے کہ تمہیں ریسٹیگیٹ نہیں کیا جائے گا اور خود وہ فوراً ہی اس کے کالج جانے کے لیے نکلا تھا۔

exponovels

کل تک اسے لگتا تھا کہ ڈینی اس کے لیے خطرہ ہے یہ اس کی شادی شدہ زندگی میں کوئی نہ کوئی مصیبت کھڑی کر دے گا یا پھر تناوش کو بے فضول میں تنگ کرے گا

لیکن ایسا نہیں ہوا تھا وہ اس کی حفاظت کرتا تھا اس کا خیال رکھتا تھا اور ضرورت کے وقت اس کے کام اتا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ آخر روبن کے ساتھ اس کی کیا دشمنی ہے اور وہ کیوں تناوش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس نے اپنے سی سی ٹی وی کیمرہ چیک کروائے تھے وہاں سے پتہ چلا تھا کہ روبن اس کے گھر میں بھی آیا تھا۔

اور اس کی بلڈنگ تک بھی گیا تھا اس کے بعد تناوش نے اسے خود بتایا تھا کہ کوئی آدمی یہاں اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

اور پھر وہ اس کے کالج میں بھی گیا اور آج وہ تناوش سے اس کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں بھی کرتا رہا روبن کے ساتھ بظاہر تو وہ بالکل نارمل تھا ہاں لیکن اس کی الٹی سیدھی حرکتوں کی وجہ سے وہ اسے ڈانٹتا بہت تھا۔

لیکن دونوں میں ایسی کوئی بری لڑائی نہ ہوئی تھی جس کی بنا پر وہ اس کا گھر خراب کرنے کی کوشش کرتا۔

یہ تو وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی شادی شدہ زندگی کے بارے میں جان چکا ہے اور شاید وہ کرسٹن کا ساتھ دینے کی کوشش کر رہا ہو یا شاید وہ کرسٹن کی طرح اسے بلیک میل کرنے والا ہو۔

خیر جو بھی تھا اسے تو وہ دیکھ ہی لے گا لیکن فلحال وہ سیدھا کالج جانا چاہتا تھا تاکہ پتہ چل سکے کہ اس نے تناوش کو اس کے بارے میں کیا کیا الٹی سیدھی پٹیاں پڑھائی ہیں۔

اسے یقین تھا تناوش کبھی بھی کسی غیر آدمی کا یقین نہیں کرے گی۔

exponovels

اس لیے اسے لے کر اسے کوئی زیادہ پریشانی نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر یہ آدمی اس کے خلاف کیا کیا باتیں کر چکا تھا اس کے سامنے اور پھر ڈینی کو روکھا سوکھا ہی سہی لیکن تھینک یو بھی تو بولنا تھا اس نے اس کی بیوی کا خیال رکھا تھا۔

وہ جیسے ہی بائک کے پاس آیا اسے فون پر روز کا میسج آیا تھا کہ تعیش تم کہاں چلے گئے وہ بہت ضروری میٹنگ چھوڑ کر جا رہا تھا تو یقیناً روز پریشان ہوئی ہو گی

اس نے جلدی سے روز کو میسج ٹائپ کر کے بتا دیا تھا کہ وہ تناوش کے کالج جا رہا ہے وہاں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے اور اس کے بعد اس نے روز کے کسی میسج کو نہ تو سین کیا تھا اور نہ ہی اس کا جواب دیا تھا۔

نہ جانے روز کو کیسا محسوس ہوا ہو گا اس کی میٹنگ چھوڑ کر جانے کا لیکن اسے پرواہ نہ تھی اس وقت وہ صرف اور صرف اپنی تناوش کے پاس جانا تھا۔

اسے اس کی فکر ہو رہی تھی نہ جانے اس بندے کے منہ سے اپنے شوہر کے خلاف باتیں سن کر اسے کیسا لگا ہو گا ڈینی نے اسے جتنی بات بتائی تھی اس کے حساب سے وہ کافی کچھ تو خود ہی سمجھ گیا تھا۔ اور باقی سب کچھ اس نے وہاں جا کر سمجھنا تھا کہ اخر وہاں ہوا کیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو باہر اؤ کھانا کھالو باہر اماں تین دفعہ تمہارا پوچھ چکی ہیں اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ اب تک بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس نے آتے ہی کافی سختی سے کہا تھا وہ جب سے گھر واپس آئی تھی اپنے کمرے میں بند تھی۔

exponovels

تھوڑی دیر پہلے اس کے پاس چھوٹو اور احمد آئے تھے لیکن اس نے کہہ دیا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور اس کے بات نہ کرنے کی وجہ سے وہ دونوں ہی اداس سے واپس چلے گئے تھے۔

شاید اس کے ساتھ ساتھ وہ باقی بھی اس گھر میں کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی اور اگر ایسا کچھ تھا بھی تو وارق نے اسے سیدھا کر ہی دینا تھا

۔لیکن اس وقت سب سے زیادہ ضروری اس کے کھانے کا خیال رکھنا تھا وہ اپنی بیوی کو بھوکا ہر گز نہیں مرنے دے سکتا تھا۔

مجھے بھوک نہیں لگی ہوئی ہے اور ویسے بھی میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔اور اگر مجھے یہاں ان گھر والوں کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے تو ان کے ساتھ میں کھانا کیوں کھاؤں۔

میں کسی کے ساتھ بھی بدمزگی نہیں کرنا چاہتی اور نہ ہی میں اماں کے ساتھ بد تمیزی کرنا چاہتی ہوں تو بہتر ہے کہ میں اپنے کمرے میں ہی رہوں۔

اماں کے ساتھ بد تمیزی کرو تو صحیح تم منہ توڑ کر نہ رکھ دوں میں اور کیا جانے کی رٹ لگا کے رکھی ہے ایک بار کہہ نہیں دیا میں نے کہ تم اس گھر سے کہیں نہیں جا سکتی تو مطلب تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی بی بی یہ بات اپنے دماغ میں ٹھیک طرح سے بٹھالو۔

exponovels

میرے نکاح میں ہو تم ساری زندگی تم مجھ سے آزادی حاصل نہیں کر سکتی یہ جو تمہارے چاچے نے تمہارے دماغ میں بات ڈالی ہے کہ تم مجھ سے خلالے کر اپنے اس چاچے کی باتوں پر عمل کرو گی تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے چاچے کی بھی ٹانگیں توڑ کے رکھ دوں گا۔

اور اب اگر اس نے اپنا سازشی دماغ میرے خاندان والوں کے خلاف چلایا نا تو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا اسے اور اس کا ساتھ دینے والی کو بھی وہ اسے غصے سے دیکھتا نظریں جھکانے پر مجبور کر گیا تھا

پیار سے غصہ کرو ناراض رہو نخرے دکھاؤ ہر چیز سر انکھوں پر لیکن اگر اپنے چاچے کی بات مان کر تم نے کوئی بھی الٹی سیدھی حرکت کی نا تو وہ حال کروں گا کہ شیشے میں شکل تک نہیں دیکھ پاؤ گی اپنی۔اب تک تم نے جو وارق افراہم کا روپ دیکھا ہے نا وہ محبت والا ہے مجھے اپنا دوسرا روپ دیکھانے پر مجبور مت کرو مائرہ وارق افراہیم ورنہ پچھتاوے کے علاوہ کچھ بھی تمہارے ہاتھ نہیں ائے گا

۔اور اب چلو بعد میں واپس آ کر نخرے کر لینا اٹھ کر کھانا کھاؤ وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے دروازے کی طرف دھکیل چکا تھا۔

نہیں کھانا مجھے کھانا آپ میرے ساتھ اس معاملے میں تو کوئی بھی زبردستی نہیں کر سکتے اس کے اس طرح سے دھکیلنے پر وہ غصے سے چلائی تھی۔

زبردستی کون سی زبردستی اور کن کن معاملوں میں میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے محترمہ تفصیل سے بتانا مجھے۔

exponovels

اور ویسے بھی اس معاملے میں تو کیا میں تو اور بھی بہت سارے معاملوں میں تمہارے ساتھ زبردستی کر سکتا ہوں ۔اب تک میں نے کوئی زبردستی کی نہیں ہے لیکن اب ائندہ کروں گا۔یہ مت سوچنا تمہاری اور تمہارے اس چال باز چاچے کی کسی بھی سازش کو میں کامیاب ہونے دوں گا۔

وہ بھی اس کی طرح کافی غصے سے بولا تھا جب اچانک اسے محسوس ہوا کہ دروازے کی دوسری طرف کوئی ہے وہ اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔

ڈارلنگ اگر کھانے کا دل نہیں کر رہا تو تو میرے ہاتھ سے کھا لینا۔

اب میرے گھر والوں کے سامنے مجھ سے ایسی بے شرمیاں کروا کر اس طرح کے چونچلے اٹھواؤ گی تم حد نہیں ہو گئی ویسے۔۔۔۔؟

چلو کوئی نہیں جب من پسند من چاہی بیوی گھر آ جائے تو اس طرح کے چونچلے بندہ اٹھا ہی لیتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا جب اماں دوسری طرف دیکھیں گیں تب بھی اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا۔

یار وہ کیا ہے نا اماں کو یہ ساری حرکتیں پسند نہیں ہیں جو تمہیں رومینٹک لگتی ہیں اماں کے لیے بے شرمیاں ہیں چلو نا اب نخرے مت کرو مان بھی جاؤ وہ اس کا بازو پکڑتا اسے گھسیٹتے ہوئے نیچے لے کر جا رہا تھا

لیکن جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی خالہ کھڑی ہوئی تھی خالہ کو دیکھ کر اسے کوئی حیرت نہ ہوئی تھی کیونکہ وہ پہلے ہی شک میں مبتلا تھا جبکہ ان کی شکل دیکھ کر مائرہ کا پہلے ہی موڈ اف تھا اور زیادہ ہو گیا۔

exponovels

آپ یہاں ہمارے کمرے کے باہر کیا کر رہی تھی وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے ان سے پوچھنے لگ گئی تھی۔

وہ بیٹا میں تو بس دیکھنے آئی تھی کہ تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا تمہاری ساس بھی پریشان ہو رہی تھی انہوں نے بہانہ بنانا چاہا جب کہ وہ دونوں ہی اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ کمرے کے اندر چلنے والی ساری بات کو جاننا چاہتی تھی۔

میں کھانا کھاؤں یا نہ کھاؤں آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے اور پلیز بہتر ہو گا کہ آپ اپنے کام سے کام رکھیں اور اپ یہاں کمرے کے باہر کیا کر رہی تھیں مجھے بہت اچھے طریقے سے پتہ ہے خالہ جان اگر آپ جاننا ہی چاہتی ہیں کہ ہم دونوں کے بیچ میں کیا چل رہا ہے تو کمرے کے اندر آ جایئے

اور وہاں بیٹھ کر ارام سکون سے سن لیا کریں یہ والے کام چھوڑ دیں آپ اس نے دروازے کے ساتھ کان لگانے والی بات کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے نیچے چلی گئی جبکہ وارق اس کے جواب پر نفی میں سر ہلاتا اس کے پیچھے ہی نکلا تھا۔

اللہ اللہ کیسی بے شرم لڑکی ہے نہ بڑوں کا لحاظ ہے نہ ہی عزت کا خیال۔کیسے منہ پھاڑ کے کہہ رہی تھی کہ اندر آ کے سن لیا کرو جیسے میں تو مری جا رہی ہوں ان دونوں کی پرسنل باتیں سننے کے لیے توبہ توبہ کیا زمانہ اگیا ہے اج کل کی لڑکیوں کو تو کسی چیز کا ہوش نہیں ہے وہ گانوں کو ہاتھ لگاتی ان کے پیچھے ہی ائی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اگئی میری بچی کیا ہو گیا تھا تجھے طبیعت تو ٹھیک ہے تیری اس نے جیسے ہی نیچے قدم رکھا اماں تقریبا بھاگتی ہوئیں اس کی طرف ائی تھی۔

exponovels

اماں کی فکر دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے شرمندہ ہو گئی جبکہ وارق مسکراتا ہوا اپنی کرسی سنبھال چکا تھا۔

ہاں طبیعت تو ٹھیک تھی میری اماں بس ایسے ہی سر میں درد تھا اور کچھ کھانے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن یہ مجھے زبردستی نیچے لے آئے۔

اس نے غصے سے وارق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب کہ اس کا غصہ دیکھ کر اماں مسکرا دی تھی۔

میں جانتی ہوں تو ناراض ہے نا اس سے اس نے تجھے شاپنگ نہیں کروائی تو شاپنگ کرنے کے لیے صبح گئی تھی نا اس نالائق نے آ کر مجھے بتایا تھا۔ یہ تو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے لڑکیوں کا دل کبھی بھی کسی چیز کی بھی خواہش کر سکتا ہے۔ تیرا دل کر رہا تھا شاپنگ کرنے کا لیکن یہ تجھے شاپنگ پر نہیں لے کر گیا اسی لیے غصہ ہے نہ تو یہ ابھی تجھے شاپنگ پر لے کر جائے گا اور تجھے باہر سے کھانا بھی کھلوائے گا وہ بھی اچھا سا جب سے تم لوگوں کی شادی ہوئی ہے۔

تم لوگ کہیں باہر آتے جاتے ہی نہیں ہو ایک دفعہ آگے میں نے زبردستی بھیجا تھا شاپنگ پہ اور پھر تو تو گھر کی ہی ہو کر رہ گئی ہے۔

شادی کو ڈھائی مہینے ہونے کو آئے ہیں لیکن مجال ہے جو تم لوگ کہیں گھومنے پھرنے کے لیے گئے ہو بس اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے میں تم لوگوں کو ناران کا غان بھیجوں گی۔

خوبصورت نظاروں میں تھوڑا سا وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارو تا کہ ایک دوسرے کو ٹھیک سے سمجھ سکو۔ ایک دوسرے کو ٹھیک سے جان سکو جب سے تم لوگوں کی شادی ہوئی ہے تم لوگ تو گھر سے نکلتے ہی نہیں ایسے تو کہیں نہیں ہوتا بس یہ شادی کرتے ہی اپنے کاموں پر لگ گیا ہے اور تو گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں ہے۔

exponovels

نہیں اماں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اماں کے اچانک انہیں ہنی مون پر بھیجنے کے پلان نے اسے اچھا خاصا پریشان کر دیا تھا وہ کہاں اس سے دور جانا چاہتی تھی اور اماں مزید ان دونوں کو قریب کرنا چاہتی تھی۔

اماں اسے ضرورت ہو یا نہ ہو مجھے تو ایک ہنی مون ٹرپ کی ضرورت ہے مجھے تو اپنی بیوی کی پسند ناپسند کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں۔

بس اس کی شکل دیکھ کر میں اس کے پیچھے پاگل ہو گیا اور فورا سے شادی کر لی ایک دوسرے کو تو ہم ٹھیک سے جانتے تک نہیں ہیں

اپ نے بالکل اچھا فیصلہ کیا ہے بابا سے بات کر لیجئے گا کہ کچھ دن تک افس انہی کو ہی سنبھالنا پڑے گا اور دوسری بات آپ کیا کہہ رہی تھی کہ ہم ابھی بھی باہر جا کر ڈیٹ کریں۔

میرے خیال میں یہ بیسٹ ائیڈیا ہے اسی بہانے یہ مجھ سے راضی تو ہو جائے گی صبح سے روٹھی ہوئی ہے مجھ سے اس نے معصوم سی شکل بنا کر اماں سے شکایت کی تھی۔

ہاں تو پھر لے کر جانا اسے دیکھ کیا رہا ہے اماں تو اس کی شکل دیکھ کر فورا ہی اس سے کہنے لگی تھیں جب کہ وہ بھی اماں کی بات پر سر خم دیتا اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی طرف لے گیا تھا وہ احتجاج تک نہ کر پائی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

آج دو مہینے ہو چکے تھے ان لوگوں کو اس دنیا سے گئے ہوئے لیکن آج بھی یہ گھر اتنا ہی ویران تھا جتنا ان کے جانے کے بعد سے ہوا تھا تناوش ہر وقت روتی رہتی تھی اور بھابھی اسے خود سے لگا کر چپ کرواتی رہتی۔

ابراہیم پر بہت بوجھ آگیا تھا سب کچھ سنبھالنا اس کے لیے آسان نہیں رہا تھا اس وقت وہ اپنے بھائیوں کے دکھ میں جی رہا تھا۔اور ایسے میں گھر بار بزنس ہر چیز کی ذمہ داری اس کے کندھوں پر آچکی تھی۔

ایسے میں اماں نے اسے ایک بات کہی تھی جو سن کر وہ پریشان ہوا تھا ان کا کہنا تھا کہ اس کی بیوی سارا دن فون پر کسی سے باتیں کرتی رہتی ہے۔اور اماں کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ کسی ٹرک ڈرائیور کے بارے میں باتیں کرتی ہے۔

اماں پوری طرح سے اس کی باتیں سن تو نہیں سکی تھی لیکن ان کا کہنا تھا کہ وہ کسی ٹرک ڈرائیور اور ایکسیڈنٹ کے بارے میں بات کر رہی تھی۔اس کی بات انہیں پوری طرح سے سمجھ تو نہیں آئی تھی لیکن جتنی سمجھ آئی تھی وہ انہیں بتا چکی تھی۔

گھر کے لوگ تو ایکسیڈنٹ اور ٹرک کے نام سے ہی خوفزدہ ہو گئے تھے ایسے میں وہ کسی سے ایکسیڈنٹ کے بارے میں کیا بات کرتی۔شاید وہ اپنی کسی دوست کو اپنے گھر میں ہوئے واقعے کے بارے میں بتا رہی تھی لیکن اماں کا کہنا تھا کہ اس کی بات کرنے کا انداز ایسا ہر گز نہ تھا۔

لیکن اماں کی بات پر ابراہیم نے زیادہ دھیان نہ دیا تھا آج کل وہ بالکل خاموش تھی نہ تو اس سے کچھ کہتی تھی اور نہ ہی لڑائی جھگڑا کرتی تھی گھر میں سکون تھا جب سے اس گھر میں یہ حادثہ پیش آیا تھا زائنہ بھی اپنی ذات کے ہول میں بند ہوئی تھی

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کالج پہنچا تو وہاں پر ویسا کچھ بھی نہ تھا جیسا اس نے سوچ رکھا تھا تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ روبن کو ہسپتال پہنچا چکے تھے جبکہ ڈینی کے پیرنٹس کو کالج میں بلایا گیا تھا جو ابھی تک پہنچے نہیں تھے۔

تناوش کے بارے میں پوچھنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ وہ ابھی تک اپنی کلاس لے رہی ہے وہ تناوش سے ملنے کے بجائے سیدھا پرنسپل آفس آیا تھا تاکہ وہ ڈینی کے بارے میں پرنسپل سے بات کر سکے اور اسے ریسٹیگیٹ ہونے سے بچا سکے۔ کیونکہ ڈینی اس کی بیوی کی وجہ سے اتنی بڑی مصیبت میں پھنسا تھا تو وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ریسٹیگیٹ ہو اسی لیے وہ خود ہی اس کے پرنسپل سے بات کرنے چلا گیا تھا وہ اسی کالج کا بہت اچھا سٹوڈنٹ رہ چکا تھا اسی لیے پرنسپل نہ صرف اسے جانتے تھے بلکہ بہت زیادہ پسند بھی کرتے تھے۔

اور اسے یقین بھی تھا کہ پرنسپل سر اس کی بات کو سمجھیں گے اور مانیں گے بھی ڈینی کو وہ اس کالج سے نکلنے سے بچا سکتا تھا اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔

پرنسپل افس میں تھوڑی دیر ان سے بات کرنے کے بعد جب وہ کمرے سے نکلا تو وہ اس وعدے کے ساتھ نکلا تھا کہ وہ ڈینی کے پیرنٹس کو کالج نہیں بلائیں گے اور یہ قصہ یہیں پر ختم کر دیں گے اور ایسا ہی ہوا تھا سر نے اس کے سامنے ہی اس کے پیرنٹس کو فون کر کے کالج جانے سے منع کر دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

میں کہیں نہیں جانا چاہتی آپ کیوں زبردستی کر رہے ہیں میرے ساتھ وہ گاڑی کے باہر کھڑی تھی اندر بیٹھنے کو تیار ہی نہ تھی جبکہ وہ اس کی طرف آتا اس کا بازو پکڑ کر اسے پھینکنے والے انداز میں فرنٹ سیٹ پر دھکیل چکا تھا۔

اگر میں تمہاری باتیں مان رہا ہوں تمہیں کچھ بھی کہے بنا تمہارے نخرے اٹھا رہا ہوں تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم سر پر چڑھو۔ڈارلنگ بیوی کے نخرے بھی ایک حد تک ہی اٹھائے جاتے ہیں اور تم میری حد ختم کرتی جا رہی ہو

ایک تو اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی میں تمہیں موقع دے رہا ہوں اس رشتے کو سمجھنے کا میرے اور اپنے اس رشتے کے لیے بہتر کچھ سوچنے کا لیکن تم تو عجیب ہی ہو الٹا مجھ سے معافی مانگنے کے تم مجھے نخرے دکھا رہی ہو اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے نخرے برداشت کروں گا ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ گاڑی کا دروازہ بند کرتا دوسری طرف آ کر بیٹھا تھا۔

میں آپ سے معافی مانگوں گی وہ کس خوشی میں اگر میں نے اپ کو دھوکہ دیا ہے تو اپ بھی میرے ساتھ کوئی وفا نہیں نبھا رہے تھے مسٹر اپ بھی مجھے دھوکہ ہی دے رہے تھے اگر میں نے آپ کے خلاف پلان کیا تھا تو پلاننگ آپ بھی کر رہے تھے اپ کون سا دودھ کے دھلے ہوئے ہیں وہ غصے سے پاگل ہوتے ہوئے چلائی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھے۔

exponovels

کیا دھوکہ دیا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔۔۔؟ صرف اتنا ہی کہ تمہارے بابا کی خواہش پوری کرنے کے لیے تمہارے ساتھ زبردستی شادی کی اور تمہیں یہاں اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے ایا یہاں کے لوگوں سے تمہیں پیار محبت دلوائی اپنے بھائیوں سے تمہیں عزت دلوائی تمہیں رشتے بتائے۔

تمہیں رشتے بنانا اور نبھانا سکھایا اور تم کیا کر رہی ہو ہمارے رشتے کو توڑنا چاہتی ہو۔اگر میں نے کچھ غلط کیا بھی ہے نا تو صرف اس لیے تاکہ میرے بابا اور تمہارے بابا کی اخری خواہش پوری ہو سکے۔

وہ دونوں دوست ایک دوسرے سے رشتہ بنانا چاہتے تھے ہم دونوں کو ایک کر کے ہمیشہ کے لیے ایک ہو جانا چاہتے تھے ایک مضبوط تعلق رکھنا چاہتے تھے وہ اپنی دوستی کے درمیان۔

اور تم سے شادی کر کے میں نے اپنے بابا اور تمہارے بابا کی خواہش کو پورا کر کے کچھ غلط نہیں کیا جس کا مجھے پچھتاوا ہو گا۔اگر اس طرح کا دھوکہ تم نے مجھے دیا ہوتا تو تمہارے دھوکے بھی سر انکھوں پر لیکن تم نے کیا کیا اپنے لالچی اور بے غیرت چچے کا ساتھ دیا۔

اب تک اگر میں خاموش ہوں تمہیں کچھ کہہ نہیں کہہ رہا تو صرف اس لیے کیونکہ تمہارے چاچے کا اصل روپ تم نے ابھی تک دیکھا نہیں ہے جب دیکھ چکو گی نا تب تمہیں سب سمجھ میں اجائے گا۔

ابھی تک تم جانتی ہی نہیں ہو کہ وہ انسان کیسا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اس شخص نے تمہارے دماغ میں ہمارے خلاف اتنا خناس بھر دیا ہے نا کہ اب تمہیں ہماری کسی بات پر یقین نہیں ائے گا میں تمہیں وقت دے رہا ہوں سنبھل جاؤ مائرہ ورنہ اگے صرف پچھتاؤ گی۔

exponovels

وہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہاں کوئی سمجھنا چاہے تب نہ۔

اچھا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس میں آپ کا کوئی لالچ شامل نہیں ہے مطلب آپ مجھے میری جائیداد دینا چاہتے ہیں نہ کہ اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

وہ اچانک ہی کچھ سوچتے ہوئے بولی تو وارق نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا شاید اس کا دماغ ٹھیک کرنے کے لیے۔ کیونکہ وہ اپنی جائیداد کے علاوہ اور کوئی بات کرنا ہی نہیں چاہتی تھی

ٹھیک ہے تو میں اپنے بابا کی جائیداد کو سنبھالنا چاہتی ہوں میں آفس جوائن کرنا چاہتی ہوں میں اپنے بابا کے کام کو سمجھنا چاہتی ہوں میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میرے بابا نے میرے لیے کیا چھوڑا ہے میں اپنی جائیداد کو خود سنبھال لوں گی وہ اچانک سے بولی تو وارق نے اسے گھور کر دیکھا۔

میں سمجھا نہیں کلیئر بات کرو افس کیوں جوائن کرنا چاہتی ہو تم ہمارے خاندان میں کبھی کسی لڑکی نے جاب نہیں کی ۔۔۔۔اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں افس میں نوکری کرنے کی اجازت دوں گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو مائرہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

نوکری کیوں کروں گی میں آپ کے افس میں 20 پرسنٹ میرا ہے یعنی کہ میں 20 پرسنٹ کی مالکن ہوں۔ تو میں وہاں کی نوکر تو ہرگز نہیں ہوئی۔ میں کوئی جاب نہیں کرنے والی وہاں جا کر میں اپنی جائیداد کا خود خیال رکھنا چاہتی ہوں۔

exponovels

ہاں کیوں نہیں تمہارے 20 پرسنٹ کے لیے میں تمہیں اپنے افس کا مالک بنا دیتا ہوں۔ 20 پرسنٹ میں پورا ملک تمہارے نام کر دوں گا ڈارلنگ یہ افس کیا چیز ہے وہ تمخسر اڑانے والے انداز میں بولا۔

فائن میں سارے افس کی بات نہیں کر رہی میں صرف اپنے حصے کی بات کر رہی ہوں میں اپنے حصے کو۔ ٹیک کور خود کروں گی۔ آپ کو میرے بابا کی جائیداد کا خیال رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میں اپنے بابا کے 20 پرسنٹ کی مالکن خود ہوں تو میں اپنی جائیداد کو بھی خود سنبھالوں گی وہ سینے پہ ہاتھ باندھے بہت کانفیڈنس سے بولی تھی۔

ہم کس چیز کا بزنس کرتے ہیں اندازہ ہے تمہیں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو لبوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جسے اس نے چھپانے کی کوشش کی تھی یہ الگ بات تھی کہ مائرہ سے وہ چھپی نہ رہ سکی شاید وہ اس کے سارے انداز کو جاننے لگ گئی تھی۔

۔۔۔شاید۔۔۔۔۔۔اس نے سوچنے کی کوشش کی لیکن اسے سمجھ نہ ایا۔

جس دن یہ پتہ چل جائے نا کہ ہم کام کیا کرتے ہیں اس دن افس آ جانا۔ خیر تم آ ہی جاو اپنے بابا کی پراپرٹی سنبھالنے کے لیے اور ایک اور بات تمہارے بابا کی پراپرٹی کو پچھلے 13 سال سے میں ہینڈل کر رہا ہوں۔

جب تمہارے بابا حیات تھے تب ان کی یہ پراپرٹی الموسٹ 20 کروڑ کی تھی اور اج اس کی ملکیت اس سے کہیں زیادہ ہے تو تمہاری جیسے کہ جائیداد کو اتنے سالوں تک میں نے سنبھالا ہے تو تمہارے 20 پرسنٹ میں سے بھی سات پرسنٹ جائیداد میری ہے۔

exponovels

یعنی کہ افیشلی طور پر تم صرف 13 پرسنٹ اس کمپنی کی مالکن ہو اور 13 پرسنٹ پراپرٹی والے کی حیثیت تمہیں افس میں پتہ چلے گی تو کل صبح اٹھ بجے سے تم جوائن کر سکتی ہو لیکن فی الحال یہ وقت تم اپنے شوہر کے ساتھ گزارو گی ایک اچھی بیوی بن کر تم کتنی اچھی بزنس وومین ہو اس کا فیصلہ میں کل کروں گا۔

اس نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی جبکہ مائرہ یہ سوچ کر خوش ہو گئی تھی کہ وہ افس جا سکتی تھی اور اپنے بابا کی جائیداد کی ایک ایک چیز کے بارے میں پتہ کر سکتی تھی اور اپنے کام کو اچھے سے سمجھ سکتی تھی۔

وہ اپنے بابا کی محنت کی کمائی کو اس طرح سے کسی کے بھی ہاتھ میں نہیں جانے دے سکتی تھی اسے خود اپنے بابا کی پراپرٹی کا خیال رکھنا تھا اسے خود اپنی چیزوں کو سمجھنا تھا جاننا تھا۔ ویسے بھی طلاق کے بعد تو اسے ہی یہ سب کچھ ہینڈل کرنا تھا بہتر تھا کہ وہ ابھی سے سیکھ جائے

اور جہاں تک طلاق کی بات تھی تو وہ وارق کو اتنا تنگ کرنے والی تھی کہ وہ خود ہی اسے طلاق دینے پر مجبور ہو جاتا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اب بتاؤ مجھے کہ کیا ہوا تھا وہ دروازہ لاک کرتے ہوئے اندر آیا تو وہ اپنے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ رہی تھی۔

ارے کچھ نہیں ہوا بتایا نہ میں نے وہ کیا ہے نا کہ وہ ادمی نا مجھے اپ کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں بتا رہا تھا کہہ رہا تھا کہ آپ کا میم روز کے ساتھ افیئر چل رہا ہے پاگل آدمی اتنی بڑی عورت کے ساتھ اپ چکر چلائیں گے۔

اور پھر وہ کسی اور لڑکی کا بھی نام لے رہا تھا اور مجھے اپنے فون پر نا عجیب عجیب سے تصویریں دکھا رہا تھا میں نے رکھ کر لگائی اس کے کان کے نیچے۔

exponovels

آیا بڑا مجھے میرے شوہر کے خلاف کرنے والا اور پھر وہاں ڈینی آگیا اور اس نے تو وہ وہ مرمت کی نا کہ آپ کو کیا ہی بتاؤں لیکن سچی بتاؤں مجھے نا اس لڑائی جھگڑے سے بہت خوف آرہا تھا ڈینی نے کہا کہ تم کلاس میں جاؤ تو میں تو فورا اپنی کلاس میں بھاگ گئی۔

پھر مجھے نہیں پتہ کہ وہاں کیا ہوا اور کیا نہیں میں اپنی کلاس لے کر باہر آئی تو پتہ چلا کہ یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے ڈینی سے میری بعد میں بھی ملاقات نہیں ہوئی مجھے نہیں پتہ کہ وہ کہاں گیا۔

پھر جب میں نیچے آئی تو آپ آچکے تھے مجھے لینے کے لیے اور میں اپ کے ساتھ گھر آگئی اس نے پوری تفصیل بڑے مزے سے بتائی تھی۔

وہ تمہیں میرے بارے میں کس طرح کی باتیں بتا رہا تھا اور کون سی تصویر دکھا رہا تھا کس قسم کی تصویریں تھی اس کے پاس وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

کون سی تصویریں تھی اس کے پاس کیا اس نے کوئی تصویریں ایڈٹ کروا کے رکھی تھی کیا وہ اسے اور کسی طریقے سے بلیک میل کرنے والا تھا اخر کیا چل رہا تھا روبن کے دماغ میں وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا اسی لیے وہ تناوش سے تفصیل جاننا چاہتا تھا۔

مجھے نہیں پتہ تاشفین میں نے ان تصویروں کو غور سے نہیں دیکھا کیونکہ اس کی باتوں نے ہی میرا دماغ اچھا خاصا گھما دیا تھا کہ مجھے تصویریں دیکھنے کا ہوش ہی نہیں رہا مجھے تو اس پہ غصہ ارہا تھا جو اپ کے خلاف بکواس کر رہا تھا۔

exponovels

وہ اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم میں گھس گئی تھی جبکہ تاشفین اب واپس جانا چاہتا تھا تاکہ وہ جان سکے کہ اخر روبن کرنے کیا والا ہے کیوں وہ تناوش سے ملنے کے لیے اس کے کالج میں گیا تھا اور کون سی تصویریں دکھا رہا تھا وہ اسے آخر وہ بری طرح سے الجھا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زائنہ کا فون بج رہا تھا جبکہ وہ واش روم میں گھسی نہا رہی تھی ابراہیم اسی وقت افس سے واپس ایا تو بیڈ پر اس کے فون کو بجتے ہوئے پایا۔

اس کے فون پر بلا کون فون کر سکتا تھا سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھا کر سکرین پر چمکتے ہوئے نمبر اور نام کو دیکھا تھا بدر خان۔۔۔۔

بدر خان زائینہ کو فون کیوں کر رہا تھا اس نے تو کبھی اس کے سامنے زائنہ سے بات بھی نہ کی تھی اور نہ ہی زائنہ اس کے کسی جاننے والے سے رابطہ رکھتی تھی۔

تو پھر بلا وہ بدر خان سے کیسے بات کر سکتی تھی۔

ارے اگئے اپ وہ نہا کر نکلتی اس کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ چکی تھی۔

ہاں مجھے تو آنا ہی تھا خیر میں تمہیں یہ بتانے کے لیے ایا تھا کہ تمہارا اپنا اور تاشفین کا ٹکٹ میں بک کروا چکا ہوں ہم زینب سے ملنے کے لیے نیو یارک جا رہے ہیں

بہت بڑا حادثہ پیش ایا ہے اس کے ساتھ اپنے بھائیوں کے غم میں اپنی اولاد کو بھی کھو چکی ہے بیچاری۔

exponovels

زینب نے ہسپتال میں مردہ بچے کو جنم دیا ہے اس کی حالت بہت نازک ہے۔ ہمیں اس سے ملنے کے لیے جانا پڑے گا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اپنے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات سجائے تھے۔

اس کا مطلب تھا کہ یہ بہترین وقت تھا زینب کو ڈسٹرب کرنے کا وہ پہلے ہی مینٹلی طور پر بہت زیادہ ڈسٹرب تھی۔ اپنے بھائیوں کو کھو کر وہ دکھ میں نڈھال ہو رہی تھی ایسے میں اگر اسے شوہر کی بے وفائی کا دکھ مل جاتا تو شاید وہ غم سے پاگل ہو جاتی۔

ہاں میں اپنی تیاری مکمل کر لوں گی اپ فکر نہ کریں اور یہ فون پر دیکھیں بدر بھائی کا فون تو نہیں ارہا۔ وہ پچھلے دنوں انہوں نے مجھ سے میرا نمبر لیا تھا اور کہا تھا کہ اپ کا نمبر نہیں لگتا وہ بڑی صفائی سے بدر خان اور اپنے رابطے کو چھپاتے ہوئے بولی تو وہ ہاں میں سر ہلاتا فون اٹھانے لگ گیا تھا۔

جبکہ ان دونوں کو باتیں کرتے سن وہ سکون سے کمرے سے نکل گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یار آج تو میں اس کو بتانے ہی والا تھا کہ اس کے شوہر کا افیئر چل رہا ہے اور تو اور میں نے روز اور تمہاری کچھ تصویریں بھی ایڈٹ کر کے رکھی تھی تاکہ اسے دکھا سکوں لیکن وہ لڑکی میری کسی بات پر یقین کرنے کے لیے تیار ہی نہ تھی اس نے تو مجھے تھپڑ مارا ہی لیکن بعد میں ایک لڑکا وہاں اگیا اور اس نے میں میرا یہ حال کر دیا وہ ہسپتال کے بیڈ پر پڑا بری طرح سے کراہ رہا تھا جب کرسٹن اس سے ملنے کے لیے ائی۔

exponovels

مجھے یہ سارا کچھ نہیں دیکھنا اور نہ ہی تمہاری فضول باتیں سننی ہیں مجھے بس یہ بتاؤ کہ اس لڑکی کو تاشفین کی زندگی سے دور کرنے کے لیے کیا کیا ہے تم نے وہ غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اسے کوئی پرواہ نہ تھی وہ ہسپتال کے بیڈ پر زندہ ہے یا مر رہا ہے اسے صرف اور صرف اپنے کام سے مطلب تھا۔

ہو جائے گا تمہارا کام ہو جائے گا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس لڑکی کو اس تعیش نے بہت اچھے طریقے سے یقین دلا کے رکھا ہے کہ وہ کچھ غلط نہیں کرتا لیکن تم فکر مت کرو ابھی تو صرف ایک وار کیا ہے ایسے بہت سارے وار ہوں گے کبھی نہ کبھی تو اعتبار ٹوٹے گا ہی نا۔

بس مجھے اس لڑکی کا نمبر مل جائے پھر تم دیکھنا میں کیا کرتا ہوں اس لڑکی نے ٹھیک سے ان تصویروں کو دیکھا ہی نہیں اگر دیکھتی نا تو کبھی بھی میری بات کو اگنور نہ کر پاتی۔

وہ تصویریں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا جنہیں دیکھ کر کرسٹن بھی بوکھلا گئی تھی یہ تصویریں اس نے تاشفین کے ساتھ کب بنوائی تھی ایسا تو کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔

لیکن یہ کسی پروفیشنل ایڈیٹر کا کام تھا جس نے اتنی صفائی سے تصویریں بنائی تھی کہ وہ بالکل اوریجنل لگ رہی تھیں۔

کیا ہوا تم بھی دھوکہ کھا گئی نا یہ ساری تصویریں جھوٹی ہیں لیکن اس کی بیوی کبھی پکڑ نہیں پائے گی بالکل تمہاری طرح وہ اپنے کام پر فخریہ انداز میں بولا تو کرسٹن کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اچھا بتاؤ کیا کھاؤ گی تم اس کے لیے کرسی گھسیٹتے ہوئے وہ اسے بٹھاتا خود بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

سامنے مینیو کارڈ پڑا ہے میں خود آرڈر کر سکتی ہوں وہ کھا جانے والے انداز میں کہتی مینیو کارڈ کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

مائرہ میں نخرے برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں بد تمیزی نہیں وہ بہت سخت لہجے میں بولا تھا۔

اور میں آپ سے کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی اسی لیے آپ مجھ سے بات ہی نہ کریں اس کا انداز اب بھی ویسا ہی تھا۔

تھپڑ کھا کر عقل ٹھکانے آئے گی کیا۔۔۔۔۔۔؟اس کے دوسری بار بد تمیزی پر وہ اسے گھورتے ہوئے اتنی سختی سے بولا۔

مجھے واپس جانا ہے وہ اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

یعنی کہ تھپڑ کھا کر عقل ائے گی اس دفعہ وہ اتنی سختی سے بولا کہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

بیٹھ جاؤ واپس یہ مت سوچنا کہ بیویوں کے چونچلے اٹھانے والا مرد ہوں میں اگر تمہیں برداشت کر رہا ہوں تو اس کے پیچھے کی وجہ صرف اتنی سی ہے کہ تم غلط فہمی کا شکار ہو ورنہ بیویوں کی عقل ٹھکانے لگانا بہت اچھے طریقے سے آتا ہوں۔

میرے مزاج سے واقف نہیں ہو تم مائرہ یہ نہ ہو کہ اپنی حرکتوں پر سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے۔

وہ سارا لحاظ ایک طرف رکھتے ہوئے اتنے غصے سے بولا تھا کہ مائرہ کو اس کے ارادے خطرناک لگنے لگے۔

exponovels

آپ اگر مجھ سے اس طرح سے بات کریں گے تو میں آپ کے ساتھ ایک سیکنڈ بھی نہیں بیٹھنا چاہوں گی اس دفعہ وہ ذرا ٹھنڈے مزاج سے بولی تھی لہجے میں عزت احترام شامل تھا یعنی عقل ٹھکانے آ رہی تھی۔

اور اگر تم مجھ سے اس طرح سے بات کرو گی تو جو تربیت وہ انگریز ہاسٹل کی وارڈن منسا چاچی کی دنیا میں جانے کے بعد تمہاری نہیں کر پائی وہ میں کروں گا۔ وہ اب بھی اسے رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔

اگر اپ کو لگتا ہے کہ اپ اس طرح سے مجھ سے رویہ رکھیں گے تو میں ساری زندگی اپ کے ساتھ رہوں گی تو

بس بہت کر لی بکواس اب اگر تم نے ایک دفعہ بھی اپنے دماغ میں ہماری علیحدگی کا خیال لایا نا تو میں کیا کروں گا اس سے میں خود بھی واقف نہیں ہوں وہ ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بے حد اونچی آواز میں چلایا تھا۔

اگے پیچھے کیبنز سے بہت سارے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے لیکن فیملی کیبن ہونے کی وجہ سے کوئی بھی اندر چلنے والے سین کو دیکھ نہیں پایا تھا۔

آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہم پبلک پلیس میں بیٹھے ہیں اس نے کم آواز میں سمجھانا چاہا تھا لیکن اس کے مزاج کی گرمی پر وہ تھوڑا گھبرا ضرور گئی تھی۔

یہی بات میں بھی تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں لیکن شاید تم نرمی اور محبت کی زبان سمجھتی ہی نہیں ہو۔۔۔"

کوئی بات نہیں تم جس زبان کو سمجھتی ہو ہم اسی زبان میں بات کر لیں گے۔ وہ کندھے اچکا کر سکون سے پیچھے ٹیک لگا چکا تھا۔

exponovels

جب کہ مائرہ خاموشی سے سر جھکا چکی تھی جب اچانک ویٹر وہاں داخل ہوا۔

بتاؤ تم نے کیا کھانا ہے اس دفعہ اس نے کہا ریلکس موڈ میں پوچھا تو مائرہ نے فوراہی اپنا آرڈر نوٹ کروادیا۔

یہ آرڈر لیں اور کھانے کے فورا بعد ایک آئس کریم اور کڑک چائے مسکرا کر ویٹر کو اپنا آرڈر لکھوا چکا تھا۔

جب کہ مائرہ اب بھی کچھ نہ بولی خاموشی سے ٹیبل کو دیکھتی رہی اس وقت اس کا اپنا بھی اسے چھیڑنے کا کوئی موڈ نہ تھا اسی لیے خاموشی سے اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

لیکن آج وہ ایک بات کو سمجھ چکا تھا کہ مائرہ شاید نرمی سے کسی بات کو سمجھ نہیں سکتی تھی وہ لاتوں کی زبان کو سمجھتی تھی اور جس زبان کو مائرہ سمجھتی تھی وہ اسی میں اس سے مخاطب ہونے والا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں نے کچھ نہیں کیا مجھے اس کام کے لیے پیسے دیے گئے تھے میں غریب انسان ہوں پیسے کی لالچ میں آ گیا صاحب جی۔

مجھے معاف کر دیجیے مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی بہت بڑا گناہ ہو گیا مجھے تو بس یہ کہا گیا تھا کہ ابراہیم کو مارنا ہے اور میں نے اسی کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کیا تھا مجھے کہاں خبر تھی کہ چار لوگ مارے جائیں گے۔

خدا کے لیے مجھے چھوڑ دیجیے صاحب مجھے معاف کر دیجیے میں جانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی اور میں اپنا جرم قبول کرتا ہوں خدا کے لیے مجھے پھانسی پر چڑھنے سے بچا لیجیے۔

exponovels

چار دن مسلسل مار کھانے کے بعد آخر وہ ٹرک ڈرائیور آج بول ہی پڑا تھا وہ ابراہیم مصطفی کو مارنا چاہتا تھا اس کا مطلب تھا کہ یہ سچ میں جان بوجھ کر کیا گیا ایک ایکسیڈنٹ تھا جس میں اسے پیسے بھی دیے گئے تھے۔

اب یہ بات ان پولیس والوں نے کیسے بھی ابراہیم مصطفی تک پہنچانی تھی لیکن وہ تو اس وقت نیویارک میں تھا اور نیویارک کا نمبر ان کے پاس نہیں تھا۔

تمہیں اس کام کے لیے کس نے پیسے دیے تھے اور کتنے پیسے لیے ہیں تم نے وہ پولیس والا اسے مزید مارتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

جناب مجھے اس کام کے لیے بدر خان نے پیسے دیے تھے چار مہینے پہلے بھی میں نے ایکسیڈنٹ کیا تھا لیکن اس میں ابراہیم مصطفی بچ گیا تھا۔

اور اس دفعہ بدر خان نے مجھے زیادہ پیسے دیے تھے اور کہا تھا کہ جو بھی ہو جائے یہ آدمی بچنا نہیں چاہیے اور میں پوری تیاری کے ساتھ گیا تھا مجھے اس کام کے لیے اس نے 50 لاکھ روپے کی رقم دی تھی۔

بدر خان۔۔۔۔؟ یہ تو ابراہیم کا بہت عزیز دوست ہے اور اس ایکسیڈنٹ میں اس کا اپنا بھائی بھی مرا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ابراہیم کے ساتھ ساتھ اس کی اپنے بھائی کے ساتھ بھی دشمنی تھی۔

پہلے اس نے ابراہیم کو مارنے کی کوشش کی اور پھر اس نے اپنے بھائی کے ساتھ ساتھ تین اور معصوم لوگوں کو بھی مروا ڈالا۔

exponovels

ذرا گرفتار کرواسے۔۔۔۔پہلے اس سے اس پلان کے پیچھے کی وجہ پوچھتے ہیں۔پولیس والا اپنے لوگوں کو آرڈر دیتے ہوئے ایک قہر برساتی نظر اس ٹرک ڈرائیور پر ڈالتا باہر نکل گیا تھا چھوڑنے والا تو وہ اسے بھی نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سربدر خان ملک سے فرار ہو چکا ہے۔اس کا کہیں کوئی اتا پتہ نہیں چل رہا اس کے نوکروں کا کہنا ہے کہ وہ تقریبا تین ہفتوں سے غائب ہے۔

پولیس انسپیکٹر نے آکر بری خبر سنائی تھی۔

تو پتہ کرواؤ اس کے بارے میں ابراہیم صاحب کے واپس لوٹ کر آنے تک ہمیں یہ کیس حل کرنا ہو گا بدر خان کو کہیں سے بھی ڈھونڈ کر لاؤ وہ بھی ابراہیم صاحب کے واپس انے سے پہلے پہلے۔وہ آرڈر دیتے ہوئے بولا۔

جی سر ان شاءاللہ اپ فکر نہ کریں ہم اس کو ڈھونڈنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔

وہ کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو پولیس کے ہاتھوں بچ نہیں سکتا ہم اسے کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے اور وہ بھی ان شاءاللہ ابراہیم صاحب کے واپس انے سے پہلے پہلے وہ یقین دلاتے ہوئے سلیوٹ کرتا باہر کی طرف چلا گیا تھا جبکہ ڈی ایس پی اسے جانے کی اجازت دیتے ہوئے خود بھی اسی کیس کو حل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا نہ جانے بدر خان کدھر جا چھپا تھا۔جہاں بھی چھپا تھا پولیس اسے ڈھونڈ ہی نکالے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ افس پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ روبن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ اس وقت ہسپتال میں داخل ہے۔

exponovels

کیونکہ ڈینی اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ اس کا کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا بلکہ ڈینی نے اس کی مرمت کر کے بھیجا ہے۔تو اس نے زیادہ دھیان نہ دیتے ہوئے روز کے افس کا رخ کیا تھا۔

تعیش تم کہاں چلے گئے تھے میں کب سے تمہارے آنے کا انتظار کر رہی تھی اچانک بنا بتائے تم چلے گئے وہ اسے دیکھتے ہی کہنے لگی تھی جبکہ وہ کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

ایم سو سوری روز مجھے اچانک میٹنگ چھوڑ کر جانا پڑا اصل میں میں تناوش کے کالج میں گیا تھا کیونکہ روبن وہاں گیا تھا اور تناوش کو تنگ کر رہا تھا۔لیکن وہاں پر میرے کزن نے اس کو کافی مارا ہے۔

کیونکہ وہ میری بیوی کے ساتھ وہاں کافی زیادہ بدتمیزی کر رہا تھا اور پتہ نہیں اسے کون سی تصویریں دکھا رہا تھا مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا یہ روبن کیوں الٹے سیدھے پنگے لے رہا ہے مجھ سے۔اگر اسے مجھ سے کوئی مسئلہ ہے تو اسے مجھ سے بات کرنی چاہیے وہ وہاں میری بیوی کے کالج میں کیوں گیا ہے

اگر یہی سب کچھ چلتا رہا روز تو مجھے اس کے خلاف کوئی ایکشن لینا پڑے گا وہ کافی غصے میں بول رہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے اور وہ تمہاری وائف سے ملنے کے لیے اس کے کالج کیوں گیا۔

تم فکر مت کرو میں سب کچھ پوچھتی ہوں اور پلیز تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

روبن اور کرسٹن آئے دن ہمیں تنگ کر رہے ہیں روز ہماری فلم کی شوٹنگ لیٹ سے لیٹ ہوتی جا رہی ہے ہمیں اس مسئلے کا کوئی حل نکالنا ہو گا اور تم فکر مت کرو روبن کو میں خود آج ہینڈل کر لوں گی۔

exponovels

میں نے سنا ہے کہ اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہارے بھائی نے اسے مارا ہے۔

لیکن مجھے اس بات کا بالکل بھی افسوس نہیں ہے شاید وہ یہی ڈیزرو کرتا تھا۔ تم پلیز اپنا بی پی ہائی مت کرو میں خود سب کچھ سنبھال لوں گی۔

تمہیں اس مسئلے میں پڑنے کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں ہے وہ اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کے اسے سمجھا رہی تھی جبکہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا اس کے چہرے سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس وقت کتنے غصے میں ہے۔

اگر وہ خود اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے جاتا تو یقیناً وہ روبن کی حالت کو مزید بگاڑ دیتا جو ان کی فلم کے لیے ہر گز اچھی نہیں تھی روبن کیوں پنگے بازی کر رہا تھا اس کے ساتھ وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی۔

لیکن کوئی نہ کوئی وجہ تو تھی وہ نوٹ کر رہی تھی کہ وہ روبن تاشفین کو بہت ہی زیادہ ناپسند کرتا ہے اور آئے دن اس کے ساتھ کافی بد تمیزی بھی کرتا رہتا ہے جس کے وہ سخت خلاف تھی۔

اس نے دو تین دفعہ تو روبن کو وارن کیا تھا لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اسے کوئی بڑا ایکشن لینا پڑے گا ورنہ روبن کبھی باز نہیں آئے گا۔

میں تمہارے لیے کافی منگواتی ہوں تم اپنا غصہ ٹھنڈا کرو اور ہم باقی کرسٹن کے ساتھ جو سین اکیلے میں شوٹ کرنے ہیں وہ کر لیتے ہیں کیونکہ جب تک روبن ٹھیک نہیں ہوتا تب تک وہ فلم کے لیے واپس آ نہیں سکتا۔

exponovels

تمہارے بھائی کو تھوڑا تو لحاظ کرنا چاہیے تھا تاکہ ہمارے ہیرو کی شکل تو نہ بگاڑتا وہ مزاحیہ انداز میں بولی تو تاشفین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

تمہیں شکر کرنا چاہیے کہ وہ زندہ ہے کیونکہ اگر میرے ہاتھ لگ کر وہ ایسی حرکت کرتا تو میں اسے جان سے مارنے سے بھی پیچھے نہ ہٹتا یہ تو ڈینی تھا جس نے اسے زندہ چھوڑ دیا۔

اسے سمجھانا کہ آئندہ احتیاط کرے ورنہ پچھتاوے کے علاوہ اس کی ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ائے گا وہ صاف الفاظ میں اسے دھمکی دے رہا تھا اسے پرواہ نہ تھی کہ فلم پر کتنا برا اثر پڑتا ہے لیکن اب روبن کی کوئی بھی حرکت اسے بہت برے حالات فیس کرنے پر مجبور کر سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہاں پر گاڑی کیوں روک دی ہے آپ نے سیدھے گھر چلیں مجھے کہیں نہیں جانا صرف گھر جانا ہے۔

مجھے نیند آرہی ہے بہت سخت۔۔۔۔"

وہ کھانا کھانے کے بعد واپس گھر جا رہے تھے۔

جب اچانک ہی اس نے سمندر سے تھوڑا فاصلے پر گاڑی روک لی تھی ساحل سمندر کی طرف اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔

جبکہ موسم انتہائی خوشگوار تھا۔

exponovels

تھوڑی دیر ٹھنڈی ہوا لینے کے لیے یہاں آیا ہوں مجبوری تھی کہ تمہیں بھی ساتھ لے کر آنا پڑا کیونکہ تم یہاں میرے ساتھ آئی ہو خیر دیکھو کتنا پیارا موسم ہے انجوائے کرو تھوڑی دیر میں واپس چلتے ہیں۔۔۔۔"

وہ اسے کہتے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑانے لگا تھا جبکہ مائرہ نے گاڑی سے نکلنے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔

تو تم نے فیصلہ کر لیا ہے مائرہ بی بی کہ تم نے آسانی سے میری کوئی بات نہیں ماننی۔ ٹھیک ہے مرضی ہے تمہاری منتیں ترلے مجھ سے بھی نہیں ہوتے۔

اب تم اس خوش فہمی میں تو نہ ہی رہو کہ میں تمہاری وجہ سے اپنا موڈ خراب کروں گا وہ پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے بولا جبکہ مائرہ اگنور کر گئی وہ گاڑی سے نہ نکلی تھی مطلب یہی تھا کہ وہ اس کے ساتھ کسی رومینٹک واک پر نہیں جانا چاہتی وہ کندھے اچکا کر آگے کی طرف بھرنے لگا تھا۔

جب اسے پیچھے اچانک مائرہ کے چیخنے کی اواز سنائی دی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ جانتی تھی وہ باہر کھڑا اسی کا انتظار کر رہا ہے لیکن اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کے ساتھ کہیں بھی جانے کا۔۔۔۔"

اگر وہ یہ رشتہ ہی نہیں رکھنا چاہتی تھی تو اس کے ساتھ فضول میں وقت کیوں برباد کرتی۔

اس کے آنے کا کہنے پر بھی وہ گاڑی سے نہ اتری تو وارق بھی ناراضگی سے چہرہ پھیر کر آگے کی طرف چلا گیا تھا۔

وہ اسے صاف الفاظ میں کہہ چکا تھا کہ وہ اس کی منتیں ترلے ہر گز نہیں کرنے والا تو وہ اس سے ایسی کوئی امید بھی نہ رکھے۔

exponovels

جبکہ آج اس کے غصے کرنے پر وہ اتنا تو سمجھ ہی چکی تھی کہ وارق کا انداز اب پہلے جیسا نہیں ہو گا۔
لیکن پھر بھی وہ اس کو کوئی بھی امید نہیں دینا چاہتی تھی۔
اس کے آگے کی طرف چلے جانے کی وجہ سے وہ دور تک اسے دیکھتی رہی جب اچانک اسے اپنی گاڑی کی شیشے پر ٹھک ٹھک کی اواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو یہاں پر ایک عجیب گندا سا بکھرے ہوئے سفید بالوں والا آدمی چہرے پر دھول مٹی سے اپنی حالت خراب کیے ہوئے عجیب سے انداز میں مسکرا رہا تھا۔
اس کے سامنے والے دانت ٹوٹے ہوئے تھے اور وہ اتنی عجیب طرح کی حرکتیں کر رہا تھا کہ مائرہ کو اس سے خوف محسوس ہونے لگا وہ اگلے ہی لمحے چیخ کر وارق کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق جو آگے کی طرف بڑھ رہا تھا اس کے چیخنے پر بھاگتے ہوئے واپس آیا۔ تو دیکھا ایک پاگل آدمی عجیب سے طریقے سے گاڑی کو چاروں طرف سے سکریچز ڈالنے میں مصروف تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کی کوئی چیز تھی۔ جس کی آگے سے نوک بنی تھی۔
جبکہ مائرہ کے چیخنے پر وہ اپنے کام اور بھی زور و شور سے کرنے لگا تھا وارق پہلے اپنی گاڑی کے نقصان کو دیکھتا اس آدمی کو وہاں سے بھگانے لگا
او تمہارا دماغ خراب ہے یہ تم کیا کر رہے ہو تم نے میری ساری گاڑی برباد کر دی وہ اس کے ہاتھ سے لوہے کی چیز چھینتے ہوئے اس سے کہنے لگا تھا۔

exponovels

جس پر وہ تالیاں بجاتا فوراً وہاں سے بھاگ نکلا تھا نہ جانے کون سی خوشی ملی تھی اسے اس کی گاڑی کی تباہی نکال کر۔

بے وقوف لڑکی چیخنے سے بہتر تھا کہ تم تھوڑا سا غصہ کر کے اس آدمی کو وہاں سے بھگاتی وہ پاگل انسان ہر انسان کی گاڑی خراب کرتا ہے۔

وہ اپنی فیورٹ گاڑی پر اتنا بڑا اسکریچ دیکھ کر اچھا خاصا غصہ ہونے لگ گیا تھا۔

ہاں تو وہ پاگل آدمی مجھے بھی تو مار سکتا تھا نا۔اور آپ نے بھی تو گاڑی یہاں پر کھڑی کر دی بندہ سڑک کی سائیڈ پر گاڑی کھڑی کرتا ہے۔

ہاں بالکل وہاں تو وہ بندہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہتا۔وہ پاگل انسان ہے اگر یہاں آسکتا ہے تو وہاں بھی آسکتا تھا۔

اور وہاں پر تمہیں بچانے کے لیے میں ہر گز اتنا جلدی نہ آتا۔

ہاں ٹھیک ہے ساری غلطی میری ہے اب گھر چلنا ہے یا اب بھی مٹر گشت کرنی ہے آپ نے۔وہ اس سے لڑنا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی وہ اسے لڑنے پر مجبور کر رہا تھا۔

مائرہ بی بی اگر نقصان ہو جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ انجوائمنٹ چھوڑ دو میں اس گاڑی پر رونے کے بجائے اپنے اس وقت کو بہتر بنانا چاہوں گا وہ کندھے اچکا کر واپس سمندر کی طرف جانے لگا تھا۔

لیکن اس دفعہ مائرہ کا بھی یہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اس لیے وہ بھی تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے برابر پہنچی تھی ڈر تھا کہیں وہ پاگل آدمی پھر سے نہ پہنچ جائے۔

اب کیا مسئلہ ہے جا کر گاڑی میں بیٹھو نا۔۔۔۔"میرے پیچھے کیوں آرہی ہو۔۔۔؟

exponovels

وہ غصے سے بولا تھا۔

اگر آپ انجوائے کر سکتے ہیں تو میں بھی تو انجوائے کر سکتی ہوں اور ویسے بھی میں اپنے پیروں پہ آ رہی ہوں آپ کے پیروں پر تو چل نہیں رہی جو آپ کو اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔اور دوسری بات میں آپ کے پیچھے نہیں آ رہی اپ میرے آگے جا رہے ہیں اگر آپ کو زیادہ مسئلہ ہے تو آپ میرے پیچھے ہو جائیں۔

وہ کندھے اچکا کر اس سے چار قدم آگے چلنے لگی تھی۔نہ جانے کیوں وارق کو تنگ کرتے ہوئے اسے بہت مزہ آ رہا تھا تھوڑا سا آگے جانے پر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے کوئی بھی نہیں آ رہا اس نے مڑ کر دیکھا تو وارق واپس کی طرف جا رہا تھا۔

اور وہ ایک دفعہ پھر سے فل سپیڈ میں اس کے پیچھے آئی تھی اس کا دماغ خراب تھوڑی تھا جو وہ اکیلے کہیں بھی گھومنے نکل جاتی۔

اب کیا مسئلہ ہے جاؤ نا میرے آگے آگے چلنا تھا نا تم نے۔۔۔۔"اس کے اپنے پیچھے آنے پر وہ اسے گھور کر بولا تھا۔

جبکہ وہ منہ بناتی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھی وہ کافی دیر رہا تھا وہاں جب کہ مائرہ بھی اس کے ساتھ رہی تھی ان دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی لیکن پھر بھی ان دونوں نے اس وقت کو بہت انجوائے کیا تھا۔

وارق سمندر میں پتھر پھینکتا تو وہ بھی وہی حرکت کرتی اور اس سے زیادہ دور فاصلے پر پھینکنے کی کوشش کرتی لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ صرف آواز ہی سن پاتے تھے۔اگر وارق ننگے پیر چلتا تو وہ بھی ویسا ہی کرتی اس کی نقل اتار کر اسے بہت مزہ آ رہا تھا۔

exponovels

جبکہ وارق خوب ناراضگی دکھاتااس کے ساتھ ایک اچھاوقت گزار رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی وہ واپس گاڑی میں آکر بیٹھنے لگاتواس کا موڈ کافی خوشگوار تھااس کے سیریس انداز پر وہ ایک نظر اسے دیکھتا پوچھنے لگا تھا۔

ہاں پوچھو۔۔۔؟لیکن پلیز ایسی کوئی بات مت پوچھنا جس سے میرا موڈ خراب ہو کیونکہ اس وقت میں اپنے موڈ کو کافی بہتر بنا چکا ہوں۔

ورنہ اپنی گاڑی کا نقصان اور تمہارے فضول کے نخروں کا سارا غصہ تم ہی پر نکلے گا۔جو میں نہیں چاہتا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وارق نے پہلے ہی اسے وارن کر دیا تھا شاید وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ کوئی اچھی بات نہیں کرے گی یا پھر اس کا اتنا سیریس انداز ہی اسے وارن کر چکا تھا۔

نہیں میں ایسی ویسی تو کوئی بات نہیں کرنے والی خیر میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اماں نے کہا ہے کہ وہ ہم دونوں کا ہنی مون پر بھیجنا چاہتی ہیں لیکن میرا بالکل کوئی ارادہ نہیں ہے کہیں پر بھی جانے کا دیکھیں وارق آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی ہم دونوں اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہیں۔

exponovels

اور کہیں نہ کہیں ہم نے یہ تعلق بھی اپنے مطلب کے لیے جوڑا ہے۔ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے پرفیکٹ ہر گز نہیں ہیں ہمیں ایک دوسرے کو فضول میں اذیت نہیں دینی چاہیے بہتر ہے کہ ہم اپنے رشتے کو سمجھیں اور اسے یہیں پر ختم۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہو گئی شروع پھر سے بکواس تمہیں ایک بار میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی مسز کہ میں تمہیں کسی قیمت پر چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوں ہاں تم نے یہ شادی اپنے مطلب کے لیے کی ہو گی لیکن میں نے یہ شادی اپنے بابا کا خواب پورا کرنے کے لیے کی ہے اپنے محروم چچا کا اخری وعدہ پورا کرنے کے لیے کی ہے۔

میں نہیں جانتا کہ تم اس رشتے کو لے کر کیا سوچتی ہو یا تم میرے بارے میں کیا سوچ رکھتی ہو مجھے بس یہ پتہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ نہ بھی ہوا ہوتا تو بھی میں تم سے ہی شادی کرتا کیونکہ یہ رشتہ میرے بابا اور چاچا نے طے کیا تھا ان لوگوں کا وعدہ تھا کہ ہم دونوں کا ایک دوسرے سے تعلق بنے تو یہ رشتہ تو ہر حال میں قائم ہونا تھا۔

تمہیں ہر حالت میں میرا بننا تھا اور اب تم میری بن چکی ہو تو اس کا مطلب یہی ہے کہ میں اس رشتے کو آگے زندگی میں کبھی نہیں توڑنے والا اور جہاں تک تم اس رشتے کو ختم کرنے کا سوچ رہی ہو تو تمہارا دماغ میں بہت جلد ٹھکانے لگا دوں گا اور اب اگر تم نے یہ فضول ٹوپک دوبارہ سے چھیڑا نہ تو پھر جو ہو گا اس کی مجھ سے شکایت مت کرنا۔

وہ اب بھی بہت آرام سکون سے بات کر رہا تھا۔جب کہ مائرہ سرد آہ بر کر رہ گئی وہ اس کی پوری بات کو سننے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

exponovels

میں نہیں جانتی آپ کیا سمجھنا چاہتے ہیں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں لیکن میں کہیں پر نہیں جانا چاہتی۔وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

تمہارے تو اچھے بھی جائیں گے مائرہ بی بی وہ کیا ہے نا پاکستان میں شادی کے بعد آگے پیچھے جانے والے فیصلوں پر شوہر کی مرضی چلتی ہے بیوی کی نہیں بیوی کا فرض ہے بس ساتھ چلنا اور میں اپنی اماں کا دل ہر گز نہیں توڑوں گا انہوں نے ہم دونوں کو کہیں باہر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں اور اگر اماں فیصلہ نہ کرتیں تو میں خود بھی کہیں باہر جانے کا ارادہ رکھتا تھا

تمہیں لے کر آخر شادی کے بعد ایک عدد ہنی مون ٹرپ تو بنتا ہی ہے ورنہ بڑھاپے میں جا کر تو تم مجھ سے شکایتیں کیا کرو گی کہ میں تمہیں کہیں گھمانے کے لیے بھی لے کر نہیں گیا نو بیوی نو بڑھاپے میں ایسے طعنے برداشت نہیں کر پاؤں گا میں۔

لیکن میں نہیں جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس مائرہ اور ایک لفظ بھی نہیں۔شوہر کی نافرمان عورتیں جہنم میں جلتی ہیں۔

اور بیویوں کو تنگ کرنے والے شوہر۔۔۔۔۔۔۔اس نے لگی لپٹی رکھے بنا پوچھا تھا۔

انہیں شاید اُس جہان میں بھی وہی بیوی ملتی ہو گی۔

کیونکہ شوہر کے لیے اس سے بڑی اور کیا سزا ہو سکتی ہے وہ کندھے اچکا کر بولا تو مائرہ اس کی پوری بات سمجھ کر اسے گھور کر رہ گئی جبکہ اپنے لبوں پر امڑ آنے والی مسکراہٹ کو وہ بڑی خوبصورتی سے چھپا گیا تھا۔

exponovels

جب کہ وہ منہ بنا کر ایک بار پھر سے چہرہ پھیر گئی تھی۔

اگر اتنی ہی بری سزاہوں میں تو چھوڑ دیں مجھے کیوں زبردستی کا تعلق نبھا رہے ہیں وہ دوسری طرف چہرہ کیے بولی تھی

۔

ایڈونچرز پسند ہیں مجھے بڑھاپے میں اپنے پرپوتوں کو کہانیاں سنانے کے لیے کچھ تو ٹاپک ہونے چاہیے نا میں انہیں قصے سنایا کروں گا کہ تمہاری دادی کو جھیلنا کتنا مشکل تھا۔

مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ میرے ضبط اور صبر کی مثالیں دیا کریں گے وہ اب بھی اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔

بس کر دیں اب میرے سر میں درد ہونے لگا ہے وہ غصے سے اسے گھور کر بولی۔

تو بس کر دو نا تم نہ کچھ بولو نہ کچھ سنو۔ وہ اب بھی سب کچھ اسی کے سر پہ ڈال رہا تھا۔

تو خاموش رہنے دیں مجھے۔ اپ خود مجھے بولنے پر مجبور کرتے ہیں۔

ہاں بی بی تم تو کچھ بولتی نہیں ہو سب کچھ تو میں کرتا ہوں ہاں ٹھیک ہے نہیں کہتا میں کچھ بھی اب تم بھی اپنا منہ بند رکھنا۔ وہ گاڑی چلاتے ہوئے اپنے چہرے پر ایک بے حد خوبصورت مسکراہٹ لیے ہوئے تھا۔ جیسے دیکھنے کے بعد بھی مائرہ کچھ نہیں بولی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بہت افسوس ہوا زینب یہ سب سن کر سمجھ سکتی ہوں جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد تمہارے لیے یہ سب بہت مشکل رہا ہو گا لیکن کیا کر سکتے ہیں اللہ کی رضا اسی میں تھی وہ ہسپتال کے بستر پر پڑی تھی جبکہ زائنہ اس کے ساتھ بیٹھی اسے دلاسے دے رہی تھی۔

تھینک یو سو مچ بھائی آپ لوگ ہمارے دکھ میں شامل ہونے کے لیے یہاں تک ائے۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جلد ہی وہ زینب کو ڈسچارج کر دیں گے۔

اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ جلد ریکور بھی کر لے گی۔ لیکن پھر بھی ٹائم تو لگے گا ہی دکھ بھی تو چھوٹا نہیں ہے نا ہم تو صرف دعا ہی کر سکتے ہیں عرفان اس کو دیکھتے ہوئے بولا جب کہ اپنی بہن کی حالت دیکھ کر ابراہیم ٹوٹ گیا تھا۔

اب بس یہی تو ایک خون کا رشتہ بچا تھا اس کے پاس اور اس کی حالت بھی اتنی نازک تھی۔

وہ باظاہر تو مسکرا رہی تھی لیکن ڈاکٹر نے کہا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے اسے ہر وقت خوش رکھنا ہے اور ٹینشن سے دور رکھنا ہے۔جب کہ وہ تو اپنے رشتوں کو کھو بیٹھی تھی وہ کیسے خوش رہتی کیسے ٹینشن نہ لیتی۔

اور اوپر سے ڈاکٹر نے اسے کبھی واپس ماں نہ بنے کی بری خبر بھی سنا دی تھی وہ دانیال کے علاوہ اور کسی کی ماں نہیں کہلائے گی۔

فکر مت کرو زینب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اگلے 15 دن تک میں یہی رہوں گی تمہارے پاس ہر وقت تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

exponovels

اور ایک نظر عرفان کو دیکھ کر مسکرائی اس کے ہمدردانہ انداز پر عرفان نے بھی مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا تھا جبکہ نہ جانے کیوں زینب کے لیے یہ منظر نا قابل برداشت تھا اس کی انکھوں میں چبن سی ہونے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○

شکر ہے خدا کا واپسی تو ہوئی جناب کی ورنہ شاید آج مجھے آپ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلنا پڑتا نظر نہیں آرہا اتنی تیز بارش ہو رہی ہے اور اپ گھر سے غائب ہیں

نہیں آپ کو کوئی پرواہ ہے گھر پہ آپ کی ایک بیوی آپ کا انتظار کر رہی ہے یہ کیا طریقہ ہے اتنا لیٹ گھر کون اتا ہے ۔۔۔۔۔۔؟

چلو دیر سویر تو لگی رہتی ہے بندہ لیٹ ہو جاتا ہے لیکن کیا اتنی زیادہ بارش آپ کو نظر نہیں ارہی تھی اور کیا آپ کو نہیں پتہ کہ مجھے بارش کی بجلی کڑکنے سے کتنا ڈر لگتا ہے۔

وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہاں بجلی بند نہیں ہوتی اگر بجلی بند ہو جاتی تو۔۔۔۔۔؟

میری تو سانس ہی رک جاتی ایک تو صبح سے موسم کو دیکھتے ہوئے میں نے اتنے مزیدار پکوڑے بنائے تھے آپ کے لیے وہ بھی آپ کے چکر میں ٹھنڈے ہو گئے اور جناب اب آرہے ہیں۔

نہیں اب بھی نہ آتے جہاں اتنا وقت اکیلے کاٹ لیا تھا تو باقی کا بھی کاٹ لیتی وہ دروازہ بند کرتے ہوئے مسلسل اسے سنا رہی تھی جب کہ اس کے کپڑے تقریبا بھیگے ہوئے تھے۔

سوری جانو وہ کیا ہے نا اج کام بہت بہت زیادہ تھا بس اسی کے چکر میں انے میں اتنی زیادہ دیر لگا دی۔

exponovels

آئی پرومیس آج کے بعد کبھی لیٹ نہیں ہوں گا وعدہ میرا وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتا محبت سے اسے منانے والے انداز میں بولا تھا جبکہ اس کی بے باک حرکت پر وہ شرمندہ ہوتے ہوئے پیچھے ہٹی۔

ہاں بس آتے ہی یہ کام شروع کر دیا کریں آپ وہ اس کی بے باک حرکت پر اسے ڈپٹتے ہوئے بولی۔

اجازت دے رہی ہو۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے آگے آگے جا رہی تھی جب اچانک وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتا اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے بولا۔

اف انتہائی کوئی بے شرم انسان ہیں اپ پیچھے ہٹیں میرے سارے کپڑے گیلے کر دیں گے آپ چلیں میں اپ کو کپڑے نکال کر دیتی ہوں۔

میرا کیا دماغ خراب ہے جو میں اتنی جلدی کپڑے چینج کروں گا ابھی تو میرا بارش میں اور بھیگنے کا موڈ بن رہا ہے اسی لیے تو اتنی تیز بائک چلا کر گھرایا ہوں کہ تمہارے ساتھ تھوڑا سا اس موسم کو انجوائے کر سکوں۔

اور تم میرے رومینٹک موڈ کی ایسی تیسی کر رہی ہو چلو وہاں بیلکنی میں چلتے ہیں۔ وہ اسے کمر سے تھامتا اپنے ساتھ لگاتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھا چکا تھا جبکہ وہ بیچاری نہیں نہیں کرتی رہ گئی لیکن اس کی سننے والا تھا ہی کون اس کی ساری مزاحمتیں تو یہاں بیکار تھیں۔

یہاں اس مقام پر آ کر وہ کسی دوسرے کی سنتا ہی کہاں تھا وہ بس اپنے دل کی کرتا تھا اور اس کا دل چاہتا تھا کہ یہ معصوم سی لڑکی ہمیشہ اس کے ساتھ رہے اس کی دھڑکنیں اس کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ رقص کریں۔

exponovels

کیا کر رہے ہیں تاشفین میں گر جاؤں گی وہ اسے بارش میں لے آتے ہوئے گول گول گھما رہا تھا جبکہ وہ کھل کھلاتے ہوئے اس کے کندھوں کو تھامتی اس کی منتیں کر رہی تھی کہ وہ اسے نیچے اتار دے جب کہ وہ اسے خود سے لگائے اپنی ہی مستی میں مگن تھا۔

جب تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہے تو تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تم گر جاؤ گی میں تمہیں کبھی نہیں گرنے دوں گا ہمیشہ اپنی باہوں میں قید رکھوں گا۔

ائی لو یو تناوش ائی لو یو سو مچ وہ اسے اپنے سامنے کھڑا کرتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا اس کی بے باک جسارتیں اس کے چہرے پر جگہ جگہ اپنے محبتوں کے لمس بکھیر رہی تھی۔

جبکہ اس کی شدتوں سے وہ گھبرانے لگی اس کا پر حدت لمس اسے بری طرح سے بے بس کر رہا تھا۔

تاشفین۔۔۔۔۔"اپنی گردن پر اس کے لمس کی چبن محسوس کر کے وہ سسک کر اس کے کندھوں کو دبوچتی اسے پکار گئی تھی۔

تناوش۔۔۔۔"اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس کے کانوں کی لو کو چومتے ہوئے اگلے ہی لمحے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

اور ایک بار پھر سے اس نے تناوش کو ان ٹھنڈی بوندوں کے حوالے کر دیا تھا وہ دونوں مکمل بھیگ چکے تھے آسمانی رنگ کے خوبصورت لباس میں وہ بھیگی ہوئی پوری طرح اس کے بازوں میں قید تھی۔

مجھے سردی لگ رہی ہے اس کے سینے میں سر چھپاتی وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

exponovels

اتنی جلدی ابھی تو ہم ائے ہیں اتنی خوبصورت رات ہے اور یہ سہانا موسم ہمیں پوری طرح انجوائے کرنا چاہیے۔

اسے خود میں چھپتے دیکھ کر وہ بہت محبت سے بولا تھا۔

نہیں مجھے سردی لگ رہی ہے اب بس ہمیں اندر چلنا چاہیے وہ پوری طرح اس کے بازوؤں میں قید ہو کر رہ گئی تھی تاشفین نے مسکراتے ہوئے اسے خود میں چھپایا اور یوں ہی اٹھائے اندر کی طرف لے گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں تاشفین بیڈ پر نہیں سارا بیڈ بھیگ جائے گا پھر ہم سوئیں گے کہاں وہ اسے بیڈ کی طرف لے جاتے دیکھ کر کہنے لگی تھی۔

ایک تو تم نے ساری دنیا کی فکریں پال کر رکھی ہوتی ہیں وہ اسے بیڈ روم میں لے جانے کے بجائے واش روم کی طرف لے جانے لگا تھا۔

رکو یہاں تمہارے کپڑے لے کر اتا ہوں وہ پیار سے اس سے کہتے ہوئے باہر چلا گیا اور الماری سے اس کے کپڑے نکالنے لگا تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے کپڑے دینے واپس ایا تو وہ دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی یعنی اس کا ارادہ دروازہ بند کر لینے کا تھا اس کی یہی حرکتیں تو تاشفین کو اس کا مزید دیوانہ بناتی تھیں

کیا ہوا میری جانو نے دروازہ بند کرنا ہے میرے سامنے چینج کرتے ہوئے شرم آتی ہے وہ دروازے کے بیچ میں ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا۔

exponovels

جی ہاں وہ اس کے ہاتھ سے کپڑے لیتی اگلے ہی لمحے دروازہ بند کرنے لگی تھی۔جب تاشفین نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا بلکہ ہاتھ سے ہی اس کی ساری ہمت کو جمع کر لیا۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم میری اجازت کے بنا اس دروازے کو بند کر سکتی ہو وہ اس کی ساری زور آزمائی پر کھل کر ہنسا تھا۔

آپ بہت برے ہیں تاشفین پلیز دروازہ بند کرنے دیں نہ وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

ہاں میں بہت برا ہوں اور برا انسان کسی کی منتیں نہیں سنتا۔۔۔۔وہ بڑے ہی مزے سے بولا تھا جب کہ تناوش کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ اب کیا کرے پھر میٹھے سے لہجے میں بولی۔

میری زبان پھسل گئی میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ آپ تو کتنے اچھے ہیں میرا کتنا خیال رکھتے ہیں میری ساری باتیں بھی مانتے ہیں وہ مسکے لگا رہی تھی جبکہ اچانک اس کی بات بدلنے پر وہ کھل کر ہنسا تھا

اف کتنی میسنی ہو تم مجھے لگا تھا معصوم ہو تمہارے سارے رنگ سامنے آرہے ہیں بیوی بہت اچھے طریقے سے جاننے لگا ہوں تمہیں وہ اچانک ہی دروازہ چھوڑ کر پیچھے ہٹا تو تناوش نے دروازہ بند کر دیا جب کہ اس کی اس حرکت پر اسے خود بھی ہنسی آرہی تھی۔

کیونکہ اصل مزہ تو اب انے والا تھا وہ جیسے ہی الماری سے اپنے کمرے نکالنے لگا باتھ روم کا دروازہ کھلا تھا۔

یہ کیا ہے تاشفین۔۔۔۔؟ وہ صرف ہاتھ باہر نکالتے ہوئے بولی تو تاشفین نے اپنا قہقہہ بڑی مشکل سے کنٹرول کیا۔

جانو اسے نائٹی کہتے ہیں جو لڑکیاں رات کو پہن کر اپنے شوہر کے ہوش اڑاتی ہیں وہ بڑے ہی مزے سے کہتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا جبکہ وہ نائٹی اس کے منہ پر مارتی دروازہ واپس بند کر چکی تھی۔

exponovels

بہت بے شرم انسان ہیں آپ تاشفین دن بدن خراب ہو رہے ہیں آپ سب سمجھ میں ارہا ہے یہ ان گوری میموں کے ساتھ رہنے کا نتیجہ ہے

یہ گندی بے ہودا ڈریس آپ جا کر ان کو دیں جو ادھی رات کو پہن کر اپنے شوہر کے ہوش اڑاتی ہیں مجھ سے نہیں اڑائے جاتے مجھے میرے کپڑے دیں۔

میں تمہارا نوکر تھوڑی ہوں۔جو میں تمہاری ملازمتیں کرتا پھروں آکر نکال لو خود ہی اپنے کپڑے۔۔۔۔۔۔"

تاشفین کیسے۔۔۔۔"یہ بھیگے ہوئے کپڑے تو میں نے مشین میں ڈال دیے ہیں۔پلیز مجھے میرے کپڑے دے دیں نا یہ بے ہودا سے کپڑے میں نہیں پہن سکتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ منتوں ترلوں پر اتر آئی تھی۔

کہا نا خود آکر نکال لو میں کسی کا ملازم تھوڑی ہوں۔ایک تو میں نے تمہارے لیے اتنی خوبصورت نائٹی لی اور تم نے تین دن سے الماری میں دیکھی تک نہیں۔۔۔۔۔"افسوس سد افسوس۔۔۔۔اسے سچ میں یقین نہیں آرہا تھا کہ تناوش نے پچھلے تین دن سے الماری میں اس پیکٹ کو دیکھا ہی نہیں۔

میں نے نہیں دیکھی کوئی بھی چیز آپ کا ایک پیکٹ دیکھا تھا مجھے لگا اس میں آپ کا کوئی ضروری سامان پڑا ہو گا اس لیے میں نے چھیرا نہیں اگر پتہ ہوتا کہ یہ گندی سی ڈریس پڑی ہے تو اسی وقت آگ لگا کر جلا دیتی۔

اس نے بالکل سچائی بیان کی تھی تاشفین نے ایک بار پھر سے اپنا قہقہ بڑی مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔جب کہ ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی شرٹ اتارتا بھیگے کپڑے چینج کرنے لگ گیا تھا۔

exponovels

سچ یہی تھا وہ تناوش کو ان کپڑوں میں دیکھنے کے لیے یہ نہیں لایا تھا بلکہ وہ اس کی توبہ توبہ سننے کے لیے لایا تھا۔بہت دن ہو گئے تھے اس نے گوریوں کو دیکھ کر اس کے سامنے توبہ توبہ نہیں کی تھی۔شاید وہ اہستہ اہستہ اس ماحول میں ایڈجسٹ ہو چکی تھی۔

تاشفین پلیز دے دیں نا میرے کپڑے۔مجھے سردی لگ رہی ہے۔اس کی منت بڑی اواز سنائی دی۔

میں نے کہا نا باہر اکر لے لو ڈارلنگ باہر کوئی غیر تھوڑی ہے تمہارا شوہر ہی تو ہے اور مجھ سے کون سا تمہارا کوئی پردہ ہے۔

ہاں مانا کوئی پردہ نہیں ہے لیکن شرم بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے اگر اپ بے شرم ہیں اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ آپ کی طرح ہر کوئی بے شرم ہو جائے۔۔۔۔۔؟وہ بے لگام بولی تھی

اچھا تو یہ بات ہے میں بے شرم ہوں تو ڈارلنگ اب میں بے شرم ہی رہوں گا اس بے شرم سے کوئی امید مت رکھنا ۔وہ بلند اواز میں کہتا بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا تھا۔

تاشفین۔۔۔اس کی بہت میٹھی سی اواز اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ چھوڑ گئی تھی

ڈارلنگ میں نے ہیڈ فونز لگائے ہوئے ہیں وہ ہیڈ فونز کی وائٹ کو گول گول گھماتا ہوا بولا جب کہ تناوش اندر پیر پٹک کر رہ گئی

exponovels

تاش۔۔۔۔۔۔۔اس نے پھر سے میٹھی سی آواز میں پکارا تھا۔

میری جان بھی قربان جانم لیکن میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔دیکھو میں بھی تو مجبور ہوں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

آپ کو کیا مجبوری ہے ذرا تفصیل سے بتائیں گے مجھے وہ واش روم کے دروازے سے چہرہ باہر نکالتے ہوئے بولی۔

ایسے نظارے مت کرواؤ جانم نہیں تو میں اندر آ جاؤں گا۔وہ اس کا ملائم سا کندھا دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اگلے ہی لمحے گھبرا کر دروازہ پھر سے بند کر دیا۔

تاشفین پلیز میرے کپڑے دیں دیں نا آپ کا کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔؟

آپ ایسے تو کبھی بھی نہیں تھے۔آپ تو اتنے معصوم اور اتنے پیارے ہوا کرتے تھے کبھی آپ نے اس طرح کی کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کی تو اب اچانک سے آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ پتہ نہیں کون سے جنم کی بات کر رہی تھی کیونکہ تاشفین کے حساب سے تو وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا اور اس نے اگے بھی ایسا ہی رہنا تھا۔

جان من مجھے جھوٹی تعریفیں ہر گز پسند نہیں ہیں اور نہ ہی تم مجھے جھوٹی تعریفوں سے بہلا سکتی ہو۔

تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ جلدی سے باہر آ کر اپنے کپڑے اٹھا لو یہ نہ ہو کہ میں الماری ہی لاک کر دوں اس نے اتنے مزے سے دھمکی دی تھی کہ اندر تناوش سچ مچ میں گھبرا گئی۔

ایک تو مجھے اتنی زیادہ سردی لگ رہی ہے یہاں اندر اور آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔۔۔؟

exponovels

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی اب وہ روہانسی انداز میں بولی تھی جبکہ یہاں وہ پگھل گیا۔

زہر لگتی ہیں مجھے تمہاری یہ حرکتیں بیوی کسی دن بہت پٹو گی تم مجھ سے وہ غصے سے کہتے ہوئے اپنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس کے لیے کپڑے نکالنے لگا تھا۔

جب کہ اپنی معصوم سی چال کامیاب ہونے پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔اس کا شوہر ذرا سا ایمو شنل ڈرامہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

لو پکڑو کپڑے اس نے باہر سے کہا تھا۔

ایک شرط پہ پکڑوں گی کہ آپ میرا بازو نہیں کھینچیں گے اور نہ ہی مجھے اپنے سامنے آنے پر مجبور کریں گے وہ جیسے پہلے ہی اس کی شرارتوں کو سمجھتی تھی تاشفین کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

جانو اتنے اچھے طریقے سے کب سے جاننے لگی ہو مجھے۔۔۔۔۔؟

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے کپڑے اسی کے دروازے کے ہینگ کے ساتھ لگاتا پیچھے ہٹتے ہوئے بیڈ پر آ کر لیٹا تھا اسے دروازے سے دور محسوس کر کے اس نے اگلے ہی لمحے کھولا تھا دروازہ وہ سچ مچ میں بہت دور تھا۔

کیا یاد کرو گی بخش دیا تمہیں تھوڑی دیر کے لیے وہ آنکھ دبا کر مسکرایا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے کپڑے لے کر اندر واپس آ گئی تھی لیکن یہ کیا یہ تو اس کے کپڑے نہیں تھے بلکہ یہ تو تاشفین کے کپڑے تھے وہ اسے اپنے کپڑے کیوں دے رہا تھا پہننے کے لیے۔۔۔؟

exponovels

کاشفین آپ نے غلطی سے میرے کپڑوں کی بجائے اپنے کپڑے مجھے دے دیے ہیں وہ پھر سے دروازہ کھولتے ہوئے اسے بتانے لگی لیکن جیسے وہ تو ہر بات سے انجان تھا۔

نائٹی پہننے میں پرابلم ہے نا میرے کپڑے پہننے میں تو کوئی پرابلم نہیں ہونی چاہیے تمہیں وہ کندھے اچکا کر بولا تھا۔

اور ساتھ ہی کانوں میں ہیڈ فونز لگا لیے تاکہ وہ اس کی اگلی کوئی بھی بات سن نہ سکے وہ کچھ بول تو رہی تھی لیکن میوٹ۔۔۔۔۔"

پھر بول بول کے خود ہی دروازہ بند کر گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو وہ سکون سے بیڈ پر لیٹا ہوا اپنا فون یوز کر رہا تھا۔

مجھے آپ کے ساتھ ایک بیڈ پر نہیں سونا۔اور نہ ہی میں آپ کے ساتھ یہ بیڈ شیئر کروں گی۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر آئی برو اچکائے۔

جیسے پوچھ رہا ہو کہ اب کیا تکلیف ہے۔"

دیکھیں میں آپ کے ساتھ یہ رشتہ ہی نہیں رکھنا چاہتی تو فضول میں آپ کے ساتھ کسی طرح کی کوئی فارمیلٹی بھی نہیں نبھا سکتی اور نہ ہی آپ کی بیوی ہونے کا رول ادا کر سکتی ہوں۔

وہ کافی سختی سے بول رہی تھی جب کہ وارق نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اگلے ہی لمحے فون سائیڈ پر پٹکتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر اس کے روبرو آ کر رکا۔

exponovels

فارمیلٹی ہو گی یہ تمہارے لیے مسز۔۔۔"اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کھینچتا وہ اس کے کانوں میں بولا۔

لیکن میرے لیے یہ میرا رشتہ ہے میاں بیوی کا رشتہ جو کہ میں آخری سانس تک نبھاؤں گا۔

پہلے بھی کہہ چکا ہوں بار بار ایک ہی بات دہرانے پر مجبور کر رہی ہو مجھے تم اور کچھ بھی نہیں بیوی ہو میری اور ساری زندگی بیوی بنا کر رکھوں گا۔

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تمہاری قربت کے لیے کونے میں بیٹھ کر ترسوں گا تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔مجھے اپنا حق استعمال کرنا بہت اچھے طریقے سے آتا ہے اور میں کروں گا بھی

وہ ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر دھکا دیتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا اسے ہرگز اس سے ایسی امید نہ تھی۔

مجھے۔۔۔۔۔"اس نے کچھ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی جبکہ وہ اگلے ہی لمحے اس کے سامنے اپنا گھٹنا رکھتے اس کے اوپر جھک چکا تھا وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔"

تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اپنی عقل کے گھوڑے زیادہ مت دوڑاؤ ورنہ مجھے تمہارے ساتھ زبردستی کرنے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے طلاق تو میں تمہیں کبھی نہیں دوں گا کبھی بھی نہیں تم چاہے اپنی مرضی سے یہ رشتہ نبھاو یا زبردستی مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن تم میری بیوی ہو

تمہارے جسم پر تمہاری روح پر صرف میرا حق ہے اور کسی کی باتوں میں آکر میں تمہیں خود سے یہ حق چھیننے نہیں دوں گا۔

exponovels

تو کیا آپ کی نظر میں میری مرضی کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ چلائی تھی۔۔

۔۔۔

لیکن اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کے اگلے ہی لمحے اس نے اس کا منہ بند کر دیا تھا۔

کیا کہا تھا تم سے اس کمرے سے تمہاری آواز باہر نہیں جانی چاہیے لگتا ہے تمہیں میری بات ایک دفعہ سمجھ میں نہیں آتی۔

دماغ میرا خراب تھا جو تمہیں محبت سے سمجھا رہا تھا لیکن تم محبت کے قابل ہی نہیں ہو مائرہ اس سارے قصے میں میں صرف ایک جگہ غلط تھا اور اپنے کیے کی معافی میں مانگ چکا ہوں اب مجھے کوئی گلٹ بھی نہیں ہے۔اور باقیوں کے بارے میں تم کیا سوچتی ہو کیا نہیں مجھے فرق نہیں پڑتا۔

اور نہ ہی اگے کبھی پڑے گا میں تمہیں یہاں اپنی بیوی بنا کر لایا ہوں اور بیوی بنا کر ہی رکھوں گا تمہیں میرے ساتھ یہ بیڈ بھی شیئر کرنا پڑے گا اور اپنا آپ بھی۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی گردن پر جھکتے ہوئے وہ جابجا اپنی شدتوں کے نشان چھوڑنے لگا تھا مائرہ جو اسے روکنا چاہتی تھی اسے خود سے دور رکھنا چاہتی تھی اس کی باہوں میں بے بس ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کی شدتوں بھرا انداز وہ ساری رات سہتی رہی۔اس نے پوری رات اس پر ترس نہ کھایا ساری رات اپنی دیوانگی اس پر نچھاور کرتا گیا۔

exponovels

وہ اس کی پناہوں میں بکھر کر رہ گئی تھی وہ ساری رات اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا رہا اس نے ایک لمحے کے لیے بھی اسے سونے نہ دیا تھا۔

اج رات وارق افراہیم نے اسے اپنی شدتوں سے اپنے انداز سے بتایا تھا کہ اس پر صرف وہ اپنا حق رکھتا ہے۔ جسے وہ ہر طرح سے استعمال بھی کرے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کے کپڑے پہن کر وہ باہر نکلی تو پہلے تو تاشفین کی ہنسی نکل گئی اس نے تین دفعہ اس کی پینٹ کو نیچے سے فولڈ کر رکھا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے پیروں سے نیچے ہی آرہی تھی جبکہ شرٹ گھٹنوں تک تھی۔

او میرا بچہ کتنا کیوٹ لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا جبکہ وہ منہ بسورے پھولے پھولے گالوں کے ساتھ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

جائیں۔۔۔سب پتہ ہے مجھے جان بوجھ کر کیا ہے آپ نے۔۔۔۔۔"

جائیں ادھر میں اپنے کپڑے نکالنے جارہی ہوں۔۔۔۔"

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے وہ اسے خود سے دور کرتی ناراضگی سے الماری کی طرف بھڑی تھی

جبکہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اگلے ہی لمحے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

تو جانو میں نے کب کہا کہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا میں تو خود تمہیں اپنے کپڑوں میں دیکھنا چاہتا تھا کتنی پیاری لگ رہی ہو تم بلکل چھوٹا سا کیوٹ سا بھالو۔۔۔۔۔۔"

exponovels

اور میں اب اس کیوٹ سے بھالو کو بہت پیار کرنے والا ہوں وہ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے محبت سے کہتا اس کے چہرے پر اپنے لبوں سے مہر ثبت کرنے لگا۔

جب کہ اس کے محبت بھرے انداز پر مسکراتے ہوئے اس نے اس کے گرد اپنی نازک سی باہوں کا حصار بنایا تھا۔اور اپنی انکھوں کو بند کرتے ہوئے اس کی محبت کی پھوار کو محسوس کرنے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں تاشفین۔۔۔۔۔"

ایک دوسرے کی قربت میں حسین لمحے ایک دوسرے کے نام کر کے وہ اس کے چہرے کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

جبکہ وہ شرمائی شرمائی سی اس کی پناہوں میں پڑی اس کی نگاہوں سے بچنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔"

جب اچانک ہی اس سے سوال کر بیٹھی اس کے سوال نے تاشفین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے اس نے بارش کی حسین بوندوں کے ساتھ ہی اس سے اپنی محبت کا اقرار کیا تھا۔

آخر اس نے اس مغرور شخص کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر ہی دیا تھا وہ اس سے پیار کرنے لگا تھا اسے چاہنے لگا تھا کتنا خوشکن احساس تھا یہ کہ وہ اس کی محبتوں کے قابل بن گئی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے کتنی محبت ہوئی ہو گی مجھے تم سے۔۔۔۔۔۔؟

اس نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا۔

exponovels

مجھے کیا پتا محبت تو آپ کو ہوئی ہے نا مجھ سے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا تو تم نہیں کرتی مجھ سے پیار اس نے الٹا سوال کیا تھا۔

نہیں مجھے تو کچھ خاص نہیں ہے وہ شرارت سے ہنسی اور پھر ہنستی چلی گئی۔

اچھا تو کچھ خاص نہیں ہے تو پھر یوں ہنس کیوں رہی ہو بلکہ ہنسی کو چھوڑو تم اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو اس کے گالوں کے بعد اس کے تل پر اپنی شدت دکھاتے ہوئے وہ اسے اپنے سینے میں منہ چھپانے پر مجبور کر گیا۔

مجھے نہیں پتہ خبر دار جو مجھ سے کچھ بھی پوچھا وہ انگلی دکھاتے ہوئے وارن کرنے لگی جب کہ وہ قہقہ لگاتا ایک بار پھر سے اس کے ہوش اڑانے لگا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر بالکل خاموش لیٹی ہوئی تھی۔ وہ جاگ رہی تھی اور چھت کو گھورے جا رہی تھی وارق نے ایک نظر اسے دیکھا

اس وقت اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کے نخرے برداشت کر کے اسے اپنے سر پر چڑھانے کا۔

رات کو ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہوا تھا اس میں کچھ غلط نہیں تھا کم از کم وارق کی نظر میں تو بالکل بھی نہیں ۔وہ اپنے اور اس کے رشتے کو کسی بے وقوفی کی نظر نہیں ہونے دے سکتا تھا

اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے وہ واش روم میں بند ہو گیا واپس آیا تو بھی وہ اسی طرح لیٹی ہوئی تھی۔

exponovels

اب پتہ نہیں وہ کس چیز کا سوگ منا رہی تھی وارق کو اس کی خاموشی پر بہت تپش آیا۔اب اگر اس کا ارادہ اسے رات کو لے کر اسے کسی گلٹ میں مبتلا کرنے کا تھا تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا تھا یہ بات وہ اسے صاف الفاظ میں بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

رات کو جو کچھ بھی ہوا ہے وہ ہمارے درمیان پہلی دفعہ نہیں ہوا اسی لیے یہ ڈرامے بازیاں بند کرو اور اٹھو جا کر میرے لیے ناشتہ بناؤ

اور واپس آ کر اپنے آفس جانے کی تیاری کرو ایک اور بات آفس میں تم نے جیسے بھی رہنا ہے وہ تمہاری مرضی ہے لیکن اس گھر میں تم میری بیوی ہو یہ بات تم بھول نہیں سکتی۔اور آفس میں بھی تم میری بیوی ہو لیکن بہتر ہو گا کہ وہاں پر تم مجھے یہ بات یاد نہ دلاؤ۔

یارات سے لے کر ابھی تک یہ آفس جانے والا بھوت تمہارے سر سے اتر گیا ہے وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنا کوٹ پہنتے ہوئے بولا تو مائرہ نے ایک غضیلی نگاہ اس پر ڈالی۔

اچھے سے اندازہ تھا مجھے کل رات میرے ساتھ زبردستی اسی لیے تو کی ہے آپ نے تاکہ میں صرف آپ کی بیوی بن کر اس گھر تک محدود ہو جاؤں۔

لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا وارق صاحب اپنے باپ کی جائیداد پر تو میں آپ لوگوں کو قبضہ کرنے نہیں دوں گی ۔آفس تو میں ضرور جاؤں گی

exponovels

وہ ایک لمحے میں سیدھی ہوتے ہوئے بولی تھی جبکہ وارق ایک نظر اس پر ڈالتا پھر سے آئینے کی طرف متوجہ ہو گیا جیسے اس کی بات اتنی ہی غیر ضروری ہو جتنا اس نے ری ایکٹ کیا ہے۔

میں نے صرف آفس چلنے کے لیے ہی نہیں اپنے لیے ناشتہ بنانے کے لیے بھی کہا ہے بیوی بھی بنا کر رکھوں گا اور افس میں بھی لے کر جاؤں گا جانو تمہیں گھر تک محدود کوئی نہیں کرے گا جاؤ جا کر ناشتہ بناؤ۔ وہ اس کے قریب اتے ہوئے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا

مجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا اور میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں جو آپ کے کام کروں گی وہ اس کا ہاتھ خود سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہتی واش روم کی طرف جانے لگی لیکن اس نے جتنی جلدی دکھائی تھی وارق نے اتنی ہی تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

نہ جانے من نہ یہ نخرے نہیں چلیں گے اگر ناشتہ بنا کر نہیں دے سکتی تو اپنے لبوں سے ناشتہ کروانا پڑے گا۔

تمہارے حق میں بہتر یہ ہے کہ تم ناشتہ بنانا سیکھ لو ورنہ میری شدتیں برداشت کرنا ویسے بھی تمہارے بس کی بات نہیں۔ اور میں بھوکا رہنے کا عادی نہیں۔

ویسے رات کو میں ضروت سے زیادہ بہک گیا تھا۔ تو دوپٹے کا خاص خیال رکھنا میرا نہیں خیال کہ تم میری محبتوں کے نشان اپنے عزیز و جان چاچا کو دیکھانا چاہو گی۔ وہ اس کی گردن میں منہ چھپاتا ایک شوخ شدت بھری جسارت کر گیا۔

پیچھے ہٹیں آپ۔۔۔۔۔؟ اس نے اسے دھکا مارنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی اپنی نازک جان ہل کر رہ گئی سامنے کوئی اثر نہ ہوا۔

exponovels

ناشتہ بنا کر لاؤ گی یا میں تمہارے لبوں سے اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تو ایسے کھڑے کھڑے بناؤں گی کیا جانے دیں گے تو بناؤں گی نا مجھے فریش ہونا ہے پہلے۔۔۔۔وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو وارق کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

تو جاؤ نا کس نے روکا ہے اس کے لبوں پر اپنی مونچھوں کو حرکت دیتے ہوئے اس نے اپنی مونچھوں کو اس کے لبوں پر اچھا خاصا چبو یا تھا اور پھر اسے جانے کی اجازت دی تھی جبکہ وہ اپنے لبوں کو انگلیوں سے رگڑتی واش روم میں بند ہو گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا بات ہے تاشفین آج آپ نے آفس نہیں جانا۔۔۔۔۔۔"

وہ ناشتہ بنا رہی تھی جبکہ وہ پیچھے سے آتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپانے لگا تھا۔

اس کا انداز اتنا دل کش اور محبت لیے ہوئے تھا کہ تناوش نے بڑی محبت سے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اس سے سوال کیا تھا۔

وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی کہ آج وہ اسے چھوڑ کر جائے کل اس کے اظہار محبت کے بعد تو وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

exponovels

دل تو کر رہا ہے کہ سارا دن تمہارے ساتھ گزاروں لیکن یہ نوکری بھی نہ یار اچھا خاصا بندے کو ذلیل کرواتی ہے جانا پڑے گا۔

وہ بہت دکھی انداز میں بولا تھا جبکہ اس کے انداز پر اس کی ہنسی نکل گئی۔

ہاں تو ہم سنڈے کو ایک ساتھ رہیں گے نا یہ ابھی سنڈے انے والا تو ہے۔اس دفعہ نا ہم پھر سے اسی جگہ پہ جائیں گے جہاں اس دن گئے تھے ہم دونوں گھومنے کے لیے۔

وہ پلان بنا رہی تھی جبکہ وہ تو بس اس کا معصوم چہرہ دیکھ کر فدا ہو رہا تھا۔

جہاں تم کہو کہ وہاں جائیں گے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا جبکہ وہ تو اچانک اس افتاد پر گھبرا کر رہ گئی تھی وہ اس سے باتیں کر رہی تھی اور وہ اس سے رومینس جھاڑ رہا تھا۔

حد ہے تاشفین میں باتیں کر رہی ہوں آپ سے اور اپ ہیں کہ حد ہوتی ہے کسی بات کی پیچھے ہٹیں میں نہیں بولتی اپ سے وہ ناراضگی سے بولی تھی جب کہ وہ بنا اس کی ناراضگی کی پرواہ کیے اس کا چہرہ اپنے قریب کرتا ایک بار پھر سے پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

اللہ اللہ تاشفین آپ تو سانس بھی نہیں لینے دیتے کیا ہوتا جا رہا ہے آپ کو وہ اسے پیچھے کرتی اس کی نگاہوں میں دیکھ کر بولی جب کہ وہ ایک پر پھر سے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

exponovels

عاشق ہوتا جارہا ہوں تمہارا دیوانہ کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اس دفعہ سچ مچ میں دنیا بھلا بیٹھا تھا جبکہ تناوش اس کے انداز پر پریشان ہو گئی۔ کیونکہ اس وقت وہ سچ مچ میں اس کا دیوانہ ہی تو لگ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میری بچی میری جان اب کیسی طبیعت ہے تیری۔۔۔"

وہ کچن میں آئی تو اماں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

میں ٹھیک ہوں اماں آپ کو ایسا کیوں لگا کہ میری طبیعت خراب ہے وہ ان کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگی۔

بے شک وہ یہاں اپنے مطلب کے لیے آئی تھی لیکن اماں کا محبت بھرا انداز اسے اپنی طرف کھینچتا تھا وہ چاہ کر بھی ان کے ساتھ سخت رویہ نہیں رکھ سکتی تھی۔

کل میں نے اتنی دفعہ تجھے پکارا لیکن تو آگے سے بولی نہیں تو میں نے اندازہ لگا لیا کہ ضرور میری بچی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہو گی۔

اور پھر وارق نے مجھے بتایا کہ اس نے تجھے ڈانٹا ہے۔

تو ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھا رہی تھی تجھے وارق کے ساتھ باہر بھیجا تب بھی تو اداس تھی۔

جی اماں کل سچ میں میرا موڈ بہت خراب تھا لیکن اب میں ٹھیک ہوں۔

ویسے بھی جس کے پاس آپ جیسی محبت کرنے والی ماں ہو اسے کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

exponovels

میں وارق کے لیے ناشتہ بنانے آئی ہوں تو آپ مجھے بتائیں نا کہ کیسے کرنا ہے ویسے مجھے ٹوسٹ سیکنا آتا ہے لیکن وہ آپ کے لاڈلے کو پسند نہیں آئے گا۔

ہاں میری جان ایسا ہی ہے وہ صبح سویرے صرف پراٹھا کھاتا ہے آج میں تجھے خود پراٹھا بنانا سکھاؤں گی کل سے تو بنانا۔ بلکہ ایسا کر میرے ساتھ ساتھ کوشش کر تجھے بھی آجائے گا۔

اماں نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو اس نے مسکرا کر بالکل ان کے جیسا پراٹھا بنانے کی کوشش کی تھی ان کے جیسا تو نہ سہی لیکن وہ کچھ حد تک بہتر بنا چکی تھی۔ کم از کم وہ کھانے کے قابل تو تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے پراٹھا بنا کر سامنے رکھا بہت بہتر نہ سہی لیکن وہ پہلے والے پراٹھے سے کافی اچھا تھا۔

چائے ساتھ میں اماں نے خود بنائی تھی جس پر اسے کوئی اعتراض نہ تھا۔

اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کی بیوی اس کے لیے ہلکی پھلکی کوشش کر رہی ہے پراٹھے کی ایک سائیڈ تھوڑی سی نقشلی تھی لیکن اسے کوئی مسئلہ نہ تھا اسے کھانے میں

اس نے سکون سے ناشتہ شروع کر دیا تھا بنا کچھ بھی کہے۔ اس کا پراٹھا تعریف کے قابل تو تھا نہیں لیکن اس نے اس میں سے کوئی نقص بھی نہی نکالا تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

اس حالت میں چلو گی کیا میرے ساتھ آفس وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی آپ کے بعد آؤں گی ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔۔۔"

exponovels

وہ ناشتہ کرتے ہوئے سکون سے بولی جبکہ اماں خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی صدف اور خالہ تو بس ابھی ابھی ہی آئیں تھں۔

کیوں کیوں جائے گی یہ افس۔۔۔۔۔؟سب سے پہلا سوال اماں کی طرف سے آنا چاہیے تھا لیکن خالہ کی طرف سے آیا تھا۔

اس کا دل کر رہا ہے گھر بیٹھی بور ہو جاتی ہے اسی لیے آفس جوائن کرنا چاہتی ہے ویسے بھی موسی چاچا کی ساری پراپرٹی اسی نے تو سنبھالنی ہے اس نے اتنے سکون سے کہا تھا کہ سب کو اچھوں لگ گیا سوائے اماں کے۔

اس کی پوری بات سننے کے بعد اماں نرمی سے مسکرائی تھیں جیسے وہ ہر چیز سے پہلے سے ہی واقف تھیں۔

اس نے ایک نظر اماں کو دیکھا جن کے چہرے پر کوئی حیرانگی یا پریشانی نہیں تھی مطلب صرف وہی یہ سمجھ رہی تھی کہ سب لوگ اس کی پہچان سے ناواقف ہیں۔

بہت اچھی بات ہے ویسے بھی سارا دن اس کے پاس کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا احمد اور چھوٹو آتے ہیں تو تھوڑا سا ہنس بول لیتی ہے

ورنہ سارا دن ادھر ادھر پھرتی رہتی ہے آفس جایا کرے گی تو تھوڑا دل بہل جائے گا اور پھر اپنے باپ کی ذمہ داریاں بھی تو اٹھانی ہیں۔

آخر کب تک وارق اور ابراہیم ان ذمہ داریوں کو سنبھالیں اب وقت آگیا ہے کہ اصل حقدار کو اس کا حق واپس کر دیا جائے۔

exponovels

اماں ارام سے بولی تھیں

جبکہ وارق نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا صدف اور خالہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی تھی ان کے لیے جھٹکا ہی بہت بڑا تھا۔

وہ تو اتنے سالوں سے سمجھ رہی تھی کہ وارق کی منگیتر کہیں روپوش ہو چکی ہے اس کی انہیں کوئی خبر نہیں انہیں تو آج پتہ چلا تھا کہ مائرہ وہی لڑکی تھی جس کا بچپن سے اس کے ساتھ رشتہ طے کیا گیا تھا یعنی موسی خان کی بیٹی

میرے ساتھ جانے میں کیا پرابلم ہے تمہیں ویسے اچھا ہے دونوں ایک ساتھ آفس جائیں گے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں بولا تھا اس کا ارادہ تو صبح اسے اپنے ساتھ آفس لے کر جانے کا تھا لیکن وہ تو اس کے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔

میں پوری دنیا میں نشر نہیں کرنا چاہتی کہ میں آپ کی بیوی ہوں۔وہ مصروف انداز میں بولی

اگر تمہیں پتہ ہو تو ساری دنیا پہلے سے ہی جانتی ہے بیگم میرا ولیمہ بہت بڑے پیمانے پر ہوا ہے۔اس نے یاد دلایا تھا۔

اور اگر اپ کو یاد ہو تو میں نے ولیمے میں گھونگٹ پیروں تک لے رکھا تھا مجھے صرف چند ایک عورتوں نے ہی گھونگٹ اٹھا اٹھا کر دیکھا تھا وہ بھی زبردستی وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔

ہاں لیکن پھر بھی سب کو بتانے میں کیا پرابلم ہے۔اسے ابھی تک یہ بات چھپانے کی وجہ سمجھ نہیں ائی تھی۔

جب اس نے اسے قریب جھکنے کا اشارہ کیا وہ اگلے ہی لمحے اس کے بالکل قریب ہو گیا تھا۔

exponovels

میں نہیں چاہتی کہ آپ کا چھچھورا انداز افس میں بھی رہے اسی لیے بہتر ہے کہ وہاں آپ میرے بزنس پارٹنر بن کر رہیں نہ کہ شوہر۔۔۔۔اس نے شرمیلے سے انداز میں سرگوشی کی تھی صدف تو اس کے انداز پر تپ اٹھی تھی جبکہ اس کی بات سن کر وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

بزنس پارٹنر نہیں جانا صرف ایک معمولی سی ایمپلائی 13 پرسنٹ والوں کو میں پورا آفس نہیں اٹھا کر دینے والا۔وہ بھی بالکل اسی کے انداز میں جواب دیتے ہوئے پیچھے ہٹا تو مائرہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا۔وجہ یہ تھی کہ وہ اس وقت بحث میں نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے تم آجانا پیچھے ڈرائیور کے ساتھ لیکن تمہارا لاسٹ ٹائم نو بجے ہے نو بجے کے بعد آنے والوں کے ساتھ میں اچھا سلوک نہیں کرتا وہ اٹھتے ہوئے بولا جب کہ وہ کندھے اچکا کر ناشتہ کرنے میں مصروف ہو چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے بہت شدید کھانسی ہو رہی تھی اور اس وقت جسم میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر پانی کے قریب جا پاتی ایک ہفتے سے وہ بہت شدید بیمار تھی۔

کیا ہوا ہے آپ کو اتنے زور سے کیوں کھانس رہی ہیں طبیعت زیادہ خراب ہے کیا۔۔۔۔۔؟

ڈینی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ان سے پوچھنے لگا تھا۔

جو اپنا ہاتھ پانی کے گلاس تک پہنچانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے پاس آتے ہوئے گلاس اٹھایا۔

exponovels

دانیال بہت شدید پیاس لگ رہی تھی گلے میں درد ہو رہا تھا یہ پانی مجھے دے دو بیٹا۔اس نے پانی کے گلاس کی طرف ہاتھ بھڑایا تو ڈینی نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی جیب سے کچھ نکال کر پانی میں ملا کر گلاس ان کی طرف بڑھا دیا تھا

۔

یہ۔۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔ملایا ہے۔۔۔۔۔تم نے۔۔۔۔۔اس میں۔۔۔۔؟اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

زہر ہے۔۔۔اور کیا ملا سکتا ہوں میں۔۔۔۔۔ڈینی نے پر سرار انداز میں جواب دیا چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی

زائنہ نے کانپتا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔

ارے کیا ہوا لیجیے نا آپ کو پیاس لگی ہے پانی پیجیے وہ گلاس ان کے لبوں کے قریب کرتے ہوئے کہنے لگا جب اس نے ہاتھ مار کر گلاس پیچھے ہٹایا۔ تبھی عرفان کمرے کے اندر داخل ہوئے۔

عرفان ت۔۔۔۔۔تمہارا بیٹا م۔۔۔۔مجھ۔۔۔۔زز۔۔۔زہر دے رہا ہے۔۔۔۔اس نے میرے سامنے۔۔۔۔۔۔

اس گلاس۔۔۔۔۔میں زہر۔۔۔۔۔ڈالا ہے۔میں نے۔۔۔۔خود دیکھا ہے اس نے ابھی۔۔۔۔اپنی زبان سے قبول کیا ہے۔۔۔۔

وہ کانپتے ہوئے لہجے میں عرفان سے دانیال کی شکایت کر رہی تھی جبکہ دانیال ہوا میں ہاتھ بلند کرتا اپنے باپ کو دیکھنے لگا جیسے اس ڈرامے سے عاجز آ چکا ہو۔

exponovels

اوگاڈ کیا ہوتا جارہا ہے آپ کو موم آپ پاگل ہورہی ہیں میں آپ کی کھانسی دیکھ کر آپ کو پانی پلانے آیا تھا اور آپ مجھے ہی الٹا سنا رہی ہیں۔

ان کی طبیعت خراب ہورہی تھی اتنا شدید کھانس رہی تھی یہ مجھے ترس آگیا ان پر اسی لیے میں پانی پلانے آگیا لیکن مجھے کہاں پتہ تھا کہ یہ میرے ہی بارے میں.۔۔۔۔۔۔

زہر ہے نا اس میں میں نے زہر ڈالا ہے اس میں۔۔۔۔۔۔؟

رائٹ اس نے گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر کے ٹیبل پر پٹکا تھا۔

انہیں اس گھر میں مت رکھیں کسی پاگل خانے میں داخل کروائیں ڈیڈ وہ غصے سے اپنے باپ سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ زائنہ تو اس کی چال بازی پر حیران رہ گئی تھی۔

حد ہے زائنہ تمہارا دماغ دن بدن خراب ہوتا جارہا ہے میرا بیٹا تمہیں مارنے کی کوشش کیوں کرے گا وہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے۔

تمہاری خراب طبیعت کو دیکھتے ہوئے وہ اندر آیا تھا اور تم۔۔۔۔؟

تم دونوں کا رشتہ کب ٹھیک ہوگا وہ نفی میں سر ہلاتے باہر نکل گئے تھے انہیں اس وقت دانیال کو منانا تھا بیوی سے زیادہ انہیں ہمیشہ سے اپنا بیٹا زیادہ پیارا تھا۔

جب کہ زائنہ بے بسی سے وہیں پیاسی پڑی رہی یہ کوئی آج کی بات نہیں تھی دانیال ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔

exponovels

20 سال کی عمر میں جب وہ پہلی بار واپس ہاسٹل سے گھر آیا تھا تب سے ہی وہ اس سے ایسا ہی رویہ رکھے ہوئے تھا وہ ہر چیز میں اسے غلط اور اپنے آپ کو صحیح ثابت کر دیتا تھا۔

اور وہ عرفان کے سامنے کچھ ثابت بھی نہیں کر پاتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہاہاہا تم مجھے اپنے گھر پر انوائٹ کرو گی وہ بھی تاشفین بھائی کے وہاں ہوتے ہوئے اور تمہیں لگتا ہے کہ تاشفین بھائی مجھے گھر کے اندر گھسنے دیں گے نیور۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا کیونکہ وہ اسے اپنے گھر پر انوائٹ کر رہی تھی وہ بھی کھانے پر

۔۔۔۔

ارے وہ تمہیں کچھ کیوں کہیں گے میں کہوں گی نہ کہ تم میرے دوست ہو ان کی بھی تو دوست آتی تھی ہمارے گھر اور تو اور ان کی تو بوس بھی آئی تھی ہمارے گھر میں نے تو کچھ نہیں کہا۔

بلکہ میں نے تو ان کی بوس کے لیے اتنے مزے مزے کے کھانے بنا کر پیش کیے تھے تم آ سکتے ہو کبھی بھی ہمارے گھر میں تمہارے لیے بہت مزے کا کھانا بناؤں گی۔

وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ ڈینی مسلسل اسے انکار کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اس کے گھر جانے پر یقیناً تاشفین کا موڈ خراب ہو جائے گا۔

exponovels

اور ممکن تھا کہ وہ تناوش پر بھی غصہ کرے وہ اپنی وجہ سے ان دونوں کے بیچ کسی طرح کی کوئی بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میری پیاری چھوٹی سی بہنا میں جانتا ہوں کہ تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے گھر آؤں اور میں آؤں گا بھی لیکن اس دن جس دن تاشفین بھائی کہیں باہر گئے ہوں گے۔۔۔۔"

لیکن تاشفین بھائی کے ہوتے ہوئے نہیں کیونکہ پھر ان کا موڈ خراب ہو جائے گا اور انہیں تو بہانہ چاہیے ہوتا ہے نا کسی پر بھی اپنا غصہ نکالنے کا

اس لیے ابھی نہیں فی الحال تم میری جیب سے یہ مزیدار سا برگر کھاؤ وہ برگر کی پلیٹ اس کے پاس کرتے ہوئے بولا ۔

نہیں کھانا مجھے کچھ بھی اور تم بھی کان کھول کر سن لو اس سنڈے کو تم میرے گھر آ رہے ہو شام کے کھانے پر اگر نہیں آئے تو میں ساری زندگی تم سے بات نہیں کروں گی۔

وہ پیر پٹخ کر اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے جا چکی تھی جب کہ ڈینی سر پکڑ کر رہ گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

میڈم آپ کو اگر میرے ساتھ واپس آنا ہے تو یہ نمبر رکھ لیجئے آپ مجھے اس پر کال کر دیجئے گا میں اسی وقت آ جاؤں گا ڈرائیور نے ایک کارڈ اس کی طرف بڑھایا تھا جسے اس نے فوراً تھام لیا۔

exponovels

ہاں ٹھیک ہے مجھے آپ ہی کے ساتھ آنا ہے بھائی لیکن آپ شام میں خود ہی آجایئے گا مجھے کال کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

چھ بجے تک میرے خیال میں وارق گھر آجاتے ہیں تو میں بھی اسی وقت ہی آؤں گی۔

اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا کیونکہ اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کے پاس موبائل فون نہیں ہے۔اور نہ ہی یہ بات وہ ڈرائیور کو بتا سکتی تھی۔

اور ویسے بھی فون تو اس نے اب لے ہی لینا تھا وارق کی غنڈا گردی وہ اب مزید نہیں چلنے دینے والی تھی ڈرائیور نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ گاڑی سے نیچے اتر کر اس عمارت کو دیکھنے لگی جہاں کبھی اس کا باپ حکومت کرتا تھا آج اس کی باری تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں نے اس سنڈے کو ایک دوست کو یہاں پر انوائٹ کیا ہے گھر میں وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے تو آپ کو کوئی مسئلہ ہو گا۔

وہ جیسے ہی گھر واپس آیا تو پانی کا گلاس دیتے ہوئے وہ پھولے پھولے گالوں کے ساتھ اس سے پوچھ رہی تھی۔

میری جان مجھے کیوں کوئی مسئلہ ہو گا تمہارے دوست تمہارے گھر آئیں اس سے زیادہ بھلا اور خوشی کی کیا بات ہو سکتی ہے وہ اسے تھام کر اپنے قریب کرتا اپنی باہوں میں لے چکا تھا۔

exponovels

ہاں بس میں بھی اسے یہی کہہ رہی تھی لیکن اس کے بھی نا عجیب ڈرامے ہیں اسے لگتا ہے کہ اس کا یہاں آنا آپ کو برا لگے گا وہ اب بھی ناراضگی سے بول رہی تھی یقیناً اس کا غصہ اپنے دوست کے لیے تھا۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے بس اسے زیادہ وقت مت دینا تمہیں پتہ ہے ناسنڈے کا وقت صرف میرے لیے وہ اس کی گردن پر جابجا اپنے بوسوں کی برسات کرتے ہوئے بولا تو وہ کھل کھلا کر ہنسی۔

گدگدی ہو رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔" وہ اس کی باہوں میں سمٹتے ہوئے بولی تو وہ مزید اسے اپنے قریب کرتا بوسوں کی تعداد کو بڑھانے لگا۔

جبکہ وہ اس کی باہوں میں قید کھلکھلاتی چلی گئی۔کب کیسے کہاں وہ اس کے عشق میں مبتلا ہوا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

کل تک وہ اس لڑکی کا نام تک نہیں سننا چاہتا تھا اور اب اس کے بنا سانس لینا بھی دشوار ہوتا جا رہا تھا۔لیکن وقت کب کیا رنگ دکھائے کون جانتا ہے۔یقیناً ان کے ان خوشیوں کے لمحات بھی وقت پر ہی مقرر تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آفس کے اندر آتے ہوئے سب کو اپنی طرف متوجہ کر چکی تھی کچھ دن پہلے بھی وہ یہاں آئی تھی لیکن تب اس نے کہا تھا کہ وہ بدر خان کے ساتھ ہے اور اس کی میٹنگ کا حصہ رہے گی اسی لیے اسے سیدھا میٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا تھا

۔

exponovels

لیکن آج نہ تو یہاں پہلے بدر خان آیا تھا اور نہ ہی کوئی ٹھیک سے اسے جانتا تھا اسی لیے وہ سب کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

وارق افراہیم کا آفس کس طرف ہے وہ وہاں کی سیکرٹری سے پوچھ رہی تھی۔

میم ان کا آفس یہی ہے لیکن کیا اپ کی اپوائنٹمنٹ ہے ان کے ساتھ کیونکہ آج کا دن بہت مصروف ہے وہ کسی سے بھی نہیں ملنے والے تھے وہ فائل کو چیک کرتے ہوئے بولی تھی شاید کہیں پر اس لڑکی کے ساتھ اس کی ملاقات لکھی ہو لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔

مجھے کسی اپوائنٹمنٹ کی ضرورت نہیں جا کر کہو ان سے کہ مائرہ آئی ہے۔

وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولی تھی مطلب کہ وہ اپنے ہی شوہر سے ملنے کے لیے اپوائنٹمنٹ لیا کرے گی۔

سوری میم آپ ان سے اس طرح سے نہیں مل سکتی پچھلی دفعہ آپ کو اندر جانے کی اجازت اس لیے دی گئی تھی کیونکہ بدر خان پہلے ہی آپ کے بارے میں انفارم کر کے گئے تھے۔

لیکن آج آپ کے ساتھ ان کی کوئی میٹنگ نہیں ہے تو آپ نہیں مل سکتی ان کے ساتھ ائی ایم سوری آپ انتظار کیجئے سر کی میٹنگ ختم ہو گی تو میں ان کو بتا دوں گی کہ کوئی ان سے ملنے کے لیے آیا ہے۔

وہ کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی جبکہ مائرہ کا غصہ آسمان پر پہنچ چکا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا مجھے ان سے ملنے کے لیے انتظار کرنا پڑے گا جا کر کہو ان سے کہ مائرہ آئی ہے۔ مجھ میں اور یہاں کے باقی سب لوگوں میں بہت فرق ہے کیونکہ میں ان کی بی۔۔۔۔۔۔"

exponovels

وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی جب اس نے خود ہی کہہ دیا تھا کہ وہ آفس میں وارق کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں نبھانے والی تو پھر خود ہی اس سے ملنے کے لیے کیوں مر رہی تھی۔

ٹھیک ہے فائن میں انتظار کر لوں گی جب وہ فارغ ہوں تو بتا دیجئے گا انہیں کہ مائرہ آئی ہوئی ہے۔

تب تک میں ایک نظر آفس کو دیکھ لیتی ہوں آخر اب یہیں پر رہنا ہے تو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے وہ کندھے اچکا کر اپنا بیگ اٹھاتی آفس کو دیکھنے لگ گئی تھی جبکہ سیکرٹری ایک نظر اسے دیکھتی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

فی الحال اس کا کوئی ارادہ نہ تھا کسی کے منہ لگنے کا ورنہ وہ اس لڑکی کو ضرور بتاتی کہ یہ آفس ہے کوئی پبلک پارک نہیں جہاں وہ اپنی مرضی سے گھوم سکے۔اور ویسے بھی وارق کے آفس میں سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے تھے وہ اسے ہر طرف گھومتے دیکھ کر خود ہی اس کی طبیعت صاف کر دینے والا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ادھی رات کو زینب کی طبیعت شدید خراب ہو گئی۔

آج دو دن کے بعد عرفان نے زبردستی ابراہیم کو گھر بھیجا تھا تاکہ وہ تھوڑی دیر آرام کر سکے اپنی بہن کی یہ حالت دیکھ کر وہ تو گھر جانے کو تیار ہی نہیں تھا۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہے پہلے اپنے دو بھائیوں کی اچانک موت نے اسے بہت بڑا جھٹکا دیا ہے اور پھر ایک مرے ہوئے بچے کو پیدا کر کے اس کی حالت مزید خراب ہو گئی۔

exponovels

اپنے بچے کی لاش دیکھ کر اس کا کمزور دل برے طریقے سے اور اثر انداز ہوا تھا اس کے دل نے اس صدمے کو قبول ہی نہ کیا ہارٹ اٹیک کی صورت میں وہ اپنی ہی جان کو داؤ پر لگا بیٹھی تھی

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کا ذہن اپنے بچے کی موت کو قبول ہی نہیں کر پا رہا۔

وہ جب جب اس بات کو سوچتی ہے تب تب اس کی حالت خراب ہونے لگتی ہے اسے کسی بھی طرح سے اس صدمے سے نکالنا ہو گا۔

عرفان اور ابراہیم ہر ممکن کوشش کر رہے تھے اسے فضول کی سوچوں سے دور کرنے کی لیکن زائنہ کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر زینب چاہ کر بھی نارمل نہیں ہو پا رہی تھی

اور اب تو وہ صاف الفاظ میں اس سے کہہ چکی تھی کہ تمہارا وقت کم ہی رہ گیا ہے ایسا کرو ابراہیم کے ساتھ واپس پاکستان چلی جاؤ۔

کیونکہ میں تمہیں بہت جلد طلاق دلوانے والی ہوں وہ اس کے سامنے اس بات کو قبول کر چکی تھی کہ عرفان اور وہ کسی زمانے میں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

اور اس کا دعوی تھا کہ عرفان آج بھی اس سے محبت کرتا ہے اور اس کے ایک اشارے پر اسے طلاق دینے میں وقت نہیں لگائے گا۔

exponovels

اور پھر جس طرح وہ ہر وقت عرفان کے ساتھ چپکی رہتی تھی اس سے باتیں کرتی تھی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے دلاسے دیتی تھی اور کبھی اس کا ہاتھ تھام لیتی تھی یہ ساری باتیں زینب کو زندگی کی طرف آنے ہی نہیں دے رہی تھی۔

رات کے اس وقت بھی اس کی طبیعت بہت شدید خراب ہو گئی تھی۔اس وقت یہاں عرفان اور زائنہ کے علاوہ اور

exponovels

تم اس کا خیال رکھو میں تب تک ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں عرفان اس سے کہتا تیزی سے باہر بھاگا تھا جبکہ اس نے ایک نظر زینب کو دیکھا اور پھر مسکرائی۔

زینب تم تو میری باتیں دل پر لے بیٹھی یار ٹھیک ہو جاؤ اگر تم مر مرا گئی تو میری اور عرفان کی شادی مشکل ہو جائے گی اب میں تمہاری میت پر بیٹھ کر تو دلہن بننے سے رہی۔

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بہت ملائمت سے بات کر رہی تھی جب اچانک وہ ڈاکٹر کو لے کر اندر داخل ہوا اس وقت اتنی افراتفری مچی ہوئی تھی کہ عرفان کو زینب کے علاوہ اور کسی کی پرواہ نہ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا۔۔۔۔؟ تمہارا دماغ ہل گیا ہے پیاری بہنا اور کچھ بھی نہیں آؤ میں تمہارا سر دبا دیتا ہوں کہیں پاگل نہ ہو جاؤ تم "۔۔۔۔۔

exponovels

وہ شرارت سے اس کے ماتھے پر انگلیاں رکھتے ہوئے بولا تو تناوش نے غصے سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا۔

میں کوئی مذاق نہیں کر رہی دانیال عرفان میں سچ کہہ رہی ہوں تاشفین سے میں نے پوچھا ہے ان کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تمہارے میرے گھر پہ آنے پر۔۔۔۔۔"

وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی۔

انہیں تمہاری کسی دوست کے گھر آنے پر اعتراض نہیں ہے لیکن میرے آنے پہ ہو گا یار تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو کیوں بیکار میں پنگے لے رہی ہو۔۔۔؟

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

میری مرضی اس لیے لے رہی ہوں پنگے اور تم میرے دوست ہو اور انہیں میرے کسی بھی دوست کے گھر آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے بس اسی لیے تم آ رہے ہو اب نو مزید بحث۔

تمہیں پتہ ہے میں بریانی بہت مزے کی بناتی ہوں۔اب وہ اس سے بڑی معصومیت سے لالچ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

ٹھیک ہے بابا آج آوں گا میں تمہارے گھر لیکن پھر بعد میں جو ہو گا اس کی ذمہ دار تم ہو گی میں نہیں یاد رکھنا وہ پہلے ہی اسے وارن کر رہا تھا۔

exponovels

ہاں ٹھیک ہے بس تم ٹائم پہ آجانا بالکل بھی لیٹ مت ہونا ورنہ بریانی ٹھنڈی ہو جائے گی نا۔اور ٹھنڈا کھانا تاشفین کو بالکل بھی پسند نہیں ہے وہ تو ٹھنڈی چائے بھی نہیں پیتے اس نے جیسے بہت پتے کی بات بتائی تھی دانیال صرف ہاں میں سر ہلا کر رہ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

تقریباڈیڑھ گھنٹے سے وہ آفس کے چکر پر چکر کاٹ رہی تھی۔

اب تو اسے اچھی خاصی تھکاوٹ بھی ہونے لگی تھی لیکن وارق کی میٹنگ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

وہ اوپر والی بلڈنگ سے گھوم کر واپس نیچے آئی تو اسے پتہ چلا کہ وارق اپنی دوسری میٹنگ اٹینڈ کر رہا ہے۔

کیا تم نے انہیں بتایا نہیں تھا کہ مائرہ ان کا انتظار کر رہی ہے وہ سیکرٹری سے پوچھنے لگی جس نے اسے یہ بری خبر سنائی تھی۔

بتایا تھا میڈم لیکن وہ آپ کے چکر میں اپنی ضروری میٹنگ اگنور تو نہیں کر سکتے نا وہ کندھے اچکا کر بولی۔

کیوں نہیں کر سکتے ایسی بھی کون سی ضروری میٹنگ ہے جو مجھ سے زیادہ اہم تھی ان کے لیے ایک بار باہر آئیں میں خود پوچھتی ہوں۔

حد نہیں ہو گئی مطلب۔۔۔۔"جان کر بھی کہ میں یہاں باہر ان کا انتظار کر رہی ہوں وہ میٹنگ میں چلے گئے۔

بلکہ میں جانتی ہوں تم نے انہیں بتایا ہی نہیں ہو گا کہ میں ان کا انتظار کر رہی ہوں یہی بات ہے نا تم ہو ہی شکل سے میسنی لگتی ہو وہ الٹا اسی پر چڑھ دوڑی تھی۔

exponovels

میم پلیز اپنی حد میں رہیں آپ مجھ سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتی میں اس وقت اپنے کام پہ ہوں مجھے بد تمیزی کرنے پر مجبور نہ کریں وہ اس کی بات سن کر تھوڑا سا بھڑک گئی تھی۔

ہاں تو کام پر ہو تو کیا بے ایمانی کرو گی تم نے انہیں بتایا ہی نہیں کہ میں ان کا انتظار کر رہی ہوں اس کے آگے سے جواب دینے پر مائرہ کو مزید غصہ ایا تھا۔

وہ جب باہر آئیں گے تب اپ ان سے پوچھ لیجئے گا لیکن برائے مہربانی اس وقت آپ میرے منہ نہ لگیں۔ پتہ نہیں آ جاتے ہیں دماغ خراب کرنے کے لیے کہاں کہاں سے وہ غصے سے پین پٹختی اپنے کام میں لگ گئی تھی جبکہ مائرہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے سارے بال کاٹ دے۔

جو لہرا لہرا کر وہ کبھی ادھر تو کبھی ادھر جا رہی تھی۔

تمہاری تو بیٹا میں وہ حالت کروں گی نا جو زندگی بھر یاد رکھو گی تم دیکھ لینا۔ وہ غصے سے اسے وارن کرتی سامنے رکھے ڈیکس پر جا کر بیٹھ گئی تھی اب تو وارق سے ملے بنا اس کا گزارا نہیں تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ میٹنگ کے اندر گھس کر اس کی میٹنگ خراب کر دے لیکن پھر سوچا یہ افس اس کا بھی تو ہے اس کا بھی تو ہر میٹنگ میں 13 پرسنٹ کا حصہ ہے وہ کیوں اپنے 13 پرسنٹ پر رسک لے۔

اپنے غصے سے وہ کوئی غلط قدم نہیں اٹھا سکتی تھی آخر اس نے بھی بزنس ومین بننا تھا تو بہت کچھ سوچ سمجھ کر ایک ایک قدم اٹھانا تھا۔

exponovels

وہ کافی دیر وہیں بیٹھی رہی تقریباً پونے گھنٹے کے بعد وارق کچھ کلائنٹس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلا اور ایک نظر اسے دیکھ کر اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

اشارہ تو ایسے کر رہے ہیں جیسے میں کوئی ملازمہ ہوں ان کی خیر انہیں تو میں اندر جا کے سیٹ کروں گی وہ ایک نظر سیکرٹری کو دیکھتی جو وارق کی حرکت کے ساتھ ساتھ اسے بھی اٹھتے دیکھ چکی تھی۔ منہ بنا گئی

پھر آ گئے بڑھ گئی جبکہ سیکرٹری نفی میں سر ہلاتی اپنے کام میں لگ گئی تھی۔ یقیناً جتنا وہ اسے ناپسند کر رہی تھی اتنی ہی اسے بھی وہ زہر ہی لگی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں روز کہ آپ کی سالگرہ آ رہی ہے یہ تو بہت خوشی کی بات ہے بتائیے آپ کو میری طرف سے کیا گفٹ چاہیے۔

وہ اس کے کچھ ڈاکومنٹس دیکھ رہا تھا جب اچانک ہی اس کا آئی ڈی کارڈ اس کے سامنے آ گیا اس کی برتھ ڈے اسی مہینے میں تھی بلکہ صرف 10 دن دور تھی۔

میں زیادہ اپنی برتھ ڈے سیلیبریٹ نہیں کرتی اور نہ ہی مجھے یہ سب کچھ پسند ہے لیکن تم سے گفٹ میں ضرور لوں گی اور تمہیں مجھ سے وعدہ بھی کرنا ہو گا کہ تم انکار نہیں کرو گے۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو تاشفین نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اس عورت نے اس کے لیے کیا کچھ نہیں کیا تھا وہ اس کا گفٹ اسے کیوں نہ دیتا۔

exponovels

یس اف کورس آپ بس ایک بار بتائیں تو صحیح کہ آپ کو کیا چاہیے میں آپ کو وہ دینے کی کوشش ضرور کروں گا اس نے یقین دلاتے ہوئے کہا تھا۔

ایسے نہیں میں سب کے سامنے مانگوں گی اس دفعہ میں اپنی برتھ ڈے پر بہت گرینڈ پارٹی کرنے والی ہوں اور وہاں سب کے سامنے میں تم سے کچھ مانگوں گی اور تم مجھے انکار نہیں کرو گے اس نے پھر سے اس سے اپنی بات دہرائی تھی

۔

بالکل بھی نہیں میں ہر گز انکار نہیں کروں گا آپ کو جو بھی چاہیے مجھے بس ایک دفعہ بتا دیجیے تاکہ وہ میں آپ کی برتھ ڈے پارٹی پر وہ چیز لے کر حاضر ہو سکوں۔

ایسے نہیں کہانا میں برتھ ڈے والے دن ساری محفل کے سامنے مانگوں گی اور پھر تمہارا انکار نہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔۔"

یاد رکھنا تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے میں انکار کرنے کی اجازت تمہیں ہر گز نہیں دوں گی۔

آپ بار بار ایک ہی بات کہہ رہی ہیں روزتا شفین ابراہیم نام ہے میرا اور میں اپنے وعدے کا پابند ہوں۔

آپ ایک دفعہ مانگیں اگر آپ کو آپ کی مانگی ہوئی چیز نہ لا کر دی تو میں اپنا نام بدل لوں گا۔ وہ بہت بڑا دعوی کر رہا تھا

بس ٹھیک ہے تو تم تیار رہو مجھے میرا تحفہ دینے کے لیے میں تم سے تمہاری بہت بہت عزیز چیز مانگنے والی ہوں تم سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ تم مجھے وہ چیز کیسے دو۔ وہ کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی تو تا شفین نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو آپ کے کسی کام کی ہے تو میں اس کو دینے کے لیے کبھی بھی کسی سوچ میں نہیں پڑوں گا۔

بلکہ خوشی سے آپ کے حوالے کر دوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس چیز کی ضرورت مجھ سے زیادہ آپ کو ہو گی۔

ویسے بھی میری زندگی میں تناوش سے زیادہ اہم اور کچھ بھی نہیں ہے تو اسے تو آپ مجھ سے نہیں مانگنے والی باقی آپ پوری دنیا مانگ لیں مجھے فرق نہیں پڑتا وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے بولا

اور اگر اسی کو مانگ لیا تو وہ ہنستے ہوئے کہنے لگے۔

میں جانتا ہوں آپ مجھ سے میری جینے کی وجہ نہیں چھینیں گی

آپ نے میرے لیے اتنا کچھ کیا ہے آپ کو کچھ دیتے ہوئے مجھے دل سے بہت زیادہ خوشی ہو گی روز آپ ایک بار حکم تو کریں کہ آپ کو کیا چاہیے تاشفین ابراہیم آپ کے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہے وہ پورے یقین سے کہہ رہا تھا۔

اس عورت کے احسان ہی بہت تھے اس پر وہ کیوں نہ اس کی من چاہی چیز اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا۔

بس پھر تم تیار ہو جاؤ میں تم سے تمہاری بہت خاص چیز مانگنے والی ہوں۔ زیادہ دور نہیں ہے میری برتھ ڈے صرف 10 دن کا انتظار کرنا ہو گا تمہیں۔

میری برتھ ڈے میں تم سب سے خاص مہمان ہو یاد رکھنا۔۔۔"

مجھے اپنے اس برتھ ڈے کا شدت سے انتظار ہے جب میں تم سے اپنی من پسند چیز مانگوں گی وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

exponovels

جب کہ تاشفین نے صرف مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ابھی اسے ہر گز اپنی پسند کی اس چیز کے بارے میں نہیں بتائے گی۔

لیکن جو بھی تھا تاشفین نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے وہ چیز ضرور دے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ویسے مجھے تم پر ترس تو بہت آتا ہے زینب لیکن سوتنوں پر ترس کھایا نہیں جاتا نا۔۔۔۔"

خیر چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ طلاق کے بعد کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔؟

میرا مطلب ہے کہ جب عرفان تمہیں چھوڑ دے گا اس کے بعد کی زندگی کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے ۔۔۔۔۔۔؟

میں تو طلاق کے بعد عرفان سے شادی کر لوں گی اور اس کے ساتھ ہنسی خوشی اپنی زندگی جیوں گی لیکن تم تو بیچاری کہاں جاؤ گی یار ساری زندگی کیا اپنے بھائیوں کے در پر ہی رہو گی۔۔۔۔؟

زائنہ زینب کو ہوش آیا وہ اب کیسی ہے عرفان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے زینب کی طرف آیا تھا۔

جو آنکھیں کھولے بیڈ پر پڑی ہوئی تھی اس کے پاس آتے ہی اس نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے انداز چاہت سے بھرپور تھا۔

میری جان ٹھیک ہو جاؤ دانیال بہت زیادہ تنگ کرنے لگا ہے مجھے تمہیں پتہ ہے نا وہ تمہارے بغیر سوتا بھی نہیں ہے۔

exponovels

اوراب تواس کو سوائے رونے کے اور کوئی کام ہی نہیں وہ اس کا ہاتھ تھامے اس سے بول رہا تھا جبکہ زائنہ جو اپنی ہی باتوں میں مگن تھی گھبرا کر ایک طرف ہو کر رہ گئی۔

اب بہت بہتر ہے ماشاءاللہ سے اسے باتیں کرنے پر مجبور مت کرو عرفان ڈاکٹر نے منع کیا ہے۔اس نے عرفان کے کندھے پہ رکھتے ہاتھ ہوئے اسے پیچھے کیا تھا۔

میں اس سے باتیں کرنا چاہتا ہوں زائنہ تم نہیں جانتی یہ کتنی باتونی ہے اس کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی۔

اوراب یہ ایک دم سے چپ ہو گئی ہے پچھلے دو مہینوں سے میں کیسے رہ رہا ہوں اس کے بغیر تم اندازہ نہیں لگا سکتی وہ اس کے ہاتھ تھامے اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بے تحاشہ محبت سے بولا تھا زائنہ کو اس کا انداز اندر تک جلا گیا تھا جب ابراہیم کمرے میں داخل ہوا۔

کیسی ہے میری گڑیا وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا تو زینب نے میری مشکل سے اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائی تھی

۔

ٹھیک تو ہر گز نہیں ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اگر اس کی ٹینشن ختم نہ ہوئی تو اس کی جان بھی جا سکتی ہے زائنہ نے اچانک ان دونوں پر بم گرایا تھا۔

کل ابراہیم کے سامنے ہی تو ڈاکٹر بتا رہا تھا ان دونوں کے اچانک اس طرف دیکھنے پر اس نے ابراہیم کی طرف اشارہ کیا تھا۔

exponovels

بلکہ تم بھی تو تھے وہاں جب ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اگر اس کی ٹینشن ختم نہ ہوئی تو شدید خطرناک ہارٹ اٹیک کے چانسز ہیں۔

یہ ساری باتیں زینب کے سامنے کرنے والی ہر گز نہیں ہیں زائنہ عرفان نے انتہائی غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا وہ اسے ٹینشنوں سے دور لے کر جانے کی کوشش کر رہے تھے اسے زندگی کی طرف لانا چاہتے تھے لیکن زائنہ تو اس کے سامنے ہی ایسی باتیں کرنے لگ گئی تھی۔

ان دونوں کو خود کو گھورتے پا کر وہ کندھے اچکا کر کمرے سے نکل گئی تھی۔

جبکہ ان دونوں کا ہی دھیان اب صرف اور صرف زینب کی طرف تھا وہ اس کا دل بہلانے کی کوشش کر رہے تھے ۔یہ تو وہ لوگ جانتے ہی نہیں تھے کہ تھوڑی دیر پہلے زائنہ زینب سے کیسی باتیں کر کے گئی ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○

شکر ہے خدا کا آپ نے مجھے کمرے کے اندر تو بلایا ورنہ میں تو صبح سے پاگلوں کی طرح گھوم گھوم کر تھک گئی تھی وہ آرام سے اپنا بیگ ٹیبل پر پھینکتی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اب ارادہ اس کی کلاس لینے کا تھا۔

تم کس کی اجازت سے یوں منہ اٹھا کر کمرے میں چلی آئی ہو اور کیا تم نے اس آفس میں انے سے پہلے دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔۔؟

اور یہ کیا طریقہ ہے اپنے بوس کے سامنے بیٹھنے کا وہ ایک نظر سر سے پیر تک اسے دیکھتا اس سے سوال کرنے لگا۔

بوس۔۔۔۔؟

exponovels

کون سے باس کیسے بوس اور میں اجازت کیوں لوں گی آپ کے کمرے میں انے کے لیے۔۔۔۔۔۔؟

اور میں آپ کی بیوی ہوں شاید آپ بول رہے ہیں میں جیسے چاہوں آپ کے سامنے بیٹھ سکتی ہوں

وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگ گئی تھی

ہاں باس میں تمہارا باس ہوں یہاں۔۔۔۔۔۔"

اور کون سی بیوی کیسی بیوی تم بیوی صرف میرے گھر میں ہو یہاں پر تو تم کوئی رشتہ نبھانے میں انٹرسٹڈ نہیں تھی۔

تو اب اچانک تمہیں کیوں یاد اگیا کہ تم میری بیوی ہو تو تم یہاں اس افس میں کام کرنے کے لیے آئی ہو تمہارے 13 پرسنٹ کے شیئرز ہونے کی وجہ سے میں تمہیں ایک کیبن پر ووائڈ کر رہا ہوں اس کے علاوہ تم یہاں ایک عام سی ورکر کی حیثیت سے رہو گی

کام کرو گی اپنی تنخواہ لو گی۔اور ایک مہینے کے بعد اس کمپنی سے 13 پرسنٹ کے شیئرز سے جو منافع ہو گا وہ تمہارے نہیں بلکہ مائرہ موسی خان کے بینک میں ٹرانسفر ہو جائے گا۔

اور وہ پیسے تمہیں صرف اسی کنڈیشن میں ملیں گے جب تم میرے ساتھ اس رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھاؤ گی۔

باقی تم اس ایگریمنٹ کو پوری طرح سے پڑھ سکتی ہو جہاں تمہارے بابا جان نے تمہاری جائیداد کو تمہیں دیتے ہوئے کچھ باتیں شرط رکھی تھیں۔

میں جانتا ہوں ان پیپرز کو تم جھوٹ یا فریب سمجھ رہی ہو گی لیکن اس کے نیچے سائن بھی ہیں اور تاریخ بھی ان پیپرز میں کسی طرح کی کوئی ادل بدلی نہیں کی گئی یہ بالکل اوریجنل ڈاکومنٹس ہیں

exponovels

ان کو ٹھیک سے سمجھ کر پڑھو اور پھر فیصلہ کرو کہ تمہیں یہاں کوئی نوکری کرنی ہے یا نہیں۔

کرنی ہے مجھے کرنا ہے یہاں پر کام میں اپنے بابا کی جگہ سنبھالنا چاہتی ہوں۔وہ پیپرز کو ایک سائیڈ پہ کرتے ہوئے اس سے کہنے لگی تھی۔

وہ تو بدر خان نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ اسے یہاں کام کرنے سے روکے گا اسے طرح طرح کی کنڈیشنز بتائے گا لیکن اس نے ہمت نہیں ہارنی اس نے ہر قیمت پر اپنے بابا کا حصہ حاصل کرنا تھا۔

او کے فائن تو ٹائپنگ اتی ہے تمہیں وہ مصروف انداز میں فائل اپنی سائیڈ دراز میں ڈالتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا۔

موبائل پر تو آتی ہے باقی میں لیپ ٹاپ پر سیکھ لوں گی۔

ہاں ٹھیک ہے جیسے بہتر لگے ویسے کر لو تمہارے پاس ابھی ایک ہفتے کا وقت ہے مجھے ایک ہفتے کے بعد یہ فائل بالکل تیار چاہیے تمہیں اس میں کیا کیا ٹائپ کرنا ہے یہ باہر مس ماہم بیٹھی ہیں وہ بتائیں گی۔

باقی تمہاری منتھلی تنخواہ 40 ہزار ہو گی جو تمہیں وقت پر مل جائے گی لیکن ہر چھٹی پر تمہاری تنخواہ میں سے پیسے کاٹے جائیں گے وہ پیپر میں کچھ لکھتے ہوئے اسے بول رہا تھا اس کی طرف دیکھنا تک شاید وہ آج اپنی توہین سمجھے ہوئے تھا۔

کیا 40 ہزار آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ابھی دو دن پہلے میں اٹھ لاکھ کی شاپنگ کر کے آئی تھی اس نے جیسے بتانا ضروری سمجھا تھا وہ بھی تو ساتھ تھا اس نے ہی تو اپنے کارڈ سے اس کی پیمنٹ کی تھی۔

exponovels

ہاں وہ تم نے میرے پیسوں سے کی تھی لیکن اب تم اپنے پیسے کمار ہی ہو تو اڑاتے ہوئے ذرا دھیان رکھنا اب تم جا سکتی ہو یہاں سے وہ اس کی طرف دیکھے بنا بولا تھا۔

میں نے کہا کہ اب آپ جا سکتی ہیں یہاں سے آپ کا کیبن مس ماہم آپ کو دکھا دیں گے۔ پلیز ڈونٹ ڈسٹرب می وہ اس کی موجودگی سے ڈسٹرب ہوتے ہوئے بولا۔

وہ پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی کہاں وہ اس کی کلاس لینے اس کے افس میں گھسی تھی اور کہاں وہ اسے ہی بے عزت کر کے نکال رہا تھا ایسا کہاں ہوتا ہے بھلا۔۔۔۔؟

یہ گھر چلیں پھر میں بتاتی ہوں کہ مائرہ چیز کیا ہے وہ اندر ہی اندر اپنا غصہ پیتی وہاں سے نکلی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔

جبکہ اس کے کمرے سے نکلتے ہی اسے وارق کے قہقے کی اواز سنائی دی تھی اسے مزید غصہ ایا وہ پیر پٹختی اس نک چڑی لمبے بالوں والی سیکرٹری کے سر پر جا سوار ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے۔۔۔۔!! یہ کتنی خوبصورت ڈریس ہے تاشفین یہ آپ میرے لیے لے کر آئے ہیں۔۔۔۔۔؟ وہ آج شاپنگ کر کے گھر واپس آیا تو ایک خوبصورت سا ڈریس لا کر اسے تھما دیا۔

وہ تو اسے اپنے ساتھ لگائے خوش ہو رہی تھی جبکہ اس کا سوال سن کر اس نے سر پہ ہاتھ مارا تھا۔۔۔"

exponovels

اس کی بیوی وہ تھی تو وہ کسی اور کے لیے ڈریس لے کر کیوں آتا۔۔۔۔؟لیکن اس کی جھلی بیوی نے کب یہ بات سمجھنی تھی۔اسے یہ بات سمجھانا تو دیوار پہ سر مارنے کے برابر تھا۔

ارے نہیں نہیں وہ نیچے والی فلیٹ میں جو آنٹی رہتی ہیں نا یہ ڈریس میں ان کے لیے لے کر آیا ہوں۔

وہ کیا ہے نا کہ سات دن کے بعد میری بوس کی سالگرہ ہے نا تو ان کی برتھ ڈے پارٹی میں آنٹی نے پہن کر جانا ہے وہ چڑنے والے انداز میں بولا۔

پہن کر مجھے دعائیں دیا کریں گی وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے بولا جبکہ ساتھ ہی ساتھ وہ اپنا سر بھی سہلا رہا تھا

جبکہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی مطلب یہ ڈریس میرے لیے نہیں تھی بلکہ آنٹی کے لیے ہے

لیکن آنٹی اتنا ڈارک کلر پہنیں گی اور وہ تو اتنی زیادہ موٹی تھی یہ ڈریس تو انہیں کبھی بھی فٹ نہیں آئے گی۔

پھر تو یہ ویسٹ ہو جائے گی کیونکہ انٹی تو بہت زیادہ موٹی ہیں اور آپ آنٹی کے لیے یہ لے کر کیوں آئے ہیں آپ کو کیوں بولا انہوں نے یہ لانے کے لیے اور ہم لوگ تو انہیں ٹھیک سے جانتے بھی نہیں تو آپ کو انہوں نے اپنے کام کیوں کہیے۔۔۔۔؟

وہ سچ مچ میں تپ اٹھی تھی۔

ان انٹی سے تو میں خود بات کرتی ہوں انٹی صاحبہ کے پیر قبر میں لٹکے تھے اور انٹی کی فرمائشیں دیکھیں۔میرا ہی شوہر نظر آیا ہے انہیں

exponovels

وہ بڑبڑائی تو تاشفین حیرت سے اسے دیکھنے لگا وہ سچ میں اتنی بے وقوف تھی کیا

بے وقوف لڑکی میری ان انٹی کے ساتھ کون سی رشتہ داری ہے جو میں ان کے لیے کچھ گفٹ لے کر اؤں گا۔۔۔؟

سٹوپڈ یہ تمہارے لیے ہی ہے تم اگے سے الٹی سیدھی بحثیں کر رہی تھی اسی لیے میں نے بول دیا مذاق میں کہ انٹی کے لیے ہے وہ سمجھاتے ہوئے اپنے سر پر ایک۔ بار پھر سے اتنے زور سے ہاتھ مار چکا تھا کہ پٹک کی اواز سن کر تناوش کی ہنسی نکل گئی۔

ہاں تو مجھے نہیں آتے آپ کے طنز سمجھ میں اب مار دیا نا خود کو اتنی زور سے ادھر آئیں میں مساج کرتی ہوں اور اس کے سر پر ہلکے ہلکے ہاتھ مارتے ہوئے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے بولی جب کہ تاشفین نے اسے گھورا تھا جس کا اس نے زیادہ اثر نہ لیا۔

بلکہ وہ یوں ہی آہستہ آہستہ اس کے سر کی مساج کرنے لگی جہاں اس کا ہاتھ زیادہ زور سے لگنے کی وجہ سے سرخ نشان بھی بن چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

بات سنو میری لڑکی۔۔۔۔۔!!

تم نے مجھے میرا کیبن دکھانا ہے اور میرے لیے جو کام ہے وہ بھی مجھے بتا دو تا کہ میں کر سکوں۔

exponovels

وارق نے تو کہا ہے کہ کوئی ٹائپنگ کا کام ہے جو مجھے کرنا ہے مجھے لیپ ٹاپ پہ ٹائپنگ کرنی بالکل بھی نہیں آتی لیکن میں کوشش کر کے سیکھ لوں گی اتنا بھی مشکل نہیں ہوتا ویسے بھی مجھے فون پر ٹائپنگ اچھی خاصی آتی ہے وہ باہر مس ماہم کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا اس لڑکی کے منہ لگنے کا اسے یہ لڑکی بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

لیکن کوئی بات نہیں مجبوری کا نام شکریہ اس سے تھوڑی بہت بات تو وہ کر ہی لے گی اب آخر اسی کے ساتھ کام کرنا تھا تو تھوڑا بہت رابطہ تو رکھنا ہی تھا اور ویسے بھی وہ کون سا آئندہ اسے منہ لگانے والی تھی۔

جی آپ یہاں میرے انڈر کام کریں گی اور میں یہاں آپ کی باس ہوں تو آپ مجھے لڑکی نہیں بلکہ میم کہہ کر بلایا کریں گی۔

اور یہ جو دروازہ نظر آ رہا ہے نا یہ آپ کا کیبن ہے آپ کو یہیں پر بیٹھنا ہے جا کر اپنا کیبن چیک کر لیجئے میں تھوڑی دیر میں آپ کو فائل بھجواتی ہوں جو آپ نے ٹائپنگ کرنی ہے اب آپ جا سکتی ہیں وہ مصروف انداز میں بولی۔

تم ضرورت سے زیادہ ایٹیٹیوڈ نہیں دکھا رہی مجھے وہ سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے اسے گھور کر بولی۔

طاہر انہیں ان کا افس دکھاؤ مجھے سر نے اندر بلایا ہے وہ اپنی ضروری فائلز اٹھا کر وارق کے کیبن میں چلی گئی تھی۔

جبکہ اتنی اگنورنس پر مائرہ کا غصے سے برا حال ہونے لگا وہ پیر پٹخ کر اپنا افس دیکھنے آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

سامنے ایک چھوٹا سا ٹیبل تھا اور اس کے سامنے ایک کرسی رکھی ہوئی تھی کسی دوسرے فرد کے بیٹھنے کی بھی جگہ نہیں تھی وہاں وال پر ایک چھوٹا سا پنکھا لگا ہوا تھا اور بس افس ختم۔

دوسری نظر کے لیے کچھ بچتا ہی نہیں تھا دیکھنے کے لیے ٹیبل پر ایک لیپ ٹاپ تھا جو شاید اس کے کام کے لیے تھا اور ساتھ میں ایک پرنٹنگ مشین۔

یہ آپ کا آفس ہے آپ کو یہیں پر کام کرنا ہو گا آپ کی ٹائمنگ نو سے چھ بجے کی ہو گی اور یہ فائلز ماہم میڈم نے دی ہیں آپ کو دینے کے لیے یہ آپ ابھی سے ٹائپ کرنا شروع کر دیں ورنہ کام نہیں ہو پائے گا وقت پر اور سر کو یہ فائل تین بجے تک چاہیے۔

تین بجے نہیں انہوں نے مجھے ایک ہفتے کا وقت دیا ہے وہ پریشانی سے اس سے کہنے لگی تھی بے شک اس میں صرف تین پیجز ہی تھے جو ٹائپ کرنے تھے لیکن پھر بھی اسے ابھی تو ایک ہفتے کا وقت کہا تھا اب وہ اسے تین بجے کا وقت کیسے دے سکتا تھا

جی تین بجے سر ہر ورکر کا کام ایک میٹنگ کی صورت میں چیک کرتے ہیں اور آپ کو بھی ہر دن کچھ نہ کچھ کر کے سر کو دکھانا ہو گا تین بجے کی میٹنگ میں آپ نے سر کو اپنا یہ کام دکھانا ہے اور یہ جو کچھ ٹاپک ہیں وہ آج کی میٹنگ کے لیے بہت خاص ہیں تو آپ نے انہیں جلدی سے جلدی ٹائپ کرنا ہے

exponovels

وہ تفصیل سے بتاتے ہوئے واپس جانے لگا تھا جب کہ وہ اس فائل کو دیکھنے لگی کام تو زیادہ نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ 13 پرسنٹ کی مالکن سے ٹائپنگ کروا رہا تھا یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی تھی اس نے پنکھے کو فل کرتے ہوئے کرسی پر جگہ سنبھال کر لیپ ٹاپ ان کیا تھا۔

کمپیوٹر وغیرہ یوز کرنا اسے زیادہ نہیں آتا تھا لیکن ہلکا پھلکا کام وہ کر ہی سکتی تھی اتنا تو وہ انٹرنیٹ سے دیکھ کر بھی کر لیتی اور ویسے بھی وہ مائرہ تھی اور مائرہ کے لیے کوئی کام مشکل نہیں تھا بقول مائرہ کے تو یہ بھی اس نے کر ہی لینا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے روبن سے کوئی بات نہیں کی تھی صرف کہا تھا کہ اپنی حد میں رہو اور اس دن کے بعد روبن بالکل نارمل ہو گیا تھا تقریباً ڈیڑھ مہینے سے اس نے کوئی پنگا نہیں کیا تھا اور شاید ڈینی کی مار کا اثر تھا کہ وہ سدھر گیا تھا یا شاید وہ کچھ بڑا پلان کر رہا تھا۔

لیکن آج کل اس کا سارا دھیان اپنی فلم پر تھا وہ وقت پر آ رہا تھا وقت پر جا رہا تھا اور شوٹنگ میں بھی اس نے کوئی بھی ایسی حرکت نہ کی تھی جس پر وہ پریشان ہوتا۔

پچھلے ڈیڑھ مہینے سے شوٹنگ بھی بہت اچھے طریقے سے ہو رہی تھی دوسری طرف سے کرسٹین بھی اپنے سارے نخروں کو ایک طرف رکھ کر اپنے کام میں مصروف تھی جس کے لیے وہ کافی خوش بھی تھا۔

ایسے میں روز کی سالگرہ کا آ جانا بھی ایک خوشکن احساس تھا وہ اس کی سالگرہ کو اسپیشل بنانا چاہتا تھا وہ بس جاننا چاہتا تھا کہ آخر روز اس سے مانگنے کیا والی ہے۔

exponovels

آخر ایسی کون سی چیز تھی جو روز کو اس سے ملنے والی تھی وہ خود بھی سوچ سوچ کر تنگ آ گیا تھا لیکن اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں ایا۔

فلم کی ادھی سے زیادہ شوٹنگ ہو چکی تھی سب اہم سینز وہ شوٹ کروا چکا تھا اب بس کچھ غیر معمولی سین باقی تھے جو فلم کو مکمل کرنے کے لیے ضروری تھے۔

اور اس کی کوشش یہ تھی کہ روز کی سالگرہ سے پہلے پہلے وہ فلم کی ساری شوٹنگ کمپلیٹ کر لے پھر ایڈیٹنگ کا ورک ویسے بھی ایڈیٹرز نے دیکھنا تھا اور اس کا ارادہ تناوش کو لے کر کہیں باہر گھومنے جانے کا تھا۔

جس کے لیے وہ روز سے بھی بات کر چکا تھا اور اسے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ تو اج کل اچھی اچھی جگہ بھی دیکھ رہا تھا تاکہ وہ اپنا ایک مزیدار سا ہنی مون پلان کر سکے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے جو کام تھوڑا سا لگ رہا تھا اب اچانک ہی بہت زیادہ لگنے لگا تھا اسے دو دفعہ لیپ ٹاپ پر فائل سیو کرنے کی کوشش کی لیکن دونوں دفعہ وہ ڈیلیٹ ہو گئی۔

اب وہ تنگ آنے لگی تھی وہ کہاں اس کام کو اسان سمجھے ہوئے تھی اور کہاں یہ اس کی جان کا عذاب بن گیا تھا۔

اس نے تنگ آ کر فائل اٹھائی اور وارق کے افس میں جانے لگی لیکن مس ماہم نے اسے بیچ میں ہی روک دیا۔

کہاں جا رہی ہیں آپ اس نے اسے پکارتے ہوئے پوچھا تھا۔

میں سر کے کمرے میں جا رہی ہوں انہیں اپنا کام دکھانے کے لیے وہ اپنی فائل پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

exponovels

آپ کا کام سر نہیں میں چیک کروں گی آپ کا کام سر تین بجے کے بعد چیک کریں گے تب تک آپ مجھے چیک کروا سکتی ہیں وہ ہاتھ اگے کرتے ہوئے بولی اسے اپنی فائل دیکھنے دکھانے سے پہلے اسے موت نہ اجائے۔

تو میں تین بجے کے بعد سر کو ہی دکھاؤں گی وہ اپنی فائل لے کر واپس اپنے کیبن میں گھس گئی تھی۔ جبکہ ماہم کندھے اچکا کر اپنا کام کرنے لگ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنے کام میں زور و شور سے مصروف تھی۔ لیکن پھر بھی وہ بہت کوشش کے بعد بھی فائل سیو نہیں کر پا رہی تھی وہ فائل سیو کرنا سیکھنا چاہتی تھی جو انٹرنیٹ سے بھی اسے سمجھ نہیں ایا تھا لیکن وہ کسی اور سے کیوں سیکھتی جب اس کا شوہر ہی بوس کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

لیکن وہ لمبے بالوں والی چڑیل تو اسے اس کے شوہر کے افس میں جانے ہی نہیں دے رہی تھی جب طاہر نے آ کر اس سے پوچھا کہ کام ہوا یا نہیں ہوا اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

لنچ بریک تھا شاید وہ اسی لیے آ کر پوچھ رہا تھا اس نے صاف انکار کر دیا تو طاہر نے کہہ دیا کہ تین بجے تک سر کی میٹنگ ہے اور اس سے پہلے سر کو ہر حال میں یہ فائل چاہیے جو انہوں نے آپ کو ٹائپ کرنے کے لیے دی ہوئی ہے۔

صرف تین پیجز تھے اب تک تو ہو جانے چاہیے یہ نہ ہو کہ سر پہلے ہی دن اپ کی بے عزتی کر دیں۔ اس نے محسوس کیا تھا یہ طاہر نامی ادمی ضرورت سے زیادہ ہی اس سے فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ منہ لگائے بغیر چہرہ پھیر

exponovels

کر اپنا کام کرنے لگی طاہر کافی دیر اس کے سر پر کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر اس کی طرف سے کوئی رسپانس نہ ملنے پر باہر چلا گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ فائل اتنی ضروری ہو سکتی ہے اسے اندازہ نہیں تھا۔ یہ فائل تو اس کی بے عزتی بھی کروا سکتی تھی لیکن وہ اپنے پہلے ہی دن خود کو وارق کے سامنے ناکارہ ثابت نہیں کر سکتی تھی اس نے اسے اتنا آسان کام دیا تھا اور وہی آسان کام اس کے لیے اتنا مشکل ہو گیا تھا۔

وہ جتنا ہو سکے اتنا اسے کرنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ وارق سی سی ٹی وی کیمرہ پر اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بہت محنت اور لگن سے کام کر رہی تھی لیکن اسے تو کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔

جو بھی تھا وارق کو اپنی بیوی کو بھوکا ہر گز مارنا تھا اسی لیے تھوڑی دیر کے بعد اس نے ماہم کو کہا کہ وہ جا کر مائرہ کو کھانے کا پوچھے اور وہ آئی بھی تھی اس سے پوچھنے کے لیے لیکن اس نے اسے منہ ہی نہیں لگایا۔

ماہم کو تو اس لڑکی کا ایٹیٹیوڈ سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔

اور دوسرا وارق کا اس کو اہمیت دینا اور پھر پہلے ہی دن اسے اپنی اہم میٹنگ کی فائل ٹائپنگ کے لیے تھما دینا۔ وہ تو خود وارق کی وجہ سے حیران تھی۔

exponovels

وہ ایسی کوئی بھی اہم میٹنگ جو ایک ہفتے کے ٹائم پیریڈ میں اتی ہو وہ کسی کو دینے کی غلطی نہیں کرتا تھا اور یہاں اس نے ایک نیو ورکر نان ایکسپیرینس کو دے دی تھی۔

ایک ہفتے میں تو کیا وہ ایک مہینے میں بھی اس فائل کو تیار نہیں کر سکتی تھی ماہم کو پورا یقین تھا

لیکن اس نے وارق کو مائرہ کے بارے میں بس اتنا ہی کہا تھا کہ شاید اس کا کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں ہے اسی لیے وہ لنچ بریک نہیں لے رہی۔ حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ اس نے ماہم کی بات کا جواب ہی نہیں دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تمہارا شوہر مجھے کاٹ کر کھا جائے گا مجھے یقین ہے وہ اندر داخل ہوتے ہوئے ایک نظر اس کے پورے گھر کو دیکھتا کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

آج سنڈے تھا اور اپنی فلم کی شوٹنگ میں بزی ہونے کی وجہ سے تاشفین ابھی گھر واپس نہیں آیا تھا اپنی فلم کے چکر میں وہ سنڈے کی چھٹی بھی نہیں لے رہا تھا حالانکہ آج تو اس نے تناوش سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے گھمانے لے کر جائے گا لیکن صبح اس نے اس سے معذرت کر لی تھی۔

اس نے وعدہ کیا تھا کہ شوٹنگ کے بعد وہ جہاں کہے گی وہ اسے لے کر جائے گا اور ویسے بھی اب مزید 10 سے 12 دن کی شوٹنگ باقی تھی اور پھر فلم کا رولا ختم ہو جانا تھا۔

جب کہ اس کی کوشش روز کی سالگرہ سے پہلے ہی اس فلم کی ساری شوٹنگ کو مکمل کرنا تھی جس میں وہ بالکل بھی چھٹی نہیں دے رہا تھا پھر وہ اسے اپنے ساتھ کسی دوسرے ملک میں گھمانے لے کر جانے کی پلاننگ کر رہا تھا۔

exponovels

جہاں کی وہ ٹکٹس بھی بک کروا چکا تھا اس کا یہ ہنی مون وہ تناوش کے لیے بہت زیادہ سپیشل بنا دینا چاہتا تھا بہت سارے یادگار لمحات وہ اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا کیا میرے شوہر تمہیں ادم خور نظر آتے ہیں جو تمہیں کاٹ کر کھا جائیں گے۔۔۔۔؟

چپ چاپ بیٹھو میں نے تمہارے لیے اتنے مزے کی بریانی بنائی ہے کہ انگلیاں چاٹتے رہ جاؤ گے اپنی وہ پورے دعوے سے کہتی اس کے لیے کھانا نکالنے لگی تھی جبکہ وہ بھی تاشفین کے گھر پر موجود گی نہ ہونے کی وجہ سے پر سکون ہو کر بیٹھ گیا تھا

ویسے بہنا تمہارے عزیز و جان شوہر ہیں کہاں کہیں نظر نہیں ارہے کہیں میرے قتل کی پلاننگ تو نہیں کر رہے کہیں بیٹھ کر اس نے ایک نظر پورے گھر میں دوڑا کر اس سے پوچھا تھا اسے تنگ کرنے میں بھی اپنا ہی مزہ تھا وہ تاشفین کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کر سکتی تھی اور وہ اسے اتنا ہی چڑاتا تھا۔اور وہ چڑتی بھی بہت زیادہ تھی۔

تمہارے شوہر آجاتے پھر ایک ساتھ مل کر کھانا کھاتے اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ میزبان بھوکا رہے اور مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھائے اس نے بریانی کی چمچ بھر کر اپنے منہ میں لیتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا تو تناوش نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

ہاں کیوں نہیں یہ بریانی میں واپس اٹھا لیتی ہوں وہ اس کے سامنے سے پلیٹ اٹھانے ہی لگی تھی جب ڈینی نے دونوں ہاتھوں سے پلیٹ تھام لی۔

exponovels

ارے یار مذاق کر رہا ہوں چھوٹا سا مذاق بھی نہیں سمجھتی ہو تم میرا کوئی ارادہ نہیں ہے تمہارے ہٹلر کے ہاتھوں پٹنے کا میں تو پہلے ہی کھا کر یہاں سے بھاگ نکلوں گا۔

وہ بڑے مزے سے تیز تیز بریانی کھا رہا تھا جبکہ اس کی تیزی پر تناوش کو ہنسی آ رہی تھی۔

اگلے سنڈے پھر سے اپنے شوہر کو کہیں باہر بھیج دینا اور مجھے ناکوفتے بہت پسند ہیں اس نے اپنی فرمائش نوٹ کروائی تھی۔

جبکہ تناوش نے بڑی خوشی سے ہاں میں سر ہلایا تھا اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ واپس اس کے گھر انا چاہتا ہے۔

ابھی وہ دونوں بیٹھ کر مزے سے باتیں ہی کر رہے تھے جب اچانک باہر کا دروازہ بجا یعنی کہ تاشفین واپس آ گیا تھا اس کے گلے میں نوالہ اٹک گیا وہ پلیٹ سمت ٹیبل کے نیچے گھسنے لگا تھا

یہ کیا کر رہے ہو تم دانیال پاگل تو نہیں ہو گے باہر نکلو آرام سے بیٹھ کر کھانا کھاؤ وہ پریشانی سے اسے دیکھ کر کہنے لگی تھی۔

نہیں مجھے باہر نہیں انا میں یہیں سے کھا کر کھڑکی کے راستے بھاگ جاؤں گا تم اپنے شوہر کو مت بتانا کہ میں یہاں آیا ہوا ہوں دیکھو میں تمہارے اگے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے بچا لینا اپنے ہٹلر شوہر سے وہ اس کی منتیں کرتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ تناوش کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

اف تم بالکل پاگل ہو وہ اسے کوستی دروازہ کھولنے جا چکی تھی جبکہ دانیال چھپنے کے لیے کوئی اور جگہ ڈھونڈنے لگا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اندر میٹنگ چل رہی ہے لڑکی تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے اس طرح سے اندر گھسے جا رہی ہو۔۔۔؟

اپنے ساتھ ساتھ کیا مجھے بھی اس جاب سے فائر کروانا چاہتی ہو تم۔۔۔۔؟

وہ وارق کے آفس کے باہر دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دروازہ دھکیلنے لگی تھی کہ ماہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا اس کا انداز اتنا توہین آمیز تھا کہ مائرہ کا دل چاہا کہ وہ اس کے منہ پر زور کا تھپڑ لگا دے۔

ہاں تو یہ بات آپ مجھے آرام سے بھی بتا سکتی ہیں کہ اندر میٹنگ چل رہی ہے یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا اسے غصہ آیا تھا۔

میرا یہی طریقہ ہے بات کرنے کا اور تم ناذرا نیچے رہو آج اس آفس میں تمہارا پہلا دن ہے تو ہواؤں میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے میری ایک چھوٹی سی شکایت تمہیں اس نوکری سے باہر کروا سکتی ہے اس لیے بہتر ہو گا کہ اگر تمہیں یہ نوکری پیاری ہے نا تو اپنے پیروں کو زمین پر ہی رہنے دو۔

مت سوچنا کہ تم خوبصورت ہو سٹائلش ہو تو وارق افراہیم تمہارے قدموں میں بچھنے لگے گا یہاں بہت آئی اور بہت گئی تم جیسی کوئی بھی لڑکی وارق افراہیم کو متاثر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تو تم بھی نہیں ہو گی یاد رکھنا۔

میرے کون سے انداز سے آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ میں انہیں امپریس کرنے کی کوشش کر رہی ہوں وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اس سے پوچھنے لگی تھی

exponovels

۔مسئلہ اسے اس لڑکی سے نہیں تھا اس لڑکی کی گھٹیا سوچ سے تھا وہ کیا سمجھ رہی تھی اسے کہ وہ اس کے بوس کو پٹانے کی کوشش کر رہی تھی اس آفس میں اپنی جگہ بنانے کے لیے مطلب وہ اسے ایک کریکٹر لیس لڑکی سمجھ رہی تھی۔یہ تو مائرہ کی برداشت سے باہر تھا

یہی جو تم اپنائے ہوئے ہو تم وارق سر کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی ہو اور تم اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہو گی یہ بات تم یاد رکھنا سر تم جیسی لڑکیوں کو منہ لگانا پسند نہیں کرتے اسی لیے بہتر ہو گا کہ تم اپنی اوقات میں رہو ورنہ یہ پہلا دن آخری ہونے میں وقت نہیں لگے گا وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہاں سے جا چکی تھی جبکہ مائرہ کا غصے سے برا حال ہونے لگا۔

اب اس شخص کی خاطر اسے کریکٹر لیس ہونے کے تانے سننے پڑیں گے کبھی نہیں اب تو وہ آفس میں اس سے بات کرنے کا بھی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس آفس میں اسے اس کے شوہر کے ساتھ ہی بدنام کیا جا رہا تھا ہاں شاید وہ وارق پر ضرورت سے زیادہ حق جتانے لگی تھی۔وہ ضرورت سے زیادہ ہی اسے اپنی زندگی میں اہمیت دینے لگی تھی باہر کا کوئی بھی انسان جو ان کے درمیان موجود رشتے کو نہ جانتا ان کے رشتے کو صحیح تو ہرگز نہیں سمجھے گا۔اس کا بار بار وارق کے آفس کے باہر کے چکر لگانا اپنی فائل صرف وارق کو ہی دکھانا اسے سب کی نگاہوں میں مشکوک کر رہا تھا اور اسے خود ان سب چیزوں کا خیال رکھنا تھا

exponovels

کیونکہ وارق کا تو کہنا تھا کہ وہ سب کو بتانا چاہتا ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے یہ راز تو وہ رکھنا چاہتی تھی۔ وہ ہی اپنی پہچان سب سے چھپانا چاہتی تھی تو احتیاط بھی اسے ہی کرنی تھی اپنے کردار کو لے کر وہ پہلے وارق کے تلخ لفظوں کا شکار ہوئی تھی اب یہ سب اس کی برداشت سے باہر کا تھا۔

لیکن وارق نے اپنی غلط فہمی کے دور ہوتے ہی اس سے معافی مانگ لی تھی اور سچ یہی تھا کہ جس طرح سے تاشفین اور مائرہ نے اپنے آپ کو ان لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا وہ اسے ہر گز صحیح نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اس بات کو وہ بھی قبول کرتی تھی کہ مائرہ اور وارق کے رشتے کی اس غلط فہمی میں کہیں نہ کہیں غلطی اس کی اپنی تھی اسی لیے اس نے وارق کی معذرت کو بھی قبول کر لیا تھا۔

لیکن اب اسے یہاں بہت محتاط رہنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

طاہر صاحب آپ مجھے یہ فائل سیو کرنے کا طریقہ بتا سکتے ہیں پھر میں اس کے پرنٹ نکال لوں گی۔

طاہر ایک بار پھر سے گھومتے پھرتے اس کے کیبن میں جھانکنے لگا تو اس نے اسے پکارا تھا وہ تو اس کے پکار پر بچھنے کو تیار تھا فوراً ہی ہاں میں سر ہلاتا اسے فائل سیو کرنا سیکھانے کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے لگا۔

ارے یہ تو بہت ہی زیادہ آسان ہے اصل بات یہ ہے نا کہ یہ جو سافٹ وئر ہے ہماری اپنی کمپنی نے بنایا ہے۔ تو اس سافٹ وئر کو سوائے ہماری کمپنی کے لوگوں کے اور کوئی بھی سمجھ نہیں سکتا۔ فائل کو سیو کرنا یا پھر فائل کو ٹرانسفر

exponovels

کرنا یا ڈیٹا لیک ہونے کا کوئی چانس ہی نہیں ہے اس کے لیے آپ کو پہلے کمپنی کی طرف سے ایک چھوٹا سا کورس کرنا پڑے گا۔

اسی کنڈیشن میں آپ کو اس سافٹ وئر کی پوری طرح سے سمجھ آئے گی وارق صاحب نے یہ سافٹ وئر اسپیشلی اپنے افس کے ورکرز کے لیے بنوایا تھا تاکہ ہمارا ڈیٹا لیک ہو کر بھی اگر باہر جائے تو ہمیں کسی طرح کا کوئی نقصان نہ ہو

۔

وہ اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے فائل سیو کرنے کا طریقہ بتانے لگا تھا جبکہ وارق کی اس پلیننگ پر وہ سچ میں متاثر ہوئی تھی کیا بندہ تھا اپنی کمپنی کا ڈیٹا چوری نہ ہونے دینے کے لیے اس نے اپنا ہی سافٹ وئر بنا لیا تھا اور سب سے خاص بات اس سافٹ ویئر کو استعمال بھی اسی کے کمپنی کے سو لوگ کر سکتے تھے۔ سو سے زیادہ ایک بھی نہیں وہ مزے سے بتا رہا تھا

سمجھ میں آیا کہ یہ فائل مجھ سے سیو کیوں نہیں ہو رہی تھی تھینک یو سو مچ آپ نے میری بہت مدد کی ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور شکر منایا تھا کہ کم از کم سے فائل سیو کرنی تو آ گئی تھی۔ جی جی کوئی بات نہیں آپ کو کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو بس مجھے آواز دے دیجئے گا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا ایسے آپ نیویارک سے ہیں تو وہاں تو ہر چیز کمپیوٹر سسٹم ہے تو آپ کو کمپیوٹر استعمال کرنا کیوں نہیں آتا۔

exponovels

وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگا تھا ویسے اس کا سوال سچ میں پوچھے جانے کے قابل تھا۔ گریجویشن تک میں نے کمپیوٹر استعمال کیا ہے اس کے بعد میں ایکٹنگ اکیڈمی چلی گئی تھی تو وہاں پر میرا کام کمپیوٹر استعمال کرنا نہیں بلکہ ایکٹنگ سیکھنا تھا ڈرامے کرنا تھیٹر کرنا ایکٹنگ کی الگ الگ کلاسز لینا۔

ایک لمبے وقت سے میں نے کمپیوٹر استعمال نہیں کیا اور ٹائپنگ وغیرہ میں نے کبھی زندگی میں نہیں کی اس دور میں بھی نہیں جب میں کمپیوٹر پڑھتی تھی۔ باقی کمپیوٹر استعمال کرنا مجھے آتا ہے بس ٹائپنگ مجھ سے تیزی سے نہیں ہوتی اور جیسا کہ آپ نے بتایا کہ یہ سافٹ وئر آپ کی اپنی کمپنی کا ہے تو مجھے استعمال کرنا کیسے آئے گا۔

سچ یہ ہے کہ ہمارے کمپیوٹر کلاسز میں یہ عجیب طرح کے سافٹ وئرز نہیں پڑھائے جاتے تھے اور نہ ہی یہ نئی نئی فائل سیو کرنا سکھایا جاتا تھا۔

اسی لیے مجھے یہ سب کچھ نہیں آتا میں گریجویشن کے بعد میں اپنی سٹڈی کو ڈراپ اوٹ کر چکی تھی کیونکہ اگے میرا مقصد کچھ اور تھا۔

اور سچ کہوں تو میرا مقصد گریجویشن کرنے کا بھی نہیں تھا کیونکہ میٹرک کے فورا بعد ہی میں نے ایکٹنگ کے لیے پہلے چائلڈ ارٹسٹ کے طور پر اڈیشن دینے شروع کر دیے تھے

اور بعد میں ہیروئن کے لیے مجھے پڑھائی میں دلچسپی نہیں تھی میری ضرورت فون سے پوری ہو جاتی تھی اور ان سب چیزوں کا بھی فضول شوق میں نے پالا نہیں مجھے کیا پتا تھا کہ اگے فیوچر میں یہ کام بھی میرے سر پڑنے والا ہے۔ وہ اسے بتا رہی تھی جبکہ وہ حیرانگی سے اسے سن رہا تھا جیسے اس کی باتیں یقین کرنے کے قابل نہ ہوں

exponovels

ویسے آپ مجھے یہ بتائیں کہ ہماری کمپنی ہے کس چیز کی میرا مطلب ہے کہ ہم اس کمپنی میں کرتے کیا ہیں کیونکہ اس فائل سے تو مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا اس نے مسکرا کر فائل سائیڈ پر رکھی تھی۔دل تو کر رہا تھا اس طاہر کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مار کر اسے اس کے اوقات بتا دیے۔جو کب سے بت بنا اسے دیکھ رہا تھا۔جیسے مائرہ نے کچھ انہونی بات بتا دی ہو

لیکن نہیں وہ کوئی فضول قسم کی حرکت کر کے وارق پر اپنی کوئی بھی ناکامی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کتنے مزے سے اس نے اس کا مذاق اڑایا تھا کہ تمہیں اتنا بھی پتہ ہے کہ میری کمپنی میں کام کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔؟

ج۔۔۔جی ہم سافٹ وئرز بناتے ہیں مائرہ جی اور اس کے لیے ہمیں اپنی پڑھائی مکمل کرنی پڑتی ہے بلکہ کورسز کرنے پڑتے ہیں اس کمپنی میں کام کرنے کے لیے پہلے ہمیں ڈیڑھ سال کا ڈپلومہ کرنا پڑتا ہے آپ بنا ڈپلومے کے بنا کورس کے یہاں کیسے آئی ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔

وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگا تھا جبکہ مائرہ تھوڑی دیر پہلے اسے اپنے پچھلی زندگی کے قصے سنا کر پچھتا رہی تھی اسے ضرورت ہی کیا تھی اسے بتانے کی کہ وہ اپنی پڑھائی چھوڑ چھاڑ کر ایکٹنگ کرنے میں مصروف ہو گئی

ہاہاہا میں تو مذاق کر رہی تھی آپ سیریس ہو گئے ایم سوری مجھے مذاق کرنے کی عادت ہے میں نے بھی سارے کورس کیسے ہوئے ہیں میرے پاس بھی سارے ڈپلومے ہیں ایسے ہی تو مجھے اتنی بڑی کمپنی کی ٹائپنگ ماسٹر بنا کر نہیں بٹھایا گیا۔

exponovels

اس نے بڑی مشکل سے اپنے پرانے قصوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی تھی جبکہ طاہر صرف ہاں میں سر ہلاتا اٹھ کر باہر نکل گیا تھا لیکن وہ بھی اسی کی طرح کنفیوز تھا۔

کیا بابا کے زمانے میں بھی یہ کوئی سافٹ ویئر کمپنی ہی ہو گی مطلب میرے بابا بھی سوفٹ ویئر انجینیئر تھے۔ مطلب میرے بابا اس زمانے میں سافٹ وئر انجینیئر تھے کتنے قابل تھے میرے بابا اسے فخر ہوا تھا اپنے باپ پر

وہ اپنے بابا کے بارے میں سوچتے ہوئے ایک بار پھر سے وہ فائل ریڈ کرنے لگی جس میں اب چیزیں اسے سمجھ میں آ رہی تھی اب اسے پتہ چل رہا تھا کہ یہاں پر لکھے عجیب و غریب نام کن چیزوں کے تھے جو اس کی سمجھ سے پہلے باہر تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

طاہر صاحب بار بار مائرہ کے کیبن میں کیوں جا رہے ہیں مس ماہم آپ کا ہوش کہاں ہے آپ کو میں نے اس کمپنی میں اس لیے تو نہیں رکھا کہ آپ ارام سکون سے بیٹھی رہیں۔

اور باقی کے ورکرز آفس میں جگہ جگہ گھومتے ہیں۔ نہ خود کام کریں اور نہ دوسروں کو کرنے دیں میرے خیال میں طاہر صاحب آج کل ہال میں بیٹھ کر کام کر رہے ہیں تو بار بار مائرہ کے کمرے میں جا کر ان سے گپے ہانکنے کی کیا تک بنتی ہے۔

ماہم کمرے میں داخل ہوئی تو وہ کافی غصّے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ سر وہ مس مائرہ کو کچھ مدد کی ضرورت تھی تو طاہر صاحب ان کی مدد کرنے کے لیے گئے تھے لیکن سر یہ لڑکی مجھے لگ رہا ہے کہ باقی ورکرز کو ڈسٹرب کر رہی ہے

exponovels

میرا مطلب ہے کہ وہ خود تو کوئی کام کر نہیں رہی باقی کے ورکرز کو بھی وہ فضول میں اپنے ساتھ لگائے ہوئے ہیں خاص کر طاہر صاحب تو ان کے قدموں میں بیٹھتے جا رہے ہیں وہ بھاگ بھاگ کر ان کی کافی مدد بھی کر رہے تھے ۔حالانکہ ان کا کام صرف تین پیجز کی ٹائپنگ کرنا ہے۔مجھے طاہر صاحب کا یہ انداز پسند بھی نہیں آیا۔

مجھے اس میں طاہر صاحب کی کوئی غلطی نظر بھی نہیں آتی یہ لڑکی ہی ضرورت سے زیادہ ان کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہی ہے بات بات پر مدد مانگنے کے لیے اسے طاہر صاحب ہی نظر آتے ہیں لگتا ہے جانتی نہیں ہیں کہ طاہر صاحب شادی شدہ ہونے کے ساتھ ساتھ دو بچوں کے باپ بھی ہیں

شٹ اپ ماہم یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا آپ کو کیا حق بنتا ہے کسی کے کردار پر انگلی اٹھانے کا۔خبردار جو مائرہ کے خلاف ایک بھی لفظ کہا آپ نے وہ ایسی لڑکی ہر گز نہیں ہے۔لگتا ہے آپ اس افس میں رہتے ہوئے اپنی پوزیشن کو بھول چکی ہیں آپ کو یہاں سیکٹری کی جاب پر اس لیے نہیں رکھا گیا کہ آپ دوسری لڑکیوں کے کردار کشی کریں۔ چلی جائیں یہاں سے اور آج سارا دن مجھے اپنی شکل مت دکھایئے گا ورنہ یہ نہ ہو کہ آپ کے ٹیلنٹ کو نظر انداز کر کے میں اپ کو اس نوکری سے فارغ کر دوں یہ محلے والی آنٹیوں والے شوق اپنے گھر جا کر پورے کریں میری کمپنی میں آپ جیسے جاہل سوچ رکھنے والے لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

وہ غصے سے آپے سے باہر ہونے لگا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی کو شوٹ کر دے جو اس کی مائرہ کے کردار پر انگلی اٹھا رہی تھی وہ بھی طاہر صاحب کی وجہ سے اس طاہر کے بچے کو تو میں خود دیکھ لوں گا اور مائرہ کو مدد کے لیے کوئی اور نظر نہیں آ رہا وہ غصے سے اپنی چیزیں وہی ٹیبل پر پٹختے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔ جبکہ وہ چھوٹے سے کیبن میں بڑی مشکل سے خود کو پنکھا جھلانے میں مصروف تھی ایک سنگل وال فین کے ساتھ اس کا گزارا نا ممکن تھا اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ افس میں اسے اس طرح کا کیبن دیا جائے گا۔

اس وقت میرے منہ لگنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت ہے جائیں یہاں سے وہ اسے دیکھتی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تھی۔ اس کا انداز بہت بد تمیزانہ تھا

میں یہاں تمہارے منہ لگنے کے لیے نہیں آیا اور نہ ہی مجھے تمہارا دماغ خراب کرنے کا کوئی شوق ہے۔

اگر کام ہو گیا ہے تو میرے آفس میں لے کر آو سارا دن بیٹھ کر میں تمہارے موڈ کا انتظار نہیں کر سکتا۔ اور طاہر صاحب سے مدد لینے سے بہتر ہے کہ ماہم ہے اس سے مدد لو۔ وہ بھی تمہیں بہتر گائیڈ کر سکتی ہے یا یہاں آفس میں اور بھی بہت ساری لڑکیاں موجود ہیں طاہر ایک فلڈ انسان ہے بہتر ہے کہ اس سے دوری بنا کر رکھو وہ بھی اسی کے انداز میں جواب دیتا دروازہ پٹختے ہوئے باہر نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور نہ ہی وہ کیبن سے باہر نکلی تھی اور سی سی ٹی وی کیمرہ میں وہ اس کی ایک ایک حرکت کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

exponovels

اوراس کا لنچ ٹائم میں باہر نہ جانا بھی اس نے نوٹ کر لیا تھا بس اسے اپنی بیوی کی فکر ہو گئی تھی۔ لیکن اس کی بیوی کا غصہ تو ہمیشہ کی طرح ناک پر تھا اور نخرہ بھی اور آفس میں وہ اس کا غصہ اور نخرا اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔ ہاں لیکن یہ نخرے وہ گھر پر دکھائے تو وہ باخوشی اٹھا سکتا تھا۔ لیکن گھر میں تو اس کے چہرے پر ہمیشہ سوا 12 بجے رہتے تھے۔

اسے سی ٹی وی کیمرہ میں اٹھ کر اپنے کیبن کی طرف آتے دیکھ کر وہ سیدھا ہوا تھا وہ دروازہ نوک کرتے ہوئے اندر آنے لگی

ایک تو اسے اتنی زوروں کی بھوک لگی تھی اور اوپر سے یہ آدمی اس سے اس طرح سے بات کر رہا تھا۔ اس کا رویہ اسے نہ جانے کیوں تکلیف دے گیا وہ اس کی کسی بات کو دل پر نہیں لیتی تھی

لیکن اب اس کا اچانک سے بدلا ہوا انداز اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا کہاں وہ رات تک اس سے محبت لٹا رہا تھا اور کہاں اب وہ سرے سے اپنی نظریں ہی بدل گیا تھا۔

اس کا سخت اور سرد رویہ اس کی آنکھوں میں پانی لے آیا تھا اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے دھندلائی انکھوں سے فائل کو دیکھا تھا وہ کسی بات کو دل پر لیتی ہی نہیں تھی اور نہ ہی کبھی کسی بات کا برا مناتی تھی۔

لیکن۔ اب نہ جانے کیوں وارق کا یوں اچانک بدلا انداز اس کی انکھوں میں آنسو لے آیا تھا شاید اسے وارق سے ایسی امید نہ تھی وہ اس کی بیوی بن کر افس میں نہیں رہنا چاہتی تھی ان کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ وارق بھی اپنے انداز بدل لے وہ کیسے بھول گیا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے۔

exponovels

وہ اس کے ساتھ اتنا سرد اور روکھا رویہ نہیں رکھ سکتا تھا اپنی تھوڑی دیر پہلے والی بدتمیزی بھلا کر وہ اس کی غلطی تلاش کر رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ نے فائل لا کر اس کے ٹیبل پر سامنے رکھ دی جسے اگنور کرتے ہوئے وہ اپنے کام میں مصروف رہا اس کا اس طرح اپنے کام کو اگنور کرنا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا ایک وہ صبح سے اسے اتنے نخرے دکھا رہا تھا اور اوپر سے اب اس کا کام بھی ٹھیک سے دیکھ نہیں رہا تھا۔

آپ مہربانی کر کے میرے کام کو چیک کریں گے پہلے وہ بہت غصے سے بولی تھی وارق نے انگلی کے اشارے سے اسے چپ کروایا اور پھر سے اپنی فائل پر نظریں دوڑانے لگا مائرہ کو اس پر شدید غصہ آیا تو وہ پیر پٹخ کر وہاں سے باہر جانے لگی۔

بیٹھ جاؤ مائرہ۔۔۔۔میں ضروری کام کر رہا ہوں اسے باہر جاتے دیکھ کر اس نے ٹوکا تھا وہ غصے سے اسے گھورتی پلٹی اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی اس طرح سے نظر انداز کیسے کر سکتا تھا اگلے پانچ منٹ میں بھی وہ اپنی فائل میں وہ مصروف رہا جب اچانک ایک پیون اندر داخل ہوتے ہوئے اس کے سامنے کچھ رکھنے لگا۔

تم کھانا کھاؤ تب تک میں یہ چیک کر لیتا

ہوں۔۔۔"وہ پیزا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے بولا تھا جبکہ مائرہ پہلے تو انکار کرنے کا ارادہ رکھتی تھی پھر اس کے پیٹ کے چوہوں نے اسے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔اور اوپر سے گرما گرم پیزا وہ انکار کر ہی نہیں سکی

exponovels

تھی۔اور پھر کہیں نہ کہیں اس کے لیے کھانے کے لیے کچھ منگوانا وارق کی فکر کو ظاہر کر رہا تھا اور اسے اپنی فکر کرتے دیکھ اسے اچھا لگتا تھا

اس نے بھی آرام سے پلیٹ اپنی طرف کھسکائی اور مزے لے کر کھانا شروع کیا۔تم مجھے بھی آفر کر سکتی ہو میں نے بھی لنچ نہیں کیا وہ فائل بند کرتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔

تو کر لیتے نا میں نے منع تو نہیں کیا تھا وہ اکتائے ہوئے انداز میں کہتی دوسرا پیس اٹھانے لگی تھی جبکہ وارق اس کی تیزی کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا وہ سچ میں اس وقت بہت زیادہ بھوکی تھی۔

وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا جب کہ وہ سکون سے بنا شرمائے کھا رہی تھی جب اچانک نظر اس کے چہرے کی مسکراہٹ پر گئی اور پھر جیسے اس کے گلے میں پھندا اٹک گیا۔

اس کے اچانک کھانسنے پر وارق بے قراری سے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگا چکا تھا اور اس کے قریب آتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپکانے لگا۔

دور رہیں ہاتھ مت لگائیں مجھے زہر لگ رہے ہیں اس وقت۔آپ کو میری کتنی فکر ہے میں بہت اچھے سے جانتی ہوں یہ جھوٹے دکھاوے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

صبح سے میں نے آپ کے افس کے ہزاروں چکر لگائے اس ماہم کہ اتنی گھٹیا باتیں سنیں طاہر کی فضول نظریں برداشت کی اور پھر آپ آ کر مجھے ہی باتیں سناتے ہیں پہلا دن تھا آج اس افس میں مجھے اتنی زیادہ آپ کی مدد کی ضرورت تھی لیکن آپ نے مجھے اگنور کیا اور اب آپ یہاں بیٹھے ہوئے بھی مجھے اگنور کر رہے تھے۔اور اب ذرا سی

exponovels

کھانسی ہونے پر آپ کو میری فکر لگ گئی ہے۔بس کریں وارق صاحب کتناد کھاوا کریں گے آپ تھکتے نہیں ہیں آپ یہ سب کچھ کر کے۔۔۔۔۔۔؟وہ غصے سے جیسے پھٹ پڑی تھی جبکہ وارق تو بس اس کا غصہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔

مجھے نہیں کھانا کچھ بھی آپ ہی کھائیں وہ وہیں پر پیر پٹختے ہوئے اٹھ کر باہر نکل گئی وارق نے اس کی آنکھوں میں تہرتے پانی کو دیکھا تھا اس کا سارا سکون بے چینی میں بدل گیا تھا وہ رو رہی تھی۔

وہ کیوں رو رہی تھی ایسا بھی کیا ہو گیا تھا جس سے اس نے بیٹھ کے رونا شروع کر دیا تھا اتنی بہادر لڑکی اس کی ذرا سی اگنورنس پر تو رونے سے رہی تھی کچھ تو ایسا ہوا تھا جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ بے چینی سے کمرے سے باہر نکلتا اس کے افس آیا تھا جہاں وہ ٹیبل پر بازو میں اپنا سر چھپائے روئے جا رہی تھی۔

بے چینی میں وارق کا تو جیسے دل دھڑکنا ہی بھول گیا تھا اس کا رونا اسے بری طرح بے چینی میں مبتلا کر گیا تھا اس کے انسو تو ویسے بھی وہ بچپن سے ہی برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا۔اب تو وہ تو وہ اس کی جان سے عزیز ہستی بن چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں کب سے آپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی میرا دوست آیا ہوا ہے آپ اس سے ملیں گے نا۔۔۔۔۔؟

وہ کھانا کھا رہا ہے ٹیبل کے نیچے چھپ کر اس نے اس کے آتے ہی اسے خبر سنائی تھی۔

پہلے تو اس کے منہ سے میری دوست کے بجائے میرا دوست سن کر اسے کچھ عجیب لگا تھا پھر وہ ٹیبل کے نیچے چھپ کر کیوں کھانا کھا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آیا۔

exponovels

تمہارا کوئی لڑکا دوست ہے یہ بات تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی۔۔۔۔؟اس نے تو اسے لڑکوں سے بات کرنے سے بھی منع کر رکھا تھا۔

اور یہاں وہ کسی لڑکے کو دوست بنا کر گھر لے ائی تھی۔

ہاں وہ لڑکا ہے میں نے آپ کو ابھی بتا دیا نا چلیں آئیں ہم سب ساتھ میں کھانا کھائیں گے اسے کہیں نا کہ ٹیبل سے باہر نکلے وہ ٹیبل کے نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی تو تاشفین نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہ زمین پر بیٹھ کر ٹیبل کے نیچے کی طرف جھانکا تھا۔

جہاں وہ لیگ پیس منہ میں لیے بس اپنی شامت کا انتظار کر رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بدر خان۔۔۔۔؟

بدر خان ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ تو موسی خان کا سگا بھائی ہے موسی خان اس سے بے تحاشہ محبت کرتا تھا وہ بھلا اپنے ہی بھائی کو مارنے کی سازش کیوں کرے گا۔

ابراہیم ان کی بات پر یقین نہیں کر پا رہا تھا اخر آج دو ہفتوں کے بعد وہ اس سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔

جی جناب یہی حقیقت ہے دولت کے سامنے رشتے ناطے کہیں نظر نہیں آتے اور یہاں بھی یہی معاملہ ہے بدر خان نے موسی خان کی جائیداد ہتھیانے کے لیے اس کے قتل کی سازش کی ہے۔

exponovels

ایس پی صاحب موسی خان میرا بہت بہترین دوست تھا مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ بدر خان نے ایسی حرکت کی ہے رشتوں کے ساتھ کھلواڑ کر کے اس نے اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ اخرت کو بھی برباد کر دیا ہے اسے سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے میں بہت جلد واپس پاکستان آنے کی کوشش کروں گا

وہ بہت دکھ سے بول رہا تھا یقین کرنا ممکن ہی نہ تھا کہ سگا بھائی ہی اپنے ہی بھائی کا دشمن نکلے گا اور اپنے ہی بھائی کے قتل کی سازش میں اس نے اس کے بھی دو معصوم بھائیوں کی جان لے لی تھی۔

وہ اس وقت روپوش ہو چکا ہے کہاں گیا ہے کچھ بھی کہنا ممکن نہیں لیکن ہماری پولیس فورس اسے ڈھونڈنے کی پوری کوشش کر رہی ہے ہم آپ کو جلد ایک اچھی خبر سنائیں گے اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا جبکہ ابراہیم کو اج ہی پتہ چلا تھا

کہ منسا بھابھی اپنی عدت پوری کر کے جلد سے جلد مائرہ کو لے کر نیویارک شفٹ ہو جانا چاہتی ہیں اور ان کے لیے یہی بہتر تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔؟

کیوں رو رہی ہو اس طرح سے۔۔۔۔؟

مجھے بتاؤ کیا تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے وہ اس کے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے اس کی کرسی کا رخ اپنی طرف کرتا۔

exponovels

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا اس کی آنکھوں کی سرخی صاف بیان کر رہی تھی کہ وہ کافی رو چکی ہے اور اب بھی وہ مزید رونے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لیکن وارق اسے رونے کیسے دے سکتا تھا اس کے انسوؤں میں تو اس کا دل ڈوبنے لگتا تھا۔

اپ کو کیا پرواہ ہے میرے انسوؤں کی یا میرے رونے کی آپ جایئے جا کر اندر اے سی میں بیٹھ کر اپنی میٹنگ اٹینڈ کیجیے۔

اور مجھے اگنور کیجئے یہی کرنا ہے نا آپ نے تو پھر میرے پیچھے کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔۔؟ شاید آپ بھول گئے ہیں کہ میں آپ کے افس کی ایک معمولی سی ایمپلائی ہوں۔

جس کے وقت پر کام نہ کرنے پر آپ اسے ڈانٹیں گے غصہ کریں گے اور بے عزت کریں گے۔

ہے نا یہی اوقات ہے نا میری آپ کے اس افس میں نہ تو منہ اٹھا کر آپ کے افس کے اندر آسکتی ہوں اور نہ ہی اپ سے بات کر سکتی ہوں ورنہ لوگ مجھے بد کردار سمجھنے لگتے ہیں۔

لیکن آپ کو کیوں فرق پڑ رہا ہے میرے آنسوؤں سے میں جیوں یا مروں آپ کو کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے۔

وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کم آواز میں بول رہی تھی کیونکہ اتنی سیریس کنڈیشن میں بھی اسے اس بات کا احساس تھا کہ وہ اس وقت آفس میں بیٹھی ہے اور ان کے درمیان رشتے کو وہ کسی کی نظروں میں نہیں آنے دینا چاہتی۔

مائرہ کیا الٹی سیدھی باتیں کر رہی ہو میں تمہارے نزدیک موت کو بھی نہیں بھٹکنے دوں گا تمہیں جینا ہے صرف جینا ہے اور میرے لیے میرے ساتھ جینا ہے ایک خوشیوں بھری زندگی کو جینا ہے

exponovels

تم مجھے بتاؤ تو سہی تم رو کیوں رہی ہو تمہیں ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔؟ کیا ماہم نے تمہیں کچھ کہا ہے کیا تم اس کی باتوں سے ہرٹ ہوئی ہو میں خود اس سے بات کروں گا

اس طرح سے رونے کی کوئی تو بہت بڑی وجہ ہو گی وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا لیکن مائرہ تو اسے کوئی جواب دینے کے موڈ میں ہی نہیں تھی۔

عادت ہے مجھے فضول میں رونے کی بات بات پر انسو بہانے کی اب برائے مہربانی جان چھوڑیں میری تین بجے سے پہلے مجھے میرے بوس کو یہ فائل دینی ہے جو کہ بہت ضروری ہے۔

ارے بھاڑ میں گئی یہ فائل تمہیں گرمی لگ رہی ہے یہاں میں ابھی اے سی کا انتظام کرواتا ہوں

گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسی لیے ان دنوں میں سارے ورکرز باہر ہال میں کام کرتے ہیں۔اور اس آفس کے ہر ورکر کے کیبن میں اے سی کا انتظام کیا گیا ہے۔

بس اسی افس میں نہیں ہے اور میں نے مس ماہم کو تمہیں صرف افس دکھانے کے لیے کہا تھا یہاں پر بیٹھ کر کام کرنے کے لیے تو نہیں۔

تم سے پہلے جو یہاں پہ ٹائپنگ ماسٹر کام کرتے تھے نا انہیں اے سی سے پرابلم تھی وہ اکثر بیمار ہو جاتے تھے اس کی وجہ سے اسی لیے ان کا الگ سے کیبن بنوایا گیا تھا لیکن اب وہ کام سے چھٹی لے چکے ہیں

شاید اسی لیے تمہیں یہ کمرہ دیا گیا کہ ہائی کپیسٹی پرنٹر صرف اسی روم میں ہے میں ابھی اسی کمرے میں تمہارے لیے اے سی کا انتظام کروادوں گا۔وہ بس کیسے بھی اس کا مسئلہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

exponovels

کیوں میں کیا اپ کی بیوی لگتی ہوں جو اپ میرے لیے اس کمرے میں اے سی کا انتظام کروا کے مجھ پر باتیں بنوائیں گے۔

کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ فلرٹ کر کے آپ کو پھنسا کر آپ کے ساتھ افیئر چلا رہی ہوں جو آپ مجھ پر اپنی اتنی کرم نوازیاں کریں گے۔۔۔۔۔؟

مائرہ یہ کیا فضول بات کر رہی ہو تم تم میری بیوی ہو اور میں بس ایک ہی منٹ میں کسی کا منہ کھولنے سے پہلے بند کروا سکتا ہوں وہ یقین دلا رہا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ کی کرم نوازی کی۔مجھے پوری دنیا میں اگر نشر کروانا ہی ہوتا نا تو میں آپ کے ساتھ بھی آسکتی تھی صبح۔

لیکن میں یہاں اس آفس میں اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی ہوں اپنے ٹیلنٹ سے کچھ کرنا چاہتی ہوں۔اگر مجھے گرمی لگی نا تو میں باہر ہال میں بھی جا کر سب لوگوں کے ساتھ کام کر سکتی ہوں۔آپ جا کر بیٹھیں اپنے اے سی والے کمروں میں۔

وہ فضول بحث کیے جا رہی تھی جبکہ وارق اب تک اس کے رونے کی اصل وجہ جاننے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا ہاں تو یہ سب کچھ تو میں بھی جانتا ہوں۔کہ تم کیا چاہتی ہو اور کیا نہیں لیکن اس سب میں تمہارے رونے کی وجہ مجھے سمجھ میں نہیں ائی۔

وہ اب تک اپنی بات پر اٹکا ہوا تھا اسے کیسے بھی بس اس کے آنسوؤں کی وجہ جاننی تھی۔

exponovels

وہ ایک کانفیڈنٹ لڑکی تھی کوئی اگر اس کے ساتھ فلرٹ کرتا تو وہ سامنے والے کا منہ توڑ سکتی تھی اگر کوئی اسے باتیں سناتا تو وہ اس کا منہ بند کرنے کی ہمت رکھتی تھی۔شاید اس سے یہ کام نہیں ہو رہا تھا اگر ایسا ہوتا تو وہ کام کو چھوڑ دیتی اپنے سر پر کوئی مصیبت وہ ڈالتی ہی نہیں تھی لیکن اس کے رونے کے پیچھے کوئی بڑی وجہ تھی جو اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی

آپ نے مجھے اگنور کیا مجھے ڈانٹا فضول میں بے عزت کیا اس لیے رونا آ گیا وہ بڑی ہی سچائی سے بولی تھی جبکہ وارق حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کے لیے یہ بات قبول کرنا اسان ہی نہیں تھا کہ اس کے اگنور کرنے پر وہ بیٹھ کے انسو بہا رہی تھی جب کہ اس کے دیکھنے پر اب وہ نظریں جھکائے اپنی انگلیاں چٹخنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

وہ اتنی کنفیوز کیوں ہو رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی لیکن وارق کو سچ مچ میں حیران کر گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کون سا طریقہ ہے کھانا کھانے کا باہر نکلو اس نے غصے سے ڈینی کو دیکھتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا وہ ایسے ہی ایک لیگ پیس منہ میں لیے پلیٹ کو ہاتھوں میں پکڑے باہر نکل ایا تھا۔

یہ ہے تمہارا دوست جو کہ آج ہمارے گھر پر ڈنر پر انوائٹڈ ہے وہ اس کے منہ سے لیگ پیس اپنے ہاتھوں سے نکالتا پلیٹ میں رکھتے ہوئے تناوش سے مخاطب ہوا تھا۔

exponovels

ہاں یہی ہے میرا دوست اس کا نام ڈینی ہے ویسے آپ تو اس کو جانتے ہی ہیں کیونکہ یہ صرف ڈینی نہیں بلکہ ہماری پھپھو کا بیٹا دانیال بھی ہے۔

میرے کالج میں یہی میرا بیسٹ فرینڈ ہے اور میرا بہت خیال رکھتا ہے

سلام تو بولو ناڈینی۔ وہ ڈینی کا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہنے لگی جو کہ ابھی بھی سہمی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں یہاں نہیں آنا چاہتا تھا یہ لڑکی مجھے زبردستی اس گھر میں لائی ہے مطلب اس نے مجھے زبردستی یہاں پہ انوائٹ کیا ہے آنے کے لیے میں تو آنا ہی نہیں چاہتا تھا یہ تو مجھ سے ساری زندگی کے لیے ناطہ ہی توڑ لینا چاہتی تھی۔

میں مجبور ہو کر یہاں آیا ہوں ورنہ آپ کو تو پتہ ہے میں آپ کے سامنے کبھی بھی نہیں آتا وہ بڑی معصومیت سے بول رہا تھا

جب کہ اس کے انداز پر تاشفین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی وہ ڈینی کو اہمیت نہیں دیتا تھا سب کی طرح اسے بھی اگنور کرتا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ اپنے دل میں اس کے لیے کوئی بری سوچ نہیں رکھتا تھا وہ ہمیشہ اس کے لیے اس کے چھوٹے بھائیوں جیسا تھا۔

کھانا کھلانے کے بعد اسے اچھی سی چائے پلا کر بیجھنا تناوش میں ابھی آرام کرنا چاہتا ہوں خوب انجوائے کرنا اج کا یہ ڈنر وہ ڈینی کا گال تھپتھپاتے ہوئے اندر قدم بڑھا چکا تھا جبکہ اس کے جاتے ہی ڈینی نے سکون کا سانس لیا تھا۔

دیکھا کتنے اچھے ہیں تاشفین تم تو بے کار میں اتنے ڈر رہے تھے کتنے پیار سے بات کی انہوں نے تمہارے ساتھ وہ اپنے لیے کھانا نکالتے ہوئے اس سے کہنے لگی جبکہ ڈینی بھی حیران ہونے کے ساتھ ساتھ کافی خوش بھی تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ نظریں جھکائے اپنے ناخنوں کو گھور رہی تھی

جب کہ وہ کنفیوز سا اسے دیکھ رہا تھا اس نے اسے اگنور کیا تھا اس کے حساب سے تو اب تک ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔

میں نے تمہیں اگنور کیا۔ تمہیں بے عزت کیا تمہیں ڈانٹا اس نے سوال پوچھا تو اس نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلایا اور یہ سب کچھ کب ہوا وہ پوچھے بنا رہ نہیں سکا۔

وارق۔۔۔۔۔میرا اس وقت بالکل بھی موڈ نہیں ہے آپ کے منہ لگنے کا ویسے ہی آپ رات سے میرے ساتھ کافی بد تمیزی کر چکے ہیں۔اسے اچانک ہی کل رات کا رونا یاد آگیا تھا وارق نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

وہ ذرا لائن پر آیا تو اس نے بھی بڑے ہی سکون سے اسے رات کے بارے میں یاد کروایا تھا۔

کل رات ہمارے بیچ جو کچھ بھی ہوا وہ سراسر ہمارا پرسنل اور گھریلو میٹر ہے اور منہ تو تمہیں لگنا پڑے گا جانم یہاں بھی اور وہاں بھی وہ اس کا بازو پکڑ کر ایک ہی لمحے میں اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا وہ ٹوٹی ڈال کی طرح اس کے سینے کا حصہ بنی تھی۔

اور جہاں تک بات ہے رات کی تو وہ بد تمیزی نہیں میرا حق تھا اور اس وقت ہم گھر کے بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے یہاں پر بات ہو گی تمہارے اور میرے بارے میں بلکہ بوس اور ایمپلائی کے بارے میں۔

اور ایک اور بات کیا تم نے مجھے میرے نام سے پکار کر پورے افس میں نشر کروانا ہے کہ تم میری بیوی ہو نہیں نا تو اب سے تم مجھے سر کہہ کر پکارنا۔

exponovels

اس نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا تھا مائرہ کو ہر گز ایسی کوئی امید نہ تھی وہ تو اس کی طرف سے کسی سوری کا انتظار کر رہی تھی۔

اس کے انداز میں شدت تھی وہ جیسے اس کی سانسوں کو قید کر لینا چاہتا تھا اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ پیتے ہوئے وہ خود میں اور ڈیلتا چلا گیا اس کی کمر میں اپنے بازو کو مزید حائل کرتے ہوئے وہ اس کی نازک کمر کو اپنے مضبوط بازو میں جکڑ چکا تھا

یہ کیا چیچپا لگایا ہے تم نے اپنے ہونٹوں پر وہ پیچھے ہٹتے ہوئے اپنے لبوں کو صاف کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا جو کہ اپنی لپسٹک خراب ہونے کا سوگ منا رہی تھی۔

چیچپا کیا لگایا ہے لیپ سٹک لگائی تھی جو آپ نے برباد کر دی حد ہوتی ہے کسی چیز کی وہ غصے سے کہتی اپنے بیگ سے لپسٹک ڈھونڈنے لگ گئی تھی جبکہ وہ وہیں ٹیبل پر رکھے ٹشو پیپر سے ٹشو نکالتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو صاف کرنے لگا۔

میرے افس میں آتے ہوئے اسے اتار کر آنا سارا ذائقہ خراب کر دیا منہ کا۔ وہ آرڈر جھاڑتے ہوئے بدمزہ ہوتے اس کے کیبن کا دروازہ کھولنے لگا۔

اوہیلو میں کیوں آؤں گی آپ کے آفس میں وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی میرا دماغ خراب ہے جو بار بار اپنی لپسٹک خراب کروانے آپ کے آفس کے چکر لگاؤں گی وہ بے لگام بولی تھی جبکہ اپنی بات پر اب وہ تھوڑی سی شرمندہ بھی ہو گئی تھی اور اپنی تھرتھر چلتی زبان کو کوس بھی ڈالا تھا۔

exponovels

نہیں جانے من تم میرے آفس میں لپسٹک خراب کرنے کے لیے نہیں اؤ گی بلکہ یہ کام میں خود بہت شوق سے کر لوں گا تمہیں بالکل بھی اس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن یہ فائل تو دینے کے لیے آو گی نا وہ کیا ہے تمہارے بوس کو تین بجے سے پہلے اس فائل کی ضرورت ہے اور یہ دینے کے لیے تمہیں آنا پڑے گا۔

تو میں تھوڑی دیر کے بعد تمہیں بلاؤں گا تم یہ لپسٹک ہونٹوں سے ہٹا کر انا میں تمہیں اجازت نہیں دیتا کہ تم میری اس ملکیت کو فضول چیزوں سے رنگ دو۔ تمہارے لبوں پر صرف ایک ہی رنگ سجتا ہے اور وہ میری شدتوں کا ہے ۔ فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں اپنی شدتوں سے انہیں خود لال گلاب کر دوں گا۔ یہ فضول کا خرچہ مت کرو تمہاری تنخواہ اتنی زیادہ ہے نہیں کہ یہ سب افورڈ کر سکو وہ بے باک انداز میں کہتا

اسے اپنے آفس میں بلانے کا ریزن دیتا مسکراتے ہوئے باہر نکلا تھا جبکہ اس کے۔ ساتھ ساتھ مائرہ کے لبوں پر بھی پیاری سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

آ گئے جناب لائن پر ان کی بوس گری تو میں نکالوں گی۔۔۔۔۔"

وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنے لال گالوں پر ہاتھ پھیرتی فائل نکالنے لگی تھی۔

اس کے چہرے پر کھلنے والی مسکراہٹ بے حد حسین تھی اس وقت وہ اتنی خوش کیوں تھی یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی لیکن وارق کا اس کی پرواہ کرنا اس کا خیال رکھنا اس کے بارے میں سوچ کر پریشان ہونا اسے اچھا لگتا تھا۔

exponovels

شاید وہ اس کے اسی انداز کی عادی تھی اس کا غصہ اس کا ڈانٹنا ناراض ہونا یہ سب کچھ وہ برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی

۔

لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتی وہ گنگنا رہی تھی اس کا دل اندر سے بہت خوش تھا لیکن پھر اچانک اسے کچھ یاد آیا اور اس کے لب سمٹ سے گئے اس کے چہرے پر کھلنے والے شرارتی رنگ مر جانے لگے تھے۔

نہیں وہ بہک تو نہیں سکتی تھی وہ یہاں اپنے باپ کی موت کا انتقام لینے آئی تھی کسی سے محبت کرنے نہیں کسی کی چاہتوں کے گلاب اپنے چہرے پر کھلانے کے لیے نہیں۔

ہاں وہ یہاں پر ایک مقصد کے لیے آئی تھی اپنے باپ کی جائیداد کو حاصل کرنے کے لیے آئی تھی کسی کی محبت میں گرفتار ہونے کے لیے نہیں لیکن وہ جانتی تھی کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔

جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ کر چکی ہے وہ وارق افراہیم سے محبت کر چکی ہے۔

اس کا غصہ کرنا اس کا ڈانٹنا اس کا اگنور کرنا اس کا نظر پھیر لینا اس کے چہرے کے سارے رنگ نچوڑ لیتا تھا۔

اس کی ناراضگی کا سوچ کر اس کا دل دھڑکنا بھول جاتا تھا۔اس کا دل غلط کر چکا تھا بہت غلط اس کا دل وارق افراہیم کی محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا جہاں سے واپسی اب ممکن نہیں تھی۔ لیکن اسے واپس انا تھا اسے ان الجھنوں میں نہیں الجھنا تھا

تاشفین آپ باہر کیوں نہیں آئے ہمارے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا آپ نے آپ کو پتہ ہے وہ کتنا زیادہ خوش تھا۔

exponovels

وہ بہت اچھا ہے وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جو ابھی ابھی نہا کر نکلا تھا آج وہ اتنی خوش تھی کہ اپنے آپ ہی اس کے پاس آتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا گئی حالانکہ اس سے پہلے جب وہ شرٹ لیس ہوتا تھا وہ نگاہیں ہی چرا لیتی تھی

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میرا بھالو ٹھیک سے اپنے دوست کے ساتھ انجوائے نہ کر سکے تمہارا دوست سچ میں بہت اچھا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں وہ تمہارا خیال رکھتا ہے ہماری مدد کرتا ہے اور اچھے دوست کی یہی تو نشانی ہوتی ہے۔

وہ جب چاہے یہاں آ سکتا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں اس نے مسکرا کے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار مضبوط کیا تھا

۔

خیر چھوڑو یہ باتیں یہ بتاو کہ آج تمہیں مجھ سے شرم محسوس نہیں ہو رہی وہ ایک جھٹکے میں اسے اپنے ساتھ جوڑتے ہوئے وہ اسے زمین سے بلند کر چکا تھا۔

چھوڑیں نا پلیز۔۔۔۔۔"اس کے اچانک موڈ بدلنے پر وہ پریشان ہوتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولی تھی جبکہ اس کے اچانک بات کرنے کے سٹائل بدلنے پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

بہت میسنی ہو تم بیوی بہت میسنی تمہیں لگتا ہے کہ تم اس طرح مجھ سے بچ سکتی ہو ویسے تمہیں سہی لگتا ہے تم بچ سکتی ہو لیکن صرف اس وقت جب میرا رومینٹک موڈ اوف ہو۔

exponovels

اوراس وقت تم نے میرے سارے جذبات جگادیے ہیں تو ڈرامے بازیاں نہیں چلیں گی میں خود بہت اچھاڈائریکٹر ہوں اصل اور نقل کی پہچان مجھ سے بہتر بھلا کون رکھ سکتا ہے اس کے گالوں پر اپنے دانت گارتے ہوئے وہ شدت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔

آپ کا تو رومینٹک موڈ روز آن ہو جاتا ہے تاشفین نہیں نا مجھے ابھی چائے بنانی ہے کارٹون دیکھنے ہیں۔۔۔۔"

یہ سارے کام بھی تم روز کرتی ہو اسی لیے فی الحال مجھے ذرا اس تل سے ملاقات کرنے دو بہت دن ہو گئے اس سے روبرو ہو کر بات نہیں کی میں نے وہ اس کے تل پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔

تل کو نیند آرہی ہے وہ سو گیا ہے اس نے اپنی طرف سے بہانہ بنانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بچوں والے بہانوں سے کہاں امپریس ہوتا تھا۔۔۔؟

جب میں اس تل والی کو ساری رات جگا سکتا ہوں تو یہ تل کیا چیز ہے وہ ایک جھٹکے میں اس کا رخ دوسری طرف پھیرتا اس کے بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے اپنے دشمن جاں کو تلاش کرنے لگا تھا اور اس دفعہ تناوش کے سچ مچ میں رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ اس نے اپنا شدت بھرا لمس اس کے تل پر چھوڑا تھا۔

اور پھر اسے آہستہ سے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے وہ بیڈ پر لے کر آیا تھا۔

اپ کی وجہ سے نہ تو میرا کام وقت پر ختم ہوتا ہے اور نہ ہی میں اپنے کارٹون دیکھ پاتی ہوں وہ منہ بناتی بری معصومیت سے بولی تھی لیکن اس وقت اس کی معصومیت پر وہ ترس کھانے کا بالکل بھی کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

exponovels

اس لیے بنا کچھ بھی بولے وہ اس کے بولتے ہوئے لبوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا پہلے وہ بہت معصوم تھی اس کے قریب آنے پر کچھ نہیں بولتی تھی لیکن اب اس کی زبان بہت تر تر کرنے لگ گئی تھی۔

لیکن اسے بھی اسے خاموش کروانا آتا تھا۔اس کے نازک سے سراپے کو خود میں قید کرتے ہوئے وہ اس کے کندھے سے شرٹ سرکاتا وہاں جابجا اپنے لبوں کی مہر لگاتے ہوئے اس کا منہ بند کر گیا تھا۔

جبکہ اس کی شدتیں بڑھتی محسوس کر کے اس کے منہ پر تالا لگ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مس مائرہ سر کہہ رہے ہیں کہ فائل واپس لے جائیں کچھ غلطیاں ہیں انہیں کلیئر کریں آپ کو ان کے آفس میں جانا ہو گا۔

تاکہ آپ کو ساری غلطیاں وہ بتا سکیں ماہم اس کے کیبن کا دروازہ کھٹکھٹاتی وارق کا پیغام اسے دیتی وہیں سے پلٹ گئی تھی۔

آج پہلی بار اس کی بے عزتی ہوئی تھی وارق سے وہ اپنی قابلیت کی وجہ سے کبھی بھی وارق کے سامنے شرمندہ نہیں ہوئی تھی لیکن آج اس لڑکی کی وجہ سے اسے وارق کی ڈانٹ سننی پڑی تھی۔اس لیے وہ اس سے بالکل بھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی اسے وارق کا پیغام تو اسے دینا ہی تھا

وہ جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی وارق کے بلاوے پر پریشانی سے اٹھ گئی تھی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ اس سے بلائے گا بہانے بہانے سے شاید یہ بھی اس کا بہانہ ہی تھا۔

exponovels

اس کا دل بہت تیز رفتار میں دھڑکنے لگا تھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار اس شخص سے ملنے جا رہی ہو۔

اسے عجیب سا ڈر لگ رہا تھا جیسے سب کچھ ختم ہو جائے گا اس کی محبت اس کی چاہت سب کچھ وہ اپنے ہاتھوں سے برباد کر دے گی اور وہ ایسا ہی تو کرنے والی تھی۔

اس نے وارق کے بہکاوے میں نہیں آنا تھا اس نے اسے اتنا تنگ کرنا تھا کہ وہ اسے طلاق دینے پر مجبور ہو جائے۔

کیونکہ بدر خان کے مطابق اسے اس کی جائیداد تب ہی ملنی تھی جب وہ وارق سے الگ ہو گی وارق سے علیحدگی کے بنا وہ اپنے باپ کی جائیداد کو کبھی حاصل نہیں کر پائے گی جبکہ وارق کا کچھ اور کہنا تھا۔

لیکن بدر خان نے کہا تھا کہ وہ بس ایک دفعہ یہاں پر اپنے باپ کی جائیداد کی وارث ثابت ہو جائے پھر اسے کوئی بھی قانون اپنی جائیداد لینے سے روک نہیں سکتا تھا۔

اور اگر وہ اپنے باپ کی اکلوتی وارث ثابت ہو جاتی تو پھر اسے کسی کے ساتھ بھی کوئی رشتہ نبھانے کی ضرورت نہ تھی اس کے باپ کی شرط تو یہ تھی کہ وہ وارق سے شادی کرے گی تب اسے جائیداد ملے گی۔

شادی اس نے کر لی تھی اگے یہ رشتہ نبھانا یا نہ نبھانا اس کی مرضی تھی اور وہ اپنے باپ کے قاتلوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھ سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا۔۔۔۔"کیا مطلب میں سمجھی نہیں بدر خان وہ بلا ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔؟

میرا مطلب بدر خان تو آپ کا دوست ہے۔

exponovels

وہ موسی خان کا بھائی تھا بلا وہ اپنے ہی بھائی کو کیوں مروانے کی کوشش کرے گا وہ گھبرا گئی تھی اس کی پوری بات سننے کے بعد اس نے آج ہی اسے بتایا تھا کہ یہ سب کچھ بدر خان کی سازش کی وجہ سے ہوا تھا۔

یقین تو میں بھی نہیں کر پا رہا لیکن یہی حقیقت ہے یہ سب کچھ بدر خان نے کیا ہے اور پولیس کو شک ایک بدر ہان کے ساتھ کوئی اور بھی انسان ملا ہوا ہے مجھے بس پتہ چل جائے کہ کس نے یہ سب کچھ کروایا ہے۔

پھر تم دیکھنا کہ میں اسے کس طرح موت کے منہ میں پہنچاتا ہوں۔

ابراہیم کے ارادے بہت خطرناک تھے جنہیں سنتے ہوئے اسے خوف بھی آ رہا تھا۔

پتہ نہیں کون ہو گا اور اس نے ایسا کیوں کروایا ہو گا اپ کو کسی پر شک ہے وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

ابراہیم نے صرف نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

نہیں مجھے اس معاملے میں کسی پر بھی شک نہیں ہے شاید بدر خان کے ساتھ ہمارا مخالف کوئی ملا ہوا ہو گا لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے پولیس پوری کوشش کر رہی ہے بدر خان کو ڈھونڈنے کی بس وہ ایک دفعہ مل جائے پھر اس نے سب کچھ خود ہی اگل دینا ہے۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جبکہ اس کے تو چہرے کا رنگ ہی اڑنے لگا تھا بدر خان اگر پکڑا گیا تو وہ بھی بہت برے طریقے سے پھنس جائے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آئیں مس مائرہ آپ اپنی فائل یہیں پر بھول گئی تھی۔۔۔۔"

exponovels

آئیں آپ یہ فائل لے کر جائیں اور اپنے شوہر کو ایک میٹھا سا پیارا سا رومینٹک کس بھی دے کر جائیں۔

تاکہ وہ آپ کی تھوڑی دیر کی جدائی کو برداشت کر سکے اس نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر قدم رکھا وارق کرسی سے اٹھتے ہوئے دلکشی سے کہتا اس کے بالکل قریب آ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

اور اب اس کے لبوں پر جھکا اپنے کہے کہ عین مطابق اپنی طلب پوری کر رہا تھا اپنے انداز میں۔۔۔"انداز میں وہی شدت تھی جو اس نے تھوڑی دیر پہلے محسوس کی تھی شاید وہ اس کے انتظار میں بیٹھا سولی پر لٹک رہا تھا۔

پھر سے لگا لیا یہ چیچپا تم نے مجھے پسند نہیں ہے کل سے مت لگانا وہ ذرا سختی سے کہتے ہوئے ٹیبل پر پڑے ٹشو پیپر کے بوکس کو دیکھنے لگا۔

ہاں لگا لیا تاکہ اپ مجھ سے دور رہیں اور مجھے یہ ساری چھچھوڑی حرکتیں پسند نہیں ہیں وارق مت کریں۔ میں یہاں کام کرنے کے لیے آئی ہوں کیا آپ یہاں پر یہ سب کچھ بند کریں۔

شاید آپ بھول رہے ہیں کہ ہم اپنا رشتہ یہاں کسی کے سامنے شو نہیں کرنا چاہتے

وہ اس سے دھکا دیتی پیچھے ہٹا چکی تھی جبکہ وارق تو اس کی اس حرکت پر حیران رہ گیا تھا۔اس کا انداز بہت عجیب تھا تھوڑی دیر پہلے والے سے تو بالکل الگ۔

اس کا غصے سے اب دماغ گھومنے لگ گیا تھا اخر یہ لڑکی چاہتی کیا تھی۔ وہ اسے خود سے پیچھے دھکیل رہی تھی اسے دھتکار رہی تھی۔ وہ شدید غصے سے اسے گھورتے ہوئے اس کی طرف آیا جبکہ وہ نگاہیں جھکا گئی تھی وہ بس اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ رہا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں زینب ابھی تک ٹھیک نہیں ہے آپ اسے لے کر گھر نہیں جا سکتے انہیں پروپر ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے اور جیسی ان کی کنڈیشن ہے وہاں پر ان کا ٹریٹمنٹ ہر گز نہیں ہو سکتا انہیں ہر وقت ڈاکٹر کی ضرورت ہے کبھی بھی ان کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔

ایسے میں ان کا ہسپتال رہنا زیادہ بہتر ہو گا۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا پچھلے دنوں وہ کافی بہتر تھی مجھے امید ہو گئی تھی کہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو کر واپس گھر جا سکیں گی۔

لیکن ایسا نہیں ہو سکا ان کی حالت تو مزید بگڑتی جا رہی ہے میں خود بھی سمجھ نہیں پا رہا وہ کس چیز کے دباؤ کا شکار ہیں۔

اپ ان سے پوچھنے کی کوشش کریں جس طرح سے ان کی ہارٹ بیٹ تیز ہوتی ہے بہت شدید خطرہ ہے ڈاکٹر اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ اسے گھر لے کر جانا چاہتا تھا۔

ڈاکٹر نے انکار کی وجہ بتاتے ہوئے اسے سمجھایا تھا وہ کچھ بھی نہیں کہہ پایا۔زینب کی ٹینشن کی وجہ تو وہ خود بھی جاننا چاہتا تھا لیکن کیسے زینب کیا سوچتی تھی کیا نہیں وہ اس کے دماغ تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہا تھا سب کچھ ٹھیک تھا سب کچھ نارمل تھا لیکن وہ نارمل نہیں ہو پا رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق آپ کیوں یہ سب کچھ کر کے مجھے میرے مین فوکس سے ہٹانا چاہتے ہیں۔تاکہ میں اپنے باپ کی ذمہ داریوں کو سمجھ نہ سکوں۔۔۔۔۔؟

exponovels

اخر مقصد کیا ہے آپ کا کیا آپ نہیں چاہتے کہ میں یہاں کام کروں یہاں کی چیزوں کو سمجھوں
مجھے کام کرنا ہے اپنے بابا کی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہے سنبھالنا ہے نہ کہ میں یہاں 24 گھنٹے آپ کے ساتھ رومینس جھاڑتی رہوں گی وہ اس کے غصّے کی پروا کیے بنا پیچھے ہٹتی ٹیبل پر آئی۔

اور وہاں سے فائل اٹھانے لگی اس کا سیریس انداز دیکھ کر وارق بھی اپنے کوٹ کے بٹن لگاتا ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سامنے اپنی کرسی سنبھالتے اس پر بیٹھ گیا تھا۔

ٹھیک ہے میں سمجھ گیا مس مائرہ آپ یہاں صرف کام کرنے کے لیے آئی ہیں تو اب یہ فضول کا رونا دھونا بند کر کے آپ اپنے کام پر توجہ دیں میرے خیال میں میں بھی اب اپ کو بچوں کی طرح ٹریٹ نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کا دماغ تقریبا 90 پرسنٹ بری طرح سے خراب ہو چکا ہے آپ کب کیا سوچتی ہیں یہ آپ کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا۔

اپنے آفس کے ورکرز کے ساتھ بیٹھ کر میں نہ تو گپے ہانکتا ہوں اور نہ ہی رومانس جھاڑتا ہوں جن سے مجھے کام کروانا ہوتا ہے میں انہیں ڈانٹتا بھی ہوں اگنور بھی کرتا ہوں اور ان کی انسلٹ بھی کرتا ہوں اسی لیے اب اپ مجھ سے اس طرح کی کوئی شکایت مت کیجئے گا کہ جیسے آپ کے سامنے آپ کا شوہر بیٹھا ہو۔

اس افس میں آپ کا بوس بیٹھا ہے جو آپ کو ویسے ہی ٹریٹ کرے گا جیسے وہ اپ کو تنخواہ دے گا باقی سب کچھ آپ کو مس ماہم سمجھائیں گی تین بجنے میں ابھی 25 منٹ باقی ہیں یہ تینوں پیجز مجھے ٹائپنگ کے بعد اپنے اس ٹیبل پر چاہیے سب ورکر کے سامنے آپ بھی میرے لیے ایک ورکر ہی ہوں گی۔

exponovels

تو مجھے امید ہے کہ اب اپ میری کوئی بھی بات کو زیادہ دل پر لے کر رونے دھونے نہیں بیٹھیں گی۔ خیر اب آپ جا سکتی ہیں یہ فائل لے جایئے اور ٹھیک سے ٹائپنگ کر کے لایئے وہ فائل کی طرف اشارہ کرتا ہے اسے جانے کا کہہ چکا تھا

۔۔اپ مجھ سے اس طرح سے بات کیسے کر سکتے ہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے اپ نے مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ مس مائرہ مجھے نہ تو فضول بولنے والے پسند ہیں اور نہ ہی بحث کرنے والے اسی لیے بہتر ہو گا کہ آپ اپنا کام کریں 25 منٹ میرے خیال میں بہت کم ہیں اپ کے لیے لیکن ان 25 منٹ میں میرا بہت نقصان ہو سکتا ہے تو برائے مہربانی جایئے اور مجھے ڈسٹرب کرنا بند کریں اس نے کافی غصے اور سرد مہری سے اس سے کہا تھا وہ تو اس کے اچانک بدلنے پر حیران رہ گئی تھی۔

وارق مجھے سمجھ نہیں آتا اپ کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے وہ فائل پٹختے ہوئے اس سے کہنے لگی تھی۔

مجھے دورے پڑتے ہیں اور ایسے ہی دورے اگے بھی پڑھتے رہیں گے عادت ڈال لیجئے فائل اٹھائے اور جائے یہاں سے ویسے مس ماہم کہہ رہی تھی کہ آپ تین گھنٹے میں تو کیا تین سال میں بھی اس فائل کو مکمل نہیں کر پائیں گی تو اب تو مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔

وہ ہوتی کون ہے میرے بارے میں کچھ بھی کہنے والی وہ پتہ نہیں اگے سے کیا بولنے والا تھا کہ مائرہ بھڑک اٹھی۔

میری سیکرٹری ہے اور اپ کی باس ہیں اپ انہی کے انڈر کام کرتی ہیں اور بہتر ہو گا کہ اپ اپنا یہ ایٹیٹیوڈ ذرا کنٹرول میں رکھیں۔

exponovels

مجھے فضول میں بحث کرنے والے ورکرز ہر گز پسند نہیں ہیں اٹھائیں یہ فائل اور لے جائیں یہاں سے اگر آپ یہ کام کر سکتی ہیں تو کریں اگر نہیں کر سکتی تو صاف جواب دے کر گھر پر بیٹھ کر اپنے شوہر کے لیے ناشتہ بنانے کی پریکٹس کریں۔

وہ فائل اٹھا کر اس کی طرف پھینکنے والے انداز میں کہتا اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا تھا مائرہ کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا ایک غصہ اسے اس ماہم پر آ رہا تھا جو اس کے بارے میں اپنے پاس سے ہی فضول میں بولی جا رہی تھی اور دوسرا اس کا شوہر جو ذرا سی بات سمجھنے کے بجائے الٹا اسی پر چڑھ دوڑا تھا۔

یہ ٹائپنگ تو میں آپ کو اگلے 25 منٹ میں کر کے دکھاؤں گی اور وہ جو محترمہ کہتی ہے نا کہ مجھ سے تین سال میں بھی نہیں ہو گا اسے بتا دیجیے گا کہ آج کے بعد میرے بارے میں کمنٹ کرنے سے پہلے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ لے۔

آئی بڑی مجھ پر کمنٹ کرنے والی لمبی بالوں والی چڑیل ڈائن بوجنی اس کا تو میں وہ حال کروں گی کہ نانی یاد آ جائے گی اسے وہ غصے سے پیر پٹکتی باہر نکل گئی تھی وارق کو یقین تھا کہ وہ 25 منٹ کے اندر اندر ہی ٹائپنگ کر کے وہ فائل اس کے ٹیبل پر لانے والی ہے۔

اور اسے اب یقین بھی تھا کہ وہ رونا دھونا ہر گز نہیں کرے گی کیونکہ اب مائرہ کا چیلنجنگ موڈ جاگ چکا تھا اب اس نے بیٹھ کر رونا دھونا نہیں تھا بلکہ اس نے چیلنج کو قبول کرنا تھا اور اسے کسی بھی حالت میں پورا کرنا تھا۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ آفس میں اس کا باس بن کر رہے نہ کہ شوہر تو ٹھیک ہے اس بات پر تو اب وہ بھی راضی تھا۔

exponovels

وہ بھی ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ مائرہ کو یہاں دیکھ کر وہ اپنے کام میں کسی طرح کی کوئی غلطی کرے وہ سچ میں مائرہ کو یہاں دیکھ کر بہک جاتا تھا اور مائرہ کی موجودگی اسے بری طرح سے ڈسٹرب بھی کرتی تھی۔

جو بھی تھا یہ دل کا معاملہ تھا اور دل کے معاملوں میں بہت کنٹرول کی ضرورت ہوتی ہے۔مائرہ کو اگنور کرنا اس کے بس میں نہیں تھا لیکن مائرہ خود چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ بوس بن کر رہے نہ کہ اس کا شوہر۔

اور وہ مائرہ کے ہر خواہش کو پورا کرنا چاہتا تھا۔اس لیے اسنے سوچ لیا تھا اب جیسا مائرہ کہے گی سب کچھ ویسا ہی ہو گا وہ بالکل ویسا ہی رہے گا جیسا مائرہ چاہتی ہے۔

مائرہ جس طرح سے اس افس میں کنفرٹیبل محسوس کرتی ہے وہ اسے ویسے ہی رکھے گا۔نہ تو اس پر بے جا حکم چلائے گا اور نہ ہی شوہر ہونے کا کوئی حق استعمال کر کے اسے تنگ کرے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت مبارک ہو تعیش ہم نے فلم کی شوٹنگ مکمل کر لی ہے اب تم ازاد ہو جیسے چاہے گھومو پھرو انجوائے کرو۔

وہ سب لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے خوش ہو رہے تھے آخر کار انہوں نے روز کی سالگرہ سے ایک دن پہلے ہی ساری شوٹنگ مکمل کر لی تھی اب سارا کام ایڈیٹرز کا تھا سب کچھ ان لوگوں نے ہی کرنا تھا۔

وہ بہت خوش تھا اس فلم کی شوٹنگ مکمل ہونے پر پانچ مہینے کے اندر اندر اس نے ساری شوٹنگ کروالی تھی اس کا پہلا پروجیکٹ اتنی کامیابی سے ختم ہوا تھا اور اسے یقین تھا یہ فلم بہت ہٹ جانے والی ہے۔

exponovels

آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو روز آخر ہم نے اس فلم کی شوٹنگ کمپلیٹ کر لی بہت اچھا ایکسپیرینس رہا آپ کے ساتھ کام کرنے کا مجھے امید ہے کہ آگے بھی مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ضرور ملے گا وہ اس سے ملتے ہوئے اسے کہنے لگا تھا جبکہ روز نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

اف کورس ہم اگے بھی کام کریں گے اور بہت کام کریں گے تمہیں بالکل بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے خیر کل تم آرہے ہو نا میری پارٹی میں اور تم اپنی وائف کو بھی لے کر آرہے ہو رائٹ یاد رکھنا دونوں آنا۔

جی جی میں ضرور آوں گا اپ نے انوائٹ کیا ہے تو کیوں نہیں آؤں گا آنا تو مجھے پڑے گا ہی ویسے پرسوں صبح میں اپنی تناوش کو لے کر کہیں گھومنے کے لیے جانے والا ہوں۔

کافی وقت سے میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھیک سے ٹائم نہیں گزار پا رہا اب ارادہ ہے کہ ایک بریک لے کر کہیں گھومنے پھرنے نکل جاؤں

ویسے بھی میں نے سوچا تھا کہ فلم کی شوٹنگ ختم ہونے کے بعد میں اسے کہیں گھمانے کے لیے لے کر جاؤں گا وہ کافی کا کپ تھامتے ہوئے بھیڑ سے دوسری طرف نکل ائے تھے۔

ہاں یہ تو بہت خوشی کی بات ہے تمہیں لے کر جانا چاہیے۔ خیر تم میرے گفٹ کے لیے تیار ہونا تمہیں یاد ہے کہ میں کل تم سے کچھ بہت اہم مانگنے والی ہوں اس نے اچانک اسے یاد کروایا تو تاشفین نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

جی جی مجھے یاد ہے آپ کو مجھے یاد کروانے کی ضرورت نہیں بلکہ میں تو بہت ایکسائٹڈ ہوں یہ جاننے کے لیے کہ آپ مجھ سے کیا مانگنے والی ہیں اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

exponovels

پہلے بھی بتایا تھا پھر سے بتا دیتی ہوں میں تم سے تمہاری بہت خاص چیز مانگنے والی ہوں جسے دیتے ہوئے تم ہزار بار سوچو گے لیکن مجھے یقین ہے کہ تم انکار نہیں کرو گے۔

وہ ایک بار پھر سے اسے تجسس میں مبتلا کرتے ہوئے بولی تو تاشفین نے کندھے اچکا دیے۔

لوگوں کو گفٹ لینے کے لیے ایکسائٹمنٹ ہوتی ہے لیکن مجھے دینے کے لیے ہے میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ چیز کیا ہے جو آپ مجھ سے مانگنا چاہتی ہیں یقیناً میں آپ کو ضرور دوں گا وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا روز بھی مسکرا دی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈبلیو ٹی ٹیکنکل۔۔۔۔۔۔"

واہ مائرا بی بی واہ تمہیں تو شاباشی دینی چاہیے اتنا بڑا نام لکھا ہوا ہے ڈبلیو ٹی ٹیکنکل اور تمہیں اتنا سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ ایک سافٹ ویئر کمپنی ہے۔

تم اتنی بے وقوف ہو کہ اتنا بڑا نام پڑھنے کے بعد بھی تمہیں یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ کمپنی کس چیز کی ہے اور اس کے لیے تمہیں اس ٹھرکی طاہر سے دس منٹ کی باتیں کرتے ہوئے اسے اپنے راز بھی بتانے پڑے واہ مائرہ بی بی تم تو لعنتوں کے قابل ہو تمہارے سر پر جوتے پڑنے چاہیے۔

وہ فائل سیو کرتے ہوئے سکرین سیور کو دیکھ رہی تھی جہاں پہ بڑے بڑے لفظوں میں کمپنی کا نام لکھا تھا یہی لوگو اس نے صبح اس بلڈنگ کے باہر بھی دیکھا تھا اور نام بھی پڑھا تھا۔

exponovels

لیکن پھر بھی اس نے طاہر کو نہ صرف بلا کر پوچھا تھا کہ یہ کمپنی کس چیز کی ہے بلکہ اسے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ گریجویشن کے بعد اپنی سٹڈی ڈراپ اؤٹ کر کے جگہ جگہ آیڈیشن دینے کے لیے رل رہی تھی اور اس نے کوئی ڈپلومہ نہیں کیا اس کے پاس کوئی کورس نہیں ہے۔

کام ڈاؤن مائرہ کام ڈاؤن یہ کمپنی تیرے باپ کی ہے کسی کا باپ تجھے یہاں سے نکال نہیں سکتا۔اور ماہم بی بی لمبے بالوں والی چڑیل تجھے لگتا ہے کہ میں تین سال تک یہ فائل نہیں مکمل کر سکتی میں نے یہ فائل 15 منٹ میں کر لی ہے

۔

وہ گردن اکڑا کر کہتی اٹھ کر وارق کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

آپ اس طرح سے اندر نہیں جا سکتی مائرہ آپ کو کتنی بار ایک ہی بات کہنی پڑے گی وہ دروازے کی طرف جا ہی رہی تھی جب اسے پیچھے سے ماہم کی آواز سنائی دی اس نے دانت پیس کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنے چہرے پر بڑی مشکل سے مسکراہٹ سجائی۔

تین ہونے میں دس منٹ باقی ہیں میں نے سوچا میں فائل اندر لے جاتی ہوں لگتا ہے ابھی سر مصروف ہوں گے مجھے بعد میں جانا چاہیے۔اپنے غصے کو قابو کرتے ہوئے اس نے بے وجہ ہی اگے پیچھے نظریں دوڑانا شروع کر دیا تھا۔

جہاں ہر طرف اسے ڈبلیو ٹی ٹیکنکل لکھا ہوا نظر آ رہا تھا اور جب جب یہ ورڈز وہ پڑھ رہی تھی اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

exponovels

اب کیوں نظر آرہے ہو ابھر ابھر کر چمک چمک کر میرے سامنے کیوں آرہے ہو جب میں جاننا چاہتی تھی تب تو کہیں چھپ کر بیٹھ گئے تھے وہ دونوں ورڈز کو دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولی کہ ماہم کے ساتھ ساتھ طاہر بھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

مس مائرہ آپ ٹھیک تو ہیں طاہر نے پیچھے سے آتے ہوئے پوچھا تھا۔

میں بیمار لگ رہی ہوں آپ کو اس نے سیریس انداز میں اسے دیکھا تو اس نے فورا نفی میں سر ہلایا۔

تو جا کر اپنا کام کریں نا میرا سر کیوں کھا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

مس مائرہ ٹھیک تو ہیں جیسے میرا علاج کرے گا آیا بڑا ڈاکٹر کہیں کا وہ غصے سے اسے سناتی وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ طاہر نے ماہم کی طرف دیکھا جو خود بھی کندھے اچکا کر اپنا کام کرنے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں کیسی لگ رہی ہوں یہ ڈریس تو بہت زیادہ ہیوی ہے وہاں تو لوگوں نے اس طرح کے ڈریس نہیں پہنے ہوں گے آپ کو نہیں لگتا کہ مجھے یہ والا ڈریس پہن کر نہیں جانا چاہیے پارٹی میں

میرے پاس نا ایک بہت خوبصورت کرتا ہے بلو کلر کا وہ پہن کر چلوں۔۔۔۔۔؟ وہ نہا کر نکلا تو وہ ائینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔

جو ڈریس وہ اس کے لیے لایا تھا وہ اس وقت اس میں قیامت بن کر اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

exponovels

ڈارلنگ میں تو کہتا ہوں کہ ہم کہیں جاتے ہی نہیں بلکہ اس خوبصورت ڈریس میں اس خوبصورت وقت کو ایک دوسرے کے ساتھ انجوائے کرتے ہیں فضول کی پارٹیز کو ہم چھوڑ ہی دیتے ہیں۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ ایک جھٹکے میں اسے سیدھا کرتے ہوئے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

فضول کی پارٹی۔۔۔۔۔۔؟

یہ پارٹی اپ کی بوس کی سالگرہ کی پارٹی ہے اور اپ اسے فضول کی پارٹی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

اتنا انتظار تھا آپ کو اس پارٹی کا اب اچانک ہی یہ فضول ہو گئی اپنی کمر پہ ہاتھ رکھتی وہ لڑاکا انداز میں اس کی باہوں میں پوری طرح سے قید تھی۔

جب تم میرے پاس ہوتی ہو مجھے تو ہر کام فضول کا ہی لگتا ہے ڈارلنگ بس دل کرتا ہے کہ تمہیں اپنی باہوں میں قید رکھوں۔

اور ہر وقت تمہارے ان تلوں کو چوم کر تمہارے ہوش اڑاتا رہوں۔وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے ہوش اڑانے لگا تھا۔

اس کا رومینٹک موڈ تو تب سے ہی آن تھا جب سے وہ گھر واپس ایا تھا لیکن اب اس کا رومانس بڑھتا جا رہا تھا جو تناوش کے لیے خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

exponovels

کوئی ضرورت نہیں ہے ہٹیں پیچھے اور تیار ہوں جا کر میں ذرا اپنا حجاب باندھ لوں اس کے لیے بھی بہت ٹائم لگے گا مجھے پیچھے ہٹیں آپ کو تو بس رومینس کے علاوہ اور کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے لیکن آپ کی بوس نے مجھے پہلی دفعہ پارٹی میں بلایا ہے تو میں بہت اچھی لگنا چاہتی ہوں۔

وہ اسے ہلکا سا دھکا دے کر پیچھے کرتے ہوئے واپس ائینے کے سامنے رک کر اپنے بال صحیح سے بنانے لگی تھی جبکہ وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اس کا حجاب کھول کر اس کے گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا اس کے انداز پر وہ سر پہ ہاتھ مار کر رہ گئی۔

تاشفین ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔"

وہ اسے سمجھانا چاہتی تھی لیکن تاشفین جب اپنی پر آجائے تو وہ سنتا ہی کس کی تھا۔۔۔۔؟

وی ائی پی لوگ ذرا دیر سے جائیں تو اچھا لگتا ہے اس کے لبوں کو قید کرتے ہوئے وہ اخری بات کر چکا تھا اب تناوش کو بولنے کی اجازت نہ تھی اور یہاں کون سا کسی نے اس کی سننی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے اپنی فائل لا کر سب سے پہلے اس کے سامنے رکھی تھی۔

جبکہ وہ سب کی فائلز لے کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے چیک کرنے لگا ہے اس کی باری ذرا لیٹ آئی تھی۔

حالانکہ اس نے پہلے دی تھی تو رولز کے مطابق اس کی پہلی باری آنی چاہیے تھی لیکن وہ اس کا باس تھا تو وہ اسے رولز نہیں سمجھا سکتی تھی اسی لیے خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔

exponovels

وہ اس کی فائل چیک کر رہا تھا جب کہ وہ ایکسائٹمنٹ سے اسے دیکھ رہی تھی اس نے بہت محنت سے ٹائپنگ کی تھی سو یقین تھا اس دفعہ کوئی غلطی نہیں ہو گی وہ خوش بھی تھی کہ وہ سب کے سامنے اس کی تعریف کرے گا۔

جب اچانک اس نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے وہاں سے ریڈ پینسل اٹھا کر اس کی فائل پر جگہ جگہ لائنیں لگانا شروع کر دیں۔ وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اس کی محنت کی تباہی نکال رہا تھا۔

آپ سوچ رہی ہوں گی کہ میں کسی پریپ کلاس کے ٹیچر کی طرح یہ کیوں چیک کر رہا ہوں مس مائرہ آپ نے ٹائپنگ ہی ایسی کی ہے۔ بالکل کسی پریپ کلاس کے بچے کی طرح تو میرا فرض بنتا ہے میں چیک بھی بالکل ویسے ہی کروں۔

یہ کیا کیا ہے آپ نے اس طرح سے اپ میری کمپنی میں کام کریں گی مطلب آپ ایک انٹرنیشنل ٹیکنکل کمپنی میں اس طرح کی ٹائپنگ کریں گی آپ کو یہاں ٹائپنگ ماسٹر کے طور پر رکھا گیا ہے مس مائرہ یہ بچوں والی فائلز بنا کر آپ لائیں گی وہ فائل اس کے سامنے پھینکتے ہوئے اسے اس کی غلطیاں دکھا رہا تھا۔

جب کہ مائرہ حیرانگی سے اپنی غلطیاں دیکھنے لگی تھی اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس میں اتنی ساری غلطیاں نکل ائیں گی وہ تو اتنی خوش تھی اپنے کام پر

سر میں نے آپ کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ مس مائرہ کے بس کی بات نہیں ہے انہیں تو کسی اور کام کے لیے رکھنا چاہیے ٹائپنگ ماسٹر کے طور پر میرا نہیں خیال کہ یہ کچھ کر پائیں گی۔

exponovels

اب مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔وہ کہہ کر اب ماہم کا کام چیک کرنے لگا تھا ایکسیلنٹ زبردست اوٹ کلاس ایسا ہی کام میں چاہتا تھا مس ماہم مجھے یقین ہے کہ یہ کلائنٹس ہمارے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گے اور جس طرح سے اپ کام کر رہی ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ پروجیکٹ جلد ہی ہمارے نام ہو جائے گا۔

اپ نے اپنی غلطیاں نوٹ کر لی مس مائرہ وہ ماہم کی فائل اسے واپس دیتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا جو غصے سے فائل کو دیکھتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

جی ہاں کر لی ہیں ائندہ کوشش کروں گی کہ ایسی غلطیاں نہ ہوں وہ کہہ کر اٹھ گئی تھی۔

مجھے خوشی ہوئی کہ آپ کو آپ کی غلطی کا احساس ہے آئندہ ایسی غلطی مت کیجیے گا اس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

اسے لگا تھا کہ اس کے ڈانٹنے پر وہ برا منائے گی لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا وہ بہت پروفیشنل انداز میں صرف ہاں میں سر ہلا گئی۔

اگر آپ کو کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو آپ مس ماہم کو کہہ سکتی ہیں۔

ضرورت نہیں ہے اگر مجھے کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو میں انٹرنیٹ سے دیکھ کر کر لوں گی۔اور میرے خیال میں مس ماہم کو زیادہ اپنے کام پر فوکس کرنا چاہیے نہ کہ دوسروں کے کام پر۔یہ اپنے کام سے زیادہ دوسروں کے کام پر کمنٹ کرتی ہیں۔

وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

exponovels

میں ایسا اس لیے کرتی ہوں کیونکہ بہت سارے لوگ یہاں پر میرے انڈر کام کر رہے ہیں اور مجھے دیکھنا ہوتا ہے کہ کوئی کیا کر رہا ہے۔

ماہم بھی اس کے برابر اٹھ کر بولی۔

لیکن میں آپ کے انڈر کام نہیں کر رہی ہوں۔اور نہ ہی کرنا چاہتی ہوں میرا ایک ہی بوس ہے تو ایک ہی رہنے دیجیے ۔ورنہ۔۔۔۔۔؟

ورنہ کیا کریں گی آپ بتانا پسند کریں گی وہ سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی جیسے اس کی دھمکی سننا چاہتی ہو وارق نے ان دونوں کی اس سرد جنگ کو خاموشی سے دیکھا تھا۔

ورنہ میں آپ کے لمبے بالوں کی چوٹی کاٹ دوں گی۔وہ مسکرا کر کہتی اپنی فائل لے کر آفس سے باہر نکل گئی تھی جب کہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی وہ اسے دھمکی دے کر گئی تھی اور کوئی کچھ بھی نہیں بولا تھا۔

سر آپ نے دیکھا مس مائرہ مجھے دھمکی دے کر گئی ہیں۔۔۔اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

مس ماہم کیا آپ مجھے سچ مچ میں پریپ کلاس کا ٹیچر ثابت کرنا چاہتی ہیں جو اپنی شکایتیں مجھ سے کہہ رہی ہیں آپ اپنے مسئلے اس افس کے باہر سالو کریں۔وہ اسے اگنور کرنے والے انداز میں بولا تو ماہم بھی شرمندہ ہوتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین یہاں تو بہت سارے لوگ ہیں وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اس جگہ کے بعد لوگوں کی تعداد کو دیکھنے لگی تھی۔

exponovels

ہاں تو جان من پارٹی میں بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اندر لے کر آیا تھا۔ پارٹی میں بہت بڑے بڑے ڈائریکٹر اور پروڈیوسرز تھے جن سے روزا سے ملوانا چاہتی تھی اس نے اسے ایک پروڈیوسر کی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

روز نے کہا تھا کہ وہ اسے یہاں پر بہت بڑے بڑے لوگوں سے ملائے گی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے بیچ میں ائے اور زیادہ سے زیادہ پروجیکٹ حاصل کر سکیں یہ اس کے لیے موقع تھا جسے وہ گوانا نہیں چاہتا تھا

میری جان تم یہاں بیٹھو میں کچھ لوگوں سے مل کر آتا ہوں وہ الگ سے ایک ٹیبل پر اس کے لیے اورنج جوس کا گلاس رکھتے ہوئے بہت محبت سے بولا تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتی سامنے پرفارم کرتی لڑکیوں کی طرف دیکھنے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے مسز تعیش ابراہیم کیسی ہو تم میں تم سے ملنے کے لیے تمہارے کالج آیا تھا تمہیں تو یاد ہی ہو گا روبن اچانک اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا تو وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔

میں نے تمہیں کہا تھا تمہارا ہسبینڈ تمہیں دھوکہ دے رہا ہے تمہارے ساتھ چیٹ کر رہا ہے لیکن تم نے میری بات پر یقین نہیں کیا تھا لیکن اج تمہیں یقین آ جائے گا کیونکہ اج اس پارٹی میں ایسا ہونے والا ہے جس کے بعد شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہے گی لیکن پھر بھی میں تمہیں کچھ نہ کچھ بتا دیتا ہوں وہ اچانک ایک تصویر اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

سامنے تصویر میں روز نشے میں دتت تھی اور وہ تاشفین کی گردن پر کس کر رہی تھی۔ وہ اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہتی تھی لیکن تاشفین نے اسے یہاں سے کہیں بھی جانے سے منع کر دیا تھا وہ اس ٹیبل سے اٹھ نہیں سکتی تھی۔

جب اس نے ایک اور تصویر نکال کر اس کے سامنے رکھی یہ تصویر پہلی والی تصویر سے زیادہ بے ہودا تھے۔ روز برہنہ حالت میں اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔ اس نے انکھیں بند کر کے چہرہ پھیر لیا تھا نہیں اس کا تاشفین ایسا نہیں تھا۔

یہ آدمی جھوٹا تھا بکواس کر رہا تھا۔ سب جھوٹ تھا صرف اس کا تاشفین سچا تھا اس کی محبت سچی تھی۔

میرے پاس تو ایسی ویڈیوز بھی ہیں جیسے دیکھ کر تمہیں یقین آ جائے لیکن شاید تم ایسی ویڈیوز یہاں دیکھنا نہیں چاہو گی اور شاید تم اپنے ہسبینڈ کو کسی اور عورت کے ساتھ ایسی حالت میں دیکھ بھی نہیں پاؤ گی۔

اور باقی آج اس محفل میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کے بعد تم خود ہی یقین کر لو گی وہ اس کے قریب سے اٹھتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

نہیں یہ سب کچھ جھوٹ ہے سب صرف بکواس کر رہا ہے یہ آدمی میرے تاشفین ایسے نہیں ہیں سب جھوٹ ہے وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے خود کو یقین دلا رہی تھی۔

جب ایک نظر سامنے تاشفین کو روز کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا تو اس نے بڑی مشکل سے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی۔

ساری دنیا جھوٹی ہے بس اس کا شوہر سچا ہے اس نے یقین کیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

لیڈیز اینڈ جنٹل مین جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ آج میرا برتھ ڈے ہے اور اپنے برتھ ڈے کو سپیشل بنانے کے لیے میں نے آج اپنے بہت ہی قریبی دوست تعیش ابراہیم سے کوئی گفٹ مانگنا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے انکار نہیں کرے گا۔

اخر میں برتھ ڈے گرل ہوں اور برتھ ڈے گرل کو کوئی انکار نہیں کرتا۔ہاتھ میں مائک پکڑے وہ تاشفین کو دیکھ رہی تھی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا جیسے وہ اسے اس کا تحفہ دینے کے لیے بے تاب ہو

تو کیا تم ریڈی ہو مجھے میرا گفٹ دینے کے لیے اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تاشفین نے فوراہاں میں سر ہلایا تھا جس پر پوری پارٹی میں تالیوں کا شور گونجنے لگا تھا۔

سو میں تم سے مانگنے جا رہی ہوں تعیش۔۔۔۔۔

میں تم سے تمہیں مانگنے جا رہی ہوں آئی لو یو تعیش میں تم سے محبت کرتی ہوں۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے مجھے تعیش ابراہیم چاہیے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوری محفل میں خاموشی بکھیر چکی تھی تاشفین خود بھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

میں جانتی ہوں یہ تمہارے لیے آسان نہیں ہے میں تم سے بہت مشکل چیز مانگ رہی ہوں لیکن میں تمہیں کبھی بھی کمپرومائز کرنے کے لیے نہیں کہوں گی۔

exponovels

مجھے بس تمہارا ساتھ چاہیے اور کچھ بھی نہیں میں تمہارے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہوں میں تمہاری محبت میں مرنے کے لیے تیار ہوں وہ اچانک اس کے سامنے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

اس کے سامنے ہاتھ جوڑے آنکھوں میں آنسو لیے وہ اس سے اس کی محبت مانگ رہی تھی پوری محفل میں خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر کوئی حیرانگی سے روز کو دیکھ رہا تھا جو کسی کے سامنے نظر جھکا کر بات نہیں کرتی تھی آج پوری کی پوری خود جھک گئی تھی۔

سب کی نظریں روز پر تھی جبکہ وہ وہاں بیٹھی اپنی معصوم سی بیوی کو دیکھ رہا تھا جو بس اس کے فیصلے کی منتظر تھی اسے یقین تھا وہ ابھی انکار کر دے گا بات یہیں پر ختم ہو جائے گی۔

وہ کبھی اسے چھوڑ کر کسی اور کو نہیں اپنائے گا۔

اس نے کہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے تو بلا وہ اپنی محبت چھوڑ کیسے سکتا تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کا ارادہ وہاں پر جا کر تاشفین کا ہاتھ پکڑ کر اسے یہاں سے لے جانے کا تھا لیکن اس کے سامنے ہی پورا منظر بدل گیا۔

پوری محفل میں اچانک "تعیش سے یس" کا شور گونجنے لگا۔

اور پھر اس کے قدم رک گئے اس کی اواز گونجی تھی اس نے جھک کر روز کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے "ہاں" کہا تھا اور پھر روز خوشی سے چیختے ہوئے اس کے گلے سے لگ گئی تھی اس کی گردن پر جگہ جگہ اپنے لبوں کا لمس چھوڑتی وہ اس کی پوری دنیا ہلا گئی تھی۔

exponovels

اسے لگا جیسے سب کچھ ختم ہو گیا۔ روبن سچ کہہ رہا تھا تاشفین کا افیئر تھا روز کے ساتھ شاید وہ مائرہ سے کبھی محبت کرتا ہی نہیں تھا اس کی محبت یہ لڑکی تھی۔

وہ غلط فہمی کا شکار تھے اور وہ جو کچھ سوچتی ائی تھی ویسا کچھ بھی نہیں تھا وہ خوابوں کی دنیا میں جینے لگی تھی اور آج اس کے سارے خواب اس کی آنکھوں سے نوچ لیے گئے تھے۔

سب لوگ سٹیج پر باری باری ان دونوں کو مبارکباد دے رہے تھے لیکن اس کے لیے تو جیسے اس کے قدموں پر کھڑے رہنا ہی مشکل ہو گیا وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں رکے بنا تیزی سے باہر نکل گئی تھی جبکہ روبن اور کرسٹن نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر ایک دوسرے کو انکھ دبائی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بہت تیزی سے وہاں سے نکلی تھی اس کا دماغ بُری طرح سے چکرا رہا تھا سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ اچانک اس کے ساتھ ہوا کیا تھا کیا ایسا ممکن تھا کیا خوشیوں کے صرف چند دن ہوا کرتے ہیں۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تھا وہ تو اس سے محبت کرتا تھا اور محبت کرنے والا کوئی انسان بھلا ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔؟

اس کا محبت بھرا انداز اس کے وعدے قسمیں وہ سب جھوٹ تھا تو یہ سب صرف دھوکہ تھا کیا۔۔۔۔۔؟

وہ تو اسے اپنے ساتھ کل صبح کہیں دوسرے ملک لے کر جانے والا تھا۔ تو کیا سب کچھ جھوٹ تھا سب فریب تھا سب دھوکہ تھا۔

exponovels

سب کچھ ختم ہو چکا تھا اس کی دنیا لٹ چکی تھی وہ برباد ہو چکی تھی اس کا اپنا شخص کسی اور کا ہو گیا تھا اس کی انکھوں کے سامنے اس نے کسی اور کا ہاتھ تھام لیا تھا اور وہ بس اسے دیکھتی رہی

اس نے کہا تھا کہ وہ روتی ہوئی واپس جائے گی تو کیا بس اس کی خوشیوں کے لمحات اتنے ہی تھے۔۔۔۔؟ وہ کہاں جا رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بس وہ چلے جا رہی تھی۔

وہ کبھی اکیلے گھر سے نکلی بھی نہیں تھی اور اس وقت ان سڑکوں پر وہ بے خوف چلے جا رہی تھی سر میں اس وقت اتنا شدید درد ہو رہا تھا کہ حد نہیں اور اوپر سے جو صدمہ اسے لگا تھا وہ بھی تو چھوٹا نہیں تھا۔

اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے پورا جسم کانپ رہا تھا اس میں مزید چلنے کی ہمت ختم ہو چکی تھی اخر ہمت ہار کر وہ ایک بینچ پر بیٹھی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○

مجھے یقین نہیں آ رہا تعیش آئی کانٹ بلیو۔۔۔۔۔۔آئی لو یو آئی لو یو سو مچ وہ خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔

یہاں تک کہ مائک میں اونچی اونچی آواز میں چلا رہی تھی جب تاشفین نے اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتی فورا اس کے ساتھ کمرے میں آ گئی تھی اس کے چہرے کی خوشی سے وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اس وقت کیا محسوس کر رہی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

بولو تعیش تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا وہ اس کا ہاتھ تھامے اس سے پوچھ رہی تھی جب کہ تاشفین بس اسے دیکھ رہا تھا

۔

بولو نا تم خاموش کیوں ہو وہ ابھی تک اس کے دونوں ہاتھوں کو زور سے اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھی کہ کہیں وہ اس کے ہاتھوں سے ہاتھ چھڑا نہ لے۔اور اس نے چھڑوا لیے تھے بس ایک ہی جھٹکے میں۔

آپ جانتی ہیں آپ نے آج کیا کیا ہے آج اپ نے مجھ سے میری بہت پیاری دوست چھین لی ہے۔

آپ جانتی ہیں کہ میں اپنی بیوی سے کتنی محبت کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی آپ نے پوری محفل میں یہ کیا ؟۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں اور میری ساری محبتوں کی اکلوتی حقدار میری بیوی ہے۔

سب کچھ جاننے کے باوجود بھی آپ نے پوری محفل میں ہزاروں لوگوں کے سامنے مجھے پرپوز کیا تاکہ میں انکار نہ کر سکوں۔

اور ایسا نہیں ہے کہ میں انکار نہیں کر سکتا تھا میں انکار کر سکتا تھا میں نے انکار اس لیے نہیں کیا کیونکہ میرے ایک انکار سے آپ کی اتنی بدنامی ہوتی کہ آپ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتی اگر میں اس پارٹی میں سب کے سامنے انکار کر دیتا تو آپ شاید اس وقت ہر نیوز چینل پر ہوتی۔

کیوں کیا آپ نے ایسا روز کیوں کیا کمی رہ گئی تھی میری دوستی میں کہ آپ نے اس طرح کا قدم اٹھایا

exponovels

ایک دو دفعہ نہیں ہزار دفعہ میں نے اپ سے کہا ہے کہ میں صرف اور صرف اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں تو یہ سب کرنے کی کیا تک بنتی ہے۔وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا

ریلیکس ریلیکس تعیش پلیز ریلیکس ہو جاؤ میں تمہارا غصہ سمجھ سکتی ہوں میں جانتی ہوں تمہیں میری حرکت بہت بری لگی ہو گی لیکن میں کیا کرتی یہ بات میں بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں کہ تم سب کے سامنے مجھے انکار کر کے کبھی میری انسلٹ نہیں ہونے دو گے اسی لیے تو میں نے سب کے سامنے اپنی محبت کا اقرار کیا تا کہ تم انکار نہ کر سکو۔

اور ڈونٹ وری میں تمہاری اور تمہاری بیوی کی لائف میں کبھی انٹر فیئر نہیں کروں گی میں تم سے کوئی شادی نہیں کرنا چاہتی میں بس تمہارے ساتھ ریلیشن شپ میں رہنا چاہتی ہوں۔

شادی کرنا گھر بسانا بچے پیدا کرنا یہ سب کچھ میری زندگی کا حصہ نہیں ہے مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ کس طرح سے رہتے ہو تم اپنی بیوی سے محبت کرو اس کے ساتھ رہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں بس اپنی زندگی میں تمہیں چاہتی ہوں اپنے لائف پارٹنر کے طور پر۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے بس کچھ وقت کے لیے بعد میں تم اپنی لائف میں انجوائے کرنا۔تم اپنی بیوی کے ساتھ کس طرح سے رہتے ہو اس سے محبت کرتے ہو یا نہیں کرتے میرا ان سب چیزوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

اور نہ ہی مجھے کوئی اعتراض ہے تم اپنی بیوی کے ساتھ بھی رہو اور اس کے بدلے تم جو کہو گے میں تمہیں دوں گی ۔فلم پیسہ پر موشن ایوریتھینگ

exponovels

واہ۔۔۔۔۔مطلب کہ آپ مجھے خریدنا چاہتی ہیں مجھے چند مہینوں یا سالوں کے لیے اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہیں جب آپ مجھ سے بور ہو جائیں گی تب مجھے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنے قدم بڑھا دیں گی۔

کیوں بکاؤ ہوں میں میرے منہ پر لکھا ہے کہ آ کر مجھے خرید لو۔یہ دل دیکھ رہی ہیں اس دل میں صرف ایک نام ہے اور وہ ہے تناوش تاشفین ابراہیم کا میری بیوی صرف بیوی نہیں زندگی ہے میری آتی جاتی سانسوں کی وجہ ہے۔

آپ کو کیا لگتا ہے آپ کے انداز سے آپ کی باتوں سے بے وجہ آپ کے ادھر ادھر چھونے سے مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ آپ کی نیت کیا تھی میں پہلے دن سے ہی جانتا تھا کہ آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔

جس دن آپ نے مجھے روم میں چلنے کی آفر کی تھی نا اسی دن میں جان گیا تھا کہ اپ کی خواہشات کیا ہیں۔میری توجہ حاصل کرنے کے لیے وہ جو خودکشی کا ڈرامہ کیا تھا نا آپ نے وہ بھی سارا پتہ ہے مجھے لیکن معاف کیجئے گا مس روز جیکسن تاشفین ابراہیم کوئی بکاؤ مال نہیں ہے جسے آپ پیسہ پھینک کر خرید لیں گے۔

آپ کے ساتھ اس فلم کی شوٹنگ میں نے اپنی پوری ایمانداری اور ٹیلنٹ کے ساتھ کی ہے۔بے شک یہ آپ کے کرم نوازی ہی تھی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔لیکن مجھے افسوس ہوا کہ میرا ٹیلنٹ آپ کو کبھی نظر نہیں آیا آپ کو نظر آیا تو یہ جسم سکس پیک یہ چہرا

آج کل کی عورتوں کا معیار کیا ہے ایک حسین چہرہ بوڈی پہ سکس پیک اور چھ فٹ قد لو عورت کو آپ سے محبت ہو گئی

۔

exponovels

ایسی محبت کوئی بھی مرد نہیں چاہتا۔یہ جو آپ کو مجھ سے صرف چند دنوں کی مہینوں کی سالوں کی محبت ہوئی ہے نا ایسی محبت پہ تاشفین ابراہیم تھوکتا بھی نہیں۔اور نہ ہی مجھے میرا مذہب چند دنوں کی محبت کرنے کی اجازت دیتا ہے یہ صرف ہوس ہے بھوک ہے۔اسے محبت جیسا پاک نام دے کر بدنام نہ کریں

آپ جاننا چاہتی ہیں محبت کسے کہتے ہیں محبت وہ ہے جو تناوش نے کی سات سال کی تھی وہ جب وہ میرے نکاح میں ائی

۔

اور اس نے مجھ سے محبت کی 12 سال تک بنا مجھے دیکھے بنا میرے بارے میں کچھ جانے اس نے اپنے دل میں کسی اور کو نہیں بسایا ہمیشہ سے اس کے دل میں تاشفین ابراہیم تھا۔

میرے غصے کو میری نفرت کو ہنس کر برداشت کر گئی بس ایک بار پکارنے پر اس نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا جانتی ہیں کیوں کیونکہ ہم دونوں میں نکاح کا تعلق تھا۔

یہ دنوں کی سالوں کی محبتیں آپ کو مبارک ہوں روز صاحبہ مجھے ایسی محبت نہیں چاہیے۔آپ کی عزت رکھنے کے لیے میں وہاں باہر کچھ بولا نہیں۔لیکن اب کہتا ہوں میری زندگی میں آپ جیسی عورت کی کوئی جگہ نہ ہے نہ اگے کبھی ہو گی۔

میں نے آپ کی بہت جائز ناجائز باتوں کو پورا کیا ہے صرف اس لیے کیونکہ یہاں سوال میرے کریئر کا تھا میں کچھ بننا چاہتا تھا کچھ بن کر دکھانا چاہتا تھا لیکن اس دنیا میں آنے کے بعد مجھے یہ سب کچھ سوائے دکھاوے کے اور کچھ بھی نہیں لگتا ڈائریکٹر بننا میری خواہش تھی

exponovels

لیکن تھی۔۔۔۔۔۔کیونکہ آپ جیسی ہوس پرست عورتیں ہم جیسے سٹرگلرز کے خواب ماردیتی ہیں۔

یہ مت سوچیے گا میرے لیے ڈائریکٹر بننا مشکل تھا کبھی نہیں میں بھی ایک بہت امیر باپ کا بیٹا ہوں جو چاہے کر سکتا ہوں لمحوں میں کسی کو بھی زمین پر لا سکتا ہوں لیکن میں اپنے ٹیلنٹ سے کچھ کرنا چاہتا تھا خود کچھ بنانا چاہتا تھا۔

لیکن آپ نے میری ساری خواہشیں ماردی پچھلے پانچ مہینوں میں مجھے ہر دن اس بات کا احساس ہوا ہے کہ اس فیلڈ میں آنا سوائے ایک غلطی کے اور کچھ نہیں اہستہ اہستہ میرا جوش میرا جنون صرف ایک کام بن کر رہ گیا۔

میرا دل بھر گیا تھا اس کام سے میں خود اس کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔آج آپ نے وجہ دے دی۔

جانتی ہیں اس وقت میری خواہش کیا ہے میں ایک عام سی زندگی گزاروں اپنی بیوی کے ساتھ۔میں تھک چکا ہوں ان سب چیزوں سے۔اور اب میں وہی کروں گا جو میرا دل چاہتا ہے۔

اج سے ابھی سے تعیش ابراہیم آپ کی زندگی سے جا رہا ہے ہمیشہ کے لیے فکر مت کیجئے کوئی اور چھ فٹ سکس پیک اور اچھی شکل کا آدمی مل جائے گا اپ کو محبت کرنے کے لیے۔

میں اپ کا تعیش ابراہیم بن کر نہیں رہ سکتا مجھے اپنی تناوش کا تاشفین بن کر رہنا ہے۔اس چکا چون دنیا سے جب میں اوجل ہوں گا نا تو یہ لوگ مجھے خود بخود بھول جائیں گے آپ کے لیے بھی زندگی میں اگے بڑھنا اسان رہے گا آج اس محفل میں جو کچھ بھی ہوا صبح ہر نیوز چینل پر ائے گا۔

اور پھر اہستہ اہستہ ختم ہو جائے گا۔آپ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جایئے گا لیکن معاف کیجئے گا میری زندگی میں میری بیوی کے علاوہ اور کوئی عورت نہیں اسکتی خدا حافظ۔

exponovels

وہ اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ روز پاگلوں کی طرح اسے پکار رہی تھی وہ بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے تک ائی تھی لیکن وہ رکا نہیں وہ مزید اس طرح کے کسی تماشے کا حصہ نہیں رہ سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آخر کار تین دن مسلسل کال کرنے کے بعد آج اسے خود ہی ایک انجان نمبر سے فون آنے لگا۔ تو اس نے اگلے ہی لمحے فون اٹھالیا زینب کی طبیعت کافی خراب تھی اسے اکسیجن لگائی گئی تھی۔

ابراہیم چینج کرنے کے لیے گھر گیا ہوا تھا جبکہ عرفان دانیال کے لیے کچھ کھانے کو لینے گیا تھا۔ تیز بخار ہونے کی وجہ سے وہ بھی رات سے یہیں پر تھا۔ اور بہت ضد کی وجہ سے اسے زینب کے کمرے میں ہی ایک منی بیڈ لگوا دیا گیا تھا اپنی ماں کا ہاتھ تھامے وہ اس وقت گہری نیند میں اترے ہوئے تھا۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے بدر تم نے مجھے فون تو کیا تم جانتے ہو کہ پولیس کو سب کچھ پتہ چل گیا ہے اور وہ تمہیں جگہ جگہ ڈھونڈ رہی ہے دیکھو جو کچھ بھی ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے اور نہ ہی میرا نام کہیں پر انا چاہیے۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا تمہارا کیوں کوئی قصور نہیں ہے تم ابراہیم کو مروانا چاہتی تھی یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہی ہوا تھا وہ تو موسی خان اور ابراہیم کے بھائیوں کی موت پہلے ائی تھی تو وہ مرے گئے لیکن پلاننگ یہ تمہاری تھی بھولو مت یہ سب کچھ تم نے بھی ساتھ مل کر کروایا ہے اگر میں قاتل ہوں تو قاتلا تم بھی ہو۔

نہیں میں کسی کی قاتل نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے کچھ کروایا ہے ثبوت بھی تمہارے خلاف ہے میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں اور تمہارا یقین کرے گا کون۔

exponovels

ابراہیم تو کبھی بھی تم پر یقین نہیں کریں گے اور نہ ہی پولیس کے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت ہے۔میرے پاس فہم اس کی بیوی اور افراہیم کو مارنے کی کوئی وجہ نہیں تھی میں بھلا ان کا قتل کرنے کی سازش کیوں کروں گی۔

اس کیس میں صرف تم ہی پھنسو گے میں نہیں یاد رکھنا میری بات۔۔اور خبردار جو تم نے کہیں پر بھی میرا نام لیا اگر تم نے میرا نام کہیں پر نہ لیا تو ممکن ہے کہ میں تمہیں بچانے کی کوشش کروں وہ اب اسے لالچ دے رہی تھی کیونکہ کہیں نہ کہیں اسے یقین تھا کہ بدر خان اسے پھنسانے کے لیے کچھ نہ کچھ کرے گا۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اسے پیچھے سے زینب کی تیز سانسوں کی اواز سنائیدی تھی اس کے چہرے پر اکسیجن لگا تھا لیکن پوری انکھیں کھولے وہ اس کی طرف اشارہ کر رہی تھی مطلب وہ سب کچھ سن چکی تھی۔

اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے اس کا دل خوف سے لرزنے لگا تھا مطلب وہ سب کچھ جان چکی تھی اور اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

اس نے تیزی سے اگے بڑھتے ہوئے زینب کے منہ سے اکسیجن ماسک ہٹا دیا۔اور دانیال کے نیچے سے تکیہ کھینچتے ہوئے اس کے منہ پر رکھ کر دبانے لگی رات کے اس پہر کسی کے بھی اس طرف انے کے چانسز نہ تھے بس عرفان نہ آجائے زینب اپنی سانسوں کے لیے کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی ساری کوششیں دم توڑ چکی تھی آخر کب تک لڑتی وہ اس جان لیوا بیماری کے ساتھ ان مطلبی رشتوں سے

تکیہ پیچھے ہٹاتے ہوئے اس نے ایک نظر ساتھ والے بیڈ کی طرف دیکھا تھا دانیال اب تک اپنا ہاتھ زینب کے بیڈ پر رکھے ہوئے تھا تھوڑی دیر پہلے زینب کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔

exponovels

اس نے دیکھا دانیال کی پلکیں لرز رہی ہیں یعنی کہ وہ جاگ رہا تھا لیکن پانچ سال کا بچہ اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا اس کا خوف سے کانپنا اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

دانیال میرا بچہ میری جان آپ کی مما فوت ہو گئی۔ان کی سانس رک گئی وہ دانیال کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے اپنے کندھے سے لگا چکی تھی جبکہ وہ اس کے ساتھ لگا بری طرح سے کانپ رہا تھا جب اچانک اس نے دانیال کا سر پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

کیسے فوت ہوئی آپ کی ماما اس نے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے کہا دانیال کی انکھوں سے انسو گرنے لگے وہ معصوم سب کچھ جان کر بھی انجان تھا وہ بھلا کہاں جانتا تھا۔کہ اس کی ماں کے ساتھ آخر کیا کیا گیا تھا۔ سانس رک گئی۔۔۔۔وہ بری طرح سے روتے ہوئے بولا تو زائنہ نے اسے ایک بار پھر سے اپنے سینے میں بینچ لیا۔ جبکہ اس نے زینب کا تکیہ سائیڈ پر کرتے ہوئے اکسیجن ماکس دوبارہ اس کے منہ پر لگا دیا اور چیخنا چلانا شروع کر دیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ کیا بدر خان کو جانتے ہیں وہ ڈرائیور کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھی اسے مخاطب کرنے لگی تھی ڈرائیور نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

اچھا پھر تو آپ کو ان کے گھر کے بارے میں بھی پتہ ہو گا مجھے ان کے گھر جانا ہے پلیز آپ مجھے ادھر لے چلیں اس نے اپنی بات مکمل کی تھی جس پر ڈرائیور نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔

لیکن میم۔۔۔۔

exponovels

لیکن ویکن کچھ نہیں جتنا کہا ہے اتنا کریں آپ کا کام ہے میری بات کو ماننا اور میں اس وقت گھر نہیں جانا چاہتی بلکہ مجھے بدر خان کے گھر جانا ہے شاید اپ جانتے نہیں ہیں وہ رشتے میں میرے چاچو لگتے ہیں اس نے اسے وجہ بھی بتائی تھی کہ وہ بدر خان کے گھر کیوں جانا چاہتی ہے ڈرائیور نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بنا بحث کیے گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی۔

لیکن تھوڑا سا ہی آگے جا کر اس نے گاڑی روک دی وہ جو فائل پر کل کی ٹائپنگ کے بارے میں دیکھ رہی تھی اچانک گاڑی رکنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا ہوا اپ نے گاڑی کے روک دی۔۔۔۔؟

exponovels

زیادہ ٹریفک تو ہر گز نہیں تھا اس لیے اسے گاڑی روکنے کی وجہ سمجھ نہیں ائی جب ڈرائیور نے سامنے کی طرف اشارہ کیا سامنے بلیک لینڈ کروزر میں بیٹھا شخص اسے دیکھ رہا تھا۔

میم سر کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ جا رہی ہیں اس نے موبائل سامنے کرتے ہوئے اسے وارق کا میسج دکھایا تھا

۔

لیکن کیوں مجھے نہیں جانا ان کے ساتھ مجھے اپ بدر خان کے گھر لے کر چلیں۔ وہ سارا دن ہی بدر کا انتظار کرتی رہی تھی اس نے بدر خان کا نمبر ڈھونڈنے کے لیے افس کی ڈائری بھی چیک کی تھی۔

exponovels

لیکن وہاں اسے نمبر نہ ملا اور نہ ہی اسے نمبر زبانی یاد تھا ورنہ وہ افس کے فون سے اسے فون کر کے بلا لیتی۔

سوری میم سر کا آرڈر ہے جسے ہم ہر قیمت پر فالو کریں گے اس نے کہا تو مائرہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں اور جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے قدم سامنے والی بلیک لینڈ کروزر کی طرف بڑھا دیے تھے۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی مجھے کہیں اور جانا ہے وہ گاڑی میں بیٹھنے کے بجائے ڈرائیونگ سائیڈ پر آتی ہوئی اس سے کہنے لگی تھی۔

مسئلہ میرا یہ ہے کہ چھ بج چکے ہیں اور چھ بجے کے بعد آپ کا ایمپلائی ٹائم ختم ہو کر بیوی والا ٹائم شروع ہو جاتا ہے تو ذرا گاڑی میں آ کے بیٹھیے بیوی صاحبہ مجھے آپ کی ضرورت ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے کافی دلکش انداز میں بولا تھا۔

لیکن میرا کوئی موڈ نہیں ہے اپ کی بیوی بننے کا۔ مجھے چاچو سے ملنے جانا ہے اس نے صاف الفاظ میں کہا ارادہ یہ بتانے کا تھا کہ وہ نہ تو اس کے ہر حکم پر جی حضوری کرے گی اور نہ ہی اس کے بے جا حکم کو مانے گی۔

کیا تم سچ میں ایسا چاہتی ہو کہ میں اس بیچ بازار میں تمہیں اٹھا کر اپنی گاڑی میں پھینکوں اور پھر زبردستی تمہیں اپنے ساتھ کہیں بھی لے جاؤں وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔

آپ ہر بات پر مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے اور نہ ہی زبردستی کر سکتے ہیں اب اسے غصہ انے لگا تھا۔

مائرہ تم بیچ بازار میں کھڑی ہو کر صرف تماشہ کر رہی ہو گاڑی میں بیٹھو ہم ایک ساتھ لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں اور پھر ڈنر کرتے ہیں۔ واپسی پر تمہیں شاپنگ بھی کرواؤں گا وہ اسے لالچ دے رہا تھا۔

exponovels

اپ کو سمجھ میں کیوں نہیں وہ بھی بول ہی رہی تھی جب اچانک وارق نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کا بازو پکڑا اور ایک ہی لمحے میں اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے گاڑی کی دوسری سائیڈ ایا اور پھر اسے پٹخنے والے انداز میں سیٹ پر بٹھا کر دروازہ پوری شدت سے بند کر دیا۔

تمہارا ضد غصہ نخرے سب کچھ سر انکھوں پر جان من لیکن فضول باتوں پر نہ تمہیں تمہارے نخرے اٹھاؤں گا نہ تمہارا غصہ برداشت کروں گا اور نہ ہی تمہاری ضد کو کوئی اہمیت دوں گا اس نے کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی جبکہ مائرہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ باہر آیا تو روبن اور کرسٹن ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے نظر آئے تھے۔

جبکہ وہ پوری محفل میں تناوش کو ڈھونڈ رہا تھا۔

تھوڑی دیر پہلے وہ یہیں باہر کھڑی تھی تو اب اچانک سے کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔؟

یقینا یہ سب کچھ اس کے لیے بھی صدمے سے کم نہیں ہو گا۔

لیکن اسے یقین تھا اس کی بیوی اس پر یقین کرے گی۔

جو اتنی چھوٹی سی عمر میں اس سے محبت کر سکتی ہے کیا وہ اس پر یقین نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔؟

اسے یقین تھا کہ وہ اس پر بھروسہ کرے گی اسے اس کی محبت پر یقین ہو گا۔وہ ہر طرف نظریں دہراتے ہوئے اسے تلاش کرنے لگا۔

exponovels

تم لوگ پارٹی کے اسٹارٹ سے یہاں کھڑے ہو تم نے تناوش کو کہیں دیکھا۔۔۔؟

ہر طرف تلاش کرنے کے بعد اس نے روبن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جاننے کے باوجود بھی اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

نہیں وہ تھوڑی دیر پہلے میرے خیال میں اس ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی اب پتہ نہیں کہاں چلی گئی وہ تمہاری وائف تھی نا۔۔۔؟

اس نے انجان بننے کی کوشش کی تھی جبکہ تاشفین اسے جواب دیے بنا اگنور کرتے ہوئے اگے بڑھ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ پتہ نہیں۔کیسے گھر آئی تھی اور گھر آتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنا سامان پیک کیا تھا۔

اس نے بس وہی ساری چیزیں پیک کی تھی جو وہ پاکستان سے لے کر آئی تھی زیادہ تر کپڑے تو تاشفین نے پھینکوا دیے تھے۔

اور کچھ جو اس نے خود ہی تاشفین سے چھپا لیے تھے انہیں پیک کرتے ہوئے اس نے ایک چھوٹے سے بیگ میں ڈالا تھا۔

اپنا پاسپورٹ ویزہ اٹھاتے ہوئے اس نے الماری سے وہ پیسے نکالے تھے جو یہاں آتے ہوئے ابراہیم نے اسے دیے تھے۔اسے پانچ ماہ سے ان پیسوں کی ضرورت ہی محسوس نا ہوئی تھی

exponovels

اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس کی کوئی بھی چیز اپنے ساتھ لے کر جانے کا اس نے اس کی ساری چیزیں اسی حالت میں وہاں رکھی تھی جیسے پڑی ہوئی تھی اپنے کپڑے لیتے ہوئے اس نے واش روم میں جا کر اپنے کپڑے چینج کیے تھے۔

تاشفین کو محبت نہیں۔ تھی تو پھر کیا تھا۔۔۔۔؟اس کا دل سوال کر رہا تھا شاید اسے صرف وقتی اٹریکشن ہو گئی تھی اس کی طرف وہ صرف وقتی جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے قریب آ گیا تھا۔

اور اب اگر وہ اس کے قریب آ ہی گیا تھا تو اپنا حق استعمال کرنے میں کیا برائی تھی ویسے بھی وہ اس پر جائز کر دی گئی تھی اور اس نے اپنے سارے جائز حقوق پورے کیے تھے۔

حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اس کی محبت کے رنگوں میں اس طرح سے رنگ چکی تھی کہ اب اس کے بنا رہنے کا تصور کرنا بھی اس کے لیے جان لیوا تھا۔

لیکن قسمت فیصلہ کر چکی تھی تو اب اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا اپنے سارے کپڑے پیک کرتے ہوئے ایک پن اور کاغذ اٹھایا اور اس پر لکھنا شروع کیا۔

تاشفین میں جانتی ہوں میں آپ کی زندگی میں ایک انچاہا رشتہ تھی میں آپ کو اپنی طرف سے آزاد کرتی ہوں آپ جیسے چاہے جس کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہیں گزار لیجیے میری طرف سے آپ آزاد ہیں۔

اب اپ کے رشتے میں کہیں پر بھی میرے نام کی زنجیریں نہیں آئیں گی میں جا رہی ہوں پاکستان پہنچتے ہی یہ رشتہ ختم کر دوں گی۔اور آپ کے حصے کی جائیداد بھی آپ کو مل جائے گی میری وجہ سے آپ کو کسی طرح کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

exponovels

کاغذ پینسل ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے موبائل فون اٹھاتے ہوئے ڈینی کو کال ملائی تھی۔

ہیلو پیاری بہنا کیسی ہو تم دوسری طرف سے ڈینی نے فون اٹھاتے ہوئے خوش دلی سے کہا تھا۔

تمہیں وہ ایئرپورٹ پتہ ہے جہاں میں آئی تھی میں اس وقت اس ایئرپورٹ پہ جا رہی ہوں وہ میرے کالج کے راستے میں آتا ہے تم بس وہاں پہنچ جاؤ۔مجھے وہاں کی سمجھ نہیں ہے

مجھے ابھی اور اسی وقت واپس پاکستان جانا ہے اور اس فون پر مجھے فون مت کرنا میں یہ فون یہیں فلیٹ میں چھوڑ رہی ہوں۔

اس نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا اور اپنا بیگ اٹھا کر کمرے سے نکلتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کیا اور مین گیٹ کو لاک کرتے ہوئے لیفٹ تک آئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ لو میں نے تمہارے ارجنٹ ٹکٹس بک کروا دیے ہیں لیکن پھر بھی تناوش ایک دفعہ ٹھیک سے سب باتوں کو سمجھ تو لو۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہو سکتا ہے کہ تم غلط فہمی کا شکار ہو تاشفین بھائی تم سے اتنی محبت کرتے ہیں وہ بھلا۔۔۔۔۔۔

تم جاؤ آگے میں خود سب کچھ دیکھ لوں گی وہ اس کے ہاتھ سے ٹکٹ تھامتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔

کیوں جاؤں میں جب تک تمہاری فلائٹ نہیں چلی جاتی تب تک میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا میرا دماغ خراب نہیں ہے جو میں تاشفین بھائی کی مار کھاؤں گا۔

exponovels

کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا دانیال بلکہ انہیں تو خوشی ہو گی کہ ایک انچاہا وجود ان کی زندگی سے نکل گیا وہ حد درجہ بدگمانی کا شکار ہو چکی تھی۔

دیکھو تناوش مجھے لگتا ہے تم کسی بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہو ایک بار ٹھیک سے اس بات کو سمجھو تو صحیح وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ وہ کچھ بھی سمجھنا نہیں چاہتی تھی اس نے نفی میں سر ہلایا۔

بس ڈینی میں یہ سب کچھ سوچ سوچ کر اب تنگ آ چکی ہوں میرا دماغ پھٹ جائے گا میں اب اس چیز کے بارے میں مزید نہ تو کچھ سوچنا چاہتی ہوں اور نہ ہی کچھ سننا چاہتی ہوں۔

پلیز میری کنڈیشن کو سمجھنے کی کوشش کرو مجھے بس میرے گھر واپس جانا ہے اس کے انسو پھر سے بہنے لگے تھے ڈینی نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا

اس تھوڑے سے وقت میں وہ اس کے لیے کتنی عزیز ہو گئی تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اس کے انسو اسے تکلیف دے رہے تھے اس نے وارق کے فون پر میسج کر کے اسے بتا دیا تھا کہ وہ تناوش کو ایئرپورٹ پر چھوڑنے آیا ہے۔

اس کا ارادہ اس کے فلائٹ جانے تک یہیں پر رکنے کا تھا لیکن تناوش نے اسے واپس گھر بھیجنے پر مجبور کر دیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے کوئی بھی ڈسٹرب ہو۔

اس کے بار بار کہنے پر وہ اٹھ کر ایئرپورٹ سے نکل گیا تھا لیکن گیا نہیں بلکہ وہی باہر بیٹھا رہا جب تک وہ وہاں سے چلی نہ جائے۔

وہ وہاں بیٹھی مسلسل ایک ہی نقطے کو گھور رہی تھی نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ وہ کہاں جا رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی بس وارق گاڑی چلا رہا تھا اور گاڑی میں بہت رومینٹک میوزک بج رہا تھا۔

موسم بھی کافی خوش گوار ہو چکا تھا تھوڑی ہی دیر میں تیز بارش شروع ہونے والی تھی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں آپ بتانا پسند کریں گے اخر اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

ہم اس خوبصورت موسم کو انجوائے کرنے جا رہے ہیں فی الحال ہم ایک لانگ ڈرائیو پر چلیں گے اس کے بعد میں نے قریبی ہوٹل میں ایک ٹیبل بک کروایا ہے جہاں ہم ڈنر کریں گے اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مجھے کہیں نہیں جانا صرف گھر جانا ہے اس دفعہ وہ تنگ آ کر کافی بد تمیزی سے بولی تھی۔

تم دن بعد دن بہت زیادہ بد تمیز نہیں ہوتی جا رہی مائرہ اتنی بد تمیزیاں برداشت نہیں کروں گا میں کیا یہ سب کچھ اگر ہمارے والدین کی مرضی سے ہوا ہوتا تب بھی تم اسی طرح سے بیہیو کرتی۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو مائرہ کو اپنے لب و لہجے پر شرمندگی ہوئی تھی۔

میں ایسی ہی ہوں اور ایسے ہی بات کروں گی میرے ماں باپ نہیں ہیں مجھے سکھانے کے لیے کچھ بھی۔ وہ زیادہ دیر شرمندہ نہ رہ سکی تھی پھر سے ایک تڑکتا بڑکتا جواب اس کی خدمت میں حاضر تھا۔

کوئی بات نہیں شوہر تو ہے نا سارے ڈیلے پرزے ٹائٹ کر دے گا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جب اچانک ہی فل سپیڈ پہ بارش شروع ہو گئی۔

exponovels

ارے یہ کیا بارش شروع ہو گئی جلدی سے گھر واپس چلیں ایسے موسم میں میں کہیں پر نہیں جانا چاہتی اور ویسے بھی سارا دن افس میں ایک ہی جگہ بیٹھ بیٹھ کے میں تھک چکی ہوں اب مجھے گھر جا کر آرام کرنا ہے۔

ٹھیک ہے میری جان جیسا آپ کا حکم لیکن پہلے کچھ کھانا کھالیں یقینا تمہیں بھوک لگی ہو گی۔ وہ مسکرا کر اس کا گال چھوتے ہوئے بولا تو مائرہ نے کچھ بھی نہ کہا سچ تو یہ تھا کہ اسے سچ میں اب بھوک لگ رہی تھی۔

لیکن جیسے جیسے وہ لوگ آگے بڑھ رہے تھے ویسے ویسے بارش اور تیز ہوتی جا رہی تھی اور بارش کے ساتھ طوفانی ہوائیں اور گرج چمک موسم کو خوبصورت کے ساتھ خطرناک بھی بنا رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ پاگلوں کی طرح اسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی اس نے کوئی جگہ نہ چھوڑی تھی۔

اس بڑی سی عمارت کے 16 کمرے اس نے بار بار چیک کیے تھے لیکن تناوش کہیں نہیں تھی وہ دیوانوں کی طرح اسے ہر طرف تلاش کر رہا تھا

روز وہیں پر تھی اور اس کی حالت دیکھ رہی تھی اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ اچانک تناوش کہاں چلی گئی تھی۔

وہ بار بار اس کے پیچھے آ رہی تھی لیکن وہ ہر بار اسے دھتکار رہا تھا اس کی طرف دیکھنا بھی جیسے آج اس کے لیے ممکن نہ تھا اسے صرف اور صرف تناوس چاہیے تھی ہر قیمت پر چاہیے تھی۔

میرے خیال میں وہ کہیں چلی گئی ہو گی ہو سکتا ہے وہ گھر کی طرف چلی گئی ہو روبن نے اسے چوتھی دفعہ ایک ہی طرف چکر لگاتے دیکھ کر اس سے کہا تھا۔

exponovels

لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے اسے کہیں باہر نکلتے نہیں دیکھا وہ اس کی بات پر یقین کر چکا تھا۔

ہاں میں نے اسے باہر نکلتے نہیں دیکھا لیکن ہو سکتا ہے وہ کہیں چلی گئی ہو میری نظر اس پر تھوڑی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو تاشفین نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

جب سے پارٹی شروع ہوئی تھی وہ اور کرسٹن وہیں دروازے کے پاس کھڑے تھے آتے جاتے ہر انسان کی انہیں خبر تھی روبن زیادہ سے زیادہ ڈائریکٹر اور پروڈیوسرز کی نظر میں آنا چاہتا تھا جبکہ کرسٹن کا بھی مقصد کچھ ایسا ہی تھا۔ اور ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا جن کے پیچھے وہ ہاتھ دھو کر پڑے ہوں ان کے آنے جانے کی انہیں خبر نہ ہو۔

کب نکلی تھی وہ یہاں سے وہ اس کا گریبان پکڑتے ہوئے بے حد غصے سے بولا۔

مجھے ٹھیک سے یاد نہیں میرے خیال میں جب روز تمہیں پروپوز کر رہی تھی تبھی وہ روتے ہوئے یہاں سے نکل گئی تھی۔ اس کے خطرناک تیور پر اس نے جلدی سے حقیقت بیان کی تھی جس پر وہ پیچھے کی طرف اسے دھکا دیتا تیزی سے وہاں سے نکلا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے ہر طرف ڈھونڈنے کے بعد وہ گھر واپس آیا تھا۔ وہ اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہی نہ تھا کہ وہ اکیلی گھر اگئی ہو گی۔

ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ اکیلی کہیں بھی جا سکے ایک بار گھر سے باہر نکلی تھی تو اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔

exponovels

اس نے گھر کا دروازہ کھولتے ہوئے ایک نظر باہر صوفے کی طرف دیکھا تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا سب کچھ ویسا ہی تھا مطلب وہ گھر نہیں آئی تھی۔

وہ مسلسل تناوش کا فون ملا رہا تھا بار بار اس کا فون لگ تو رہا تھا لیکن وہ فون اٹھا نہیں رہی تھی لیکن اس دفعہ اسے آواز گھر کے اندر سے ہی سنائی دی تھی وہ جلدی سے اپنے بیڈ روم کی طرف بھاگا تھا۔

اس نے بیڈ پر سے اس کا فون اٹھاتے ہوئے ایک نظر کمرے کو دیکھا تھا کمرہ ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئے تھے صرف الماری کے اوپر اس کا وہ بیگ نہیں تھا جو وہ پاکستان سے لے کر آئی تھی.

وہ کہاں جا سکتی تھی آخر کہاں چلی گئی تھی وہ اس کا موبائل فون چیک کرنے لگا تھا اس نے آخری کال ڈینی کو کی تھی تقریبا سوا گھنٹہ پہلے۔

اس نے جلدی سے ڈینی کا نمبر لگایا تھا اور ڈینی نے فورا ہی دوسری طرف سے فون اٹھا لیا۔

السلام علیکم بھائی تناوش۔۔۔۔۔۔۔

کہاں ہے تناوش تم جانتے ہو نا اس نے تمہیں فون کیا وہ گھر پر نہیں ہے کہیں نہیں ہے بتاؤ مجھے وہ کہاں چلی گئی ہے وہ پاگل ہو رہا تھا دیوانہ ہو رہا تھا اسے کیسے بھی تناوش کی خبر چاہیے تھی۔

وہ چلی گئی ہے بھائی میں بس ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے پاکستان کی فلائٹ کے ٹکٹس لے کر دیے میں ابھی یہاں ایئرپورٹ کے باہر آ کر بیٹھا ہوں ابھی 10 منٹ پہلے ہی اس کی فلائٹ پاکستان کے لیے روانہ ہوئی ہے۔

میں نے آپ کو بہت کال کرنے کی کوشش کی لیکن اپ کا فون مسلسل بزی ارہا تھا

exponovels

وہ ایسے کیسے جا سکتی ہے اور تم نے اسے کیوں جانے دیا ڈینی تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں اسے اس طرح سے نہیں جانے دینا چاہیے تھا۔

مجھ سے بات کیے بنا مجھ سے ملے بنا مجھے صفائی کا موقع دیے بنا کیسے جا سکتی ہے وہ۔

تمہیں اسے نہیں جانے دینا چاہیے تھا بہت غلط کیا تم نے۔

بھائی وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی میں اس سے کیا کہتا میں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ صرف غلط فہمی کا شکار ہوئی ہے لیکن وہ بول ہی رہا تھا جب اس نے فون بند کر دیا۔

وہ اس لڑکی کی جدائی میں پاگل ہو رہا تھا جب اس کی نظر سامنے بیڈ پر پڑے کاغذ پر پڑی اس نے جلدی سے وہ کاغذ اٹھا کر اس پر لکھی تحریر کو پڑھا تھا۔

تم نے بہت غلط کیا تناوش بہت غلط کیا کیا یہ تمہاری بچپن کی محبت تمہیں مجھ پر یقین کرنا نہ سکھا سکی تمہارا تاشفین ایسا کر سکتا ہے تم نے سوچ بھی کیسے لیا۔

میں نے تمہیں محبت نہیں اپنی محبت کا بے پناہ مان دیا تھا۔ تم نے ٹھیک نہیں کیا اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی.

وہ غصے سے اس کا فون دیوار پر مار چکا تھا جو لمحے میں چکنا چور ہو گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بارش بے حد تیز ہو جانے کی وجہ سے ان کا راستہ بلاک ہو گیا تھا آگے جانا ممکن ہی نہیں رہا تھا۔

exponovels

اور کریے لانگ ڈرائیو اس موسم میں آپ کو پتہ ہے کہ یہ ساون کا موسم ہے اور اس موسم میں اس علاقے کا کیا حال ہوتا ہے اس سے بھی آپ انجان تو ہر گز نہیں ہوں گے اب دیکھ لیا اپنی ضد کا نتیجہ۔

کہاں سوئیں گے ہم فرش پر اس برستی بارش میں وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولے جا رہی تھی جبکہ وارق کہیں سے گاڑی نکالنے کا راستہ ڈھونڈنے کے لیے نظر دوڑا رہا تھا۔

جب برستی بارش میں ایک آدمی بھاگتے ہوئے ان کی طرف آیا تھا۔

صاحب جی بارش بہت تیز ہے اگے سے راستہ بند ہے کچھ درخت گر گئے ہیں راستے میں اگر آپ چاہیں تو یہاں سے ایک کلو میٹر دور ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے۔

کچھ اور لوگ بھی اس طرف گئے ہیں آپ بھی اسی طرف چلے جائیں ورنہ یہ راستہ رات ساری کھلے گا نہیں۔اور گاڑی میں بھی پانی بھر جائے گا

اس آدمی نے شیشے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے اسے بتایا تھا جبکہ مائرہ سر پہ ہاتھ مار کر رہ گئی۔

اور بھائی صاحب ہم ادھر جائیں گے کیسے راستہ تو پوری طرح سے بند ہے۔نہ ہم گاڑی پیچھے کی طرف لے کر جا سکتے ہیں نہ ہی اگے کی طرف وارق کے کچھ بھی نہ پوچھنے پر اس نے خود ہی اس آدمی سے پوچھا تھا.

اپ کو چل کر جانا پڑے گا گاڑی تو وہاں جائے گی نہیں آدمی نے مسئلے کا حل بتاتے ہوئے اپنا راستہ ناپا تھا وہ جس طرح بھاگتے ہوئے آیا تھا اسی طرح بھاگتے ہوئے واپس چلا گیا۔

exponovels

نان سنس اسے لگتا ہے ہم بارش میں بھیگتے ہوئے ایک کلو میٹر تک چل کر کسی ہوٹل میں جائیں گے مائرہ نے سرد آہ بھر کر کہا تو وارق نے ہاں میں سر ہلایا۔

اپ یہ سر کیوں ہلا رہے ہیں کیا مطلب ہے اس چیز کا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وارق نے اسے گاڑی سے اترنے کا اشارہ کیا۔

اپ کو سمجھ نہیں آرہا کہ باہر بارش ہو رہی ہے اور کتنی تیز ہو رہی ہے نظر نہیں آرہا اپ کو وہ تو اس کے حکم پر بالکل عمل نہیں کرنے والی تھی۔

میں ساری رات گاڑی میں نہیں گزار سکتا اور نہ ہی میرا یہاں رہنے کا کوئی ارادہ ہے آفس میں سارا دن کام کر کے نا میری بھی کمر اکڑ گئی ہے۔

دماغ خراب ہو گیا تھا جو بیوی کو خوش کرنے کے چکر میں لونگ ڈرائیو اور ڈنر کا پلان بنالیا اور بیوی کا نخرا پھر بھی ختم نہیں ہو رہا۔

مجھے تو ہوٹل جانا ہے اگر تم آنا چاہو تو آسکتی ہو وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بولا لمحے میں ہی بارش نے اسے سر سے پیر تک بھگو دیا تھا۔

ہم ایسے بھیگتے ہوئے جائیں گے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وہ کندھے اچکا کر آگے بڑھنے لگا اس نے بھی ہمت کرتے ہوئے اس برستی بارش میں قدم سڑک پر رکھے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

زینب کی آخری رسومات ادا کر کے وہ گھر واپس آیا تھا عرفان پوری طرح سے بکھرا ہوا تھا اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اسے اتنا چاہنے والی ہمسفر اس کا ساتھ چھوڑ کر جا چکی ہے۔

وہ تو اس کی قبر سے اٹھنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔اسے بہت منانے کے باوجود بھی ابراہیم اسے اپنے ساتھ انے پر مجبور نہ کر سکا۔

دانیال بالکل خاموش تھا وہ اتنا سہما ہوا تھا کہ انتہا نہیں اپنی ماں کے آخری لمحات میں وہ اس کے ساتھ تھا شاید اسی وجہ سے۔

یا پھر کوئی اور وجہ تھی جو بھی تھا وہ بالکل چھپ ہو گیا تھا۔

اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے تاشفین کے ساتھ بیٹھے دانیال کو دیکھا تھا۔اسے اپنے اکلوتے بھانجے پر ترس ایا تھا

صاحب باہر کوئی بدر خان آپ سے ملنے کے لیے آیا ہے گھر کے ملازم نے انہیں آکر انفارم کیا تھا۔

کیا بدر خان وہ یہاں آیا ہے اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی میرے ہنستے کھیلتے گھر کو اجاڑ کر اسے سکون نہیں ملا۔

اج میں اسے گولی مار دوں گا وہ غصے سے اوپر عرفان کے کمرے میں آتا الماری سے اس کا ریوالور نکالتے ہوئے نیچے کی طرف ایا تھا۔

جبکہ اس کے غصے سے بھری آواز پر زائنہ بھی جلدی سے باہر آئی تھی۔

کیا ہوا یہ تمہارے سر اتنا غصہ کیوں ہو رہے تھے وہ ملازم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

exponovels

وہ میڈم باہر کوئی بدر خان آیا ہوا ہے صاحب سے ملنے کے لیے بس اسی کا نام سن کر صاحب اتنا غصہ ہو گئے اس نے تفصیل اسے بتائی تھی جبکہ بدر خان کا نام سن کر زائنہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے کہیں وہ اس کا راز کھولنے کے لیے تو یہاں نہیں آیا تھا

میں نہیں چل سکتی اس سے زیادہ واہ خدایا آپ نے بھی آج ہی بارش برسانی تھی اب بس کر دینا اللہ جی پلیز اور کتنا موسم ٹھنڈا کریں گے

دیکھیں اپ کے پیارے پیارے بندوں سے اس تیز بارش میں چلا بھی نہیں جا رہا وہ ایک جگہ رک کر اللہ پاک سے دعائیں مانگنے لگی جب کہ وارق کو اس کی حالت پر ہنسی آ رہی تھی۔

تمہاری دعاؤں میں بہت طاقت ہے لیکن اس موسم میں ناعوام صرف بارش ہی مانگتی ہے۔ ویسے بھی بارشوں نے اچھا خاصا اندھیرا ڈال دیا ہے تو جلدی چلو ٹائم نہیں ہے اور زیادہ اندھیرا ہو جائے گا۔

تو راستہ ٹھیک سے نظر بھی نہیں آئے گا دیکھو تو صحیح ابھی بہت دور ہے وہ جگہ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ مائرہ سے تو چلا ہی نہیں جا رہا تھا اور اوپر سے بارش سے بچنے کے لیے وہ جتنا تیز بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا مائرہ اتنا تیز نہیں بھاگ سکتی تھی۔ کیونکہ اس نے ہائی ہیلز پہنی ہوئی تھی جن میں چلنا محال تھا بھاگنا تو ناممکن سی بات تھی اور اوپر سے بارش۔۔۔"

exponovels

آپ جائیں میں آ جاؤں گی وہ تنگ آتے ہوئے بولی تو وارق رک گیا اب وہ اپنی معصوم سی چالاک بیوی کو چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا تھا۔

ایک تو ڈارلنگ تمہارے نخروں کا میں کیا ہی کروں۔ اگر مجھے پتہ ہوتا نا بڑے ہو کر تم نے یہ والے رنگ دکھانے ہیں تو میں بچپن میں ہی تم سے شادی کرنے کا فیصلہ نہ کرتا وہ اس کی طرف آتا ہوا اچانک اسے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

پچھتا رہے ہیں تو اب بھی دیر نہیں ہوئی ابھی اپنا فیصلہ واپس لے لیں کون سا آپ کو وقت لگے گا صرف تین بول تو بولنے ہیں وہ اسے تپانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔

بکواس مت کرو ورنہ ہوٹل لے کر جاؤں یا نہ جاؤں یہی کھائی سے نیچے پھینک دوں گا جان سے مار ڈالوں گا لیکن طلاق نہیں دوں گا۔ وہ اتنے غصے سے بولا تھا کہ مائرہ کو چپ لگ گئی لیکن تھوڑی دیر کے بعد اسے پھر سے دورہ پڑا تھا

پاگل ہو گئے ہیں اتارے مجھے نیچے میں خود چل سکتی ہوں وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی۔

اب باہوں میں اٹھا لیا ہے تو تو نخرے کم کرو اس اونچی ایڑی میں چلنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے لیکن میں کافی خوشی سے تمہیں لے بھی جاؤں گا اور واپس بھی لے آؤں گا اپنی باہوں میں اگر تم واپسی پر بھی یہ خدمت کروانا چاہو تو ڈونٹ وری میری باہیں ویسے بھی یہ بوجھ اٹھانے کے لیے دن رات تیار رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے اسے مزید زچ کرنے لگا۔

نہیں فی الحال آپ مجھے نیچے اتاریں میں خود اپنے پیروں پر چل کر جاؤں گی ویسے بھی وہ دیکھیں چھت کے نیچے لوگ اس طرف دیکھ رہے ہیں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ کیسا چھچھورا انسان ہے۔

exponovels

لوگوں کی سوچ کے بارے میں تو میں نہیں جانتا لیکن تم میرے بارے میں کیا سوچتی ہو اس بات کا اندازہ مجھے بہت اچھے طریقے سے ہو رہا ہے۔

میں تمہیں کب کہاں کس مقام پر چھچھورا لگا یہاں بھی میں صرف تمہاری مدد کرنے کے لیے ہی آیا ہوں اور جن لوگوں کا تم ذکر کر رہی ہو کہ ہمیں دیکھ رہے ہیں تو محترمہ وہ اپنے آپ کو بارش سے بچانے کے لئے اس چھت کے نیچے بیٹھ کر نہ بھیگنے کا راستہ ڈھونڈ رہے ہیں ان کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ وہ ہم پر ویسٹ کریں

وہ مسکراتے ہوئے کہتا اسے یوں ہی اٹھائے ایک دو منزلہ بلڈنگ کے اندر داخل ہوا تھا۔

اب تو اتار دیں نیچے اب تو ہوٹل بھی آ گیا وہ شرمندہ ہو کر اسے کہنے لگی تو اس دفعہ وارق نے اسے اپنی باہوں سے اتارتے ہوئے اپنا کوٹ نکال کر اس کے کندھوں پر پھیلا دیا تھا۔

کیونکہ اس کے کپڑے اس کے جسم کے ساتھ چپکے ہوئے تھے اور وارق کو گوارا نہ تھا کہ اس کی بیوی کو اس طرح سے کوئی بھی دیکھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا ہے اتنا چھوٹا سا کمرہ اس کو تو دوسری نظر دیکھنا بھی نہیں پڑے گا۔ کیونکہ یہ ایک ہی نظر میں ختم ہو گیا ہے اور یہ سنگل بیڈ ہم اس پہ سوئیں گے۔۔۔۔؟

آپ کی جگہ کہاں ہو گی اور میری جگہ کہاں ہو گی۔۔۔۔؟

اور یہ صرف باتھ گاون ہم یہ پہنیں گے وہ کمرے کا پورا جائزہ لینے کے بعد اسے سنانے لگی تھی۔

exponovels

یہ نہیں کہ وہ اس موسم میں رکنے کی جگہ مل جانے پر شکر ادا کرتی وہ تو الٹا اسی کو ہی سنا رہی تھی۔

ہاں یہ کمرا اس بارش میں یہ کمرہ مل گیا یہ بھی غنیمت ہے اور یہ بات سوچ کر شکر کرو کہ تمہیں پہننے کے لیے کچھ مل تو گیا نا کم از کم یہ بھیگے کپڑے پہن کر سونا تو نہیں پڑے گا۔

اور پھر ہوٹل کے انتظامیہ نے کہا ہے کہ وہ ہمارے کپڑے ڈرائی کلین کروانے کا بھی انتظام کروادیں گے۔

اور اس بیڈ کی تو کیا خوب کہیں۔۔۔۔اس کے لیے تمہیں بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جان من آپ کے ساتھ کوئی غیر نہیں آپ کا اپنا ذاتی شوہر ہے۔

جس کے ساتھ آپ روز کی طرح چپک کر بھی سو سکتی ہیں اور جیسا کہ آپ مجھ پر آدھی سے زیادہ رات کو چڑھ کر سوتی ہیں تو ویسے یہاں بھی سو سکتی ہیں ہم اتنے بڑے بیڈ روم میں سوتے ہیں اتنے بڑے بیڈ پر آرام کرتے ہیں ایسا آپ کو محسوس ہوتا ہے لیکن آپ کو یہ نہیں پتہ کہ آپ ساری رات میرے اوپر سو رہی ہوتی ہیں آپ کے لیے آپ کا بیڈ آپ کے شوہر کا یہ سینہ ہے۔

جس پر آپ ساری رات بے خبر پڑی رہتی ہیں آپ کو کوئی ہوش نہیں ہوتا کہ آپ نے کس طرح سے رہنا ہے کیا کرنا ہے۔

اور یہاں ساری رات آپ کا شوہر اپ کے اتنے قریب آجانے پر اپنے جذبات پر کنٹرول کر کے آپ کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر سلاتا ہے۔

exponovels

میری ہمت کو ساری زندگی سراہتی رہو گی ناتب بھی کم ہو گا وہ بڑے مزے سے اس پر اس کے راز کھولتے ہوئے بولا وہ جانتی تھی وہ بے ترتیب سوتی ہے لیکن وہ ساری رات اسے تنگ رکھتی ہے یہ تو اسے خبر نہ تھی۔

اور اس نے کبھی شکایت بھی نہیں کی تھی اور نہ ہی اسے احساس دلایا تھا۔

ہاں تو احسان تھوڑی نہ کیا تھا وہ بھی تو کتنی راتیں اسے جگاتا تھا تنگ کرتا تھا ساری رات اپنی شدتیں اس پر لٹاتا تھا اس نے کبھی شکایت کی تھی۔

کوئی احسان نہیں کرتے آپ مجھ پر اگر مجھے اپنے سینے پر سلاتے ہیں تو آپ کا فرض ہے وہ کہہ کر سیدھی واش روم میں گھس گئی تھی جبکہ وارق کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی میں اپنے فرض نبھاتا ہوں جانے من آپ اپنے فرض نبھائیں اس کا رومینٹک موڈ آن ہو چکا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ نہا کر باہر نکلی تو جسم پر صرف وہ باتھ گاؤن تھا جو اس کے پیروں کو چھو رہا تھا اب ساری رات یہ پیروں تک لٹکا کر سونا پڑے گا۔ اسی وجہ سے میں نائٹ ڈریس نہیں پہنتی کیونکہ مجھے پیروں تک جانے والی ڈریس بالکل پسند نہیں ہیں۔

وہ باہر آتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی تو وارق بھی کپڑے چینج کر چکا تھا جبکہ اس نے اپنے بھیگے ہوئے کپڑے وارق کے بھیگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ رکھے تھے تاکہ وہ ہوٹل والے لے جائیں

exponovels

گزارہ کرو جان من آج رات پھر تو ویسے بھی ہم نے چلے ہی جانا ہے۔وہ اس سے کہتے ہوئے اٹھ کر اپنا موبائل فون چارجنگ پر لگانے لگا تھا جبکہ وہ اس کی پیٹھ کو گھورتی بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

او گریٹ دانیال کا میسج آیا ہے تناوش صبح یہاں آرہی ہے مطلب کہ صبح ساڑھے آٹھ نو بجے کے قریب اس کی فلائٹ یہاں اتر جائے گی۔

میں بابا کو میسج کر دیتا ہوں تاکہ وہ انہیں لینے کے لیے وہ اگے چلے جائیں یقیناتاشفین بھی ساتھ ہو گا وہ کافی خوشی سے اسے بتا رہا تھا۔

جبکہ تاشفین کے پاکستان آنے کی خبر سن کر وہ بھی بہت زیادہ خوش ہو گئی تھی تناوش کے ساتھ وہ زیادہ دیر تو نہیں رہ سکی لیکن جتنا وقت اس نے اس کے ساتھ گزارا تھا وہ اسے دنیا کی سب سے اچھی لڑکی لگی تھی۔

یہ تو بہت خوشی کے بعد ہے وہ میسج ٹائپ کر کے فارغ ہوا تو اسے اس کی اواز سنائی دی وہ بیڈ پر سکون سے لیٹی ہوئی تھی

۔

خوشی کی نہیں بہت خوشی کی تم اندازہ نہیں لگا سکتی کہ بابا کتنا خوش ہوں گے وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اسے کہنے لگا تو ابراہیم صاحب کا سوچ کر اس کا موڈ پھر سے خراب ہو گیا۔

ہاں بالکل دوسروں کو برباد کر کے اپنی خوشی لوگ ڈھونڈ ہی لیتے ہیں وہ نفرت امیز لہجے میں بولی تو وارق کو افسوس ہوا

۔

exponovels

تم حقیقت سے ناواقف ہو جس دن تمہیں حقیقت پتہ چلی تمہاری سوچ بدل جائے گی وہ یقین سے کہتا اس کے ساتھ ہی اپنی جگہ بنانے لگا وہ سائیڈ پر ہوتی بیڈ سے گرنے ہی والی تھی کہ اچانک اس نے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا کر اسے اپنے قریب کر لیا۔

تھوڑے سائیڈ پہ ہو جائیں اتنی جگہ ہے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو وارق کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی شیطانی مسکراہٹ یعنی وہ اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ایسے موسم میں ہسبینڈ وائف کو ایک دوسرے سے دور نہیں رہنا چاہیے بلکہ بہت پاس آنا چاہیے یہی تو وقت ہوتا ہے پیار کرنے کا وہ اس کی گردن میں منہ چھپاتا اپنا نرم و گرم لمس اس کی گردن پر بکھیرنے لگا۔

اور اگر پیار ہی نہ ہو تو وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے ذرا سا پیچھے کرتی سوالیہ انداز میں بولی۔

تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں تمہاری آنکھیں بولتی ہیں سچائی چھپانے کے لیے تمہیں آنکھیں بند کر کے مجھے محسوس کرنا ہو گا وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا اسے انکھیں بند کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔

کیا کہتی ہے میری آنکھیں وہ ایک بار پھر سے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرتے کہنے لگی۔

کہتی ہیں کہ وارق افراہیم مجھے تم سے عشق ہے وہ اس کی انکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

جھوٹ بولتی ہیں۔۔۔۔؟ وہ اس کے نرم و گرم آغوش میں مدہوش ہونے لگی تھی۔ وہ اسے جتنا خود سے دور کرنا چاہتی تھی وہ اتنا اس کے قریب آ رہا تھا وہ چاہ کر بھی فاصلہ بنا نہیں پا رہی تھی وارق کی چھوٹی چھوٹی گستاخیاں بڑھنے لگی تھیں وہ ضدی سے انداز میں کہتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

exponovels

ہائے بڑی سچی ہیں تمہاری آنکھیں وہ دلکشی سے کہتا اس کے لبوں کو قید کر گیا۔جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ اب کون منحوس آگیا۔۔۔؟یہ کوئی طریقہ ہے ایک کپل اندر کمرے میں رومانس کر رہا ہے اور یہ آگئے ڈسٹرب کرنے کے لیے ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہوٹل میں اس طرح کی ڈسٹربنس ہوتی ہے وہ کافی بدمزہ ہوا تھا جبکہ اس کے منہ بنانے پر مائرہ نے اپنی ہنسی بڑی مشکل سے کنٹرول کی تھی۔

ہاں انہیں تو الہام ہوا ہے نا کہ یہاں کپل اندر رومانس کر رہا ہے اور اسے ڈسٹرب نہیں کرنا وہ اس کے سینے پہ ہاتھ مارتی اسے پیچھے کرتی خود اپنا اپ سنبھالنے لگی تھی۔

رک جاؤ واپس آکر طبیعت ٹھیک کرتا ہوں تمہاری وہ اٹھتے ہوئے دروازے تک آیا تو دیکھا ویٹر کھانا لیے کھڑا ہے۔

سر یہ آپ کا کھانا اور آپ اپنے کپڑے ہمیں دے دیجئے ہم انہیں ڈرائی کلین کروا دیتے ہیں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو وارق نے جلدی سے کھانا تھام کر ٹیبل پر رکھا اور کپڑے اٹھا کر اس کے حوالے کر دیے۔

ہاں یہ لے جاؤ اور اب ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے برتن لے جانے کے لیے صبح آجانا وہ جانے سے پہلے اسے تاکید کرنا نہ بھولا تھا جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا فورا وہاں سے جا چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اللہ یہ کیا طریقہ ہے اس طرح سے ویٹر کو کیوں بولا کہ ڈسٹرب کرنے مت آجانا بیچارہ کیا سوچ رہا ہو گا وہ اپنا کام کرنے کے لیے آتا ہے اسے کوئی شوق نہیں ہے بار بار آکر کسی کو ڈسٹرب کرنے کا وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی لیکن یہاں اسے سمجھنا کون چاہتا تھا۔

exponovels

وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسے میز تک لے کر آیا تھا۔

ڈارلنگ کھانا کھالو تاکہ تم میں مجھے برداشت کرنے کی ہمت پیدا ہو جائے کیونکہ اس رومینٹک موسم میں تمہیں ایک رومینٹک سا شوہر ملنے والا ہے میں اس رات کو بالکل ویسٹ نہیں کرنا چاہتا۔

بلکہ ایک ایک سیکنڈ کو تمہارے ساتھ خوبصورت بنانا چاہتا ہوں تو نہ تو میرا ٹائم ویسٹ کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی میرا موڈ خراب کرنے کی اگے پیچھے کی کوئی بات ہم اب نہیں کریں گے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اپنے ہاتھوں سے اسے کھانا کھلانے لگا تھا۔

میں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھا سکتی ہوں وہ مسکرانا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کی بے تابیاں دیکھ کر اس کی ہنسی نکل گئی۔

ایک تو تمہاری اس ہنسی کو تو میں بریک لگاؤں گا آج رات کو فلحال تم میرے ہاتھ سے کھانا کھاؤ اپنے ہاتھوں سے کھاؤ گی تو آہستہ آہستہ کھاؤ گی اور جتنا تم آہستہ اپنے ہاتھ چلاؤ گی اتنا میرا دل تمہاری قربت کے لیے مچلے گا اور میں اپنے دل پر کوئی جبر نہیں کرنا چاہتا۔

وہ ایک بار پھر سے اسے کھانا کھلانا شروع کر چکا تھا جبکہ مائرہ بڑے انداز سے اسے مکمل نخرے دکھاتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے کھانا کھا رہی تھی۔

چاہے جانے کا احساس کسے برا لگتا ہے اور یہاں تو اس کا شوہر اس کے نخرے بھی اٹھا رہا تھا اور اس کی فضول کے ناز بھی برداشت کر رہا تھا۔

exponovels

تو تم نے قسم کھالی ہے تم تیز کھانا نہیں کھاؤ گی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو مائرہ کی اس دفعہ چھوٹنے والی ہنسی بہت دلکش تھی۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے آرام سے کھائیں گے اپ بھی کھانا کھائیں نا وہ بڑے مزے سے کہتی اسے تنگ کرنے لگی تھی

۔

وارق نے اسے گھورا تھا اور اس کے گھورنے پر اس کی پھر سے ہنسی نکل گئی۔

کیا ہوا میلے پیالے بے بی کو رو مینس کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے قہقہ لگاتے ہوئے بولی تو اس دفعہ وارق کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ویسے بھی وہ کافی کھانا کھا چکی تھی اتنا ہی کافی تھا وہ کم از کم اسے ساری رات برداشت تو کر ہی سکتی تھی۔

اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ اس وقت اس کے ذہن میں کوئی الٹی سیدھی سوچ نہیں تھی جو اس کے اور مائرہ کے رشتے کو خراب کرتی

اسے اپنے کندھے پر اٹھاتے ہوئے وہ اسے بیڈ پر پھینکتا اپنے باتھ گاون کی ڈوریاں کھول چکا تھا۔

رکے رکے وارق ایک منٹ وہ ہنستی ہوئی اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی اس کی ہنسی روکنے کا نام نہیں لے رہی تھی وارق کو اپنے لیے اتنا بے تاب دیکھ کر وہ اندر ہی اندر بہت زیادہ خوش ہو رہی تھی لیکن اسے تنگ کرنا تو جیسے وہ اپنا فرض سمجھتی تھی۔

exponovels

ایسی کی تیسی تمہاری اس کے دونوں بازوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتا اس کے باتھ گاون کی ڈوڑیاں بھی کھینچ چکا تھا مائرہ کی ساری مزاحمتیں اور کھلکھلاہٹیں اس کے بازوں میں دم توڑ چکی تھیں اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا۔

وہ اس کے پور پور کو اپنے لبوں کے لمس سے مہکا رہا تھا وہ مدہوش ہوتی جا رہی تھی اس کا چاہنا اتنا شدت سے بھرپور تھا کہ اسے وارق کے علاوہ اور کوئی یاد ہی نہیں رہتا تھا اس وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ پوری طرح اس کی باہوں میں قید اس کے ایک ایک لمس کو اپنے جسم پر محسوس کرتی پوری طرح سے صرف اس کی پناہوں میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔

جب کہ وارق اس کا حال بھی اسی کے جیسا تھا اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے وہ اپنی ایک ایک دھڑکن میں اسے پکار رہا ہو۔

اور سچائی بھی تو یہی تھی وہ بھی تو صرف اس کا ہو چکا تھا۔

وارق افراہیم جو کسی کی اونچی اواز نہیں سنتا تھا وہ اس لڑکی کی بے جا شرطیں مانتا تھا اس کے نخرے اٹھاتا تھا۔

وہ جو کسی کی اونچی آواز نہیں سنتا تھا وہ شخص جو کھڑے کھڑے سامنے والے کو اس کی اوقات یاد دلا دیتا تھا وہ اس کے سامنے اپنا غصہ کنٹرول کر جاتا تھا۔اور اس کے پیچھے کی وجہ صرف وہ محبت تھی جو اسے اس سے تھی اور یہ محبت اج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے تھی۔

ائی لو یو۔۔۔"اس کے کان میں گنگناتے ہوئے وہ اسے مزید خود میں قید کرنے لگا تھا۔

جب کہ اس کی محبت بھری سرگوشی سن کر مائرہ مسکرا کر اپنا آپ اس کے آغوش میں چھپا چکی تھی۔

exponovels

اور وہ اس پر ابر رحمت بنا برستا جا رہا تھا ایک بارش باہر ہو رہی تھی جس نے پوری دنیا کو بھگو کر رکھ دیا تھا اور ایک بارش اندر ہو رہی تھی محبت کی بارش جس میں وہ دونوں بھیگتے چلے جا رہے تھے ایک دوسرے کے ہوتے چلے جا رہے تھے۔ایک دوسرے کی باہوں میں قید وہ پوری دنیا بھلا چکے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا کر رہے ہیں ابراہیم چھوڑ دیں اسے وہ بدر خان پر بندوق تانے کھڑا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر ڈالے۔

جب زائنہ نے بھاگتے ہوئے آ کر اسے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن آج تو شاید اسے روکنا ناممکن ہو گیا تھا۔

میرے راستے سے ہٹ جاؤ زائنہ آج میں اس بے غیرت کو جان سے مار ڈالوں گا اس نے میرے بھائیوں کا قتل کیا میری بھابھی کا قتل کیا اس نے میرے دوست جیسے بھائی کو مار ڈالا میں اس کی جان نکال لوں گا۔

اس نے میرا ہنستا کھیلتا گھر برباد کر دیا وہ ایک گولی چلا چکا تھا جبکہ بدر خان بنا خوف خطرے وہاں کھڑا تھا اپنا انتظام وہ بھی کر کے آیا تھا اس کے ہاتھ میں بھی بندوق تھی۔

مجھے مارنے سے پہلے اپنی بیوی کو مارا براہیم کیونکہ جو کچھ بھی ہوا ہے اسی کے کہنے پر ہوا ہے ارے میں نے اسی کے کہنے پر تو مارا تھا یہ تو تجھے مروانا چاہتی تھی وہ تو تیری خوش قسمتی ہے کہ اس گاڑی میں تو نہیں تھا ورنہ تیرا جنازہ تو چار مہینے پہلے ہی اٹھ چکا ہوتا

exponovels

اس نے اس پر انکشاف کیا تھا وہ اس کی بات سننے کے بعد بھی پیچھے نہیں ہٹا بلکہ اس کی طرف بڑھا تھا کیونکہ اسے اس کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔

بکواس کرتا ہے اپنا گناہ چھپانے کے لیے میری بیوی پر الزام لگا رہا ہے وہ غصے سے اس سے بولا تھا لیکن بدر خان تو جیسے سارے ثبوتوں کے ساتھ آیا تھا۔

میں بکواس کر رہا ہوں تو زرا اپنی بیوی سے پوچھ تو سہی کہ یہ آدھی آدھی رات کو مجھے فون کیوں کرتی تھی۔

کبھی کبھار مجھ سے ملنے کے لیے کیوں اتی تھی جن ہوٹل کے ٹیبل بک کروا کر یہ مجھ سے ملنے اتی تھی نا وہ لوگ بھی اس کے علاوہ گواہی دینے کے لیے تیار ہیں۔

کیونکہ ابراہیم مصطفی کی بیوی کو دنیا جانتی ہے۔اتنے بڑے بزنس مین کی بیوی کب کیا کرتی ہے لوگ خبر ضرور رکھتے ہیں۔

اسی نے پلاننگ کی تھی تمہیں مارنے کے لیے کیونکہ یہ عرفان سے محبت کرتی تھی اس سے شادی کرنا چاہتی تھی اس کا شادی سے پہلے عرفان کے ساتھ افیئر تھا۔

اور تم سے شادی بھی اس نے صرف اور صرف دولت کے لیے کی تھی تم سے اسے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔

نہ ہی کبھی تم سے اسے محبت ہوئی ارے تمہارا بچہ پیدا کر کے پچھتا رہی تھی۔جن ہسپتالوں میں جا کر اس نے تمہارا بچہ مارنے کی سازشیں کی ہیں نا وہ بھی ثبوت میرے پاس موجود ہیں وہ تو پوری پلاننگ کر کے بیٹھا ہوا تھا وہ اب بھی خاموش نہ ہوا

exponovels

یہ عورت اس کا کوئی ارادہ نہ تھا تمہارے ساتھ زندگی بیتانے کا یہ تمہیں مار دینا چاہتی تھی کیونکہ تم اسے طلاق دینے کے لیے تیار نہیں تھے وہ اس انداز میں بولا کہ ابراہیم نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دفعہ تو اس کی باتوں پر یقین کر ہی گیا تھا

۔

نہیں ابراہیم ایسا کچھ نہیں ہے میں میں بالکل عرفان سے کوئی محبت نہیں کرتی نہ ہی میرا عرفان کے ساتھ ایسا کوئی رشتہ تھا۔

میں بلا ایسا کیوں کروں گی میں آپ کو مارنے کی کوشش کیوں کروں گی آپ میرے شوہر ہیں میرے بچے کے باپ ہیں اس کا انداز خوف میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ اس کی ساری باتیں کہیں سے بھی اس کے پرانے رویوں سے میل نہیں کھاتی تھی

ابراہیم یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔"

ہاں میں جھوٹ بول رہا ہوں تم سچی ہونا کیا یہ سچ نہیں کہ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ زینب مجھ سے محبت کرتی ہے وہ عرفان سے شادی نہیں کرنا چاہتی وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔

خاموش جھوٹ مت بولنا ایک لفظ جھوٹ مت بولنا۔۔۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی

زائنہ میرے پاس آج بھی تمہاری کال ریکارڈنگ موجود ہے جس میں تم نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی تھی اسے عرفان سے کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ عرفان سے طلاق لے کر مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی

exponovels

اور تم نے بھی تو یہی کہا تھا کہ تم ابراہیم سے جان چھڑوا کر عرفان سے شادی کر لو گی اور زینب کو میری زندگی میں شامل کر دو گی اج زینب مر چکی ہے وہ چلی گئی ہے اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے۔

مجھے چھوڑ کر اپنے بھائیوں کو چھوڑ کر اپنے بچے اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر حقیقت تو یہ ہے کہ وہ کبھی مجھ سے محبت کرتی ہی نہیں تھی اس نے ہمیشہ عرفان سے محبت کی۔

اور کل رات تم نے اسے مار ڈالا جب کل رات تم فون پر مجھ سے بات کر رہی تھی تب تم اس کا قتل کر رہی تھی یہی حقیقت ہے نا بولو زائنہ یہ جھوٹ ہے کل رات تم نے دانیال کے سامنے اس کا قتل کیا۔

بولو اب چپ کیوں ہو خاموش کیوں ہو بولو کیا یہ سچ نہیں کہ تم نے زینب کو قتل کر دیا ہے صرف اس لیے تاکہ یہ تمہارا راز وہ کھول نہ دے کسی کو بتا نہ دے تم زینب کو ٹارچر کرتی تھی دن رات اسے اذیت دیتی تھی اسی لیے زینب اتنی بیمار تھی وہ بولنے پر ایا تو بولتا چلا گیا۔

جبکہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اسے دینے کے لیے اس کے تو الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے وہ کوئی بہانہ بنانا چاہتی تھی ابراہیم کو اپنا یقین دلانا چاہتی تھی

اور ابراہیم اسے دیکھ رہا تھا شاید وہ کچھ بولے گی شاید وہ اپنی صفائی میں کچھ کہے گی لیکن اس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں کہنے کے لیے۔

اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے وہ اتنی جلدی پھنس جائے گی یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا وہ تو خود کو بہت چالاک سمجھتی تھی

exponovels

لیکن اس مقام پر آ کر اس کی ساری چالاکی نکل چکی تھی ابراہیم اسے دیکھ رہا تھا اور وہ بری طرح سے کانپنے لگی تھی۔

بولو زائنہ کیا یہ سچ ہے وہ اس کی طرف اتے ہوئے اس کے کندھے پکڑ کر اسے جنجوڑنے لگا جب پیچھے سے بدر خان نے اچانک ہی ایک وائس ریکارڈنگ آن کر دی جسے سنتے ہوئے اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا وہ کہہ رہی تھی کہ زینب تم سے محبت کرتی ہے زینب نے کبھی عرفان کو چاہا ہی نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ زینب ہمیشہ کے لیے تمہاری ہو جائے تو تمہیں ابراہیم کو اس دنیا سے ہٹانے میں میری مدد کرنی پڑے گی

وہ بول رہی تھی اور ابراہیم سن رہا تھا وہ اس کی کالز کو ریکارڈ کرتا تھا تاکہ وقت انے پر کام آ سکیں اور اج اس کے کام آ تو رہی تھی وہ ساری ریکارڈنگ کے سہارے اس کا سارا راز کھل چکا تھا ابراہیم سب کچھ جان چکا تھا۔

کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بندوق اب اس کی طرف کر چکا تھا زائنہ کچھ نہیں بول رہی تھی سچائی اس کے سامنے آ چکی تھی۔

تمہیں مجھ سے طلاق چاہیے تھی نا تم مجھ سے تعلق ختم کرنا چاہتی تھی تو ٹھیک ہے جاؤ میں نے تمہیں ازاد کیا میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں لیکن یہ مت سوچنا کہ میں تمہیں طلاق دینے کے بعد زندہ چھوڑ دوں گا نہیں موت تمہارا مقدر ہو گی۔

تم نے میرا گھر برباد کیا تم نے میرے بھائیوں کو مروایا میری معصوم بھابھی کو مروا ڈالا تم نے میرے بھتیجا اور بھتیجی کو یتیم کر دیا تم جینے کے لائق نہیں ہو

exponovels

وہ اس کی طرف بندوق تانتے ہوئے کہنے لگا تھا اسے کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی وہ ایک ہی لمحے میں اس کے سینے کے بیچ و بیچ گولی چلا چکا تھا یہ جانے بنا کہ اس سب کا کیا انجام ہو گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بدر خان یہ سب کچھ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا اسے نہیں لگا تھا کہ ابراہیم اتنا بڑا قدم اٹھائے گا اس وقت وہ یہاں سے بھاگ جانے میں ہی اپنی بہتری سمجھ رہا تھا اور اس نے ایسا ہی کیا تھا

وہ وہاں سے بھاگنے کے لیے پر تولنے لگا جب اگلے ہی لمحے ابراہیم نے اسے بھاگتے دیکھ کر ایک گولی اس کے کندھے پر چلائی وہ کہرا کر زمین پر گرا تھا۔

جب ابراہیم نے دوسری گولی چلائی لیکن اس دفعہ اس کا نشانہ چک چکا تھا اور وہ اگلے ہی لمحے اپنے آپ میں ہمت پیدا کرتا وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔

وہ اس کے پیچھے تک آیا تھا اس کا نشانہ پھر سے چک گیا تھا۔

لیکن ہر دفعہ نہیں اس دفعہ ابراہیم نے گولی چلائی تو گولی اس کے پیر کے بیچ و بیچ لگی تھی اور اس دفعہ بدر خان نے بھاگنے سے زیادہ مقابلہ کرنا بہتر سمجھا تھا۔

اپنی جیب سے پستول نکالتے ہوئے اس نے ایک ساتھ کئی فائر کر ڈالے جو ابراہیم کا سینہ اور بازو چیر گئے تھے وہ لمحے میں زمین بوس ہوا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

گولی دل کے بالکل قریب لگی تھی خدا کا شکر ہے کہ آپ نے انہیں وقت پر ہسپتال پہنچا دیا ورنہ ان کا بچنا ناممکن ہو جاتا مبارک ہو آپریشن کامیاب رہا ہے۔

ڈاکٹر نے باہر آکر اسے زائنا کی خیریت بتائی تھی وہ پر سکون ہو گیا تھا تاشفین اور دانیال دونوں اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے وہ پرسوں سے یہیں پر تھے ابراہیم کا اپریشن کامیاب تو ہو گیا تھا لیکن وہ قوما میں چلا گیا تھا

اسے دنیا جہان کا کوئی ہوش نہیں تھا بچے گھبرائے ہوئے تھے شاید فائر کی آواز سننے کے بعد وہ بھی بہت بڑے شاکڈ میں تھے۔

وہ گھر واپس آیا تو پہلے راستے میں اسے ابراہیم گرا ہوا نظر آیا تھا اس کی حالت بہت زیادہ خراب تھی خون کافی زیادہ ضائع ہو چکا تھا جب کہ وہ اسے ہسپتال پہنچانے کے لیے اندر بھاگا

کیونکہ اسے دانیال کی فکر تھی دانیال سہما ہوا تاشفین کے ساتھ لگا الماری کے پیچھے چھپا ہوا تھا جبکہ زائنہ گھر کے بیچ و بیچ پڑی تھی وہ بہت مشکل سے ان دونوں کو لے کر ہسپتال پہنچا تھا۔

ابراہیم کا آپریشن ہوا تو ڈاکٹر نے کہا کہ وہ کوما میں جا چکا ہے اس کی جان بچانا کافی مشکل ہے جبکہ زائنہ کا اپریشن کامیاب ہو گیا تھا لیکن اسے ہوش ابھی نہیں ایا تھا

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اسے 48 گھنٹے میں کبھی بھی ہوش آسکتا ہے اسے ابراہیم کی فکر ہو رہی تھی۔

ابھی تو وہ پہلے صدمے سے باہر نہیں نکلا تھا ابھی ابھی اس نے اپنی بیوی کو کھویا تھا ایسے میں مزید رشتوں کو کھو دینا اس کے بس میں نہیں تھا۔

exponovels

اللہ پاک کا کرم ہوا تھا کہ ابراہیم کا آپریشن کامیاب تو رہا تھا لیکن اسے ہوش آنے میں پتہ نہیں کتنا وقت لگ جاتا اسی لیے تاشفین کو اس نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا

جبکہ تاشفین ضد کر رہا تھا کہ اسے پاکستان جانا ہے اپنی تائی امی کے پاس وہ انہیں کے پاس رہنے کا عادی تھا وہ تو اپنی ماں کے پاس بھی نہیں رہتا تھا ایسے میں عرفان کے لیے دو بچوں کو سنبھالنا کافی مشکل ہو گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ تم کیا کہہ رہی ہو زاینہ ایسا کیسے ممکن ہے وہ تمہیں طلاق کیسے دے سکتے ہیں وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگا تھا

زائنہ کو آج ہی ہوش آیا تھا جبکہ ابراہیم کو کب ہوش آنا تھا کوئی خبر نہ تھی۔

زائنہ نے اس کے سامنے رونا دھونا مچایا ہوا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عرفان کے گلے لگ کر روئے۔

ہاں انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جانتے ہو کیوں کیونکہ میرا شادی سے پہلے تمہارے ساتھ افیر تھا۔

انہوں نے کہا کہ ایسی عورت کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں وہ تو تم سے بھی اس بارے میں بات کرنا چاہتے تھے پتہ نہیں انہیں یہ بات پتہ کیسے چلی۔

تمہیں پتہ ہے وہ کیا کہہ رہے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ کہیں نہ کہیں زینب کی موت کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہے میں نے انہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ تم زینب سے بہت محبت کرتے تھے تمہارا بچہ تھا۔

exponovels

تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک بہت خوشحال زندگی گزار رہے تھے لیکن نہیں انہوں نے میری کسی بات پر یقین نہیں کیا الٹا انہوں نے مجھے باتیں سنائی۔اور کہا کہ میں کبھی بھی ان کی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی عرفان کبھی زینب کا ہو سکتا ہے۔

انہیں یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ تم نے جان بوجھ کر زینب کو مارنے کی کوشش کی ہے اور تو اور وہ تمہارے اور زینب کے رشتے کو لے کر بہت عجیب طرح کی باتیں کر رہے تھے۔

تمہیں ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہیے کیونکہ اس غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے وہ مجھے طلاق دے کر مجھے گولی مار دی وہ مجھے جان سے مار دینا چاہتے تھے۔

اور صرف مجھے ہی نہیں وہ تمہیں بھی مار دینا چاہتے تھے جانتے ہو کیوں کیونکہ کبھی میرا تمہارے ساتھ رشتہ تھا ان کا کہنا ہے کہ میں جا کر اسی شخص کے ساتھ رہوں جو میرے دل میں بستا ہے ہاں یہ سچ ہے میں کبھی بھی ابراہیم کو اپنے دل میں وہ مقام نہیں دے پائی

جو ایک شوہر کو دینا چاہیے لیکن میں نے ان کے ساتھ اس رشتے کو پوری وفاداری سے نبھایا ہے میں نے کبھی ان کے حقوق میں بے ایمانی نہیں کی۔

ہاں یہ سچ ہے میرے دل میں ہمیشہ سے تم رہتے تھے عرفان لیکن پھر بھی میں نے اس رشتے میں کبھی کوئی بے ایمانی نہیں کی تمہیں مجھ پر یقین ہے نا وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگی جب کہ عرفان تو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ یہاں ہوا کیا ہے۔

exponovels

وہ شخص کبھی میرا یقین نہیں کرے گا اس نے مجھے اپنی زندگی سے نکال دیا اب میں کہاں جاؤں گی کیسے رہوں گی کیا ہو گی میری زندگی تم خود ان سے بات کر کے ان کی غلط فہمی کو دور کر دو ورنہ وہ تمہیں بھی غلط سمجھیں گے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جبکہ عرفان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

پلیز رونا بند کرو زائنہ جو کچھ بھی ہوا وہ تقدیر کا لکھا تھا اور میں کسی کا جوابدہ نہیں ہوں کوئی میرے بارے میں کیا سوچتا ہے مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں میں اپنی بیوی کے ساتھ مخلص تھا اور یہ بات میں جانتا ہوں اس کی صفائیاں میں کسی کو نہیں دوں گا۔ وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا لیکن زائنہ رونا بند ہی نہیں کر رہی تھی۔

ہاں یہ سب کچھ قسمت کا لکھا تھا وہ غلطی میری ہی ہے جو میں نے تمہیں اپنے دل میں بسایا مجھے کیا پتہ تھا کہ صرف اس غلطی کی وجہ سے میرا ہنستا کھیلتا گھر برباد ہو جائے گا

میں برباد ہو جاؤں گی اب ابراہیم مجھے کبھی اپنی زندگی میں شامل نہیں کریں گے اور میں میں کہاں جاؤں گی کس کے سہارے رہوں گی کون مجھے اپنا نام دے گا کون مجھے اپنی سے زندگی میں شامل کرے گا عرفان وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کا رونے لگی تھی۔

یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے نا زائنہ تو میں تمہیں اپنا نام دوں گا میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کروں گا تم اس طرح سے مت رو زینب اس دنیا میں نہیں رہی لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے اس فیصلے سے زینب کو بھی بہت خوشی ہو گی

exponovels

شاید میں تمہیں زینب والا مقام کبھی نہ دے سکوں لیکن آج میری وجہ سے تم اس مقام پر پہنچی ہو تو میں تمہیں اپنا نام دوں گا میں تم سے شادی کروں گا ابراہیم نے تمہیں اس بات پر چھوڑ دیا نا کہ میرا تمہارے ساتھ افیئر چل رہا تھا تو بس ٹھیک ہے آج ابھی میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ابراہیم سے طلاق کی وجہ سے تمہارے عدت کے دن پورے ہوتے ہی میں تمہیں اپنے نکاح میں لے لوں گا۔

میں تمہیں ساری زندگی خوش رکھنے کا وعدہ نہیں کرتا کیونکہ زینب کی جگہ میں کبھی کسی کو نہیں دے سکتا لیکن میں تم سے شادی کروں گا کیونکہ تمہیں یہ طلاق کا داغ میری وجہ سے سہنا پڑ رہا ہے۔

وہ اس سے وعدہ کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ زائنہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یہ بات الگ تھی کہ اس کا دل آج خوشی پاگل ہو رہا تھا۔

لیکن عرفان اس طرح سے تو ابراہیم کا لگایا ہوا الزام سچ ہو جائے گا ان کی غلط فہمی یقین میں بدل جائے گی وہ اسے اگے کے بارے میں بھی سمجھانا چاہتی تھی۔

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ وہ شخص کیا سوچتا ہے جو اپنی بہن کے لیے میری محبت نہیں دیکھ سکا میری چاہت نہیں دیکھ سکا وہ بلا اور کیا کرے گا وہ شک کے اس مقام پر آ گیا تھا کہ اس نے تمہیں چھوڑ کر تمہیں جان سے مار دینے کی کوشش کی۔

وہ مجھے مار دینا چاہتا ہے تو وہ بلا کبھی بھی ہم پر کیا ہی یقین کرے گا یہ سارے معاملات تم مجھ پر چھوڑ دو میرا اب ابراہیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

exponovels

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا سچ تو یہ تھا کہ اس کے دماغ میں بھی بہت سارے سوال چل رہے تھے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ ابراہیم پر گولی کس نے چلائی۔

اسے مارنے کی کوشش کس نے کی ہے لیکن فی الحال اس کے کسی سوال کا جواب دینے کی کنڈیشن میں زائنہ تھی نہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○

میرا بچہ میری جان میرا جگر کا ٹکڑا وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے بے حد خوش تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آج خوشی سے ناچے گائے ان کی تناوش واپس آگئی تھی۔

جبکہ وہ ان کی پھیلی ہوئی باہیں دیکھتی ان میں آکر سما گئی تھی۔

تایا ابو میں نے آپ کو بہت زیادہ مس کیا وہ ان کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ اس کے رونے کی وجہ وہ سمجھ نہیں پائے تھے کیا ہوا تھا اسے وہ کیوں رو رہی تھی وہ پریشان ہو گئے تھے اخر اچانک اس طرح سے رونے کی کیا وجہ تھی۔

تناوش میری بچی میری جان کیا ہوا ہے تمہیں تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو۔

سب کچھ ٹھیک تو ہے نا تاشفین کہاں ہے وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگے تھے جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتی ایک بار پھر سے روتے ہوئے ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔

اسے کچھ بولنے کی ضرورت نہ پڑی تھی نہ ہی اس نے کوئی الفاظ استعمال کیے تھے وہ سب سمجھ گئے تھے۔

لیکن وہ تو تم سے محبت کرتا تھا تمہیں چاہتا تھا تم سے بے پناہ۔۔۔۔۔۔

exponovels

سب دکھاوا تھا سب کچھ دکھاوا تھا تایا ابو وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے تھے شاید صرف وقت گزار رہے تھے میرے ساتھ وہ روز سے محبت کرتے ہیں ان کی محبت روز جیکسن ہیں میں ان کی زندگی میں کہیں شامل نہیں تھی۔

اسی لیے میں واپس آگئی ہوں انہیں ان کی خوشیاں دے کر میں ان کی زندگی سے نکل آئی ہوں اب میں کبھی ان کے پاس واپس نہیں جاؤں گی تایا ابو

وہ ان کے سینے سے لگی ایک بار پھر سے رونے لگی تھی جبکہ ابراہیم کے پاس کچھ نہیں تھا کہنے کے لیے۔

کاش وہ تسلی کے کوئی بول بول پاتے کاش وہ اسے کوئی صفائی دے پاتے اپنے بیٹے کی طرف سے۔

ان کے پاس کچھ نہیں تھا کہنے کے لیے لیکن اپنی بچی کو وہ روتے ہوئے کیسے دیکھتے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگائے وہ یوں ہی اہستہ اہستہ چلتے اپنی گاڑی کی طرف اگئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج زائنہ اور عرفان کا نکاح تھا ابراہیم کو قوما میں گئے آج چھ مہینے گزر چکے تھے۔

تاشفین کے بار بار تنگ کرنے پر وہ اسے پاکستان اس کی تائی امی کے پاس بھجوا چکی تھی۔

جب کہ دانیال اس سے اتنا خوفزدہ رہتا تھا کہ اس کے سامنے اس کی آواز بھی نہیں نکلتی تھی دانیال کا خوف دیکھ کر اسے بہت سکون ملتا تھا۔

exponovels

اس نے پاکستان فون کر کے بس اتنا ہی بتایا تھا کہ گولی لگنے سے پہلے ابراہیم نے اسے طلاق دے دی تھی اور اب وہ اپنی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی ہے تو وہ واپس پاکستان کبھی نہیں ائے گی۔

اور تاشفین کے ساتھ اسے زیادہ لگاؤ نہ تھا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھتی اسی لیے اس نے اسے اس کی تائی امی کے پاس بھیج دیا تھا۔

جبکہ ابراہیم کی والدہ نے ابراہیم کی حالت کا سنتے ہی اسے پاکستان لے آنے کی ضد پکڑ لی تھی۔ وہ اپنے تینوں بچوں کو کھو چکی تھیں۔ ابراہیم ان کی آخری اولاد تھا جو ان کے جینے کا سہارا تھا۔

خاندان کے ہی کچھ لوگ بڑی مشکل سے اسے واپس پاکستان لے آنے میں کامیاب ہوئے تھے پاکستان میں اس کا اچھا علاج چل رہا تھا لیکن اب تک وہ کوما سے باہر نہ ایا تھا۔

اور ڈاکٹر کے مطابق اس کا جلدی کوما سے نکلنا بھی ممکن نہیں تھا۔ اسی لیے تو وہ بے فکر ہو چکی تھی اس کی عدت دو مہینے پہلے ہی مکمل ہو چکی تھی لیکن بدر خان پولیس کے ہاتھ لگ گیا تھا اور وہ اس پر طرح طرح کے الزام لگا رہا تھا لیکن سب سے اچھی بات یہ تھی کہ بدر خان کا فون گم ہو چکا تھا اب اس کے پاس کوئی بھی ریکارڈنگ موجود نہ تھی جس پر وہ اسے تنگ کر پاتا۔

گولی لگنے کی وجہ سے وہ بڑی مشکل سے اپنی جان بچاتا کسی سیو مقام کو ڈھونڈ رہا تھا۔

exponovels

اس دوران کب اس نے اپنا فون گم کر دیا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن اس کے پاس زائنہ کے خلاف وہی ایک ثبوت تھا جس پر وہ اسے گنہگار ثابت کر سکتا تھا بدر خان کو بہت سارے لوگوں کو قتل کرنے کے جرم میں عمر قید ہو گئی تھی

۔

جب کہ بہت کوشش کے بعد بھی بدر خان یہ بات ثابت نہ کر سکا کہ ان سب چیزوں میں زائنہ بھی شامل ہے۔

بلکہ زائنہ نے عرفان کو اس طرح سے یہ ساری باتیں بتائی تھیں کہ عرفان صرف اسی پر ہی یقین کرنے لگا تھا۔

اس نے بدر خان کے الزامات کو ابراہیم کی سازش قرار دیا تھا ان چھ مہینوں میں عرفان کو اس نے اتنا ابراہیم کے خلاف کر دیا تھا کہ وہ ابراہیم کا نام بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا۔

اور یہی وجہ تھی کہ زائنہ اب بالکل پر سکون ہو گئی تھی آج ان دونوں کا نکاح تھا آج زائنہ کی خواہش پوری ہونے جا رہی تھی لیکن ان چھ مہینوں میں زائنہ نے جو چیز حد سے زیادہ نوٹ کی تھی وہ یہ تھی کہ زینب کی جگہ وہ کبھی نہیں لے سکتی تھی۔

اس کی زندگی میں سوائے زینب کے اور کوئی لڑکی آ ہی نہیں سکتی تھی وہ محبت نہیں کرتا تھا زینب سے اسے کے ساتھ عشق کا رشتہ تھا لیکن اب وہ اس رشتے سے بہت آگے نکل آیا تھا وہ زائنہ کی محبت کو اس عمر کی ایک نادانی قرار دیتا تھا جو زائنہ کو آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔

اور زائنہ خالی ہاتھ تھی اس کے ماں باپ نے اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا بلکہ تین مہینے پہلے جب اس کے والد کا انتقال ہوا تو وہ اپنی ساری پراپرٹی اسے دینے کے بجائے کسی ٹرسٹ کے نام کر چکے تھے۔

exponovels

لیکن اسے پرواہ نہ تھی اتنے سالوں میں عرفان خود اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا تھا وہ ایک کامیاب بزنس مین تھا جس کے سہارے وہ ساری زندگی کاٹ سکتی تھی اب اسے اپنے ماں باپ کی دولت کی بھی ضرورت نہ تھی اسے افسوس تھا کہ اس نے عرفان کا ساتھ نبھانے کے بجائے لالچ میں آکر اپنے ماں باپ کی بات مانی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے سینے پہ سر رکھے گہری نیند میں سو رہی تھی اس نے ایک بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کیا اور ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر پھینکتا اس کے اوپر آ گیا تھا انداز رات والا ہی تھا وہ اب تک بہکا بہکا اس کے بدن کی دلکشی میں کھوتا جا رہا تھا۔

مائرہ پہلے تو پر سکون سی اس کے لمس کو محسوس کرتی رہی لیکن آہستہ آہستہ اس کی جسارتیں بڑھنے لگی تھیں اس کے ہونٹوں کا لمس اس کی گردن سے نیچے جاتے ہی اس نے آنکھیں کھول لی تھیں۔

پیچھے ہٹیں وارق ہم گھر پر نہیں ہیں ہوٹل میں ہیں۔ وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے لگی تھی جبکہ وہ سائیڈ پر ہوتا اب بھی ویسے ہی بے ترتیب سا بیڈ پر پڑا ہوا تھا جیسے اس کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو اٹھنے کا۔

میری باہوں میں واپس آ جاؤ جانے من کیونکہ ابھی تک بارش رکی نہیں ہے اور جب تک یہ بارش رک نہیں جاتی تب تک راستے نہیں کھلیں گے اور جب تک راستے نہیں کھلیں گے میں تمہیں یوں ہی اپنی باہوں میں قید رکھوں گا وہ اسے پھر سے قید کرتے ہوئے اپنے اوپر گرا چکا تھا

جبکہ مائرہ اس کی پوری بات سن کر پریشان ہو گئی تھی۔

exponovels

کیا مطلب بارش رکی نہیں ہے ہم گھر واپس کیسے جائیں گے تاشفین اور تناوش سے بھی تو ملنا ہے وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی وہ رات سے ہی تاشفین اور تناوش کے لیے کافی ایکسائٹڈ تھی۔

وہی تو میں کہہ رہا ہوں جان من جب تک بارش نہیں رکے گی تب تک ہم کہیں نہیں جا سکتے یہاں پر صرف ہم ہی ہیں ایک دوسرے کا سہارا اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے وہ اس انداز میں بولا کہ مائرہ کو اور پریشانی ہو گئی۔

مطلب کہ ہم یہیں پر رہیں گے اسی ہوٹل میں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کرتے ہوئے پوچھنے لگی تو وارق نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا۔

بالکل بھی نہیں آپ میں تو رات سے ہی کوئی شیطان گھسا ہوا ہے مجھے بالکل بھی آپ کے ساتھ نہیں رہنا یہاں میری جان بالکل بھی محفوظ نہیں ہے وہ ساری رات اس کی شدتیں سہتے ہوئے بولی تو وارق کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جان من تمہاری اس نازک جان کو تو میں ساری زندگی یوں ہی مشکل میں ڈالے رہوں گا۔ لیکن فی الحال اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس خوبصورت موسم میں ہم دونوں ایک دوسرے کے ہو جائیں ایک دوسرے میں کھو جائیں۔

وہ اسے خود پر گراتا ہوا اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا اور اس کی مائرہ کی ساری مزاحمتیں اس کے نرم و گرم لمس میں ہی کہیں گم ہوتی چلی گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تناوش میری بچی کچھ بتاتو صحیح آخر ہوا کیا ہے وہاں جو تو اس طرح اکیلی وہاں سے یہاں آ گئی ہے۔۔۔۔؟

اور اس طرح سے رو کیوں رہی ہے تائی امی اس سے ملتے ہی اسے سیدھا اپنے کمرے میں لے آئی تھیں۔

صدف اور خالہ کے سامنے اس نے بڑی مشکل سے اپنے آنسو روکے تھے اور جو آنسو گر گئے تھے ان پر بہانہ بنا دیا تھا کہ اپنے تایا تائی کو اتنے عرصے کے بعد دیکھ کر وہ ایموشنل ہو گئی ہے۔

لیکن تائی امی تو اس کی رگ رگ سے واقف تھیں انہیں کیسے پتہ نہ چلتا کہ ان کی بیٹی پر کوئی مصیبت آ گزری ہے ان کی اپنی کوئی بیٹی نہ تھی لیکن تناوش کو تو انہوں نے اپنی بیٹی کی طرح ہی پالا پوسا تھا۔

اور بیٹی کے معاملے میں انہوں نے احتیاط بھی بہت کی تھی وہ نہ تو اسے کسی غلط راستے پر بھیجنا چاہتی تھیں اور نہ ہی انہوں نے اسے بے جا فرمائشیں کرنے دی تھیں اس کے معاملے میں انہوں نے کافی سختی سے کام لیا تھا۔

کیونکہ اس کی تربیت پر اگر وہ کوئی بھی سمجھوتہ کرتیں تو شاید ان کی بیٹی کو بہت کچھ سہنا پڑتا لیکن ان کی بیٹی تو اب بھی سہہ رہی تھی تائی امی اسے کمرے میں لے آ کر اس سے وجہ پوچھ رہی تھیں۔

اور تائی امی کے سامنے وہ اپنے جذبات پر قابو نہ کر پائی تھی ان کے سینے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ہار گئی تائی امی آپ کی بیٹی ہار گئی میں بہت کوشش کے باوجود بھی اس شخص کو اپنا نہ بنا پائی وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ کسی اور کو چاہتا ہے وہ اس سے شادی بھی کرنے والا ہے۔

بھری محفل میں اس لڑکی نے ان کے قدموں میں بیٹھ کر اپنی محبت کا اقرار کیا اور انہوں نے اس سے شادی کا وعدہ کر لیا میری آنکھوں کے سامنے۔

exponovels

وہ بری طرح سے روتے ہوئے انہیں بتا رہی تھی جبکہ تائی امی اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھیں یقین کرنا تو ان کے لیے بھی بہت مشکل تھا کہ ان کی بیٹی اپنی زندگی کے سب سے بڑے امتحان میں ناکامیاب ہو کر لوٹی تھی۔

لیکن تاشفین سے یہ امید کی جا سکتی تھی کیونکہ تاشفین جس عورت کا بیٹا تھا اس نے تو ان کا پورا خاندان برباد کر دیا تھا تو وہ کیسے تاشمین سے کوئی اچھی امید کرتی انہیں تو پہلے ہی اپنی بیٹی کو وہاں بھیجنا گوارا نہ تھا لیکن یہ ابراہیم کی ضد تھی جو اسے اپنے بیٹے کے ساتھ رخصت کر دیا۔

ایک وقت تھا جب انہوں نے اس بات کی ضد لگائی تھی کہ تاشفین سے تناوش کو طلاق دلوا کر وہ اپنے وارق سے اس کی شادی کر دیں گی لیکن اس بات پر وارق نے بہت ہنگامہ کیا تھا۔

کیونکہ اس کے لیے تناوش اس کی بہن تھی وہ اس کے بارے میں کچھ غلط سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور ویسے بھی وہ بچپن سے ہی مائرہ سے محبت کرتا تھا اس کی زندگی میں مائرہ کے علاوہ اور کوئی لڑکی نہیں آسکتی تھی۔

تناوش کو چھوڑ کر انہوں نے صدف کے بارے میں سوچا تھا اور اس پر بھی اس نے صاف انکار کر دیا تھا لیکن تناوش پر ایسی مصیبت ٹوٹے گی یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا وارق اور ابراہیم انہیں یہی کہتے تھے کہ تناوش اپنے گھر بہت خوش ہے اس کا شوہر اس کا خیال رکھتا ہے اس سے محبت کرتا ہے وہ اس کے معاملے میں بے فکر ہونے لگی تھیں۔

وہ تو خدا کا شکر ادا کر رہی تھیں کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہوا سب کچھ ویسا ہی ہے پہلے دن جیسا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ کمرے کی کھڑکی سے برستی بارش کو دیکھ رہی تھی یہ کیسی بارش تھی جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

وہ تو اب بارش دیکھ دیکھ کر اکتا گئی تھی جبکہ وارق باہر گیا ہوا تھا بلکہ باہر کیا گیا تھا اس نے خود ہی ہوٹل کے روم کے سامنے پار بارش میں لگے اس گول گپے کے ٹھیلے کو دیکھا تھا۔

خود اسے بارش میں بھیگنا ہر گز پسند نہیں تھا اسی لیے اس نے وارق کو بھیجا تھا جو پہلے تو خوب نخرے دکھاتا رہا لیکن پھر آخر کار مان کر اس کے لیے گول گپے لینے چلا گیا۔

وہ اسی کو دیکھ رہی تھی جب اچانک بیڈ پر پڑا اس کا فون بجا اسے خیال ہی نہ آیا کہ وارق اپنا فون کمرے میں چھوڑ کر گیا ہے۔

اسے اندازہ نہ تھا کہ فون پر کس کی کال آئی ہے لیکن وہ جلدی سے اندر آتے ہوئے کال کاٹتے ہوئے بدر خان کا نمبر ڈھونڈنے لگی تھی بدر خان جو شاید اسی کی طرف سے کسی اشارے کا منتظر تھا اس کی کال آنے پر فوراً ہی فون اٹھا لیا گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہیلو السلام علیکم دوسری طرف سے آواز آتے ہی بدر خان پر سکون ہو گیا اسے لگا تھا کہ یہ نہ ہو کہ وارق ہی اسے فون کرے لیکن وارق کبھی اسے فون نہیں کرتا تھا۔

وعلیکم السلام میری جان کیسی ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے نا وہ وارق تمہارے ساتھ ٹھیک تو ہے نا اس نے تم سے کچھ کہا تو نہیں اس نے تمہارے ساتھ کوئی بد تمیزی تو نہیں کی۔

exponovels

تمہیں مارا تو نہیں وہ تو پتہ نہیں کون سے اندیشوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ الٹے سیدھے سوال کرنے لگا شاید وہ وارق کو مائرہ کے سامنے بہت برا ثابت کرنے کی کوشش کرتا۔

نہیں چاچو ایسا کچھ بھی نہیں ہے اپ پریشان مت ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں اور جلد ہی اپنا فون بھی لے لوں گی میں خود آپ سے رابطہ کرتی رہوں گی میں نے کمپنی جوائن کر لی ہے اب میں افس بھی جاتی ہوں۔

لیکن آج کل ہم یہاں ایک ہوٹل میں پھنس گئے ہیں بارش کی وجہ سے کل سے ہم یہیں پر ہیں اور پتہ نہیں کہ بارش رکے گی یا نہیں اسی لیے آج تو ہم افس بھی نہیں جا سکے میرے خیال میں کل یا پرسوں افس میں میری آپ سے ملاقات بھی ہو سکتی ہے آپ آ جایئے گا۔

وہ انہیں بتا رہی تھی جبکہ بدر خان نے فورا اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

میری جان میں تو تمہیں دیکھنے کے لیے ترس گیا ہوں کیوں نہیں میں تمہیں ملنے ضرور اؤں گا وہ یقین دلاتے ہوئے بولا۔

لیکن مجھے ایک بات بتاؤ کیا تم نے وارق سے طلاق کی بات کی ہے کیا وہ تمہیں چھوڑنے کے لیے تیار ہے دیکھو مائرہ تمہیں وارق سے طلاق لینی ہو گی اسی کنڈیشن میں تمہیں۔۔۔۔۔۔"

چاچو آپ پلیز ذرا میری بات سنیں میں وارق سے طلاق نہیں لے رہی اور نہ ہی میں اسے چھوڑوں گی کیونکہ وارق سے شادی تو بابا کی خواہش تھی نا اور میں نے بابا کی خواہش پوری کرنے کے لیے ہی اس سے شادی کی تھی تو اب میں بابا کا دل کیوں توڑوں گی وارق بھی یہ رشتہ نبھانا چاہتا ہے اور میں بھی۔

exponovels

میں وارق سے طلاق لے کر اپنے بابا کی روح کو کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی اسی لیے میں نے اس کے ساتھ اس رشتے کو نبھانے کا فیصلہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میں نے بھی ہمیشہ سے وارق کے بارے میں ہی سوچا ہے شاید آگے زندگی میں کسی اور کے ساتھ میں اڈجیسٹ نہ کر سکوں اور جہاں تک بات ہے وارق کی تو میں بہت جلد ابراہیم کی حقیقت وارق پر کھول دوں گی

وارق نے کل رات مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے وہ مجھے بہت زیادہ چاہتا ہے وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے چاچو اور مجھے یقین ہے حقیقت جاننے کے بعد وہ میرا یقین کرے گا اور ابراہیم کو چھوڑ دے گا۔

اس وقت وہ میرے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے مجھے یقین ہے وہ بہت جلد میرے حصے کی جائیداد میرے نام کر دے گا اور ہمارا مقصد تو صرف ابراہیم سے اس کی جائیداد کو چھیننا ہے نا آپ تو ویسے بھی تاشفین کو اس بات پر منا ہی چکے ہیں کہ وہ اپنا حصہ اپنے باپ سے مانگے تو پھر کیا مسئلہ ہے۔

تاشفین اپنا حصہ مانگ لے گا مجھے میرا حصہ مل جائے گا اور وارق جب ساری حقیقت سے واقف ہوں گے وہ خود ہی ابراہیم کو چھوڑ دیں گے۔ جب اس کے ہاتھ کچھ آئے گا ہی نہیں تو سوائے پچھتاوے کے وہ کیا کر لے گا۔

جب اس کی اولاد ہی اسے چھوڑ دے گی نہ تو اسے جائیداد ملے گی اور نہ ہی اولاد وہ بہت کچھ سوچ کر انہیں کہہ رہی تھی جبکہ بدر خان تو اس کی عقل مندی پر دانت پیس کر رہ گیا۔

exponovels

وہ پوری بات انہیں بتا چکی تھی طلاق کے نام پر وارق کا ری ایکشن دیکھ کر اب اس میں خود بھی ہمت نہ رہی تھی بار بار طلاق کا ذکر کرنے کی۔اور جب وہ وارق کے ساتھ زندگی گزار سکتی تھی تو پھر اس میں کیا برائی تھی ویسے بھی اس سارے معاملے میں وارق بے قصور تھا

دیکھو میری جان میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو یہ سب کچھ اتنا اسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔

تاشفین کو اپنی جائیداد سے کوئی مطلب ہی نہیں ہے وہ کہہ رہا ہے کہ اسے اس کے باپ کا کوئی حصہ نہیں چاہیے۔

جبکہ وارق ساری زندگی ابراہیم کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اور تمہیں تمہارا حصہ کیسے ملے گا یہ تم خود ہی دیکھ لو یا تو تم اب پیار سے وارق سے حاصل کرو یا پھر کوٹ کے ذریعے یہ تم پر ہے۔

لیکن تمہیں اپنی جائیداد اپنے نام کروانی ہو گی اور تاشفین کی جائیداد کے لیے اس پر زور ڈالنا ہو گا آج کل وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اچانک مائرہ نے دوسری طرف سے فون بند کرتے ہوئے فون تکیے کے نیچے رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق ہاتھوں میں ٹرے لیے اندر داخل ہوا تو اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا اسے ایسا لگا جیسے مائرہ کسی سے باتیں کر رہی تھی۔

لیکن اسے دیکھتے ہی وہ مسکرا کر ٹرے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی تو اس نے بھی مسکراتے ہوئے ٹرے لا کر اس کے سامنے رکھ دی تھی۔

exponovels

تم نے گول گپے کہاں کھائے ہیں میرا مطلب ہے کہ نیویارک میں تمہیں گول گپے کہاں ملتے تھے کھانے کے لیے وہ اس کے ساتھ جگہ بناتے ہوئے اس کے پیٹ کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا۔

اس کا رومینٹک انداز کچھ زیادہ ہی ابھر ابھر کر سامنے آرہا تھا جبکہ وہ اس کے پھر سے رومینٹک ہونے پر اسے گھورنے لگی تھی۔

میری اماں بنایا کرتی تھی اب پیچھے ہٹیں اور سکون سے مجھے کھانے دیجیے نہ سکون سے کھانا کھانے دیتے ہیں نہ چائے پینے دیتے ہیں اور نہ ہی گول گپے کھانے دیتے ہیں کیا چاہتے ہیں آپ ساری زندگی آپ کی باہوں میں گزار دوں وہ گول گپا منہ میں لینے سے پہلے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

جبکہ مائرہ نے تو اس کے دل کی بات کہہ دی تھی اس نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا۔

جان من یہاں آتے ہی نا تمہارے پرزے ٹھیک سے ٹائٹ ہو گئے میں تو چاہتا ہوں کہ میں یہاں سے کبھی واپس ہی نہ جاؤں ہمیشہ اپنی جانو کو اپنے پاس رکھوں اور اسی طرح رومانس سے بھرپور زندگی ہم دونوں گزاریں وہ کافی جوش سے بول رہا تھا۔

جبکہ مائرہ نے اس کے سامنے ہاتھ باندھ دیے تھے اس کا منہ گول گپا کھانے کی وجہ سے اچھا خاصا پھولا ہوا تھا وہ بات نہیں کر پا رہی تھی لیکن اس کے انداز پر وارق کا قہقہ پھوٹا تھا۔

exponovels

خدا کو مانیں وارق زندگی میں رومانس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں ہوتی ہیں وہ گول گپا نگلنے کے بعد بڑی مشکل سے بات کر پا رہی تھی۔

ہاں جانو بالکل ہوتی ہیں فیملی ہوتی ہے بچے ہوتے ہیں اور بچوں کو لے کر تو میں ضرورت سے زیادہ سیریس ہوں وہ اب بھی شرارت سے باز نہ آیا تھا۔

مجھے آپ کے پاس بیٹھنا ہی نہیں ہے وہ اس کی باہوں کا حصار توڑتے ہوئے ٹرے لے کر باہر کی طرف نکل گئی تھی جہاں پر ایک چھوٹا سا دیکس لگا تھا اسی کے اوپر بیٹھتے ہوئے اس نے گول گپے کھانا شروع کیے تھے جبکہ وارق دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

صبح اس کے دروازے پر بیل ہوئی تو وہ وہی زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

اسے ساری رات ایک لمحے کے لیے بھی نیند نہ آئی اپنے بیڈ پر لیٹتا تو وہ وجود جو ہر وقت اس کے اس پاس ہوتا تھا وہ اس وجود کو اپنی باہوں میں لینے کے لیے بے قرار ہو گیا۔

وہ اکیلے اس بیڈ پر بھی نہیں بیٹھ پایا تھا باہر صوفے پر آ کر بیٹھا تو ایک بار پھر سے اس کا دل تناوش کی قربت کے لیے مچلنے لگا تھا وہ کیوں چلی گئی تھی اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی وہ وہ محبت کرتا تھا اس سے۔

بے پناہ چاہتا تھا اس نے اسے اپنی محبت کا مان دیا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی صرف ایک چھوٹی سی غلط فہمی کی بنا پر یہ تھی اس کی بچپن کی محبت۔

exponovels

یہ تھا اس کا پیار جو اس پر یقین نہ کر سکا اسے رہ رہ کے اس پر غصہ آ رہا تھا لیکن جب اپنی بے قراری اور بے چینی کو دیکھتا تب دل چاہتا کہ چھوڑ چھاڑ کر ہر چیز چلا جائے وہ اس کے پاس اور اسے واپس لے آئے۔

اس کے بنا رہنا تو اس کی محبت کی کتاب میں لکھا ہی نہیں تھا اس نے جانا تھا وہ اسے سزا دینا چاہتا تھا وہ اتنی جلدی اسے معاف نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتا کیوں ایک رات بھی اس کے بنا رہنے کو تیار ہی نہیں تھا۔ یہ تو اس کے لیے ہی ایک سزا بن گئی تھی۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے دودھ والا پیکٹ لیے کھڑا تھا اس نے پیکٹ پکڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

پیکٹ کو لے کر کچن میں آیا تو پورے گھر میں اس کے وجود کی مہک تھی وہ اس سے اپنی جان چھڑا نہیں سکتا تھا اس کی یادیں اس کی اواز کو اس کی کھلکھلاہٹیں اس کے کان ترسنے لگے تھے وہ ایک ہی رات میں کیا سے کیا ہو گیا تھا اس کی حالت عجیب مجنوں جیسی ہو گئی تھی۔

کیا کر دیا ہے تم نے تناوش مجھے کیا بنا دیا ہے تم نے میں ایسا نہیں تھا۔ اپنے ہونے کی عادت ڈال کر تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی ایسا کہاں ہوتا ہے نہیں ہوتا ہو ہی نہیں سکتا۔

تم میرے بنا نہیں رہ سکتی تمہیں تو میرے گھر آئے بنا نیند نہیں اتی تھی جب تک میں تمہیں اپنے باہوں میں نہ بھر لوں تب تک تم انکھیں بند نہیں کرتی تھی تو کیسی چلی گئی تم مجھے چھوڑ کر۔

ایک بار صرف ایک بار مجھے صفائی دینے کا موقع تو دیتی مجھے بتانے تو دیتی کہ اخر میں نے ایسا کیوں کیا۔

exponovels

میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا پلیز لوٹ آو پلیز تمہارے بنا تمہارا تاشفین ادھورا ہے تمہارے بنا نہیں رہ سکتا میں وہ تڑپ رہا تھا اور اس کی تناوش کو خبر بھی نہ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

عرفان کمرے میں داخل ہوا تو وہ کسی بھی طرح کا پردہ کیے بنا آرام سے بیڈ پر بیٹھی اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

عرفان نے اس کے لیے کوئی تحفہ نہیں لیا تھا کیونکہ وہ اسے کوئی امید دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔

کمرے میں اتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھنے کے بجائے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور پھر اس کی طرف دیکھنے لگا وہ اس کی طرف سے کچھ اچھے کی امید کر رہی تھی لیکن عرفان نے تو جیسے اس کی ساری امیدوں پر پانی پھیرنا تھا۔

میں تم سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا زائنہ سوائے اس کے کہ میری زندگی میں زینب کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا میں شاید تمہارے ساتھ فی الحال یہ نئی شروعات نہ کر سکوں۔

کیونکہ فی الحال میں اپنی زینب کو بھلا نہیں پایا آج میں بہت اداس ہوں شاید زینب کی جگہ تمہیں یہاں لا کر میں خود اس چیز کو قبول نہیں کر پا رہا فی الحال تم مجھ سے کوئی امید مت رکھنا۔

میں تمہارے ساتھ ایک نارمل زندگی کی فی الحال شروعات نہیں کر سکتا مجھے یہ رشتہ نبھانے کے لیے تھوڑے وقت کی ضرورت ہے وہ کہتے ہوئے اس کے قریب سے اپنا تکیہ اٹھا کر باہر لے گیا تھا۔

جبکہ زائنہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھے اپنی ساری خواہشیں حسرتیں وہ زینب کے نام پر مرنے نہیں دے سکتی تھی زینب مر کر بھی ان دونوں کے بیچ میں تھی اور یہ چیز وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ابراہیم کو واپس ہوش آجانا کوئی معمولی بات نہیں تھی آج پورے 10 ماہ کے بعد اسے ہوش آیا تھا۔

اور سب کے لیے ہی یہ بات بہت زیادہ خوشی کی بات تھی پچھلے 10 مہینوں میں بھابھی نے اس کا ضرورت سے زیادہ خیال رکھا تھا لیکن اپنی بھابی کو بیوا نگی کی چادر اوڑے دیکھ کر اس کا دل کٹنے لگا تھا اس کی پیاری سی بھابھی نے بھلا کسی کا کیا بگاڑا تھا جو اس کے ساتھ ایسا ہوتا۔

اس نے ہوش میں آتے ہی پولیس کو یہ بات بتانے کی کوشش کی تھی کہ یہ سب کچھ کرنے میں صرف بدر خان نہیں بلکہ زائنہ بھی شامل ہے۔

لیکن اس کے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں تھا زائنہ کے خلاف اس نے چلا چلا کے عدالتوں میں زائنہ کے خلاف کیس کیے تھے۔

لیکن عرفان اس کے ساتھ تھا اور اس کا کہنا تھا کہ اس کی بیوی بے قصور ہے اور اس پر الزام لگائے جا رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم خود ہی ان سب چالوں میں شامل ہے۔

عرفان کا کہنا تھا کہ سارا قصور ہی اسی کا ہے اور اس بات پر وہ خود بھی حیران رہ گیا تھا عرفان کو اچانک کیا ہوا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ عرفان سے ملنے کے لیے نیویارک گیا تھا لیکن اس نے اس سے ملنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

عرفان کا اچانک بدلا ہوا انداز اسے سمجھ نہیں آیا تھا لیکن ان دونوں کی شادی کا سن کر اسے دوسرا جھٹکا لگا تھا ابھی اس کی بہن کو دنیا سے گئے وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ عرفان نے اسی کی چھوڑی ہوئی عورت سے شادی کر لی تھی

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے تین دن سے مسلسل فون آرہے تھے کہ اس کی ماں بہت زیادہ بیمار ہے اور اس سے ملنا چاہتی تھی۔

وہ نہیں جانا چاہتا تھا اس سے ملنے کے لیے وہ تو اس کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔اس کی ماں کو کبھی اس کی ضرورت محسوس نا ہوئی تھی۔تو اب کیوں ہو رہی تھی۔

لیکن نہ جانے آج اس کے دل میں کیا سمائی کہ وہ اس طرف چلا آیا اس نے اپنے پاکستان کی ٹکٹس کنفرم کروالی تھیں وہ آج رات ہی فلائٹ سے یہاں سے جانے والا تھا۔وہ اپنی تناوش کے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔

اور جانے سے پہلے وہ ایک دفعہ اپنی ماں کو اپنی شکل دکھانے کے لیے اگیا تھا۔

لیکن جیسے ہی وہ گھر کے پاس پہنچا اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا ان کے گھر کے اس پاس تو کیا دور دور تک کوئی گھر نہیں تھا یہ جگہ کافی سنسان تھی۔

وہ دور سے ہی گھر سے دھواں نکلتے ہوئے دیکھ چکا تھا پہلے تو وہ پریشان ہوا کہ گھر سے اتنا زیادہ دھواں کیوں نکل رہا ہے لیکن پاس آنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ کسی چیز کو آگ نہیں لگی بلکہ ان کے کچن میں آگ پھیل چکی ہے۔

وہ بھاگتے ہوئے گھر کے پاس آیا تھا دروازہ شاید آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا وہ کھل ہی نہیں رہا تھا جیسے اس کے آگے کوئی بھاری سی چیز ہو وہ دروازے کو چھوڑ کر پچھلے والی بڑی سی کھڑکی سے گھر کے اندر کودنے کی تیاری کرنے لگا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ گھر کے اندر کوئی موجود بھی ہے یا نہیں لیکن اسے اتنا پتہ تھا کہ اس کی بیمار ماں کافی بیمار ہے۔

exponovels

وہ اندر کودا تو ہر طرف آگ پھیلی ہوئی تھی گھر کی حالت بہت بگڑ چکی تھی اور کمرے میں اسے کھانسنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور وہ آواز پہنچانتے ہی وہ بھاگتے ہوئے اس طرف آیا تھا۔

زائنہ بیڈ سے آدھی نیچے کو گری ہوئی تھی اور بیڈ پر آگ لگی ہوئی تھی وہ پریشانی سے زائنہ کو وہاں سے نکالنے کی کوشش میں لگ گیا تھا اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنی ماں کو اس حالت میں یہاں پر پائے گا۔

اس کا سہارا ملتے ہی زائنہ نے اسے تھام لیا تھا وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے جلدی سے جلدی وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا تھا اور اگلے 15 منٹ کے اندر ہی وہ مشکل سے ہی صحیح لیکن اسے اس گھر سے نکال چکا تھا۔

اس کا ایک بازو بری طرح سے جلس چکا تھا اسے گاڑی میں ڈالتے ہی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی جبکہ وہ اسے لیے ہسپتال کی طرف بھاگا تھا اور ساتھ ہی عرفان کو فون کیا تھا تاکہ وہ انہیں بتا سکے کہ ان کے گھر میں آگ لگ چکی ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح بارش رکتے ہی وہ گھر واپس آ گئے تھے کیونکہ دونوں کو ہی تناوش اور تاشفین سے ملنے کی جلدی تھی لیکن بابا کے میسج سے پتہ چلا تھا کہ صرف تناوش ہی ائی ہے گھر میں داخل ہوا تو عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی بابا بھی آج آفس نہیں گئے تھے

اماں بھی بہت پریشان تھیں چھوٹو اور احمد کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اخران کی آپی واپس آ گئی تھی لیکن مسئلہ یہ ہو گیا تھا کہ وہ ابھی بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی اور اسے اس کے کمرے میں ارام کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

exponovels

اوران دونوں کو شور مچانے سے بالکل منع کر دیا گیا تھا وہ دونوں اج سکول بھی نہیں گئے تھے دونوں نے ہی چھٹی مار لی تھی کیونکہ وہ سارا وقت اپنی آپی کے ساتھ گزارنا چاہتے تھے۔

اماں سب خیریت تو ہے اتنی خاموشی کیوں ہے آپ پریشان کیوں ہیں وہ سیدھا کچن میں آیا تھا جہاں مائرہ بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اخر ہوا کیا ہے اماں تو ہر وقت ہستی بولتی رہتی تھی پھر اماں کی اچانک خاموشی ان دونوں کو ہی سمجھ نہ ائی تھی۔

تاشفین نے وہاں کسی اور لڑکی سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ ہماری تناوش کو چھوڑ دے گا۔ تناوش اسے چھوڑ کر آئی ہے جو بھی ہو رہا تھا سب دکھاوا تھا سب جھوٹ تھا وہ صرف جائیداد کے لیے اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھانے کی کوشش کر رہا تھا اماں کو جتنی بات سمجھ میں ائی تھی وہ وارق کو بتانے لگی تھی جبکہ وارق کے غصے کی تو کوئی انتہا نہ رہی تھی۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اماں وہ تو اس کے ساتھ بہت خوش تھا سب کچھ بالکل ٹھیک جا رہا تھا اس کی آواز اونچی ہونے لگی تو اماں نے اشارے سے اسے اہستہ بولنے کے لیے کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ گھر کا معاملہ باہر کہیں پر بھی نکلے اور ان کی بہن کو تو ویسے بھی مرچ مصالحے کے ساتھ پورے خاندان میں خبریں پھیلانے کی عادت تھی۔

تناشو کہاں ہے میں خود اس سے بات کرنا چاہتا ہوں وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے لیکن فی الحال وہ اس حالت میں نہیں ہے کہ اس کے کسی بھی سوال کا جواب دے سکے۔

exponovels

اسی لیے وارق نے بھی فی الحال اس معاملے کو چھیڑا نہیں تھا لیکن ایک فیصلہ تو وہ کر چکا تھا کہ اب تاشفین اس کی بہن کے پیر ہی کیوں نہ پکڑے لیکن اس کی بہن کبھی اس کے ساتھ واپس نہیں جائے گی۔

اخر اس نے اس کی بہن کو سمجھ کیا رکھا تھا۔اسے بابا کا فیصلہ پہلے بھی غلط لگا تھا لیکن آج اسے یقین ہو گیا تھا کہ بابا کا فیصلہ غلط تھا۔

اور وہ بابا سے بھی اس بات کا حساب لینے والا تھا کیونکہ تاشفین بیٹا تو انہی کا تھا نا انہوں نے اس پر یقین کر کے اس کی بہن کی زندگی برباد کی تھی۔اور اپنی بہن کی ذات پر وہ ہر طرح کا سوال اٹھانے کا حق رکھتا تھا اور اس معاملے میں ہر کوئی اس کا جواب دہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔؟

وہ ہسپتال پہنچے تو تاشفین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نہیں جانتا جب میں گھر میں داخل ہوا تب اگ لگی ہوئی تھی ہر طرف اور شکر میں ہے پہنچ گیا ورنہ شاید وہ بچ نہیں پاتیں۔

کیونکہ ان کے بیڈ پر بھی اگ لگی ہوئی تھی پورے گھر میں اگ پھیل رہی تھی مجھے حیرت ہے کہ کوئی نوکر بھی گھر پر موجود نہیں تھا جو ان کا خیال رکھ سکے وہ اتنی زیادہ بیمار تھیں آپ کے گھر میں اتنے سارے نوکر کام کرتے ہیں کہاں تھے وہ سب کے سب وہ ان سے پوچھنے لگا تھا۔

exponovels

حالانکہ اسے کوئی مطلب نہ تھا یہ عورت جیے یا مرے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن پھر بھی وہ ان سے سوال کر رہا تھا اور وہ سوال کرنے کا حق رکھتا تھا۔

میں خود کچھ نہیں جانتا تاشفین میرے لیے بھی یہ کسی جھٹکے سے کم نہیں ہے گھر میں بہت سارے نوکر تھے صبح میں سب کو ہدایت دے کر گیا تھا کہ وہ میری غیر موجودگی میں اس کا خیال رکھیں پھر بھی اتنی بڑی غلطی کیسے ہوئی میں سمجھ نہیں پایا وہ ابھی اسے صفائی دے ہی رہے تھے کہ ڈینی بھاگتا ہوا ایا۔

ڈیڈ کیا ہوا موم کو وہ ٹھیک تو ہیں نا کہاں ہیں وہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں وہ بہت بے چین تھا جب کہ عرفان نے اسے سمجھانے کے لیے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جب تاشفین بولا۔

ٹھیک ہے تمہاری موم انہیں کچھ نہیں ہوا میں وقت پر پہنچ گیا تھا گھر میں اگ لگ گئی تھی شاید گیس لیکج ہوا ہے خیر فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب وہ بالکل ٹھیک ہیں۔

اور ان شاءاللہ انہیں تھوڑی دیر میں ڈسچارج بھی کر دیا جائے گا تم ان کا خیال رکھنا میں نکلتا ہوں مجھے شام میں پاکستان کے لیے نکلنا ہے وہ اس سے ملتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا

تاشفین ایک دفعہ تو مل لو وہ تمہاری ماں ہے تمہارے لیے تڑپ رہی ہے اسے اس طرح سے اس حالت میں چھوڑ کے مت جاؤ عرفان نے اسے روکنا چاہا تھا۔

وہ میری نہیں ڈینی کی ماں ہے اور میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اس عورت سے میرا کوئی تعلق نہیں میں اس سے ملنے کے لیے صرف اس لیے گیا تھا کیونکہ آپ مجھے روز فون کرتے تھے پھوپھا جان۔

exponovels

ورنہ آپ جانتے ہیں کہ میں ان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا نہ کل رکھنا چاہتا تھا اور نہ ہی کبھی آگے رکھنا چاہوں گا۔ انہیں کبھی بھی اپنے بیٹے کی ضرورت نہیں تھی اگر ضرورت ہوتی تو شاید ماں باپ ہوتے ہوئے بھی میں ان کے بغیر یتیموں جیسی زندگی نہ گزار رہا ہوتا وہ اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے جا چکا تھا جبکہ اس کے پاکستان جانے والے فیصلے پر ڈینی بہت خوش تھا۔

ڈیڈ میں موم سے مل کر آتا ہوں وہ ان سے کہتے ہوئے اندر کی طرف جانے لگا تو وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر ڈاکٹر سے بات کرنے لگے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بچ گئی زندہ بہت ہی ڈیٹ قسم کی مٹی ہو اس دفعہ تو میں نے ایسی پلاننگ کی تھی کہ تمہاری موت پکی تھی لیکن نہیں تاشفین بھائی اگئے تمہیں کسی ہیرو کی طرح بچانے کے لیے۔

ویسے تو وہ تم سے اتنی نفرت کا دعوی کرتے ہیں اور تم مر رہی تھی تو مرنے دیتے نا لیکن نہیں انہیں تو ہیرو بن کر تمہیں بچانا تھا اس لیے پہنچا دیا تمہیں ہسپتال کے اس بیڈ پر ورنہ اس وقت تمہارا اوپر حساب کتاب چل رہا ہوتا۔

وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگا تھا اور ساتھ ہی سائیڈ پہ رکھی دوائیاں بھی چیک کرنے لگا بالکل کسی فکر مند بیٹے کی طرح۔۔۔

تم۔۔۔تم۔۔۔نے۔۔۔۔۔وہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو ڈینی۔۔نے کسی معصوم بچے کی طرح پلکیں جھپکائی تھی۔

exponovels

مائی ڈیئر مام میں نے۔۔۔ہاں میں نے یہ لیکج کیا تھا گیس کا اور پھر ٹائمنگ بھی لگائی تھی کہ ایک گھنٹے بعد اپنے اپ گیس ان ہو جائے اور تم وہاں پھٹ کر مر جاؤ لیکن نہیں میرے خیال میں آسان موت تمہاری قسمت میں لکھی ہی نہیں ہے تم تو میرے ہاتھوں ڈوب کر مرو گی۔

چلیے جلدی سے منہ کھو لیے اور یہ دوائی لیجیے اس سے آپ کے بازو کا درد ختم ہو جائے گا وہ بے حد پیار سے دوائی اس کے لبوں کے قریب لے کر جا رہا تھا۔جب عرفان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرایا ان کے لیے یہ منظر بہت خوبصورت تھا۔

تم دھوکے باز ہو تم ڈرامے کر رہے ہو یہ سب کچھ تم نے کروایا ہے عرفان عرفان تمہارے بیٹے نے ابھی میرے سامنے یہ قبول کیا ہے کہ اس نے خود گیس کی لیکج کروائی تھی۔

یہ مجھے مارنا چاہتا ہے عرفان عرفان یہ مجھے مار ڈالے گا تمہاری غیر موجودگی میں یہ مجھے مار ڈالے گا

اس نے پہلے میرے پانی میں زہر ملا کر مجھے دھمکایا تھا اور اب اس نے گھر میں گیس کی لیکج کروا کر مجھے مارنے کی کوشش کی ہے وہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی

جبکہ عرفان اس کے اچانک اتنا زیادہ ری ایکٹ کرنے پر پریشان ہو گیا تھا دانیال اتنے پیار سے اسے دوائیاں کھلا رہا تھا اور وہ پتہ نہیں کیا کیا بولے جا رہی تھی۔

exponovels

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم وہ کتنے محبت سے تمہارے پاس آیا ہے اور تم حد ہوتی ہے کسی چیز کی زائنہ تم دن بعد دن پاگل ہوتی جا رہی ہو تمہیں ایک ڈاکٹر کی ضرورت ہے میں کل ہی کسی اچھے سے ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں تمہارے لیے وہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

جبکہ وہ پیچھے اسے پکارتے رہ گئی لیکن دانیال چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے ترس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم کیسی ہو تم اس نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اندر قدم رکھا اور ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو ٹیبل پر رکھا۔

جس میں وہ تناوش کے لیے کھانا لے کر آئی تھی جبکہ مائرہ کو یہاں پاکستان میں دیکھ کر اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا

وعلیکم السلام مائرہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں میرا مطلب ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔

وارق کو جانتی ہو اس نے رازدانہ انداز میں اس کے قریب جگہ بناتے ہوئے کہا تو تناوش نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

وہ رشتے میں میرے ہسبینڈ ہوتے ہیں وہ ایک ادا سے بال پیچھے کی طرف کرتی اس سے بولی تو تناوش کو جیسے دوسرا جھٹکا لگا تھا۔

کی۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ آپ وارق بھائی کی بیوی وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی وارق کی پسند مائرہ ہر گز نہیں ہو سکتی تھی۔

exponovels

یار وہ کیا ہے نا اس دن تمہارے فلیٹ سے نکلتے ہی یہ وارق صاحب مجھ سے ٹکرائے اور پہلے ہی نظر میں وہ اپنا دل گردہ جگر سب کچھ مجھ پر نثار کر بیٹھے اور پھر انہوں نے مجھے شادی کے لیے پرپوز کیا تو میں نے بھی ترس کھا کر ان سے شادی کر لی اچھا کیا میں نے۔۔۔۔۔؟

سب بکواس کر رہی ہے جھوٹ بول رہی ہے یہ مجھ پر مرمٹی تھی اور اس نے مجھے پرپوز کیا تھا پھر میں نے کہا چلو میں اس پر ترس کھا کر اس سے شادی کر لیتا ہوں وارق نے کمرے میں گھستے ہوئے اس کی آخری بات سن کر جواب دیا تھا

۔

ہاں ہاں شکل دیکھی ہے اپنی مونچھڑ کہیں کے ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے تھے آپ میں جو میں اپ پر مرمٹ کر آپ کو پرو پوز کرتی وہ تو بھڑک اٹھی تھی۔

جبکہ وارق تناوش کا لحاظ کیے بنا اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کرتا عجیب طریقے سے گھما کر دیکھ رہا تھا۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی تنگ آ کر بولی۔

دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے پر کہاں ہیں جو میں تم پر مرمٹتا اس کے مزے سے جواب دینے پر تناوش کی ہنسی نکل گئی۔

کوئی مجھے کچھ بتائے گا وہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وہ دونوں ہی اس کے قریب بیٹھ گئے

بچپن کی منگیتر تھی میری ایسے ہی چھوڑ دیتا نیویارک کی سڑکوں پر بھٹکنے کے لیے

۔۔۔۔۔؟

exponovels

بچپن کے منگیتر تھے میرے کیا تمہاری صدف باجی کے لیے تحفہ رکھتی میں آو باجی لوٹ لو میرے منگیتر کو۔دونوں نے اپنے انداز میں جواب دیا۔

کیا اپ دونوں کی منگنی۔۔۔۔

"تاشفین یہ بات جانتے تھے۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ہاں تاشفین تو ہمیشہ سے جانتا ہے مائرہ کندھے اچکا کر بولی تو اسے اپنی سوچ پر افسوس ہوا وہ تاشفین اور مائرہ کے رشتے کو کتنے غلط انداز میں لے چکی تھی۔

ہم دونوں نے ڈرامہ کیا تھا سب کے سامنے تاشفین نے جھوٹی کہانی سنائی تھی کہ میرا اس کے ساتھ افیئر چل رہا ہے کیونکہ وہ تب تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن بعد میں کہانی بدل گئی۔

میرے خیال میں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے تناوش کیونکہ تاشفین تو تم سے بہت محبت۔۔۔۔۔۔"

اور اب ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے تم کھانا کھا رہی ہو وہ پتہ نہیں اسے تاشفین کے بارے میں کیا کیا کہنے والی تھی لیکن وارق اس کا ہاتھ تھام کر اسے اسے میز کے قریب لے آیا۔

جبکہ باہر چھوٹو اور احمد کی لڑائی پر مائرہ باہر بھاگی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا میں اندر آسکتا ہوں وہ۔دروازے پر کھڑا دستک دے رہا تھا جبکہ زائنہ نے اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر لیا تھا۔

exponovels

شکر ہے میرا بچہ تم واپس تو آئے کہاں چلے گئے تھے تم عرفان اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا چکے تھے۔

کہیں نہیں بس وہ موم کی باتوں نے مجھے بہت ہرٹ کیا تھا بابا اسی لیے میں تھوڑی دیر کیلئے باہر چلا گیا تھا لیکن اب آ گیا ہوں اب آپ کیسی ہیں موم وہ مسکراتے ہوئے زائنہ کے پاس اکر پوچھنے لگا۔

وہ اب بہت بہتر ہے میرے بچے اس کے جواب نہ دینے پر عرفان نے خود ہی جواب دیا۔

اللہ پاک آپ کو بہتر کرے میں نے گھر کے لیے کچھ ورکرز کو بلایا ہے تاکہ وہ گھر کی حالت ٹھیک کر سکیں تب تک آپ لوگ تاشفین بھائی کے فلیٹ میں رہ سکتے ہیں تاشفین بھائی نے جاتے ہوئے یہ چابیاں مجھے دی ہیں۔

اب کیا ہم اس ڈبے نما فلیٹ میں رہیں گے صرف دو کمرے کا گھر ہے وہ زائنہ نے غصے سے عرفان سے کہا تھا۔

آپ کے بیٹے کی محنت ہے۔آپ اسے ڈبہ کیسے کہہ سکتی ہیں وہ اس کے لفظ پکڑ گیا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ تاشفین نے ہمارے رہنے کا انتظام کر دیا ورنہ اتنی جلدی گھر کو ٹھیک کروانا بہت مشکل تھا شام تک تمہیں ڈسچارج کر دیا جائے گا تو ہم تاشقین کے ہی گھر چلے جائیں گے وہ ویسے بھی پاکستان کے لیے نکل چکا ہے تو کچھ دن اس کے گھر پہ رہتے ہوئے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

عرفان فیصلہ کر چکے تھے جب کہ زائنہ اب کچھ نہیں بول سکتی تھی۔اور اپنی جیت پر دانیال نے اس کی طرف دیکھ کر انکھ دبائی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اس نے کسی کو بھی اپنے آنے کی خبر نہیں دی ہوئی تھی پاکستان ایئرپورٹ پر لینڈ ہوتے ہی اس نے اپنے لیے باہر آکر ایک کیپ بک کروائی تھی۔

وہ یہاں پہلی دفعہ نہیں آیا تھا۔ ابھی پانچ مہینے پہلے ہی تو وہ اپنی تناوش کو یہاں سے لینے کے لیے آیا تھا اور اب بھی وہ اسے لینے کے لیے ہی آیا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ سب لوگ اس کے ساتھ کس طرح سے سلوک کریں گے تناوش نے یہاں پر سب کو کیا بتایا ہو گا لیکن وہ تو اپنی بیوی کو لینے آیا تھا اور وہ ہر حال میں اسے لے کر واپس جانے والا تھا۔

اور وہ اس کی بیوی تھی تو کوئی اس کے اور اس کی بیوی کے معاملے میں بولنے کا حق نہیں رکھتا تھا اور جو بولے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔

وہ یہاں تناوش کو لینے آیا تھا اور اسے لے کر واپس چلا جائے گا اس کی غلط فہمی کو دور کرے گا۔

جو کچھ بھی ہوا تھا ویسا نہیں ہونا چاہیے تھا اسے تناوش پر بے انتہا غصہ تھا لیکن فی الحال اسے اس کی ضرورت تھی اپنا غصہ اپنی ناراضگی وہ واپس جا کر جتانے والا تھا۔

وہ اسے اسانی سے معاف نہیں کرنے والا تھا اس پر اعتبار نہ کر کے اس نے غلطی کی تھی۔ جس کی سزا کی وہ حقدار تھی لیکن فی الحال وہ اسے ہر حال میں واپس لے کر جانا چاہتا تھا اس کے بغیر وہ ایک دن نہیں رہ سکا تھا زندگی گزارنا تو ناممکن تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

ابراہیم نے پھر سے مجھ پر کیس کر دیا ہے۔۔۔۔" عرفان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ آدمی میرا پیچھا چھوڑتا کیوں نہیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ سچ مچ میں مجھے قاتل ثابت کر کے ہمیشہ کے لیے جیل میں قید نہ کروادے مجھے قید سے بہت ڈر لگتا ہے۔وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی وہ اس کے قریب انے کے بہانے ڈھونڈتی تھی کیونکہ عرفان اس سے نکاح کے 10 ماہ بعد بھی اپنے ساتھ کسی مضبوط تعلق میں نہیں باندھ رہا تھا۔

اس کا کہنا تھا کہ وہ اب تک اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کر پایا اور جب تک وہ اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کرتا تب تک وہ زائنہ کو کسی طرح کے جھوٹے دکھاوے میں نہیں رکھ سکتا۔

زینب کو بھلا کر آگے بڑھنا جیسے اس کے بس سے ہی باہر تھا اور یہ بات وہ کتنی دفعہ زائنہ کے سامنے کر کر اس کا دل جلا چکا تھا اور اس کا سارا فرسٹریشن وہ دانیال پر نکالتی تھی اور دانیال بیچارا خوف کے وجہ سے کچھ کہہ بھی نہیں پاتا تھا۔

وہ چھوٹا سا معصوم بچہ ابھی تک ٹھیک سے بات تک نہیں کر پاتا تھا۔

اسے کچھ سمجھ ہی نہیں تھی اور ایسے میں وہ زائنہ کا دھوپ چھاؤں جیسا رویہ بھی نہیں سمجھ پاتا تھا زائنہ عرفان کے سامنے اس سے بے انتہا محبت جتاتی تھی اور اس کی غیر موجودگی میں اس پر ہاتھ اٹھانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتی تھی

میرے ہوتے ہوئے کوئی بھی تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا زائنہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ تمہارے ساتھ اور جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں کوئی تم پر کسی طرح کا کوئی جھوٹا الزام نہیں لگا سکتا اور وہ ابراہیم جو تمہیں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے نا اس کا حل تو میں نکالوں گا۔

exponovels

وہ اسے یقین دلا رہا تھا جبکہ وہ اس کے سینے سے لگی خوش ہو رہی تھی۔ لیکن جب عرفان نے اسے خود سے الگ کرنا چاہا تو وہ مزید اس کے ساتھ چپک گئی۔

میرے پاس ایک طریقہ ہے جس سے ہو سکتا ہے ابراہیم کا دھیان بٹ جائے اور وہ ان سب چیزوں سے ہٹ کر کچھ اور سوچے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

دیکھو عرفان اب ان سب چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو کچھ ہو چکا ہے اب وہ کبھی بدل نہیں سکتا اور ابراہیم صرف مجھے نیچا دکھانے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہے اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ میں تاشفین کی کسٹڈی کے لیے اس پر کیس کروں گی۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو عرفان نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

نہیں زائنہ تم نے ایسا سوچا بھی کیسے ہم ایک باپ کو اس کے بچے سے دور نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

اور ایک ماں سے کر سکتے ہو میرا بچہ 10 مہینے سے مجھ سے الگ ہے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ میرے دل کا کیا حال ہے۔۔۔۔

تم نے خود اسے الگ کیا تھا زائنا تم نے خود اسے پاکستان بھیجا تھا وہ اسے یاد دلا رہا تھا۔

ہاں میں نے بھیجا تھا اسے کیونکہ اس وقت دانیال کی حالت بہت خراب تھی اس نے اپنی ماں کو کھو دیا تھا کیا تم نہیں جانتے تھے اس وقت دانیال کی کیا حالت تھی

exponovels

میں دانیال کو ایک ماں کا پیار دینا چاہتی تھی میں نہیں چاہتی تھی کہ لوگ مجھے سوتیلی ماں سمجھیں وہ اسے ایمو شنل بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میں سمجھ سکتا ہوں زائنہ تم نے میرے بیٹے کے لیے بہت بڑی قربانی دی ہے وہ جیسے اس کی بات کو اب سمجھا تھا۔

ایسی بات نہیں ہے عرفان بس میں اپنے بیٹے سے بچھڑ کر اب ترس گئی ہوں میں اپنے بیٹے کو دیکھ نہیں سکتی اس سے مل نہیں سکتی اس کے لمس کو محسوس نہیں کر سکتی وہ اسے ہر طرف سے گھیرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تم فکر مت کرو تم جیسا چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا ہم پہلے تاشفین کو لیگل طریقے سے ابراہیم سے مانگیں گے اگر وہ اسے ہمیں دینے کے لیے تیار ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اس پر کیس کریں گے وہ اسے امید دے گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ان دونوں نے ہی نہ سوچا تھا کہ اماں اس طرح کا کوئی فیصلہ کر لیں گی۔امّاں نے ہسپتال میں داخل اپنی زندگی کی اخری سانسیں لیتے ہوئے ان کے سامنے اپنی اخری خواہش کا اظہار کیا تھا

اماں کا کہنا تھا کہ وہ اپنی بہو کو اس طرح سے نہیں دیکھ سکتی اور نہ ہی اپنے بیٹے کو وہ اپنی بہو سے بے انتہا محبت کرتی تھی اور ایسی ہی محبت انہیں اپنے بیٹے سے بھی اسی لیے انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ابراہیم کی شادی اس افراہیم کی بیوہ سے کریں گی۔

exponovels

وہ دونوں ہی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہ تھے ان دونوں میں جو رشتہ تھا وہ بہت مقدس تھا۔ یہ تو ان کے کبھی وہم و گمان میں بھی نہ آیا تھا کہ ان دونوں کو کسی محرم رشتے میں باندھ دیا جائے گا لیکن اماں کی خواہش کے سامنے ان کے انسوؤں کے سامنے وہ بے بس ہو گئے تھے ان بچوں کو ماں باپ بن کر پالنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔

ایسے میں ان دونوں کو مضبوط سہارے کی ضرورت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ابراہیم نے زیادہ سوچے سمجھے بنا اماں کی آخری خواہش کو پورا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ جانتا تھا اس کی بھابھی اتنی اسانی سے یہ سب کچھ قبول نہیں کرے گی وہ عمر میں بھی اس سے دو سال بڑی تھی۔

اور ہمیشہ ہی اس سے بہت لاڈ سے بات کرتی تھی۔ ان دونوں میں نوک جوک کا رشتہ تھا۔ اور اب یہ رشتہ ایک بہت مضبوط تعلق میں بندھ چکا تھا نکاح بہت سادگی سے ہسپتال میں ہی ہوا تھا۔

اور اماں اس نکاح کے بعد بے انتہا خوش تھی۔ انہیں لگا تھا جیسے اماں کی سانسیں واپس آ جائیں گی۔ وہ ان کے ساتھ کچھ وقت اور گزار پائیں گیں لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا

وہ اماں کو دنیا سے رخصت کرنے سے پہلے ان کی آخری خواہش کو پورا کر چکے تھے اماں زیادہ دن تک نہیں رہ پائی تھیں ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ خوش اور مطمین دیکھ کر انہوں نے ایک رات آہستہ سے انکھیں موند لی تھیں اور اپنے خالق خدا سے جا ملیں۔

وہ رات ابراہیم اور اس کے خاندان پر پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

میں ایسے کسی کیس کو نہیں مانتا میں اپنے بیٹے کو ہر گز اس عورت کے حوالے نہیں کروں گا وہ صاف انکار کر رہا تھا جبکہ اس کے انکار پر اگلے ہی دن عرفان نے اس پر کیس کر دیا تھا۔

تاشفین ابھی اٹھ سال کا نہ ہوا تھا اور نیویارک کے قانون کے مطابق اٹھ سال سے چھوٹا بچہ اس کی ماں کے پاس رہتا ہے۔

وہ اس قانون کو نہیں مانتا تھا لیکن عرفان کا کیس مضبوط تھا ایک بچے کو اس کی ماں کے پاس رہنا چاہیے تھا اور اس کے پاس زائنہ کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔

دن بہ دن اس کا کیس مضبوط ہوتا چلا گیا تھا اسے لینے کے لیے وہ پاکستان تک آ گئی تھی۔

وہ اس سے اس کی بہن چھین چکی تھی اس کے بھائیوں کو مار چکی تھی وہ اس سے اس کے کتنے رشتے چھین چکی تھی اور اب وہ اس سے اس کا بیٹا بھی چھیننا چاہتی تھی جو دینے کے لیے وہ ہر گز تیار نہیں تھا۔

اور ایسے میں عرفان اس سے بالکل بدزن ہو چکا تھا وہ اس کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں تھا وہ عرفان سے کئی دفعہ ملنے کے لیے گیا لیکن عرفان کے طرف سے اسے صاف انکار ملا تھا۔

وہ اس سے ملنا ہی نہیں چاہتا تھا اور یہ زائنہ کے لیے سب سے اچھی بات تھی۔ وہ اپنا کیس بہت برے طریقے سے ہارا تھا یہاں تک کہ عدالت کی طرف سے ارڈر دے دیے گئے تھے کہ ابراہیم تاشفین کا سارا خرچہ اٹھائے گا جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

exponovels

اسے اپنے بیٹے کا کوئی بھی خرچہ اٹھانے میں مسئلہ نہیں تھا لیکن وہ اپنے بچے کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا وہ عورت جو عرفان کو اس حد تک اس سے بدزن کر سکتی تھی وہ بلا اس کے بیٹے اس سے دور کیوں نہ کرتی شاید وہ کبھی اس سے اس کی شکل بھی نہ دیکھنے دیتی۔

اور اسے یہی ڈر تھا کہ وہ تاشفین کو اس سے دور کر دے گی وہ جتنا ہو سکا اس کیس کو لڑنے کی کوشش کرتا رہا۔اور آخر کار ہار گیا وہ اس کا معصوم بچہ اس سے چھین کر لے گئی تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق مجھے لگتا ہے کہ یہ سب صرف غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں ہمیں ان دونوں کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہیے اس طرح آپ کا غصہ ان دونوں کا رشتہ خراب کر سکتا ہے وہ کمرے میں آیا تو مائرہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

تناوش نے کہا تھا کہ اس کا افیئر روز کے ساتھ چل رہا ہے اور روز نے اسے پرپوز کیا ہے۔

روز ایک بہت بڑی سیلیبریٹی تھی ممکن تھا کہ ایسا کچھ ہوا ہو وہ یوں ہی تو نہیں اس پر اتنی مہربان تھی اور تاشفین نے اس کے پرپوزل کو قبول کر لیا تھا شاید وہ اپنے کریئر کو بنانا چاہتا تھا اس لیے اس نے ایسا کر لیا ہو گا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ تناؤش سے محبت نہیں کرتا تھا۔

یہ انڈسٹری ایسی تھی کہ یہاں پر ایسے بہت سارے کام کرنے پڑتے تھے جو ہم کبھی بھی نہیں کرنا چاہتے

exponovels

وہ تناوش کو کمپرومائز کرنے کے لیے ہر گز نہ کہتی لیکن وہ چاہتی تھی کہ وہ تاشفین کو سمجھے لیکن وارق کا غصہ اس بات پر وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی جب صبح اس نے وارق سے اس بارے میں بات کرنا چاہا تب اس نے کہہ دیا کہ وہ تناوش کے ساتھ اب تاشفین کا نام بھی نہیں سننا چاہتا۔

تناوش کو یہاں آئے تین دن گزر چکے تھے مائرہ کو تاشفین کے حق میں باتیں کرتے سن کر اسے منع کر چکا تھا کہ وہ تناوش کے پاس بیٹھا ہی نہ کرے۔

کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہ اس کی بہن کو ہرٹ کرنے کا سبب بن رہی ہے۔اور دوسری طرف سے تو تاشفین بھی خاموش بیٹھا تھا اس نے کیا کر لیا تھا نہ تو وہ کسی کو فون کر رہا تھا اور نہ ہی اس نے تناوش سے رابطہ کرنے کی کوئی کوشش کی تھی سچ تو یہ تھا کہ وہ خود بھی تناوش کو چھوڑ دینا چاہتا تھا۔

ورنہ ایک آدمی کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی جائے وہ اس کی خیریت معلوم کرنے کے لیے اسے فون نہ کرے وہ خود ہی اس سے جان چھڑانا چاہتا تھا حقیقت یہی تھی جو تناوش نے بتائی تھی۔

اور اس کی بہن دکھی ہو کر لوٹی تھی اس کا دل ٹوٹا تھا اب تو تاشفین ایڑیاں رگڑتا ہوا بھی پاکستان آئے تب بھی وہ اپنی بہن اس کے حوالے نہیں کرنے والا تھا۔

ابھی وہ پتہ نہیں مائرہ سے کیا کیا کہنے والا تھا جب باہر کسی گاڑی کے رکنے کی اواز سنائی دی۔اس وقت کون آسکتا تھا اب تو ادھی رات کا وقت تھا اس نے کھڑکی کے پاس آتے ہوئے پردہ ہٹایا تھا جہاں باہر کیب کھڑی تھی اور اس میں سے اترنے والے انسان کو دیکھ کر وارق کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا

exponovels

مجھے نہیں رہنا آپ کے پاس مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے۔

چھوڑیں مجھے مجھے نہیں رہنا وہ اپنا آپ اس سے چھڑوا رہا تھا وہ تو جہاز کے اندر جانے کو تیار ہی نہیں تھا۔

جب زائنہ نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

اپنا منہ بند کرو تاشفین اور خاموشی سے میرے ساتھ چلو تم تو کیا تمہارے اچھے بھی جائیں گے اور خبردار جواب ذرا بھی آواز نکالی ورنہ میں یہ منہ توڑ کر رکھ دوں گی۔

وہ بے حد غصے سے اسے سیٹ پر دھکیلتے ہوئے بولی۔

جبکہ عرفان تو اس کا انداز دیکھ کر حیران رہ گیا تھا

زائنہ یہ کیا طریقہ ہے وہ چھوٹا بچہ ہے تم اس کے ساتھ اس طرح سے بات کیسے کر سکتی ہو وہ سچ میں اس کی اس حرکت پر غصہ کر گیا تھا۔

عرفان تم نے نہیں جانتے ابراہیم نے اسے بگاڑ دیا ہے۔ یہ میرے اتنے خلاف ہو گیا ہے کہ حد نہیں یہ میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا ابراہیم کے پاس واپس جانا چاہتا ہے ابراہیم نے اسے بے جا لاڈ پیار دے کر مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں اس سے سدھار لوں گی۔

میں اسے کچھ ہی دنوں میں سیدھا کر دوں گی وہ پر سکون انداز میں کہتی اسے بٹھا چکی تھی جبکہ وہ برے طرح سے روئے جا رہا تھا لیکن زائنہ کو پرواہ کہاں تھی وہ جیتنا چاہتی تھی اور وہ جیت چکی تھی۔

exponovels

اب وہ تاشفین کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھنے والی تھی اور تاشفین کے نام جو جائیداد تھی وہ بھی یقینا جلد ہی اس کی ہونے والی تھی۔

کیونکہ یہاں آکر اسے یہ بھی پتہ چل چکا تھا کہ ابراہیم نے ساری جائیداد کا بٹوارا کر کے ساری جائیداد کو اس کے اصل حقداروں کے نام کر دیا ہے۔تاکہ اگے جا کر کوئی بھی مسئلہ نہ بنے۔

ابراہیم کا کہنا تھا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جس طرح اچانک اس کے بھائی بہن دنیا سے رخصت ہو گئے تھے وہ بھی ہو سکتا تھا۔

ایسے میں وہ اپنے بچوں کا فیوچر سیکیور کرنا چاہتا تھا۔اس لیے اس نے ان کی چھوٹی عمر میں ہی بڑے فیصلے کر دیے تھے ساری جائیداد ان لوگوں کے نام کر کے خود بری الزمہ ہو گیا تھا تاشفین کے نام جو جائیداد اس نے کی تھی وہ تاشفین کو ہی ملنے والی تھی۔

اور وہ اب تاشفین کو ساری زندگی اپنے پاس رکھنے والی تھی تو یقینا اگر وہ ہمیشہ اس کے پاس رہتا تو اس کی جائیداد بھی اسی کے پاس آتی اور پھر تاشفین کا سارا خرچہ بھی وہی اٹھانے والا تھا تو اسے کیا مسئلہ ہو سکتا تھا اسے اپنے ساتھ رکھنے میں۔

ہاں لیکن وہ اسے اب کبھی بھی واپس نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔وہ اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھ کر ابراہیم کو سزا دینا چاہتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ تاشفین کو واپس تو لے آئی تھی لیکن یہاں لاتے ہی اس نے اسے کسی فالتو چیز کی طرح اگنور کر دیا تھا۔

تاشفین زیادہ وقت دانیال کے ساتھ گزارتا تھا جبکہ دانیال ہر وقت سہمہ ہوا رہتا تھا وہ بہت کمزور ہو گیا تھا ان 10 مہینوں میں اپنی ماں کے بنا وہ ایک عورت کے ایسے ایسے روپ دیکھ چکا تھا کہ اب وہ مینٹلی طور پر ٹھیک بھی نہیں تھا

۔

وہ ایک جگہ بیٹھتا تو بیٹھا ہی رہتا تھا اسے دس دس گھنٹوں تک ایک ہی جگہ بٹھا دیا جاتا تو اسے پرواہ نہیں ہوتی تھی نہ وہ اٹھ کر کھانا مانگتا تھا اور نہ ہی کہیں کھیلنے کے لیے جاتا تھا شرارت مستیاں تو اس بچے کی زندگی کا حصہ ہی نہیں تھیں۔

وہ تاشفین سے بھی خوفزدہ رہتا تھا حالانکہ تاشفین کو وہ بہت پسند تھا وہ خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کہیں لے کر جاتا تو وہ اس کے ساتھ چل دیتا تھا لیکن وہ اس سے بھی کوئی بات نہیں کرتا تھا عرفان اس کے لیے اکثر پریشان رہتا اسے الگ الگ ڈاکٹرز کے پاس لے کر جاتا لیکن ڈاکٹر کی سمجھ سے بھی یہ بچہ بالکل باہر تھا۔

عرفان کے لیے تاشفین اور دانیال دونوں ہی بہت عزیز تھے زینب تاشفین سے بہت محبت کرتی تھی۔

اسے فون کرتی تو گھنٹوں اس سے باتیں کیا کرتی تھی اسے یاد تھا وہ جب دو سال کا تھا تب تو اپنی توتلی زبان میں اپنی پھپھو سے کتنی باتیں کیا کرتا تھا۔

اور پھر وہ بعد میں کتنی خوش ہو کے اسے وہ ساری باتیں بتایا کرتی تھی کتنا عزیز تھا وہ زینب کے لیے۔

اور وہ اس کے لیے بھی اتنا ہی عزیز ہو گیا تھا وہ اس کا بہت خیال رکھنے کی کوشش کرتا لیکن اسے زائنہ پر حیرت ہوتی تھی جو اس کی ماں تھی اسے اپنے بچے کی پرواہ ہی نہیں تھی۔

exponovels

وہ اس کا حال تک نہیں پوچھتی تھی اگر ملازمہ اس کے کپڑے بدل دیتی تو ٹھیک تھا ورنہ وہ تو اٹھ کر اس کے کپڑے تک بدلنا پسند نہیں کرتی تھی عجیب تھی زائنہ اسے زائنہ کی یہ ساری عادتیں ہر گز پسند نہ تھی وہ دانیال سے اس کے سامنے بہت محبت جتاتی تھی۔

اور وہ یہی سوچتا تھا کہ وہ دانیال سے بہت محبت کرتی ہے لیکن اپنے بچے کے لیے تو وہ دو محبت کے لفظ بھی نہیں بولتی تھی۔ وہ کیسی ماں تھی وہ سمجھ نہیں پاتا تھا اگر اسے کسی چیز سے مطلب تھا تو صرف اس چیک سے جو ابراہیم کی طرف سے ہر مہینے تاشفین کے لیے آیا کرتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین کی تیرویں سالگرہ پر ابراہیم کی طرف سے ہونے والے کیس نے انہیں پریشان کر دیا تھا۔

کیونکہ اس دفعہ ابراہیم نے اس کی کسٹڈی نہیں مانگی تھی بلکہ وہ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔

عدالت کے آرڈرز کے مطابق تاشفین کو اس کے باپ سے ملنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ اور عدالت کی طرف سے اسے یہ ارڈر بھی دے دیا گیا تھا کہ وہ ایک مہینے تک اپنے باپ کے ساتھ کہیں پر بھی جا سکتا ہے۔

ابراہیم اسے لینے کے لیے آیا تو زائنہ نے باہر نکل کر دیکھا بھی نہیں تھا اسے تاشفین کی ہی پروا نہیں تھی تو وہ ابراہیم کی کیوں کرتی۔

وہ اپنی کسی پارٹی میں جا رہی تھی جبکہ تاشفین بالکل خاموشی سے اپنے باپ کے پاس آیا اور اس کی گاڑی میں بیٹھ گیا اس کے ٹکٹس کا ویزے کا انتظام کس طرح سے کیا گیا تھا وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔

exponovels

بس اس کا باپ اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اور وہ پاکستان آ گیا تھا اسے بس یہ پتا تھا کہ اسے ایک مہینے تک یہی پاکستان میں رہنا ہے۔

ابراہیم اسے پاکستان لانے کے بعد جو کہتا وہ کر دیتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اس کی بات نہ ماننے پر وہ اس سے مارے گا ۔جس طرح اسے اس کی ماں مارتی تھی۔

اس کی ماں کو تو بس اسے مارنے کا بہانہ چاہیے ہوتا تھا اور وہ صرف اسے ہی نہیں بلکہ دانیال کو بھی بہت برے طریقے سے مارتی تھی۔اور وہ اپنی ماں سے بہت خوفزدہ رہتا تھا یہی خوف اسے ابراہیم سے بھی محسوس ہوتا تھا۔

وہ اپنے پرانے دنوں کو بالکل بھلا چکا تھا اسے یاد ہی نہ تھا کہ اس کی کوئی تائی امی تھی بھی وہ اس سے بہت محبت سے پیش آتی تھی اور پھر ایک دن ایک چھوٹی سی تقریب منعقد کی گئی جس میں وہ چھوٹی سی سرخ گالوں والی لڑکی سر پر سرخ دوپٹہ لیے پن پکڑ کر خوش ہو رہی تھی۔

جو اس کے نکاح میں دے دی گئی تھی۔نکاح کا مطلب تو وہ بھی نہیں سمجھتا تھا اس نے اپنے باپ کے کہنے پر وہاں دستخط کر دیے تھے جہاں اسے کہا گیا تھا ہاں لیکن وہ لڑکی اسے بہت پسند آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق کا غصے سے برا حال ہو گیا تھا تاشفین کو یہاں دیکھ کر وہ تین دن سے بس یہ سوچ رہا تھا کہ تاشفین نے کوئی رابطہ کیوں نہیں کیا۔

وہ تناوش کو بھی فون نہیں کر رہا تھا تناوش کے یہاں آنے پر اس نے کسی طرح کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔

exponovels

اس نے وارق اور ابراہیم کا نمبر بہت عرصے سے بلاک کر رکھا تھا وہ ان دونوں سے رابطہ نہیں کرتا تھا۔

لیکن اس کی طرف سے کسی طرح کا کوئی ریسپونس نہ آنا بھی ان کے لیے حیرت انگیز تھا اور یہی بات وارق کو غصہ دلا رہی تھی اپنی بہن کی آنکھوں میں انسو دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ کمرے میں آیا تھا اور تناوش ٹھنڈی ہوا لینے کے لیے باہر لان کی طرف گئی تھی۔

وارق نے وہیں سے باہر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ تناوش اس کے سامنے بھی جائے وہ سزا کا حقدار تھا اس نے اس کی بہن کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا تھا۔

یہاں تک کہ وہاں وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ افئر چلا کر شادی تک کرنے والا تھا اگر تناوش اپنے لیے سٹینڈ نہ لیتی اور پاکستان واپس نہ آتی تو نہ جانے وہ اسے کتنا ٹارچر کرتا یقیناً وہ اس لڑکی کے ساتھ شادی کر لیتا اور پھر اسے اسی گھر میں رکھتا جہاں تناوش رہ رہی تھی اسے یہ سب ہر گز برداشت نہ تھا اسے اپنی بہن کی خوشیاں عزیز تھیں۔

یہی وجہ تھی کہ وہ بابا کے فیصلے پر خاموش ہو گیا تھا لیکن اب اس نے خاموش نہیں رہنا تھا تاشفین کو اس کی بہن کے ایک ایک انسو کا حساب دینا ہو گا۔

اسے باہر کی طرف اتنے غصے سے جاتے ہوئے مائرہ بھی پریشانی سے باہر اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

اچانک اسے ہوا کیا تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی لیکن آج کل اس کا غصہ کسی بھی چیز پر نکل رہا تھا اپنی بہن کے لیے وہ بہت زیادہ ٹچی تھا۔

exponovels

اس کی آنکھ میں انسو وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا مائرہ کو ہر گز اندازہ نہ تھا کہ تناوش سے وہ اتنی زیادہ محبت کرتا ہے

۔

لیکن اب اس کا غصہ وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی وہ خود بھی تاشفین سے رابطہ کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے پاس رابطہ کرنے کے لیے کوئی طریقہ ہی نہیں تھا۔

ورنہ وہ اس کی خوب کلاس لیتی اس سے پوچھتی کہ اس نے اس معصوم سی لڑکی کو تکلیف کیوں پہنچائی جو اس سے اتنی محبت کرتی ہے۔

اماں اسے اکثر تناوش کے بارے میں بتایا کرتی تھی کہ وہ تاشفین سے کتنی محبت کرتی ہے۔اور تو اور احمد اور چھوٹو نے بھی اسے قصے سنائے تھے کہ وہ چوری چوری فون اٹھا کر تاشفین کی تصویریں دیکھا کرتی تھی۔

اس کا یہ معصومانہ انداز سن کر بھی اسے اس پر بہت پیار ایا تھا وہ سچ میں بہت معصوم تھی اور تاشفین نے بہت غلط کیا تھا اس کے ساتھ جس کا جواب تو اسے دینا ہو گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنا سامان گاڑی سے نکالتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔اور اندر داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر لان میں لگے جھولے پر گئی تھی جہاں وہ دشمن جان اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔

سامان وہی پر پھینکتے ہوئے وہ تیزی سے قدم اس کی طرف بڑھانے لگا تھا اس سے زیادہ اس کی برداشت نہیں تھی کہ وہ اسے دیکھ کر بھی خود پر جبر کر پاتا۔

exponovels

اپنی طرف کسی کو آتے دیکھ کر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلتی جھولے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی نیم اندھیرے میں دکھنے والا چہرہ اسے اس کا خیال ہی محسوس ہوا تھا۔

جبکہ سامنے سے آتا شخص اسے کھینچ کر اپنی بازوں میں بھر چکا تھا انداز اتنا شدت سے بھرپور تھا کہ اسے اپنے جسم میں اس کی انگلیاں دنستی ہوئی محسوس ہوئی اس نے اس انداز میں اسے پکڑ رکھا تھا کہ اسے لگا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی

لیکن وہ تو جیسے پتہ نہیں اس سے کون سی بات کا انتقام لے رہا تھا جو اسے موت کے منہ تک لے گیا۔

تاش۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایک لفظ مت بولنا وہ اسے مزید اپنے بازوں میں مضبوطی سے جکڑتے ہوئے غصے سے بولا تھا۔جب کہ وہ اس کی باہوں سے اپنا آپ چھڑاتے ہلکان ہو رہی تھی اسے سانس تک نہیں آ رہی تھی۔

لیکن تاشفین تو جیسے برسوں سے اس سے بچھڑا ہوا تھا وہ اسے چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا اسے اپنی سینے میں بھینچے وہ اسے اپنی ایک ایک دھڑکن سنا رہا تھا اس کے ماتھے اپنے لب رکھتے ہوئے وہ جا بجا اس کے چہرے کو چوم رہا تھا

۔

جب کہ وہ اس کے بازوں میں بری طرح سے پھڑ پھڑا رہی تھی اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اسے خود میں قید کرتے ہوئے وہ اس کے قدم زمین سے اٹھا چکا تھا وہ پوری طرح سے اس میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔

exponovels

تاشفین۔۔۔۔۔پلیز چھوڑیں مجھے وہ بڑی مشکل سے کچھ بولنے کے قابل ہوئی تھی لیکن تاشفین تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہا تھا وہ تو اسے خود سے لگائے اپنے بے قرار دل کو راحت پہنچا رہا تھا۔

تاشفین پلیز چھوڑیں وہ اپنا آپ چھڑواتی بری طرح سے پھڑ پھڑائی تھی

چپ ایک دم چپ۔۔۔۔۔۔"ایک لفظ مت کہنا اور چھوڑنے کا تو نام نہ لینا ورنہ جان سے مار ڈالوں گا تمہیں۔وہ اسے نیچے اتارتے ہوئے اس کی گردن کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں دبوچ چکا تھا اس کا ارادہ شاید اس کی جان لینے کا تھا وہ تو اس کے اس انداز پر حیران رہ گئی تھی۔

کس کی اجازت سے آئی تھی یہاں کیوں آئی تھی مجھے چھوڑ کر اتنا یقین نہیں کر پائی کہ مجھے۔۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دینا چاہتی تھی نا تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری اجازت کے بنا فلیٹ سے باہر پیر بھی رکھنے کی۔

کس کی اجازت سے آئی ہو یہاں اور تمہیں کیا لگا اتنی آسانی سے میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔وہ سرخ انگارہ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتا اس کا چہرہ اپنے بے حد قریب کیے ہوئے تھا اس کا ایک ہاتھ اس کی کمر کو جکڑے ہوئے تھا جب کہ دوسرا ہاتھ اس کی گردن کو سختی سے لپٹا ہوا تھا۔

حساب دینا ہو گا تمہیں میرے ایک ایک لمحے کا جو میں نے تمہارے بنا گزارا جانتی ہو پل پل مرا ہوں میں مجھے مارنا چاہتی تھی نا تم۔یا پھر اپنے تایا کے ساتھ مل کر یہ چال چلی تھی تم نے کہ اس طرح سے مجھے ٹارچر کرو گی تم۔۔۔۔؟

exponovels

وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بے حد غصے سے بول رہا تھا تناوش اس کی کوئی بات سمجھ نہیں پا رہی تھی جب اچانک وہ اپنی تمام تر وحشتوں سمیت اس کے لبوں پر جھکا تھا اس کا انداز اب بھی ویسا ہی تھا جان لیوا شاید وہ آج غصے میں اسے ختم کر دینے کے مقام پر تھا۔ تو اسے سانس لینے کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا

تاش۔۔۔۔۔۔" وہ سانس بحال کرتی اس کی شدتوں پر گھبرا کر اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کر رہی تھی جب کہ وہ اب تک اسے بری طرح سے خود میں قید کیے ہوئے تھا

چپ کہانا ایک لفظ نہیں۔۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تمہیں وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو قید کرتا اس کی سانسیں بند کر گیا تھا۔

بہت غلط کیا تم نے تناوش مجھ سے غلطی ہوئی میں قبول کرتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن ان لوگوں کے سامنے مجھے ایک عورت کی عزت رکھنی تھی۔

وہ خود اتنی بڑی سیلیبریٹری ہے کہ اس کے ساتھ میرا بہت بڑا اسکینڈل بن جاتا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ میں پوری زندگی ان سب خبروں میں چھایا رہتا کہ میں نے روز جیکسن کو انکار کیا تھا۔

اس کی زندگی میں آنے والا میں پہلا مرد نہیں تھا مجھ سے پہلے ہزار ائے اور ہزار گئے وہ زیادہ دن کسی کے ساتھ ٹک نہیں پاتی تھی۔

exponovels

لوگ اس کے افیئرز کو چرچاؤں میں لا کر بعد میں بھول جاتے تھے لیکن میرا ایک انکار ساری زندگی کے لیے مجھے ان خبروں میں ڈال دیتا جو مجھے منظور نہیں تھا اسی لیے میں نے اس کے سامنے ہاں کی تھی لیکن بعد میں میں نے یہ بات اس کے سامنے کلیئر کر دی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں

یہاں تک کہ میں نے اس کے ساتھ کام بھی چھوڑ دیا کیونکہ میں ایسی عورت کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔

وہ جانتی تھی میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن اسے یہ بھی پتہ تھا کہ میں سب کے سامنے انکار نہیں کروں گا۔

اسی لیے اس نے مجھے پرپوز کیا تھا اور تم نے کیا کیا مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں اس عورت کے سامنے یقین سے کہہ کر آیا تھا کہ میری بیوی مجھ پر یقین کرتی ہے مجھ سے محبت کرتی ہے یہ کیسا یقین تھا تمہارا کہ اس طرح سے ٹوٹ گیا یہ تھی تمہاری محبت۔۔۔۔۔؟

بہت دکھ دیا ہے تم نے تناوش بہت تکلیف دی ہے تم نے ان پچھلے تین دنوں میں میں نے پل پل اپنی سانسوں کو ختم ہوتے محسوس کیا ہے۔

اور ان تین دنوں کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا ساری زندگی تمہیں ان تین دنوں کا حساب چکانا ہو گا۔

جب تم مجھے چھوڑ کر گئی وہ اسے ایک بار پھر سے اپنی وحشت ناک گرفت میں لے چکا تھا تناوش کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا وہ اس سے معافی مانگنے نہیں آیا تھا بلکہ اسے سزا دینے آیا تھا۔

exponovels

تاشفین۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔ وہ اس کی گرفت میں مچل رہی تھی جب اچانک کسی نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔

تاشفین کو ایسی امید ہر گز نہ تھی تبھی اس اچانک ہونے والی افتاد کو وہ سمجھ نہ سکا اور زمین پر جا گرا تھا تناوش تو اس اچانک ہونے والے حملے پر اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کو کنٹرول کرنے لگی تھی۔

جبکہ اپنے سامنے کھڑے وارق کو غصے سے آگ بگولا ہوتے دیکھتے تاشفین کو بھی اب غصہ آگیا تھا وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے اسے گھور کر کچھ بولنا ہی چاہتا تھا کہ وارق نے ایک دفعہ پھر سے اپنی پرانی حرکت دہرائی تھی لیکن اس دفعہ تاشقین نے بھی لحاظ کیے بنا ایک ایسا ہی گھوسا اس کے چہرے پر دے مارا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ لمحوں میں ایک دوسرے پر جپٹتے گتھم گتھا ہو گئے تھے لڑائی بڑھنے لگی تھی اور لڑائی کے ساتھ شور بھی۔

بابا جو اندر تھے شور سن کر باہر کو بھاگے تھے کہ اچانک ہوا کیا ہے انہیں وارق کی آواز سنائی دی تھی۔

آواز تو انہیں تاشفین کی بھی آئی تھی لیکن تاشفین تو یہاں تھا ہی نہیں اسی لیے وہ باہر کی طرف بھاگے تھے۔

تایا ابو رکیں انہیں یہ دیکھیں انہیں کیا ہو گیا ہے ایک دوسرے کو دیکھ کر پاگلوں کی طرح مارنے لگے ہیں تناوش بھاگتی ہوئی ان کے پاس آتے ہوئے انہیں کہنے لگی تھی۔

exponovels

جبکہ بابا نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس لڑائی کو رکوانے میں کامیاب نہ ہو سکے تاشفین کا دھکا لگنے کی وجہ سے وہ دور گرے تھے جبکہ تاشفین کی اس بدتمیزی پر وارق نے اسے ایک اور مکا دے مارا تھا۔اس کے منہ سے خون بہنے لگا

بابا پیچھے ہٹ جائیں یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے ہمیں حل کرنے دیں وارق نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہنا چاہا تھا جبکہ تب تک تاشفین اس پر دوسری بار حملہ کر چکا تھا۔

اس طرح سے مسئلہ حل کرو گے اس طرح مار پیٹ کر کے پاگلوں کی طرح لوگوں کو تماشہ دکھا کر کیا کر رہے ہو تم دونوں پاگل تو نہیں ہو گئے ہو شادی شدہ ہو عقل سمجھ رکھتے ہو یہ کیا حرکتیں کر رہے ہو تم دونوں وہ غصے سے دونوں پر چلائے تھے۔

یہ میں نہیں کر رہا آپ کا لاڈلہ کر رہا ہے میں تو یہاں بات کرنے آیا تھا اپنی بیوی کو لینے آیا تھا اسے لے کر چلا جاتا لیکن اس نے بیچ میں آ کر یہ مار پیٹ کرنا ضروری سمجھا تاشفین نے سارا الزام اسی کے سر لگا دیا تھا۔

جبکہ صدف اور خالہ بھی شور سن کر باہر آ گئی تھیں یہاں باہر تاشفین کو کھڑے دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھیں کہ یہی ابراہیم کا بیٹا ہے۔

ویسے بھی اسے دیکھ کر کوئی بھی سمجھ جاتا کہ وہ ابراہیم کا بیٹا ہے کیونکہ اس کی شکل ابراہیم سے کافی زیادہ مشابہت رکھتی تھی۔

ایسے کیسے تم لینے کے لیے آ گئے۔۔۔۔؟

exponovels

اور یوں کیسے لے کر چلے جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔؟

تمہیں کیا لگتا ہے ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں جب تمہارا دل کرے گا تم تناوش کو چھوڑ دو گے جب تمہارا دل کرے گا اسے لینے کے لیے آ جاؤ گے وارق کو مزید غصہ آیا تھا اس پر۔

میں نے تناوش کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی کبھی چھوڑوں گا۔ وہ میری بیوی ہے اور میں اسے لینے کے لیے آیا ہوں اور لے کر جاؤں گا میں دیکھتا ہوں کون مجھے روکتا ہے یہ میری بیوی ہے میں اس پر حق رکھتا ہوں جب چاہے جہاں چاہے لے کر جا سکتا ہوں تم ہوتے کون ہو سوال کرنے والے وہ مزید بھڑک اٹھا تھا۔

حق رکھتے ہو نہیں حق رکھتے تھے جب ہم نے اسے تمہارے ساتھ بھیجا تھا لیکن اب یہ تمہیں چھوڑ کر واپس آ گئی ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور نہ ہی ہم اس زبردستی کے رشتے کو مزید باندھ کر رکھنا چاہتے ہیں تناوش تمہیں چھوڑنا چاہتی ہے اس نے دھماکہ کیا تھا۔

پہلے تو تاشفین کو اس کی بات پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا اس نے حیرت سے پاس ہی کھڑی تناوش کو دیکھا تھا جو سر جھکائے زمین کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

یہ ہوتی کون ہے مجھے چھوڑنے والی میں اسے نہیں چھوڑوں گا کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا یہ میری بیوی ہے اور میں اسے لینے کے لیے آیا ہوں۔ مزید مجھے اس بارے میں کسی سے بات نہیں کرنی چلو میرے ساتھ تناوش وہ اس کی طرف بھڑتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنے لگا تھا جب وارق بیچ میں آ گیا

exponovels

لگتا ہے تم نے میری بات ٹھیک سے نہیں سنی تاشفین وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اسی لیے تمہیں چھوڑ کر آئی ہے جس کے ساتھ تم شادی کرنے والے تھے ناشوق سے جا اس سے شادی کر لو میری بہن کوئی لاوارث نہیں ہے جو تمہارے ایک حکم پر بھاگتی ہوئی تمہارے ساتھ چلی جائے گی۔

اس کے ولی وارث یہاں موجود ہیں یہ مت سوچنا کہ وہ اکیلی ہے تنہا ہے تم اس کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہو گے وہ کرو گے۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آگئی ہے اور اب یہ ہمیشہ یہیں پر رہے گی۔

اور اس شادی کے بارے میں بھی وہی فیصلہ ہو گا جو تناوش کرنا چاہتی ہے تم یہاں سے جا سکتے ہو میری بہن کہیں نہیں جائے گی وہ اسے باہر کا راستہ دکھا رہا تھا جبکہ ابراہیم حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

ان کا بیٹا کبھی ان کے پاس رہنے کے لیے راضی نہیں ہو گا یہ تو وہ جانتے تھے لیکن وارق تو اسے گھر سے نکال رہا تھا ۔وارق ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا کہ وہ تاشقین کو گھر سے باہر کر دے کیونکہ یہ گھر اتنا ہی تاشفین کا تھا جتنا کہ وارق کا وہ بھی اس جائیداد میں برابر کا حصے دار تھا۔

تم ہوتے کون ہو مجھے یہاں سے نکالنے والے۔ اگر میں اس گھر پر کوئی حق نہیں جتاتا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم یہاں کے مالک بن کر بیٹھ جاؤ گے۔ اس گھر میں لگی ایک ایک اینٹ کے اگر آدھے تم حقدار ہو تو آدھا میں ہوں۔ تم تو کیا تمہارا باپ بھی مجھے اس گھر سے نکال نہیں سکتا اس نے ایک نگاہ ابراہیم کی طرف دیکھتے ہوئے حق جتایا تھا اور یہ پہلا حق تھا جو تاشفین نے اس کی جائیداد پر جتایا تھا ورنہ وہ تو اس جائیداد کو لینے سے صاف انکار کر چکا تھا۔

exponovels

یہاں بات اس حق کی نہیں ہو رہی تا شفین رشتوں کی ہو رہی ہے اور تناوش تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی یہ گھر تمہارا ہے تم جب چاہے آ کر لے سکتے ہو لیکن میں تمہیں تناوش کے ساتھ ایک گھر کے نیچے نہیں رہنے دوں گا میں اپنی بہن کو کسی طرح کے مینٹلی ٹارچر سے نہیں گزرنے دوں گا اور نہ ہی تمہیں اسے تنگ کرنے دوں گا

۔

تم جو بھی کرو میں تم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا تم ہوتے کون ہو بیچ میں بولنے والے یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے اور کون سے رشتوں کی بات کر رہے ہو تم یہاں میرا ایک ہی رشتہ ہے میری بیوی کے ساتھ اور میں اسے مینٹلی ٹاچر نہیں کر رہا بلکہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانے آیا ہوں۔

اب تم ایک اچھے بھائی کی طرح سائیڈ پر ہٹو اور مجھے تنگ کرنا بند کرو ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔ وہ کافی غصے سے بولا تھا۔

اللہ اللہ اس لڑکے کی زبان سے دیکھو ماں کی تربیت کیسے بول رہی ہے توبہ توبہ یہ سیکھایا ہے تیری ماں نے تجھے بڑے بھائی سے بات کرنے کا طریقہ خالہ اچانک میدان میں کودتی اسے درس دینے لگی۔

اے بوڑھیا اپنا کام کرو ورنہ میری ماں نے مجھے تم سے بھی بات کرنا سیکھا کر بھیجا ہے۔ وہ اسے دیکھتا اس انداز میں بولا کہ خالہ کا منہ بند ہو گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

ہاسٹل میں بھیجنے کی کیا ضرورت ہے بچوں کو وہ اس گھر میں خوش ہیں رونقیں لگا کر رکھتے ہیں دانیال کا تو چلو سمجھ میں آرہا ہے وہ تنہائی کا شکار ہے اسی لیے میں بھی یہی چاہتا ہوں

کہ وہ ہاسٹل میں رہے دوست بنائے اس ماحول سے نکلے لیکن تاشفین کو تم کیوں بھیجنا چاہتی ہو اسے یہی رہنے دو اسے فی الحال تمہاری ضرورت ہے۔

تاشفین کو واپس ائے دو دن ہی ہوئے تھے جب اس نے اسے ہوسٹل بھیجنے کا فیصلہ کر لیا پچھلے دنوں ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے پر پتہ چلا تھا کہ دانیال تنہائی کا شکار ہے۔

اور اسے ایسے ماحول کی ضرورت ہے جس میں وہ بچوں سے دوستی کرے ان کے ساتھ وقت گزارے اور اپنی تنہائی کو دور کرے اسی لیے اسے ایک ہاسٹل میں ڈالا جا رہا تھا جب اچانک ہی زائنہ نے تاشفین کو بھی ہاسٹل بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔

کیوں کہ دانیال کے بنا تاشفین اکیلا ہو جائے گا پچھلے کچھ دنوں سے عرفان کا زائنہ کی طرف جھکاؤ کچھ زیادہ ہی ہونے لگا تھا وہ زائنہ کے ساتھ وقت گزارنے لگا تھا شاید وہ اس رشتے کو قبول کرنے لگا تھا اور ایسے میں وہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ کوئی بھی ان دونوں کو ڈسٹرب کرے۔

دانیال کو تو خود ہی وہ راستے سے ہٹا رہا تھا جبکہ تاشفین کو وہ سائیڈ کر رہی تھی۔

ہاں بات تو ٹھیک ہے تمہاری دانیال کے بنا تاشفین بھی اکیلا ہو جائے گا ویسے تمہیں پتہ ہے کیا تاشفین کا وہاں نکاح کروایا گیا ہے۔

exponovels

میں جب تاشفین کو لینے ایئرپورٹ گیا تو وکیل نے مجھے ایک فائل دی جس میں ایک نکاح نامہ تھا۔میرے خیال میں فہیم کی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے

کیا۔۔۔مجھے اس بارے میں کوئی خبر نہیں ہے عرفان اور ابراہیم ہوتا کون ہے میرے بیٹے کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کرنے والا اور وہ بھی یوں اکیلے میری اجازت کے بنا۔

یہ تو مجھے نہیں پتہ لیکن اس کا فیصلہ غلط نہیں ہے فہیم کی بیٹی کا رشتہ تو فہیم نے اپنی حیات میں ہی تاشفین کو دے دیا تھا ناتو اس میں غلط کیا ہے اگر ان کا نکاح ہو گیا تو عرفان سمجھانے والے انداز میں بولا۔

کیوں غلط نہیں ہے انکورس غلط ہے وہ ہوتا کون ہے میرے بیٹے کی زندگی کا فیصلہ کرنے والا میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔

میرے خیال میں فی الحال انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے جو ہو گیا سو ہو گیا تم چھوڑو ان سب باتوں کو آج شام ایک بزنس پارٹی ہے ہمیں وہاں جانا ہے تو تیار رہنا تم۔

عرفان نے اس کا دھیان بٹانے کے لیے کہا تھا جبکہ وہ اسے اپنے ساتھ کسی پارٹی میں لے کر جانا چاہتا تھا یہ سوچ کر ہی وہ خوش ہو گئی تھی۔

تاشفین کا معاملہ تو وہ بعد میں حل کرنے والی تھی فی الحال عرفان اس پر مہربان ہو رہا تھا اور وہ اپنی شادی شدہ زندگی کو بہتر بنانا چاہتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

چلو تناوش۔۔۔۔اپنا پاسپورٹ اور ویزہ لے کر آو ہم ابھی جا رہے ہیں واپس۔۔۔۔۔۔اس نے تناوش سے کہا تھا جو اس سارے تماشے میں خاموش بیٹھی تھی۔

یہ تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا رہی۔وارق کا انداز اب بھی ویسا ہی تھا۔

اس معاملے سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے وارق دور رہو ہمارے پرسنل میٹر سے چلو تناوش اب کی بار وہ اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

مجھے اپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا میں وہی کروں گی جو میرے بھائی کرنے کے لیے کہیں گے اپ پر اعتبار کر کے میں پہلے ہی ٹوٹ چکی ہوں۔اب مزید مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ آپ کا کوئی اور دھوکہ برداشت کر سکوں۔

وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے وارق کے پیچھے جا رکی تھی جبکہ اس کے بدلتے انداز پر وہ خود حیران رہ گیا تھا ۔اس کی تناوش اس پر یقین کرنے کے بجائے کسی اور کا ساتھ دے رہی تھی۔

یہ تمہاری زندگی کا فیصلہ کرے گا جانتی ہو یہ کیا چاہتا ہے یہ ہم دونوں کو الگ کرنا چاہتا ہے یہ آدمی پاگل ہو چکا ہے یہ اپنی بہن کا گھر برباد کرنا چاہتا ہے اور تم مجھ پر اعتبار نہیں کر رہی۔

جبکہ میں تمہیں سب کچھ بتا چکا ہوں۔تھوڑی دیر پہلے تمہیں بتایا نہ میں نے کہ روز کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے صرف اس کی عزت رکھنے کے لیے میں مجبور ہو گیا تھا وہ کیوں صفائی دے رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا حالانکہ وہ اسے سزا دینے ایا تھا خود پر اعتبار نہ کرنے کی اور وہ اب بھی اس پر اعتبار نہیں کر رہی تھی۔

exponovels

آج ایک کی عزت رکھنے کے لیے آپ نے اس کا پروپوزل ایکسیپٹ کر لیا کل دوسری کی عزت رکھنے کے لیے اس سے شادی کر لیں گے میرا کیا ہو گا۔ میں کیا ساری زندگی آپ پر یقین کرتی رہ جاؤں گی۔ پلیز چلے جائیں یہاں سے اور جا کر وہاں اپنی پسند کی اپنی مرضی کی زندگی گزاریں۔

میں شاید آپ کے ہم قدم ہو کر چلنے کے قابل ہی نہیں ہوں۔ وہ اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کرتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ وہ اس کا جھکا سر دیکھ کر اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارنے کی خواہش کو دل میں دبا گیا۔

سن لیا میری بہن کا فیصلہ اب تم جا سکتے ہو وہ اسے باہر کا راستہ دکھا رہا تھا۔

کیوں جائے یہ یہاں سے۔۔۔۔۔ کہیں نہیں جائے گا تاشفین یہ اس کا بھی گھر ہے وہ یہیں پر رہے گا۔

اور تناوش کوئی بے وقوفی مت کرو یہ انسان اپنے غصے میں پاگل ہو چکا ہے اور اپنے غصے میں یہ تمہارا گھر برباد کر دینا چاہتا ہے اس کی کسی بات پر اعتبار مت کرو اپنی زندگی اپنے طریقے سے جیو مائرہ نے بیچ میں بولتے ہوئے کہا تھا جبکہ وارق اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

مائرہ ان سب چیزوں سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے دور رہو۔

اگر میرا ان سب چیزوں سے تعلق نہیں ہے تو آپ کا

بھی نہیں ہے یہ معاملہ تاشفین اور تناوش کا ہے انہیں حل کرنے دیں۔

یہ معاملہ حل ہو چکا ہے تناوش نے تاشفین کے ساتھ نہ رہنے کا فیصلہ کیا ہے وہ اس کی انکھوں میں انکھیں ڈالتے ہوئے بولا تھا۔

exponovels

یہ زندگی بھر کے فیصلے ہیں وارق لمحوں میں نہیں ہوتے۔آپ کے کچھ بھی چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے۔اور تاشفین یہاں سے کہیں بھی نہیں جائے گا

۔

ٹھیک ہے اگر یہ یہاں پر رہیں گے تو شوق سے رہیں لیکن اب ان کے ساتھ واپس کبھی نہیں جاؤں گی تناوش غصے سے کہتی اندر چلی گئی تھی۔جب کہ وارق بھی نفی میں سر ہلاتا اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے ہوسٹل میں رہتے تین چار مہینے گزر چکے تھے اس کی ماں اس سے ملنے کے لیے ایک دفعہ بھی نہیں ائی تھی عرفان دو دفعہ آئے تھے۔

اسے کچھ کپڑے اور پیسے دینے کے لیے جب کے عرفان کا یہاں آنا اسے پسند نہیں تھا وہ اس کا سوتیلا باپ تھا سگے اور سوتیلے رشتوں کو وہ سمجھنے لگا تھا۔

اس کی سگی ماں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور سوتیلا باپ اس پر اتنا مہربان تھا۔

اور اس کے سگے باپ کو اس کی پرواہ ہی نہیں تھی اس دفعہ عرفان نے اسے بات تو ہی باتوں میں بتایا تھا کہ اس کا باپ ایک دفعہ پھر سے باپ بن چکا ہے۔یعنی کہ اب اس کے باپ کی زندگی میں بھی اس کی کوئی جگہ نہیں تھی۔

وہ اپنی نئی بیوی اور بچوں کے ساتھ مصروف ہو گیا تھا اور اس کی ماں بھی اپنی نئی فیملی کے ساتھ مصروف تھی وہ ایک ان چاہے رشتے کا ایک ان چاہا وجود تھا جس کی اہمیت نہ تھی۔

exponovels

مائرہ کے علاوہ اس کا اور کوئی دوست نہ تھا وہ کبھی کبھار مائرہ کے ساتھ منسا چاچی سے ملنے چلا جاتا تھا۔

وقت کا کام تھا گزرنا اور وہ اس کی ہزاروں بدگمانیوں کے ساتھ گزرتا چلا گیا ایک وقت ایسا بھی ایا جب اسے ماں باپ دونوں کی ضرورت ختم ہو گئی اور انہی دنوں میں اس کا بیسواں برتھ ڈے تھا جب بدر خان پہلی دفعہ اس سے ملا تھا۔

بدر خان مائرہ کا سگا چاچا تھا اس کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ نہیں تھا سوائے کچھ فیملی ٹرمز کے لیکن جو باتیں اس نے اسے اور مائرہ کو بتائی تھیں وہ اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر گئی تھیں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں یہاں نہیں رہنا چاہتا مائرہ میں اس گھر میں ہرگز نہیں رہوں گا وہ مائرہ کے ساتھ کمرے میں ایا تھا۔

کیوں نہیں رہو گے اگر تم تناوش کے سامنے نہیں رہو گے تو تناوش کبھی تمہاری بات سمجھنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ تم دونوں ایک دوسرے سے جتنا الگ رہو گے اتنی دوریاں بڑھیں گی۔ تمہیں اس کو اپنا یقین دلانے کے لیے اس کے سامنے رہنا ہو گا۔

اور یہ رہا تمہارا کمرہ تم یہیں پر رہو گے اور خبردار جو تم نے یہاں سے جانے کی کوشش کی۔ یہ تمہارا ابھی گھر ہے کوئی تمہیں یہاں سے نکال نہیں سکتا۔

تناوش بدگمان ہے جو کچھ بھی ہوا وہ اس کے لیے ایک بہت بڑا جھٹکا ہے ان چیزوں سے باہر نکلنا اس کے لیے فی الحال اسان نہیں اور ایسے میں وارق اس کی بے وقوفی میں اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔

exponovels

لیکن میں تمہیں کوئی بے وقوفی نہیں کرنے دوں گی تم اس سے محبت کرتے ہو اور وہ تم سے تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی اچھے لگتے ہو تم نہیں جانتے پچھلے تین دنوں میں اس کا کیا حال ہے ویسے حال تو میں تمہارا ابھی دیکھ رہی ہوں۔

نیویارک کا اتنا بڑا ڈائریکٹر اور یہ حال وہ اس کی سرخ انکھیں بکھرے بال اور الجھے ہوئے حلیے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

جن کی محبت بچھڑ جائے نا ان کا یہی حال ہوتا ہے اور اب میں کوئی ڈائریکٹر نہیں ہوں میں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے ۔میں مزید ابھی اس فیلڈ میں کام نہیں کرنا چاہتا سوائے دکھاوے کے اور کچھ نہیں ہے یہاں وہ صاف الفاظ میں کہتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔تب تک تم شاور لے لو کپڑے لے کے آئے ہو۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے اپنے بیگ کی طرف اشارہ کیا جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی تھی لیکن باہر ہی اسے صدف نے روک لیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اچھا تو یہ ہے تمہارا وہ عاشق ویسے اسی کے ساتھ تمہارا چکر چل رہا تھا نا کتنے عرصے تک رہا تمہارا اس کے ساتھ چکر اور پھر وارق کے ساتھ شادی کیوں کی برا تو یہ بھی نہیں تھا۔

صدف کو یہ ساری باتیں کہاں سے پتہ چلی تھیں وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کے انداز نے اسے سچ مچ میں تپا دیا تھا۔

exponovels

کیا ہوا اپنے عاشق کے بارے میں زیادہ باتیں نہیں کرنا چاہتی یا تم اس کے یہاں انے پر اتنی خوش ہو کہ۔۔۔۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ نہ جانے کیا کیا بولنے والی تھی کہ اس کے منہ پہ لگنے والا تھپڑ اس کا منہ بند کر گیا ایک لمحے کے لیے تو مائرہ کا اپنا ہاتھ بھی درد کر گیا تھا لیکن اپنے دل کی ساری بھڑاس اس نے اس تھپڑ کی صورت میں نکالی تھی

۔

جب کہ صدف حیرانگی سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی شاید اسے مائرہ سے ایسی امید نہ تھی

صدف کی آووز سن کر تاشفین باہر آگیا تھا۔تاکہ اس بے لگام لڑکی کی زبان پر لگام لگا سکے اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس کی دوست کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرنے کی۔جب مائرہ کا ہاتھ اٹھا اور اس کا منہ بند کر گیا تھا۔اس نے فخریہ انداز میں اپنی دوست کو دیکھا تھا وہ لڑکی اسی تھپڑ کے قابل تھی

جبکہ وہیں سے گزرتا وارق بھی تھپڑ کی اواز سن کر تیزی سے وہاں آیا تھا۔جب اچانک ہی مائرہ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا۔

صدف باجی مجھے نہیں لگا تھا کہ آپ مجھے ایسا سمجھتی ہیں آپ نے مجھ پہ ہاتھ کیسے اٹھایا۔

اگر میں آپ کو کسی بات پر کچھ کہتی نہیں ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ مجھ پر ہاتھ اٹھائیں گی۔میں اس گھر میں نہیں رہ سکتی وارق میں یہ گھر چھوڑ کے جا رہی ہوں جہاں میری عزت نہیں وہاں میں ایک پل بھی نہیں رکنا چاہوں گی وہ وارق کو دیکھتے ہوئے بولی جو صدف کی اس حرکت پر خود بھی حیران تھا

exponovels

جبکہ جھٹکا تو صدف کو لگا تھا جو پہلے تو حیرانگی سے اپنے منہ پر ہاتھ ہی نہ رکھ سکی تھی اور اب وہ جو تھپڑ مار کر الزام بھی اسی پر لگا رہی تھی اس نے تو جیسے اسے پاگل کر دیا تھا۔اس کے تو الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔

میں نے کب تھپڑ مارا تمہیں۔۔۔۔وارق۔۔۔یہ جھوٹ۔۔۔۔تاشفین تم تو دیکھ رہے تھے وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی جب تاشفین بول پڑا۔

ہاں بالکل تم نے تھپڑ کب مارا تم تو صرف چیک کر رہی تھی کہ اسے تھپڑ لگتا ہے کہ نہیں لگتا۔

کیسے مرد ہیں اس گھر کے جو دوسروں کے معاملے پر اواز اٹھاتے ہیں لیکن اپنی بیوی کو اپنے گھر والوں کے ہاتھوں سے پٹواتے ہیں مائرہ ایسا پہلے کتنی دفعہ ہو چکا ہے تمہارے ساتھ وہ سیدھا مائرہ سے پوچھنے لگا تھا جبکہ ان دونوں کی باتوں کو وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔

ذلیل تو میں اس دن سے ہی ہو رہی ہوں تاشفین جس دن سے میں اس گھر پہ آئی ہوں لیکن آج تو صدف باجی نے انتہا کر دی وہ انکھوں میں انسو لے آئی تھی۔

مائرہ تم پریشان مت ہو تمہارے لیے کوئی کچھ بولے یا نہ بولے لیکن تمہارا دوست ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا ہے اس لڑکی کو ابھی کہ ابھی تم سے معافی مانگنی پڑے گی ورنہ یہ میرے گھر میں نہیں رہ سکتی۔وہ صدف پر چڑھ دوڑا تھا۔

میں نے اسے تھپڑ نہیں مارا یہ جھوٹے ڈرامے کر رہی ہے الٹا اس نے مجھے تھپڑ مارا ہے اور یہ مجھ پر الزام لگا رہی ہے صدف نے اپنے دفاع میں بولنے کی کوشش کی تھی۔

exponovels

اور تم کون ہوتے ہو مجھے اس گھر سے نکالنے والے یہ میری خالہ کا گھر ہے دو دن کے مہمان ہو تم نے تو خود اس گھر سے چلے جانا ہے صدف نے ساتھ ہی ساتھ تاشفین کو بھی اس کی اوقات یاد دلانے کی کوشش کی تھی لیکن وارق اس سے زیادہ برداشت نہ کر سکا۔

شٹ اپ صدف یہ کیا طریقہ ہے اپنی غلطی کو چھپانے کا تم نے بے وجہ میری بیوی پہ ہاتھ اٹھایا۔اس سے پہلے بھی تم اسے ٹارچر کرتی آ رہی ہو اور اب تم تاشفین کے لیے ایسے الفاظ استعمال کر رہی ہو تاشفین کون ہوتا ہے یہ ابراہیم مصطفی کا بیٹا ہے وہ مالک ہے اس گھر کا۔۔۔۔۔۔

لیکن تم بھول رہی ہو کہ تم مہمان ہو ابھی کہ ابھی میری بیوی سے معافی مانگو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی وارق ابھی بات کر ہی رہا تھا جب وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی اس نے گھور کر مائرہ کو دیکھا تھا جسے ہر مسئلے کا حل گھر چھوڑنا ہی لگتا تھا۔

میں کیوں معافی مانگوں وارق اس نے مجھے تھپڑ مارا ہے میں نے اسے تھپڑ نہیں مارا یہ ڈرامے کر رہی ہے اور یہ اس کا دوست بھی اس کے ساتھ ملا ہوا ہے اس نے سچائی بیان کرنے کی کوشش کی تھی لیکن شاید مائرہ اور تاشفین سے بہتر ایکٹر یہاں کوئی تھا ہی نہیں وہ جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں وقت ہی کتنا لگاتے تھے مائرہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی سسک اٹھی۔

ہاں آپ سچی ہیں اور میں جھوٹی ہوں۔۔۔۔وہ آنسو بہاتی وہاں سے جانے لگی تھی جب اچانک وارق نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

exponovels

تم کہیں نہیں جارہی مائرہ یہ گھر تمہارا ہے اور تم اسی گھر میں رہو گی میرے ساتھ اور صدف تم سے معافی مانگے گی اپنے کیے کی اگر یہ معافی نہیں مانگے گی تو یہ گھر چھوڑ کر اسے جانا پڑے گا۔

وارق فیصلہ کر چکا تھا جبکہ مائرہ کے دل میں تولڈ و پھوٹ رہے تھے اس وقت اسے اپنا شوہر اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ سب کے سامنے نہ سہی لیکن تنہائی میں وہ اس کا منہ ضرور چوم لے گی۔

وارق میں بے قصور ہوں۔۔۔۔؟ صدف نے آنکھوں میں انسو لیے کہا تھا لیکن وارق کو تو اس کے انسو بھی جھوٹے لگ رہے تھے کیونکہ اٹھ سال تک ایکٹنگ کی تعلیم مائرہ نے لی تھی صدف نے نہیں اس کے سچے آنسو بھی وارق کو جھوٹے ہی لگے تھے۔

صدف میں نے کہا معافی مانگو مائرہ سے ابھی کہ ابھی ورنہ تم یہ گھر چھوڑ کر جا سکتی ہو وہ اتنے غصے سے دہاڑا تھا کہ مائرہ بھی اچھل کر پیچھے ہٹی۔

اگر تاشفین اسے نہ تھامتا تو یقیناوہ زمین پر گر جاتی۔

میرا کوئی قصور نہیں ہے وارق۔۔۔۔"پلیز سمجھنے کی کوشش کریں یہ لوگ مجھے آپ کے سامنے جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ روتے ہوئے بولی تھی

میں جارہا ہوں خالہ کے پاس انہیں یہ کہنے کے لیے کہ وہ یہ گھر چھوڑ کر چلی جائیں کیونکہ میں اپنے گھر میں کسی طرح کا فساد برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ غصے سے کہتا جانے لگا تھا جب اچانک ہی صدف نے اسے روک لیا۔

exponovels

میں مائرہ سے اپنے کیے کی معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دو مائرہ مجھ سے غلطی ہو گئی وہ اپنے تھپڑ کا درد بھلائے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی جبکہ مائرہ نے بڑے دل کا مظائرہ کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا تھا۔

اٹس او کے صدف باجی لیکن خیال رکھیے گا کہ ائندہ آپ کے ایسے الفاظ یا آپ کا کوئی بھی غلط قدم آپ کو اس گھر سے باہر کر سکتا ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھیے گا کہ میں یہاں اس گھر میں وارق افراہیم کی بیوی کی حیثیت سے رہتی ہوں اور میرا اس گھر پر کیا حق ہے۔

او میں تو بھول ہی گئی تاشو میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں اب کی بار وہ دونوں کو نظر انداز کرتی ہوئی تاشفین سے مخاطب ہوئی تھی۔

جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا کمرے میں جانے لگا۔

میرے لیے چائے کا ایک کپ بنا لاؤ۔ دوست آ گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ شوہر بھول جائے وہ اس کے ساتھ ہی چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جبکہ وہ خوش ہوتی ہوئی ہاں میں سر ہلاتی کچن کی طرف بھاگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے اپنے کمرے کا دروازہ اچھے سے بند کیا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ جو اس کے پیچھے نیویارک سے پاکستان آ سکتا ہے وہ اس کے کمرے میں آنے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگائے گا۔ اور اسے اپنی جان بے حد عزیز تھی اسی لیے اسنے دروازے کو اچھی طرح سے لاک کیا تھا۔

exponovels

تاشفین کو پاکستان دیکھ کر اسے انجانی سی خوشی ہو رہی تھی دل پھولے نہ سما رہا تھا لیکن وہ اتنی اسانی سے ہر چیز بھلا نہیں سکتی تھی اسے تاشفین کو احساس دلانا تھا کہ اس نے جو کیا ہے وہ غلط ہے یہ صرف اس کا حق ہے جو وہ کسی اور کو لوٹنے نہیں دے گی۔

حقیقت تو یہ تھی کہ وہ تاشفین کے ساتھ کسی اور عورت کو برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی روز کا اس طرح اس کے قدموں میں جھک کر اپنی محبت کا اقرار کرنا اور پھر تاشفین کا اس محبت کو قبول کر لینا اسے اندر تک ہلا کر رکھ گیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ روز کو نوچ کر رکھ دے۔

لیکن تاشفین کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ اسے اس کے کیے کا کوئی پچھتاوا ہے وہ تو الٹا اسی پر چلا رہا تھا اسی پر حکم چلا رہا تھا اسی کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔

جو بھی تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اب وہ اس روز کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے لیے اس کے پاس آ گیا ہے لیکن پھر بھی وہ جانتی تھی کہ تاشفین خاموش نہیں بیٹھے گا اس کا یوں اسے بتائے بنا پاکستان چلے انا اس کے لیے کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی اور اس کی سزا وہ اسے ضرور دے گا

اس کی سزا کا انداز کیسا ہو گا یہ بھی وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی اپنے لبوں پر وہ اب تک تاشفین کا لمس محسوس کر کے کانپ اٹھی تھی اس کی شدتوں بھرا لمس اسے اس کے غصے کی انتہا کا بتا گیا تھا۔

اور اب اس کا یہ سارا غصہ اسی کے نازک وجود نے سہنا تھا جس کے لیے وہ ہرگز تیار نہ تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

یہ لو تاشفین تمہارا کھانا جلدی سے اسے کھانا شروع کرد و پھر میں تمہیں اپنے ہاتھ کی چائے بنا کر بلاؤں گی۔
زیادہ اچھی نہیں بناتی لیکن وارق پی لیتے ہیں۔ ویسے یہ خدمت تو تمہیں اپنی بیوی سے کروانی چاہیے لیکن کوئی بات نہیں تم یہاں کے مہمان ہو واپس چلے جاؤ گے رہنا تو مجھے ہے نا یہاں پہ میں اس گھر کی بہو ہوں تو یہ میرا فرض بنتا ہے وہ اس کے ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے بولی تھی

۔

جبکہ تاشفین جو ابھی ابھی نہا کر نکلا تھا اس کے اچانک آنے پر گھورنے لگا تھا کم از کم وہ دروازہ ناک کر کے تو آسکتی تھی لیکن ایسے میسنز اس کی دوست میں تھے ہی کہاں۔۔۔؟
واؤ سو ہاٹ یار تم اپنی باڈی صدف باجی کو دکھا دینا کم از کم میرے وارق کا تو پیچھا چھوڑ دے گی۔ وہ اس کی شرٹ لس وجود کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ اسے گھور کر تولیہ اس کے منہ پر پھینکتا شرٹ پہنتے ہوئے صوفے پر آکر بیٹھا تھا۔
ڈائریکٹر صاحب میری ایکٹنگ کیسی لگی وہ کھانا شروع کر چکا تھا جب وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔
اچھی تھی لیکن بہتری کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تمہارا وارق حقیقت جانتا ہے۔ میرے خیال میں شاید میں تمہیں نہ پکڑ پاتا اگر میں نے تمہیں خود اس صدف باجی کو تھپڑ مارتے نہ دیکھا ہوتا تو لیکن وارق وہ سب جانتا ہے۔ مجھے لگ رہا تھا جیسے وارق سب کچھ جانتا ہے

exponovels

ہیں۔۔۔۔۔ارے نہیں میری ایکٹنگ وہ نہیں پکڑ سکتے اس سے پہلے بھی میں دو تین دفعہ ڈرامے کر چکی ہوں تم مجھے نہیں جانتے اور تم وارق کو بھی نہیں جانتے اگر انہیں پتہ ہوتا نا کہ میں نے صدف باجی کو تھپڑ مارا ہے تو وہ الٹا مجھے اس سے معافی منگواتے وہ تاشفین کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے بولی۔

اچھا ایسی بات ہے تو ہو گی شاید مجھے غلط فہمی ہو گئی ہو گی لیکن مجھے ایسا لگا تھا خیر تم اپنا ڈرامہ اس کے سامنے کنٹینیو رکھنا اسے پتہ نہیں چلنا چاہیے اور صدف باجی کو تم نے تھپڑ مارا ہے نا کہ۔اس نے تمہیں۔

باقی ہم دونوں مل کر دیکھ لیں گے میں جب تک یہاں ہوں نا تب تک اس صدف باجی کو یہاں سے آؤٹ کر کے رہوں گا یہ صدف نامی مصیبت تو تمہارے سر سے تو میں اپنے ہاتھوں سے ہٹاؤں گا وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

بس اور میں تم سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی وہ ڈرامائی انداز میں بولی۔

تم وارق کو چاہتی ہو نا اس سے محبت کرتی ہو وہ کھانا کھاتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا۔

نہیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔

۔۔۔۔۔نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔مطلب تم زیادہ سوچ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے تم سے کب کہا۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔کہ میں ان سے محبت کرتی ہوں۔وہ بری طرح کنفیوز ہوئی تھی۔

تمہاری انکھیں تو کچھ اور کہہ رہی ہیں خیر اگر تو محبت کرتی بھی ہو تو شوہر سے محبت کرنا کوئی گناہ تھوڑی ہے۔

exponovels

ایکسیپٹ اٹ۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو وہ مزید کنفیوز ہو گئی۔

تاشفین۔۔۔۔۔۔تم کھانا کھاؤ نا یار کیا فضول باتوں میں لگ گئے ہو میں چائے بنا کے لاتی ہوں۔وہ جلدی سے کہتی اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ اس کے جاتے ہی تاشفین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آئی تو ہاتھ میں چائے کا کپ تھا وہ کافی دیر سے ائی تھی وارق اب تک اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔

اس نے جلدی سے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کی گود سے لیپ ٹاپ اٹھا کر سائیڈ کیا تھا وارق اس کی حرکت پر کچھ حیران ہوا تھا جبکہ وہ مزے سے اب اس کی گود میں بیٹھ گئی تھی۔

آج آپ نا مجھے بہت کیوٹ لگ رہے ہو آپ پہلے تو اتنے کیوٹ نہیں تھے کہاں تھی یہ کیوٹنس وہ وارق کے گال کھینچتے ہوئے اپنے ہی انداز میں بولی تھی جبکہ اس کا اپنے آپ اس طرح نزدیک آنا وارق کو کافی خوش کر گیا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے اپنے بالکل ساتھ لگا چکا تھا۔

آج سے پہلے تو تم بھی اتنی مہربان نہیں ہوئی نا اس کے گالوں پر اپنی مونچھیں چبوتے ہوئے وہ اسے مزید قریب کرنے لگا تھا۔

تو آج سے پہلے آپ نے کب صدف باجی کے سامنے میرے لیے سٹینڈ لیا تھا۔پتہ ہے کتنے اچھے لگ رہے ہو مجھے اس وقت وہ اس کی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مزید اس کے قریب ہوئی تھی جبکہ وارق اس کے انداز پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

exponovels

اس کا مطلب ہے کہ اگر میں روز تمہارے لیے صدف سے پنگے لوں گا تو میں تمہیں روز اچھا لگوں گا اس کے لبوں پر اپنا شدت سے بھرپور لمس چھوڑتے ہوئے وہ سوال کرنے لگا۔

پتہ ہے اس نے کتنے زور سے مجھے تھپڑ مارا تھا وہ معصوم سی شکل بناتی اپنے ہونٹوں کو رگڑنے لگی تھی جہاں اس نے اپنی مونچھوں کو بے لگام چھوڑ کر اس سے پھڑ پھڑانے پر مجبور کیا تھا۔

اچھا کہاں پر مارا تھا اس نے اب تک درد ہو رہا ہو گا نا۔۔۔۔۔؟ وہ اسے یوں ہی قید کیے ہوئے بولا تو مائرہ نے فورا اپنے بائیں گال پر ہاتھ رکھا تھا۔

لیکن پہلے تو تمہیں دائیں گال پہ درد ہو رہا تھا صدف نے تو دائیں گال پہ مارا تھا نا ویسے بھی وہ لیفٹ ہینڈڈ ہے۔ وہ تمہیں دائیں گال پر ہی مار سکتی ہے وہ اس کی غلطی پکڑتے ہوئے بولا۔

ہاں ہاں دائیں پر ہی درد ہو رہی ہے وہ غلطی سے بائیں پہ رکھ دیا تھا ابھی آپ نے بائیں گال پہ کس کیا نا شاید اس لیے۔۔۔۔۔

اچھا تو میرے کس کرنے سے تمہیں درد ہوا وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تو اس نے فورا ہاں میں سر ہلایا۔

ہاں درد میٹھا سا پیار اسا وہ اپنے ہونٹ دانتوں میں دبا کر بولی تو وارق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

لاؤ ایسا ہی میٹھا سا پیار اسا درد تمہارے اس گال پر بھی دے دیتا ہوں وہ اس کے گال پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

exponovels

کیا کر رہے ہیں وارق نشان پڑ جائے گا پھر صبح سب کو کیا کیا ایکسپلین کرتی رہوں گی میں۔وہ پریشانی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے گال رگڑنے لگی تھی۔

کچھ بھی کہہ دیناڈارلنگ تم تو ویسے بھی اداکاری میں کمال حاصل کیے ہوئے ہو تم کچھ بھی کہہ سکتی ہو بہانے بازیاں تم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا ویسے بھی تم نے باہر مجھے شک نہیں ہونے دیا کہ صدف نے تمہیں نہیں بلکہ تم نے صدف کو تھپڑ مارا ہے۔

تو پھر تو کوئی بھی تمہاری ایکٹنگ کو نہیں پکڑ سکتا وہ بڑے مزے سے دیکھتے ہوئے بولا تھا جب کہ وہ منہ کھولے حیرانگی سے اس کی بات سن رہی تھی۔

آپ کو پتہ تھا وہ کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ اس دفعہ پھر سے وارق نے بے باک قہقہ لگایا تھا

میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں وہ بھی جو کوئی نہیں جانتا میری ڈرامہ کوئین وہ ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر گراتا ہوا اس کے اوپر حاوی ہونے لگا تھا جب کہ مائرہ تاشفین کی بات یاد کر کے مسکرا دی تھی۔

بڑی ہنسی آرہی ہے تمہاری یہ ہنسی بند نہ کر دوں اس کے لبوں کو قید کرتے ہوئے وہ اس کے ہوش اڑانے لگا۔

کیوں جی بد کیوں کرنی کیا آپ کو میری ہنسی پسند۔ نہیں۔۔۔۔۔وہ۔ناراضگی سے پوچھنے لگی۔

پسند تو اتنی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ تمہاری ہنسی کو چوم لوں۔اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے وہ اس کی سانسوں کو قید کرتا اس کی خوبشو کو چرانے لگا۔

نظر اتاریں دیں میری ہنسی کا لوگ چومنا نہیں چھوڑتے وہ ہنستی ہوئی اس سے دور ہونے لگی۔

exponovels

پاس آو تو اتاوروں نا اتنے دور سے یہ ممکن نہیں ہے۔وہ اسے قریب بلانے لگا جبکہ وہ نخرے دکھاتی شیشے کے سامنے جارکی تھی۔

سکن رف ہو رہی ہے میری وہ اپنے بازوں سے قمیض اوپر کرتی بتانے لگی۔

اچھا ادھر دیکھاو۔۔۔۔۔۔وہ شرارتی انداز میں بولا۔تو مائرہ اس کے قریب آتی بازو دیکھانے لگی۔

ہاں یہ تو سچ میں رف ہو رہی ہے وہ اس کے بازو پر اپنے لب رکھتا جگہ جگہ اس کے بازو کو چومنے لگا تھا جبکہ اس کی بے باکی پر وہ کچھ شرما سی گئی۔

وارق میں آپ سے کچھ مانگوں دیں گے کیا اس کا لمس اپنے بازو پر محسوس کرتی وہ کچھ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی جبکہ وہ اہستہ اہستہ اس کے دل نشین وجود میں کھوتا جا رہا تھا۔

جان بھی تمہاری ہے تمہیں کچھ مانگنے کی ضرورت ہے کیا وہ اسے بیڈ پر گراتے ہوئے اس کی گردن پر اپنا بے باک لمس چھوڑنے لگا

کیا ہم الگ گھر میں رہ سکتے ہیں اس نے بہت کم اواز میں پوچھا تھا۔

میری جان صدف کچھ دنوں میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جائے گی وہ صرف مہمان ہے اس کی وجہ سے ہمیں اپنا گھر چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے اب مزید کوئی فضول بات نہیں وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اس کے کندھے سے شرٹ سرکا چکا تھا

جبکہ وہ چاہنے کے باوجود بھی اسے بتا نہیں پائی تھی۔

exponovels

کہ اسے مسئلہ صدف سے نہیں بلکہ ابراہیم سے ہے وارق کے بنا رہنا اب اس کے بس میں نہیں ہے اور ابراہیم کے ساتھ ایک چھت کے تلے رہنا اس کے لیے موت کے برابر تھا۔

وہ گہری نیند سو رہی تھی جب اسے اپنے ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس ہوئے لیکن زیادہ نوٹس نہ لیتے ہوئے وہ دوبارہ نیند کی وادیوں میں اترنے لگی جب اسے اپنی گردن پر جارحانہ لمس محسوس ہوا۔

وہ مزید ان سب چیزوں کو اگنور نہیں کر سکتی تھی آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے بڑی مشکل سے خود پر جھکے تاشفین کو دیکھا تھا۔

جو شاید اسی کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا ایک جھٹکے میں وہ اس کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتا پیچھے کی طرف کھینچ چکا تھا۔

اس کا انداز جارحانہ تھا وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

تاشفین۔۔۔۔۔۔۔۔تکلیف سے اس نے اپنے ہاتھ کو اوپر کی طرف لے جانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس کے ہاتھ کو ایک جھٹکے میں پیچھے کی طرف کرتا اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

چھوڑیں تاشفین۔۔۔۔۔۔۔اپنی گردن پر اس کے لبوں کا جارحانہ لمس اسے تڑپا کر رکھ گیا تھا۔۔اس نے تڑپتے ہوئے اس کے بازوں سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔

کیوں کیوں چھوڑوں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

تاکہ تم اپنے اس بھائی کے ساتھ مل کر مجھ سے دور جانے کی پلاننگ کر سکو۔

exponovels

کیا کہہ رہی تھی جو میرا بھائی چاہتا ہے وہ ہو گا اور تمہیں کیا لگتا ہے میں وہ ہونے دوں گا۔

تمہیں لگتا ہے میں تمہیں خود سے دور جانے دوں گا میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا لیکن دوری برداشت نہیں کروں گا۔

اگر تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتی نا تو پھر تمہیں مار کر خود کو گولی مار دوں گا دونوں مر جائیں گے۔ لیکن یہ مت سوچنا کہ میں تمہارے بھائی کی بات مان کر تمہیں چھوڑ دوں گا اخری سانس بھی تم میرے ساتھ میری آنکھوں کے سامنے میری باہوں میں لو گی۔

تاشفین پلیز مجھے تکلیف ہو رہی ہے چھوڑیں مجھے ہم آرام سے بھی تو بات کر سکتے ہیں ناوہ اس کی شدتوں سے گھبراتی آپنااپ اس کی پناہوں سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی بولی تھی۔

جبکہ وہ تو صرف اس کے پھڑ پھڑاتے ہوئے لبوں کو دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھ آہستہ سے اس کے بالوں سے پیچھے ہٹے تھے جبکہ اب وہ اس کے تھر تھراتے نازک لبوں کی طرف آیا تھا۔

اس کے ہاتھوں کی انگلیاں بے باکی سے اس کے نازک اس کی شدت سے سرخ ہوئی پنکھڑیوں پر سرسرانے لگی تھیں۔اس نے آہستہ سے اس کے نچلے لب کو اپنی دو انگلیوں میں دباتے ہوئے اپنے لبوں میں بھر لیا تھا۔

عجیب دیوانگی چھائی ہوئی تھی اس پر وہ جیسے کتنے برسوں سے پیاسا تھا اور آج وہ اپنی پیاس اپنے انداز میں بجھانا چاہتا تھا۔ کہنے کو یہ صرف تین دن کی دوری تھی لیکن ان تین دنوں میں وہ اس کی اہمیت کو سمجھ گیا تھا اس کے بناوہ سانس نہیں لے سکتا تھا

exponovels

زندگی گزارنا تو دور کی بات تھی۔

اور اس لڑکی کی ہمت کی وہ داد دیتا تھا جو اس کے سامنے اس کا ساتھ دینے کے بجائے اپنے بھائی کو چن گئی تھی اسے اصل تکلیف تو یہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ واپس چلنے کے بجائے اسے ضد دلا رہی تھی۔

اس کی سانسیں بند ہو رہی تھیں وہ اسے روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی لیکن تاشفین پر تو جیسے جنون سوار تھا وہ اس کی سانسوں کو قید کیے اسے تڑپا رہا تھا۔

وہی تڑپ جس میں وہ پچھلے تین دنوں سے خود مچل رہا تھا وہی تڑپ وہ اس کے رگ رگ میں بھر دینا چاہتا تھا جو سزا اس نے پچھلے تین دن میں اس کے بنا رہ کر کاٹی تھی وہی سزا وہ اس کے وجود میں تھکان بنا کر اتار دینا چاہتا تھا۔

اپنی پیٹھ پر وہ اس کے نازک ہاتھوں کے مکوں کو سکون سے برداشت کر رہا تھا جیسے اسے انہی کی طلب ہو

تاشفین۔۔۔۔۔۔۔سانسوں کی آزادی پر وہ پیچھے ہٹتے ہوئے اسے دھکا دیتی خود سے دور کرنے لگی تھی جبکہ وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے ایک بے باک قہقہہ لگاتا اس کی حالت کو انجوائے کر رہا تھا۔

کیا ہوا بے بی برداشت نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔۔میری شدتیں یا پھر بھول گئی ہو میری دیوانگی ان تین دنوں میں ؟۔۔۔۔

وہ ایک جھٹکے میں واپس اسے اپنے قریب کر چکا تھا اس کا بے باک ہاتھ اس کے کمر پر گردش کر رہا تھا جبکہ وہ روٹھی ناراض نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

exponovels

یہ نخرے مت دکھانا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی غلطی کو قبول کرنے کے بجائے مجھے ناراضگی دکھا رہی ہو وہ الٹا اس پر برس پڑا تھا۔

میری غلطی کیا ہے میری غلطی کیا میں نے اس روز کو اپنے ساتھ اتنا فری کیا تھا کہ وہ آکر مجھے پروپوز کرے۔

اگر اس عورت کے بجائے مجھے کوئی لڑکا اس طرح سے پروپوز کرتا۔اور میں اس کی عزت کی خاطر اس کا پروپوزل ایکسیپٹ کر لیتی تو آپ ہنس کر برداشت کر لیتے۔

اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے وہ اسے خود سے دور کرتی پوری طرح مزاحمت کر رہی تھی۔

میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا ادھر پاس آؤ میرے۔۔۔۔۔۔۔پہلے میری تڑپ ختم کرو جانتی ہو تین دن سے کیا حال ہے میرا وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

جانتی ہوں بہت اچھے سے جانتی ہوں میں ہٹیں پیچھے۔۔۔۔۔"

تاشفین اس وقت میں آپ کی کسی بات میں نہیں آنے والی اور نہ ہی مجھے آپ کے ساتھ اب رہنا ہے وہ اپنی بات دہرانے لگی تھی جب وہ ایک بار پھر سے اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں قید کرتا اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

وہی شدت بھرا انداز برداشت کرتی وہ لمحے میں بے حال ہوئی تھی لیکن یہاں کون تھا جو اس کی حالت پر ترس کھاتا وہ تو بس اسے اس کی باتوں کی اس کے لفظوں کی سزا دے رہا تھا۔

اس کے لبوں کو آزادی بخشتا وہ اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا اس کے تل کی تلاش میں وہ اپنے انگوٹھے سے اس کی پچھلی گردن پر بے باک چھو رہا تھا

exponovels

تاشفین پلیز دور ہٹیں وہ بڑی مشکل سے اسے کندھوں سے ہٹاتی بیڈ سے اٹھ گئی تھی جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

۔دروازے پر اچانک ہونے والی دستک نے اسے آگے قدم اٹھانے سے روک دیا تھا جب کہ وہ پریشان سی دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

اس وقت کون آسکتا ہے اس کمرے میں اللہ وارق بھائی نہ ہوں اگر وہ ہوئے تو کیا سوچیں گے۔

وہ کون ہوتا ہے کچھ سوچنے والا زیادہ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اس سے اسے تو میں خود دیکھ لوں گا وہ کہتے ہوئے اپنے بازو فولڈ کرتا بیڈ سے اٹھا تھا جب اس نے اچانک ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کی۔

پاگل ہو گئے ہیں آپ دماغ خراب ہے آپ کا اس طرح سے باہر جائیں گے میری بدنامی کروانی ہے۔اگر باہر خالہ ہوئیں تو کل رات بھی وہ صدف آپی کے ساتھ ان کے کمرے میں نہیں رہی تھیں وہ یہاں میرے کمرے میں رہی تھیں۔

کیا کیا سوچیں گیں وہ کہ آپ کو میں نے یہاں اس کمرے میں بلایا ہے وہ پریشانی سے اسے بتانے لگی تھی۔

تو کیا تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے بتا نہیں سکتی کہ میں اپنی مرضی سے آیا ہوں اس کے ڈرپوک انداز پر وہ غصہ ہونے لگا تھا۔

exponovels

اتنی مشکل سے تو وہ اسے لوگوں سے بات کرنے کے قابل بنا رہا تھا سب کے سامنے اپنے دفاع میں بولنا سکھا رہا تھا اور یہاں آکر وہ پھر سے بھیگی بلی بننے لگی تھی۔

یہ آپ کا نیویارک نہیں ہے تاشفین یہ پاکستان ہے اور یہاں ان سب باتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے

آپ یہیں رکیں میں دیکھ کر آتی ہوں کہ دروازے پر کون ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

جو بھی ہے اسے جلدی فارغ کرو اور واپس آؤ میرے ٹائم سے ایک سیکنڈ بھی میں تمہیں کسی دوسرے پر برباد نہیں کرنے دوں گا تمہارے پاس صرف ایک منٹ ہے وہ اسے بھیجتے ہوئے اپنی شرٹ لمحوں میں اتار کر صوفے پر پھینک چکا تھا جبکہ اس کی اس بے باک حرکت پر وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

لیکن بولی کچھ بھی نہیں اگر وہ اس وقت کچھ بھی کہتی تو تاشفین نے کسی کا بھی لحاظ نہیں کرنا تھا۔

وہ تو یہاں آیا بھی اس کی ذات پر احسان کر کے تھا نہ کہ اپنی کسی غلطی کی معافی مانگنے کے لیے۔

جم گئی ہو کیا۔۔۔۔۔؟

جلدی فارغ کر وہ اسے دروازے پر کھڑے دیکھ کر پیچھے سے غرایا تھا۔

وہ تو خدا کا شکر تھا کہ اس کے کمرے سے اواز باہر نہیں جاتی تھی ورنہ باہر کھڑا شخص سمجھ جاتا کہ اندر کمرے میں کیا ہو رہا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دروازہ کھولا تو باہر چھوٹو ہاتھ میں چھوٹا سا تکیہ پکڑے کھڑا تھا۔

exponovels

جانو آپ یہاں کیا کر رہے ہو۔وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھا چکی تھی جبکہ تاشفین بھی کمرے کے باہر بچے کو کھڑے دیکھ کر سامنے آ گیا تھا۔

وہ احمد مجھے ڈر ارہا ہے مجھے اماں کے پاس جا کر سونا ہے لیکن احمد کہتا ہے کہ نیچے چڑیل کھڑی ہے سیڑھیوں پر۔

آپ مجھے چھوڑ کر آؤ نا اماں کے کمرے میں یا پھر میں آپ کے پاس سو جاؤں گا وہ اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھتا نیند سے بھری ہوئی اواز میں بولا تھا۔

خدایا یہ احمد کا بچہ بھی نا کہاں کھڑی ہے چڑیل سیڑیوں پر کچھ بھی نہیں ہے آپ ارام سے چلے جاؤ میری جان وہ اس کے دونوں گال چومتے ہوئے بہت پیار سے سمجھا رہی تھی۔

اس کا ارادہ تو نہ تھا اسے بھیجنے کا لیکن تاشفین کے غصے کو بھی وہ سمجھ چکی تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔ہے میں نے دیکھی ہے خود وہاں نیچے کھڑی ہے آدھی سیڑھیوں پر اسی لیے تو میں آپ کے پاس آیا ہوں وہ معصومیت سے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا چکا تھا۔

یہ گندے والے بھیا آپ کے کمرے میں کیوں آئے ہیں انہوں نے وارق بھائی کو مارا یہ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں ان کو کمرے سے نکال دو چھوٹو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جب اس نے پیچھے کھڑے تاشفین کی طرف دیکھا تھا۔

چھوڑ کے آؤ جلدی سے اسے اس کی اماں کے پاس وہ واپس آتے ہوئے کمرے میں بیڈ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ وہ بھی چھوٹو کو لیے اندر آ گئی تھی۔

exponovels

میں کیسے چھوڑ کے اؤں سنا نہیں آپ نے سیڑھیوں پر چڑیل کھڑی ہے۔وہ پریشانی سے اس سے کہنے لگی تھی جب کہ تاشفین نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا مطلب کہ وہ بھی چھوٹو جیسی ہی تھی۔

انتہائی ڈرپوک۔۔۔۔۔۔۔"

اس بڑے والے بچے نے اس چھوٹے بچے کو بے وقوف بنانے کے لیے جھوٹ بولا ہے۔اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتی چھوٹو کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اس پر کمبل کرنے لگی۔

کیا کر رہی ہو تم یہ۔۔۔۔۔؟وہ کمبل ہٹاتے ہوئے غصے سے بولا تھا اسے ہر گز منظور نہ تھا

کہ وہ یہ رات یہاں اس چھوٹو کو اپنے ساتھ سلا کر برباد کرنے والی ہے۔

دیکھیں ہم دونوں کو نیچے سیڑھیوں پر جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے اسی لیے چھوٹو میرے پاس سوئے گا وہ معصومیت سے اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی جب کہ وہ اگلے ہی لمحے چھوٹو کو اٹھاتے ہوئے کندھے سے لگاتا کمرے سے نکلنے لگا تھا جب چھوٹو نے رونا شروع کر دیا۔

چھوڑ نے جا تو رہا ہوں تمہیں تمہاری اماں کے پاس اب کیا تکلیف ہے تمہیں وہ بے حد غصے سے بولا تھا۔

میرا تکیہ۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی انتہائی غصے سے اس پر غرایا تھا جیسے اسے کمرے میں چھوڑ کر وہ اس پر احسان نہ کر رہا ہو بلکہ ان دونوں کو ان کے کمرے میں تنہا چھوڑنا چھوٹو کا ان پر احسان ہو۔

وہ جلدی سے واپس کمرے میں آتے ہوئے چھوٹا سا تکیہ اٹھا کر اسے دیتا واپس کمرے سے نکلنے لگا تھا لیکن جاتے جاتے اسے دھمکی لگانا نہیں بھولا۔

exponovels

دروازہ بند کرنے کی غلطی ہر گز مت کرنا کمرے کی چابی میرے پاس موجود ہے اور اب یہاں بیٹھ کر اندازے مت لگانا کہ چابی میرے پاس کہاں سے آئی۔

نیچے جو دیوار ہے وہاں سارے کمروں کی چابیاں لگی ہوئی ہیں وہ بات مکمل کرتا کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ دروازہ بند کرنے کے بارے میں ابھی سوچ ہی رہی تھی صرف سوچتی ہی رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کمرے پر دستک ہوتے ہی ابراہیم نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا لیکن تاشفین کو کھڑے دیکھ کر ذرا پریشان ہوئے اس نے شرٹ تک نہیں پہن رکھی تھی وہ اس طرح آدھ ننگا پورے گھر میں گھوم رہا تھا۔

آپ کے بڑے والے بچے نے چھوٹے والے کا دماغ خراب کر دیا ہے اس صاحبزادے کو سیڑیوں پر چڑیل کھڑی نظر آرہی ہے وہ اسے پھینکنے والے انداز میں ابراہیم کو دے رہا تھا۔

ارے میرا بچہ ڈر گیا وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولے تھے جب کہ تاشفین وہیں سے پلٹنے لگا۔

چھوٹو آپ نے تھینک یو بولا بھیا کو بھیا اتنی رات کو اپنی نیند خراب کر کے آپ کو چھوڑنے کے لیے آئے ہیں۔

ابراہیم نے بڑے پیار سے چھوٹو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

یہ بہت گندے والے بھیا ہیں اتنے غصے سے مجھے چھوڑنے کے لیے آئے میرا تکیہ بھی اوپر تناشو آپو کے کمرے میں چھوڑ کے آئے تھے یہ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں میں ان کو تھینک یو بھی نہیں بولوں گا۔

exponovels

وہ منہ بناتے ہوئے سارا راز فاش کر گیا تھا تاشفین نے اسے دیکھا تھا مطلب وہی تھا جو اسے بچہ سمجھ رہا تھا یہ بچہ کسی جن سے کم نہیں تھا۔

تناوش کے کمرے میں۔۔۔۔۔۔۔ابراہیم صاحب نے اس کی بات دہرائی تھی جب کہ وہ کندھے اچکا گیا۔

یہاں میں اپنی بیوی کے لیے آیا ہوں آپ کے لیے تو آیا نہیں ہوں گا اور نہ ہی آپ کا یہ لاڈلا مجھ سے مدد مانگنے کے لیے میرے کمرے میں آیا ہو گا۔

فکر مت کریں ہم آپ کو ڈسٹرب نہیں کریں گے ہو سکتا ہے کہ کل ہی میں تناوش کو لے کر یہاں سے نکل جاؤں ۔وہ اپنی بات مکمل کرتا واپس جا چکا تھا جبکہ ابراہیم صاحب اس کے جانے کا سن کر ہی پریشان ہو گئے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں واپس آیا تو وہ وہیں بیٹھی اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی دروازہ بند کرتے ہوئے وہ اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔

آپ اس طرح شرٹ کے بغیر نیچے گئے تھے۔۔۔۔۔۔؟ وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی جیسے جانتی ہی نہ ہو حالانکہ اس کے کمرے سے جاتے ہی وہ شرٹ صوفے پر پڑی دیکھ چکی تھی۔

نہیں وہ جو سیڑھیوں پر کھڑی چڑیل تھی نا اس نے شرٹ مجھے دے دی تھی وہ اس کے قریب آتے ہوئے ایک جھٹکے میں اس کا بازو تھامتا اس کی گردن سے دوپٹے کو نکال کر دور پھینک چکا تھا۔

exponovels

آپ نے تایا ابو کو بتایا تو نہیں کہ آپ یہاں میرے کمرے میں ہیں وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی یہی سوال تو اسے تنگ کر رہا تھا۔

میں نے نہیں بتایا لیکن تمہارے اس جانو نے بتا دیا جسے تم چوم رہی تھی اس کے لبوں کو اپنے ہاتھوں سے چھوتے ہوئے وہ اپنی جلن اس پر بیان کر گیا تھا۔

وہ کیا سوچ رہے ہوں گے وہ پریشان ہوئی تھی جبکہ اس کی پریشانی کی اسے پرواہ نہ تھی۔

کل ہم دونوں واپس جا رہے ہیں میں نے تمہارے تایا کو بھی بتا دیا ہے وہ اس کی گردن کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بتا رہا تھا۔

لیکن مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں تاشفین وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بالکل سیریس انداز میں بول رہی تھی

سٹاپ اٹ تناوش میں تمہیں بتا چکا ہوں ساری بات اب تمہاری اس ضد کا کوئی مطلب نہیں نکلتا۔

میں کل ہی واپس جانے کا انتظام کروں گا میں ایک سیکنڈ ان لوگوں کے بیچ نہیں رہنا چاہتا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر گرا چکا تھا۔

آپ ان لوگوں کے ساتھ نہیں میرے ساتھ ہیں اور میں یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہتی مجھے میرے ہی گھر میں رہنا ہے۔

exponovels

اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو شوق سے جا سکتے ہیں وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کر رہی تھی جبکہ وہ اس کے ہاتھوں کو قید کرتا اس کی گردن کو بے باکی سے اپنے لبوں سے چومنے لگا تھا

تم جانتی ہو مجھے تمہاری اس فضول ضد سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں کل تمہیں یہاں سے لے کر جا رہا ہوں اور کل اپنے بھائی کے سامنے تم خود اپنی زبان سے کہو گی کہ تمہیں میرے ساتھ واپس جانا ہے

ورنہ آج سانس لینے کی اجازت دے دی دوبارہ اس غلطی پر ساری زندگی کے لیے سانسیں چھین لوں گا وہ دھمکا رہا تھا

۔

آپ مار ڈالیں مجھے لیکن میں پھر بھی یہاں سے نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

وہ ضد پر اڑی ہوئی مسلسل مزاحمت کر رہی تھی جبکہ اس کی ساری مزاحمتوں کو اپنے لبوں میں قید کرتے ہوئے وہ اسے اپنی باہوں میں جکڑ چکا تھا۔

بیکار ہیں یہ ساری مزاحمتیں۔ میں کسی دن تم سے سانسیں ہی چھین لوں گا۔ جو تم مجھ سے دور ہو کر جینا چاہو گی۔ وہ لمحے ہی چھین لوں گا۔

میری ہو تم صرف میری میرے بنا تمہیں سانس لینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ شدت بھرا انداز اپنائے ہوئے تھا وہ اس کی سانسوں کو قید کرتا اس کے کندھے سے شرٹ سرکاتا جارحانہ انداز میں اس پر اپنی شدتوں کے لمس سے بکھیرنے لگا

exponovels

۔وہ اس کی شدتوں سے لڑنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن اخر کب تک اس کی ساری مزاحمتیں تاشفین نے اپنی باہوں میں قید کر رکھی تھیں وہ چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکتی تھی۔وہ اس کی دھڑکنوں پر اپنا نام لکھتا اس کی اور اپنی جان ایک کر چکا تھا

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تو نظر بیڈ پر بے سدھ پڑے تاشفین کی طرف گئی تھی وہ شرٹ لیس آرام سے بیڈ پر پڑا ہوا تھا دنیا جہاں کی کوئی پرواہ نہ تھی بس اب وہ سکون میں تھا ساری رات اس کا سکون تباہ کر کے۔

بہت ساری دعائیں مانگنے کے بعد وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے سینے پر پھونک مارتی اس کے ماتھے پر نرمی سے اپنے لب رکھ گئی تھی۔

وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگتا تھا بالکل کسی چھوٹے سے بچے کی طرح لیکن یہ چھوٹا سا بچہ اسے تنگ بھی بہت کرتا تھا کل رات اس نے اسے ایک سیکنڈ کے لیے بھی سونے نہ دیا تھا۔

اپنے مطابق تو وہ اس کی عقل ٹھکانے لگا چکا تھا جبکہ صبح اسے اپنی باہوں سے آزاد کرتے ہوئے بھی اس نے صاف الفاظ میں کہا تھا۔

کہ وہ واپس جانے والے ہیں وہ بھی آج ہی وہ یہاں پاکستان میں رہنے نہیں آیا اور نہ ہی وہ ان لوگوں کے بیچ میں رہ سکتا ہے اسی لیے وہ اپنی تیاری پکڑے۔

اٹھ جائیں تاشفین بہت وقت ہو چکا ہے دیکھیں ساڑھے پانچ بجنے والے ہیں جلدی سے اٹھیں اور یہاں اس کمرے سے نکلیں۔

exponovels

کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ کوئی بھی آپ کو اس کمرے میں دیکھ لے وہ اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار مضبوط کرتا اسے ایک جھٹکے میں اپنے ساتھ بیڈ پر گراتے ہوئے اس کے اوپر اپنا وزن ڈالتا اسے خود میں قید کرنے لگا۔

اور میں نہیں چاہتا کہ اس وقت تم مجھ سے دور جاؤ یہ لمحے میرے لیے بہت خاص ہیں اس کے لبوں کو چومتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے اس کے دل نشین وجود میں کھونے لگا تھا ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہی تو اس نے اپنی جان بخشوائی تھی اور پھر سے پکڑی گئی تھی۔

نہیں تاشفین چھوڑیں مجھے سمجھنے کی کوشش کریں آپ کو اس کمرے سے جانا ہوگا وہ بول ہی رہی تھی جب کہ وہ اس کے لبوں کو قید کرتا ایک ہی لمحے میں اسے بے بس کرتے ہوئے اس کے ہوش اڑانے لگا تھا۔

وہ اس کے لبوں پر اپنا بے باک لمس چھوڑنے کے بعد اس کا رخ بیڈ کی طرف پھیرتے ہوئے اپنے دشمن جاں کو تلاش کرتا اس پر اپنے ظلموں کے بارش کرنے لگا تھا۔

اور اس معاملے میں وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ اپنے معصوم تل کو اس ظالم شخص کی قید سے چھڑوا نہیں سکتی تھی وہ معصوم تو صرف اس کے جسم پر ہونے کی سزا کاٹ رہا تھا جبکہ وہ اس کے تل کو چومتے ہوئے بے حال کرنے لگا تھا اس کی شدتوں کے نشان اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ انکھیں بند کرتی اس کی سزا ختم ہونے کا انتظار کرتی رہی جبکہ اس کی سزا ختم ہونے کے بجائے بڑھتی جا رہی تھی۔

exponovels

اوران معاملوں میں تناوش کومزاحمت کرنے کی اجازت نہ تھی۔اب وہ اس کے تل کو نرمی سے اپنے ہونٹوں سے سہلا رہا تھا۔وہ آہستہ آہستہ انگوٹھے سے اس کو چھوتے ہوئے اس کی کمر پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا اسے بے حال کرنے لگا تھا۔

جب کہ وہ اسے کچھ بھی کہہ نہیں سکی تھی کیونکہ اسے روکنے کا مطلب تھا اسے غصہ دلانا اور اس وقت وہ اسے غصہ دلا۔کر ہر گز ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی ورنہ ممکن تھا کہ وہ یہاں کوئی بھی ہنگامہ کر دے اور اس وقت وہ صرف روشنی پھیلنے سے پہلے اسے اس کے کمرے میں بھیجنا چاہتی تھی۔

جو ممکن تھا اس کی بات ماننے کے بعد ورنہ وہ اپنی پہ آتا تو صرف اپنی ہی منواتا تھا۔وہ خاموشی سے اس کی باہوں میں پگھلتے ہوئے اس کے جنون کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی وہ اپنی ہی دھن میں اسے قید کیے اس کے ہوش اڑاتا چلا جا رہا تھا۔

اس کا مزاحمت نہ کرتے ہوئے اپنا آپ اس کے حوالے کر دینا اسے اس وقت دنیا کا سب سے خوبصورت وقت لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا وارق اب تک گہری نیند میں تھا ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا تو وہ ابھی ساڑھے سات بجا رہی تھی۔

وارق کو ابھی کام پر جانے میں کافی سارا وقت باقی تھا اسی لیے وہ اسے ڈسٹرب نہ کرتے ہوئے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی تھی وارق بہت دیر سے رات کو سویا تھا تو یقیناً اس وقت تک اس کی نیند ہر گز پوری نہیں ہو گی۔

exponovels

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو وارق اب بھی پر سکون نیند لے رہا تھا۔اس نے ایک دفعہ پھر سے گھڑی کی طرف دیکھا تو پھر اسے وارق کی نیند میں خلل ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا پڑا کیونکہ اب آٹھ بج چکے تھے۔

سو وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آتی اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اپنے بالوں سے نکلتی پانی کی ٹھنڈی بوندوں کو اس کے چہرے پر ایک ادا سے چھٹکنے لگی۔

اٹھ جایئے مسٹر وارق آپ کے باس بننے کا ٹائم شروع ہونے والا ہے ہسبینڈ بننے کا ٹائم فنش وہ محبت سے اس کے مونچھوں کو تاؤ دیتی اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی جبکہ وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتا اسے پھر سے اپنی طرف کھینچ کر اس پر جھکا تھا۔

تو مسز وارق افراہیم اگر آپ کا شوہر آپ کا بوس بننے سے پہلے تھوڑی دیر شوہر بننا پسند کرے تو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا آپ کو اس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے وہ اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے انتہا قریب کر چکا تھا اگر اعتراض ہوا تو کوئی مسئلہ ہو گا وہ اس کے کندھے پہ اپنی کہنی ٹکاتے ہوئے اپنے چہرے کو مزید اس کے پاس کر گئی

۔

سب سمجھ میں آ رہا ہے ادائیں دکھا کر مجھے راستے سے ہٹانا چاہتی ہو وہ اسے پیچھے گراتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو قید کرتا بیڈ پر لگا چکا تھا۔

اوہو آپ تو میری پلاننگ ہی پکڑ گئے میں تو پھنس گئی۔

اس نے کھلے دل سے قبول کیا تھا جبکہ اب وہ اس کا پیار اپنی گردن پر وصول کرتی مسکرا دی تھی۔

exponovels

گدگدی ہو رہی ہے مجھے وہ اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے کھلکھلائی تھی۔

مائرہ بہت خوش رہنے لگا ہوں میں کہیں کچھ برا تو نہیں ہونے والا تم اچانک سے اتنی مہربان کیسے ہو گئی ہو میں تمہیں سمجھ نہیں پا رہا وہ سیریس انداز میں بول رہا تھا۔

آپ سے میرا پیار ہضم ہی نہیں ہوتا جائیں پیچھے ہٹیں وہ ناراضگی دکھانے لگی جب کہ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

مائرہ جو ناراضگی دکھانا چاہتی تھی اس کے محبت بھرے انداز پر اپنی ناراضگی بھلا گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا مطلب عرفان آپ کہیں جانے والے ہیں یہ بات آپ نے مجھے کیوں نہیں بتائی۔۔۔۔۔۔؟

وہ اپنا سامان پیک کر رہے تھے جب وہ ان سے پوچھنے لگی۔

میں پہلے اپنے بزنس ٹورز کے بارے میں تو میں کیا بتاتا ہوں جو اس بارے میں بتاؤں گا مجھے اچانک ہی جانا پڑ رہا ہے خود کل ہی خبر لگی ہے مجھے سو تم اپنا خیال رکھنا ڈینی یہی ہو گا تمہارے ساتھ۔ میں نے اس سے کہہ دیا ہے وہ تمہارا بہت خیال رکھے گا۔

تم بھی اپنے انداز پر تھوڑا کنٹرول کرنا وہ جتنا تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے تم اتنا ہی اس پر بے فضول کے الزامات لگا کر ذلیل کرتی ہو اب اگر تم نے میرے بیٹے کے ساتھ اس طرح کی کوئی بھی حرکت کی نہ تو یاد رکھنا اس کا انجام بالکل بھی اچھا نہیں ہو گا وہ کافی غصے سے بول رہے تھے۔

exponovels

میں نے ایسا بھی کیا کر دیا ہے اسے عرفان میں سچ کہہ رہی تھی۔اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھی۔

دیکھو زائنہ میری بات سنو تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے اور ڈینی نے اپنے ایک جاننے والے ڈاکٹر سے تمہاری اپوائنٹمنٹ لی ہے تو پلیز اس کے ساتھ وہاں چلی جانا۔

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا کہ آپ مجھے پاگل سمجھتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ میں پاگل ہو رہی ہوں۔

وہ بے یقینی سے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی جو اسے پاگل سمجھنے لگا تھا وہ دو تین دفعہ پہلے بھی اسے کہہ چکا تھا کہ اسے کسی اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے وہ اس کی کسی بات پر یقین کرنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

میں تمہیں پاگل نہیں کہہ رہا زائنہ صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ تمہیں ایک اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے بہتر ہے کہ تم اپنا اپ سنبھال لو۔تم صرف بیمار ہو کوئی بھی اچھا ڈاکٹر تمہارا علاج کر سکتا ہے اس سے پہلے کہ یہ سب کچھ بڑھ جائے بہتر ہے کہ ہم اس کا اچھے سے علاج کروالیں وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

علاج کی ضرورت ہے مطلب اپ مجھے پاگل ہی سمجھتے ہیں اپ کا بیٹا مجھے پاگل کر رہا ہے اور اپ مجھے پاگل ثابت کرنا چاہ رہے ہیں۔

زائنہ میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں پہلے ہی بہت زیادہ ٹینشن میں ہوں اپنی میٹنگ کی وجہ سے اور اوپر سے تمہاری یہ فضول کی باتیں مجھے اس وقت کام پر جانے دو واپس آ کر ہم اس سلسلے میں بات کریں گے اور ہاں ڈینی جو بھی کہے گا تم نے وہی کرنا ہے یاد رکھنا اپنی من مرضیاں مت کرنا۔

exponovels

ڈینی کا یہ دوست ہونگ کونگ سے ایا ہے صرف تمہارے علاج کے لیے تو بہتر ہو گا کہ تم اس سے ملو اور اچھے سے بہیو کرنا ڈینی کے ساتھ بھی اور اس کے فرینڈ کے ساتھ بھی وہ اسے سمجھاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے جبکہ زائنہ پیچھے باہر تک ان کے ساتھ آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈیڈ میں آپ کو بہت مس کروں گا وہ کمرے سے نکلے تو ڈینی ان کے گلے لگتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ اس کے ماتھے کو چوم چکے تھے۔

میں بھی تمہیں بہت زیادہ مس کروں گا میری جان اپنی ماں کا خیال رکھنا ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ پیار سے اسے سمجھا رہے تھے۔

جبکہ ڈینی کے لب مسکرائے تھے اس نے ایک نظر زائنہ کی طرف دیکھا تھا جو اس کے اس طرح پر اسرار انداز میں دیکھنے پر گھبرا سی گئی تھی۔

آفکورس ڈیڈ آپ فکر نہ کریں میں ہوں نہ مام کے پاس اور میرے ہوتے ہوئے بلا انہیں کیا ہو سکتا ہے آپ ارام سے جائیں اور آرام سے واپس ائیں میں انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا وہ تسلی دے رہا تھا۔

مجھے یقین ہے میرے بچے اب میں نکلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔ وہاں پہنچ کر تمہیں فون کروں گا۔ اور ہاں زائنہ میں تمہیں بتانا بھول گیا تمہارا فون خراب ہو گیا ہے پتہ نہیں کیسے لیکن تمہارا فون صبح میں نے فرش پر ٹوٹا ہوا دیکھا تھا وہ اسے بتاتے ہوئے گھر سے نکل گئے تھے۔

exponovels

میرا فون کیسے ٹوٹ گیا تم نے توڑا نا میرا فون تم نے میرا فون خراب کر دیا تا کہ میں اپنے شوہر سے رابطہ نہ کر سکوں سب سمجھ میں ارہا ہے مجھے ڈینی تم بہت برے انسان ہو تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کچھ کر کے کیا حاصل کر لو گے تم۔وہ اونچی اونچی اواز میں چلا رہی تھی جبکہ ڈینی پر سکون انداز میں صوفے پر جاتا ہے

انصاف۔۔۔۔حاصل کروں گا میں مام اپنی ماں کے لیے جسے تم نے مار ڈالا یہ مت سوچنا کہ تمہارے کیے کی سزا تمہیں نہیں ملے گی۔وہ کھل کر سامنے ایا تھا۔

جبکہ اس کے انداز پر وہ ہنس دی۔

مجھے قاتل ثابت کرنا چاہتے ہو اپنی ماں کو انصاف دلانا چاہتے ہو کیسے دلاؤ گے اپنی ماں کو انصاف کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تمہاری ماں کو میں نے مارا ہے۔

جلد ثبوت مل جائے گا تمہیں تم۔خود دو گی ثبوت بہت جلد جب تم اپنی زبان سے کہ تم نے ایسا کیا ہے۔وہ یقین سے کہہ رہا تھا جب کہ اس کی بات پر وہ کھل کر ہنسنے لگی۔

تم کل بھی بچے تھے اور اج بھی بچے ہوں اپنے خواب لے کر اپنی ماں کی طرح قبر میں چلے جاؤ گے لیکن میرے خلاف تمہیں ثبوت نہیں ملے گا میرے خلاف تو وہ ثبوت نہ پیش کر سکا جس کے پاس ثبوت تھے تم کیا چیز ہو۔

وہ غرور سے کہتے ہوئے اندر کی طرف چلی گئی تھی جبکہ اس نے اس کے انداز پر زیادہ کوئی رسپانس نہ دیا تھا کیونکہ جو کچھ وہ سوچ رہا تھا وہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

اس کے ہر سوال کا جواب وہ اس انداز میں دینے والا تھا کہ وہ کچھ پوچھنے کے قابل بھی نہ رہتی

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش کے کمرے سے اپنے کمرے میں واپس آتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیے تھے وہ اپنے لیے کپڑے ڈھونڈ رہا تھا۔ارادہ شاور لینے کا تھا جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہو گئی۔اس نے گھور کر اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

تاشفین تمہارا ناشتہ سوچا لے آوں کیونکہ نیچے سب کے ساتھ جا کر تو تم ناشتہ کرو گے ہی نہیں ویسے تم اپنے لیے کپڑے نکال رہے ہو لاؤ میں تمہاری کچھ مدد کر دیتی ہوں صدف بے باکی سے اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی تھی جبکہ وہ اپنی شرٹ کے اگلے بٹن جلدی جلدی لگاتے ہوئے اسے منع کرنے لگا۔

ضرورت نہیں ہے مجھے اگر مدد کی ضرورت ہوئی تو میری بیوی یہ بغل والے کمرے میں ہوتی ہے میں اسے بلا لوں گا تم جا سکتی ہو یہاں سے اس نے احترام والا سلسلہ رکھا ہی نہ تھا۔

اگر تمہاری بیوی کو تمہاری پرواہ ہوتی تو میرے خیال میں وہ اس وقت یہاں ہوتی نہ کہ اپنے بغل والے کمرے میں لاؤ دو مجھے میں تمہارے یہ کپڑے استری کر کے لاتی ہوں وہ اس کے ہاتھ سے کپڑے لیتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم ایسے دکھتے ہو گے تمہاری تصویریں ایک دو دفعہ سوشل میڈیا پر دیکھی ہیں میں نے لیکن تمہیں لائیو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے ہالی وڈ کا ہیرو ہو۔وہ اس پر بے باک تبصرہ کرتے ہوئے اس کے سینے کو چھونے لگی تھی جب تناوش اندر داخل ہوئی۔

exponovels

اسے تاشفین کے اتنا قریب کھڑے دیکھ کر تناوش نے غصے سے صدف کو دیکھا تھا۔وہ روز کی وجہ سے پہلے ہی اس سے خفا تھی اب اس صدف کی وجہ سے کوئی اور مسئلہ نہ کھڑا ہو جائے وہ اسے ذرا پیچھے ہٹ کر رکا تھا۔

صدف باجی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں چلیے نیچے چلیے ناشتہ لگ گیا ہے اور آپ نے کون سی شرٹ استری کروانی ہے یہ والی اس کے استین بالکل چھوٹے چھوٹے ہیں بہت شوق ہے باڈی کی نمائش کروانے کا وہ شرٹ صدف کے ہاتھوں سے لے کر اس پر پھینکتے ہوئے خود ہی اس کے لیے شرٹ نکالتی ان دونوں کے بیچ میں آ کر رکی تھی۔

یہ والی ٹھیک رہے گی پیچھے ہٹیں تاشفین راستے میں کیوں کھڑے ہیں اور بھی کام ہیں مجھے صرف آپ کو کپڑے ہی نہیں دینے میں نے وہ جلدی جلدی اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے استری سٹینڈ کے پاس اتی اسے صدف سے دور کرتی اس کی شرٹ استری کرنے لگی تھی۔

تم اس کے کام کیوں کر رہی ہو کیا وارق کو پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں نہیں کروں گی تو اور کون کرے گا ان کی بیوی میں ہوں تو ان کے کام بھی مجھے ہی کرنے ہیں اور آپ یہاں پر کیوں کھڑی ہیں نیچے چلیں جا کر ناشتہ کریں اور یہ ناشتہ آپ کو یہاں لانے کی کیا ضرورت تھی اسے بھی نیچے لے جائیں میں اور تاشفین نیچے ہی ناشتہ کریں گے۔

تاشفین کھڑے کیا ہیں جائیں نہانے کے لیے وہ جلدی سے جلدی اسے صدف کی نگاہوں سے دور ہٹانا چاہتی تھی جبکہ وہ اس کا غصہ دیکھتے ہوئے واش روم میں گھس گیا تھا اب صدف بھی مزید وہاں ایک سیکنڈ نہیں رکنا چاہتی تھی۔

exponovels

اس کا ہی دماغ خراب تھا جو اپنی ماں کی بات سن کر یہاں اس کمرے میں چلی ائی تھی اس کی ماں کا ماننا تھا کہ مائرہ تیز قسم کی لڑکی ہے وہ اسانی سے وارق پر اسے قبضہ نہیں کرنے دے گی۔

لیکن تناوش سیدھی سادھی ہے۔اگر تم تناوش اور تاشفین کے بیچ آجاؤ تو فائدہ ہمیں ہی ہو گا کیونکہ تاشفین بھی تو ادھی جائیداد کا مالک ہے لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ تناوش بھی اب سیدھی سادھی نہیں رہی۔

وہ ٹرے لے کر کمرے سے باہر نکلی تو وہ اس کی شرٹ استری کر کے بیڈ پر پھیلانے لگی۔

مکھیاں بہت ہیں اس گھر میں زیادہ کھلا گھومنے کی ضرورت نہیں ہے کپڑے باہر بیڈ پر رکھے ہیں اور دروازہ میں بند کر کے جا رہی ہوں ہر وقت آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی آپ کی عزت کی حفاظت کرنے کے لیے وہ باہر سے اسے اچھا خاصا سنا کر کمرے سے نکلی تھی جبکہ اندر اس کے جلن بھرے انداز پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

اس کا یہ انداز اسے بہت ہی زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔اور اب وہ جلدی جلدی نہا رہا تھا تاکہ نیچے جا سکے اس کا ارادہ تناوش کے ساتھ ناشتہ کرنے کا تھا وہ بھی وارق کے سامنے بیٹھ کرتا کہ وارق کو پتہ چل سکے کہ وہ تناوش پر کیا حق رکھتا ہے۔

اور وہ جب چاہے اپنی بیوی کو یہاں سے لے کر جا سکتا ہے اور ویسے بھی اب وہ اسے یہاں رہنے بھی نہیں دینے والا تھا اس کا ارادہ اج ہی شام کی فلائٹ سے واپس جانے کا تھا۔اور یہی بات وہ سب کو بتانے والا بھی تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ ناشتہ کرنے کے لیے نیچے آیا تو سب لوگ خوش ہو گئے تھے کیونکہ کسی کو بھی امید نہ تھی کہ وہ نیچے سب کے ساتھ ناشتہ کرے گا

جبکہ وہ تو تناوش کے ساتھ والی کرسی بھی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا۔جب وارق نے ان دونوں کو گھور کر دیکھا تھا اس کا غصہ دیکھ کر تناوش جلدی سے اٹھنے لگی تھی جب تاشفین نے بازو پکڑ کر اسے واپس اپنے قریب بٹھایا۔

کیا ہوا ڈارلنگ کیا کرنٹ لگ گیا ہے سیٹ سے جو بھاگ رہی ہو۔آرام سے بیٹھو ناشتہ کرتے ہیں۔تم نے تو میرے لیے کچھ بنایا نہیں ہو گا خیر مائری تم نے کیا بنایا ہے۔۔۔۔۔۔؟وہ سارے ڈونگوں پر سے ڈکن ہٹاتے ہوئے بے تکلفی سے پوچھ رہا تھا۔

یار میں نے تو صرف انڈا اور پراٹھا بنایا ہے وہ بھی وارق کے لیے یہ لو انڈا تم کھالو

پراٹھا وارق ہی کھائیں گے کیونکہ یہ تمہارے کھانے کے قابل نہیں ہے اور ویسے بھی میرا بنایا گیا پراٹھا صرف وارق ہی کھا سکتے ہیں۔وہ اپنے بنائے ناشتے کو دیکھتی وارق کے آگے سے انڈا ہٹاتے ہوئے اسے دے چکی تھی۔

او گریٹ یار تھینک یو یہ تو شکل سے ہی بہت اچھا لگ رہا ہے کھا کے ٹیسٹ کرتا ہوں وہ جلدی جلدی کانٹا لیے اسے چیک کرنے لگا تھا۔

واؤ یار تم تو یہاں آکر ماسٹر شیف بن گئی ہو کیا کمال کا انڈا بنایا ہے تم نے وہ کھل کر اس کی تعریف کرنے لگا تو مائرہ نے وارق کو اشارہ کیا تھا اور اپنے کام کی داد چاہی تھی جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا اپنا پراٹھا کھانے لگا تھا۔

exponovels

تم بھی کھاؤنہ دیکھو کتنا اچھا بنایا ہے تمہاری بھابھی نے تعریف کرو اس کی وہ تھوڑا سا انڈا توڑ کر زبردستی تناؤش کے منہ میں بھی ڈال چکا تھا۔

جبکہ اس کی اس بے باک حرکت پر صدف اور خالا کا تو منہ کھل گیا جبکہ اماں نظریں جھکا کر ہنس دی تھیں۔

یہ ساری حرکتیں نا کمرے کے اندر اچھی لگتی ہیں تاشفین بیٹا تمہیں اس گھر کے اصول پتہ نہیں ہیں خالہ نے بولنا ضروری سمجھا تھا۔

گھر کے اصول گھر کے مالک بناتے ہیں مہمان نہیں خالا جی آپ کو نہیں لگتا کہ آپ گھر کے معاملوں میں کچھ زیادہ ہی ٹانگ اڑاتی ہیں۔۔۔۔؟ جس طرح ان کا ٹھنڈے لہجے میں طنز آیا تھا اس نے اسی طرح ٹھنڈے لہجے میں اس کا جواب دیا تھا۔

خیر ہم جا رہے ہیں واپس آج شام کی فلائٹ سے سوچا بتا دوں سب کو اس نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے خاص کر وارق پر نگاہیں جمائی تھیں۔

شوق سے جاؤ لیکن میری بہن تمہارے ساتھ نہیں جائے گی وارق نے فیصلہ کیا تھا۔

اچھا تو ذرا یہ بات تم اپنی بہن سے کہو پوچھو یہ کیا چاہتی ہے وہ پر سکون انداز میں ناشتہ کرتے ہوئے ساری بات تناوش پر ڈال چکا تھا کیونکہ کل رات کے بعد اسے یقین تھا کہ اب وہ انکار نہیں کرے گی۔

ورنہ انکار کا انجام وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی۔ کل رات کی شدتیں اسے بھولی تو ہرگز نہ ہوں گی۔

exponovels

میں وہی کروں گی جو میرے بھائی کہتے ہیں تاشفین کل بھی آپ کو بتایا تھا اب بھی بتا رہی ہوں یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کی کسی بات سے خوفزدہ ہو جاؤں گی مجھے ڈر نہیں لگتا آپ سے میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی جب تک میرا بھائی نہیں چاہے گا۔

اپ اگر جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں وہ بھی پر سکون انداز میں بولی اس کا اتنا ٹھنڈا جواب تاشفین کو سچ مچ میں حیران ہی تو کر گیا تھا۔

میرا نہیں خیال کہ اب مجھے میری بہن سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت ہے وارق اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے مسکرایا تھا بکواس کرتی ہے یہ اسے تو میں اپنے ساتھ آج لے کر ہی جاؤں گا یہ ہوتی کون ہے میرے ساتھ نہ چلنے والی بس بہت برداشت کر لیا میں نے زبردستی تو زبردستی ہی سہی لیکن اسے تو میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔

تم یہاں سے اکیلے ہی واپس جاؤ گے تاشفین میری بہن تمہارے ساتھ نہیں جائے گی وہ یقین سے کہہ رہا تھا۔

میں یہاں سے جاؤں گا تو اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جاؤں گا دیکھتا ہوں مجھے کون روکتا ہے۔

ٹھیک ہے تاشفین بیٹا یہ تم دونوں کا نیجی معاملہ ہے ہم اس میں نہیں پڑیں گے لیکن جب تک تناوش کی اپنی مرضی نہیں ہو گی اس گھر سے جانے کی تب تک تم اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر نہیں جا سکتے۔

یہ تم سے روٹھ کر آئی تھی اس مان کے ساتھ کہ تم اسے منانے اؤ گے اور تم اسے منانے کے بجائے اس پر دھونس جما رہے ہو اس طرح سے رشتے نہیں بنتے میرے بچے اگر تم اسے لے کر جانا چاہتے ہو تو منا کر لے کر جاؤ۔

اس سے پہلے کہ ان کے بات بڑھتی یا لڑائی شروع ہو جاتی اماں نے بیچ میں بول کر سارا معاملہ ہی حل کر دیا تھا۔

exponovels

یہ اپنی مرضی سے میرے ساتھ جانا چاہے گی اس نے یقین سے کہا تھا۔

تو ٹھیک ہے جب یہ اپنی مرضی سے آکر ہمیں کہتی ہے کہ اسے اپنے شوہر کے ساتھ جانا ہے تو ہم خود اسے خوشی خوشی تمہارے ساتھ بھیج دیں گے اماں نے بات ختم کرتے ہوئے برتن اٹھا کر کچن کا رخ کیا تھا۔جب کہ وہ ناراضگی بری نگاہ اس پر ڈالتا کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

اتنی بری ہو تم تناوش اب بیٹھی ٹیبل کو کیا گھور رہی ہو جا کر مناؤ میرے دوست کو مائرہ کو بڑا غصہ ایا تھا اس کی حرکت پر۔

تمہارا معاملہ نہیں ہے تمہیں بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں وارق نے اس سے کہا۔

آپ کا معاملہ نہیں ہے آپ کو بھی بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے چلیں جا کر تیار ہوں افس نہیں جانا کیا وہ اسے گھورتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی

جبکہ وہ ایک نظر تناوش کو دیکھتا اس کے جھکے ہوئے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا گارنٹی ہے کہ آپ میرا کام کر دیں گے اور بیچ میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔ٹھیک ہے۔

جی جی۔۔۔۔۔۔آپ جتنے پیسے مانگیں گے میں آپ کو دینے کے لیے تیار ہوں بلکہ میرے بابا نے اپنی 90 پرسنٹ جائیداد میرے نام کی ہے۔

exponovels

میں اس میں سے 50 پرسنٹ آپ کو دوں گا میں نہیں جانتا کہ میری 90 پرسنٹ جائیداد کتنی ہے میں نے کبھی ان سب چیزوں پر غور نہیں کیا۔

لیکن میرے بابا کے مطابق اگر میری سات نسلیں بھی بیٹھ کر کھائیں تو بھی یہ دولت ختم نہیں ہو گی وہ فون کان سے لگائے چھت پر ادھر سے ادھر گھوم رہا تھا

ٹھیک ہے تو ڈیل ڈن کیجیے میں آپ کی شرط ماننے کے لیے تیار ہوں میں آج ہی اپنی جائیداد کے کاغذات بنوالوں گا لیکن اپ اپنی بات سے مکر نہیں سکتے میں اسے پاگل خانے میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

سمجھ رہے ہیں آپ میری بات کو اس نے میری ماں کے آخری وقت میں انہیں اتنا مینٹلی ٹارچر کیا تھا کہ وہ اپنی حالت کسی کو بتا بھی نہیں سکی تھی میں چاہتا ہوں کہ وہ صرف میری ماں کو سوچے صرف میری ماں کو دیکھے۔

آپ سمجھ رہے ہیں نا وہ پوری پلاننگ کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف موجود انسان اسے یقین دلا رہا تھا۔

کہ جیسا وہ سوچ رہا ہے بالکل ویسا ہی ہو گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا آج تم میرے ساتھ آفس جا رہی ہو اسے اپنی گاڑی کی فرینٹ سیٹ کھولتے دیکھ کر وارق نے پوچھا تھا۔

ہاں میں آج آپ کے ساتھ افس جانے والی ہوں آپ مجھے افس سے تقریبا تھوڑے سے فاصلے پر اتار دیجئے گا پھر میں آگے خود ہی آجاؤں گی۔

فضول میں ڈرائیور کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے آپ نے بھی وہی جانا ہے اور میں نے بھی۔

exponovels

بات تو درست ہے تمہاری لیکن میں تمہیں فاصلے پر کیوں اتاروں گا میں تمہیں اپنے آفس کے سامنے اتاروں گا ہماری منزل بھی تو ایک ہی ہے نا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو مائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں میں اب بھی کسی کو نہیں بتانا چاہتی کہ آپ میرے مسٹر ہسبینڈ ہیں ڈیڑ مونچھڑ آپ وہاں پر صرف میرے باس ہیں اور وہی رہیں گے۔

ہاں لیکن اپنی اس سیکرٹری کو کہہ دیجئے گا کہ مجھ پر زیادہ حکم چلانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اس کا انداز بالکل پسند نہیں ہے اور یہ آپ اسے افس میں بار بار کیوں بلاتے ہیں بہتر ہو گا کہ وہ بار بار آپ کے افس میں نہ ائے ورنہ "۔۔۔۔

اس نے ورنہ کہہ کر دھمکی دی تھی جس پر وہ سر کو خم دیتا مسکرا دیا تھا۔

اس کا اچانک یہ بدلہ بدلہ انداز وارق کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اس کی محبتوں کو قبول کر رہی تھی اس کے ساتھ جڑے رشتے کو قبول کر رہی تھی وہ کوئی فضول بحث نہیں کر رہی تھی اس کے سامنے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

لیکن وہ مائرہ کو ایسا ہی دیکھنا چاہتا تھا اگر وہ اس کے ساتھ اسی طرح سکون سے زندگی گزارنے کے لیے تیار ہو جائے تو وہ بھی خوشی خوشی اس کی ہر بات مان سکتا تھا۔

exponovels

ہاں لیکن صرف جائز بات رات اس نے ناجائز بات کی تھی وہ اس کی ہر بات مان سکتا تھا لیکن اپنے گھر والوں سے اپنی فیملی سے دور ہو کر ہر گز نہیں وہ جانتا تھا وہ ابراہیم سے دور جانے کے لیے الگ گھر کی بات کر رہی تھی نہ کہ صدف کو لے کر اسے کوئی ان سکیورٹی ہے لیکن اس نے اس بات کو غلط رنگ دے دیا تھا۔

وہ صرف ایک غلط فہمی کا شکار تھی اور وہ ابراہیم کو بہت غلط سمجھتی تھی اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی اس کی غلط فہمی دور کر دے گا وہ اسے بتا پائے گا کہ ان سب چیزوں میں ابراہیم کی کوئی غلطی نہیں بلکہ اس کے چاچا بدر خان کی ہے۔اور اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ اس کو سمجھے اور مائرہ کا یہ انداز اسے امید دلوا رہا تھا۔سب کچھ ٹھیک ہونے کی امید

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مس مائرہ یہ ٹائم ہے آپ کا آفس آنے کا آپ کل بھی غیر حاضر تھیں اور پرسوں بھی ابھی آپ کو جوائن کیے دو دن نہیں ہوئے کہ آپ کی چھٹیوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

اس طرح سے اس افس میں کام کریں گی اپ تو معاف کیجیے گا ہمیں اپ جیسے ورکرز کی ہر گز ضرورت نہیں ہے۔

وہ جیسے ہی اپنے افس کی طرف جانے لگی مس ماہم نے اسے راستے میں ہی روک دیا تھا ایک تو یہ لمبے بالوں والی چڑیل اسے اتنی بری لگتی تھی اور اوپر سے وہ اتنا ہی اس کے زیادہ سامنے آتی تھی۔

یقیناوارق افس آتے ہی سیدھا اپنے کیبن میں چلا گیا ہو گا۔

وہ دراصل مجھے کچھ کام تھا اسی لیے میں نہیں آسکی میں سر کو بتا کر گئی تھی تو اتنا خاص مسئلہ نہیں ہوا ہو گا اور ویسے بھی شاید آپ کو پتہ نہیں ہے کہ سر پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ میں صرف انہی کے انڈر کام کروں گی کسی اور کے نہیں۔

exponovels

تو آپ مجھ سے کسی طرح کا کوئی سوال پوچھنے کا حق نہیں رکھتی وہ بات ختم کرتی اپنے کیبن کے اندر چلی گئی تھی جبکہ ساتھ کھڑا طاہر تو حیران رہ گیا تھا۔

ماہم کا اس افس پر بہت دبدبہ تھا وہ چار سال سے وارق کی سیکرٹری کے طور پر کام کر رہی تھی اور آج وہ سب کے سامنے مائرہ کو اچھا خاصا ذلیل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن مائرہ کے جواب نے اسے بالکل ٹھنڈا کر دیا تھا۔

کیا یہاں کوئی تماشا ہو رہا ہے وہ ایک نظر سارے ورکرز کو دیکھتے ہوئے چلائی جس پر سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے وہ بھی غصے سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مس ماہم آپ ایسا کریں کہ یہ فائل آپ مس مائرہ کو دیں اور انہیں کہیں کہ یہ کام آج سے ان کا ہے اور ان سے ٹائپنگ والا کام آپ لے لیجیے گا۔

ماہم نے اسے فائل دینے کے لیے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ اس نے دوسرا حکم جھاڑ دیا۔

اور ایک اور بات آج سے آپ میری سیکرٹری نہیں بلکہ مس مائرہ کی سیکرٹری ہیں اپ کا وہی کام ہو گا جو آپ کرتی تھیں لیکن افس کے اندر آنے جانے کا کام ان کا ہو گا وہ اسے تفصیل بتاتے ہوئے واپس جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔

جبکہ وہ تو حیران رہ گئی تھی اس کے حکم پر وہ اس آفس میں چار سال سے یہ نوکری کر رہی تھی اور اب اچانک ہی اس کا کام وہ مائرہ کو دے رہا تھا اور وہ اسے مائرہ کی سیکرٹری بنا رہا تھا۔

exponovels

لیکن سر اتنے بڑے چینجز وہ بھی اتنا اچانک مس مائرہ ایک ان ایکسپیرینس اپلائی ہیں جنہیں کچھ بھی نہیں اتا نہ تو وہ ٹائپنگ کر سکتی ہیں اور نہ ہی وہ میرا کام سنبھال سکتی ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ مجھے چار سال ہو گئے ہیں یہاں کام کرتے وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب وارق نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کروا دیا۔

مس ماہم آپ سے جتنا کہا ہے آپ اتنا کریں۔ میں نے کہا ہے کہ وہ آپ کا کام کریں گی جو آپ اس افس کے اندر کرتے ہیں یعنی کہ میرے اس افس کے اندر باہر کے کام آپ کے ہی ہوں گے۔

اور ٹائپنگ ماسٹر کے لیے آج کچھ انٹرویوز رکھوائے ہیں اپ دیکھ لیجئے گا۔

اب جائیں اور جا کر مس مائرہ کو میرے کمرے میں بھیج دیں وہ اسے آرڈر دے چکا تھا جب کہ وہ بنا کچھ کہے افس سے نکل گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا مس ماہم آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں سب کچھ ٹھیک تو ہے نا طاہر اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگا تھا جو کافی غصے سے اس کے افس سے نکلتی ہوئی باہر آئی تھی

کچھ ٹھیک نہیں ہے طاہر صاحب آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے یہ لڑکی بالکل بھی عام لڑکی نہیں ہے کچھ تو ہے اس نے ایک ہی دن میں اس کو وہ کرنے پر مجبور کر دیا

exponovels

جو آج تک اس آفس میں نہیں ہوا انہوں نے میرا کام صرف افس کے باہر تک محدود کر دیا ہے آج سے آفس کے اندر کے سارے کام وہ کرے گی اور میں اس مائرہ کی سیکرٹری ہوں

کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے اسے تو کوئی کام آتا ہی نہیں اور آپ کو جان کر حیرانگی ہو گی کہ آج جب میں صبح افس کے لیے آ رہا تھا تو میں نے اس لڑکی کو سر کی گاڑی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔

تھوڑے فاصلے پر وہ گاڑی سے اتر گئی تھی اس نے ایک اور انکشاف کیا تھا۔

کیا وہ سر کے ساتھ کیوں آئی تھی کہیں سر کے ساتھ اس کا افیئر تو نہیں چل رہا وہ اب بات کی تہ تک جانا چاہتی تھی۔

میں بھی کہوں سر اس پر اتنے مہربان کیوں ہیں ہے تو خوبصورت اپنی خوبصورتی کا جادو چلا دیا ہو گا۔

لیکن دکھنے میں تو شریف گھرانے کی لگتی ہے لگا نہیں تھا کہ ایسی ہو گی طاہر صاحب نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے کندھے اچکا دیے۔

شریف لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو ایسے بڑے بڑے خواب دیکھ کر ایسے بڑے بڑے لوگوں کو پھنساتی ہیں باہر سے آئی ہے۔ کس کو کس طرح پھسانا ہے یہ لڑکیاں بہت اچھے طریقے سے جانتی ہیں۔

جادو چلا ہی دیا اس نے سر پر خیر میں اس کو بتا کے آتی ہوں کہ اب سے وہ سر کے آفس میں کام کیا کرے گی اور میں اس کی سیکرٹری ہوں ویسے بڑا ہاتھ مارا ہے اس لڑکی نے وہ اپنی فائل اٹھاتے ہوئے اس کے آفس کی طرف جانے لگی تھی جبکہ کچھ ایسی ہی سوچ طاہر کی بھی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اسے باہر کب سے آواز آرہی تھی پہلے آواز ہلکی ہلکی تھی پھر اچانک تیز ہونے لگی وہ اٹھ کر باہر آئی تو باہر کوئی بھی نہیں تھا ڈینی بھی تھوڑی دیر پہلے اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں نکل گیا تھا۔

عجیب فلیٹ ہے پتہ نہیں کدھر سے آواز ارہی تھی وہ اس وقت تاشفین کے فلیٹ پر ہی موجود تھی ابھی تک اس کا گھر تیار نہیں ہوا تھا اس نے ہر طرف دیکھا تھا رات کا اندھیرا پھیلتا جارہا تھا جب کہ ابھی تک نہ تو ڈینی کی کوئی خبر تھی اور نہ ہی وہ عرفان سے رابطہ کر سکی تھی وہ واپس آکر کمرے میں لیٹ گئی تھی۔

ارادہ تھوڑی دیر میں سو جانے کا تھا جب اسے باہر سے ایک بار پھر سے آواز آئی۔ وہ گھبرا کر دوبارہ باہر نکلی تھی دیکھا تو اب بھی کوئی بھی نہیں تھا وہ بلکنی کی طرف آئی

۔جب ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے ٹی وی آن کیا ہو دروازہ تو بند تھا یعنی اندر تو نہیں آسکتا تھا وہ جلدی سے واپس آئی تو دیکھا سامنے ٹی وی پر فلم چل رہی تھی۔

اور یہ فلم کوئی عام فلم نہیں بلکہ ڈینی کے بچپن کی فلم تھی جس میں وہ اپنی ماں کے ساتھ کھیل رہا تھا زینب عرفان کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ڈینی کو اٹھائے گول گول گھوم رہی تھی۔ شاید یہ ویڈیو عرفان ہی ریکوڈ کر رہا تھا۔

شاید وہ ڈینی کے بچپن کی کوئی برتھ ڈے کی ویڈیو تھی لیکن وہ یہاں کیسے آئی تھی۔۔۔۔۔؟

اور اچانک سے کیسے چلی تھی وہ پریشانی سے دروازے کو دیکھنے لگی جو اندر سے بند تھا

exponovels

جبکہ دوسری نظر اس کی بلکنی پر کھڑی کسی عورت پر پڑی تھی۔ وہ دوسری طرف منہ کیے کھڑی تھی لیکن پیچھے سے بالکل زینب کی طرح محسوس ہو رہی تھی اس کی چیخ بلند ہوئی تھی اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ کے وہ زور زور سے چیخ رہی تھی لیکن سننے والا کوئی نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

سر کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔۔۔؟ وہ دروازے پر ناک کرتے ہوئے اجازت مانگ رہی تھی جب کہ وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اسے صرف اندر آنے کا اشارہ کرتا اپنا سارا کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

آپ تو دل کے اندر آچکی ہیں محترمہ یہ دروازہ کیا چیز ہے آپ کے لیے میرے دل کے راستے بھی کھلے ہیں وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا جبکہ وہ ایک ادا سے بال پیچھے کی طرف کرتی اس کے پاس آرکی تھی۔

مُسٹر بوس زیادہ مسٹر ہسبینڈ بننے کی ضرورت نہیں ہے ہم یہاں پر بوس ایمپلائی ہیں اس نے یاد دلوایا تھا جبکہ اس کے یاد کروانے پر وہ منہ بناتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

exponovels

زیادہ یاد دلوانے کی ضرورت نہیں ہے مسز میں باس بن کر بھی تمہارے سارے حقوق اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں۔ جنہیں کبھی بھی کہیں۔ بھی استعمال کرنے سے مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔وہ اس کے لبوں پر اپنی مونچھیں رگڑ کر بے باک انداز میں بولا۔

وارق۔۔۔۔۔۔میں نے آپ کی مونچھیں کاٹ دینی ہیں قسم سے اف اتنا درد ہو رہا ہے۔

اس سے کم تو کانٹے چبھتے ہوں گے۔مونچھڑ کہیں کے۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے پیچھے ہٹانا چاہتی تھی لیکن وارق نے اس کی کوشش کو ناکام بنا کر اس کے لبوں کو قید کر لیا۔

ایسے ہی جنگلی بلی بنی رہا کرو تمہاری فرمبداری ہضم نہیں ہوتی۔وہ خوش ہوا تھا اس کے پرانے انداز پر۔۔۔۔۔

کوئی بہت ہی فضول قسم کے انسان ہیں آپ وارق۔۔۔۔اس کی جسارت پر وہ مریز برہم ہوئی تھی جبکہ وہ ڈھیٹوں کی طرح اپنی حرکت پر ہنس رہا تھا۔

ویسے جانو تم یہاں کسی کام کے لیے آئی یا پھر اپنا دیدار کروانے آئی ہو۔۔۔؟خیر وجہ کوئی بھی ہو تمہیں دیکھ کر میرے لبوں کو کچھ ہو گیا ہے۔

بار بار تمہارے ہونٹوں کو چومنے کی ضد کر رہے ہیں زرا پاس آو ان بے چارے ہونٹوں کو سمجھاو کہ تم صرف ایک ورکر ہو اس آفس کی میری بیوی نہیں جس کے ہونٹوں کو چوم کر میں اپنے بے باک لبوں کو سکون دے سکوں۔

وہ بہت معصومیت سے اس سے اپنا مسلہ بیان کر رہا تھا جبکہ اس کے انداز پر وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگی.

exponovels

ہنسنا بند کرو میرے ہونٹوں کا کچھ کرو بتا تو رہا ہوں کہ انہیں کچھ ہو گیا ہے وہ پھر سے معصومیت سے بولا تھا۔

زیادہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ پر یا آپ کی اس شکل پر بالکل کوئی ترس نہیں آتا اور آپ کے ان مونچھوں والے ہونٹوں پر تو بالکل بھی نہیں۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اسے عجیب سا محسوس ہوا اسے لگا جیسے اس کے سامنے سب کچھ گھوم کر رہ گیا ہے اس نے اچانک وارق کے سینے پر شرٹ کو تھامتے ہوئے اپنا سر اس کے سینے سے لگایا تھا۔

وارق مجھے چکر آ رہے ہیں اس کے سینے سے لگتے ہوئے وہ پریشانی سے بولی تو وہ بھی پریشان ہوتا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اپنی کرسی کے قریب لاتا وہاں بٹھا چکا تھا۔

میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں وہ خود بھی پریشان تھا لیکن اسے سہارا دیتے ہوئے بول رہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔ نہیں ڈاکٹر کی ضرورت نہیں بس ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ اس کے ہاتھ سے فون لیتی واپس رکھ گئی۔

میرے خیال میں ہمیں چیک اپ کروا لینا چاہیے۔

تمہاری طبیعت زیادہ خراب لگ رہی ہے۔

جی نہیں میں ٹھیک ہوں آپ بے فکر رہیں وہ اس کے گال کھینچتی ہوئی مسکرائی تھی۔

exponovels

اچھاتو تم ٹھیک ہو تو ہم کہاں تھے وہ اسے اپنی کرسی پر بیٹھائے خود اس کے سامنے زمین پر بیٹھا تھا۔اس کی بات پر اس کی پھر سے ہنسی نکل گئی۔

آپ ہمیشہ سے ایسے ہی چھیچھورے باس تھے یا میرے اس آفس میں آنے کے بعد ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔؟وہ سوال کرنے گی۔

میں نے کہانا میرے یہ سارے جراثم تمہیں دیکھ کر ہی جاگتے ہیں تم سے پہلے میں ایک بہت ہی شریف انسان تھا۔وہ یقین دلا رہا تھا

چلیں مان لی آپ کی بات وہ بات ختم کرتے ہوئے بولی۔

اگر مان لی ہے تو کرو علاج۔۔۔۔"میرے ہونٹ تمہیں دیکھ کر ایسے کیوں ہو جاتے ہیں۔مجھے اس کا حل چاہیے وہ اسے خود پر جھکاتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا۔

جب اچانک دروازہ کھلا ماہم کے لیے یہ منظر ناقابل یقین تھا وہ بوس والی کرسی پر بیٹھی تھی جب کہ وہ زمین پر بیٹھا اسے کس کر رہا تھا

اس کے اچانک آنے پر وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے پیچھے ہٹتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

مس ماہم یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا کم از کم آپ اندر انے سے پہلے ناک تو کر سکتی تھی نا وہ غصہ ہوا تھا اپنے اس طرح کے پرائیویٹ موومنٹ میں ڈسٹربنس پر۔

exponovels

ائی ایم ریلی سوری سر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اپ اندر کیا کر رہے ہیں میں جا رہی ہوں۔ میں آئندہ کوشش کروں گی کہ آپ کو اس طرح سے ڈسٹرب نہ کروں

میں یہ فائل آپ کو پھر دکھا دوں گی فلحال میں جا رہی ہوں ائی ایم سوری فور ڈسٹربنگ یو وہ کہہ کر فوراہی واپس پلٹ گئی تھی۔

جبکہ اس کے جاتے ہی وارق نے مائرہ کی طرف دیکھا تھا جو بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی اس کی گھبراہٹ کو وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔

لیکن اس کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا۔ کہ جیسے وہ کوئی چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی ہو

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

لڑکی تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو جلدی سے جاؤ تم اوپر کمرے میں دیکھ نہیں رہی تھی تمہارا شوہر کتنا غصہ ہے وہ یقیناً تم سے ناراض ہو گا شوہر کو روٹھا چھوڑ کر کیسے بے فکر گھوم رہی ہو لگتا ہے میرے جوتے بھول گئے ہیں چلو جلدی سے جا کر اسے مناؤ۔

وہ وہیں باہر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی جب تائی امی نے اسے دیکھا

نہیں تائی امی وہ مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہیں آپ نہیں جانتی انہیں اس وقت انہیں چھیڑنا شیر کے منہ میں ہاتھ دینے کے برابر ہے تھوڑا غصہ ٹھنڈا ہو جائے پھر جاؤں گی ان سے بات کرنے کے لیے وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولی تو تائی امی مسکرا دیں۔

exponovels

وہ بیوی ہی کیا جو اپنے شوہر کا غصہ ٹھنڈا نہ کر سکے چل جا جا کر بات کر اس سے تھوڑا سا چیخے گا چلائے گا تھوڑا ناراضگی دکھائے گا پھر مان جائے گا۔

اور ویسے بھی اگر شوہر اپنی بیوی کی ناراضگی پر اسے منانے کے لیے اتنے دور سے یہاں آ سکتا ہے تو بیوی کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس کے تھوڑے سخت بول ہنس کر سہہ لے۔

تائی امی اگر بول ہوتے تو میں ہنس کر پی لیتی۔" یہاں تو ان کی شدتیں ہیں جو سہنا مجھ غریب کے بس کی بات نہیں" وہ آدھی بات تو کافی اونچی آواز میں بولی تھی جبکہ باقی لفظوں کو پی گئی تھی کیونکہ تائی امی کے سامنے اس طرح کی بے حیائی دکھانا خود کو پٹوانے کے برابر تھا۔

کیا منہ ہی منہ میں بول رہی ہے جا جا کر اپنے شوہر کو منا۔

اور ایک اور بات اپنے شوہر کی حفاظت کر ہم رشتوں کے نام پر منہ بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں لیکن آنکھیں اور دماغ ہمیشہ کھلا رکھنا چاہیے۔

میں سمجھی نہیں تائی امی آپ کہنا کیا چاہتی ہیں وہ پریشانی سے ان کی طرف دیکھنے لگی تھی ان کی بات کا مطلب کیا تھا کیا وہ صدف کے بارے میں بات کر رہی تھیں۔

دیکھ بیٹا صدف اس گھر میں اس لیے آئی تھی تاکہ وہ وارق کے ساتھ شادی کر سکے اسے اپنی طرف متوجہ کر سکے لیکن وارق کی سوچ ہمیشہ مائرہ کی طرف ہی رہی وہ بچپن سے مائرہ کو ہی پسند کرتا تھا اور وہ شادی بھی اسی کے ساتھ ہی کرنا چاہتا تھا لیکن وقت اور حالات نے بہت کچھ بدل دیا۔

exponovels

میری بہن ساری زندگی اپنا گھر نہ بسا سکی اس کے ہوتے ہوئے اس کے شوہر نے دوسری شادی کر لی۔

طلاق کے ڈر سے میری بہن نے سوتن کو برداشت کر لیا لیکن کب تک برداشت کرتی وہ سالوں سے اپنی بیٹی کو لے کر یہاں رہتی آئی ہے ایک ہفتہ اپنے گھر میں رہتی تو باقی سارا وقت یہاں پر گزار لیتی تھی۔ جس پر شوہر کو اعتراض تھا۔

تیرے بڑے تایا اسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھتے تھے مروت میں کبھی کہہ ہی نہ سکے کہ اپنا گھر بساؤ اور پھر شوہر نے دوسری شادی کر لی تو اسے بہانہ مل گیا یہاں رہنے کا۔

اسے اپنے شوہر کی محنت کا وہ دو کمروں والا مکان پسند نہیں تھا اس کا مقصد ابراہیم اور زائنہ کی طلاق کروانے کے بعد اس گھر میں آنے کا تھا۔

لیکن قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا افراہیم کے انتقال کے بعد اماں کی خواہش کے مطابق ابراہیم نے مجھ سے نکاح کر لیا تو اس کے خواب خواب ہی رہ گئے۔

لیکن اس خواب کے ساتھ اس نے ایک اور خواب دیکھ لیا وارق کی شادی اپنی بیٹی صدف سے کروا کر ہمیشہ کے لیے اس گھر میں آجانے کا۔

صدف نے وارق کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی یہاں تک کہ اسے واپس نہ جانا پڑے اس لیے اس نے آگے بی اے میں ایڈمیشن لے کر اسی گھر میں رہنا بہتر سمجھا

exponovels

اس دوران وہ وارق کے ساتھ بہت زیادہ فری ہونے کی کوشش کرتی رہی میں نے بہن کی عزت کی خاطر صدف کے ساتھ وارق کو سوچنا شروع کر دیا۔

اور شاید میں اس کا رشتہ بھی مانگ لیتی کہ تبھی وارق مائرہ کے ساتھ شادی کر کے اسے گھر لے ایا بس اس کے بعد سے صدف یہیں آ گئی ہے۔

میں یہ نہیں کہتی کہ صدف جو کر رہی ہے اس میں غلطی اس کی ہے نہیں میری بچی وہ تو اپنی ماں کی باتوں میں آ گئی ہے ایک اچھی زندگی کے خواب دیکھ رہی ہے۔

اس میں کچھ غلط نہیں تمہارے تایا ابو صدف کے لیے اچھے رشتے تلاش کر رہے ہیں لیکن اس سے پہلے وہ وہی کام کرنا چاہتی ہے جو میری بہن کرنا چاہتی تھی۔

جس طرح وہ ابراہیم اور زائنہ کی طلاق کروا کر اسے اس گھر میں لانا چاہتی تھی اسی طرح اب وہ مائرہ اور وارق کا رشتہ خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکی اسی لیے اب وہ جال بچھا رہی ہے تیرے اور تاشفین کے درمیان بہتر ہے کہ تو اپنا خیال رکھ انہوں نے بہت صاف الفاظ میں کہا تھا۔

تائی امی آپ انہیں گھر سے نکال کیوں نہیں دیتیں وہ تڑپ کر بولی تھی اپنے شوہر اور اپنے رشتے کے بیچ اس طرح کی سازش وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

exponovels

وہ صدف کو اس طرح کی حرکت کرتے ہوئے بھی دیکھ چکی تھی آج صبح کی ہی تو بات تھی وہ کتنا قریب ہو رہی تھی تاشفین کے اگر وہ نہ آتی تو نہ جانے وہ تاشفین کے اور کتنے قریب آنے کی کوشش کرتی۔

کہاں جائے گی بیچاری تناوش تیرے تایا ابا نے پردہ ڈال رکھا ہے تو پردہ رہنے دو۔

پانچ سال پہلے میری بہن کو طلاق ہو چکی ہے اس کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا ہے۔اس کا اخری سہارا واحد یہ گھر ہی ہے ۔یا پھر ابا کی آنے والی پنشن کے 18 ہزار۔

اور 18 ہزار سے زندگی نہیں چلتی۔

یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ تیری خالہ کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی ہے۔

اور ابراہیم بھی نہیں چاہتے کہ پوری دنیا میں اس بات کو لے کر باتیں بنیں اسی لیے ہم نے خاموشی اختیار کر لی ہے۔

احتیاط کرو اس سے زیادہ میں تمہیں اور کچھ نہیں کہوں گی وہ اسے سمجھا کر کمرے سے نکل گئی تھیں جبکہ وہ فورا ہی اٹھ کر تاشفین کے کمرے کی طرف جانے لگی تھی۔

اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اپنے شوہر کو ایک سیکنڈ کے لیے بھی اکیلا چھوڑنے کا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اب کیا ہو گا وارق اس نے تو دیکھ لیا ہمیں یہ سب کو بتا دے گی کہ یہاں اندر کیا ہو رہا تھا سب لوگ کیا سوچیں گے

میں باہر جا رہی ہوں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے باہر جانے لگی

تھی

exponovels

جب اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

جان کوئی یہاں کون ہوتا ہے کچھ بھی سوچنے والا۔۔۔۔۔؟

تم میری بیوی ہو۔۔۔۔"مائرہ تمہارے پہ اٹھنے والے ہر سوال کا جواب میں دوں گا وہ اسے بے فکر کر رہا تھا۔

نہیں وارق میں نے آپ کو بتایا تھا نا میں کسی کو یہ نہیں بتانا چاہتی پلیز کچھ کریں وارق اس سے پہلے۔۔۔۔۔

ریلیکس کچھ نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں ہو گا میں ہوں نا یہاں تمہارے ساتھ تمہیں فکر کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جب دروازے پر پھر سے دستک ہوئی۔

ریلکیس جان۔۔۔۔۔۔وہ اسے ریلکس کرتا دستک کی طرف متوجہ ہوا۔

کم آن وہ کرسی کھینچتے ہوئے اس پر بیٹھتا باہر موجود انسان کو اندر آنے کی اجازت دے چکا تھا جب طاہر صاحب کا چہرہ نظر آیا۔

سر میٹنگ کے لیے کلائنٹس اگئے ہیں ماہم میم آپ کو یہی بتانے کے لیے آئی تھیں۔

تو آجائیں سر ویسے بھی میٹنگ شروع کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ وہ بات ختم کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے جبکہ وہ اب تک پریشانی سے کھڑی تھی۔

ریلیکس جان چلو آؤ میٹنگ اٹینڈ کرتے ہیں اس کی گھبرائی ہوئی شکل دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامتا اسے باہر کی طرف لے آیا تھا۔

exponovels

۔

وارق کیا کر رہے ہیں اپ سب لوگ کیا سوچیں گے۔اور ویسے بھی

میٹنگ میں ورکرز تو نہیں ہوتے نا۔۔۔۔؟وہ پریشانی سے بول رہی تھی

کسی کی اوقات نہیں کہ وہ مسز وارق افراہیم کے خلاف ایک لفظ بھی سوچ سکے۔

وہ ایک جھٹکے میں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے نچلے لب کو اپنے انگوٹھے سے سہلا کر سیدھا میٹنگ روم کی طرف قدم بڑھا چکا تھا۔

سب نے اس کی اس پہ بے باک حرکت کو دیکھا بھی تھا اور سمجھنے کی کوشش بھی کی تھی۔

لیکن کچھ کہہ نہیں سکے تھے کیونکہ وہ دونوں سیدھے میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہم کسی معمولی ایپلائی کے سامنے یہ میٹنگ کریں گے آپ نے تو کہا تھا کہ ہماری اس میٹنگ کے دوران آپ کی ورکر بھی یہاں پر موجود نہیں ہوں گی۔

وہ کلائنٹس ایک نظر مائرہ کو دیکھتے ہوئے ماہم کی موجودگی کو بھی نوٹ کر چکے تھے۔

جی جناب بالکل ایسا ہی ہے کوئی بھی باہر کا انیپلائی یہاں شامل نہیں ہے۔

مس ماہم میری سیکرٹری ہیں اور یہ مجھے ہیلپ کریں گی۔باقی مس مائرہ ہماری کمپنی میں پارٹنر شپ رکھتی ہیں۔

تو ان کا اس میٹنگ میں رہنا بے حد ضروری ہے۔

exponovels

اس نے مائرہ کو دیکھتے ہوئے ان سے کہا تھا۔

اچھا تو یہ پارٹنر شپ رکھتی ہیں ہیلو میم آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ ویسے آپ کتنی کی کتنی پارٹنر شپ ہے مس مائرہ اس کمپنی میں۔۔۔۔۔؟

میرا مطلب ہے میں جاننا چاہوں گا کہ اس میٹنگ میں آپ کا ہونا کتنا ضروری ہے

اچانک ہی سامنے بیٹھے کلائنٹس کا لہجہ بدل گیا تھا جیسے کسی نوکر سے نہیں اب مالک سے بات کر رہے ہوں۔

لیکن وہ جانتی تھی اس کا 13 پرسنٹ سنتے ہی ان کا لہجہ پھر سے بدل جائے گا۔

یہ یہاں کے 70 پرسنٹ کی مالکن ہوتی ہے۔ اور اب اگر آپ نے پراپرٹی کا ایسٹیمیٹ لگا لیا ہو تو ہم میٹنگ شروع کریں میرا نہیں خیال کہ اب آپ کو مس مائرہ کی موجودگی سے کوئی مسئلہ ہو گا۔

وہ ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تو وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتے میٹنگ کی شروعات کر چکے تھے جبکہ ماہم پر تو جیسے حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا میں کمرے میں آسکتی ہوں وہ آدھی سے زیادہ اندر جھانکتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

تاشفین نے ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر چہرہ پھیرتے ہوئے اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

ہائے اللہ تاشفین آپ یقین کریں گے میں چاہتی تھی کہ آپ ایسے ہی مجھ سے روٹھیں اور پھر میں آپ کو مناؤں وہ دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی۔

exponovels

وہیں رک جاؤاور ادھر ہی دروازے سے باہر نکل جاؤمیرے سامنے آنے کی غلطی مت کرنا ورنہ اتنے تھپڑ لگاؤں گا نا کہ منہ سوج جائے گا تمہارا۔

وہ بے حد غصے سے کافی اونچی اواز میں بولا تھا۔

جب اس نے قریب آتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے آواز کم کرنے کا اشارہ کیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان دونوں کے بیچ کی لڑائی باہر جائے۔

کتنا اونچا بول رہے ہیں آپ تاشفین کسی نے سن لیا تو کیا سوچے گا کہ آپ اپنی بیوی پر چلاتے ہیں وہ روٹھے پن سے مزید اس کے قریب ہوئی تھی۔تاشفین نے گھورا تھا

میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تناوش نکلو یہاں سے باہر وہ اس دفعہ غصے سے غرایا تھا۔

نہیں جاؤں گی کیا کرلیں گے روکیں گے مجھے پاس آنے سے وہ اس کے اتنے قریب آگئی اتنے قریب کہ تاشفین کو اس کی سانسوں کا لمس اپنے سینے پر محسوس ہوا۔

اسے یقین نہ تھا کہ اس کی بیوی اس کے اتنے پاس بھی آسکتی ہے وہ اس کے سینے پہ سر رکھے اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ کھیل رہی تھی جب کہ وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ اس طرح کی کوئی بھی حرکت کر کے تم مجھے منالو گی تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا۔۔۔۔"

اس کے دل کے مقام پر اب اپنی انگلیوں سے حرکت کرتے ہوئے وہ اپنا نام لکھ رہی تھی جب تاشفین نے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسے خود سے دور کرنا چاہا۔

exponovels

ناراض ہیں مجھ سے وہ مزید اس کے پاس ہوتے ہوئے اس کی گردن کو اپنے بازوں کے حصار میں لے چکی تھی۔اس کا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب تھا

تھپڑ کھاؤ گی پیچھے ہٹو وہ اسے چھوئے بنا دھمکی دیتے ہوئے بولا۔

اپ ماریں گے مجھے وہ اس کی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے ضرورت سے زیادہ بے باک ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

تناوش تمہیں سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہہ رہا ہوں وہ کافی غصے سے بولا تھا جب اس کے لبوں کا لمس اپنے سینے پر دل کے مقام پر محسوس کر کے خاموش ہو گیا۔اس کی بے باک جسارتیں تاشفین کے سوئے ہوئے جذبات کو انگڑائی لے بیدار کر رہی تھیں

میں سوری بولوں گی تب بھی آپ ناراض رہیں گے معاف نہیں کریں گے اپنی پیاری سی بیوی کو۔وہ معصومیت سے اس کے سینے کو چوم چکی تھی۔تاشیفن کا غصہ اپنے آپ کم ہونے لگا۔

میرے ساتھ واپس چلو اسے ایک جھٹکے سے پیچھے کرتے ہوئے جیسے اس نے شرط رکھی تھی۔

ہاں واپس چلو تاکہ وہاں آدھی ننگی ٹانگوں والی گوریاں دیکھ سکیں آپ سب پتہ ہے مجھے ورنہ وہاں ایسا کیا ہے جو یہاں نہیں وہ اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتے ہوئے پھر سے اس کے سینے پہ اپنا سر رکھ چکی تھی۔

تناوش میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں۔وہ غصے سے بولا تھا۔

ہاں جی آپ کہاں مذاق کے موڈ میں ہوتے ہیں آپ تو ہر وقت رومینٹک موڈ میں ہوتے ہیں۔

exponovels

اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس کے ہونٹوں کو اپنی نازک انگلیوں سے چھو رہی تھی۔

کیوں اپنی جان مشکل میں ڈالنا چاہتی ہو لگتا ہے گزری رات بھول گئی ہو۔اس نے گھورا تھا۔

وہ ساری رات مجھے بہت اچھے طریقے سے یاد ہے لیکن اس وقت میں اس حسین صبح کی بات کر رہی ہوں۔

اس کے چہرے کو اپنے نازک ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس نے آج وہ حرکت کرنے کی کوشش کی تھی جو شاید وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔

تاشفین اس کی پیش قدمی پر خود ہی اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔

وہ1 س طرح سے اس کی باہوں میں سمٹ آئی تھی۔

جبکہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے وہ اسے بیڈ پر لٹاتا پوری طرح سے اس کے لبوں کو قید کرتے ہوئے اپنی ناراضگی بھلائے اس کے وجود میں کھونے لگا تھا۔

اس کا ہاتھ اس کے نازک وجود پر اپنا لمس چھوڑتا اسے خود میں قید کرتا جا رہا تھا۔وہ اپنی ناراضگی بھلا کر پوری طرح اس کے وجود کو اپنی قید میں لے گیا۔اس کی سانسوں کو قید کیے وہ بے قراری کی حدیں پار کرتا جا رہا تھا اس کی باہوں میں قید اس کی شدتوں پر وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے وہ بار بار اس کے نازک سرخ گال پر اپنے بے لگام لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔

وہ کافی دیر سے اس کی طرف سے کسی رسپانس کا انتظار کر رہا تھا۔

exponovels

لیکن وہ خاموشی سے آنکھیں بند کیے اس کے بے باک لمس اور جسارتوں کو محسوس کر رہی تھی لیکن بول کچھ بھی نہیں رہی تھی۔

اور اس کی خاموشی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

جب اچانک ہی اس نے اپنے دانتوں سے ہلکا سا اس کے گال کو کاٹا۔

اگنور کر رہی تھی مجھے میرے لمس کو اس کے گھورنے پر وہ مزید گھورتے ہوئے شیر ہوا۔

نہیں تاشفین میں آپ کو اگنور کر کے کہاں جاؤں گی۔۔۔۔۔؟

آپ کو ایسا کیوں لگا کہ میں آپ کو اگنور کر رہی ہوں۔

حالانکہ آپ کب سے مجھے یوں ہی اپنی باہوں میں قید کیے شرارتیں کیے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے کمرے سے باہر بھی نہیں جانے دے رہے آپ۔

اور میں تو اتنی فرمابردار اور اچھی بیوی کی طرح آپ کے لمس کو خاموشی سے محسوس کر رہی ہوں۔

اس نے فوراً اس کی غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے سچ بتایا تھا۔

اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ بہت اچھی اور فرمابردار بیوی ہے جو اس کے کمرے سے باہر نہ جانے کی اجازت پر بھی خاموشی سے اس کی باہوں میں قید ہے۔

اور بالکل بھی ضد نہیں کر رہی باہر جانے کی اور اس کی شدتوں کو بھی خاموشی سے سہہ رہی ہے۔

exponovels

یہاں تک کہ اس نے شرٹ بھی اب تک تاشفین کی ہی پہن رکھی تھی۔تاشفین نے اس کی فرمابرداری پر داد دینے والے انداز میں آئی برو اچکائی تھی۔

صدقے جاؤں اس فرمابردار بیوی پر جس کو یہ ساری فرمابرداریاں صرف تب یاد آتی ہیں جب اپنے شوہر سے کوئی کام نکلوانا ہوتا ہے ویسے آئی کیوں تھی تم میرے کمرے میں۔۔۔۔۔؟

اب اتنی اچھی تو تم ہو نہیں جو مجھے منانے کے لیے آئی ہو وہ اس سے کافی بد گمان تھا تناوش کو افسوس ہوا۔

قسم لے لیں آپ کو منانے کے لیے آئی تھی اور میرے خیال میں میں نے آپ کو بہت اچھے طریقے سے منایا ہے وہ اپنی تھوڑی دیر پہلے والی بے باکیوں پر خود ہی شرما دی تھی۔

جان قسم سے اتنے اچھے سے منایا ہے کہ ایسے ہی تم مجھے روز مناؤ تو میں اس دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان بن جاؤں گا۔پھر کیا خیال ہے روز مناؤ گی مجھے اسی طرح۔۔۔۔۔؟اس کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے وہ شرارت سے بولا تھا

آپ مجھ سے روز تو ناراض ہوتے نہیں اور اگر ہوں گے تو میں منالوں گی لیکن میری ایک شرط ہے وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی تو وہ مزید اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنے بے باک لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

مان لی تمہاری شرط وعدہ جو کہو گی وہ کروں گا وہ اس کی شرط سنے بنا ہی اپنی بے قراریاں اس پر عیاں کرنے لگا۔

exponovels

میں چاہتی ہوں کہ ہم یہیں پر رہیں واپس نہ جائیں مجھے نہیں رہنا اس غیر ملک میں ہمیں اپنے ملک میں رہنا چاہیے وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اچانک اس کی گردن سے سر نکال کر اسے گھورنے لگا وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔

تمہاری اس بکواس کا کیا مطلب ہے تناوش وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا جبکہ وہ بھی اٹھ کر سیدھی ہوتے ہوئے اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگی۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں تاشفین مجھے وہاں نہیں رہنا مجھے یہاں رہنا ہے اپنے ملک میں اپنے اپنوں کے پاس ۔۔۔۔۔۔"

اپنوں کے پاس یعنی ان لوگوں کے پاس۔۔۔۔؟

یہ لوگ ہیں تمہارے اپنے تو پھر میں کون ہوں بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔۔؟

اگر یہ تمہارے اپنے ہیں تم ان کے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو میں کہاں ہوں تناوش۔۔۔۔؟ کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ تم میں کہیں نہیں ہوں اور نہ ہی کہیں ہو سکتا ہوں۔

آپ میرے ساتھ ہیں تاشفین اپ میرے ساتھ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے واش روم کی طرف جانے لگا۔

میں یہاں نہیں رہ سکتا تناوش اور نہ ہی کبھی رہنا چاہتا ہوں یہ لوگ۔۔۔۔۔۔"

یہ میرے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ کبھی میرے ہو سکتے ہیں یہ لوگ تب میرے نہیں تھے جب مجھے ان کی ضرورت تھی اب تو میں ایک خود مختار انسان ہوں مجھے ان کی کیا ضرورت ہے۔جواب میں اب ان کے ساتھ آکر رہوں گا۔

exponovels

میرا وہ باپ جو ہر مہینے مجھے ایک اچھی خاصی رقم بھجوا کر بھول جاتا تھا کہ اس کا کوئی بیٹا ہے اس باپ کا اب کیا کروں گا میں۔

اور تمہاری تائی امی تم نہیں جانتی تناوش سوتیلی ماں کیا ہوتی ہے کبھی دانیال سے پوچھنا اس نے سہا ہے وہ درد شکر ہے خدا کا کہ میں یہاں نہیں تھا ورنہ مجھے بھی ساری زندگی سوتیلے پن کو سہنا پڑتا۔

میں ان سب سے دور ہوں میں بہت خوش ہوں میری زندگی میں سوائے تمہارے اور کسی کی کوئی جگہ نہیں ہے اور میں یہاں نہیں رہ سکتا تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا اسی لیے اپنی تیاری کرو۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے واش روم میں گھس گیا تھا جبکہ تناوش اپنی ناکامی پر بس دروازے کو گھورتی رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا تیرا منہ کیوں بنا ہوا ہے زیادہ ڈانٹ دیا کیا اس نے۔

وہ باہر آئی تو تائی امی اپنا کام کرتی اسی کو دیکھ رہی تھیں۔

جی سب ٹھیک ہے بس ایسے ہی اس نے مسکرا کر بات ختم کرنی چاہی۔

ایسے ہی کیا مجھے کچھ بتائے گی نہیں تو پتہ کیسے چلے گا انہوں نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے کچن میں وہیں رکھی کرسی پر بٹھایا تھا۔

تائی امی میں انہیں منا نہیں پا رہی میں چاہتی ہوں کہ ہم یہیں پر رہیں ہم واپس نیویارک نہ جائیں لیکن وہ میری بات ماننے کے لیے تیار ہی نہیں وہ بہت بدگمان ہو گئے ہیں۔

exponovels

انہیں لگتا ہے کہ یہ سب پیار محبت ہر چیز دکھاوا ہے اصل میں کچھ بھی نہیں وہ تایا ابو کی محبت پر بھی شک کرتے ہیں انہیں لگتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر ان سے ملنے کے لیے نہیں آتے تھے صرف انہیں پیسے بھجوا دیتے تھے۔

وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کرتے کہ تایا ابو ان سے محبت کرتے ہیں۔

میں نے ان سے کہا کہ میں یہاں سے نہیں جانا چاہتی تو وہ بہت غصہ ہوئے۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا تائی امی میں کیسے مناؤں انہیں میں چاہتی ہوں کہ وہ اپنے اپنوں کے ساتھ رہیں یہاں اس گھر میں رہیں وہاں دور پردیس میں کون ہے ان کا۔۔۔۔۔۔؟

کوئی بھی نہیں وہاں تو ایک دروازہ کھٹکھٹا کر کوئی مدد بھی نہیں مانگ سکتا جانتی ہیں وہاں کوئی ایک دوسرے کی مدد بھی نہیں کرتا وہاں میں پانچ مہینے تک رہی ہوں لیکن مجھے یہ بھی نہیں پتہ کہ میرے پڑوسیوں کا نام کیا تھا۔

وہاں کی زندگی بہت عجیب ہے میں وہاں کبھی نہیں جانا چاہتی لیکن تاشفین کو کیسے مناؤں انہیں کیسے بتاؤں کہ ہمیں ہمارے ملک میں رہنا چاہیے نہ کہ وہاں۔۔۔۔۔۔وہ بہت اداسی سے بول رہی تھی۔

میری جان وہ بہت ضدی ہے بچپن میں بھی ایسا ہی تھا اور اب تو اس کی ضد بہت بڑھ گئی ہے اب نہ تو اسے اپنے باپ سے لگاؤ ہے اور نہ ہی کسی اور سے وہ یہاں صرف تیرے لیے آیا ہے تجھے لے کر چلا جائے گا۔

اب وہ کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے جسے میں کچھ بتا پاؤں یا کچھ سمجھا پاؤں وہ سوچنے سمجھنے کے دور سے نکل چکا ہے اب وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔

لیکن میں نے ایک چیز نوٹ کی ہے وہ تجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور تیری باتیں مانتا بھی ہے تُو کیا نہیں کروا سکتی۔

exponovels

ایک من چاہی بیوی اپنے شوہر سے ہر بات منوانے کا ہنر رکھتی ہے۔اپنی کوشش جاری رکھ اگر نہیں مانتا تو پھر خدا پہ چھوڑ دے۔ لیکن یوں اداس ہو کر مت بیٹھ تیرے بھائی بھی تجھے دیکھ کر اداس ہو گئے ہیں۔

وہ باہر کھڑے چھوٹو اور احمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں تو وہ ہنس کر اٹھ کر ان کی طرف چلی گئی تھی۔

ارادہ تھوڑی دیر ان کے ساتھ ہنس کھیل کر انہیں خوش کرنے کا تھا۔جو اس کی وجہ سے اداس تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ جان بوجھ کر بہت لیٹ گھر واپس آیا تھا گھر آ کر پہلی نظر ہی اس کی زائنہ پر پڑی تھی جو وہیں دروازے کے قریب بے ہوش پڑی تھی اس کے لب مسکرا اٹھے تھے۔

وہ آہستہ سے اسے اٹھا کر اس کے بیڈ روم میں لے کر آیا تھا۔

ڈیئر اسٹیپ مام آپ سے تو پہلا جھٹکا ہی برداشت نہیں ہوا ابھی تو بہت کچھ برداشت کرنا ہے آپ نے۔

وہ اس کی نبض چیک کرنے لگا جو بہت آہستہ چل رہی تھی اندر ایک شیطانی سی خوشی ہو رہی تھی اسے اس حالت میں دیکھ کر اس نے بڑی مشکل سے خود کو ڈاکٹر کو فون کرنے کے لیے راضی کیا۔

حالانکہ اس کا دل تو بالکل بھی نہیں چاہ رہا تھا کسی ڈاکٹر کو بلانے کا وہ تو بس اسے اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھنا چاہتا تھا لیکن فی الحال اس نے اپنے باپ کو بھی جواب دینا تھا۔

exponovels

ڈاکٹر کو بلا کر وہ اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آ بھی گیا تھا اور اس کا چیک آپ بھی کر دیا تھا ڈاکٹر کے مطابق وہ کسی چیز سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی اور وہ کس چیز سے خوفزدہ تھی یہ تو وہ بہت ہی اچھے طریقے سے جانتا تھا۔

ڈاکٹر کو چھوڑ کر آنے کے بعد جب وہ واپس آیا تو وہ اسی کے کمرے میں آ کر بیٹھ گیا تھا اس نے اپنے بابا کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

وہ جب گھر ایا تو وہ اسے دروازے کے قریب بے ہوش پڑی ملی تھی بابا بھی کافی پریشان ہو گئے تھے جبکہ وہ انہیں ریلیکس کر رہا تھا کہ آپ فکر نہ کریں میں مام کا خیال رکھوں گا انہیں کچھ نہیں ہو گا۔

ابھی وہ بات کر کے فارغ ہوا ہی تھا جب دیکھا کہ زائنہ کو آہستہ آہستہ ہوش آ رہا ہے وہ اٹھ کر اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

کیا ہوا تھا آپ کو میں گھر آیا تو آپ دروازے کے قریب بے ہوش پڑی تھی میں آپ کو یہاں لے کر اندر ایا اور پھر ڈاکٹر کو بلایا کیا ہوا تھا ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ آپ کسی چیز سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی وہ کافی فکر مندی سے پوچھ رہا تھا

۔

سب جانتی ہوں میں یہ سب کچھ تم کروا رہے ہو نا تم نے ہی کروایا ہے مجھے پتہ ہے تم نے ہی وہاں پر وہ ویڈیو آن کی تھی مجھے بے وقوف سمجھتے ہو تم تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے پاگل کر دو گے۔

exponovels

میں تمہاری کسی چال کو کامیاب نہیں ہونے دوں گی وہ غصے سے چلا رہی تھی جبکہ ڈینی حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

آپ کیا کیا بول رہی ہیں مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا کون سی ویڈیو کی بات کر رہی ہیں آپ وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا تھا۔

اسی ویڈیو کی بات کر رہی ہوں جو تم نے باہر پلے کی تھی زینب اور اپنے بچپن کی اور کوئی عورت وہاں بلکنی میں کھڑی تھی

جو بالکل زینب کی طرح لگ رہی تھی میں جانتی ہوں وہ عورت بھی تم نے بک کروائی ہے۔

کیا لگا تھا تمہیں میں ڈر جاؤں گی میں تمہاری چال کو کامیاب ہونے دوں گی ایسا کچھ نہیں ہو گا یاد رکھنا۔ وہ لگ تو کافی زیادہ ڈری ہوئی رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ کافی غصے سے اس سے بات کر رہی تھی جیسے اس کی چال کو پکڑنا چاہتی ہو۔

مجھے آپ کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی آپ پتہ نہیں کیا کیا بول رہی ہیں میرا دماغ خراب ہے جو میں اس طرح کی کوئی حرکت کروں گا آپ کو لگتا ہے کہ میں اس طرح کے کاموں پر اتر آؤں گا۔

کیوں کوئی چھوٹی بچی ہیں آپ جو اس طرح سے اپ کو ڈراؤں گا

فکر نہ کریں میں اپنی ماں کی موت کا بدلہ آپ کو جان سے مار کر لے لوں گا لیکن آپ کے ساتھ اس طرح کا کوئی گیم نہیں کھیلوں گا۔

exponovels

کھانا کھائیں گی آپ۔۔۔۔۔۔؟میں اپنے لیے کچھ بنا رہا ہوں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا جب کہ وہ اگنور کرتے ہوئے کچن میں آ گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کب گئی تھی تم وہ کھانا بناتے ہوئے فون کان سے لگائے پوچھنے لگا۔

جیسے ہی تمہاری اسٹیپ مدر بے ہوش ہوئی میں وہاں سے نکل گئی تھی میں تو خود اتنی زیادہ ڈر گئی تھی کہ تمہیں کیا بتاؤں۔

تمہاری اسٹیپ مدر اتنے زور سے چیختی ہے نا کہ حد نہیں میں پہلے بتا رہی ہوں میں اس کے بعد اکیلے میں تمہاری مام کے ساتھ نہیں رہوں گی مجھے خود ڈر لگنے لگا تھا۔

وہ کافی سہمے ہوئے انداز میں بول تو ڈینی کا قہقہ بلند ہوا۔

تم بھی نہ نشاء حد کرتی ہو تم تو کہہ رہی تھی کہ تم ہر طرح کی ایکٹنگ کر لیتی ہو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اور اب تم پہلے ہی سین کے بعد میرا ساتھ چھوڑ رہی ہو وہ تھوڑا اداس ہوا تھا۔

ارے سٹوپڈ میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑ رہی بس تمہیں بتا رہی ہوں کہ تمہاری مام چیختی بہت ہیں۔

پتہ نہیں یہ پاگل ہوں گی یا نہیں لیکن ان کی چیخیں سن سن کر میں پاگل ہو جاؤں گی۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ کب مل رہے ہو مجھ سے تم نے کہا تھا کہ اپنے فادر کے آتے ہی تم انہیں میرے گھر بھیجو گے کب تک آ رہے ہیں تمہارے فادر میرے گھر میں میری شادی کی باتیں چل رہی ہیں۔

exponovels

میری جان تمہیں دیکھ کر پہلا جھٹکا تو میرے بابا کو لگے گا اور دوسرا جھٹکا اس عورت کو جس نے میری زندگی برباد کی ہے۔

کیونکہ یہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ بلکنی میں کوئی زینب جیسی عورت کھڑی تھی تمہیں دیکھ کر ہی تو مجھے تم سے محبت ہوئی تھی۔اور تم فکر مت کرو اس زینب جیسی عورت کو میں بہت جلد اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا اور اس سے پہلے اس عورت کو میں اپنی زندگی سے نکالنا چاہتا ہوں۔

تم بس میرا یہ کام کر دو اور پھر میرے بابا تمہارے گھر آ جائیں گے۔

وہ پر سکون انداز میں بات کر رہا تھا۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے دانیال لیکن میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ تمہارے بابا کو میں پسند تو آوں گی نا اور تمہاری بہن تناوش کو۔۔۔۔۔؟

وہ کافی نروس لگ رہی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔

نادان لڑکی تم مجھے پسند ہو اور میری پسند سب کو پسند ہے۔بس اپنی چولیں مت مارنا میری فیملی کے سامنے باقی رشتہ تو تمہاری شکل دیکھ کر ہی پکا ہے۔وہ یقین سے کہتے ہوئے کھانے کی ٹرے کمرے کی طرف لے جانے لگا تھا۔

یہ لیجیے آپ کھانا کھالیں میں تھوڑی دیر کے بعد کھاؤں گا۔وہ ٹرے اس کے سامنے رکھتا ہوا وہی سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا تھا تاکہ کھانے کے بعد اسے دوائیاں بھی کھلا سکے۔

exponovels

میں نے کہانہ میری جان تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں میرے بابا کے گھر آتے ہی میں انہیں تمہارے رشتے کے لیے بھیج دوں گا اور پھر بس دھوم دھام سے ہماری شادی ہو جائے گی۔

وہ پر سکون انداز میں بات کر رہا تھا جبکہ زائنہ اسے سن رہی تھی وہ اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہا تھا۔

اور وہ اس سے شادی کا بھی ارادہ رکھتا تھا۔اس کے انداز سے تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اس طرح کی حرکت اس نے کی ہے اور ویسے بھی اس کی ایک عادت تھی وہ بچپن سے ہی اپنی ہر غلطی کو فوراً قبول کر لیتا تھا۔

حد ہے مسز عرفان آپ کو پتہ ہے میں اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہا ہوں پھر بھی ایسے گھور رہی ہیں مجھے میں جا رہا ہوں دوسرے کمرے میں زائنہ کے مسلسل خود کو گھورنے پر وہ اکتا کر اس کے سامنے سے اٹھتا سامنے والے کمرے میں چلا گیا تھا۔

جبکہ زائنہ نفی میں سر ہلاتی کھانا کھانے لگی تھی لیکن ڈر بھی تھا کہ کہیں اس نے اس کھانے میں زہر تو نہیں ملا دیا۔

لیکن وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ اپنے باپ کو ہر چیز کا جواب دے گا اور یہاں تو کوئی اور ہے بھی نہیں جو اس کے کھانے میں زہر ملائے گا تو ڈینی سے اس طرح کی حرکت کی وہ امید نہیں کر سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔۔وہ کمرے سے نکلتا سیڑھیوں سے اتر کر سیدھا باہر کی طرف جانے لگا تھا جب اس نے پکار لیا۔

exponovels

ٹکٹس کا انتظام کرنے جارہا ہوں۔ تھوڑی دیر میں آجاؤں گا وہ کہہ کر آگے کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا جب اس نے اسے پھر سے روک لیا۔

مت کریں تاشفین ایسا میں نہیں جانا چاہتی اپ کو کیوں سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ کو جانا ہے نا تو آپ اکیلے جائیں میں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ وہ پھر سے ضد پر اتر آئی تھی جب تاشفین نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

بھاڑ میں جاؤ تم بہت نخرے برداشت کر لیے میں نے تمہیں نہیں آنا نا میرے ساتھ مت آؤ میں اکیلے چلا جاؤں گا مر نہیں جاوں گا تمہارے بغیر وہ غصے سے کہتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا تھا۔

جبکہ تناوش کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ انسو گرنے لگے تھے وہ اپنی ہر کوشش میں ناکام ہو گئی تھی اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے اس نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا اس کا سر بری طرح سے چکرایا تھا اور وہ لمحے میں زمین بوس ہو گئی۔

چھوٹو اور احمد بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے تھے جبکہ ان دونوں کو باہر سے بھاگ کر اندر کی طرف جاتے دیکھ کر تاشفین نے بھی مڑ کر دیکھا تھا جہاں وہ اسے زمین پر گھری نظر آئی۔

اپنا غصہ اپنی ناراضگی ہر چیز بھلائے وہ پاگلوں کی طرح اس کی طرف بھاگا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین اس کے بالکل ساتھ ہی سرہانے کے قریب بیٹھا ہوا تھا جبکہ اماں اور بابا وہی کمرے میں موجود تھے۔

تاشفین اس وقت بہت پریشان تھا اس کے بے ہوش ہونے پر وہ اسے ہسپتال لے کر جانا چاہتا تھا لیکن اماں نے کہا کہ ڈاکٹر گھر پر ہی آجائے گی۔

exponovels

اس وقت اتنا کنفیوز ہو گیا تھا کہ اماں کے کہنے پر صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہ اسے اپنے ہی کمرے میں لے آیا تھا جہاں اگلے 15 منٹ میں ڈاکٹر آگئی تھی۔

اور اسے چیک کرنے کے بعد ان کو کمرے میں بلا لیا تھا۔ وہ سب ہی اندر آ گئے تناوش کو ہوش آ چکا تھا وہ اس کے پاس آ گیا تھا۔

جب ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی تھی

بہت بہت مبارک ہو خوشخبری ہے یہ ماں بننے والی ہے۔

ڈاکٹر نے اس کا پورا چیک اپ کروانے کے بعد انہیں بتایا تھا۔ وہ سب ہی بے یقینی کی کیفیت میں تھے

تاشفین بے حد خوش تھا۔ جب کہ تناوش تو نظریں ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی اور ابراہیم صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پوری دنیا میں اس خوشخبری کو پھیلا دیں۔

ان کی موجودگی میں تاشفین کھل کر اس سے بات نہیں کر پا رہا تھا اسی لیے اماں ابراہیم صاحب اور باقی سب کو لے کر باہر نکل گئی تھیں

اس وقت صرف وہ دونوں تھے کمرے میں جہاں وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیے بار بار چوم رہا تھا اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ باپ بننے جا رہا ہے یہ احساس ہی بہت الگ تھا۔ وہ دونوں ہی بے حد کنفیوز تھے سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے کہ کیا بات کریں

exponovels

جب کہ وہ شرمائے جارہی تھی تھوڑی دیر پہلے والی ناراضگی غصہ سب کچھ کہیں غائب ہو گیا تھااس خوشی کے سامنے سب کچھ بے مول تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نشاء کے ساتھ اس کی ملاقات تقریباساڑھے تین ماہ پہلے ہوئی تھی وہ اپنی ماں کو بھولا نہیں تھا کیونکہ اس کے باپ نے کبھی اس کی ماں کی یادوں سے اسے الگ نہیں کیا تھا۔

اور نہ ہی اس کا باپ خود کبھی زینب کی یادوں سے الگ ہوا تھا وہ آج بھی زینب سے محبت کرتا تھا اور اس کی ایک مثال تو یہ تھی کہ اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی زائنہ کبھی اس کے دل میں زینب کا مقام حاصل نہیں کر پائی تھی۔

آج بھی جب وہ محبت کا ذکر کرتا تھا تو اس کے لبوں پر زینب کا نام آتا تھا کیونکہ زینب محبت کے قابل تھی۔

اس کا باپ اسے محبت کہہ کر پکارتا تھا۔ زائنہ نے بہت غلط کام کیے تھے اس نے ایک خاندان کو تباہ کر دیا تھا۔

ایک شخص کو تباہ کر دیا تھا زینب کو مار دیا تھا لیکن پھر بھی اس کے باوجود بھی وہ کبھی وہ چیز حاصل نہیں کر پائی تھی جس کی وہ خواہش مند تھی۔

اس نے اپنے شوہر کو خود سے دور کر دیا اپنے بچے کو خود سے دور کر دیا لیکن جس کے لیے اس نے یہ سب کچھ کیا وہ اسے حاصل نہیں کر پائی تھی اور اس سے بڑی بھلا اس کی اور کیا ناکامیابی ہو سکتی تھی۔

exponovels

اس انسان کی محبت کے لیے وہ آج بھی تڑپ رہی تھی پہلے دولت کے لالچ نے اسے اندھا کر دیا تھا اور پھر اندھی محبت نے اسے برباد کر دیا۔

شاید لاحاصل چیزوں کے پیچھے بھاگنے کا یہی انجام ہوتا ہے وہ آج بھی تن تنہا تھی بالکل پہلے دن کی طرح کا لالچ اور خود غرضی اسے تنہا کر گئی تھی لیکن اسے احساس آج بھی نہ تھا۔

تین ماہ پہلے نشاء اس کے کالج میں ایڈمیشن لے رہی تھی۔ جب اس کی اس سے ملاقات ہوئی تھی وہ پہلی نظر میں تو اسے دیکھتے ہی حیران رہ گیا تھا کیونکہ اس کی شکل حو بحو اس کی ماں سے ملتی تھی۔

اور یہ بات اس نے پہلے ہی دن اسے بتادی تھی وہ خود حیران رہ گئی تھی اس کی ماں کی تصویریں دیکھتے ہوئے یہاں تک کہ اس نے یہ بات اپنے خاندان میں بھی پھیلادی تھی کہ کسی کی شکل اس سے اتنی ملتی ہے۔

یہ محض ایک اتفاق ہی تھا ورنہ نشاء کے ساتھ اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا نشاء کا باپ ترکی سے تھا اور ماں پاکستان سے اور انہیں یہاں شفٹ ہوئے بہت کم وقت ہوا تھا۔

نشاء کو دیکھتے ہی وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرے گا کیونکہ وہ صرف شکل سے ہی اس کی ماں سے نہیں ملتی تھی بلکہ اس کی بات کرنے کا انداز چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہونا اخلاق تربیت سب کچھ اسے اس کی ماں کی یاد دلاتا تھا۔

اور اسے یقین تھا جس طرح اس کی ماں اس کے باپ کے لیے ایک بہترین لائف پارٹنر تھی بالکل اسی طرح وہ اس کے لیے ایک بہت اچھی لائف پارٹنر ثابت ہو گی۔

exponovels

اس نے بہت سادگی سے اسے پرپوز کیا تھا جسے اس نے ایکسیپٹ کر لیا اس کے بعد دانیال نے اس سے کچھ بھی چھپایا نہیں تھا اس کی ماں کے ساتھ کیا ہوا اور اس زائنہ نے اس کے ساتھ کیا کیا اسے سب کچھ بتایا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ وہ اس عورت کو پاگل کر دینا چاہتا ہے۔

جس میں اسے اس کی مدد درکار ہے اور وہ اس کی مدد کرنے کے لیے تیار بھی تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ جیسے ہی وہ اس عورت کا دوغلہ چہرہ اپنے باپ کے سامنے لے آئے گا وہ اسی دن اس سے نکاح کر لے گا اور وہ اس کے وعدے پر اعتبار کرتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت مبارک ہو وارق صاحب آپ کی مسز ماں بننے والی ہیں اور آپ بابا بننے والے ہیں ان کا بہت خیال رکھیں یہ بہت کمزور ہیں اور کوشش کریں کہ انہیں کسی چیز کی ٹینشن نہ ہو۔ ڈاکٹر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

تو وہ پہلے۔ تو ڈاکٹر کو اور پھر اسے دیکھنے لگا جو سر جھکائے مسکرانے میں مصروف تھی جبکہ اس کا ہاتھ اپنے آپ ہی منہ میں آ گیا وہ دانتوں سے ناخن کترنے میں مصروف تھی جب وہ اس کے ہاتھ تھام کر اسے اپنے طرف کرتا بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

تو ان چکروں کے پیچھے کی وجہ یہ تھی مسز وہ واپس گھر جا رہے تھے جب گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے ایک پر پھر سے چکر آیا

exponovels

اس دفعہ وارق نے بالکل بھی دیر نہ کرتے ہوئے اسے ہسپتال پہنچایا تھا وہ نہ نہ کرتی رہ گئی جب کہ وہ اسے ہسپتال لا کر اس کا مکمل چیک اپ کروا رہا تھا جس کے بعد یہ خوشخبری ملی تھی۔

وارق اس طرح سے نہ دیکھیں مجھے شرم آ رہی ہے اپنے آپ کو اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتے ہوئے اس کے چہرے کو پیچھے کرتی اپنا چہرہ اپنے ہاتھ میں چھپا چکی تھی جبکہ ڈاکٹر بھی اس کے انداز پر مسکرا دی۔

اللہ اپ کو یوں ہی خوش وابادر کھے لیکن میری باتیں ذرا غور سے سنیے گا اب آپ کو شرم سے زیادہ احتیاط کرنی پڑے گی مسز وارق۔

کیونکہ اپ کا بے بی بالکل بھی ہیلدی نہیں ہے آپ اپنی ڈائٹ کا خاص خیال رکھیں میں آپ کو کچھ ڈائٹس لکھ کر دیتی ہوں آپ انہیں فالو کریں اور ٹینشن بالکل بھی نہیں لینی۔

جیسا کہ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ آپ کا بے بی ابھی سے ہی کمزور ہے۔

آپ کی ذرا سی بے احتیاطی آپ کو کسی بڑے نقصان سے دوچار کر سکتی ہے ڈاکٹر نے بالکل سیریس انداز میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ وہ دونوں ہی ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

جی ڈاکٹر آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کیا احتیاط کرنی پڑے گی ہم ابھی سے ہی پوری احتیاط کریں گے اور ڈائٹ کی تو آپ بالکل فکر نہ کریں میری اماں ہیں نا اس کی ڈائٹ کا خیال رکھنے کے لیے۔

آپ بس بتائیں کہ ہمیں کیا کیا کرنا ہے وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ ڈاکٹر پیپر زپر کچھ میڈیسنز اور احتیاط لکھ کر بتا رہی تھی تاکہ انہیں اگے جا کر کوئی مسئلہ نہ ہو۔

exponovels

آپ ان کا خیال رکھیں اور ہر ویک ان کا چیک اپ کروانے کے لیے میرے پاس لاتے رہیے گا باقی اللہ پاک بہتر کرنے والا ہے ان شاءاللہ کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔وہ پیپر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

تو وہ دونوں اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے نکلے تھے جبکہ وارق کو تو جلدی سے جلدی گھر پہنچنا تھا۔

تاکہ سب کو یہ خوشخبری سنا سکے وہ تو ابھی سے ہی اپنے بے بی کو اپنے ہاتھوں میں لینے کے لیے بے چین ہو گیا تھا جبکہ مائرہ شرمائے جا رہی تھی۔

اور اس کا یہ شرمایا شرمایا سا روپ تو وارق کے دل میں اتر رہا تھا۔

اسے شرماتے ہوئے اپنے ساتھ چلتے دیکھ اس نے اس کے گرد اپنا حصار بنا کر اسے زور سے اپنے سینے میں بھینچا۔

آئی لو یو میری جنگلی بلی وہ اس کے لبوں کو شدت سے چومتے ہوئے بولا تو وہ ایک بار پھر سے سر جھکا کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آج بھی گھر پر بالکل تنہا تھی اس کا ارادہ کہیں باہر جانے کا تھا لیکن طبیعت اتنی بیزار ہو گئی تھی کہ کہیں باہر جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا اور اوپر سے اس کے پاس اس کا موبائل فون بھی نہیں تھا اور نہ ہی کریڈٹ کارڈ تھا کہ وہ شاپنگ کے لیے ہی نکل جاتی۔

اس کا ارادہ عرفان سے کہہ کر کریڈٹ کارڈ کا انتظام کرنے کا تھا لیکن ایسا بھی شاید نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ دانیال نے ہر چیز کا انتظام کیا ہوا تھا۔

exponovels

یہاں تک کہ اس گھر میں اس کے کپڑے تک نہیں تھے وہ بڑی مشکل سے دانیال کے لائے تین جوڑوں میں گزارا کر رہی تھی ایک تو وہ اس طرح کے کپڑے پہنتی نہیں تھی دوسرا دانیال نے کہا تھا۔

کہ گھر میں ہر چیز جل چکی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے کریڈٹ کارڈز اور بینک کے کاغذات کے ساتھ ساتھ اس کا شناختی کارڈ بھی وہ بینک سے بھی پیسے نہیں نکلوا سکتی تھی اس وقت اسے گزارا کرنا ہوگا۔

اس نے زندگی میں پہلے کبھی خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا آج تنگ آ کر وہ گھر کے دروازے تک آئی تھی لیکن دروازہ کھولنے کی کوشش نہ کام ہو گئی کیونکہ باہر سے دروازہ لاک تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ دانیال کہیں جاتا تھا تو اسے لاک کر کے جاتا تھا۔

یہاں اکیلے گھر میں اس کا دل چاہا کہ وہ دیواروں کے ساتھ سر مارے اس نے تنگ آ کر ٹی وی لاؤنج میں قدم رکھتے ہوئے ٹی وی آن کیا لیکن ہر دفعہ کی طرح اسے یہاں بھی واپس وہی دانیال کے بچپن والی فلم دیکھنے کو ملی۔

اس نے چینل ہٹا کر دوسرا چینل لگانا چاہا لیکن وہاں پر بھی یہی فلم چل رہی تھی وہ چینل چینج کرتی گئی لیکن بار بار وہی چہرے اس کے سامنے آ رہے تھے تنگ آ کر اس نے ریموٹ پھینک کر توڑ دیا۔

اور ٹی وی کا پلگ نکلتے ہوئے اندر کمرے کی طرف چلی گئی۔

ابھی اسے بیڈ پر بیٹھے ایک لمحہ ہی ہوا تھا جب اسے باہر سے ٹی وی آن ہونے کی آواز آئی اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا وہ جلدی سے باہر نکلی تھی۔

exponovels

ٹی وی آن تھااور لان میں بالکل اندھیرا وہ اسے دانیال کا مذاق سمجھتے ہوئے ٹی وی اف کرتے ہوئے واپس اندر کمرے میں چلی گئی لیکن جیسے ہی وہ بیڈ پر بیٹھی پھر سے وہی ہوا۔

دانیال تمہیں لگتا ہے کہ اس طرح کا مذاق کر کے تم کچھ حاصل کر پاؤ گے تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا باہر نکلو وہ بے حد غصے سے چلاتے ہوئے باہر ائی تھی لیکن اس دفعہ بھی اسے دانیال یا کسی اور وجود کا سایہ بھی نہ ملا۔

اس نے ہمت نہیں ہاری تھی وہ کبھی دروازے پر کبھی دوسرے کمرے پر کبھی بلکنی میں چلا چلا کے دانیال کو آوازیں دے رہی تھی کیونکہ اسے یقین تھا یہ سب کچھ کرنے والا دانیال ہی ہے۔

وہ بے حد غصے میں تھی جب اس نے اپنے کمرے کی لائٹ کبھی آن کبھی اف ہوتے نوٹ کی وہ جلدی سے کمرے کی طرف ائی تھی جب دیکھا کہ وہاں زینب کے کپڑوں میں ایک لڑکی کھڑی ہے۔بلکہ نہیں وہ تو زینب ہی تھی

کیا ہوا ذائنہ ڈر گئی کیا وہ قہقہ لگاتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ زائنہ اپنی ہی آنکھوں کے سامنے زینب کو زندہ دیکھ کر ہوش وہواس سے بیگانہ ہو گئی تھی

نشا نے تھوڑی دیر وہیں رک کر نوٹ کیا تھا کہ وہ بالکل ہوش وہواس سے بیگانہ ہے یا وہ صرف ڈرامہ کر رہی ہے کیونکہ دانیال کے مطابق وہ ایک ڈرامہ کوئین تھی۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے پاس آئی تھی۔اور اس کے بے ہوش ہونے کا یقین کر کے اپنی کامیاب اداکاری پر خوش ہوتے ہوئے ایک معصوم سا قہقہ لگاتی تیزی سے باہر نکلی اور دروازے کو باہر سے بند کر دیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

وہ دونوں بہت خوشی خوشی گھر میں داخل ہوئے تھے بلکہ اس کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہیں تھی وہ تو بس اعلان کرنا چاہتا تھا کہ وہ باپ بننے والا ہے جب کہ مائرہ بس خاموشی سے نظریں جھکائے مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کے ساتھ اندر آئی تھی۔

لو ابراہیم صاحب آ گیا وارق لاو بھئی مٹھائی کا ڈبہ کدھر ہے ادھر لاؤ اماں خوش ہوتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مٹھائی اٹھا اس کے منہ میں ڈال چکیں تھیں جب کہ تھوڑا سا ٹکڑا انہوں نے مائرہ کے منہ میں بھی ڈالا تھا۔

بہت بہت مبارک ہو گھر میں خوشخبری آنے والی ہے وہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے ان سے پہلے یہ خبر گھر پہ کیسے پہنچ گئی تھی۔

بہت بہت مبارک ہو اماں آپ کو بھی اور آپ کو یہ بات کیسے پتہ چلی ہم تو ابھی ہسپتال سے آئے ہیں وہ مائرہ کا ہاتھ تھامے اسے اندر لے آیا تھا جبکہ اماں بھی خوشی سے ان کے ساتھ چلتے ہوئے تناوش کے پاس آ کر بیٹھی تھی جب تناوش وہیں بیٹھے شرمائے جا رہی تھی اور تاشفین اس سے باتیں کر رہا تھا۔

بے بی کا نام میں رکھوں گا آخر میں سب سے چھوٹا والا ماموں ہوں۔۔۔ چھوٹو لڑ رہا تھا جبکہ احمد بھی نام سوچ رہا تھا دونوں میں اچھی خاصی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔

ماموں نہیں چھوٹو چاچو تم چاچو لگو گے نہ بے بی کے وارق نے اس کی بات کی درستگی کی تھی جب اس نے منہ بنا کر نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

مجھے ان گندے والے بھیا کا بھائی نہیں بننا میں تو تناشو آپی کا ہی بھائی بنوں گا اور ان کا بے بی میرا بھانجا وہ خوشی سے بتا رہا تھا جبکہ اصل جھٹکا تو مائرہ اور وارق کو اب لگا تھا۔

کیا تناوش بھی۔۔۔۔۔۔"مائرہ تو خوشی سے چیخ اٹھی تھی

جبکہ سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

تناوش بھی۔۔۔۔۔سے تمہاری کیا مراد ہے۔تناوش ہی تو پریگننٹ ہے تاشفین نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ پھر سے نظریں جھکا گئی۔

جی نہیں جناب صرف آپ ہی نہیں بلکہ میں بھی بابا بننے والا ہوں اور میں تو اسی بارے میں بات کر رہا تھا کہ ہم ابھی ہسپتال سے آئے ہیں وہ اماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اماں کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے ان کے گھر دو دو خوشیاں ایک ساتھ آئی تھیں انہوں نے اٹھ کر مائرہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما تھا۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میں تو تیری ایک کرم نوازی پر شکر کرتے نہیں تھک رہی تھی وہ مائرہ کو اپنے ساتھ لگاتی خدا سے مخاطب تھیں۔

چلو بیگم ایسی باتوں پر ایموشنل نہیں ہوتے خوشیاں مناتے ہیں اور طیب بیٹا تم ایک نہیں دو بکروں کا آرڈر دو ہم دو بکرے صدقہ دیں گے بابا نے فوراً سے ملازم کو کہا تھا جو بکرے کے لیے آرڈر دینے جا رہا تھا۔

جبکہ تناوش مائرہ کی فائل دیکھ رہی تھی کہ شاید اسے فائل پر کہیں سے اپنے بھائی کا بچہ نظر آ جائے۔

exponovels

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ مائرہ کو کسی بات کی کوئی ٹینشن نہیں ہونی چاہیے اس کا بے بی کمزور ہے اور ہمیں اس کا بہت خیال رکھنا ہے خاص کر اس کی ڈائٹ کا وہ اماں کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

ہاں تو کمزور کیسے نہیں ہو گا یہ کچھ کھاتی پیتی ہے بس اس کو نا اپنی باڈی پر فیکٹ رکھنی ہے اس کی باڈی کو تو میں پر فیکٹ کروں گی اماں نے غصے سے اسے گھورا تھا جبکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ ابھی سے بہو سے زیادہ پوتا پوتی ان کے لیے اہم ہو گئے ہیں۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ گھر میں بہت ساری خوشیاں آ رہی ہیں تو میں سوچ رہی ہوں میں کچھ دن کے لیے گھر چلی جاتی ہوں خالہ جو کب سے خود کو اگنور ہونے پر کلس رہی تھی آخر کار بول ہی پڑیں۔

نہیں نہیں آپا آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے دراصل کل کچھ لوگ آ رہے ہیں صدف کو دیکھنے کے لیے بہت اچھا رشتہ ہے۔ ہمارے بزنس پارٹنر ہوتے ہیں وہ ان کا تعلق ملیشیا سے ہے کافی امیر گھرانہ ہے۔

شادی کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ ملیشیا ہی لے جائے گا تصویر دکھائی تھی انہیں کافی پسند آئی ہے ہماری صدف اور ماشاءاللہ سے ہماری صدف ہے بھی تو اس قابل آپ ان لوگوں سے مل لیجئے گا اگر رشتہ مناسب لگے تو ہم اپنی صدف کے بھی ہاتھ پیلے کر دیں گے ابراہیم صاحب نے مسکرا کر صدف کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔

جب کہ خالہ نے تو مزید کوئی بات سنی ہی نہ تھی بس اتنا ہی سنا تھا کہ بہت امیر گھرانہ ہے اور لڑکے کا تعلق ملیشیا سے ہے بس اور کچھ سننا تھا ہی نہیں ان کے لیے اتنا ہی کافی تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

مائی پرنسز مائی لومائی جان۔۔۔۔ بابا مش یو جلدی آو۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے پیٹ پر اپنے لب رکھتے ہوئے اپنی ہی بولے جا رہا تھا۔ جب کہ تناوش کب سے خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

کچھ زیادہ یقین نہیں ہے کہ اندر پرنسز ہی بیٹھی ہے پرنس بھی تو ہو سکتا ہے نا۔۔۔؟

انداز۔ لڑاکا تھا۔

بیچ میں مت بولو نظر نہیں آ رہا ایک باپ اپنی بیٹی سے باتیں کر رہا ہے مجھے اس طرح کی ڈسٹربنس بالکل پسند نہیں ہیں تھوڑی دیر میں تمہارا وقت آئے گا تو تم سے باتیں کروں گا فی الحال مجھے میری بیٹی سے باتیں کرنے دو وہ بیچ میں اس مداخلت پر کافی غصہ ہوا تھا۔

تاشفین آپ کے ٹکٹس بک نہیں ہو سکے آج وہ پتہ نہیں کیوں اسے یاد کروا گئی تھی جبکہ وہ ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھتا دروازے پر ہونے والی دستک کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

بیٹا میں یہ دودھ لے کر آئی تھی اس کے لیے یہ دودھ بہت اچھا ہے وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگی تھیں جب کہ تاشفین نے ایک نظر گلاس کو اور پھر تناوش کے بنے ہوئے منہ کو دیکھا تھا۔

یہ تو دودھ نہیں پیتی اور کوئی چانسز بھی نہیں ہے اس کے دودھ پینے کے وہ پریشانی سے کہنے لگا تھا۔

اس کی ماں بھی نہیں پیتی تھی اسے بھی ڈنڈے کے زور پر پلاتی تھی اسے بھی پلا لوں گی تم فکر مت کرو پیوا سے تناشو اماں نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تناوش نے فوراً گلاس تھام لیا تھا۔

exponovels

غصہ کیوں کر رہی ہیں پی تو رہی ہوں وہ منہ بناتی گلاس لبوں سے لگا گئی تھی جب کہ اس کی حالت پر تاشفین کی ہنسی نکل گئی۔

روز سونے سے پہلے ایک گلاس دودھ کا پینا ہے اور ایک جاگ کر باقی کل سے جو جو چیز بچے کے لیے اچھی ہو گی تو وہی کھائے گی خبر دار جو ادھر ادھر چیزوں پر منہ مارا اماں اس سے کہہ رہی تھیں۔

تائی امی میں صبح دودھ کا گلاس نہیں پی سکتی سارا دن برا گزرے گا وہ بہت مسکین سی شکل بنا کر بولی تھی۔

کیا کہا تو نے۔۔۔۔۔۔اماں جو باہر جانے لگی تھیں غصے سے اس کی طرف مڑ کر دیکھا

میں کہہ رہی ہوں میں پی لوں گی زور صبح شام۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے گلاس منہ سے لگاتے ہوئے گٹاگٹ ایک ہی سانس میں پیتی گلاس انہیں واپس کرنے لگی تھی جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتی کمرے سے نکل گئیں اور ان کو جانے کے بعد تاشفین کے نہ رکنے والے قہقہے شروع ہوئے تھے۔

کیا ہے بہت ہنسی آ رہی ہے آپ کو ہم واپس کب جا رہے ہیں مجھے نہیں رہنا یہاں تائی امی مجھے دودھ پلا پلا کر اتنا موٹا کر دیں گی۔

وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی جبکہ تاشفین نفی میں سر ہلاتا اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے لائٹ آف کرتا آنکھیں بند کر گیا مطلب وہ سونا چاہتا ہے اور وہ اس کے اس طرح سے سونے پر خاموشی سے انکھیں بند کر گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے یہاں آتے ہوئے کہنے کو تو یہیں کچھ فاصلے پر اس کی بہت بڑی حویلی تھی۔

اور اس طرف اس نے کبھی رخ کر کے دیکھا نہیں تھا لیکن پچھلے ایک ہفتے سے وہ نہ صرف اس مسجد میں آ رہا تھا بلکہ تڑپ تڑپ کر رو رو کر سجدوں میں اللہ سے معافی مانگ رہا تھا۔

آج مولانا صاحب اسے دیکھتے ہوئے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے سب لوگ جا چکے تھے صرف وہی تھا جو سجدوں میں گرا روئے جا رہا تھا۔

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوا تو مولانا صاحب نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

کیا بات ہے جناب آپ اس طرح سے کیوں رو رہے ہیں خیریت تو ہے ایسا لگتا ہے جیسے آپ نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہو جس کے لیے رب کے حضور معافی مانگ رہے ہیں۔

مولانا صاحب کافی متجسس لگ رہے تھے وہ دعا مانگ کر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ان کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔

جیسے اب اگر اس نے اپنا مسئلہ یہاں بیان نہ کیا تو اس کا دل پھٹ جائے گا۔

exponovels

گنہگار ہوں مولانا صاحب بہت گناہ کیے ہیں تھک گیا ہوں گناہ کرتے کرتے اب زندگی نے دغا دے دیا ہے۔ زندگی کے اخری دنوں میں خدا یاد آرہا ہے اور اپنے گناہ بھی۔ آج کہنے کو سب کچھ ہے دولت پیسہ شہرت اگر کچھ نہیں ہے تو رشتے ناطے اپنے بالکل تنہا رہ گیا ہوں۔

کسی کا سہارا نہیں محبت کی تھی جوانی میں وہ نصیب میں نہیں تھی۔

تو دوسری دفعہ کبھی سوچا ہی نہیں کسی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا نہ اولاد ہے نہ بڑھاپے کا کوئی سہارا بے اسرا بے سہارا ہوں رب سے معافی مانگتا ہوں اپنے گناہوں کی۔

مجھے کینسر ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میرے پاس زندگی کا زیادہ وقت نہیں بچا زندگی ختم ہو رہی ہے۔ کبھی بھی سانسیں جسم سے الگ ہو سکتی ہیں۔

سمجھ نہیں آرہا اس تھوڑے سے وقت کا کیا کروں یا پھر اس پیسے کا کیا کروں جو ساری زندگی لوگوں کو دکھ درد دے کر کمایا ہے۔

کہاں جاؤں پتہ ہے تو صرف اتنا کہ زندگی ختم ہونے والی ہے اور موت کے بعد وہ سخت امتحان لے گا۔ ساری زندگی گناہ کرتا رہا اب جب موت قریب ہے تو اپنا ایک ایک گناہ یاد آگیا ہے۔

سمجھ نہیں آرہا معافی کے قابل ہوں بھی یا نہیں خدا سے معافی ملے گی بھی یا نہیں وہ روتے ہوئے مولانا کی طرف دیکھ رہا تھا

exponovels

وہ تو خدا ہے معاف کر ہی دے گا لیکن خدا سے پہلے ان لوگوں سے معافی مانگو جن کا تم نے دل دکھایا ہے کیونکہ اللہ اپنے بندوں کا دل دکھانے والوں کو کبھی معاف نہیں کرتا۔

اور تمہارے آنسو بتا رہے ہیں کہ تم نے بہت گناہ کیے ہیں اللہ نے وقت دیا ہے معافی مانگ لو

خوش قسمت ہو جو موت سے پہلے یہ موقع مل رہا ہے ورنہ ایسے موقع بھی کہاں ملتے ہیں انسانوں کو جاؤ جا کر اپنے گناہ کی معافی مانگو۔

اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے یہ جو وقت بچا ہے ہو سکتا ہے اسی لیے بچا ہو۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے جب کہ وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔

کس کس گناہ کی معافی مانگے گناہ لاتعداد تھے اور وقت کم تھا بس وہ اسی سوچ کے ساتھ ایک بار پھر سے سجدے میں گر گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو ہر اینگل سے دیکھ رہی تھی وارق نے تکیہ سائیڈ پہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو ریلیکس انداز میں تکیے پر گرایا اور اب وہ اسے پوری تفصیل سے سر سے پیر تک دیکھ رہا تھا۔

ڈارلنگ دوسرے مہینے میں لڑکی کبھی موٹی نہیں ہوتی۔ لیکن تم فکر مت کرو میری اماں ہیں نا وہ تمہیں کھلا پلا کر تمہاری یہ خواہش پوری کر دیں گیں۔ وہ بڑے مزے سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

exponovels

وارق میں نے دیکھا ہے کہ پریگننٹ لیڈیز تو اتنی زیادہ موٹی ہو جاتی ہیں تو کیا میں بھی بہت زیادہ موٹی ہو جاؤں گی وہ شیشے کو چھوڑ کر اس کے پاس آتے ہوئے بیڈ پر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی انداز ایسا تھا جیسے سارے سوالوں کے جواب آج ہی لے لے گی۔

کچھ کہا نہیں جا سکتا ہر انسان کا جسم دوسرے انسان سے مختلف ہوتا ہے اب مجھے کیا پتہ تم کتنی موٹی ہو جاؤ گی۔

لیکن تم بالکل گول مول سا رس گلا بن جاؤ پھر بھی میں تم سے بہت پیار کروں گا اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے اس نے مسکرا کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا تھا۔

رس گلا کیوں۔۔۔۔؟ گلاب جامن کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟ وہ الٹا اس سے سوال کرتی اس کی مونچھوں کو تاؤ دے رہی تھی۔

مجھے گلاب جامن نہیں پسند مجھے تو رس گلہ ہی چاہیے وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے شرارت سے بولا تو اگلے ہی لمحے اٹھ کر اس سے دور ہوئی تھی۔

آپ کی نیت ہی خراب رہتی ہے مجھ پر ہر وقت میرے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں خاص کر صبح صبح تو آپ میں جن آجاتا ہے۔

رومینٹک جن کہو بیوی میرے جن کی توہین کرنے کی ضرورت نہیں وہ گھور کر الٹا اسے ڈانٹنے لگا تھا۔

جی جی وہی آپ کا رومینٹک جن مجھے نہیں چاہیے میں جا رہی ہوں نیچے اماں نے کہا تھا کہ جاگتے ہی نیچے آجانا کیونکہ اٹھتے ہی وہ مجھے کچھ کھانے کے لیے دیں گیں۔

exponovels

جو میرے بے بی کی ہیلتھ کے لیے بہت ضروری ہے۔

میرے پیارے سے بے بی کو بھوک لگی ہے چلو ماما کچھ کھا کر آپ کو بھی کچھ کھلاتی ہیں وہ اسے چڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے تکیہ دوبارہ سیٹ کرتا واپس لیٹ گیا تھا ارادہ دوبارہ سے سو جانے کا تھا۔

کیونکہ جسے دیکھنے کے لیے وہ جاگا تھا وہ تو جا چکی تھی کمرہ چھوڑ کر اب اس نے جا کر کیا ہی کر لینا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

تناوش کیا تمہارے پیٹ کے اندر ہماری بے بی گرل کو گرمی نہیں لگے گی۔

وہ صبح جاگی تو تاشفین نے سوال کیا تھا وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی مطلب اس نے سوچا بھی تھا تو کیا سوچا تھا۔

جی نہیں پیٹ کے اندر ایک اے سی فٹ ہے وہاں اسے کوئی گرمی نہیں لگے گی اس کی الٹی سی بات پر اس نے الٹا سا جواب دیا تھا۔

میں سیریس بات کر رہا ہوں کوئی مذاق نہیں کر رہا جو تم اس طرح سے جواب دے رہی ہو وہ غصہ ہوا تھا۔

تاشفین آپ کا سوال بھی نامطلب حد ہوتی ہے بے بی ابھی تک ہے نہیں صرف ہو گا آپ نے کیا کبھی اپنی سٹڈیز کی بک میں نہیں پڑھا۔

ایک بچے کو پیدا ہونے میں نو مہینے لگ جاتے ہیں وہ اپنی ماں کے پیٹ کے اندر نشو نما پاتا ہے۔

پیٹ کے اندر ہی اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیر بنتے ہیں۔اس میں سانسیں آتی ہیں اور پھر نو مہینے کے بعد وہ ایک چھوٹا سا پیارا سا بے بی بن کر دنیا میں آ جاتا ہے۔

exponovels

ہاں یہ سب کچھ تو میں نے پڑھا ہوا ہے لیکن میں پوچھ رہا تھا کہ میری بیٹی کو اندر۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی بیٹی اندر ایک دم فٹ ہے فل موج مستی میں ہے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے کوئی مسئلہ ہو گا تو وہ آپ سے باتیں کرتی ہے ناوہ آپ کو بتادے گی۔

وہ پرسوں سے صرف اس کی یہ بیٹی بیٹی والی ہی تو گردان سن رہی تھی۔تاشفین کو بیٹی چاہیے تھی اور ہر قیمت پر چاہیے تھی۔

وہ تو اسی بیٹے کا نام بھی نہیں لینے دے رہا تھا خیر جو بھی تھا۔بیٹی ہو یا بیٹا وہ تو دونوں کو ہی خوشی سے قبول کرنے والی تھی

لیکن تاشفین نے کہا تھا کہ پہلے بیٹی اس کے بعد ہم بیٹے کے بارے میں سوچیں گے جب کہ وہ صرف اس کی ہاں میں ہاں ملا رہی تھی کیونکہ کب کون سی بات پر اس کا موڈ آف ہو جائے اسے پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔

اور اب بھی اس سے بہت ساری باتیں کرنے کے بعد وہ اسے نیچے لے کر جا رہا تھا پرسوں سے لے کر اب تک اس نے واپس نیویورک جانے کے بات نہیں کی تھی۔

شاید وہ یہیں رہنے کا ارادہ رکھتا تھا جب تک اس کا بے بی نہ ہو جائے اور تب تک تو بہت سارا وقت تھا ممکن تھا کہ وہ اسے اس گھر والوں کی محبت کا یقین دلا سکے۔

وہ انہی سب سوچوں میں نیچے ائی تھی جب دروازے پر ایک ملازم کو کھڑے دیکھا۔

exponovels

سر یہ لیں آپ کے ٹکٹس کل کے ہیں آپ دونوں کل نیویارک کے لیے جا سکتے ہیں وہ ٹکٹس اسے تھماتے ہوئے واپس مڑ گیا تھا جبکہ اس کے چہرے پر کافی خوشی تھی۔

بابا وہیں باہر بیٹھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ اماں بھی پریشان ہو گئی تھیں اتنی بڑی خوشخبری کے بعد بھی وہ یہاں نہیں رہنے والا تھا بلکہ یہاں سے جانے کا سوچ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بھائی آپ نے تو کہا تھا کہ اگر میں غصہ دکھاؤں گی ناراضگی دکھاؤں گی یہاں سے نہ جانے کی ضد کروں گی تو تاشفین مان جائیں گے۔

لیکن تاشفین تو کسی بھی حال میں راضی نہیں ہیں وہ مجھے صاف الفاظ میں کہہ چکے ہیں کہ وہ یہاں نہیں رکنا چاہتے اور وہ یہاں نہیں رکیں گے ان کا کہنا ہے کہ وہ تایا ابو کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہنا چاہتے۔

تو آپ یہ بتائیں نا میں کیا کروں میرے پاکستان آتے ہی آپ نے کہا تھا کہ تاشفین یہاں ضرور ائیں گے وہ مجھے لینے کے لیے ائیں گے۔

اور بس یہی ایک طریقہ ہے تاشفین کو یہاں اس گھر میں رکھنے کا کہ میں ان سے ناراضگی کا اظہار کروں اور ان لے ساتھ واپس نہ جانے کی ضد کروں لیکن میری ساری ضد ناکام ہو چکی ہے۔

تاشفین نے کہا ہے کہ اب میں مزید کوئی ضد نہیں کروں گی ٹکٹس آ چکی ہیں کل صبح کی ہم نے ہر حال میں یہاں سے نکلنا ہے۔

exponovels

اب مجھے سمجھ نہیں۔آرہا کہ میں کیا کروں وہ پریشانی سے وارق کے کمرے میں آئی تھی۔

وہ جب سے یہاں ائی تھی وارق نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ اس کے پیچھے ائے گا اور وہ ایا تھا اسے لینے کے لیے وارق کے کہنے کے مطابق وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کرتی رہی تھی۔

اس کے سامنے ضد کرتی رہی تھی کہ وہ نہیں جائے گی لیکن اب اس کی ناراضگی اور ضد کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا تاشفین نے کہا تھا کہ تمہیں میری قسم اب تم مزید کوئی ضد نہیں کرو گی۔

اور اس قسم پر وہ بے بس ہو گئی تھی وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔تاشفین نے اسے قسم دے کر باندھ دیا تھا۔

بابا بھی اس معاملے میں خاموش ہو چکے تھے شاید وہ بھی سمجھ چکے تھے کہ تاشفین ان کے پاس نہیں رہنا چاہتا اسی لیے اب انہوں نے بھی مزید اسے رکنے کے لیے نہیں کہا تھا۔

شاید وہ سمجھ چکے تھے کہ تاشفین کے دل میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے وہ چاہ کر بھی کبھی اس سے اپنی محبت کا یقین نہیں دلا سکتے شاید وہ ہار گئے تھے بیٹے کی نفرت کے سامنے وہ ان کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا۔

وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے تو وہ ان کے سامنے سے گزر جاتا تھا انہیں پوری طرح سے اگنور کرتے ہوئے آخر کب تک وہ اپنے بیٹے کی اس طرح کی بے اعتباری کو سہتے۔

شاید اس کی نفرت سہتے سہتے ہی وہ تھک چکے تھے اسی لیے اب وہ اسے رکنے کے لیے نہیں کہہ رہے تھے

وہ اپنا مسئلہ اس کے سامنے بیان کر رہی تھی جبکہ وارق بالکل خاموش تھا وہ بھی تو اپنی ساری کوششوں میں ناکام ہو گیا تھا۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ اتنے دنوں کے بعد اپ نے مجھے یاد کیا میں پاکستان میں ہی ہوں۔

اور آپ سے ملنا بھی چاہتا ہوں بتائیں کہاں ہیں آپ اور میری آپ کے ساتھ ملاقات کیسے ہو سکتی ہے ویسے میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ کل میں واپس جا رہا ہوں نیویارک تو ممکن ہے کہ ہماری اگلی ملاقات ہی نیویورک میں ہی ہو وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ بدر خان اسے سن رہا تھا۔

ہاں بیٹا میں بھی تم سے ملنا چاہتا ہوں کل تم واپس جا رہے ہو نا تو جانے سے پہلے تم مجھ سے ملنے کے لیے میرے گھر آ جانا میں تمہیں اپنی لوکیشن سینڈ کرتا ہوں وہاں تم سے تفصیل سے بات ہو گی مجھے تمہیں کچھ بہت ضروری باتیں بتانی ہیں۔

وہ اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے فون بند کر چکا تھا جب کہ وہ اپنا سارا سامان پیک کرتے ہوئے تناوش کا سامان دیکھ رہا تھا جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

آپ یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں کل تک کا انتظار کر لیجئے میں آپ کا یہ کمرہ چھوڑ دوں گا انہوں نے جیسے ہی اس کے کمرے میں قدم رکھا وہ کافی سخت اور ناگوار انداز میں بولا۔

میں جانتا ہوں تاشفین تم یہ گھر میری وجہ سے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو تم میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے اتنی نفرت کرتے ہو نا اپنے باپ سے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کافی دکھ سے بول رہے تھے جبکہ وہ نظریں پھیرے ان کی بات ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

exponovels

میں ہوں ہی نفرت کے قابل میرے بچے تمہیں پتہ ہے میں تمہاری ماں سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا میرے گھر والوں نے مجھے فورس کیا اور شادی کے بعد زندگی تمہارے سامنے ہے مجھے لگ رہا تھا ہمارا بچہ ہو جائے گا تو زائنہ سدھر جائے گی

لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ زائنہ جیسی تھی ویسی ہی رہی اس نے سازشیں کرنا شروع کر دی یہاں تک کہ اس نے میرا خاندان تباہ کر دیا میں جانتا ہوں تمہیں میرے بارے میں بدر خان کیا بتایا ہے۔

اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ تم بدر خان کی باتوں پر میری باتوں سے کہیں زیادہ یقین کرتے ہو۔ تمہاری طرح مائرہ بھی اسے سچا سمجھتی ہے خیر میں کچھ نہیں کہوں گا اس کے بارے میں اس کا فیصلہ میرا خدا کرے گا میں جانتا ہوں ابھی تمہیں اسی کا فون آیا تھا اور تم یہاں سے جانے سے پہلے اس سے ملنے کے لیے جاؤ گے ضرور جاؤ۔

میں کبھی تم سے یہ نہیں کہوں گا کہ تم اس کی باتوں پر یقین نہ کرو یا وہ جھوٹا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کبھی نہ کبھی میری حقیقت تمہارے سامنے آ ہی جائے گی لیکن میں تمہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں تم سے بے تحاشہ محبت کرتا ہوں۔

تمہارے وجود کے لیے بہت تڑپا ہوں میں تمہارے لیے بہت تڑپا ہوں میں زائنہ جب تمہیں یہاں سے لے گئی تو میں نے بہت کوشش کی تمہاری کسٹڈی حاصل کرنے کی لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا اور جب ایسا ممکن ہو سکا تب تم میرے پاس نہیں انا چاہتے تھے۔

exponovels

خیر وہ فیصلہ تم نے خود کیا تھا اس معاملے میں بھی میں تم سے کچھ نہیں کہہ سکتا سوائے اس کے کہ اس گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہوئے ہیں۔

اور یہ تمہاری جائیداد کے کاغذات ہیں جو چھ ماہ کے بعد میں تمہیں دینے والا تھا مجھے یقین تھا تناوش تمہیں اپنا بنالے گی اور وہ اس میں کامیاب رہی ہے میری دعا ہے کہ تم دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہو

تم جب چاہے یہاں آ سکتے ہو لیکن اپنے بچے کو میرے وجود سے جدا نہ کرنا۔اسے یہ ضرور بتانا کہ پاکستان میں اس کا ایک دادا ہے جو اس سے بہت محبت کرتا ہے۔

وہ پیپر وہیں پر رکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے تھے جبکہ انہیں پیچھے سے کمرے کے دروازے کی بند ہونے کی زوردار آواز آئی اور اس سے پہلے اس کے دو لفظ سنائے دیے تھے "ڈرامے باز"

ہاں یہ حقیقت تھی ان کا بیٹا انہیں ڈرامے باز سمجھتا تھا ان کے ایموشنز ان کی محبت ہر چیز اس کے لیے صرف دکھاوا تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

میں تمہیں بہت مس کروں گی جلدی واپس آنا۔مائرہ اس کے پاس کھڑی اس سے کہہ رہی تھی جبکہ وہ دونوں جانے کی تیاری کر رہے تھے کل

رات اماں نے تناوش کو اپنے پاس بلا کر کہا تھا کہ اب وہ اس کے سامنے کسی طرح کی ضد نہیں کرے گی وہ اپنی طرف سے کوشش کر چکے ہیں شاید اس نے اس گھر میں رہنا ہی نہیں ہے۔

exponovels

میں بھی تمہیں بہت مس کروں گا اپنا بہت خیال رکھنا۔اور تم بھی اس کا بہت خیال رکھنا اسے اکیلا سمجھنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے میں ہمیشہ اس کے ساتھ ہوں وہ وارق کو دیکھتے ہوئے گھور کے بولا تھا۔جب کہ وارق اس سے ہاتھ ملاتا تناوش کی طرف متوجہ ہوا تھا

مائرہ تناوش کے گلے لگتے ہوئے اس سے ملنے لگی تھی۔

اس کی آنکھوں میں انسو تھے تایا ابو کے گلے سے لگتے ہوئے وہ اور بھی زیادہ رونے لگی۔

ایم سوری تایا ابو میں آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کر سکی۔اسے بہت دکھ تھا جبکہ تائی امی اسے خاموش کرواتی ہدایات دینے لگی تھیں۔

اب اگر یہ ڈرامے بازیاں ختم ہو گئی ہوں تو ہم جائیں وہ کب سے اکتائے ہوئے انداز میں ان لوگوں کو روتے دھوتے دیکھ رہا تھا۔

جبکہ وہ اسے گاڑی میں بٹھانے تک آئے تھے۔ڈرائیور انہیں ایئر پورٹ چھوڑ کر آنے والا تھا لیکن گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی تاشفین نے ڈرائیور کو ایک لوکیشن دی تھی اسے پہلے وہاں جانا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈرائیور نے ایک جگہ آکر گاڑی روک دی تھی اور مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

exponovels

سر آپ نے جہاں کا ایڈریس دیا تھا یہ وہی جگہ ہے۔

آپ کتنی دیر تک یہاں رکنے والے ہیں پلیز مجھے بتادیں ڈرائیور نے پوچھا تھا۔ جبکہ وہ تناوش کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کر چکا تھا۔

زیادہ دیر نہیں رکیں گے ہم لوگ بس تھوڑی ہی دیر میں ہم نے واپس آجانا ہے تم یہیں پر رکو وہ اسے کہہ کر تناوش کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اس گھر کے اندر لے جانے لگا تھا۔

یہ کس کا گھر ہے تاشفین۔۔۔۔۔؟

اور ہم یہاں پر کیوں آئے ہیں کیا پاکستان میں آپ کا کوئی جاننے والا ہے۔۔۔۔؟ وہ یں ہی اس کے ساتھ اندر آگئی تھی آج صبح سے ہی وہ بہت اداس تھی اخر اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر دور جانا اسان تھوڑی تھا۔ لیکن تاشقین کی خوشی کے لیے وہ ایسا کر رہی تھی۔

یہ میرے انکل کا گھر ہے اور مائرہ کے سگے چاچا کا آؤ میں تمہیں ان سے ملواتا ہوں وہ اسے گھر کے اندر لانچ کی طرف لے آیا تھا جب ملازم ان کے پاس ایا۔

ہمیں بدر خان سے ملنا ہے آپ پلیز انہیں بلوا دیجیے۔ ان سے کہیں کہ تاشفین ابراہیم آیا ہے ان سے ملاقات کے لیے وہ وہیں صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس ملازم سے بولا تھا جبکہ تناوش کو یہ نام بدر خان کہیں سنا سنا سا لگا تھا۔

وہ جانتی تو نہیں تھی بدر خان کو لیکن اسے اتنا اندازہ تھا کہ اس کا نام اس نے اچھے لفظوں میں نہیں سن رکھا

exponovels

وہ وہیں باہر صوفے پر بیٹھے بدر خان کے انے کا انتظار کرنے لگے تھے جبکہ تناوش اسے دیکھنے کے لیے کافی زیادہ متجسس تھی۔

لیکن صرف اس لیے کیونکہ اسے یہ نام کہیں سنا سنا لگ رہا تھا جیسے اس نام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہو ممکن تھا کبھی وارق بھائی نے یا پھر تایا ابو نے یہ نام اسکے سامنے لیا ہو

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم آ گئے میرے بچے میں بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔

وہ جلدی سے کمرے سے نکلتے ہوئے اس کی طرف آئے تھے جب کہ انہیں آتے دیکھ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا جبکہ بدر نے اسے سینے میں بھینچ دیا تھا۔

یہ تمہاری بیوی ہے تناوش۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے تو وہ مسکرا دی۔

جی یہ میری بیوی ہے ہم آج واپس نیویارک جا رہے تھے سوچا جانے سے پہلے آپ سے مل لوں ورنہ پھر نیویارک میں تو آپ کے ساتھ میری ملاقات کافی مشکل ہو جاتی ہے۔

اور ویسے بھی اب ان لوگوں کو پتہ چل چکا ہے کہ میں آپ سے رابطے میں ہوں تو میرا نہیں خیال کہ اب ہمیں بھی چھپنے کی ضرورت ہے وہ واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان سے کہنے لگا تھا جب کہ وہ کچھ پریشان لگ رہے تھے۔

کیا بات ہے انکل آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آپ کو کیا ہوا ہے وہ نہ جانے کیوں اسے کچھ کمزور محسوس ہوئے۔

exponovels

تاشفین تم ہمیشہ سے مجھ پر یقین کرتے آئے ہو جب جب میں نے تم سے جو جو کہا تم نے ہر بات کو قبول کیا۔
تم نے میری ہر بات پر انکھ بند کر کے بھروسہ کر لیا لیکن آج جو باتیں میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں شاید اس کے بعد تم کبھی مجھ پر بھروسہ نہ کر سکو۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے دکھ سے بول رہے تھے جب کہ وہ حیران تھا۔
انکل آپ یہ آج کیسی باتیں کر رہے ہیں میں سمجھ نہیں پا رہا میں تو آپ کو یہ بتانے کے لیے آیا تھا کہ کل رات بابا نے میری جائیداد کے پیپرز مجھے دے دیے ہیں اب مجھے نہیں پتہ کہ میرے حصے میں کون کون سی چیز اتی ہے۔
لیکن میں آپ کو یہ دکھانے کے لیے آیا تھا آپ نے جو کہا تھا وہ میرے کہے بنا ہی ہو گیا بابا نے اپنے اپ ہی ساری جائیداد میرے نام کر دی۔
اب آپ مجھے بس یہ بتائیے کہ اس جائیداد میں سے ایسا کیا ہے جو آپ کا ہے تاکہ وہ میں آپ کے حوالے کر سکوں جو میرے بابا نے آپ سے ہتھیایا ہے وہ فائل اس کے سامنے رکھتے ہوئے بتانے لگا تھا۔
وہ آج تک اسے یہی تو کہتا آیا تھا کہ تمہارے باپ کی جائیداد میں زیادہ حصہ میرا ہے اس نے دھوکے سے مجھ سے ہتھیایا ہے اور تمہیں میری جائیداد واپس کرنی پڑے گی۔
میرا کچھ نہیں ہے میرے بچے۔۔۔۔"یہ سب تمہارے باپ کی محنت کی کمائی ہے۔۔۔۔۔"
ایک پھوٹی کوڑی نہیں ہے میری وہ اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہنے لگا تاشفین کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی تھی وہ کیا کہہ رہے تھے اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

exponovels

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل آپ ٹھیک تو ہیں وہ اٹھ کر ان کے پاس آ گیا تھا ان کے رونے کی وجہ اسے سمجھ نہیں آئی تھی جبکہ تناوش حیرت سے ان کاغذات کو دیکھ رہی تھی وہ اپنے باپ کی جائیداد اس طرح کسی اور کے حوالے کر رہا تھا۔

وہ بھی کچھ بھی سوچے سمجھے بنا۔

سب جھوٹ ہے تاشفین سب جھوٹ ہے آج تک میں نے تم سے جو بھی کہا تمہیں تمہارے باپ کے بارے میں جو جو بتایا سب جھوٹ ہے ایک ایک لفظ جھوٹ ہے کچھ بھی سچ نہیں وہ تڑپ تڑپ کر روتے ہوئے بولا۔

تمہارے باپ جیسا انسان صدیوں میں پیدا ہوتا ہے اس کے جیسا نیک دوست نصیب والوں کو ملتا ہے اور میرا بھائی موسی خان نصیب والا تھا۔

میں نے۔۔۔۔ہاں تاشفین میں نے اس کے خاندان کو برباد کر دیا میں نے سب کچھ برباد کر دیا تناوش میری بچی مجھے معاف کر دینا وہ اچانک ہی اس کے پیروں میں گر کر اس سے معافی مانگنے لگا تھا۔

جبکہ اس کی اچانک کی جانے والی حرکت پر وہ پیچھے کو ہوتی گھبرا کر اٹھ گئی تھی۔

انکل آپ کیا کر رہے ہیں تاشفین کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ آخر بدر خان کو اچانک ہوا کیا ہے

میں قاتل ہوں تمہاری ماں کا تمہارے باپ کا میں نے تمہیں یتیم کیا ہے میں نے تمہارے سر سے تمہارے ماں باپ کا سایہ چھینا ہے میں تمہارا گنہگار ہوں مجھے معاف کر دو قانون نے مجھے 14 سال کی جیل سنائی تھی اور 14 سال بعد جب میں واپس آیا تو بھی میں باز نہ آیا۔

exponovels

میری کوشش بس یہی تھی کہ کسی بھی طرح ابراہیم کو نیچا دکھاؤں کسی بھی طرح اسے غلط ثابت کر دوں میں کسی بھی طرح اسے تباہ کر دوں۔

لیکن دیکھو قسمت نے مجھے تباہ کر دیا مجھے کینسر ہے بلڈ کینسر اور وہ بھی اخری سٹیج پر ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میرے بچنے کے کوئی چانسز نہیں ہیں زیادہ سے زیادہ میں بس چند دن اور جی سکتا ہوں اور اس کے بعد میری زندگی ختم۔ تم میری تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے مجھے ہسپتال میں ایڈمیٹ ہونا چاہے لیکن اس طرح تو میں اپنے گناہوں کا کفارہ نہیں کر سکوں گا۔

میری زندگی کے بعد یہ سب کچھ بھی ختم ہو جائے گا جسے کمانے میں میں نے ساری زندگی لگا دی میں نے تمہاری نظر میں ابراہیم کو غلط ثابت کیا میں نے مائرہ کے سامنے لاکھوں جھوٹ بول کر ابراہیم کو اسی کے باپ کا قاتل ثابت کر دیا حالانکہ اس کے باپ کا قاتل میں ہوں۔

میں نے قتل کروایا تھا فہیم کا فہیم کی بیوی کا افراہیم کا اور اپنے بھائی موسی خان کا وہ میری سازش تھی سب کچھ میں نے کیا تھا وہ ٹرک میں نے بھیجا تھا ان لوگوں کو مارنے کے لیے تمہارا باپ بے قصور ہے۔

وہ بیچارہ تو ساری زندگی سب کو خوش کرنے میں ہی ہلکان ہو گیا پہلے اپنے ماں باپ کی خاطر اس نے ایک چال باز عورت سے شادی کر لی۔

اور اس عورت نے اسے برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اولاد کا سکھ اس نے اسے دیکھنے ہی نہیں دیا۔

exponovels

وہ بے قصور شخص خود کو سالوں اپنے بچے کے سامنے بے گناہ نہ ثابت کر سکا تمہاری ماں جھوٹ بولتی تھی تم سے کہ ابراہیم تم سے ملنے نہیں آتا وہ آتا تھا۔

تمہاری ماں اس کی بھیجی ہوئی رقم تمہیں نہیں دیتی تھی

تمہاری ماں کبھی اسے یہ بات پتہ ہی نہیں چلنے دیتی تھی کہ تم کون سے ہوسٹل میں ہو کہاں پر ہو کس جگہ ہو کہ وہ تم سے ملے۔

میں سمجھتا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری ماں کو تم سے محبت ہو جائے گی۔

اسی لیے میں نے سوچا کہ میں تمہیں تمہاری ماں کے خلاف کر دوں گا اور میں نے ایسا کیا بھی۔

تم اپنے ماں باپ سے دور ہو گئے لیکن ان سب میں قصوروار صرف تمہاری ماں تھی تمہارا باپ بے قصور ہے وہ تمہیں چاہتا ہے تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔رشتوں میں بندھا ہوا وہ انسان کبھی کھل کر اپنے جذبات کا اظہار بھی نہ کر سکا۔

وہ شخص تمہیں اپنے سینے سے نہیں لگا سکا کبھی تمہیں یہ نہیں بتا سکا کہ وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے کیونکہ تمہارے دل میں 'میں نے اس کے لیے نفرت بھر دی تھی۔

مجھے معاف مت کرنا تاشفین میں معافی کے لائق نہیں ہوں کیونکہ مجھے تو اپنے گناہوں کا احساس بھی آج ہو رہا ہے جب خود موت میری دہلیز پر کھڑی ہے۔

exponovels

ورنہ شاید میں تم سے تمہاری جائیداد ہتھیانے کے لیے آج بھی سازشیں کر رہا ہوتا مجھے مائرہ سے ملنا ہے مجھے اسے بتانا ہے۔

کہ اس کا کوئی قصور نہیں جسے وہ اپنے بابا کا قاتل سمجھتی ہے وہ بے قصور ہے لیکن وارق افراہیم مجھے مائرہ کے آس پاس نہیں جانے دے رہا مجھے اس سے ملنے نہیں دے رہا۔

میں کل آفس میں گیا تھا لیکن مجھے باہر سے ہی نکال دیا گیا وارق نے کہا کہ وہ میرا سایہ بھی اپنی بیوی پر نہیں پڑنے دے گا۔

اس لیے میں مجبور ہو کر لوٹ کر آ گیا میں معافی کے لائق نہیں ہوں تناوش اور میں تم سے معافی مانگوں گا بھی نہیں بس مجھے سزا دو۔ میں نے تم سے تمہارے ماں باپ کو چھینا ہے۔

تناوش بیٹی مجھے سزا دو میں تمہاری خوشیوں کا قاتل ہوں.... میں تمہارے بچپن کا قاتل ہوں میں تمہارے والدین کا قاتل ہوں وہ اس کے پیروں میں گرا مسلسل معافی مانگ رہا تھا جبکہ تناوش روئے جا رہی تھی۔

اور تاشفین بالکل خاموش تھا کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو وہ تو شاید خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہ رہا تھا۔

اپنے باپ کی محبت کو وہ ڈرامے بازیاں کہتا تھا اس کی تڑپ کو وہ اگنور کر کے اگے بڑھ جاتا تھا۔

اس کا باپ اسے سینے سے لگانا چاہتا تھا آج صبح کی تو بات تھی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے وہ کتنی دیر کھڑا رہا اور اس نے کتنی بے مروتی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

exponovels

آپ اٹھ جایئے انکل میں آپ کو کیا کہوں آپ کو آپ کی سزا قانون دلوا چکا ہے 14 سال اس اندھیری کوٹھری میں رہنا اسان تھوڑی ہے میرا انصاف تو اللہ پاک کر چکا ہے باقی میں دعا کروں گی کہ اللہ پاک آپ کے لیے بھی اسانیاں پیدا کرے۔

میں آپ کو اپنے ماں باپ کا قتل معاف کرتی ہوں۔ آپ کے رونے سے یا اپ کو کبھی معاف نہ کرنے سے میرے ماں باپ کبھی واپس نہیں ائیں گے ہاں لیکن۔ اللہ پاک معاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

ہم کوشش کریں گے کہ مائرہ کی آپ کے ساتھ ملاقات ہو سکے تاکہ آپ اس کی غلط فہمی کو دور کر سکیں کیونکہ مائرہ بھی بہت غلط راستوں پر نکل پڑی ہے اسے بھی احساس نہیں ہے کہ وہ بابا کا دل دکھانے کے لیے کیا کیا کر جاتی ہے۔

اور جہاں تک بات تاشفین کی ہے تو وہ تو ان کے بابا ہیں انہیں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ خود ہی انہیں دیکھ کر سمجھ جائیں گے اس نے تاشفین کا ہاتھ تھامتے ہوئے یقین سے کہا جبکہ وہ جیسے سکتے کی کیفیت سے باہر نکلا تھا۔

چلیے تاشفین گھر واپس چلتے ہیں تایا ابو آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بولی تو وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا تھا۔ جبکہ بدر خان اب بھی ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔ ساری زندگی اس نے کوئی اچھا کام۔ نہیں کیا تھا۔ اور نا ہی کبھی سکون نصیب ہوا تھا لیکن آج وہ سکون میں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ خاموش تھا۔ گاڑی واپس انہیں راستوں پر جا رہی تھی۔ شاید صبح کا بھولا لوٹ آیا تھا شام کو۔

exponovels

گاڑی واپس گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو تاشفین نے اس راستے کو دیکھا۔ جہاں صبح اس کا باپ کھڑا تھا اس کڑکتی دھوپ میں اور وہ اسے خود سے دور کر رہا تھا۔ لیکن اس کا باپ تو اب بھی وہیں تھا۔ بس فرق یہ تھا کہ صبح وہ اس راستے پر کھڑا تھا اور اب تنہا پودوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

گاڑی کے آنے پر انہوں نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔ کوئی نئی بات تھوڑی تھی۔ مسافر کو منزل پر پہنچا کر گاڑی تو واپس آ ہی جایا کرتی تھی۔ تاشفین گاڑی سے نکل کر ان کے پاس آ رکا تھا۔

ایک ساتھ دو تین دفعہ گاڑی کا دروازہ بند ہونے پر انہوں نے مڑ کر دیکھا تھا۔ لیکن سامنے سر جھکائے تاشفین کو۔ دیکھ کر وہ خود بھی حیران رہ گئے تھی۔

مجھے نہیں جانا بابا آپ کے پاس رہنا ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ بس اتنا کہہ کر آگے بڑھا اور ان کے سینے سے لگ گیا۔ ابراہیم کو لگا کہ۔ وہ خواب دیکھ رہے ہیں بھلا ایسا کیسے ممکن تھا۔ یہ تو ہو ہی۔ نہیں سکتا تھا۔

تاشفین تو چلا گیا تھا انہیں چھوڑ کر بھلا وہ کیسے آ۔ سکتا تھا۔ اسے تو ان کے آنسو ان کی محبت ان کی تڑپ سب جھوٹ لگتی تھی تو پھر بھلا کیسے آ گیا تھا وہ واپس۔۔۔۔۔۔۔۔؟

بابا میں نے آپ کو بہت تنگ کیا۔ ہمیشہ آپ کو اگنور کیا۔ میں بہت بُرا بیٹا ہوں۔ مجھے معاف۔۔۔۔۔۔

اسشش۔۔۔۔۔۔ میرا بچہ بہت اچھا ہے۔ مجھے تجھ سے کوئی گلا نہیں میرے بچے مجھے پتا تھا میری تنا شو تجھے لے آئے گی۔ وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے خود کو ٹھنڈک پہنچا رہے تھے۔ وہ اب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھے۔

exponovels

میں نے کچھ نہیں کیا تایا ابو یہ سب بدر انکل نے کیا تھا۔انہوں نے وقت رہتے تاشفین کو سچائی بتادی۔اور مجھ سے معافی بھی مانگی۔بدر انکل کو کینسر ہے۔ڈاکٹر نے علاج ناممکن قرار دیا ہے۔وہ اپنے گناہوں کا کفارہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں معاف کر دیا آپ بھی کر دیں۔اللہ پاک بہتر انصاف کرنے والا ہے۔وہ ان کے پاس آتے ہوئے بولی تو انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

بہت اچھا کیا بے شک اللہ اپنے بندوں کا خود انصاف کرتا ہے۔میں بھی یہ معاملہ اللہ پر ہی چھوڑا تھا۔وہ مسکرا کر انہیں لیے اندر آ گئے تھے۔

جبکہ تاشفین بھی اپنے بابا کے ساتھ خوشی خوشی اپنے گھر میں آیا تھا لیکن اس بار ہمیشہ کے لیے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا اداس کیوں ہو۔۔۔۔؟وہ افس میں اس کے ساتھ ہی ائی تھی جب وارق نے اشارے سے اسے اتے ہی اندر اپنے کیبن میں بلا لیا وہ اس کے پیچھے ہی اگئی تھی۔

جبکہ ماہم اور طاہر نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا تھا لیکن اس سے فرق نہیں پڑتا تھا اب اس کی سوچ بدل چکی تھی۔

یقیناماہم طاہر کو یہ بات تو بتا ہی چکی ہو گی کہ وارق نے اسے کمپنی میں 70 پرسنٹ کی مالک انٹروڈیوس کروایا ہے۔

تاشفین چلا گیا سب لوگ کتنے اداس ہیں اور اپ بھی تو اداس ہیں نا ان کے جانے پر وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

exponovels

صبح وہ جب افس کے لیے نکلا تو بابا وہیں باہر بیٹھ گئے تھے اسے تاشفین کی اس حرکت پر بہت افسوس ہوا تھا وہ کیسا انسان تھا جسے اپنے باپ کی تکلیف کی رتی برابر پروانہ تھی۔

اگر اس کی جگہ وارق ہوتا تو کبھی اپنے بابا کا دل نہ دکھاتا وہ انسان جو باپ نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے سر پر صائبان بن گیا تھا وہ کیسے اس شخص کا دل دکھا سکتا تھا۔

اداس تو ہوں اخر بابا جو اداس ہیں اور بابا ہیں ان کا دکھ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا اسی لیے میں افس آ گیا مجھے اپنے بابا کی اداسی اچھی نہیں لگتی وہ جیسے اس سے شئیر کر رہا تھا۔

میں ان کے بارے میں بات نہیں کر رہی وہ کافی تلخی سے بولی تھی۔

لیکن میں تو اپنے بابا کے بارے میں ہی بات کر رہا ہوں نا۔۔۔ چلو چھوڑو اس ٹاپک کو ہم کچھ اور بات کر لیتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کھینچتا اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے بولا تو وہ حیرانگی سے اس کی حرکت پر اسے دیکھنے لگی تھی شاید اسے اس طرح کی امید نہ تھی۔

کیا ہوا جانو کیا آپ کو امید نہیں تھی مجھ سے ایسی اس کی گردن پر اپنی مونچھیں چبوتا وہ اس کی دھڑکنیں تیز کر چکا تھا۔

جی نہیں آپ سے کبھی بھی کسی بھی چیز کی امید کی جا سکتی ہے۔ یہ تو نارمل سی بات ہے۔ آپ کون سا کوئی شریف انسان ہیں۔ جو میں آپ سے کسی اچھی بات کی امید رکھوں۔ وہ اس کی گود سے اٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

exponovels

اچھا اگر اتنے ہی اچھے سے جانتی ہو مجھے تو میرے ان لبوں کا کوئی علاج کر دو بتایا تھا نا تمہیں بیمار ہیں بے چارے تمہارے ہونٹوں کو چھونے کی بیماری لگ گئی ہے انہیں۔۔۔۔۔۔وہ اپنے لبوں سے جا بجا اس کے چہرے کو چومتے ہوئے گستاخیوں میں مصروف تھا۔

سوری ان کا کوئی علاج نہیں ہے یہ لا علاج ہیں۔وہ پھر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

غلط بلکل غلط۔۔۔۔۔۔ان کا علاج تمہارے ہونٹوں کا لمس ہے۔دو کس صبح تو دوپہر کو دو سپہر کو اور دو رات کو بلکہ رات کو زیادہ کیونکہ رات کو بیماری بڑھ جاتی ہے وہ علاج بتا رہا تھا جبکہ مائرہ مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی۔

جبکہ اچانک دروازہ کھلا اور کوئی چھ سے سات لوگ اندر داخل ہوئے۔

انہیں دیکھتے ہی وارق نے احتیاط سے اسے خود سے زرا دور کیا تھا۔

بہت بہت معذرت وارق صاحب ہمیں نہیں پتا تھا آپ اندر اس طرح مصروف ہوں گے آپ بھی ایسے شوق رکھتے ہیں اندازہ نہیں لیکن جوان خون حسن کو دیکھ کر جوش تو مارتا ہی ہے۔اور پھر حُسن بھی تو بہت حسین ہے نا وہ کچھ لوگ کچھ شرمندہ لگ رہے تھے۔جبکہ کچھ تو طنزیا مسکرا رہے تھے۔

مائرہ کا تو شرمندگی سے برا حال تھا۔جبکہ وارق سے ان کی نظریں اپنی بیوی پر برداشت نہیں ہو رہی تھیں

○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ویسے وارق صاحب آپ کو دیکھ کر کبھی ایسا لگا نہیں تھا کہ آپ اس طرح کے شوق رکھتے ہوں گے۔۔۔۔۔۔"

exponovels

میرا مطلب ہے آپ تو اپنے کام کو لے کر اتنے زیادہ سیریس تھے کہ حد نہیں اور اب آپ کی اس طرح کی مصروفیت وہ آگے بڑھتے ہوئے بولا تھا۔

بند کرو اپنی یہ بکواس یہ مت سوچنا کہ تم یہاں میرے ساتھ ڈیل کرنے آئے ہو تو تمہاری فضول بکواس سنوں گا میں ۔اور مائرہ کے خلاف ایک لفظ بھی مت کہنا۔

تم جانتے کیا ہو اس کے بارے میں جو کچھ بھی بک رہے ہو اپنی طرح سمجھ کر رکھا ہوا ہے کیا جو ہر طرف منہ مارتا پھروں۔

مائنڈ یور لینگویج وارق افراہیم تم بھول رہے ہو کہ میں تمہارا بزنس پارٹنر ہوں سامنے کھڑا تیس سالہ خوش شکل آدمی غصے سے غرایا تھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔۔؟

مائنڈ یور ان لینگویج دامیار شاہ۔۔۔۔۔!!!! تمہاری اس طرح کی بدتمیزی میں برداشت نہیں کروں گا وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ شور سن کر ماہم بھی وہی اندر آگئی تھی۔

اب ایسے کاموں میں پھر ایسی باتیں تو سننی پڑتی ہیں سائیں۔ویسے سامان تمہارا حسین نہیں حسین ترین ہے۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ وارق نے آگے بھڑتے ہوئے اس کے گریبان کو دبوچ لیا

بیوی ہے میری دامیار شاہ...اس کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی تھی جبکہ سامنے کھڑے آدمی کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آگئی تھی۔

exponovels

تو سائیں اسے گھر میں چھپا کے رکھو نا بیویوں کو بھرے بازار میں لایا نہیں جاتا۔ نظر لگ جاتی ہے اور کچھ لوگوں کی نظر بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

ویسے کسی کی ملکیت پر ہم نگاہ۔ بھی نہیں اٹھاتے سائیں بھابھی جان کو تو چھوڑو تمہاری سیکرٹری بھی بڑی پیاری ہے اس نے آنکھ دبا کر ایک نظر ماہم کو دیکھا تھا وارق کا دل چاہا کہ اس کے منہ پر رکھ کر ایک زوردار تماچہ لگا دے۔

بھابھی جی آپ سے مل کر خوشی ہوئی لیکن بیویوں کا کام گھر سنبھالنا ہوتا ہے یہ آفس کے جھمیلے شوہر سنبھالتا اچھا لگتا ہے۔ وہ اس کی طرف نظریں اٹھائے بنا اپنے لیے کرسی گھسیٹنے لگا تھا.

آپ رکھیے گا اپنی بیوی کو سات پردوں میں چھپا کر مائرہ نے سلگ کر جواب دیا تھا۔

سات۔۔۔۔!!! میں تو اپنی بیوی کو سات ہزار پردوں میں چھپا کر رکھوں گا بیوی ملے تو سہی وہ دلکشی سے قہقہ لگاتے ہوئے بولا۔

مائرہ تم جاؤ یہاں سے اور آپ سب بیٹھیے اس نے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

مس ماہم آپ بھی جایئے وہ کرسی سنبھالتے ہوئے ماہم سے بھی بولا تھا۔

ارے تھوڑا بہت گلیمر رہنے دیجیے یہ چلی جائیں گی تو کمرے سے روشنی بھی چلی جائے گی۔ وہ خالص لوفرانہ انداز میں بولا تھا جبکہ وارق تو اسے گھور کر رہ گیا۔

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا دامیار کہ میں تمہارے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن تمہیں اپنی یہ فضول طرح کی عادات چھوڑنی پڑیں گی۔

exponovels

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے اپنا آپ ذرا اس کے قریب کیا۔

میرے خیال میں تمہاری اس ڈیل سے مجھ سے کہیں زیادہ فائدہ تمہیں ہونے والا ہے۔ شرط تو مجھے رکھنی چاہیے۔ کہ جب میں میٹنگ میں ہوں تو حسین سے حسین تر دوشیزائیں میرے آس پاس ہونی چاہیے۔

تمہیں اپنے کلائنٹس کو خوش کرنا نہیں آتا وارق تمہیں تھوڑا کام سیکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ کسی بڑے بزرگ کی طرح بتا رہا تھا جب کہ وارق اکتائے ہوئے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

تم یہ میٹنگ شروع کرنا چاہتے ہو یا نہیں دامیار جلدی بتاؤ مجھے اور بھی کام ہے وہ اس سے بولا تھا۔

ہاں یار کرو میٹنگ شروع میرا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے اس بورنگ سی جگہ پہ رہنے کا اس نے اسے دیکھتے ہوئے اپنی جیب سے چھوٹی سی بوتل نکالی تھی اور اس دفعہ وارق کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

تم یہاں اندر بیٹھ کر شراب نہیں پی سکتے یہ میٹنگ کا وقت ہے وہ غصے سے چلایا تھا۔

نہیں میں تمہارے اس آفس میں کر کیا سکتا ہوں بتا دو مجھے یا ایسا کرو اپنے رولز کی نا ایک کتاب لکھ کر میری جیب میں ڈال دو جو کہ جب میں یہاں پر آؤں تو مجھے پتہ ہو کہ مجھے کیا کرنا ہے یا کیا نہیں

وہ غصے سے شراب کی بوتل پیچھے پھینکتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اب اس کا بھی موڈ نہ تھا مزید کوئی بھی فضول بات کرنے کا جبکہ اسے سیریس موڈ میں دیکھ کر وارق بھی کچھ حد تک سیریس ہوا تھا۔

آپ لوگ بیٹھیں گے یا یوں ہی اپ لوگوں نے میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے وہ پیچھے کھڑے آدمیوں کو دیکھ کر کہنے لگا۔

جبکہ اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے وہ سب لوگ بھی بیٹھ گئے تھے۔

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ماہم کب سے اسے گھورے جا رہی تھی جبکہ وہ وہیں باہر کھڑی فائل چیک کر رہی تھی ارادہ وارق کی میٹنگ ختم ہونے کے بعد اندر جانے کا تھا اس کا دل نہیں کر رہا تھا یہاں باہر بیٹھنے کا۔

آپ۔وارق صاحب کی بیوی ہیں وہ اب بھی حیرت کی انتہا پر تھی اچانک ہی لب و لہجے میں احترام اترایا تھا۔

اس کے لبوں پر ایک گہری مسکراہٹ آئی تھی اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

آپ کو خوشی نہیں ہوئی جان کر..؟

وہ معصومانہ انداز میں بولی تھی جبکہ ماہم نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا

جی جی میڈم خوشی کیوں نہیں ہو گی آپ تو ہماری میم ہیں۔لیکن آپ اس طرح سے کیوں مطلب کام کر رہی تھی ۔کیا ہم ورکرز پر نظر رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔؟وہ پریشان تھی۔

کیونکہ اس کے ساتھ سب سے زیادہ مس بیہو تو اسی نے ہی کیا تھا اگر تو وہ ورکرز پر نظر رکھنے کے لیے آئی تو ماہم کی نوکری خطرے میں تھی۔

ہاں دراصل کچھ ایسا ہی ہے وارق کو اپنی کمپنی میں کام کرتے لوگوں سے کافی زیادہ مسئلہ ہو رہا تھا بس اسی لیے وہ جاننا چاہتے تھے کہ کون کیا کر رہا ہے

اس نے مزید اسے ڈراتے ہوئے کہا تھا۔

exponovels

میم پلیز سر کو میری شکایت مت کیجئے گا میں تو اپنا کام بہت اچھے سے کر رہی ہوں میں جانتی ہوں میں نے آپ کے ساتھ تھوڑا بہت مس بیہیو کیا ہے کیونکہ مجھے لگ رہا تھا کہ اپ کا دھیان کام پر نہیں ہے۔

لیکن ائی ایم ریلی سوری پلیز میم میری شکایت مت کیجئے گا وہ بہت پریشان ہو گئی تھی جبکہ مائرہ کو اس کی حالت پر بہت ہنسی آ رہی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں کہ کیا کرنا ہے وہ کندھے اچکا کر اس چھوٹے سے کیبن کی طرف آ گئی تھی کیونکہ اب اس کا اکیلے بیٹھنے کا موڈ ہو رہا تھا طاہر صاحب کی تو حالت خراب ہو رہی تھی۔

کیونکہ یہ ساری باتیں تو وہ بھی سن چکے تھے کہ مائرہ وارق کی بیوی ہے اور اس آفس میں اسی لیے ائی تھی تاکہ سارے ورکرز پر نظر رکھ سکے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ایکسکیوزمی میم کیا میں اپ سے تھوڑی سی بات کر سکتا ہوں طاہر صاحب دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہنے لگے۔

اس نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے انہیں اندر انے کی اجازت دی تھی۔

طاہر صاحب یہ جو اندر آیا ہے دامیار شاہ یہ کس کھیت کی مولی ہے میرا مطلب ہے اس کی سوچ کافی عجیب نہیں ہے ہر لڑکی کو عجیب طرح کی نظروں سے دیکھ رہا ہے اور موصوف کے اپنے کہنے ہیں کہ بیوی کو 7 ہزار پر تمہیں چھپا کر رکھیں گے۔

مائرہ کو تو اس نے زیادہ دیر دامیار کے سامنے رکنے نہیں دیا تھا اسی لیے اس نے طاہر سے ہی پوچھا تھا۔

exponovels

ارے میڈم بہت پہنچی ہوئی چیز ہے امیر باپ کا امیر بیٹا۔ ہماری کمپنی کے لیے کسی سافٹ وئر کے چکر میں چکر کاٹ رہا ہے۔ بہت بڑی ڈیل چل رہی ہے

اور وارق صاحب کا کلاس فیلو رہ چکا ہے ان کی یونیورسٹی میں دونوں کے تعلقات کچھ اچھے نہیں ہیں وارق صاحب اسے پسند کرتے ہیں اور نہ ہی وہ وارق صاحب کو خیر اس میں پسند کرنے والا کچھ ہے بھی نہیں۔

صرف شکل ہی اچھی ہے۔ ورنہ کرتوت تو توبہ توبہ۔ گرل فرینڈز تو ایسے بدلتا ہے جیسے کوئی کپڑے بدل رہا ہو۔

اگر اس کی طرف سے ہماری کمپنی کو 50 پرسنٹ کا فائدہ نہ ہو رہا ہوتا نا تو میرا نہیں خیال کہ وارق صاحب کبھی بھی اس کو منہ لگانا پسند کرتے۔

افرا اچھی نہیں بہت اچھی تھی لیکن وارق صاحب نے اپنی شرط رکھی کہ کوئی لڑکی میٹنگ میں شامل نہیں ہو گی اور نہ ہی وہ ہمارے افس کی کسی بھی لڑکی پر غلط نگاہ ڈالے گا۔

لیکن پھر بھی حرکتیں تو آپ نے دیکھ ہی لی ہوں گی اس کی وہ اس طرح سے بول رہا تھا جیسے خود بہت ہی کوئی نیک قسم کا انسان ہو مائرہ نے صرف ہاں میں سر ہلا کر اسے واپس بھیج دیا تھا۔

جبکہ میٹنگ ختم ہوتے ہی وہ لوگ باہر نکلے تھے یقیناڈیل فائنل ہو چکی تھی اس نے اپنی آنکھوں پر کالا چشمہ چڑا کے رکھا تھا جو ماہم کے قریب سے گزرتے ہی اس نے انکھوں سے ہٹا کر ماہم کو سر سے پیر تک دیکھا تھا جو ذرا سا شرما کر ایک ادا سے سر جھکا گئی۔

exponovels

یہ ور کر آپ کی بہت اچھی ہیں ان کی قدر کیجئے اور اگر آپ قدر نہیں کر سکتے تو پارسل کر دیجئے ہماری کمپنی میں ان کی قدر کی جائے گی۔اس نے جاتے ہوئے وارق سے کہا تھا

جبکہ اس کی بات پر ماہم سسپٹا کر آپنے اگے پیچھے دیکھنے لگی کیونکہ وارق نے اسے کافی سخت نگاہوں سے دیکھا تھا۔

وارق۔صاحب ڈیل تو کر لی ہے آپ کے ساتھ لیکن کام میں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے ورنہ آپ کی کمپنی کا سارا حسن بھول جاؤں گا میں اور ایک اور بات سائیں بیوی سچ میں سات پردوں میں ہی اچھی لگتی ہے۔

تو آپ سات پردوں میں ہی رکھیے گا وارق نے بات ختم کر کے خدا حافظ کرتے واپسی کے لیے قدم اٹھائے تھے اور جاتے ہوئے مائرہ کو اندر آنے کا اشارہ بھی کر چکا تھا

"۔۔۔سات پردوں میں کیا سائیں ہم تو اسے اپنے محل کے اس کونے میں رکھیں گے جہاں ہوا کے علاوہ کسی کی آواز تک نہ پہنچ پائے۔۔۔۔۔"

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ سب لوگ بے انتہا خوش تھے اس کا واپس آجانا کوئی عام بات تھوڑی تھی۔

بابا نے تو اسے اپنے پاس بٹھا کر رکھا تھا نہ جانے وہ اس سے کون کون سی باتیں کر رہے تھے۔

وہ بابا کے کمرے میں ہی تھا جب کہ تناوش تائی امی کے پاس کچن میں چلی گئی تھی۔

یہ دیکھو یہ سارے گفٹس میں نے تمہارے لیے لیے تھے سب بچوں کے لیے لیتا تھا نا عید پر رمضان میں یا کسی اور موقع پہ تو تمہارے لیے بھی خریدتا تھا لیکن افسوس کہ تم تک کبھی پہنچا نہ سکا۔

exponovels

کیونکہ تمہاری ماں کہتی تھی کہ سوائے پیسوں کے تمہیں اور کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ ویڈیو گیم دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔؟

یہ اُس سال جب آئی تھی ناہر بچے کی خواہش تھی میں نے تب تمہارے لیے خریدی تھی۔

احمد اور چھوٹو نے اتنی مانگی نا مجھ سے لیکن میں نے کہا کہ یہ میں تمہاری نیت سے لے کر ایا ہوں۔

اور یہ والا بیٹ دیکھو تم۔ تم جب چھوٹے تھے نا تم بیٹ سے کھیلنا بہت پسند تھا۔

اب کا مجھے نہیں پتا اور یہ۔۔۔۔۔۔وہ اپنی الماری کھولے اسے پتہ نہیں کیا کیا دکھانے میں مصروف تھے جبکہ وہ خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا ان کی ساری حسرت خواہشیں اس کے سامنے تھی۔

ہاں اس نے کبھی بچپن میں ان سے ان چیزوں کی فرمائش کی ہو گئی یا پھر ہر باپ کی طرح وہ بھی اپنے بیٹے کی ان چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا چاہتے ہوں گے اس کا دل چاہا ان سب چیزوں کو اپنے سینے سے لگا لے۔

کتنا تڑپا تھا اس کا باپ اس کے لیے اور وہ اس وہم میں رہا کہ اس کے باپ کو اس کی ضرورت ہی نہیں۔

وہ اپنے ہی دھیان میں ایک ایک چیز کو اپنے ہاتھوں میں لیے دیکھ رہا تھا جب دروازے سے چھوٹو کو جھانکتے ہوئے دیکھا۔اس کے دیکھنے پر وہ چھ سال کا پٹاکا اندر آ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بابا یہ گندے والے بھیا تو اتنے بڑے ہو گئے اب ان سب چیزوں کا کیا کریں گے۔۔۔۔۔؟

exponovels

وہ اندر داخل ہوتے ہوئے سامنے پڑے بیٹ کو گندی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا اس کی گندی نگاہوں سے اس نے فورا بیٹ اٹھا کر اپنے پیچھے چھپا لیا تھا۔

سنبھال کر رکھوں گا کم از کم اس گندے والے چھوٹو کو تو نہیں دوں گا۔۔وہ ساری چیزیں اٹھاتے ہوئے بڑے سے شاپر میں پیک کرنے لگا

میں تو اتنا پیارا ہوں میں کہاں سے آپ کو گندا لگ رہا ہوں اور آپ بھی کافی پیارے ہو۔۔۔!!!! وہ فورا اس کی ٹانگوں کے ساتھ چھپکتے ہوئے بولا۔ سمجھ گیا تھا کہ یہ سب کچھ اسی کا ہے

نہ بیٹا اب میں گندا ہی ٹھیک ہوں اور تو بھی میرے لیے گندا ہی ہے اور ویسے بھی ان ساری چیزوں سے میرا ہونے والا بچہ کھیلے گا کیوں بابا ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں۔۔۔۔"

اس نے مزے سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو انہوں نے ہنس کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ بے بی تو اتنا چھوٹو سا ہو گا وہ کیسے اتنے بڑے بیٹ کے ساتھ کھیلے گا چھوٹو کے پاس ہر سوال کا جواب تھا۔

ہاں تو سب چیزوں کے ساتھ وہ تھوڑی نہ کھیلے گا بیٹ کے ساتھ میں کھیلوں گا۔تاشفین کے اندر شاید تھوڑا لالچ آ گیا تھا وہ اپنی کوئی بھی چیز اپنے چھوٹے بھائیوں کو ہر گز نہیں دینا چاہتا تھا یہ سب کچھ اس کا تھا انہیں ان کے حصے کی چیزیں مل چکی تھیں۔

ہاں تو چلیے نا کھیلتے ہیں بیٹ کے ساتھ کوئی اکیلا تھوڑی نہ کھیلتا ہے وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے جیسے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

ارے ہاں یہ بات تو میرے ذہن سے بالکل نکل ہی گئی یہ تو تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو میں اکیلا تو اس کے ساتھ کھیل نہیں سکتا تو ایسا کرو احمد کو کہہ دو کہ باہر آ جائے میں اور احمد کھیلیں گے۔

اس کے جواب پر بابا قہقہہ لگا کر ہنسے تھے جبکہ چھوٹو کا منہ بن گیا۔

میں احمد سے اچھا پلیئر ہوں اس نے بتانا ضروری سمجھا۔

ہاں ہو گے لیکن میں گندے بچوں کے ساتھ نہیں کھیلتا نا اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

میں گندا بچہ نہیں ہوں بہت اچھا ہوں وہ یقین دلانا چاہتا تھا۔

میں کیسے مان جاؤں وہ جھک کر اس کے سامنے ہوتے ہوئے پوچھنے لگا جب چھوٹو نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر چٹاچٹ اس کے منہ پر بوسے دیے تھے۔

دیکھا میں کتنا اچھا ہوں میں سب کو پیار سے کسی بھی کرتا ہوں۔اس کی گردن میں باہیں ڈالتے ہوئے اس کے سیدھے ہوتے ہی وہ اوپر اس کے پاس پہنچ چکا تھا۔

تاشفین نے امپریس ہونے والے انداز میں اسے دیکھتے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنایا۔

اور اگلے ہی لمحے اسے ٹانگ سے پکڑتے ہوئے اپنے کندھے پر ڈال دیا اب چھوٹو تھا جو پیچھے چلائے جا رہا تھا جبکہ وہ مزے سے اس سے پورے گھر میں گھمائے جا رہا تھا۔

اور باقی سب کے قہقہے سننے کے لائق تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

مائرہ بے بی ہے کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔وہ گاڑی سے اترتے ہوئے ایک چھوٹے سے گھر کی اندر کی طرف جا رہا تھا۔

جہاں مائرہ نے اسے جانے کے لیے کہا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ کہیں جانے والے ہیں لیکن کہاں اسے اندازہ نہ تھا بس وارق اس کے کہنے پر اس کے ساتھ آ گیا تھا۔

جی سر اندر ایئے یہی گھر ہے جس کے بارے میں بات کر رہا تھا اسی گھر کی قیمت ادا کی ہے آپ نے ایک کروڑ 90 لاکھ دو بیڈ روم ہیں کچن ہے ڈرائنگ روم ہے اٹیچ باتھ روم ہیں اور کاغذات گھر کے بالکل تیار ہیں میں۔ابھی دیتا ہوں۔آپ کو صرف سائن کرنے ہیں

وہ آدمی انہیں پورا گھر دکھا رہا تھا جبکہ وہ مائرہ کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا آخر مائرہ کیا چاہتی تھی اور اس نے کیا سوچ کے لیا تھا یہ گھر اور وہ اسے یہاں کیوں لے کر آئی تھی۔

بس ٹھیک ہے وارق وہ ہمارا کمرہ وہ ہمارے بچوں کا کمرہ چھوٹا سا گھر چھوٹی سی فیملی اور ہیپی لائف۔

وہ اسے پورا گھر دکھاتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ وارق ایک ہی جگہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا وارق آپ کن سوچوں میں پڑ گئے ایئے نا گھر دیکھیے۔مجھے بڑے بڑے گھر نہیں پسند یہ چھوٹا سا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا سوچ کر تم یہ گھر خرید رہی ہو اور کیوں کس کی اجازت سے کس نے کہا ہے تمہیں الگ گھر لینے کے لیے ہم جہاں ہیں وہاں بالکل ٹھیک ہیں۔

exponovels

اس ادمی کے باہر جاتے ہی وارق نے غصے سے اس سے کہا تھا جبکہ مائرہ اس کی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے اسے کچن میں چلنے کے لیے کہہ رہی تھی۔

آپ کو پتہ ہے کچن بھی بہت اچھا ہے وارق اب تو مجھے کھانا بنانا بھی اگیا ہے میں اپ کے لیے اچھے اچھے کھانے بنایا کروں گی۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے کچن کی طرف لے جانے لگی جب اچانک ہی وارق نے کافی غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی میں اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہیں چلنے والا تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا مائرہ کہ میں اپنا گھر چھوڑ سکتا ہوں۔

وہ گھر جہاں میں بچپن سے رہتا ہوں جہاں میرے ماں باپ ہیں تمہارے ذہن میں یہ بات ائی ہی کیسے اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا جبکہ مائرہ اس کے غصے کو بہت لائٹ لے رہی تھی۔

وارق ہم سکون سے بعد میں اس بارے میں بات کریں گے فی الحال آپ ان پیپرز پر سائن کر دیجئے۔ وہ کاغذات اس کے سامنے لاتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

جبکہ اس گھر کی پیمنٹ وہ ایڈوانس کر چکی تھی۔ اسے کسی بھی حال میں اپنا الگ گھر چاہیے تھا۔ اس ادمی کے سامنے کسی طرح کا تماشہ نہ بناتے ہوئے وارق نے غصے سے کاغذات پر سائن کیے تھے۔

مبارک ہو سراب سے یہ گھر اآپ کا ہے اپ جب چاہیں یہاں رہنے کے لیے آ سکتے ہیں وہ چابی ان لوگوں کو تھماتے ہوئے الوداعی کلام کہتا وہاں سے نکل چکا تھا جبکہ وہ غصے سے مائرہ کو دیکھ رہا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں اس گھر میں رہنا چاہتی ہوں وارق۔۔۔۔۔آپ کے ساتھ میں آپ اور ہمارا بے بی۔۔۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے اس بتا رہی تھی۔

انداز میں محبت ہی محبت تھی۔

اور احمد چھوٹو اماں۔۔۔۔؟

ہم جایا کریں گے وارق سب سے ملنے کے لیے۔وہ بھی آیا کریں گے۔وہ۔یقین سے بتا رہی تھی۔

اچھا پھر۔۔۔۔؟وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال چکا تھا۔

پھر کیا وارق۔۔۔۔۔۔؟ہم سب ملیں۔گے جب آپ۔کہیں گے۔آپ روز چلے جانا ان سے ملنے اور۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر مہمان کی طرح روز اپنے ہی گھر سے واپس اس ڈبے میں آجانا کیونکہ۔میری بیوی کو میرے باپ کے ساتھ ایک گھر میں رہنے سے مسئلہ ہے۔۔۔۔رائٹ۔۔۔۔۔؟

وہ بے حد غصے سے اس سے سوال جواب کرنے لگا تھا۔

exponovels

مائرہ نے بنااس کی بات کا برا منائے اس کے سامنے ہاں میں سر ہلایا تھا کیونکہ حقیقت یہی تھی کہ اسے ابراہیم مصطفی کے ساتھ رہنے میں مسئلہ تھا وہ اس کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہنا چاہتی تھی۔

اور اسے وارق کے سامنے یہ بات قبول کرنے میں کسی قسم کی کوئی ہچکچاہٹ نہ تھی ہاں وہ اس کے باپ سے نفرت کرتی تھی۔

ہاں وہ اس شخص سے بے تحاشہ نفرت کرتی تھی۔وہ محبتوں کے لائق تھا ہی کہاں ایک قاتل سے بھی بھلا کوئی محبت کرتا ہے ایک دھوکے باز شخص جس نے زندگی میں دکھاوے کے علاوہ کبھی کچھ کیا ہی نہ ہو وہ بھلا محبت کے قابل کیسے ہو سکتا ہے اس سے تو صرف نفرت ہی کی جاسکتی ہے اور ماہرہ نفرت کر رہی تھی

وہ اس کی نظروں میں ایک قاتل تھا وہ کیوں اس کے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہتی اسے وارق سے مطلب تھا اپنے شوہر اپنے بچے سے مطلب تھا۔

اسے نہیں رہنا تھا کسی دوسرے تیسرے کے ساتھ ہاں وہ مطلبی ہو رہی تھی اسے اپنی فیملی چاہیے تھی اسے صرف اپنا شوہر چاہیے تھا نہ وہ کوئی بدلا لینا چاہتی تھی نہ اسے اپنے باپ کی جائیداد چاہیے تھی۔

اس کی سوچیں اس کی خوشیاں محدود ہو چکی تھیں جب سے اس کے اندر ایک نیا احساس پلنا شروع ہوا تھا وہ سوائے اپنے بچے کے اور کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ صرف اور صرف اپنے شوہر اور اپنے بچے کا ساتھ چاہتی تھی اسے دنیا سے کوئی مطلب نہ تھا۔

exponovels

لیکن وہ اس کا کیا کرتی اس کی سوچ اس کی خوشیاں تو محدود نہیں تھی نا وہ تو اپنی فیملی اپنے باپ کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا تھا اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے دبایا اور پھر اس کے پاس آکر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

ماہرہ چپ چاپ خاموشی سے میرے ساتھ گھر چلو میں اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اور بس ایک لفظ اور نہیں وہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھی جب اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کر دیا مائرہ کے لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

وہ پتہ نہیں غصے میں کیا کر دینا چاہتا تھا بس اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر مائرہ نے اس وقت اس ٹاپک کو بند کرنا بہتر سمجھا۔

اور اس کے ساتھ کھنچتی ہوئی باہر آگئی تھی دروازہ بند کرنے کی اسے یاد ہی نہ رہی جبکہ وارق نے جاتے جاتے چابی اس ادمی کی طرف اچھالی تھی جس نے فوراہی چابی اٹھا کر دروازے کو لاک کر دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گاڑی میں ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی تھی وہ فل سپیڈ میں گاڑی چلاتا گھر کی طرف جا رہا تھا۔

مائرہ نے بھی راستے میں اسے مخاطب نہیں کیا تھا اس کا غصہ صاف ظاہر تھا اس کے ہاتھوں کی رگیں تک گاڑی کی سٹیرنگ ویل پر صاف نظر ارہی تھیں یعنی کہ وہ اپنا غصہ ضبط کرنے۔ کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

جب کہ مائرہ کے حساب سے اس نے جو کیا تھا بالکل ٹھیک کیا تھا اس نے ایک جائز مطالبہ کیا تھا وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک الگ گھر میں رہنا چاہتی تھی اور اس کے حساب سے اس میں کچھ بھی غلط نہیں تھا۔

exponovels

اس کے سسرال والے صاحب حیثیت تھے وہ اپنا برا بھلا خود دیکھ سکتے تھے انہیں ایک جوان بیٹے کے کمائی کی ضرورت ہر گز نہ تھی اور اس حساب سے وارق پر بھی فرض نہ تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتا یا ان کے بڑھاپے کا سہارا بنتا اور ویسے بھی وارق کون سا ابراہیم کی سگی اولاد تھا۔

وہ تو اس کے بھائی کی اولاد تھا اس نے صرف اسے پالا تھا۔ اور ویسے بھی وہ اگر اپنی سگی اولاد کی پرواہ نہ کر سکے تھے تو پھر اس کی پرواہ کیا ہی کرتے وہ وارق پر ثابت ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کا باپ صرف دکھاوے کی محبت کرتا ہے اس سے۔

جو شخص اپنے سگے بیٹے کا نہ ہو سکا وہ بھلا اس کا کیسے ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ بات وارق کو سمجھ ہی نہیں آتی تھی

اس کے پاس بہت سارے دلائل تھے اسے دینے کے لیے وہ تو بس کسی بھی طرح اسے قائل کر لینا چاہتی تھی لیکن اس کا غصہ فی الحال اسے ایک لفظ بھی بولنے نہیں دے رہا تھا گھر کی حدود میں گاڑی اندر کرتے ہوئے اس نے باہر کی جانب دیکھا تھا۔

تاشفین۔۔۔۔۔۔؟ وہ گاڑی سے اتری تو سامنے بابا چھوٹو احمد اور تاشفین کو کرکٹ کھلتے ہوئے دیکھا۔ بابا کے ساتھ تاشفین کا اس طرح کا شرارتی انداز اسے حیران کر گیا تھا

وارق بھی گاڑی سائیڈ لگاتا اسے دیکھ چکا تھا۔

کیا ہوا نیویارک والوں نے رکھنے سے منع کر دیا کیا۔ وارق کا صبح سے موڈ خراب تھا لیکن اب تاشفین کو دیکھ کر ٹھیک ہو گیا تھا۔ اور گارڈن کی سائیڈ پر آتے ہوئے کافی بلند آواز میں بولا تو تاشفین بھی کھل کر ہنسا تھا۔

exponovels

پاکستان نے روک لیا۔ ویسے بھی اپنے ملک سے جدائی اچھی نہیں ہوتی۔ وہ مسکراتے ہوئے اگے بڑھا تھا جبکہ وارق حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے دیکھنے کی پرواہ کیے بنا ہی وہ اگے بڑھتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گیا تھا۔

تھینک یو سو مچ بھائی تم نے میرے بابا کا بہت خیال رکھا۔ اور اب ہم دونوں مل کر ان کا خیال رکھیں گے وہ کافی خوش لگ رہا تھا وارق نے مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار بنایا۔

اور اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں ان شاءاللہ کہا۔

اماں کھانا بنایا نہیں بنا بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ وہ۔ وارق کو لیے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا حیرت کی بات تو یہ تھی کہ وہ اماں کو اماں کہہ رہا تھا تائی امی نہیں اور ویسے بھی ابراہیم اگر وارق کا باپ تھا تو وارق کی ماں بھی تو اس کی ماں تھی۔

منہ کیا دیکھ رہی ہو مجھے واپس دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی تو میں واپس چلا جاتا ہوں مائرہ کو خاموشی سے پیچھے آتے دیکھ کر اس نے شرارت سے پوچھا تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔

اسے تنگ کرتی ہو یا نہیں وہ شرارت سے پوچھنے لگا۔

تنگ نہیں کرتی بس کبھی کبھی دل دکھا دیتی ہے وادق نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا انداز اسے بہت کچھ جتلا گیا تھا ایک لمحے کے لیے مائرہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کھانا بالکل خاموشی سے کھایا گیا بہت خوبصورت ماحول تھا پوری فیملی ایک ساتھ ہی سب ہنسی مذاق کر رہی تھی۔

وارق بھی سب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا لیکن اس دوران وہ مائرہ کو پوری طرح سے اگنور کر رہا تھا۔

exponovels

کھانے کے دوران مائرہ نے اسے سالن کا ڈونگا پکڑایا تھا لیکن وہ اگنور کر گیا یہاں تک کہ اس کے ہاتھ سے اس نے کھانا بھی نہیں تھاما تھا بلکہ تناوش کو کہہ کر اس نے کچھ اور اٹھوالیا تھا۔

آج کا سارا کھانا تاشفین کی فرمائش پر اس کی پسند کے مطابق بنایا گیا تھا اماں تو صدقے واری جا رہی تھیں اس پر انہوں نے بہت خوشی سے اس کے لیے نئے نئے کھانے بنائے تھے جس میں تناوش نے بھی ان کا خوب ساتھ دیا تھا۔

سب کچھ ٹھیک ہوا کیسے تھا وہ تو خیر وارق کو پتہ چل ہی گیا ہو کیونکہ وہ تھوڑی دیر پہلے تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے تک بابا اور تاشفین کے ساتھ ان کے سٹڈی روم میں رہا تھا۔

یقینا ان لوگوں نے وارق کو پوری بات بتادی ہو گی خیر اسے مطلب نہ تھا اگر اس نے ابراہیم سے ہی کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا تو پھر فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کا تعلق کس کے ساتھ تھا۔

ہاں لیکن تاشفین سے اسے ایسی امید نہ تھی تاشفین تو سب کچھ جانتا تھا اور سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ ابراہیم کے ساتھ اتنی محبت سے پیش آ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

خیر تاشفین سے اس بارے میں وہ بعد میں تفصیل سے بھی بات کر سکتی تھی اور ویسے بھی وہ تاشقین کا باپ تھا اور یہ رشتہ کبھی بدل نہیں سکتا تھا۔

ممکن تھا کہ اس کے دل میں اپنے باپ کے لیے محبت جاگ آئی ہو اور پھر تناوش تو اپنے تایا ابو سے بہت پیار کرتی تھی۔

exponovels

اور ویسے بھی وہ بھی تو یہی چاہتی تھی کہ تاشفین کہیں نہ جائے بلکہ ان لوگوں کے ساتھ رہے اسے تاشفین کے واپس انے پر بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں ائی تو اسے بیڈ پر لیپ ٹاپ لیے کسی کام میں مصروف دیکھا وہ بنا اسے مخاطب کیے واش روم میں چلی گئی تھی۔

اپنا نائٹ ڈریس پہن کر تھوڑی دیر شیشے کے سامنے رک کر اس نے اپنا جائزہ لیا تھا اور پھر بیڈ پر وارق کے پاس آ کر بیٹھی تھی لیکن شاید وارق اس کے پاس بیٹھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے اس کے بیڈ پر بیٹھتے ہی وہ اٹھ کر صوفے پر چلا گیا تو مائرہ نے پوچھا۔

نہیں میں کیوں ناراض ہوں گا مائرہ کیا تم۔نے کچھ ایسا کیا ہے جس سے مجھے ناراض ہونا چاہے۔۔۔۔؟ وہ الٹا اس سے پوچھ رہا تھا۔ جیسے اسے احساس دلا رہا ہو کہ اس نے غلط کیا ہے۔

نہیں میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ مجھ سے ناراض ہوں وہ پورے یقین سے بولی تھی جب کہ وہ تلخ سا مسکرا کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا

وارق اس میں ایسا بھی کیا غلط ہے۔ہر انسان اپنی خواہیش پوری کرنے کا حق رکھتا ہے اور ویسے بھی ہمارا تو مذہب بھی الگ رہنے کی اجازت دیتا ہے۔اگر کسی شخص کے والدین صاحب حیثیت ہوں وہ اپنا خیال رکھ سکتے ہوں۔انہیں کسی سہارے کی ضرورت نہ ہو تو وہ علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔

exponovels

بس کرو مائرہ ان سب چیزوں میں مذہب کو لانے کی ضرورت نہیں ہے یہ صرف تمہارے اندر کی خواہش ہے کہ تمہیں الگ گھر میں رہنا ہے۔

بلکہ یہ خواہش نہیں صرف تمہاری فضول کی ضد ہے کس بنا پر تم الگ گھر لینا چاہتی ہو کس وجہ سے تم الگ گھر لینا چاہتی ہو کس چیز کی کمی ہے تمہیں یہاں پر۔

اتنا بڑا گھر ہے ہمارا کون سی چیز چاہیے تمہیں یہاں جو تم تمہاری مرضی کے محسوس نہیں ہو رہی ہے یہاں تک کہ ہمارے والدین ہماری زندگی میں انٹرفیر تک نہیں کرتے۔

میری ماں روایتی ساسوں جیسی نہیں ہے بابا ہمارے معاملات میں پڑھتے ہی نہیں میرے بھائی چھوٹے بچے ہیں ۔تاشفین اپنی زندگی میں مگن ہے۔

کس بنا پر میں تمہیں الگ گھر میں رکھوں کیا وجہ پیش کروں بس مجھے اس سوال کا جواب دے دو۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا انداز سمجھانے والا تھا لیکن یہاں سمجھنا کوئی چاہتا ہو تب نہ۔

اپ کے لیے شاید یہ وجہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہو گی لیکن میرے لیے یہ وجہ بہت بڑی ہے کہ وہ شخص میرے باپ کا قاتل ہے اور اس کے ساتھ میں ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتی۔

آپ کے لیے میرے جذبات کوئی اہمیت نہیں رکھتے وارق کیا آپ کی نظر میں میری سوچ کی میری باتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔آپ کو اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اس شخص نے برباد کر دیا ہے میرے خاندان کو۔

exponovels

ہر چیز بھلا کر آپ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر رہی ہوں ہر چیز بھلا کر آپ کے لیے اپنے بچے کے لیے صرف اپنی زندگی پر فوکس کر رہی ہوں۔

لیکن وہ شخص ہمیشہ میرے سامنے رہے گا میری انکھوں کے سامنے ہر وقت میرے باپ کا قاتل ہو گا تو بتائیں میں آپ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کیسے کروں۔

میرے بابا قاتل نہیں ہیں مائرہ تم کب سمجھو گی اس بات کو میرے بابا نے کچھ نہیں کیا جلد حقیقت تمہارے سامنے آ جائے گی۔ جس طرح تاشفین کے سامنے اگئی ہے جلد تمہیں بھی سب کچھ پتہ چل جائے گا۔

تب سوائے پچھتاوے کے تمہارے پاس اور کچھ نہیں رہے گا مائرہ اب بھی وقت ہے اپنے الفاظ واپس لے لو کیوں میرے بابا کو تکلیف دے رہی ہو

تمہیں پتہ ہے یہ الگ گھر والی بات ہم سے پہلے بابا کو پتہ چلی ہے۔ذرا سوچو انہیں کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔

انہوں نے مجھ سے اس بارے میں کچھ نہیں کہا کیونکہ شاید وہ تمہاری سوچ کو سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی مائرہ میرے بابا کو اتنا غلط مت سمجھو وہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

مجھے یہ ساری باتیں نہیں پتہ وارق بس مجھے اس سوال کا جواب دیں کیا اپ میرے ساتھ الگ گھر میں رہنے کے لیے تیار ہیں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی تھی جبکہ وارق بنا کچھ بولے غصے سے کمرے سے ہی نکل گیا تھا

۔۔

exponovels

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے وارق اس طرح آپ مجھ سے اور میری باتوں سے جان نہیں چھڑا سکتے آپ کو میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دینا ہو گا۔

اگر میں اپ کی خاطر ہر چیز بھلا کر اپنی زندگی میں اگے بڑھ سکتی ہوں تو اپ کو بھی میرا ساتھ دینا پڑے گا میں اس شخص کے ساتھ اس گھر میں کسی قیمت پر نہیں رہوں گی اور آپ کو میرے ساتھ انا ہو گا کسی بھی قیمت پر۔

میں اپنی انے والے زندگی پر اس شخص کا سایہ بھی نہیں پڑھنے دوں گی اس شخص کا نام و نشان نہیں ہو گا میری زندگی میں میں نے ہر چیز کو اگنور کیا ہے صرف اپ کی اور اپنے بچے کی خاطر۔

اب آپ کو بھی میری اور اپنے بچے کی خاطر اس شخص کو چھوڑنا ہو گا اگر اپ اس طرح نہیں مانے تو مجھے اور بھی بہت سارے راستے پتہ ہیں میں آپ کو کسی بھی قیمت پر اس شخص سے دور کر کے رہوں گی میں اپ کو اس انسان کے مطلب کے لیے استعمال نہیں ہونے دوں گی کسی قیمت پر نہیں ہونے دوں گی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین آپ سو گئے ہیں کیا وہ کمرے میں آئی تو اسے بیڈ پر انکھیں موندے لیٹے ہوئے پایا۔

اس کے کوئی جواب نہ دینے پر وہ اس کے پاس اتی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ چکی تھی لیکن وہ ہنوز آنکھیں بند کر کے یوں ہی لیٹا ہوا تھا۔

exponovels

یہ کیسے ہو سکتا ہے تاشفین اتنا جلدی کیسے سو گئے میں تو انہیں اپنا تل دکھانے والی تھی۔ چلو کوئی بات نہیں یہ تو اب سو گئے ہیں اب کیا ہو سکتا ہے وہ ڈرامائی انداز میں اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی باہوں میں کھینچ لیا۔

تل دیکھنے کے لیے میں جاگ جاؤں گا جانم وہ اسے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اپنے ساتھ برابر میں لٹاتے ہوئے اس کے اوپر آ چکا تھا۔

لیکن اب مجھے آپ کو اپنا تل نہیں دکھانا آپ سو رہے تھے نا دوبارہ سے سو جایئے ویسے بھی آپ کو تو پتہ ہے میں کسی کی نیند خراب نہیں کرتی وہ نخرے دکھاتے ہوئے واپس اٹھنے کی کوشش کرنے لیکن تاشفین کی باہوں سے بچ کر جانا اتنا اسان تھوڑی تھا۔

اب تو تم نے میری نیند حرام کر دی ہے نا تو اب دکھاؤ اپنا تل وہ اس کے کندھے سے شرٹ سرکانے ہی لگا تھا جب اس نے اپنا ہاتھ رکھ کر اسے گھورا۔

کہا نا اب موڈ نہیں ہے وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہتی تھی لیکن تاشفین نے دونوں ہاتھ تھام کر بیڈ کے ساتھ پن کر دیے

اب تو میں دیکھ کر ہی رہوں گا وہ ضدی انداز میں بولا۔

لیکن اب مجھے نہیں دکھانا چلیں ہٹیں جانے دیں مجھے۔ وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی جب تاشفین نے نفی میں سر ہلایا انداز اتنا معصومیت سے بھرا تھا کہ تناوش کو ہنسی آگئی۔

exponovels

اتنے پیارے کیوں ہیں آپ۔۔۔؟اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے ازاد کرتے ہوئے وہ اس کا چہرہ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں تھام چکی تھی جبکہ تاشفین نے اچانک کروٹ لے کر اسے اپنے اوپر کر لیا تھا۔

تمہارا ہوں نا اس لیے۔۔۔۔ بڑا بے ساختہ سا جواب آیا تھا۔

میں بھی صرف آپ کی ہوں۔وہ مسکرا کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ چکی تھی۔

یہ تو پتہ ہے مجھے۔۔۔۔۔وہ اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کی گردن کو چھونے لگا تھا۔

تو پھر کیا نہیں پتہ آپ کو وہی بتا دیتی ہوں۔اس کے لبوں کے لمس سے پیچھا چھڑانے کے لیے وہ اس کے سینے میں پناہ چاہتی تھی۔

تمہارے تل کا نہیں پتہ تم نے کہا تھا بہت ہیں آج دکھا ہی دو کہ کتنے ہیں وہ شرارت سے انکھ دبا تازہ معنی انداز میں بولا

۔

سو جائیں تاشفین ابراہیم صبح آپ نے بابا سے افس چلنے کا وعدہ کیا ہے وہ یاد دلا رہی تھی۔

صبح کی صبح دیکھی جائے گی ہم اس وقت کی بات کرتے ہیں کہاں تھے ہم تمہارے تلوں پر تو اج سارے تل دیکھ لیے جائیں وہ اس کے ہاتھوں کو پھر سے قید کرتے ہوئے اس کی پیٹھ پیچھے ہاتھ لے جاتے ہوئے اس کی ڈوریوں کو اہستہ اہستہ کھولنے لگا تھا۔

اس کی انگلیوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی انکھیں موند گئی تھی۔

تاشفین لائٹ اف کر دیں۔اپنے کندھے سے شرٹ سرکی محسوس کر کے اس نے فرمائش کی تھی۔

exponovels

تو میں سارے تل گنوں گا کیسے اس کے کان پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس کے کان کی لوح کو اپنے لبوں میں نرمی سے دبا گیا تھا۔

تمہیں اندھیرا چاہیے تو آنکھیں بند کر لو ناویسے بھی تو بند ہی ہیں۔ وہ اس کے تل پر اپنے لب رکھتے ہوئے شدت سے بھرپور لہجے میں بولا۔

تاشفین پلیز۔۔۔۔۔اس کے لبوں کی پہلی ہی شدت پر وہ گھبرا کر بولی تو تاشفین نے مسکرا کر لائٹ اف کر دی تھی۔

اور یہ سچ تھا کہ تاشفین قربت کے لمحات میں اس کی کوئی ایک بات بڑی مشکل سے مان جاتا تھا۔ باقی تو تناوش کو سننی پڑتی تھی بلکہ سہنی بھی پڑتی تھی اور برداشت بھی کرنی پڑتی تھی۔ اور اب اس نے ساری رات اس کی بے باک و بے لگام شدتیں برداشت کرنی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے گھر کے اندر عجیب سا ڈر لگنے لگا تھا ایسا لگتا تھا جیسے ہر وقت کوئی ادھر سے ادھر چل رہا ہو۔

تاشفین کا گھر چھوڑے آج پانچ دن ہو چکے تھے وہ واپس اپنے پرانے گھر میں آ گئی تھی۔

وہ یہاں اس لیے آئے تھے کیونکہ ان کا نیا گھر ابھی تک تیار نہیں تھا۔

یہ گھر زیادہ فاصلے پر اور آبادی سے ذرا الگ ہونے کی وجہ سے عرفان نے اسے یہاں رکنے کے لیے نہیں کہا تھا۔

اور جب عرفان نے دوسری شادی کی تھی اس نے گھر بدل دیا تھا کیونکہ وہ اسے اس گھر میں نہیں رکھنا چاہتا تھا جہاں زینب نے اپنی زندگی گزاری تھی

exponovels

زینب نے جتنا وقت اس کے ساتھ گزارا تھا اسی گھر میں گزارا تھا اس نے بہت محبت سے اس گھر کو تیار کیا تھا۔

زائنہ اسی گھر میں رہنا چاہتی تھی لیکن عرفان نے کہہ دیا کہ وہ نہیں چاہتا کہ زینب کی روح کو کوئی بھی تکلیف ہو۔

اس لیے اس نے شہر کے بیچ و بیچ بہت بڑا گھر لیا تھا۔

کہنے کو آبادی وہاں بھی نہیں تھی لیکن وہ شہر کے پاس تھا اور یہ بہت الگ سا گھر تھا۔

اور تاشفین کا گھر چھوڑنے کے لیے اس نے ہی عرفان سے ضد کی تھی کہ اسے کسی بھی حالت میں دوسرے گھر جانا ہے۔

عرفان پہلے تو مان ہی نہیں رہا تھا لیکن پھر آخر کار اسے ماننا پڑ گیا۔

شاید ڈینی گھر پر نہیں تھا جب کہ وہ زینب اور عرفان کے اس بیڈ روم میں تھی جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے حسین لمحات گزارے تھے۔

اس گھر میں آنا اس کی خواہش تھی وہ اسی گھر میں بسنا چاہتی تھی لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا اور اب وہ اس گھر میں تھی لیکن اس کے اندر کوئی خواہش نہ تھی۔

بلکہ خوف تھا۔ عجیب سا خوف اسے لگ رہا تھا کہ زینب ہر وقت اس کے اس پاس ہے اور تو اور کل رات تقریباً ڈیڑھ بجے کے وقت اسے ایسا محسوس ہوا۔

جیسے اس کے کمرے میں کوئی لڑکی ساڑھی باندھے ادھر سے ادھر چل رہی ہو اس میں ہمت ہی نہ بچی کہ وہ اٹھ کر چیخ پاتی جبکہ وہ لڑکی الماری کے پاس آتی تو کبھی گنگناتی ہوئی بیڈ کے پاس آتی۔

exponovels

اس نے پانی کا گلاس بھر کر اس کے سرہانے رکھا اور کہا زائنہ تم پانی لانا بھول گئی تھی میں لے آئی ہوں تمہارے لیے پی لینا۔

اس کی یہ بات سننے کے بعد وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہو چکی تھی اب دوپہر کے دو بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی۔

اور آنکھ کھلتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جسم پر عجیب سی تھکاوٹ سوار تھی وہ اٹھ ہی نہیں پا رہی تھی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کو بہت تیز بخار ہے۔

شاید میں یہ ساری چیزیں بہت زیادہ اپنے سر پر سوار کرنے لگ گئی ہوں مجھے ان سب چیزوں سے جان چھڑانی چاہیے ۔

زینب مر چکی ہے اتنے سالوں سے اگر وہ۔ میرے اس پاس نہیں رہی تو اب بھی نہیں آسکتی میں ضرورت سے زیادہ ہی زینب کو اپنے سر پر سوار کر چکی ہوں۔

وہ سوچتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب اسے پھر سے باہر سے کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی۔

کو۔۔۔ن۔۔کون۔۔۔ہے۔۔۔۔اس نے کپکپاتے لہجے میں پوچھا تھا۔ جب آواز آہستہ آہستہ اسے قریب ہوتی سنائی دینے لگی۔ ایک سایہ سا کمرے کے باہر تھا

اس سے پہلے کہ وہ سایہ اس کے سامنے آتا اس نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا جبکہ دروازے پر کھڑا ڈینی بہت سکون سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اس کے اندر تک اطمینان بڑھ گیا تھا۔

exponovels

کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ اس طرح سے چیخ کیوں رہی ہیں۔۔۔؟

طبیعت ٹھیک ہے نا آپ کی وہ اندر داخل ہوتے ہوئے ان سے پوچھنے لگا بلیک جینز کے اوپر وائٹ شرٹ پہنے وہ کہیں جانے کے لیے تیار تھا۔

ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔گھر پر ہی تھے صبح سے۔۔یا اب تم تم کہیں جا رہے ہو۔۔۔۔؟

جی ہاں میں صبح سے گھر پر ہی تھا ابھی جا رہا ہوں میری گرل فرینڈ ہے نشاء میں اس کے پیرنٹس سے ملنے جا رہا ہوں۔

میں ٹھیک لگ رہا ہوں نا اس نے سرسری سے انداز میں پوچھا تھا۔

میں۔۔۔۔۔۔کیا میں بھی تمہارے ساتھ آسکتی ہوں وہ کافی گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

اف کورس ناٹ۔۔۔۔!!!

آپ میرا کام برباد کر دیں گی میں اس لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ میرے معاملات میں کسی بھی طرح کی داخل اندازی کریں اس نے بہت صاف گوئی سے کہا تھا۔

نہیں دانیال میں کسی طرح کی دخل انداز ہی نہیں کروں گی مجھے بس اپنے ساتھ لے چلو مجھے یہاں گھر میں رہتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے اس نے سچائی بیان کرتے ہوئے کہا تو دانیال کے لبوں پر تلخ سی مسکراہٹ آگئی۔جسے اس نے بڑی صفائی سے چھپا لیا۔

ابھی سے ڈر لگ رہا ہے ابھی تو میں نے آپ کے قتل کی سازش نہیں کی اس کا انداز بالکل سیریس تھا لیکن زائنہ سیریس لیتی نہیں تھی کیونکہ وہ ایسی باتیں اکثر کرتا رہتا تھا۔

exponovels

پلیز یہاں میرا دل گھبرا رہا ہے ہمارا گھر کب تک تیار ہو گا کب تک سب کچھ ٹھیک ہو گا وہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی جبکہ وہ کندھے اچکا گیا۔

اٹھیے جا کر تیار ہو جایئے اور پلیز میرے سسرال والے ناذرا مذہبی قسم کے لوگ ہیں تو آپ ذرا مذہبی قسم کا ڈریس پہنیے گا ایسا کریں۔

یہاں تو آپ کے پاس اچھے کپڑے بھی۔ نہیں۔ ہیں۔ مام کے سارے کپڑے بابا نے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں آپ ان میں سے نانا ما کی ایک ڈریس لے لیں۔

مجھے میری مما پر نا ساڑھی بہت خوبصورت لگتی تھی آپ ان کی ساڑھی پہن لیں۔

اور پلیز ان لوگوں کے سامنے تھوڑا تمیز سے رہیے گا وہ کہہ کر نکل گیا تھا۔

جب کہ وہ پریشانی سے اپنے بال باندھتی بخار کے باوجود بھی اٹھ کر الماری تک ائی تھی اس نے دیکھا الماری میں ایک ساڑھی سامنے پڑی ہوئی تھی نیلے رنگ کی وہی ساڑھی شاید اس نے کل رات اپنے اس پاس محسوس کی تھی۔

وہ کتنی ہی دیر اس ساڑھی کو دیکھتی رہ گئی یہ ساڑھی الگ کیوں پڑی ہوئی تھی کیا اس کو کسی نے استعمال کیا تھا۔

اف کتنی دیر یہاں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے ذرا جلدی کریں یہ والی ساڑھی پہن لیں ویسے بھی یہ میری مما کی فیورٹ تھی چلو جلدی سے پہنو۔

ٹائم نہیں ہے ان لوگوں کو میں نے چار بجے کا وعدہ کیا ہوا ہے ان کا گھر کافی دور ہے۔

exponovels

وہ ساڑھی اس کے ہاتھ میں تھماتا اسے واش روم کے دروازے تک چھوڑ آیا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہی ساڑھی پہننے پر مجبور ہو گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہن جی آپ کا بیٹا ہمیں بہت پسند ہے اور ویسے بھی اگر ہماری بیٹی کی مرضی یہاں پر ہے تو ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

انکل نے مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ وہ بھی اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس چھوٹے سے گھر کو دیکھ رہی تھی۔

آپ کی بیٹی کہاں ہے ہم اس سے ملنا چاہتے ہیں اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

میری بیٹی تو اکیڈمی گئی ہوئی ہے وہ اس وقت گھر پر نہیں ہوتی۔ دراصل ان لوگوں کے ایگزامز ہونے والے ہیں نا تو وہ بس انہی کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

اچھا تو پھر کوئی تصویر ہی دکھا دیں اس کی ذائنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں نے دیکھا ہوا ہے نا اتنا ہی کافی ہے اور ویسے بھی انکل لوگ گھر شفٹ کر رہے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ یہاں تصویریں ہوں گی دانیال نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

جی دراصل اس کی تصویریں تو نہیں ہوں گی ہمارے پاس۔ وہ زیادہ تصویریں بناتی نہیں ہے اور فی الحال ہم نے گھر شفٹ کرنا شروع کیا ہے تو تصویریں وغیرہ ابھی ہم لائے نہیں ہیں

exponovels

آپ دیکھ سکتے ہیں باہر سارا سامان بکھرا پڑا ہے انکل نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے معذرت خواہ انداز میں کہا تو زائنہ نے مسکرا کر بات ختم کر دی جبکہ دانیال نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا۔

دانیال کے ڈیڈ کچھ دن کے بعد واپس آ جائیں گے پھر چکر لگائیں گے ہم ان کے ساتھ ہی دانیال کو پسند ہے لڑکی تو ہم اعتراض تو کوئی کریں گے نہیں ہمارے لیے ہمارے بیٹے کی پسند اہمیت رکھتی ہے۔

ان شاءاللہ ہم جلد سے جلد شادی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہیں گے زائنہ نے جلدی دکھائی تھی۔

جی بالکل ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے ہم بھی یہی سوچ رہے تھے کہ نکاح کر دیتے ہیں باقی رخصتی وغیرہ ان کی پڑھائی کے بعد کر لیں گے انہوں نے بہت مناسب ائیڈیا دیا تھا۔

بہترین میرے شوہر آ جائیں تو پھر ہم اس بارے میں تفصیل سے بات کریں گے زائنہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو انہوں نے بھی سر کو ہاں میں جنبش دی۔

جبکہ اب وہ دانیال کے ساتھ واپس گھر چلنے کی تیاری کر رہی تھی دانیال نے کسی فرمابردار بیٹے کی طرح اپنی سوتیلی ماں کا ہاتھ تھاما اور اسے سہارا دیتے ہوئے باہر لے آیا تھا۔

لوگ تو کافی اچھے لگ رہے ہیں زائنہ نے بس اتنا ہی کہا نہ جانے کیوں وہ دانیال سے بات کرنا چاہتی تھی جبکہ دانیال نے مسکرا کر حامی میں سر ہلایا تھا۔

لوگ اچھے لگ رہے ہیں کیونکہ لوگ بہت اچھے ہیں ہر کوئی آپ کے جیسا تو نہیں ہوتا نا۔ بس اب بابا ئیں تو آپ بات کر لیجیے گا ورنہ میں خود ہی بات کر لوں گا۔

exponovels

وہ بات ختم کرتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جبکہ زائنہ اس سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتی تھی لیکن نہ تو اس کے مزاج مل رہے تھے اور نہ ہی اس سے بات کرنے کے لیے اس کے پاس کوئی بات تھی۔

ہاں کاش وہ اس کے ساتھ کبھی بھی ایک ماں جیسا تعلق رکھتی تو یقیناوہ بھی اس برے وقت میں اس کا سہارا ضرور بنتا لیکن اب نہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ناشتہ بہت پر سکون ماحول میں کیا جارہا تھا صدف کا رشتہ دیکھنے کے لیے آج کچھ لوگ آنے والے تھے جس کی وجہ سے وہ کافی شرمائی شرمائی سی بیٹھی ہوئی تھی کل ہی وہ بیوٹی پارلر سے اپنا فیشل کروا کر آئی تھی۔

جب کہ مائرہ نے اچھی بھابھی ہونے کے ناطے اسے دو چار بیوٹی ٹپس بھی دی تھی جن کا اس نے استعمال کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔

اور سب سے اہم بات تو یہ تھی۔ کہ مائرہ بہتر جانتی تھی بیوٹی کے بارے میں اس کے حساب سے وہ میک اپ بھی بہت اچھا کرتی تھی تناوش تو اس معاملے میں بالکل زیرو تھی

خیر اس کے حساب سے تو تناوش ہر کام میں زیرو تھی پتہ نہیں تاشفین کیسے اس پر مرمٹا تھا جو بھی تھا وہ تو بس اپنے ہونے والے رشتے پر بہت خوش تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

اس نے بہت اچھے سے صدف کو تیار کیا تھا ساری مہارت تو مائرہ کے ہاتھ کی تھی کیونکہ وہ میک اپ وغیرہ بہت اچھا کرتی تھی وہ دونوں اسے تیار کر کے باہر لے کر لائی تھیں جہاں وہ لڑکا اپنے والدین کے ساتھ آیا ہوا تھا۔

لڑکا کافی زیادہ پیارا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ صدف کے ساتھ اس کی جوڑی بہت جچنے والی تھی۔

اس نے ایک نظر اٹھا کر صدف کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا کر اپنی ماں کو اشارہ کیا تھا جیسے یس کر دی ہو جبکہ اس کی ماں نے اس کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں موجود سونے کے کنگن صدف کو پہنائے تھے جنہیں دیکھتے ہی خالہ کی تو آنکھیں چندیا گئی تھیں۔

ہمیں آپ کی بھانجی ہر لحاظ سے قبول ہے ابراہیم صاحب بس اب چٹ منگنی اور پٹ بیاہ والا سسٹم کریں گے ہم بالکل انتظار نہیں کر سکتے اپنی بیٹی کو اپنا بنانے کے لیے وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولی تھیں۔

جبکہ صدف تو شرمائے جا رہی تھی۔ نظریں تھیں جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں جبکہ مائرہ نے اشارے سے کہا تھا لڑکے کو دیکھ لو ٹھیک سے یہ نہ ہو کہ بعد میں تمہیں پسند نہ آئے۔

لیکن صدف کا تو کام تھا آج صرف شرمانا اور وہ کام وہ بخوبی سرانجام دے رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین نے وعدہ تو کر لیا تھا کل اپنے بابا سے کہ وہ آفس کا چکر لگائے گا تاکہ وہ دیکھ سکے کہ آفس میں کیا کچھ چل رہا ہے۔

exponovels

لیکن صبح اس کا موڈ نہیں بنا اور پھر سوچا کہ گھر میں مہمان انے والے ہیں تو بہتر ہے کہ وہ بھی دیکھ لے گا اس پر نظر رکھنے والی لڑکی کو دیکھنے کے لیے کون انے والا ہے۔

اور صدف کا رشتہ اچھی جگہ ہونے پر اسے بہت خوشی بھی ہو رہی تھی لیکن اب جب صدف کا رشتہ ہو گیا تھا اور وہ لوگ واپس جانے کی تیاری کر رہے تھے تو وہ کافی بور محسوس کر رہا تھا۔

ان لوگوں نے اسی جمعہ کو نکاح رکھ لیا تھا سب کچھ بہت جلدی میں کیا جا رہا تھا اچھا ہی تھا جتنی جلدی صدف سے جان چھوٹ جائے۔

وہ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑتا اوپر کمرے میں آ گیا تھا تاکہ افس جانے کی تیاری کر سکے۔

گھر میں بور ہونے سے بہتر تھا کہ وہ افس ہی چکر لگا کر اجاتا۔ کیونکہ اس وقت تو اس کی بیوی بھی اسے منہ نہیں لگا رہی تھی

تو اس نے افس جانے کا ہی فیصلہ کر لیا تاکہ اسے پتہ تو چلتا کہ آخر آگے پیچھے ہو کیا رہا ہے۔

اسے پتہ تھا کہ افس میں بھی اسے بور ہی ہونا ہے لیکن وہ یہاں رہ کر بھی کیا کرتا یہاں تو اسے اپنی بیوی بھی نہیں مل رہی تھی ورنہ تھوڑی دیر اسے تنگ کر کے ہی اپنی بوریت کو دور کر لیتا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ رات سے ہی اس سے بات نہیں کر رہا تھا بنا اس سے کچھ بھی کہے وہ اپنے کام پر نکل گیا تھا۔

exponovels

یہاں تک کہ اس نے جب صبح یہ کہا کہ آج صدف کو دیکھنے کے لیے رشتے والے آرہے ہیں اس لیے وہ نہیں جارہی تو وہ بنا کچھ بھی بولے اکیلے کام کے لیے نکل گیا تھا۔

اس کا ناراض ہونا اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر گیا تھا لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی اسے تو وارق کو منانا تک نہیں آتا تھا۔

وہ بہت زیادہ پریشان تھی۔ کیسے منائے وارق کو وارق کی ناراضگی اسی بری طرح سے ڈسٹرب کر رہی تھی وہ بس کسی بھی طرح سے اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔

لیکن وہ تو اس کی کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتا تھا سننا تو دور اس نے کہہ دیا تھا کہ اگر اس نے اس کے سامنے گھر چھوڑنے یا کسی دوسرے گھر میں رہنے کی بات کی تو وہ اس کے ساتھ بہت برے طریقے سے پیش آئے گا۔

مائرہ کو یہ ساری باتیں بالکل بھی پسند نہیں تھیں وہ یہ گھر چھوڑنا چاہتی تھی اس کی اپنی زندگی تھی وہ وارق کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتی تھی نہ کہ اس کے باپ کے ساتھ۔

وہ چاہتی تھی کہ اس کا باپ اس کے سامنے بھی نہ آئے وہ کس طرح سے وارق پر یہ بات ظاہر کرے کہ وہ اس شخص سے کتنی نفرت کرتی ہے وارق کیوں اس کی بات نہیں سنتا تھا کیوں وہ اسے سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

اس نے ناراضگی سے ہی صحیح لیکن اسے فون کر لیا تھا کیونکہ وہ بھی اس سے ناراض تھا اور وہ اس کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی اور پھر وارق کا کہنا تھا کہ وہ حق پر ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

exponovels

تاشفین کو اپنے افس میں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا تھا بلکہ جیسے ہی اسنے وارق کو فون کر کے بتایا تھا کہ وہ افس کے باہر آیا ہے وہ خود اسے ریسیو کرنے کے لیے نیچے چلا گیا تھا اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

دیکھو یار میں ایک ڈائریکٹر ہوں یہ سارے کام مجھ سے نہیں ہوتے میں نے کبھی زندگی میں کسی افس میں اس طرح کا کام نہیں کیا۔

جہاں پر میں کام کرتا تھا وہاں پر بھی میری جاب یہ والی تو ہرگز نہیں تھی کیا تم لوگ موبائل سافٹ وئرز بناتے ہو وہ اس کے ساتھ اندر اتے ہوئے پورے افس کو دیکھ رہا تھا۔

جبکہ مس ماہم وارق کے ساتھ ایک ہینڈسم سے نوجوان کو اتے دیکھ کر جلدی سے اپنے بال ٹھیک کرتی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

مس ماہم یہ میرے بھائی ہیں آپ ہم دونوں کے لیے مزیدار سی کافی اندر بھیجیے اور میری جو میٹنگ ہے تھوڑی دیر بعد وہ کینسل کر دیجیے فلحال میں تاشفین کے ساتھ تھوڑا بہت وقت گزارنا چاہتا ہوں۔

وہ ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ تاشفین کی نظر اب بھی آفس کے اس دیوار پر تھی اور اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

یہ ڈبلیو ٹی الیکٹرانکس کا کیا مطلب ہے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو وارق نے قہقہ لگایا۔

میرے چھوٹے بھائی اس کا مطلب ہے وارق تاشفین الیکٹرانک کمپنی۔ یہاں پر ہر چیز تیرے نام کی ہے چل اندر آ جا وہ اسے اندر کی طرف لے جاتے ہوئے تفصیل سے بتا رہا تھا۔

exponovels

جبکہ تاشفین حیران تھا اس کے یہاں نہ ہونے کے باوجود بھی اس کے باپ نے اسے ہر چیز میں شامل کر رکھا تھا۔

کیا بات ہے یہاں میرے نام کی کمپنی ہے اور مجھے خبر ہی نہیں وہ مسکراتے ہوئے اندر آیا جہاں ٹیبل پر پڑا وارق کا فون بجے جا رہا تھا۔

دیکھ کس کا فون ارہا ہے کوئی ضروری کال ہے تو آرام سے اٹینڈ کر لے تب تک میں آفس کو دیکھتا ہوں تاشفین نے اس کی طرف دیکھا جب کہ ٹیبل کے پاس اتے ہوئے اس نے گھر کا نمبر بھی دیکھ لیا تھا۔

ارے یہ تو گھر سے فون آرہا ہے میری خیال میں بابا تیرے بارے میں پوچھ رہے ہوں گے لیکن وہ اپنے فون سے بھی تو بات کر سکتے تھے اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

السلام علیکم۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام وارق میں بات کر رہی ہوں دوسری طرف سے مائرہ کی آواز سنائی دی۔

بولو وارق نے سرد سانس کھینچ کر کہا تو تاشفین نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

کھانا کھایا آپ نے وہ ناراضگی سے بھرپور لہجے میں بولی۔

مجھ سے زیادہ تمہارا کھانا کھانا ضروری ہے مائرہ تم نے کچھ کھایا ہے یا نہیں وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا۔

جبکہ تاشفین مسکرا کر ہر چیز کو دیکھنے لگا تھا وہ ان دونوں ہسبینڈ وائف کو بالکل تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میں نے کھالیا ہے آپ نے کھایا مائرہ خود کو اس کی فکر کرتے دیکھ کر بولی۔

ہاں کھالیا ہے اپنا خیال رکھنا اس نے مائرہ کی کوئی بھی اور بات سنے بنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

exponovels

تاشفین مائرہ اور وارق کے بارے میں بچپن سے ہی جانتا تھا کہ ان کی منگنی ہوئی ہے لیکن ایک وقت تھا جب مائرہ کا کہنا تھا کہ وہ اس گھر میں شادی ہر گز نہیں کرے گی۔

لیکن پھر شاید وارق نے اس سے شادی کر لی تھی کیسے کیوں کیا ہوا وہ نہیں جاننا چاہتا تھا بس اس کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور اس رشتے کو نبھانا چاہتے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زائنہ تم واپس آگئی میری ساڑھی پہن کر کس کی اجازت سے گئی تھی تم تمہیں اپنا شوہر دے دیا کیا یہ کافی نہیں ہے کہ تم میری چیزیں بھی استعمال کرنے لگی ہو۔۔۔۔۔؟

وہ واش روم میں آکر اپنی ساڑھی چینج کرنے لگی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

بلکہ سامنے شیشے میں وہ اپنے پیچھے کھڑی زینب کو دیکھ رہی تھی اس کا سر بری طرح سے چکرایا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو گئی تھی۔

کیا یار جب بھی مزہ انے لگتا ہے یہ انٹی بے ہوش ہو جاتی ہے۔

سارا مزہ کر کرا کر دیا وہ پیر پٹختے ہوئے باہر نکلی تھی۔

exponovels

ہاں ہو گیا کام۔۔۔۔۔۔؟

ڈینی اچانک اس کے سامنے آیا تھا اس کی اپنی چیخ نکلتے نکلتے بچی۔

دماغ خراب ہے تمہارا ڈرا دیا ہے نا مجھے ابھی مجھے لگا زینب انٹی سچ مچ میں آگئی ہیں۔مجھے ڈرانے کے لیے کہ تم میرا رول کیوں پلے کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟

وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی تو ڈینی نے بلند قہقہ لگایا تھا اور اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتا اسے گھر سے ہی لے گیا تھا۔

ارے سٹوپڈ پہلے جا کر انٹی کو واش روم سے ہٹاؤ بیچاری گری پڑی ہیں۔

اگر وہیں پڑے پڑے فوت ہو گئی تو وہ پریشانی سے اس سے کہنے لگی تھی۔

بہت ایک ڈھیٹ عورت ہے اتنی جلدی نہیں مرنے والی تم جاؤ گاڑی میں میرا انتظار کرو میں ان کو بیڈ پر پھینک کے آتا ہوں وہ انکھ دبا کر کہتا اندر کمرے میں آیا تھا واش روم میں وہ بے ہوش پڑی تھی۔

اس کے جسم پر اس کی ماں کی ساڑھی تھی۔اس نے ترس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن پھر یاد آیا کہ وہ ترس کھانے کے قابل نہ تھی

اسے بڑی مشکل سے اپنے بازوں میں اٹھائے وہ بیڈ پر لایا تھا اور پھینکنے والے انداز میں اس پر کمبل گرایا دروازہ لاک کر کے لائٹ اف کر چکا تھا۔

اور اب ان دونوں کا ارادہ کسی لانگ پر ڈرائیو جانے کا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بات ہو گئی تمہاری مائرہ سے وہ کافی کا کپ لبوں سے لگائے افس کا چکر کاٹ کر آیا تھا۔

جی جناب ہو گئی مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم فون کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

توتا شفین نے اپنا موبائل نکال کر اس کے حوالے کیا۔

اپنی سم کا انتظام تو میں نے کر لیا تھا بابا سے ان کی لے لی تھی لیکن وہ کیا ہے نا کہ تناوش کی سم کا انتظام میں کر نہیں سکا اور یہاں اتے ہی اس کا واٹس ایپ پتہ نہیں کیوں بند ہو گیا ہے تو کیا تم مجھے گھر کا نمبر ملا کر دے سکتے ہو مجھے اپنی بیوی سے حال و خیریت پوچھنی ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا انداز کافی رومینٹک تھا۔

وارق نے جلدی سے اس کا فون تھام کر گھر کا نمبر ملانا شروع کیا تھا۔

یہ لیں جناب آپ جلدی سے بات کر لیں تب تک میں ایک دو ضروری کام نپٹا کر اتا ہوں پھر تمہیں ایک راؤنڈ لگوا تا ہوں شہر کا۔

او گریٹ یار گڈ ائیڈیا لیکن بائیک ہے کیا تمہارے پاس وہ کیا ہے مجھے گاڑی میں سفر کرنے میں مزہ نہیں اتا۔

تمہیں بائک چلانی آتی تو ہے نا وہ اس انداز میں بولا کہ وارق کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

تم سے اچھی چلا سکتا ہوں۔۔۔میں بائیک کا انتظام کرتا ہوں تم بات کر لو۔وہ کہہ کر باہر نکلا تھا جبکہ تاشفین اس کی بات سے بالکل بھی متاثر نہ ہوا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم ہاں جی کون بات کر رہا ہے دوسری طرف سے اسے باریک سی بچوں سی آواز سنائی دی تھی۔

وعلیکم السلام گندے والا بھائی بات کر رہا ہوں اپنی اچھی والی آپی کو بلا کے لاؤ۔

وہ بزی ہیں انداز بڑا بے ساختہ تھا تاشفین نے گھور کر فون کو دیکھا۔

اس کو کہو اس کے شوہر کا فون ہے آواز میں رعب تھا۔

ہم کسی کے شوہروں سے کسی کو بات نہیں کرواتے۔ شام کو گھر آ کر بات کر لیجئے گا وہ فون رکھنے ہی والا تھا کہ تاشفین نے ٹوک دیا۔

مطلب میرا ہی دماغ خراب ہے جو میں وارق سے کہہ رہا تھا کہ چھوٹو کے لیے ائس کریم پیک کروا دو۔

ارے نہیں نہیں اچھے والے بھیا میرے پیارے تاشی بھیا آپ بھی نا میں۔ تو مزاق کر رہا ہوں۔۔۔۔

آپ ائس کریم پیک کرواؤ نا میں آپی کو بلا کے لاتا ہوں۔ وہ فورا ہی لالچ میں آ گیا تھا تاشفین کا قہقہ بے ساختہ تھا بہت پہنچی ہوئی چیز تھا یہ بچہ۔

جب کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد اسے اپنے فون پر اس کی آواز سنائی دی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم تاشفین کہاں ہیں آپ افس گئے ہوئے ہیں کیا وارق بھائی کے پاس آپ نے جانے سے پہلے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔

exponovels

تم بزی تھی جان اسی لیے نہیں بتا سکا یہ بتاؤ میری بے بی گرل کیسی ہے۔

اس کو کیا ہونا ہے فل موج مستی میں ہے آرام کر رہی ہے آپ بتاؤ آفس کیسا لگا۔

ٹھیک ہے آفس کافی بور نگ جگہ ہے لیکن کوئی بات نہیں اہستہ اہستہ عادت ہو جائے گی۔

تم بتاؤ تم کیسی ہو اور میرے دشمن لوگ کیسے ہیں ویسے میں نے رات کو گن لیے تھے کتنے ہیں۔

وہ بڑی بے باکی سے بولا۔

جبکہ تناوش جو سب کے سامنے بیچ بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی اچانک اس کا چہرہ لہو چھلکانے لگا تھا۔

تاشفین میں سب فیملی والوں کے ساتھ بیٹھی ہوں اس نے بے حد کم آواز میں بتایا تھا۔

ہاں تو بیٹھو نا جان میں کون سا تمہیں منع کر رہا ہوں کسی کے پاس بیٹھنے کے لیے میں تو بس بتا رہا ہوں کہ میں نے گنے ہیں پورے اٹھ ہیں۔

اور وہ جو کمر۔۔۔۔۔۔۔

تاشفین خدا کے لیے میں سب کے بیچ بیٹھی ہوئی ہوں اس نے اسے بے باک باتوں سے روکنا چاہا تھا۔

میں نے سب کو کس کیا تھا۔ آٹھوں کے آٹھوں کو اتنے پیار سے پیش آیا ہوں میں اپنے دشمنوں کے ساتھ اس کی گھبراہٹ پر وہ مزید پھیلنے لگا۔

تاشفین۔۔،۔۔۔۔اس نے بے بسی سے پکارا تھا۔

exponovels

یار ویسے آٹھوں کے آٹھوں پیارے ہیں لیکن وہ جو گردن کے پیچھے والا ہے وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب دوسری طرف سے فون بند ہو گیا۔

تناوش بے بی یہ تم نے اچھا نہیں کیا اس نے فون کو گھورتے ہوئے دوبارہ نمبر ملانا شروع کر دیا تھا۔

ارے دیکھو تناوش پھر سے فون بجنے لگا تا شفین ہی ہو گا اماں نے پیچھے سے کہا تو وہ مجبور ہو کر فون اپنے کان سے دوبارہ لگا چکی تھی۔

سخت زہر لگی ہے مجھے تمہاری یہ حرکت بیوی سزا کی حقدار ہو تم کل رات اپنے دشمنوں کے ساتھ بہت محبت سے پیش ایا تھا

اج تم نے مجھے غصہ دلا دیا ہے یاد رکھنا۔ وہ بے باکی سے کہتا فون بند کر چکا تھا جبکہ تناوش کی سچ میں سانسیں سوکھنے لگی تھیں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بیڈ پر پڑی تھی۔ اسے تیز بخار تھا۔ جبکہ ڈینی دوسرے کمرے میں اگلے قدم کا انتظار کر رہا تھا۔

اب وقت آ گیا تھا آخری وار کرنے کا۔ اس نے فون اٹھا کر کسی کو کال کی تھی۔

آپ کب تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔؟ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔

میں راستے میں ہوں کچھ دیر تک آ جاوں گا۔ دوسری طرف سے جواب آیا تھا۔

ٹھیک ہے میں ائیر پورٹ جا رہا ہوں بابا کو لینے کے لیے۔ اس نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

exponovels

اج یہ قصہ تمام ہو جانا تھا اسے یقین تھا اس نے جو سوچا تھا سب کچھ بالکل ویسا ہی ہو گا بدر خان کے ساتھ اس نے ڈیل کی تھی یہ ڈیل تقریبا ایک مہینہ پہلے ہی سٹارٹ ہوئی تھی جب بدر خان نے کہا تھا کہ وہ اس عورت کے منہ سے اس کے جرم کا اقرار کروا سکتا ہے۔

اور اس نے بدر خان کو اپنی ادھی جائیداد کی افر کر دی تھی ہاں اسے کچھ نہیں چاہیے تھا سوائے اپنی ماں کی قاتلا کو اس کے انجام تک پہنچانے کے

اور اسے یقین تھا کہ اب وہ وقت دور نہیں بہت جلد وہ اپنی ماں کی قاتلا کو اس کے انجام تک پہنچائے گا۔

بس اج اس نے جو سوچا تھا سب کچھ ویسے ہی ہو جائے تو۔

سنے میں باہر جا رہا ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا وہ جانتا تھا وہ بخار میں تپ رہی ہے لیکن وہ اپنے دل میں اس کے لیے کسی طرح کی کوئی نرم جذبات رکھتا ہی نہیں تھا۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے بیٹا اگر تم۔۔۔۔۔۔۔

گھر ٹھیک ہو چکا ہے ان شاءاللہ ہم کل واپس اپنے گھر چلے جائیں گے۔

تب تک کے لیے بہتر ہو گا کہ اپنی طبیعت ٹھیک رکھیں خدا حافظ میری نشاء کے ساتھ اگر ڈرائیونہ ہوتی تو میں رک جاتا۔

اپ کے لیے لیکن میرا نہیں خیال کہ آپ کو میری ضرورت ہے نہ آپ کو پہلے کبھی میری ضرورت تھی اور نہ ہی اگے کبھی ہو گی

exponovels

خدا حافظ

وہ کہہ کر باہر نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے مائرہ بیٹا تم یہاں اوپر کیا کر رہی ہو سب لوگ نیچے ہیں اتنی خوشی کی بات ہے تم بھی سب کے ساتھ انجوائے کرو نا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔

وہ پتہ نہیں کیوں اوپر کی طرف ائے تھے جب اسے اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا۔

اپ نا میرے سامنے نہ آیا کریں سخت نفرت ہے مجھے آپ سے آپ کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی میں آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی اس کا انداز انتہائی بد تمیزانہ تھا۔

بیٹا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ مجھ سے غلطی کیا ہوئی ہے تم مجھ سے اس طرح سے بات کیوں کرتی ہو لیکن میں تم سے معافی مانگتا ہوں اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو ابراہیم صاحب نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے چاہے تھے۔

بس کر دیجئے یہ ڈرامے بازیاں کہیں اور جا کر کیجئے میرے باپ کو جان سے مار کر آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی غلطی کیا ہے۔

قاتل ہیں آپ میرے باپ کے اور میں اپ کو ساری زندگی معاف نہیں کروں گی۔

آپ نے ہی وارق کو فورس کیا ہے نا کہ ہم یہ گھر نہ چھوڑیں لیکن میں یہ گھر چھوڑ کر رہوں گی میں اپنے شوہر کے ساتھ ایک پر سکون زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔

exponovels

آخر کب تک اپ میرے شوہر کو ایموشنلی بلیک میل کر کے ہمیشہ اپنے ساتھ باندھ کر رکھیں گے کان کھول کر سن لیجئے ابراہیم صاحب میں بہت جلد آپ کا اصل چہرہ اپنے شوہر کے سامنے لاؤں گی۔

جو آپ نے کیا ہے نا اس کی سزا میں پوری دنیا کے سامنے آپ کو دلواؤں گی میں پوری دنیا کو بتاؤں گی کہ آپ کی حقیقت کیا ہے۔بہت قریب ہیں اپنے انجام سے آپ

وہ دن دور نہیں جب اپ پھانسی کے پھندے پر ہوں گے۔

بند کریں یہ ڈرامے بازیاں کیونکہ اپ سے گھٹیا اور چیپ انسان میں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا وہ انتہائی غصے سے کہتی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی تھی جبکہ ابراہیم صاحب خاموشی سے سیڑھیاں اترتے نیچے آ گئے تھے۔

مائرہ انہیں اپنے ہی دوست کا قاتل سمجھتی تھی وہ یہ بات تو ہمیشہ سے ہی جانتے تھے لیکن وہ ان سے اتنی نفرت کرتی تھی یہ اندازہ نہیں تھا انہیں

تو لگ رہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے مائرہ اہستہ اہستہ ہر رشتے کو قبول کر چکی ہے۔

لیکن ایسا نہیں تھا مائرہ سب کچھ قبول کرنے کے باوجود بھی انہیں قبول کرنے کے لیے کبھی تیار نہ تھی۔

اور شاید اس نے کبھی بھی انہیں قبول کرنا بھی نہیں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے تین دن سے بخار تھا جب سے وہ نشا کے گھر سے واپس آئی تھی اور ائینے میں اس نے زینب کو دیکھا تھا تب سے ہی اس کی طبیعت بے انتہا خراب تھی۔

exponovels

لیکن اسے پتہ چلا تھا کہ آج رات تک عرفان واپس اپنی میٹنگ اٹینڈ کر کے گھر آ جائے گا اور کل فون پر وہ کہہ رہے تھے کہ وہ پاکستان جانا چاہتے ہیں۔

ان کا ارادہ ڈینی کی شادی پاکستان میں ہی کرنے کا تھا۔

لیکن ان کی اس بات پر اس نے صاف انکار کر دیا تھا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا کہیں بھی جانے کا اور اس نے کہا تھا ویسے بھی ان لوگوں کو پاکستان میں کوئی خاص رشتہ نہیں ہے۔

جو وہ اس بات پر اعتراض اٹھائیں گے اور نکاح کی رسم تو اتنی چھوٹی سی ہوتی ہے رخصتی تو ویسے بھی بعد میں ہونی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے کہ شادی پاکستان میں ہی جائے یا یہاں نیویارک میں۔

عرفان صاحب کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے گھر آ کر انہیں اس بارے میں مطمئن کرنے کا فیصلہ کیا۔

وہ انہیں بتانا چاہتے تھے کہ زینب کی خواہش تھی کہ اس کے بیٹے کی شادی پاکستان میں ہو اور وہ اپنی زینب کی خواہش کو پورا کرنا چاہتے تھے لیکن فی الحال فون پر اس طرح کی باتیں کرنا انہیں مناسب نہ لگا۔

وہ خود میں ہمت پیدا کرتے ہوئے اٹھ کر واش روم کی طرف جانا چاہتی تھی جب اسے باہر سے آواز سنائی دی۔

اس نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اہستہ اہستہ باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے جب اسے کھٹ کھٹ کی اواز کچن کی طرف سے ائی۔

اسے لگ رہا تھا کوئی چوڑیاں پہن کر کچن میں برتن دھو رہا ہے۔ کوئی ملازمہ وغیرہ تو یہاں اتی نہیں تھی تو کون ہو سکتا تھا سمجھنا اس کے لیے مشکل تو نہیں تھا۔

exponovels

اتنے دنوں سے وہ یقین کر چکی تھی کہ اس گھر میں زینب کی روح بھٹکتی ہے۔

اہستہ اہستہ چلتی وہ کچن میں ائی تھی جب وہ ریڈ کلر کے جوڑے میں جلدی جلدی برتن دھونے میں مصروف تھی زائنہ چیختے ہوئے واپس اندر کی جانب بھاگ گئی تھی جب سامنے سے اتے وجود سے ٹکرائی۔

اس نے حیرانگی سے اپنے سامنے کھڑے بدر خان کو دیکھا۔

اور پھر دیکھتی ہی رہ گئی بدر خان پہلے سے کافی کمزور ہو چکا تھا۔ لیکن اسے اس حالت میں دیکھ کر اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے ارے مسز عرفان آپ اتنا خوفزدہ کیوں ہیں خیریت تو ہے کہیں کوئی بھوت تو نہیں دیکھ لیا وہ مسکراتے ہوئے لہجے میں طنز کر رہا تھا۔

تو یہ سب کچھ تم کر رہے ہو تم کر رہے ہو نا میرے ساتھ یہ سب کچھ۔۔۔۔۔۔۔ تم مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو رائٹ وہ اسی پر شک کرنے لگی تھی۔

کیوں میں تمہیں کیوں ڈراؤں گا میں تو تمہیں دنیا سے ہٹاؤں گا کیونکہ جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے اس کے بعد تمہیں جینے کا کوئی حق نہیں۔

میں نے میں نے کیا کیا ہے تمہارے ساتھ میں نے تمہارا راستہ صاف کیا تھا۔ تمہیں آسانیاں دکھائی تھیں لیکن تم ٹھہرے ایک نمبر کے بے وقوف کچھ کر ہی نہیں سکے۔

exponovels

ہاں صحیح کہا تم نے میں بے وقوف تھا جو تمہاری باتوں میں آگیا۔

جو تم پر یقین کر لیا زینب کبھی مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی وہ اپنے شوہر اور اپنے بیٹے کو چاہتی تھی تم نے مجھے جھوٹی باتوں میں پھسلایا۔

اور مجھ سے ایسے ایسے گناہ کروائے جو شاید مجھے روز محشر بھی سر نہیں اٹھانے دیں گے وہ بہت پچھتاوے میں تھا۔

تو تمہیں اب روز محشر کا خوف ستانے لگا ہے بدر خان میں نے صرف تم سے ابراہیم کو ختم کرنے کے لیے کہا تھا اس کے پورے خاندان کو تم خود مارنے آگے بھڑے تھے۔

میں نے کب کہا تھا تم سے کہ موسی خان کو مروا دو یا پھر ابراہیم کے بھائیوں اور بھابھی کا قتل کروا دو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اس گاڑی میں ابراہیم نہیں ہے۔

ان لوگوں کو تم نے مارا تھا اور اس کی سزا بھی تم نے بھگتی ہے میں اس سب میں شامل نہیں تھی۔

میں نے تو تمہیں بتایا تھا کہ کہ گاڑی میں کون کون ہے تم نے خود ہی اس ڈرائیور کو منع نہیں کیا تھا کیونکہ تم خود جائیداد کے لالچ میں موسی خان کو راستے سے ہٹانا چاہتے تھے وہ پر سکون انداز میں سارا الزام اسی کے سر پر لگا چکی تھی

۔

ہاں بالکل ایسا ہی ہے موسی خان کا قاتل میں ہوں ابراہیم کو میں نے مارا فہیم اور اس کی بیوی کا قاتل بھی میں ہوں اور زینب۔۔۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

جواب دو زینب کو کس نے مارا تم نے تم قاتل ہو زینب کی تم نے ہسپتال میں زینب کا قتل کیا کیونکہ وہ تمہاری حقیقت جان چکی تھی وہ جان چکی تھی کہ تم نے اس کے بھائیوں کو مروا ڈالا ہے۔

بدر خان غصے سے چیخ رہا تھا جبکہ وہ قہقہ لگا کر ہنسی بخار کی حالت میں بھی اس کا مکروہ چہرہ اس کے سامنے تھا۔

ہاں میں نے اسے مار ڈالا لیکن اس لیے نہیں کیونکہ وہ سب کچھ جان چکی تھی بلکہ اس لیے کیونکہ عرفان اس کے پیار میں پاگل تھا یہاں میں اس کے لیے اپنے شوہر اپنے بچے کو چھوڑنے کے لیے تیار تھی اور وہاں وہ اس کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا مجھ سے برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا

اس کا زینب کے لیے فکر مند ہونا۔اسے پاگلوں کی طرح چاہنا اس کا خیال رکھنا۔

اگر وہ سب کچھ نہ سنتی نا تو ابھی میں اسے مار ڈالتی میں اسے عرفان کی زندگی سے دور نکال کر پھینک دیتی۔

وہ تو اتفاقا اس نے اس رات سب کچھ سن لیا اور پھر مجھے اسے راستے سے ہٹانا پڑا حالانکہ یہ سب کچھ کرتے ہوئے مجھے دانیال نے دیکھ لیا تھا۔

لیکن دانیال اس چھوٹی سی عمر میں سمجھ ہی کیا سکتا تھا پھر میں نے دانیال کو اتنا ٹارچر کیا کہ وہ مجھ سے خوفزدہ رہنے لگا اور اہستہ اہستہ اس کے اندر میرا خوف پھیلتا چلا گیا۔

وہ جانتا تھا اس کا باپ کبھی اس پر یقین نہیں کرے گا اسی لیے دانیال نے مجھے اور بہت طریقوں سے ستانے کی کوشش کی لیکن بچہ تھا نا کب تک میرا مقابلہ کرتا۔

exponovels

آخر اسے یقین کرنا ہی پڑا کہ وہ میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا وہ قہقہ لگاتے ہوئے ہنس رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے۔

اس نے ایک نظر بدر کو دیکھا اور پھر مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا جب ایک زناٹے دار تماچہ اس کے منہ پر آ لگا اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہوئی تھی۔

جبکہ سامنے کھڑا عرفان غصے سے پاگل ہو رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

عرفان۔۔۔۔۔۔۔ عرفان اچھا ہوا تم آ گئے۔۔۔۔۔۔دیکھو دیکھو یہ سب لوگ مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

پتہ نہیں یہ میرے منہ سے کیا کیا سننا چاہتے ہیں عرفان تمہیں مجھ پر اعتبار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ عجیب ہذیانی انداز میں اس کے پاس آتی اس کے کندھوں کو تھام چکی تھی۔

جبکہ وہ اسے نفرت سے خود سے دور دھکا مارتا پیچھے ہٹانے لگا۔

عرفان صاحب آپ نے سب کچھ اپنے کانوں سے سن لیا ہے اب تو آپ کو یقین آ ہی گیا ہو گا کہ یہ عورت کتنی گھٹیا اور ذلیل ہے۔

exponovels

آپ کی بیوی زینب کی قاتلا یہی تھی اس رات ہسپتال میں اسی نے اس کا قتل کیا تھا اور دانیال نے یہ قتل اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ وہ خاموش ہو گیا تھا ہر چیز سے کٹ گیا تھا۔

لیکن آپ نے شاید جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ آپ کے بیٹے کے ساتھ کیا مسئلہ ہوا ہے آپ تو بس اپنی طرح اپنے بیٹے کی تنہائی کو بھی زینب کی جدائی کا نام دے گئے۔

ہاں دانیال ہمیشہ سے جانتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ آپ اس پر یقین نہیں کریں گے اسی لیے وہ خاموش ہو گیا۔ کیونکہ چھ سال کے بچے کی اس طرح کی بات منانا ناممکن سی بات ہے

اور اس عورت نے دانیال کو اس حد تک ڈرا کے رکھا تھا کہ وہ چاہ کر بھی آپ کے سامنے حقیقت بیان نہیں کر سکا۔

اپ نے فون پر میری کسی بات کا یقین نہیں کیا لیکن اب تو آپ کو یقین آ گیا ہو گا ہاں یہ حقیقت ہے کہ افراہیم فہیم اور اس کی بیوی کا قاتل میں ہوں یہاں تک کہ موسی خان اپنے ہی سگے بھائی کو میں نے مارا ہے لیکن آپ کی بیوی کی قاتل یہ عورت ہے۔

وہ بولے جا رہا تھا جب کہ زائنہ صرف اور صرف عرفان کو دیکھ رہی تھی وہ بس اسے کسی بھی طرح اپنی بات کا یقین دلانا چاہتی تھی۔

اور اسے یقین تھا وہ کسی کی نہیں سنے گا ہر بار کی طرح صرف اس کی سنے گا۔

اپنے منہ پر تھپڑ کھانے کے باوجود بھی وہ اس سے پیچھے نہ ہٹی تھی۔

exponovels

دانیال پولیس کو فون کروتاکہ اس قاتلا کوابھی کے ابھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے لے جائیں۔

اور جو کچھ تم نے کیاہے نازائنہ اس کی سخت سے سخت سزا تمہیں ملے گی۔

نہیں عرفان یہ سب جھوٹ ہے یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں پلیز میری بات کا یقین کرو تمہیں مجھ پر یقین ہونا چاہیے۔

عرفان یہ سب جھوٹ ہے یہ ساری پلیننگ کی جارہی ہے۔

یہ سب کچھ وہ کررہی ہے وہ۔۔۔۔۔وہ جو کچن میں کھڑی ہے یہ سب زینب کی پلاننگ ہے۔

وہ پاگلوں کی طرح کچن کے دروازے پر کھڑی نشاء کی طرف اشارہ کررہی تھی جبکہ نشاء خاموشی سے اب سب دیکھ رہی تھی ایک پل کے لیے تو عرفان بھی نشاء کو دیکھ کر کھٹک گیا تھا۔

دیکھو یہ میرے پاس آرہی ہے یہ مجھے مار ڈالے گی جس طرح میں نے اسے مار ڈالا ہے یہ مجھے مار ڈالے گی۔

لیکن میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں تم نے مجھ سے میرے عرفان کو چھیننے کی کوشش کی تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی۔

ہاں میں تمہیں پھر سے جان سے مار ڈالوں گی وہ پاگلوں کی طرح کہتی وہیں فروٹ کی ٹوکری سے چھری اٹھا کر اس کی طرف بڑھی تھی۔

نشاء تو خود اس کی حرکت پر حیران رہ گئی تھی۔

exponovels

وہ اس پر حملہ کرنے ہی والی تھی کہ عرفان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا اور ایک اور زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا۔

جبکہ دانیال نشاء کے آگے آ چکا تھا۔

دانیال کھڑے کیا ہو میں نے کہا پولیس کو فون کرو یہ پاگل عورت اس گھر میں ایک سیکنڈ اور نہیں رہ سکتی۔

اس کی جگہ صرف اور صرف جیل کی چار دیواریاں ہیں عرفان اسے دیکھتے ہوئے چلا کر بولا تھا جبکہ دانیال نشاء کو ایک طرف کرتا اپنے موبائل پر نمبر ملانے لگا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مجھے یقین ہے تم بائک ریسر ہو اتنی اچھی کوئی عام انسان بائک چلا ہی نہیں سکتا اور وہ بھی ہیوی بائک تو ناممکن سی بات ہے۔

وہ اس کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا جب کہ وارق اس کی باتوں پر مسکرائے جا رہا تھا

ابھی تو بتایا تمہیں کہ کالج کے زمانے میں دوستوں کے ساتھ کبھی کبھار ریسنگ کر لیتا تھا لیکن پتہ نہیں تھا کہ سچ میں اتنا اچھا بائیک ریسر ہوں میں وہ آنکھ دبا کر کہنے لگا۔

اوہیلو مجھے نا پاکستان کے روڈز کا ٹھیک سے پتہ نہیں ہے ورنہ تم جیسوں کو تو ایک منٹ میں ہرا سکتا ہوں وہ ہارنے کے بعد مار ماننے کو تیار نہیں تھا جبکہ وارق اس کی حالت پر قہقہ لگاتا اندر داخل ہو چکا تھا۔

exponovels

میں کل صبح تمہارے ساتھ دوبارہ سے بائک ریس کرنا چاہتا ہوں وہ چیلنج کر رہا تھا جبکہ وارق کندھے اچکاتا سب کے ساتھ جا کر بیٹھنے لگا تھا۔

اماں ہرادیا آپ کے بیٹے کو ایک ہی بار میں آیا بڑا ریس لگانے والا وہ اماں کی گود میں لیٹتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ تاشفین کو مزید مرچی لگ گئی۔

اماں مجھے سڑکوں کا اندازہ نہیں ہے ورنہ ان جیسوں کو میں ایک منٹ میں ہرا سکتا ہوں۔ وہ اب بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھا جبکہ تناوش خوش ہو گئی تھی۔ آخر اس کا بھائی جیت کر آیا ہے۔

ہیں بھائی آپ سچی میں تاشفین سے جیت گئے وہ خوش ہوتے ہوئے اس کے ساتھ آ کر بیٹھی تھی جبکہ وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتا پیار سے اس کی ناک کھینچ کر ہاں میں سر ہلا گیا۔

کوئی نہیں میں نہیں مانتی تاشفین کو کوئی نہیں ہرا سکتا مائرہ تاشفین کے پاس بیٹھتی ہوئی بولی۔

ہاں پوچھو مائرہ سے کوئی جیتا ویتا نہیں ہے تمہارا بھائی ابھی تو میں پریپیر نہیں تھا ریس کے لیے کل تم دیکھنا کہ کون جیتتا ہے۔

وہ اب بھی ہارنے کو تیار نہ تھا جبکہ وارق اسے وکٹری کا نشان دکھاتا وہاں سے جانے پر مجبور کر چکا تھا اس سے زیادہ اپنی بے عزتی بلکہ اپنی بائیک ریسنگ کی توہین وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

دیکھنا مائری کل کیسے تمہارے شوہر کو ہراتا ہوں وہ مائرہ کو کہتا وہاں سے چلا گیا۔

جاؤ تناوش جا کر تاشفین کو کپڑے دو اور بیٹا تم بھی فریش ہو جاؤ۔ وہ تناوش کو دیکھتے ہوئے وارق سے بولی تھیں۔

exponovels

جس پر وہ فوراہاں میں سر ہلاتا اٹھا اور اس کے پیچھے ہی مائرہ بھی اوپر کمرے کی طرف چلی گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آئی تو وہ سکون سے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اس کی حالت دیکھ کر تناوش کو ہنسی آئی تھی۔ موڈ کچھ خراب لگ رہا تھا۔

بے چارہ ہار کر آیا تھا خوش تو ہر گز نہیں ہو گا۔

کیا ہوا ہار کر آئے ہیں اسی لیے منہ لٹکا کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مزید مزے لینے لگی تھی

اس کی حالت کہ جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

دور سے سمجھ نہیں آتی مجھے پاس آ کر بات کیا کرو یار وہ اسے خود پر گراتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے بے حد قریب کر چکا تھا۔

جی نہیں میں ہارے ہوئے لوگوں سے پاس آ کر بات نہیں کرتی وہ اس کی ناک کھینچتے کھلکھلا کر ہنستے اس کے قریب سے اٹھنے لگی تھی لیکن تاشفین اسے اٹھنے دے ایسا تو ممکن ہی نہ تھا۔

لیکن ہارے ہوئے لوگ بڑے سکون سے بات بھی کر لیتے ہیں اور فون بند ہونے کا انتقام بھی لے لیتے ہیں وہ اسے دن والی بات یاد کروا گیا اور اگلے ہی لمحے کروٹ بدل کر اسے بیڈ پر گراتا خود اس کے اوپر آ چکا تھا۔

آپ نے اپنی باتیں دیکھی تھیں اس پہ فون بند کرنا بنتا تھا وہ اپنی غلطی ماننے کو تیار نہ تھی۔

ہاں بالکل تمہارا فون بند کرنا بنتا تھا اور اب سزا کو برداشت کرنا بھی تمہارا بنتا ہے۔

exponovels

جی نہیں مجھے نیچے جانا ہے میں صرف آپ کے کپڑے آپ کو دینے کے لیے آئی ہوں۔

وہ اپنا آپ اس کی پناہوں سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ آہستہ آہستہ اس پر حاوی ہوتا جا رہا تھا

تاشفین۔۔۔۔نیچے جانا ہے اپنے لبوں پر اس کی گرفت سخت ہوتی محسوس کر کے اس نے سانس لینے کے لیے اسے خود سے دور کیا تھا جبکہ وہ اس کے گالوں کو چومتا اس کے گردن پر جھک چکا تھا۔

آرام سے جائیں گے جان من کیا جلدی ہے اور ویسے بھی تمہارا شوہر آفس سے تھکا ہارا آیا ہے تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم اس کی تھکن اتارو۔وہ مزید اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اس کے کندھے سے شرٹ سرکا چکا تھا۔

نہیں نا تاشفین مجھے آئس کریم کھانے جانا ہے۔وارق بھائی ابھی لے کر جائیں گے۔

اور میں اپنی جان کو رات کو لے کر جاوں گا۔وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا ہوا اس پر پوری طرح قابض ہو گیا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی پناہوں میں بالکل بے بس ہو کر رہ گئی تھی اب ازادی ممکن نہ تھی اسی لیے مزاحمت بھی بیکار تھی جو وہ چھوڑ چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ والی شرٹ نکال دوں اس نے ایک سفید شرٹ سامنے کرتے ہوئے پوچھا تھا وارق جو اپنے موبائل پر بزی تھا صرف نا میں سر ہلا گیا

تو پھر۔۔۔۔۔؟اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

کیا گھر واپس آنے کے بعد تم نے مجھے کبھی اس طرح کے کپڑوں میں دیکھا ہے وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا۔

exponovels

نہیں ابھی آپ چھوٹو کو نیچے کہہ رہے تھے نا کہ آئس کریم کھانے جانا ہے تو مجھے لگا کہ آپ قمیض شلوار پہن کر نہیں جائیں گے اسی لیے پوچھا وہ قمیض شلوار نکالتے ہوئے بولی اور بیڈ پر رکھ کر جانے لگی جب اچانک وارق نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

موڈ کیوں اف ہے تمہارا اس طرح سے کیوں منہ لٹکا کر گھوم رہی ہو جب سے گھر آیا ہوں شکل پر 12 بجے ہوئے ہیں۔

وہ اسے اپنے قریب ہی بٹھا چکا تھا جب کہ وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا موڈ آف کیوں ہے اس لڑائی کے بعد ان دونوں میں ٹھیک سے بات ہوئی ہی کہاں تھی۔

وارق میں آپ کے ساتھ ایک نارمل زندگی گزارنا چاہتی ہوں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وارق نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام لیا۔

اور میں بھی تمہارے ساتھ ایک نئی اور خوبصورت زندگی کی شروعات کرنا چاہ رہا ہوں۔

مائرہ تم میرا کل ہو۔ تم میری نسل کو اس دنیا میں لانے والی ہو میری اولاد کو پیدا کرنے والی ہو تم میرے لیے بہت اہم ہو۔

لیکن میں تمہارے لیے اپنے رشتے چھوڑ نہیں سکتا میں بہت محبت کرتا ہوں اپنی اماں سے اپنے بھائیوں سے اور اپنے بابا سے۔

exponovels

میرے لیے وہ لوگ بہت اہم ہیں اب تو تاشفین بھی واپس آ گیا ہے ہمارا گھر مکمل ہو چکا ہے اپنی اس غلط فہمی کو دور کر دو میری جان یہ سب کچھ صرف ایک غلط فہمی ہے۔

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا تھا۔

آپ کے لیے یہ کچھ بھی ہو وارق لیکن میں ہر وقت اس شخص کو اپنی آنکھوں کے سامنے برداشت نہیں کر سکتی۔

آپ کو یہ سب کچھ غلط فہمی لگتا ہے آپ کو لگتا ہے کہ وہ انسان اس دنیا کا سب سے نیک انسان ہے جبکہ حقیقت کچھ اور ہے اور میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ بہت جلد حقیقت خود بخود آپ کے سامنے آ جائے گی۔

میں نے آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگا صرف اتنا مانگتی ہوں کہ مجھے اس شخص کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہنا

۔

مجھے آپ سے اور کچھ نہیں چاہیے میں وعدہ کرتی ہوں میں زندگی بھر آپ کی غلام بن کر رہوں گی لیکن پلیز مجھے اس گھر سے دور لے جائیے۔

میں آپ کو منع نہیں کر رہی آپ بے شک ہر روز ملیں ان سے اپنی فیملی کو وقت دیں اپنے گھر والوں کو وقت دیں ۔لیکن میرے لیے اس شخص کو ہر وقت اپنی انکھوں کے سامنے برداشت کرنا ممکن نہیں ہے۔

میرے لیے وہ قاتل ہے اور قاتل ہی رہے گا یہ بات کبھی بدل نہیں سکتی اور نہ ہی حقیقت کبھی چھپ سکتی ہے وقت لگے گا لیکن ایک نہ ایک دن حقیقت آپ کے سامنے بھی آ جائے گی۔

وہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھی۔

exponovels

مائرہ میں تمہاری کسی بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتا سوائے اس کے کہ تم میرے لیے بے حد اہم ہو لیکن تم سے کہیں زیادہ مجھے وہ شخص عزیز ہے جس نے باپ بن کر میرے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔

اور زندگی کے اس دور میں میں اس کا ساتھ چھوڑ کر نہیں جا سکتا جس نے اپنی جوانی مجھ پر برباد کر دی۔

اگر آج میں اس باپ کو چھوڑ کر چلا گیا تو کل خود باپ بن کر اس کے درد کو کیا ہی سمجھ پاؤں گا۔

بے شک وہ میرا سگا باپ نہیں ہے لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ افراہیم مصطفی مجھے اتنی محبت نہیں دے سکتا تھا جتنی محبت مجھے ابراہیم مصطفی نے دی ہے۔

وہ اس کے قریب سے کپڑے اٹھاتا اٹھ کر واش روم میں چلا گیا تھا جبکہ مائرہ بھی مزید کمرے میں نہ رکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہائے مائرہ میرا بچہ تو وہی کپڑے پہن کر آ گئی جا جا کے ٹھیک سے تیار ہو نا وہ چھوٹو تو کہہ رہا ہے کہ وارق سب کو ائس کریم کھلانے لے کر جا رہا ہے۔

اماں نے اسے یوں ہی اداسی سے واپس اتے دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں اماں میں نہیں جا رہی میرا دل نہیں چاہ رہا۔ وہ مسکرا کر وہیں بیٹھ گئی تھی جبکہ اماں پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگیں پچھلے تین چار دنوں سے وہ کچھ اداس اداس سی لگ رہی تھی نہ جانے کیا بات ہوئی تھی۔

میری جان تیری طبیعت تو ٹھیک ہے نا وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگیں تو نہ جانے کیوں مائرہ کا دل بھر آیا ان کے کندھے سے لگ کر وہ بے وجہ ہی انسو بہانے لگی اماں تو پریشان ہو گئی تھیں۔ کہ اخر اسے ہو کیا گیا ہے۔

exponovels

جب وارق نیچے اتا نظر آیا۔وہ جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ان سے الگ ہو گئی تھی

چھوٹو احمد تم لوگوں کے پاس دو منٹ کا وقت ہے اگر تم لوگ تیار ہو کر نہ پہنچے تو میں اکیلے چلا جاؤں گا اس نے باآواز بلند کہا تھا جس پر وہ دونوں پتہ نہیں کون سے کونوں سے نکل آئے تھے۔

ہم تو تیار ہیں بس آپ کی مسز تیار نہیں ہیں اور تاشی بھائی اور تناشو آپی بھی نہیں آئے۔

اس نے بڑی معصومیت سے سیڑیوں کی طرف دیکھا تھا کیونکہ وہ لوگ تو پہلے گئے تھے ان کو تو پہلے آنا چاہیے تھا۔

تاشفین کا آفس میں آج پہلا دن تھا وہ بیچارہ تھکا ہوا ہے تم لوگ ہی جاؤ

اور مائرہ اٹھ تو بھی جا کل سے صدف کی شادی کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی

اس جمعہ نکاح ہے ہفتے کے دن مہندی اور اتوار کے دن شادی۔اللہ کے کرم سے وہ بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی اور کل ہم سب نے شاپنگ پر جانا ہے

اماں زبردستی اسے اٹھانے لگیں وہ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اماں کے آنکھیں دکھانے پر اسے اٹھنا ہی پڑا اماں کو یہی لگ رہا تھا

کہ دونوں میں کسی چھوٹی موٹی بات کو لے کر جھگڑا ہو گیا ہے۔

جسے ایک دوسرے سے الگ رہ کر نہیں بلکہ قریب رہ کر سلجھایا جا سکتا ہے

میں چینج کر کے آتی ہوں۔وہ اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے بولی تو چھوٹو نے منہ بنا کر وارق کی طرف دیکھا۔

exponovels

لڑکیوں کو الاؤ ہوتا ہے اب وہ لڑکوں کی طرح ہینڈسم تھوڑی ہوتی ہیں۔ کہ جیسے بھی حالت میں ہوں اٹھ کر چل دیں وارق نے چھوٹو کی طرف دیکھتے ہوئے صفائی پیش کی تھی۔

جو کہ اسے پسند آئی تھی مائرہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اماں کو آنکھ دباتا چھوٹو اور احمد کو باہر آنے کا اشارہ کر چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

عدالت میں ثابت ہو چکا تھا ذائنہ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔

اسے ہر طرف زینب نظر آ رہی تھی نشاء تو اس دن کے بعد کبھی اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔

اپنے پاگل پن میں اس نے پولیس کے سامنے یہ بات قبول کر لی تھی کہ اس نے نہ صرف چار قتلوں کی سازش کی ہے بلکہ ایک قتل اس نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے۔

جس کے بنا پر عدالت اسے سخت سے سخت سزا دینا چاہتی تھی۔

لیکن اس کا ذہنی توازن پوری طرح سے کھو جانے کی وجہ سے قانون چاہ کر بھی اسے کوئی سخت سزا نہیں دے پا رہا تھا

۔

آخر 15 دن کے بعد اس کے کیس کا یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اسے پاگل خانے میں پہنچا دیا جائے کیونکہ جس طرح کی حرکتیں وہ کر رہی تھی پاگل خانے والے ہی اسے ٹھیک کر سکتے تھے اور اگر وہ کبھی ٹھیک ہوتی ہے۔

تو قانون کے مطابق اس کے علاج کے بعد اس کی سزا عمر قید جیل تھی۔

exponovels

قانون اپنا فیصلہ سنا چکا تھا جبکہ عرفان تو اسے سخت سے سخت سزا دلوانا چاہتا تھا لیکن اس کی ذہنی حالت کی وجہ سے عرفان چاہ کر بھی اسے وہ سزا نہ دلوا پایا جو وہ دلوانا چاہتا تھا۔

اس وقت عرفان کی حالت بہت خراب تھی ایک ایسی عورت جس پر اس نے یقین کیا تھا جس کے ساتھ اس نے نئی زندگی کی شروعات کی تھی۔

جس کی سنگت میں اس نے اپنی زینب کو تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔

ہاں جب زینب کے ساتھ اس کا نکاح ہوا اس کے اندر کوئی فیلنگ نہیں تھی لیکن زینب جیسی پاکیزہ اور پیاری لڑکی نے خود بخود اس کے دل میں اپنے لیے جگہ بنالی تھی۔

وہ اسے دیوانوں کی طرح چاہنے لگا تھا لیکن صرف ایک غلطی محض ایک جوانی میں اٹھایا غلط قدم آج نہ صرف اس کی زینب کو اس سے دور کر چکا تھا بلکہ ساری زندگی کا پچھتاوا بھی دے گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ واپس پاکستان چلے جائیں گے۔ یہیں پر رہیے کم از کم یہاں پر آپ کا اچھا علاج تو ہو رہا ہے۔

یہاں کے ڈاکٹرز آپ کی بیماری کو سمجھ سکتے ہیں عرفان آج ہسپتال اس سے ملنے کے لیے آیا تو اسے پتہ چلا کہ وہ اس ہفتے کی فلائٹ سے واپس پاکستان جانے کا سوچ رہا ہے۔

نہیں ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میرے بچنے کے کوئی چانسز نہیں ہیں۔

میری بیماری پھیلتی جا رہی ہے کینسر کا زہر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔

exponovels

سانسیں لے رہا ہوں باتیں کر رہا ہوں یہ بھی بہت بڑی بات ہے۔

اور ابھی ایک اور کام رہ گیا ہے پاکستان میں جسے سرانجام دینا ہے۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکہ عرفان نے ایک نظر ڈینی کو دیکھا۔جو تقریبا ایک ہفتے سے ضد کر رہا تھا کہ اسے پاکستان جانا ہے۔

پاکستان تو وہ بھی جانا چاہتا تھا لیکن ابراہیم سے نظریں کیسے ملائے گا کیسے اس سے کہے گا کہ تم سہی تھے اور میں غلط۔

وہ جانتا تھا اس مشکل وقت میں وہ اس کا واحد رشتہ تھا واحد سہارا تھا اور اس نے ہی ابراہیم کو تنہا چھوڑ دیا تھا کاش وہ اس کا ساتھ دے پاتا کاش اس وقت وہ اس کے ساتھ مل کر زینب کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچا پاتا۔

لیکن کچھ پچھتاوے زندگی بھر ختم نہیں ہوتے اور یہ بھی ایک پچھتاوا تھا جسے کبھی ختم نہیں ہونا تھا۔

کیا تمہاری نشاء پاکستان چلنے کے لیے تیار ہو گی انہوں نے پیچھے کی طرف دیکھا تو ڈینی نے پورے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا تھا وہ تو جیسے پوری پلاننگ کر کے بیٹھا ہوا تھا۔

نشاء کے ابو پاکستان سے ہی ہیں اور پاکستان میں ان کا اچھا خاصہ گھر بھار ہے۔اور صرف نکاح پہ بات ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

وہ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے ویسے بھی شادی کے بعد تو اسے مفت کا ٹویشن ٹیچر مل جائے گا۔شوہر کے روپ میں

exponovels

وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تو عرفان اور بدر خان کا قہقہ بلند ہوا ان کا بیٹا بہت تیز تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ ہر چیز کو پہلے سے ہی حل کر کے بیٹھا ہوا تھا۔

تو ٹھیک ہے پھر دیر نہیں کرتے کیا خیال ہے بدر خان۔۔۔۔۔؟ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بھی محض ہاں میں۔ سر ہلا گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق آفس سے چھٹیاں لے چکا تھا۔ کیونکہ گھر میں صدف کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔

وہ مائرہ کے ساتھ بھی بالکل نارمل تھا وہ بہت پیار سے اس سے بات کرتا تھا جیسے ان دونوں میں کوئی تلخ کلامی ہوئی ہی نہ ہو۔

کل وہ دونوں ڈاکٹر کے پاس گئے تھے۔ اور ڈاکٹر نے کہا تھا۔ کہ مائرہ کسی بات کی ٹینشن لے رہی ہے۔ جو اس کے بچے کے لیے اچھا نہیں ہے۔

وہ اس کی پریشانی کی وجہ جانتا تھا لیکن اس کے پاس اس کا کوئی حل نا تھا۔

کل صدف کا نکاح تھا۔ جس کی شاپنگ کے لیے وہ اسے اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔

میں لائٹ پنک پہنوں گی۔ اس نے دسویں دفعہ اپنی بات دوہرائی۔

شوہر سے ضد نہیں لگاتے جانم نقصان ہو سکتا ہے۔ وہ پیار سے دھمکی دے رہا تھا۔

exponovels

نہیں مجھے پنک ہی پہننا ہے ناسب کا پنک ہو گا وارق۔۔۔۔ سمجھیں نا۔۔۔۔۔۔۔

تم سب سے الگ ہو وہ اسے مارکیٹ کے اندر لاتا دلکش انداز میں بولا۔

مگر وارق۔۔۔۔۔۔۔

جان میں نے ایک بار کہہ دیا نا اب بس۔۔۔۔ وہ اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے خاموش کروانے لگا۔

لیکن وارق۔۔۔۔۔۔

اب اگر مجھے تمہاری آواز آئی تو میں اس مارکیٹ کا لحاظ کیے بنا تمہارے ہونٹ چوم لوں گا۔اس نے پھر سے دھمکی دی تھی۔

اور اس کی یہ دھمکی کارامد بھی ثابت ہوئی تھی۔اس کے بعد تو مائرہ کے منہ پر ایسا تالا لگا تھا جو گھر جانے کے بھی نا کھلا۔وہ اس کے لیے سکائی بلو کلر کی ڈریس لے کر آیا تھا۔جبکہ باقی سب کی لائٹ پنک کلر کی ہونے والی تھیں۔

خیر باقی سب تھے ہی کون صرف تناوش ہی تو تھی۔جس کی لائٹ پنک کلر کی ڈریس تاشفین کی پسند کی تھی وہ تو صرف اس کے ساتھ میچنگ کرنا چاہتی تھی۔جو نا ہو سکی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نکاح سادگی سے ہوا تھا جبکہ باقی سب رسمیں دھوم دھام سے ہونے والی تھیں۔

ٹائم کم تھا لیکن پھر بھی گھر کے لڑکوں نے سنبھال لیا تھا۔وہ ایک ہی دن میں نکاح کے لیے بہت اچھی تیاری کر چکے تھے۔

exponovels

نکاح گھر پر ہی ہوا تھا اور اب باقی ساری رسمیں بھی ادھر ہی ہونی تھیں اس لیے ان کے پاس سانس لینے کی بھی فرصت نہ تھی

بیٹا نکاح بہت اچھے سے ہو گیا ہے۔ ماشاءاللہ صدف کی شادی کے لیے ہر چیز کی تیاری کر لی ہے ہم نے۔ بس اب خیر و خیریت سے بیٹی اپنے گھر کی ہو جائے۔

وارق تھکا ہارا آ کر صوفے پر بیٹھا تھا۔ جب ابراہیم صاحب نے کہا۔

آپ فکر نہ کریں بابا میں اور تاشفین ہیں نا ہم باقی بھی سب کر لیں گے۔

اور ہم بھی ہیں نا احمد نے بیچ میں کود نا ضروری سمجھا کیوں کہ گندی کمیو لکا باجی کو گھر سے بھگانے کے لیے وہ اور چھوٹو بھی بہت کام کر رہے تھے۔

ہاں ہاں ان دونوں نے بھی بہت کام کیا ہے۔ بابا نے چھوٹو کو گود میں لیتے ہوئے احمد کو بھی ساتھ لگایا تھا۔

ابراہیم صاحب میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں چکا سکتی۔ جو آپ نے کیا ہے وہ تو صدف کا سگا باپ بھی نا کر سکا۔ صرف نکاح کی رسم میں شامل ہو کر اس نے اپنا فرض نبھا دیا۔ اس کے اصل وراثا بن کر تو آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا ہے۔

میں ہمیشہ آپ اور آپا پر بوجھ بنی رہی بہت غلطیاں کیں ہیں میں نے لیکن آپ نے کبھی مجھے نیچا نہیں دکھایا سب کچھ جانتے ہوئے بھی میری غلطیاں نظر انداز کرتے رہے۔

exponovels

اور میں بدنصیب جن کا کھاتی رہی ان کے لیے ہی بُرا سوچتی رہی۔پتا نہیں خالہ کو کیا ہوا تھا کہ وہ۔اچانک رونے لگیں۔

جبکہ ابراہیم صاحب نے اٹھ کر ان کے سر پر ہاتھ رکھا۔

آپا آپ کو صرف بہن کہا نہیں ہے بلکہ دل سے مانا بھی ہے۔اور بہنوں کی غلطیوں پر پردا ڈالا جاتا ہے سر عام نہیں لایا جاتا جو ہوا بھول جائیں اور اپنی بیٹی کے مقدر کی دعا کریں

اور تم لوگ زرا مہمانوں کی لسٹ پھر سے چیک کرنا وہ خالہ کو چھوڑ اب وارق سے مخاطب ہوئے تھے تو وہ انہیں لسٹ دیکھانے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کافی دن سے نوٹ کر رہے تھے مائرہ چپ چپ تھی۔

ان سے تو وہ ویسے بھی کبھی بات نہیں کرتی تھی لیکن آج کل وہ کچھ زیادہ خاموش تھی۔

آج صدف کی مہندی کی رسم ادا کی جا رہی تھی لیکن پھر بھی اس کی خاموشی ہنوز برقرار تھی۔

شادی کی رسموں میں تو لڑکیاں خوش باش آگے پیچھے گھومتی ہیں لیکن نہ جانے کیا وجہ تھی کہ وہ یوں ہی اداس تھی یہ بات تو وہ جان چکے تھے کہ وہ الگ گھر میں رہنا چاہتی ہے صرف وارق کے ساتھ۔اور اس کی یہ ڈیمانڈ جائز بھی تھی اور یہ بات بھی انہیں پتہ چل چکی تھی کہ مائرہ نے ایک الگ مکان بھی لے لیا ہے۔

exponovels

لیکن پھر بھی وہ یہ تو ہر گز نہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا اور بہو یہ گھر چھوڑ کر چلے جائیں لیکن مائرہ کی ضد انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی تھی اس کی خاموشی اس کا چپ چپ رہنا اس کی اداسی انہیں بری طرح بے چین کر گئی تھی۔

یہی تو دن تھے اس کے خوش رہنے کے ہنسنے بولنے کے اور انہی دنوں میں وہ یوں سب سے کٹ کر رہ گئی تھی وہ وارق سے بات کرتی تھی۔

باقی سب سے بھی بہت محبت سے پیش آتی تھی لیکن وہ خوشی جو وہ اس کے چہرے پر دیکھنا چاہتے تھے وہ انہیں نہیں مل رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بیٹا میں سوچ رہا تھا کہ تم سے کیسے کہوں۔۔۔۔۔ابراہیم صاحب نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

کیا بات ہے بابا۔۔۔۔کیا بات کرنی ہے آپ نے مجھ سے جس کے لیے آپ کو الفاظ ڈھونڈنے پڑ رہے ہیں وہ ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

بیٹا وہ میں۔۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ تم مائرہ کو لے کر الگ ہو جاو۔۔۔۔میرا مطلب ہے کہ میں۔۔۔۔۔

آپ کو ایسا کہنے کے لیے مائرہ نے کہا ہے نا۔وہ ان کی بات کاٹ کر بولا

نہیں اس نے مجھے کچھ نہیں کہا میں۔خود کہہ رہا ہوں تمہیں دیکھو وارق مائرہ کی خوشی تمہارے ساتھ رہنے میں ہے ہم سب کے ساتھ رہنے میں نہیں۔

اور میری خوشی کا کیا۔۔۔۔۔؟؟وہ ان کی بات کاٹ گیا۔

exponovels

بیٹا مرد اپنی خوشی اپنے گھر اپنے بچوں میں ڈھونڈتا ہے۔ عورت موم کی گڑیا ہے اس کے ساتھ ضد لگا کر کیا کر لینا ہے

۔

اور اس کی یہ ضد ناجائز نہیں ہے عورت حق رکھتی ہے الگ رہنے کا۔ وہ تمہاری نسل کی امین ہے تمہیں اس کی بات مانی چاہیے وہ ٹینشن لیتی ہے ڈاکٹر اسے اس ماحول سے نکالنے کے لیے کہہ رہا ہے تو اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میری جان۔

مجھے یقین ہے کہ الگ گھر میں رہ کر وہ تمہارے ساتھ پر سکون رہے گی ان ٹینشیوں سے دور رہے گی اور ہمارا مقصد بھی تو یہی ہے نا کہ ہم اسے خوشی دیں۔

میں جانتا ہوں وہ میری وجہ سے اس گھر میں نہیں رہنا چاہتی۔ وہ جس غلط فہمی کا شکار ہے ہم اسے اس غلط فہمی سے نکال ہی نہیں پا رہے تاشفین تک نے اسے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ صرف ایک غلط فہمی ہے۔

لیکن اس معاملے میں وہ تاشفین کی بھی کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے اسی لیے میں سوچ رہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا بابا اور اگر اسے بہت شوق ہے نا یہ گھر چھوڑ کر جانے کا تو چلی جائے اپنے چاچا کے پاس میں اسے منع نہیں کروں گا۔

لیکن صرف اس کی ایک فضول ضد کی وجہ سے میں اپنا گھر چھوڑ کر ہر گز نہیں جاؤں گا۔

وہ میرے سامنے میرے باپ پر بے بنیاد الزام لگاتی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ میں خاموش رہوں اب میں خاموش نہیں رہوں گا وہ غصے سے کہتے کمرے سے نکل گیا تھا

exponovels

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔ یہ گھر چھوڑنا ہے نا تمہیں جاو۔۔۔۔۔ شوق سے جاو۔۔۔۔۔۔ لیکن میں کہیں نہیں جا رہا یہ بات یاد رکھنا۔

نہیں رہنا ہے تمہیں اس گھر میں تو جاو چلی جاو۔ ہمیشہ کے لیے چلی جاو۔ بس میرا بچہ میرے حوالے کرو اور جاو جہاں جانا ہے تمہیں۔

اگر نیویارک جانا ہے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر اپنے اس چاچا کے پاس جانا ہے تو بھی ٹھیک ہے میں منع نہیں کروں گا لیکن تمہیں جانا ہمیشہ کے لیے ہو گا۔

تم میرے باپ کے ساتھ اس چھت کے نیچے نہیں رہ سکتی تو نا سہی اب میں بھی نہیں کروں گا تمہیں مجبور مائرہ جو دل میں آئے وہ کرو۔ میرے باپ کی موجودگی میں تم خوش نہیں رہ سکتی نا تو نا سہی۔ چلی جاؤ ہمیشہ کے لیے اب نہیں روکوں گا تمہیں میں ہی پاگل ہوں۔ جو تمہیں زبردستی کے رشتے نبھانے پر مجبور کر رہا ہوں۔

سچ تو یہ ہے کہ جس کے دل میں اپنے شوہر کے لیے ہی کوئی جذبات نہ ہوں۔ وہ اس کے گھر والوں کو کیا ہی اہمیت دے گی۔

میرا دماغ سچ میں خراب تھا۔ جو مجھے لگ رہا تھا کہ میں تمہارے دل میں اپنے لیے ایک مقام بنا چکا ہوں تمہارے دل میں اپنے لیے جگہ بنا چکا ہوں۔

مجھے لگتا تھا آج نہیں تو کل تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی لیکن نہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا مائرہ کبھی بھی نہیں۔

exponovels

نہ تو تم میرے ساتھ اس رشتے کو نبھا سکتی ہو اور نہ ہی میں تمہارے ساتھ اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر رہ سکتا ہوں۔

بات صاف ہے اگر تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے تو میرے گھر والوں کو قبول کرنا ہو گا میرے باپ کو اتنا ہی احترام دینا ہو گا جتنا تمہارے دل میں تمہارے اپنے باپ کے لیے ہے۔

اور اگر تم میری یہ بات نہیں مان سکتی تو میں تمہیں کبھی اپنے ساتھ جڑے اس رشتے کو نبھانے کے لیے فورس نہیں کروں گا تم باخوشی مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہو اس نے سکون سے اپنی بات مکمل کی تھی جبکہ مائرہ کے غصے کی انتہا ہو چکی تھی۔

یعنی کہ اس کے باپ کو ختم کرنے کے بعد یہ شخص اس سے اس کا شوہر بھی چھین لینا چاہتا تھا.

اس کے بچے کا باپ بھی چھین لینا چاہتا تھا بس بہت برداشت کر لیا اب اور نہیں۔

جبکہ وارق باتیں سنانے کے بعد واش روم میں بند ہو گیا تھا وہ کتنی ہی دیر اس کی باتوں کو سوچتی رہی پھر اخر اپنا غصہ ضبط کرتی کمرے سے نکل گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مل گیا سکون شرم تو آئی نہیں ہو گی۔ وہ غصے سے باہر آئی تھی جہاں تاشفین احمد اور چھوٹو ابراہیم کو اپنی لائٹنگ دکھانے چھت پر لے کر جا رہے تھے.

وہ ابراہیم سے انتہائی بد تمیزی سے مخاطب ہوئی۔

جبکہ وہ حیران سے اسے دیکھ رہے تھے۔

exponovels

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔؟ تم ٹھیک تو ہو نا۔ وہ پریشانی سے بولے۔

بالکل ٹھیک ہے یہ بس دماغ خراب ہے اس کا بابا پیچھے سے آتے وارق نے اس کا بازو تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا

۔

ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔ دماغ میرا خراب ہے اور نیت ان کی۔ بس کر دیں ابراہیم صاحب اور کتنا لالچ کریں گے آپ کا پیٹ بھرتا کیوں نہیں ہے۔

کتنے لوگوں کو کھا گیا آپ کا لالچ آپ کے بھائیوں کو کھا گیا آپ کی بھابھی کو یہاں تک کہ آپ کی اپنی بہن کو کھا گیا میرا باپ تو مرا ہی مرا وہ تو غیر تھا

ارے آپ نے تو اپنے ہی بھائیوں کی جان لے لی ہے اب تو بس کر دیں خدا کے لیے کتنی اور معصوم جانو کی بد دعائیں لیں گے۔

کیا چاہتے ہیں آپ بتائیے مجھے کیا خواہش ہے آپ کی کہ میں بھی آپ کے سامنے سسک سسک کر مر جاؤں۔

میرے شوہر کو میرے خلاف بھڑکاتے ہوئے شرم نہیں آئی آپ کو آپ میرا اور اس کا رشتہ خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ چلا رہی تھی بد تمیزی کی انتہا ہو چکی تھی۔

بکواس بند کرو یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔۔۔ وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے پیچھے کر رہا تھا۔

میں کیا بول رہی ہوں۔۔۔ تو سنیں وارق صاحب یہ آدمی قاتل ہے اس نے اپنے بھائیوں کو تو مارا ہی لیکن اس نے میرے باپ کا بھی قتل کیا ہے۔

exponovels

یہ جو عالی شان بنگلہ اس نے اس زمین پر بنایا ہے نا اس کی اینٹ اینٹ میں میرے باپ کا خون شامل ہے۔

اس گھر کی ہر دیوار سے مجھے میرے باپ کے خون کی بو آتی ہے۔اس کی یہ دیواریں چیخ چیخ کر کہتی ہیں مائرہ یہ شخص تمہارے باپ کا قاتل ہے۔

سنا آپ نے قاتل ہیں آپ یہ جو آپ کا اعلی ترین لائف سٹائل ہے نا یہ میرے باپ کے خون سے بنایا ہے آپ نے۔ قاتل ہو تم ابراہیم مصطفی قاتل ہو تم۔میرے بچپن کے میری خوشیوں کے میرے باپ کے قاتل ہو تم۔سنا تم نے ڈوب کر مر جانا چاہیے تمہیں۔

وہ بے حد غصے سے بول رہی تھی۔جب وارق نے ایک بار پھر سے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ اسے خود سے دور کرتی پیچھے ہٹی تھی۔

اسے پتہ بھی نہ چلا کہ کب اخری سیڑھی پر اس کا پیر آ گیا اگلے ہی لمحے وہ سیڑھیوں سے پھسلتی نیچے کی طرف گری تھی گھر کی در و دیوار میں اس کی چیخ بلند ہوئیں۔

جبکہ وارق پاگلوں کی طرح پانچ پانچ سیڑھیاں پھلانگتا نیچے پہنچا تھا لیکن تب تک مائرہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈاکٹر اسے ایمرجنسی روم میں لے گئے تھے۔کیس بہت کریٹیکل تھا کیونکہ وہ صرف گری ہی نہیں تھی بلکہ وہ پریگننٹ بھی تھی۔

exponovels

اُور اس کا خون بھی بہت زیادہ مقدار میں ضائع ہو چکا تھا۔ اگر وہ خون کو روکنے میں کامیاب نہ ہوتے تو مائرہ کی جان بھی جا سکتی تھی۔

اور دوسری طرف مائرہ کی پریگنسی ویسے بھی کریٹیکل تھی وہ ایک کمزور بچے کو پیدا کرنے والی تھی۔

بے شک سب اس کا کتنا ہی خیال کیوں نہ رکھیں لیکن حقیقت یہی تھی کہ مائرہ اپنی صحت پر توجہ نہیں دیتی تھی۔

جس کی وجہ سے اس کی حالت بہت تیزی سے خراب ہوئی تھی۔

ابراہیم صاحب وہی ڈیسک پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تاشفین اور وارق جلدی سے جلدی اسے ہسپتال پہنچا چکے تھے۔

اماں بار بار فون کر کے مائرہ کی حالت جاننے کی کوشش کر رہی تھیں۔ لیکن ابھی تک تو وہ خود مائرہ کی حالت نہیں جانتے تھے انہیں کیا بتاتے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

پیشنٹ کا خون بہت زیادہ ضائع ہو چکا ہے انہیں جلدی سے جلدی بلڈ لگانا ہو گا آپ لوگ جلدی سے جلدی او نیگیٹو بلڈ کا انتظام کریں یہ بہت ریر بلڈ ہے جو اس وقت ہسپتال میں موجود نہیں ہے۔

اور اگر یہ بلڈ ہوتا بھی تو بھی ہم نہیں لگاتے کیونکہ ہمیں فریش بلڈ کی ضرورت ہے بچے کی جان خطرے میں ہے ۔آپ لوگ جتنا جلدی ہو سکے انتظام کریں

لیکن ڈاکٹر ہم کہاں سے کر سکتے ہیں۔۔۔! کیا کسی ہسپتال سے پتہ کرنا ہے۔۔۔"

exponovels

آپ یہ ساری انفارمیشن باہر بیٹھے وارڈ بوائے سے لے لیجیے۔ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں آپ کی کوئی مدد کر سکیں دیکھیے بالکل ٹائم نہیں ہے آپ کے پاس جتنا جلدی ہو سکے اتنا کرنے کی کوشش کریں ڈاکٹر بس اتنی سی بات کر کے واپس اندر جا چکی تھی۔

وارق تم یہی رکو میں بلڈ کا انتظام کر کے اتا ہوں۔ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا میں کہیں سے بھی بلڈ ڈھونڈ لاؤں گا ۔کوئی نہ کوئی ڈونر مل ہی جائے گا۔وہ اسے یقین دلاتے ہوئے جانے لگا تھا۔

رک جاؤ تم لوگ میرا خون او نیگٹو ہے کیا میرا خون نہیں لگ سکتا اس کو۔تم جاؤ ڈاکٹر سے بات کرو۔کہ میری بیٹی کو میرا خون لگا دیں۔

وہ اسے روکتے ہوئے بولے جبکہ تاشفین ہاں میں سر ہلاتا جلدی سے باہر اتے ڈاکٹر سے مخاطب ہوا۔

سر ہمارے فادر کا خون او نیگٹو ہے کیا ان کا خون لگ سکتا ہے۔۔۔۔؟

ہمیں چیک کرنا ہو گا سر آپ پلیز اندر ایئے وہ ایک نظر ابراہیم صاحب کو دیکھتی اندر کی طرف بلا چکی تھی۔

جبکہ وہ جلدی سے اندر آئے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آدھی رات کا وقت تھا جب عرفان کے ساتھ ڈینی گھر کے اندر داخل ہوا۔بدر خان کو بھی وہ اپنے ساتھ لے کر ائے تھے کیونکہ بدر خان نے بہت غلطیاں کی تھیں اور وقت اگیا تھا اپنی غلطیوں کو سدھارنے کا

تناوش تو اسے دیکھتے ہی اس کے پاس آگئی تھی سب لوگ باہر بیٹھے ہوئے تھے پریشانی ہی ایسی تھی۔

exponovels

صبح صدف کی بارات آنے والی تھی اور اس سے پہلے اتنا بڑا حادثہ ہو گیا تھا۔ وہ تو خدا کا شکر تھا کہ مہندی کی رسم دن کے وقت رکھی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ رسم ختم ہونے کے بعد ہوا تھا۔

مہمانوں کی نظر میں ان لوگوں کی تلخ کلامی تو نہیں ائی تھی لیکن مائرہ کا گر جانا بھی کوئی عام بات نہ تھی۔

انکل مائرہ سیڑھیوں سے گر گئی ہے وہ پریگننٹ تھی۔ وہ ہسپتال میں ہے اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہے وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جبکہ بدر خان اسے سن رہا تھا۔

اللہ خیر کرے گا میری بچی مجھے مائرہ کے پاس جانا ہے وہ بے چین ہو اٹھا تھا اخری خون کا رشتہ تھا اس کے پاس ابھی تو وہ اپنے کیے کی معافی تک نہ مانگ پایا تھا۔

مجھے جلدی سے اس کا ایڈریس بتاؤ میں یہاں بھابی سے اپنے کیے کی معافی مانگنے ایا تھا لیکن فی الحال میں ہسپتال جانا چاہتا ہوں بھابھی میں واپس اؤں گا۔

لیکن اس وقت مجھے جانے دیجیے وہ ان کے سامنے ہاتھ باندھتے ہوئے تناوش سے پوچھنے لگا تھا جبکہ ڈینی بھی اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا تھا۔

کیونکہ مائرہ کی حالت نظر انداز کر دینے کے قابل ہر گز نہ تھی۔ وہ بھی مائرہ کے لیے پریشان تھا کہنے کو مائرہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق تو نہ تھا۔ لیکن پھر بھی اسے مائرہ کی فکر تھی کیونکہ وہ وارق کی بیوی تھی اور وارق کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔

exponovels

وہ عرفان صاحب کو وہیں چھوڑ کر بدر خان کے ساتھ ہسپتال کی طرف چلا آیا تھا۔ جبکہ عرفان کے گھر آنے پر تائی امی نے کچھ نہیں کہا تھا بلکہ مسکرا کر اسے گھر میں خوش آمدید کیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بچہ اور ماں دونوں محفوظ ہیں۔ ڈاکٹر نے باہر آ کر خوشخبری سنائی تھی۔

اب آپ نے ان کا خیال رکھنا ہے انہیں کسی طرح کی کوئی ٹینشن نہیں ہونی چاہیے ان کا بے بی پہلے ہی بہت ویک ہے آپ کو ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہو گا ہمیشہ ان کے آس پاس رہیں انہیں کسی طرح کی کوئی ٹینشن نہ دیں۔

فلحال وہ نیند کے زیر اثر ہیں ابھی انہیں ڈسٹرب نہ کریں جب انہیں ہوش آئے گا تب آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیے گا کہ انہیں کسی چیز کی کوئی ٹینشن نہیں ہونی چاہیے پہلے بھی یہ کسی چیز کی ٹینشن لیتی رہی ہیں جن کی وجہ سے ان کی حالت کافی زیادہ کریٹیکل ہو گئی تھی یہ کیس ہینڈل کرتے ہوئے ہمیں بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ابھی تو ان کی پریگنسی کو صرف ساڑھے تین مہینے ہوئے ہیں آگے نو مہینے پورے ہونے تک ان کی حالت بگڑ سکتی ہے آپ نے کوشش کرنا ہے کہ آپ ہر وہ چیز کریں جو ان کے لیے اچھی ہو جس سے انہیں خوشی ملتی ہو۔

باقی آپ ان کی ڈائٹ کا بھی خیال رکھیں ان کی ڈائٹ فی الحال بہت اچھی ہے اگے بھی آپ نے نو مہینے تک ان کی ڈائٹ کو بہ مینیو کرنا ہے۔ تاکہ وہ ایک صحت مند بچہ پیدا کر سکیں ڈاکٹر وارق کے پاس کھڑی اسے سمجھا رہی تھی جبکہ وہ صرف اسے سنتا ہاں میں سر ہلا رہا تھا۔

کیا ہم ابھی ان سے مل نہیں سکتے تاشفین نے ڈاکٹر سے سوال کیا تھا۔

exponovels

جی نہیں آپ ان سے ابھی نہیں مل سکتے کیونکہ فی الحال وہ سو رہی ہیں۔

ڈاکٹر ہمارے گھر میں شادی چل رہی ہے ہمیں اسے آج ہی گھر واپس لے کر جانا ہو گا تو کیا کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے تاشفین نے پوچھا تھا۔

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا آپ ایسا کیجئے گا ایک نرس کو ہم اپ کے ساتھ بھیج دیں گے جو ان کا خیال رکھیں گی وہاں پر ۔باقی فی الحال زیادہ چلنا پھرنا نہیں ہے کوشش کریں کہ زیادہ سیڑھیاں طے نہ کرنی پڑیں

۔فلحال انہیں آرام کی ضرورت ہے آپ فکر نہ کریں آپ کا بچہ اب بالکل ٹھیک ہے اس نے وارق کو ایک نظر دیکھ کر کہا تھا جو کافی پریشان لگ رہا تھا وارق اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بابا کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بدر خان آیا تو تاشفین نے اسے سہارا دے کر ابراہیم کے پاس بٹھایا۔احساس ندامت میں گھرا وہ کافی دیر کوئی بات ہی نا کر سکا جب ابراہیم نے خود ہی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

انشاءاللہ مائرہ ٹھیک ہو جائے گی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اللہ پاک بہتر کرنے والا ہے وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولے۔

ابراہیم میں نے بہت گناہ کیے ہیں اللہ نہ کرے کہ میرے گناہوں کی سزا اس معصوم بچی کو ملے۔

exponovels

جس کا کوئی قصور ہی نہیں ہے میں ساری زندگی اسے تمہارے خلاف کرتا گیا میں نے اس کے دماغ میں تمہارے لیے اتنا زہر بھر دیا کہ سوائے نفرت کے اور کچھ بھی نہ بچا اور آج زندگی کے اس مقام پر کھڑا ہوں کہ اپنی غلطیوں کو سدھارتک نہیں پا رہا۔

اللہ نہ کرے پھر میرے گناہوں کی سزا اسکو ملے میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا وہ ہاتھوں میں سر دیے سسک اٹھا۔

خدا پر بھروسہ رکھو کچھ نہیں ہو گا وہ حوصلہ دے رہے تھے جبکہ خود بھی بہت پریشان تھے۔

مجھے معاف کر دو ابراہیم میں نے بہت گناہ کیے ہیں میں معافی کے قابل تو نہیں ہوں لیکن تم سے ہاتھ جوڑ کر منت کرتا ہوں۔

کہ مجھے معاف کر دو میری آخرت کے راستے آسان کر دو میں نہیں جانتا کہ خدا کی نظروں میں میں کتنا گر چکا ہوں۔ لیکن اس کے بندوں سے میں معافی مانگنا چاہتا ہوں اگر تم مجھے معاف کر دو گے تو وہ خدا بھی معاف کر دے گا بے شک بخشنے والا ہے۔

میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں بہت گناہ کیے ہیں میں نے میرے گناہوں کی کوئی معافی تو نہیں لیکن میں پھر بھی تم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہتا ہوں میں تمہارے بھائیوں کو تمہیں واپس تو لا کر نہیں دے سکتا۔

exponovels

لیکن تم سے درخواست کر سکتا ہوں کہ اپنا دل بڑا کر لو۔ وہ سسک کر روتے ہوئے اس کے پیر پکڑنے لگا تھا جب ابراہیم صاحب نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا اس کا سسکتا وجود وہ خود بھی زیادہ دیر تک دیکھ نہیں پائے تھے۔

وہ ان کے سب سے بہترین دوست کا بھائی تھا جو ان کے لیے بے حد عزیز تھا لیکن وقت اور حالات نے اسے ایسے گناہ کروائے تھے جن کی کوئی معافی نہیں تھی اور بے شک وہ اپنے جرموں کی سزا کاٹ چکا تھا۔

وہ اس کو اس کے کسی گناہ کی سزا دے نہیں سکتے تھے یہ سب اللہ کا کام تھا وہ بہتر جانتا تھا کہ کس کو کیا سزا ملنی ہے یہ تو اللہ کا کرم تھا کہ اسے ہدایت مل گئی تھی کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے یہاں تک آ گیا تھا۔

تاشفین انہیں بتا چکا تھا کہ اسے بلڈ کینسر ہے اور جلد ہی وہ اپنی اخری سانسیں لے کر یہ دنیا چھوڑ جائے گا۔ وہ یہ بات جاننے کے بعد ہی اسے دل سے معاف کر چکے تھے وہ کیوں اسے معاف نہ کرتے اگر اللہ نے اسے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا کر دی تھی تو پھر وہ کون ہوتے تھے اسے سزا دینے والے۔

میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے بدر خان اللہ پاک تمہاری دنیا اور آخرت آسان کرے وہ اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے دل سے بولے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ کو ہوش آ گیا تھا۔ لیکن وارق اس سے ملنے نا گیا۔ بلکہ وہ اس کے ڈسچارج پیپرز تیار کروا رہا تھا۔ گھر میں شادی تھی ۔شام تک بارات آنے والی تھی۔

exponovels

تو ایسے میں ان سب کا گھر پر ہونا بے حد ضروری تھا اسی لیے وارق نے اس کے نیند سے جاگتے ہی سب سے پہلے اس کے ڈسچارج پیپرز تیار کروائے تھے اور ایک نرس بھی ہائر کروالی تھی جو ان کے ساتھ ان کے گھر پر جانے والی تھی۔

ہاں وارق بیٹا ہو گیا سب کچھ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے تو اس نے پیپرز ان کو تھما دیے تھے۔

جی بابا سب کچھ ہو گیا ہے پیپرز میں نے تیار کروا لیے ہیں نرس کو بھی ہائر کر لیا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی گھر چلے گی باقی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اب ہم مائرہ کو گھر لے کر جا سکتے ہیں

بدر خان کدھر گئے ڈینی۔۔۔۔۔۔؟

اس نے ڈینی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔جو وہاں باہر اکیلے بیٹھا ہوا تھا۔

وہ بھائی وہ اندر گئے ہوئے ہیں مائرہ بھابھی سے ملنے کے لیے وہ بہت زیادہ پریشان ہو رہے تھے تو تاشفین بھائی نے کہا کہ وہ انہیں اندر سے مائرہ بھابھی سے ملوا کر لاتے ہیں۔

کیونکہ مائرہ بھابھی کو ہوش آ گیا ہے تو پھر میں نے بھی منع نہیں کیا ویسے آپ فکر نہ کریں بدر خان کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے اب وہ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے جن سے کسی کو بھی تکلیف ہو وہ یقین دلا رہا تھا۔

کیونکہ وہ خود بدر خان کی اچھائی کا قائل ہو گیا تھا اس نے بدر خان کو اپنی 50 پرسنٹ پراپرٹی کے پیپر دیے تو اس نے ہنس کر کہہ دیا۔

exponovels

کہ میں نے یہ سب کچھ اس پراپرٹی کے لیے نہیں بلکہ زینب کے لیے کیا ہے میں اپنی ذات سے اسے کوئی خوشی نہیں دے سکا۔ صرف محبت کا دعوی کرتا رہا ہوں اج اس دعوے میں شاید کامیاب ہو گیا ہوں اس کی قاتلا کو اس کے انجام تک پہنچا کر۔ کتنا درد تھا اس کے لہجے میں ڈینی کو افسوس ہوا تھا

میں جانتا ہوں ڈینی وہ بدل گئے ہیں اللہ پاک نے انہیں ہدایت دی ہے باقی ان کے اگلے راستے اور منزلیں اسان کرنے والی وہ پاک ذات ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے اپنے بندے کو کس طرح اپنی طرف بلانا ہے۔

بیٹا تم بھی ایک بار مل لیتے نا مائرہ سے وہ باہر جانے لگا تو بابا نے اسے روک کر کہا تھا۔

جی بابا میں ضرور جاؤں گا ملنے کے لیے بدر خان ہو کر آئے پھر میں بات کر لیتا ہوں اس سے اس نے مسکرا کر کہا تھا

جس طرح مائرہ نے باتیں کی تھیں نہ جانے کیوں ابراہیم کو لگ رہا تھا کہ ان سب باتوں کی وجہ سے وارق کا غصہ اب بھی ٹھنڈا نہیں ہوا کہیں وہ مائرہ کو کچھ غلط نہ کہہ دے جس سے وہ ٹینشن کا شکار ہو۔

لیکن پھر بھی وہ چاہتے تھے کہ وہ مائرہ سے ملے کیونکہ اس وقت مائرہ کا سب زیادہ اپنا تو وہی تھا۔ کیونکہ مائرہ اور وارق کی خوشی اس بچے سے جڑی تھی۔ جو اس وقت مائرہ کی کوکھ میں سانسیں لے رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین بدر خان کے ساتھ اندر آیا تھا۔ مائرہ آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹی تھی۔

مائرہ میرا بچہ کیسی ہو تم۔۔۔۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا اس سے پوچھنے لگا۔

exponovels

چاچو۔۔۔۔۔مجھے لے چلیں اپنے ساتھ مجھے نہیں رہنا اس گھر میں وہ بدر خان کو دیکھ آنسو بہانے لگی۔

مائرہ میں کہاں لے کر جاوں میری بچی میری اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

میں تو خود تھک چکا ہوں میری بچی زندگی سے اب تو زندگی بھی جواب دے گئی ہے مجھے بلڈ کینسر ہے بہت جلد میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا لیکن جانے سے پہلے تمہیں کچھ بتانے آیا ہوں۔

مائرہ میں جانتا ہوں تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گی لیکن میں اپنی آخری سانسیں اس بوجھ کے ساتھ نہیں لے سکتا کہ میں نے تمہیں سب حقیقت نہیں بتائی اج تک میں نے تم سے جو بھی ابراہیم کے خلاف باتیں کی ہیں۔

وہ۔۔۔۔۔وہ سب جھوٹ ہیں تمہارے بابا کا قتل ابراہیم نے نہیں کیا تھا بلکہ اس کا بدنصیب قاتل میں ہوں ہاں میں نے مارا ہے تمہارے باپ کو۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے انکشاف کر رہے تھے جبکہ مائرہ انہیں سن رہی تھی بلکہ سن کیا رہی تھی وہ تو سکتے میں آ گئی تھی ان کی یہ بات سن کر وہ کیا کہہ رہے تھے وہ ابراہیم کی کیے گئے گناہ اپنے سر پر کیوں لے رہے تھے۔

وہ کیوں خود کو اتنے بڑے گناہوں میں دھکیل رہے تھے۔۔۔۔۔۔؟اخر کیوں وہ اپنی ذات پر اتنا بڑا الزام لگا رہے تھے۔

یہ اپ کیا کہہ رہے ہیں چاچو۔۔۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

میری بات سن لو مائرہ اس کے بعد ہی تم کچھ کہنا میں نے اج تک تم سے جو بھی کہا سب جھوٹ تھا جب میں پہلی دفعہ تم سے ملنے کے لیے تمہارے ہاسٹل ایا تھا۔

میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں جیل سے آیا ہوں ہاں اس دن میں جیل سے اپنی سزا مکمل کر کے آیا تھا جو سازش میں نے کی تھی جو قتل میں نے کروائے تھے ان کی سزا کے طور پر مجھے 14 سال کی جیل ہو گئی تھی۔

14 سال جیل میں کاٹنے کے باوجود بھی میں سیدھے راستے پر نہیں ایا تھا بلکہ میں اور بھٹک گیا تھا میں دولت کمانا چاہتا تھا دولت کا بھوت میرے سر پر سوار ہو چکا تھا میں کسی بھی طرح ابراہیم کی ساری جائیداد ہتھیا لینا چاہتا تھا۔

اسی لیے میں نے پلاننگ کی۔ جس میں میں نے تمہیں اور تاشفین کو اس انداز میں شامل کیا کہ میں نے تم دونوں کو ابراہیم کے اتنا خلاف کر دیا کہ تم دونوں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

میں نے اپنے کیے گئے گناہ ابراہیم کے سر کر دیے تاشفین اسے قاتل سمجھ رہا تھا تم اسے قاتل سمجھتی تھی تم دونوں کبھی اس راستے پر نہیں جانا چاہتے تھے جہاں سے ابراہیم مصطفی گزرے۔

اور یہی میرے لیے میری کامیابی تھی میں اب بھی باز نہ آیا بلکہ میں نے تمہاری اور وارق کی شادی کی پلاننگ شروع کر دی تاکہ تمہیں موسی کی جائیداد کا 20 پرسنٹ مل سکے۔

جبکہ میں تاشفین کو بھی مجبور کرنے لگا جائیداد کے لیے کہ وہ اپنا حصہ مانگے اور اس حصے میں جو کچھ ابراہیم نے میرا ہتھیایا ہے وہ میں واپس لے سکوں حالانکہ میرا کچھ بھی نہیں تھا سب کچھ ابراہیم کا ہی تھا۔

exponovels

میں جانتا ہوں تاشفین تمہیں حقیقت بتا چکا ہو گا لیکن پھر بھی میں تمہیں خود یہ ساری باتیں بتانا چاہتا تھا تاکہ اپنے دل کا بوجھ کم کر سکوں یہ دولت یہ جائیداد میرے کسی کام نہیں آئی مائرہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میرے پاس زندگی کے بس کچھ ہی دن باقی ہیں۔

اور اپنی زندگی کی اخری سانسیں لینے سے پہلے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہتا ہوں وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے جبکہ مائرہ چہرہ پھیرے سسک رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آیا تو مائرہ بری طرح سے رو رہی تھی۔

ڈسچارج پیپرز تیار کروا دیے ہیں میں نے اگر چاہو تو اپنے چاچا کے ساتھ گھر چلی جاؤ۔اور اگر چاہو تو میں تمہاری نیویارک کی ٹکٹ بک کروا دیتا ہوں وہاں چلی جاؤ۔ایک لیڈی ڈاکٹر کا انتظام کروا دوں گا جو ہر وقت تمہارے ساتھ رہے گی اس کے علاوہ ایک ملازمہ ہو گی جو ان دنوں میں تمہارا خیال رکھے گی تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے جس طرح کا ماحول تمہیں چاہیے ویسا ہی ملے گا

کیونکہ میرے گھر میں تو تمہیں تمہارے بابا کے خون کی بو آتی ہے میرے گھر کی در و دیوار تو تمہارے بابا کے خون سے بنی ہے نا تو فکر کرنے کی ضرورت نہیں اب میں تمہیں اپنے گھر میں رہنے کے لیے کہوں گا بھی نہیں۔

اب سے ابھی سے جیسا تم چاہو گی سب کچھ بالکل ویسا ہی ہو گا بس تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے ٹینشن لینے سے بچے کی اور تمہاری دونوں کی جان خطرے میں آسکتی ہے۔

exponovels

اور میں یہی چاہوں گا کہ تم اور میرا بچہ بالکل ٹھیک رہو تمہیں الگ گھر میں رہنا ہے نا تو بھی کوئی مسئلہ نہیں تم جہاں کہو گی۔ میں تمہیں وہاں بھیج دوں گا۔

وہ بولے جا رہا تھا جب کہ مائرہ سر جھکائے رونے میں مصروف تھی جبکہ وارق کو اس کے رونے پر مزید غصہ آ رہا تھا۔

اب کیا تکلیف ہے تمہیں اب تو تمہاری بات مان رہا ہوں نا جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی کر رہا ہوں نہیں آؤں گا میں تمہارے راستے میں جیسا تم چاہتی ہو ہم ویسا ہی کریں گے۔ تو اب اس طرح انسو بہانے کا کیا مطلب ہے۔

نہیں فورس کر رہا تمہیں میں اس گھر میں رہنے کے لیے اپنی مرضی سے جیو جیسے جینا چاہتی ہو تم۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ مائرہ ہاتھوں میں منہ دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مائرہ بیٹا چلو گھر چلتے ہیں۔۔ ابراہیم نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

لیکن مائرہ کو یوں روتے دیکھ کر وہ پریشان ہو گئے تھے وارق اس کے قریب کھڑا تھا جبکہ مائرہ بری طرح رونے میں مصروف تھی

نہیں بابا یہ میرے گھر واپس نہیں جا سکتی وہ بابا کو روک رہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا وہاں نہیں جائے گی تو کہاں جائے گی بابا کو غصہ آیا تھا اس کی فضول بات پر۔

جہاں یہ جانا چاہتی ہے وہاں جائے گی۔

اور آپ کو ان سب چیزوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

exponovels

کیا مطلب ہے تمہارا وارق کیا بکواس کر رہے ہو تم دماغ خراب تو نہیں ہو گیا مائرہ اپنے گھر جائے گی۔اٹھو بیٹا ہم چلتے ہیں وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے۔

بابا آپ اس لڑکی کو اس گھر میں واپس لے کر جانا چاہتے ہیں جس نے بے بنیاد آپ پر الزام لگائے۔۔۔؟اسے بابا پر بھی غصہ آ رہا تھا اخر اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ اتنے پیار سے بات کیوں کر رہے تھے اس کے ساتھ ۔۔۔۔؟

بیٹا غلط فہمیاں دور کی جاتی ہیں۔اس طرح سے باتوں کو بڑھایا نہیں جاتا وہ سمجھانا چاہ رہے تھے۔

جو بھی ہو لیکن یہ اس گھر میں واپس نہیں جائے گی وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے ضدی انداز میں بولا۔

تم ہوتے کون ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ مائرہ اس گھر میں جائے گی یا نہیں۔مائرہ اس گھر کی بہو ہے بیٹی ہے میری میں اس گھر سے تمہیں تو نکال سکتا ہوں لیکن اسے نہیں۔۔۔۔

وہ غلط فہمی کا شکار ہے میں اسے سمجھاؤں گا کہ وہ غلط سوچ رہی ہے نہ کہ اس بات کو بنیاد بنا کر میں اسے خود سے دور کر دوں گا۔

لیکن بابا وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسے اپنی ضد پر قائم رہنے دیں یہ جہاں جانا چاہتی ہے اسے جانے دیں۔وہ انہیں سمجھا رہا تھا۔

اس کی ضد کا تو پتہ نہیں بیٹا لیکن اگر تم اپنی ضد پر قائم رہنا چاہتے ہو تو شوق سے رہ سکتے ہو بابا اس کی طرف دیکھتے کافی غصے سے بولے تھے۔

exponovels

مطلب کہ آپ کو مجھ سے زیادہ یہ اہم ہو گئی ہے ٹھیک ہے اب اس گھر میں یا یہ رہے گی یا میں رہوں گا اس نے عجیب ضد پال لی تھی بابا کو مزید اس پر غصہ آیا اور انہوں نے بنا سوچے سمجھے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔

سن لیا میرا جواب یا ابھی کچھ اور سننا باقی ہے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے غرائے تھے جبکہ وارق ایک نظر مائرہ کو دیکھتا غصے سے کمرے سے ہی نکل گیا تھا۔

گھر چلیں بیٹا وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تو اس نے فوراً ہی ان کے ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھتے ہوئے باہر کی طرف قدم اٹھائے تھے جبکہ وہ یوں ہی اسے اپنے حصار میں لیے باہر آ گئے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گھر واپس آ چکی تھی۔

اسے لگا تھا کہ بابا سے ضد لگا کر وہ واپس گھر نہیں آئے گا لیکن وہ اسی شام گھر واپس آ گیا تھا اور آج کل گیسٹ روم میں سو رہا تھا پچھلے ایک ہفتے سے وہ مائرہ کے سامنے بھی نہیں آ رہا تھا۔

اس کے ساتھ اس کی ناراضگی سب گھر والوں کی نظر میں تھی یہاں تک کہ وہ اپنے کمرے میں بھی نہیں سو رہا یہ بات بھی سب لوگ جانتے تھے اور بابا کے ساتھ بھی وہ تھوڑا خفا خفا تھا۔

بابا نے مائرہ کو معافی مانگنے کا موقع نہیں دیا تھا بلکہ کہہ دیا تھا کہ غلطی بچوں سے ہوتی ہے اور بڑوں کا فرض ہے اسے معاف کر دینا اور انہوں نے اس کی کسی بھی بات کو دل پر نہیں لیا۔

وہ غلط فہمی کا شکار تھی اور غلط فہمی کا شکار انسان کب کیا بول جاتا ہے وہ خود بھی نہیں جانتا۔

exponovels

ایسے معاملوں کو سمجھداری سے حل کرنا چاہیے نہ کہ انہیں کھینچنا چاہیے ابراہیم صاحب نے دل سے اسے معاف کر دیا تھا۔

اور اس نے بھی اپنا دل بڑا کر کے بدر خان کو معافی دے دی تھی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ کبھی دوبارہ اس کے سامنے نہیں آئیں گے۔

سب کچھ نارمل جا رہا تھا اماں اس کا بہت خیال رکھ رہی تھیں۔ تناوش بھی بہت سارا وقت اس کے ساتھ گزارتی تھیں اگر کوئی نہیں آتا تھا تو صرف وہ۔

وہ تو ایسا ناراض ہوا تھا کہ اس نے پلٹ کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کب سے بیٹھی وارق اور اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

وارق تو اس سے ناراض تھا اور اس کی ناراضگی جائز تھی۔

وہ کیسے اس کی ناراضگی دور کرے کیسے اسے بتائے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔

وہ اس غلط فہمی کا شکار تھا کہ وہ اس کے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

جب کہ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اسے دیوانوں کی طرح چاہنے لگی تھی۔

اس سے محبت کرنے کا حق تو اس کی ماں نے اسے دیا تھا وہ ہمیشہ کہتی تھی وہ تمہارا منگیتر ہے اسی کے ساتھ ہم تمہاری شادی کریں گے وہ ناچاہتے ہوئے بھی دن رات اس کے بارے میں سوچتی تھی۔

exponovels

اس سوچ نے نہ سہی لیکن اس نکاح نے اس کے دل میں اس شخص کے لیے محبت پیدا کر دی تھی۔

اور اس کے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کر کے وہ ایسا روٹھا تھا کہ ماننے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

تناوش نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ گھٹنوں میں سر دے سسک رہی تھی وہ پریشانی سے اس کے پاس آ کر بیٹھی تھی۔

کیا ہوا مائرہ آپ ٹھیک تو ہو نا۔۔۔۔۔۔؟

کہیں آپ کو درد تو نہیں ہو رہا میں ابھی وارق بھائی کو بلا کے لاتی ہوں تاکہ وہ کسی ڈاکٹر کو بلائیں وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی

وارق گھر پر ہیں وہ اسے دیکھتے پوچھنے لگی تھی۔

ہاں وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آئے ہیں اس نے نظریں جھکا کر اسے بتایا تھا۔

کیسی بیوی تھی اپنے ہی شوہر کے بارے میں نہیں جانتی تھی ایک تو اماں نے اسے اس کمرے سے باہر نکلنے سے منع کر دیا تھا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک کمرے سے باہر نہیں آ سکتی۔

جبکہ احمد اور چھوٹو تو ہر وقت اسی کے کمرے میں پائے جاتے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے اماں نے ان دونوں کو بھیجا تھا تاکہ وہ آرام کر سکے۔ لیکن وہ آرام کرنے کے بجائے اندر بیٹھی رو رہی تھی۔

کیسے ہیں وہ۔۔۔۔۔؟ اس نے پوچھا تھا۔

کیسا ہو سکتا ہے وہ انسان جو اپنی بیوی کو ایک ہفتے سے نہ دیکھ پایا ہو تناوش نے اس کے سوال کا الٹا سا جواب دیا۔

exponovels

میں نے منع تو نہیں کیا ان کا کمرہ ہے وہ جب چاہے یہاں آ سکتے ہیں اسے تناوش کا جواب پسند نہیں آیا تھا۔

ہاں آپ نے منع نہیں کیا لیکن آپ نے منانے کی کوشش بھی تو نہیں کی شوہر بیوی سے کیوں روٹھتا ہے تاکہ اسے منایا جائے اس لیے نہیں کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

تاشفین مجھ سے روٹھیں تو میں آسمان زمین ایک کر دوں انہیں منانے کے لیے اس نے بڑا اترا کر کہا تھا۔

بس کر دو تناوش بی بی کتنی زمین میں ہو سب پتہ ہے۔

اور میں کیسے مناؤں ان کو وہ میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتے جانتی ہو جس دن وہ کمرہ چھوڑ کر گئے تھے میں نے گیسٹ روم میں جا کر ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے دروازہ میرے منہ پر بند کر دیا۔

وہ کسی معصوم بچی کی طرح شکایت کر رہی تھی۔

تو بس آپ نے ہار مان لی۔۔؟

آپ نے ان کو اتنی ساری باتیں سنائی۔آپ ان کو ان کے گھر والوں سے دور کرنا چاہتی تھیں۔

آپ کی ایک غلطی ان کو اولاد کی نعمت سے محروم کر سکتی تھی۔

آپ کو پتہ ہے اگر وہ باہر بھی کسی ملک میں جاتے ہیں نا تو بھی دو یا تین دن سے زیادہ نہیں رہ پاتے کیونکہ وہ گھر والوں کے بغیر رہ ہی نہیں پاتے خاص کر بابا کے بنا تو کبھی بھی نہیں رہے وہ۔اور آپ انہیں ان گھر والوں سے دور کرنا چاہتی تھیں۔

اور آپ چاہتی ہیں کہ وہ آپ سے خفا بھی نہ ہوں یہ تو زیادتی ہے نا ان کے ساتھ۔۔

exponovels

وہ روٹھے ہیں آپ سے آپ کا فرض بنتا ہے انہیں منانا وہ ہزار باتیں سنائیں خفا ہوں لیکن آپ کا پیچھے ہٹنا بنتا نہیں ہے

۔

تم میری مدد کرو ناوہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے اچانک سے بولی تو تناوش پریشان ہو گئی۔

کیسے۔۔۔۔؟میرا مطلب ہے میں کیا کر سکتی ہوں آپ کے لیے۔۔؟

اگر میرے بس میں ہوا تو میں ضرور مدد کروں گی۔

تم انہیں کسی طرح اس کمرے میں بھیج دو مائرہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگی جب کہ وہ پریشان ہو گئی تھی وہ کیسے بھیجے گی کیا کہہ کر بھیجے گی وہ تو کمرے کا نام بھی سننا پسند نہیں کرتا۔

چلو میں کوشش کرتی ہوں اگر ہو سکا تو بھیج دوں گی وہ یقین دلاتی کمرے سے اٹھ کر باہر نکل گئی تھی۔جبکہ مائرہ دعا کر رہی تھی کہ اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل ائے اب مزید وارق سے دور وہ بھی نہیں رہ سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا میری جان من میری جلیبی میری پٹاخا تاشفین اس کی گردن پر جا بجا اپنے لب رکھتا اسے اپنی سخت گرفت میں لے چکا تھا۔

تاشفین کچھ اور سوجھتا ہے آپ کو گھر میں اتنی ٹینشن چل رہی ہے اور آپ کو رومانس کی پڑی ہے وہ اسے خود سے پیچھے دور کرتے ہوئے ناراضگی سے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔

ٹینشن۔!!

exponovels

گھر میں۔۔۔!!

کون سی ٹینشن ہے میری جان جو تم اتنی ٹینشن لے رہی ہو ذرا بتاؤ میں اس ٹینشن کی ٹانگیں توڑ کے آتا ہوں۔

وہ اس کے سامنے زمین پر بیٹھتا ہوا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتا اس کے لبوں کو شدت سے چوم چکا تھا۔

ہاں پہلے آپ یہ کر لیجیے میری بات بعد میں سنیے گا وہ اس کے رومینس سے تنگ آ کر بولی تھی لیکن تاشفین کو تو جیسے موقع مل گیا تھا۔

وہ اگلے ہی لمحے اٹھ کر کھڑا ہوتا ایک جھٹکے میں اپنی شرٹ اتارتا اسے بیڈ پر دھکا دے چکا تھا۔

مجھے نہیں پتہ تھا تمہیں بھی میرے پاس آنے کی اتنی جلدی ہے اس کی گردن سے دوپٹہ نکالتے ہوئے وہ اپنے شدت سے بھرپور انداز میں اس کی گردن کو چومنے لگا تھا۔

تاشفین میں یہ نہیں کہہ رہی میری بات سنیں پہلے مجھے ٹینشن ہو رہی ہے وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔

اور تمہیں پتہ ہے کہ اس طرح میں تمہاری بات کو سمجھ نہیں پاؤں گا۔

پہلے تم ذرا میری خدمت کرو تھوڑا سا پیار محبت دکھاؤ اس کے بعد ہم تمہارے مسئلے کا حل نکالیں گے۔

سمجھو نا یار وہ منت بھرے انداز میں بولا تو تناوش کو نہ چاہتے ہوئے بھی خاموش ہونا پڑا۔

ایک تو آپ کے اس رومینس کا ناچھ کرنا پڑے گا۔اپنی گردن پر اس کے لبوں کا بے باک لمس محسوس کرتی وہ اس انداز میں بولی تھی کہ تاشفین کو ہنسی آگئی۔

exponovels

تمہارے بس کی بات نہیں ہے کچھ کرنا جو کچھ کرنا ہے میں نے ہی کرنا ہے۔ تم تو شادی کے 80 سال بعد بھی کہو گی تا شفین مجھے شرم اتی ہے۔اس کا انداز سراسر اسے چھیڑنے والا تھا جبکہ وہ اسے گھور کر رہ گئی تھی لیکن وہ اس کی گھوریوں سے ڈرتا نہیں تھا۔

اچھا اپنے ڈمپلز دکھاؤ نا وہ اس کے گال پر ہلکا سا کاٹتے ہوئے بولا تو اس نے مزید اسے گھورا۔

آنکھیں دکھانے کے لیے نہیں ڈمپل دکھانے کے لیے کہا ہے۔وہ بے باکی سے اس کے گال کو چومتے ہوئے مزید فری ہو رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتا اسے انمول کر رہا تھا۔

اس کا انداز آہستہ آہستہ شدت اختیار کرنے لگا تھا اپنی سانسوں پر اس کی گرفت سخت ہوتی محسوس کر کے وہ کروٹ بدل گئی لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ اس طرح کروٹ بدل کر وہ اس کے دشمن کو اس کی نگاہوں کے سامنے لے ائی ہے۔

تھینک یو اسی کو تو ڈھونڈ رہا تھا میں اس کی کمر پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے میں اس کی ڈوری کو کھینچا تھا۔

اور اب وہ بہت سکون سے اپنے دشمن جاں پر اپنے لب رکھتا اس پر اپنی بے قراریاں لٹانے لگا

اس کے انداز نے اسے شرمانے پر مجبور کر دیا تھا جبکہ وہ گردن سے اہستہ اہستہ کمر کا سفر کرتا اسے اپنے لبوں سے مہکا رہا تھا وہ اس کے پور پور پر اپنے نام کی مہر لگا رہا تھا اس کا انداز اسے بری طرح سے شرمانے پر مجبور کر گیا۔

exponovels

اس کے اس طرح سے شرمانے پر وہ محبت سے اس کا رخ اپنی طرف پھیرتا اس کے لبوں پر اپنے لبوں کی گرفت سخت کر گیا تھا۔

اس کا نوخیز حسن اسے ہر رات کی طرح پھر سے بہکنے پر مجبور کر گیا۔

اور وہ تو بہکنا چاہتا تھا یہ نشہ اس دنیا کا سب سے خوبصورت نشہ تھا جو اسے اپنی بیوی کو اپنی باہوں میں لے کر مدہوش کرتا تھا

مطلب تم کہنا کیا چاہتی ہو۔۔۔۔؟

اس کی گردن پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے وہ اس کے چہرے تک آیا تھا ماتھے سے لبوں کے بیچ ایک لائن کھینچتا وہ اس کے لبوں پر پیار بھری جسارت کر گیا تناوش نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

آپ کا دل بھرتا نہیں ہے نا یہ سب کچھ کر کے وہ اس کی باہوں میں بے بس پڑی تھی وہ اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا اس کا مسئلہ جاننے کے لیے وہ تیار تھا لیکن شرط یہ تھی کہ وہ اس کی باہوں میں قید ہو کر اسے اپنا مسئلہ بتائے گی۔

بیوی تم اپنا مسئلہ بتاؤ میرے پرسنلز میں انٹرفیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ ایک اور پر شوخ جسارت اس کے لبوں پر کرتے ہوئے بولا تھا تناوش صرف مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی اس ٹائم تو وہ اسے دھمکی بھی نہیں دے سکتی تھی ورنہ خود پر بھاری پڑ جاتی۔

مسئلہ یہ ہے کہ مائرہ نے مجھے کہا ہے کہ کسی بھی طرح وارق بھائی کو کمرے میں بھیجیں باقی وہ منا لے گی۔

exponovels

تو میں ان کو کیا بولوں جا کر کہ مائرہ انہیں کمرے میں کیوں بلا رہی ہے وہ تو مائرہ کے بارے میں کوئی بات بھی نہیں کرتے وہ بڑی معصومیت سے ایسے مسئلہ بتا رہی تھی۔

تو جانم یہ ان کا مسئلہ ہے وہ خود حل کر لیں گے تمہیں بیچ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے مائرہ بچی تھوڑی ہے جا کر اپنے شوہر سے خود بات کرے اور بیویوں کو ہزار طریقے آتے ہیں شوہر کو منانے کے مائرہ سے مجھے یہ امید نہیں تھی۔

اب اس مسئلے میں بھی وہ تمہاری مدد چاہتی ہے کم از کم یہاں تو لڑکی اپنا دماغ لڑاتی ہے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ وہ ناراضگی سے اسے دیکھنے لگی۔

مطلب کہ تم مدد کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔؟ وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے بڑی معصومیت سے ہاں میں سر ہلایا

۔

ٹھیک ہے جانو کچھ کرتے ہیں۔ اگر ہم جا کر یہ کہیں کہ مائرہ تم سے بات کرنا چاہتی ہے۔ تو وہ مانے گا نہیں کچھ اور کرنا پڑے گا۔

خیر دیکھ لیں گے فلحال تم تو اؤ ادھر میرے پاس۔۔۔۔ دور سے کیسے اس مسئلے کو حل کریں گے وہ اس کے گرد باہیں پھیلاتا اس کے گال پر ایک دفعہ پھر سے جھک گیا تھا۔

تاشفین ہم نے ان کا مسئلہ حل کرنا ہے اس نے یاد کروانے کی کوشش کی تھی۔

ہاں جان ان کا مسئلہ حل کریں گے پہلے ہمیں مل کر کچھ سوچنا بھی تو پڑے گا نا۔

exponovels

اس طرح دور سے کیا سوچیں گے وہ اسے پوری طرح سے قید کرتا بے بس کرنے لگا تھا تناوش صرف اس کی بازو پر چٹکی کاٹ کر رہ گئی تھی۔

تم نے مجھے چٹکی کاٹی اب اس کی سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جاؤ وہ اسے گھورتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا اور اب تناوش پچھتا رہی تھی اپنی اس معصوم چھوٹی سی غلطی پر

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وارق وارق جلدی چلو پتہ نہیں مائرہ کو کیا ہو گیا ہے۔

میرے خیال میں اسے کہیں درد ہو رہا ہے اماں بھی گھر پر نہیں ہیں وہ پڑوس میں کسی کی شادی ہے نا وہاں گئی ہوئی ہیں

۔

ایک تو ڈینی کو شوق چڑھا ہے پاکستان کی شادیاں دیکھنے کا خود نکاح کر چکا ہے لیکن سکون اسے پھر بھی نہیں مل رہا تناوش بھی گھر پر نہیں ہے۔ مجھے بہت پریشانی ہو رہی ہے پلیز جلدی چلو۔

وہ جیسے ہی آفس سے واپس گھر آیا تھا تاشفین بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

وہ بہت زیادہ پریشان لگ رہا تھا بچے ڈینی اور وہ زیادہ تر گھر پر ہی ہوتے تھے لیکن بچے شام کے وقت مدرسے چلے جاتے تھے ڈینی کا ابھی پرسوں نکاح ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ مصروف رہنے لگا تھا۔

exponovels

ایک تو مصروفیات کی وجہ نشا تھی جس کے ساتھ وہ ہر وقت فون پر بزی رہتا اور دوسرا اسے پاکستان میں ہونے والے ایونٹس دیکھنے کا شوق چڑا ہوا تھا جس میں اکثر عرفان صاحب بھی اس کا ساتھ دیتے تھے۔اور آج بھی وہ لوگ محلے میں ہونے والی ایک شادی پر گئے ہوئے تھے۔

کہ پیچھے سے مائرہ کی طبیعت خراب ہو گئی

وارق کی تو جان جیسے سولی پر اٹکی تھی وہ تیزی سے مائرہ کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔

جبکہ تاشفین بھی بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آیا تھا جیسے ہی وارق نے کمرے کے اندر قدم رکھا تاشفین کہیں غائب ہو گیا۔

لیکن اسے تاشفین کا ہوش ہی کہاں تھا اسے تو بس مائرہ کی پرواہ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں داخل ہوا تو مائرہ اسے کہیں پر نظر نہیں آئی تھی۔

واش روم سے پانی گرنے کی اواز آئی تھی مطلب کہ وہ اندر نہا رہی تھی۔یہاں تک کہ اسے اندر سے مائرہ کے گنگنانے کی آواز بھی آ رہی تھی

اس کا مطلب تھا کہ وہ بالکل ٹھیک تھی اور تاشفین نے اس سے جھوٹ کہا تھا۔

وہ واپس جانے کے لیے پلٹنے ہی لگا جب پانی کا نل بند ہوا اور مائرہ کمرے سے باہر نکلی۔

exponovels

اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر پہلے تو وہ حیران رہ گئی تھی۔ کیا تناوش نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا کیا وہ اسے کمرے میں بھیجنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

وہ بنا کچھ بولے پلٹ کر جانے لگا تھا جبکہ اتنے دنوں کے بعد اس دشمن جان کو دیکھ کر اس کے کمبخت دل نے گھنٹیاں بجانا شروع کر دی تھیں لیکن وہ اس سے ناراض تھا اور اتنی جلدی ماننے کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

وارق۔۔۔۔وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئی تھی جبکہ وہ دروازے پر ہاتھ رکھ چکا تھا لیکن یہ کیا دروازہ تو باہر سے لاک تھا۔

تاشفین دروازہ کھولو اس نے غصے سے کہا تھا لیکن وہاں کوئی ہوتا تو کوئی سنتا نا۔

لگتا ہے دروازہ اٹک گیا اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی تھی۔

اٹک نہیں گیا محترمہ باہر سے کسی نے لاک کر دیا ہے وہ غصے سے کھا جانے والے انداز میں بولا تھا۔

ہاں تو غصہ کیوں کر رہے ہیں میں آپ کے سامنے کھڑی ہوں میں نے نہیں کیا لاک وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔

تم نے نہیں کیا تو چپ کر کے کھڑی رہو جا رہا ہوں میں یہاں سے اس نے غصے سے دروازے کو کھینچنا چاہا تھا۔

ہاں تو جائیں میں کہاں منع کر رہی ہوں۔۔۔۔

بے بی آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کے بابا رات کو آئیں گے آپ سے ملنے کے لیے چوری چوری سب سے چھپ کر ایٹیٹیوڈ بھی تو دکھانا ہے نا۔

exponovels

لیکن آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ سے پیار جتانے کے لیے وہ رات کے کسی بھی وقت آجائیں گے آپ سے ملنے۔۔۔

وہ آہستہ آواز میں منمناتے ہوئے اپنے پیٹ کو سہلا رہی تھی جبکہ وارق کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل سے اٹھ گیا تھا۔

تم سے ملنے نہیں آیا تھا اپنے بچے کو دیکھنے آیا تھا وہ کھا جانے والے انداز میں بولا تھا۔

ہاں تو میں کب کہہ رہی ہوں کہ آپ مجھ سے ملنے کے لیے آئے تھے۔کیا میں نے ایسا کچھ کہا نہیں نا بے بی۔۔۔؟

دیکھیں میرا بچہ بھی گواہی دے رہا ہے۔

تمہارا نہیں میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔یہ میرے بس میں نہیں ہے ورنہ ابھی کہ ابھی لے لیتا تم سے میں اپنا بچہ۔

ہاں اللہ پاک نے اسی لیے یہ اپنے بس میں رکھا ہوا ہے۔ورنہ آپ مردوں کا کیا بھروسہ۔۔۔۔۔۔

جو لمحے میں زندگی سے نکال دیں۔ان پر بھلا کوئی کیا ہی امید رکھ سکتا ہے۔اس کا انداز طنزیہ تھا۔

یہی غلطی ہے تمہاری مائرہ تمہیں کبھی اپنی غلطیاں نظر ہی نہیں آتی۔

تمہیں میری باتیں یاد آرہی ہیں میرا عمل سمجھ میں آرہا ہے لیکن اپنی غلطی تم اب تک نہیں جان پائی ہو۔

وہ بے حد غصے سے بولا تھا اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ اس سے شکوے شکایتیں کر رہی تھی نہ کہ وہ اپنی غلطی مانتی

ہاں تو آپ کیا کر رہے تھے آپ مجھے نیویارک بھیج رہے تھے چاچو کے گھر بھیج رہے تھے۔انسان غلط ہوتا ہے وارق اس کی غلط فہمی دور کی جاتی ہے اسے خود سے دور نہیں کیا جاتا۔لیکن آپ مجھے خود سے دور کر رہے تھے۔

exponovels

ہاں تو تم کہتی نہ کہ تمہیں دور نہیں جانا میرے پاس رہنا ہے میرے ساتھ رہنا ہے تم کچھ بولی۔۔۔۔؟ نہیں نخرے کس نے دکھانے تھے۔۔۔۔۔؟ وہ گھور کر بولا

ہاں دکھانے تھے مجھے نخرے نہیں کچھ بھی کہہ پائی شرمندگی تھی مجھے کس منہ سے کہتی کہ آپ کے ساتھ رہنا ہے۔ جبکہ اتنا کچھ خراب کر چکی تھی میں بہت بری ہوں وارق میں اپنی ہر چیز خود اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیتی ہوں وہ اس کے سامنے کھڑی اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے سسکنے لگی تھی جبکہ وارق غصے سے اسے دیکھنے لگا۔

ہاں یہ کر لو یہ تو سب سے ضروری ہے نا یہاں بیٹھ کے آرام سے پہلے رو لو۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھا چکا تھا اس کے رونے سے وہ اچھا خاصا اریٹیٹ ہو گیا تھا۔

لیکن اسے چپ کروانے کے بجائے وہ اسے ایک سائیڈ کر چکا تھا تاکہ وہ سکون سے بیٹھ کر رو سکے۔ جبکہ مائرہ اب سچ مچ میں بلک بلک کر رونے لگی تھی لیکن وہ اسے چپ نہیں کروا رہا تھا بلکہ ایک سائیڈ پر کھڑے ہو کر سینے پہ ہاتھ باندھے اس کے چپ ہونے کا انتظار کر رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کب سے روئے جا رہی تھی جب کہ وہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اسے چپ کروانے کی بجائے اسے حوصلہ دینے کے بجائے بس کھڑا تھا اب مائرہ کو بھی غصہ آنے لگا تھا۔

اگر آپ کو بس کھڑے ہو کر مجھے روتے ہوئے دیکھنے میں مزہ آ رہا ہے تو بتا دیں ورنہ چلے جائیں کمرے سے باہر۔۔۔۔

exponovels

میں کیوں جاؤں میرا کمرہ ہے میرا گھر ہے تم تو ویسے بھی اس گھر میں نہیں رہنا چاہتی تھی نا۔

اس گھر کے در و دیوار سے تو تمہیں اپنے بابا کے خون کی بو آ رہی تھی اب میرے بابا کے خون کی وجہ سے صحیح سلامت بیٹھی ہو یہاں۔۔۔۔۔" بڑا چبھتا طنزیہ انداز تھا۔

زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے شاید تھپڑ بھول گئے ہیں آپ ہسپتال والا ابھی بھی اگر انہیں پتہ چل جائے نا کہ آپ یہاں میرے ساتھ اس طرح سے بات کر رہے ہیں اس کمرے سے تو کیا اس گھر سے بھی نکال باہر کریں گے۔

اور میں یہ بھی بتاؤں گی سب کے سامنے بڑے ایکشن مار رہے ہیں کہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے لیکن ادھی رات کو یہاں میرے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کے سوتے ہیں بلکہ سر بھی۔

اور یہ بات بتاتے ہوئے تمہیں شرم تو ذرا بھی نہیں ائے گی وہ اسے گھور کر بولا تھا۔

ہاں نہیں آئے گی شرم۔۔۔۔۔وہ آنسو صاف کرتی پورے مقابلے پر اتری ہوئی تھی ہاں یہ سچ تھا کہ وارق ہر روز اسے دیکھنے کے لیے آتا تھا لیکن اندھیرے میں اس کا چہرہ دیکھ نہیں پاتا تھا۔

شاید کل رات جب کمرے کے اندر قدم رکھتے ہوئے وہ ٹیبل سے ٹکرایا تھا اس کی انکھ کھل گئی تھی جس کے تانے وہ اس وقت سن رہا تھا ورنہ پچھلے ایک ہفتے سے تو اسے پتہ بھی نہ چلا ہو گا کہ وہ اس کے قریب اتا ہے۔

صرف رونا ہی ہے یا بات بھی کرنی ہے وہ اخر اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

آپ سے تو ہرگز مجھے کوئی بات نہیں کرنی وہ مزید غصہ ہوئی تھی۔

exponovels

رسی جل گئی بل نہیں نکلے۔۔۔۔۔۔

دیکھو ناراض میں ہوں منانا تمہیں چاہیے۔اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

نہیں مناتی میں جائیں جا کر سو جائیں گیسٹ روم میں جا کر۔۔۔۔۔۔اسے بہت غصہ آرہا تھا۔

ایسے ہی سو جاؤں۔ مطلب مجھے منانے کے لیے کوئی اہتمام نہیں کرو گی۔اور میں فضول میں ایک ہفتے سے روٹھ کر بیٹھا ہوا ہوں کہ میری بیوی میرے لیے کچھ سپیشل پلان کرے گی اف غلط جگہ دل لگا بیٹھے تم وارق یہاں پر تمہارا کچھ نہیں ہونے والا۔

سوچا تھا دوسرے ملک سے بیوی لایا ہوں تھوڑی تو ماڈرن بیویوں کی طرح بولڈ نس دکھائے گی لیکن تم تو نکلی ایک دم اندر سے دیسی۔بہت مایوس کیا ہے تم نے بیوی وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تو وہ پیچھے ہٹی۔کیونکہ وہ اہستہ اہستہ اس کے قریب ہو رہا تھا

دور ہٹیں مجھ سے جا کر گیسٹ روم میں سوئیں۔

ہاں تاکہ تم مجھے زندگی بھر کے لیے اسی گیسٹ روم میں چھوڑ دو تم سے تو میں یہ امید بھی نہیں کر سکتا کہ تم خود سے مجھے منانے اؤ گی۔

یہاں بیٹھ کر رونا دھونا کر لو گی یہ نہیں کہ گیسٹ روم میں آ کر اپنے شوہر کو ایک میٹھی سی پپی دے کر منا لو۔خاک انگریز ہو تم۔۔۔چلو اب لڑائی لڑائی معاف کرو اللہ کا گھر صاف کرو وہ اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے بولا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے کچھ بھی کرنے کی آپ جائیں اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں میں یہاں بالکل ٹھیک ہوں۔

exponovels

آپ نے ناراض رہنا ہے نا تو زندگی بھر جا کر ناراض رہیے میں نہیں آؤں گی منانے کے لیے اور خبردار جو رات کو میرے بے بی کے پاس آنے کی بھی کوشش کی۔۔۔

ارے ارے ایسے کیسے چلے جاؤں اتنے جتن کیے ہیں میری بیوی نے اتنے آنسو بہائے ہیں میرے ناراض ہونے پر اب تو مجھے مان ہی جانا چاہیے اس کا انداز کافی شرارتی تھا اس پر جھکتے ہوئے وہ اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

وارق دور ہٹیں اس نے غصے سے کہا تھا۔

ہٹ ہی نا جاوں میں دور وہ قہقہ لگا کر اسے قریب کھینچ چکا تھا۔

اور اس کے لبوں پر جھکنے ہی لگا تھا کہ وہ مائرہ منہ پھیر گئی۔

مائرہ۔۔۔۔اس نے ٹوکا تھا۔

پہلے سوری بولیں۔شرط آئی تھی۔

کچھ زیادہ نہیں پھیل رہی تم۔۔۔۔؟سوری تمہیں بولنا چاہیے مجھے نہ کہ مجھے تمہیں۔

وہ یاد کروا رہا تھا۔

کیوں جی آپ کو سوری کیوں بولنا چاہیے مجھے میں نے غلطی کی تھی بدتمیزی کی تھی بابا جان کے ساتھ اور ان سے معافی میں مانگ چکی ہوں اور وہ وہ بہت بڑے دل کے مالک ہیں انہوں نے مجھے معاف بھی کر دیا ہے۔

اور ایک آپ ہیں جو اپنی غلطی ہونے کے باوجود مجھے معافی مانگنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔

وہ تو حیران ہوا تھا اس کی ہٹ دھرمی پر۔

exponovels

میری کیا غلطی ہے وہ سوال کرنے لگا۔

کہ آپ نے اپنی اتنی خوبصورت بیوی کو ڈانٹا۔اتنی پیاری بیوی ہوں میں آپ کی میں آپ سے تو کچھ نہیں کہہ رہی تھی جو بھی کہہ رہی تھی اپنے باباجان سے کہہ رہی تھی۔

یہ میرا اور ان کا مسئلہ تھا آپ بیچ میں پڑے ہی کیوں۔اور اوپر سے آپ اب بھی مجھے ڈانٹ رہے ہیں مجھ پر غصہ کر رہے ہیں۔

مجھ سے معافی مانگنے کے بجائے الٹا سیدھا سنا رہے ہیں۔اور اپ کی وہ بہن مجھے کہہ رہی ہے مجھے اپ کو منانا چاہیے۔

کیوں میرا کیا قصور ہے میں کیوں مناؤں میں تو بس سوچ رہی تھی کہ آپ ایک دفعہ کمرے میں ائیں آپ کی کلاس تو میں لوں گی۔

ویسے ارادہ تو میرا آپ کی چوری رات کو ہی پکڑ لینے کا تھا پھر میں نے سوچا آپ اپنے بے بی سے پیار کر رہے ہیں تو مجھے بیچ میں نہیں پڑنا چاہیے

ورنہ آپ کا علاج میں نے کل رات کو ہی کر دینا تھا وہ بڑے مزے سے بولی تھی جبکہ وارق تو بس اسے دیکھ کر رہ گیا وہ ہی بے وقوف تھا جو سوچ رہا تھا کہ اس کی بیوی اسے منانے کے لیے کچھ پلان کر رہی ہو گی۔

ہاں ٹھیک ہے تو اب اس ٹاپک کو ختم کرو اور ادھر آؤ میرے پاس اتنے دنوں سے دور ہو سکون سے سو بھی نہیں پایا میں وہ اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے اس کے اوپر جھکا تھا۔

پہلے سوری بولیں مجھے وہ اسے کندھے سے دور کرتے ہوئے ناراضگی بھرے لہجے میں بولی تھی۔

exponovels

مائرہ اس وقت نو ایگریمنٹس۔اس وقت میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں تمہیں اپنے بہت قریب کر لینا چاہتا ہوں

۔

اور اب اگر تم نے اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکالا نا تو میں بالکل بھی تم سے پیار سے پیش نہیں اؤں گا۔انداز میں واضح دھمکی تھی جسے وہ محسوس کر چکی تھی۔

میں کہاں کچھ کہہ رہی ہوں۔

اس نے مسکرا کر کہا۔

اچھا تو تم نے کچھ بھی نہیں کہا تو پھر پاس آو نا دور رہ کر کیا کرو گی وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتا اسے اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔اس کے نازک گلابی لبوں پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں سے میٹھا جام پینے لگا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے اس کی دھڑکنیں مدھم ہو رہی تھیں۔

لیکن اس وقت وہ مجبور تھا اس وقت اس کی طلب ہر چیز پر حاوی تھی وہ بس اپنے اندر کی ساری بے چینی بے قراری اس کے اندر انڈھیل دینا چاہتا تھا۔

وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پیتا اسے خود میں قید کرتا جا رہا تھا۔

اس کی گرم سانسوں کا لمس اس کے لبوں کے بعد اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھوں کی سنسناہٹ اپنی کمر پر محسوس کی تھی۔

لیکن وہ بولی کچھ نہیں۔کیونکہ وہ بھی بہت دنوں سے یہ جدائی کاٹ رہی تھی۔

exponovels

وارق پوری طرح اس کے دل نشین سراپے میں کھویا ہوا تھا۔

اس نے وارق کا ہاتھ اپنی کمر سے اوپر کندھے کی طرف جاتا محسوس کیا تھا۔اور پھر اس نے اپنا بھرپور حق استعمال کرتے ہوئے اس کی شرٹ کندھے سے نیچے کی تھی۔اس کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے پر سکون کرتا وہ اس کی ساری ناراضگی خود میں اتار گیا۔

اب وہ تھی اور وارق کی بے قراریاں۔جو ان کی دھڑکنوں کو ایک ساتھ رقص کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔

جب کہ اس کی باہوں میں قید وہ اپنی ناراضگی خود ہی ختم کر چکی تھی۔اور ویسے بھی وہ وارق افراہیم تھا وہ اسے زیادہ دیر ناراض ہونے کا حق دیتا ہی کہاں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

پانچ ماہ بعد

بہت بہت مبارک ہو تاشفین تم ایک ساتھ تین بیٹوں کے باپ بن گئے ہو۔۔۔۔۔۔بابا تو خوشی سے ناچے جا رہے تھے۔ان کے بیٹے نے آخر ایک ساتھ انہیں تین خوشیاں دی تھیں۔

خیر مبارک بابا آپ کو بھی مبارک ہو۔۔تناوش تو ٹھیک ہے نا وہ ہسپتال بھاگا بھاگا پہنچا تھا۔جہاں بابا نے ایک ہی ساتھ اسے تین بچے پکرائے تھے۔

اللہ کا کرم ہے بیٹا تمہاری اماں نے اسے دیسی گھی اور مکھن کی ایسی ایسی ڈشز کھلائی تھیں نا کہ کسی طرح کے مسئلہ ہونے کی کوئی چانس ہی نہیں تھے۔

exponovels

ماشاءاللہ میں تو تین پوتوں کا دادا بن گیا۔ بابا تو خوشی سے جھوم رہے تھے

جب دوسرے والے روم سے ڈاکٹر ایک چھوٹی سی گلابی بچی کو لے کر باہر نکلی تھیں۔

بہت بہت مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے وہ مائرہ کی چھوٹی سی بچی ان کے بازو میں تھمانا چاہتی تھی لیکن انہوں نے پہلے ہی تین بچے پکڑ رکھے تھے۔

ادھر دیں ڈاکٹر یہاں جگہ ہے انہوں نے بڑی خوشی سے اپنی پوتی کے لیے بھی جگہ بنائی تھی۔ جبکہ ان کے انداز پر ڈاکٹر بھی مسکرائی

یہ تو چیٹنگ ہے میرے تین تین ایک بھی بیٹی نہیں اور اس کی پہلی ہی بیٹی۔

وارق چلو ہم چینج کر لیتے ہیں وارق بھاگتا ہوا وہاں آ رہا تھا جب تاشفین نے اس کی چھوٹی سی گلاب سی بیٹی کو اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے فرمائش کی۔

ابے ہٹ خبردار جو میری بیٹی پر نظر رکھی۔ یہ کتنی پیاری ہے۔ وارق بے ساختہ ہی اس کے گالوں کو چوم بیٹھا تھا لیکن اس مونچھڑ کی مونچھوں نے اس کی نیند میں خلل ڈالنے کی گستاخی کر دی تھی اور اب وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر روئے جا رہی تھی۔

ارے ارے اسے کیا ہو گیا۔ وہ پریشانی سے کہنے لگا تھا جب تاشفین نے اسے دوبارہ سے اپنی باہوں میں لے لیا تھا۔

ہا۔۔۔۔ کیونکہ اس معصوم سی پری کو اپنا مونچھوں والا باپ پسند نہیں آیا اس کو تو اپنے چھوٹے پاپا پسند ہیں ہیں نا بے بی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے بولا۔

exponovels

بے شک پسند نہ ہو لیکن پھر بھی یہ میری ہے تو اپنے تین سنبھال۔ وہ چھیننے والے انداز میں اس سے اپنی بیٹی لیتا سیدھا مائرہ والے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

بابا وہ لے گیا۔۔۔۔اس نے شکایتی انداز میں کہا تو بابا کا قہقہ بلند ہوا۔

تو کیا یہ تجھے پیارے نہیں لگ رہے انہوں نے اس کا دھیان اس کے بیٹوں کی طرف دلایا تھا۔

یہ بھی تو پیارے ہیں لیکن وارق کی بیٹی تھی

بابا پیارے تو یہ بھی بہت ہیں لیکن میں اگلی دفعہ بیٹی لے کے اؤں گا۔ میں جا رہا ہوں اپنی تناوش کے پاس وہ کہتے ہوئے اندر چلا گیا تھا جب کہ بابا اپنے پوتوں کو سنبھال رہے تھے کہ ڈینی اور نشاء وہاں آ پہنچے۔

ہاں ڈینی تم کب اپنے باپ کو دادا بناؤ گے انہوں نے ڈینی کو ایک بچہ دیتے ہوئے پوچھا تھا۔

پہلے یہ خود تو بڑے ہو جائیں ماموں جان یہ سب کچھ تو ہم بعد میں سوچیں گے ایک بچے کو نشاء اپنی گود میں لیتے ہوئے اس انداز میں بولی کہ وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

اب میں بھی انتظار نہیں کروں گا۔

وہ اس کے کان میں گنگنایا تھا جبکہ نشاء نفی میں گردن ہلاتی وہیں بیٹھ گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تاشفین ہمارے بچے کتنے پیارے ہیں آپ نے دیکھے ہیں وہ بہت خوشی سے کہہ رہی تھی۔

ان دنوں وہ کافی ہیلدی ہو گئی تھی اور پھر تاشفین کی محبتوں کے رنگ بھی تو اس پر خوب چھڑے تھے۔

exponovels

ہاں ہاں دیکھ لیے میں نے بہت پیارے ہیں بالکل تم پر گئے ہیں۔

اور تمہیں پتہ ہے سینٹر والے کا ڈمپل بھی ہے لیکن کیا تم نے ناموں کی لسٹ بنائی ہے وہ اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جب کہ وہ اپنا موبائل اٹھا کر اسے ناموں والے لسٹ دکھانے لگی تھی۔

جب باہر سے شور کی اواز سنائی دی اماں چھوٹو اور احمد باہر پہنچ چکے تھے۔

اب جنگ یہ تھی کہ وہ ان بچوں کے چاچو ہیں ماموں ہیں یا پھر عمر کا لحاظ کرتے ہوئے بھائی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میری بیٹی نا بالکل تم پر گئی ہے بہت نخرے کر رہی ہے ایک چھوٹا سا کس کیا کر دیا میڈم کے مزاج ہی نہیں مل رہے وہ اس کے ساتھ بیڈ پر اس انداز میں آ کر لیٹا تھا جیسے وہ اس کے گھر کا بیڈ روم ہو۔اور ساتھ ہی اس نے اپنے اور مائرہ کے بیچ میں اس چھوٹی سی جان کو بھی رکھ دیا تھا

ہاں ناوارق میں نے بھی دیکھا ہے یہ کچھ زیادہ ہی موڈی ہے ایسے بچے نا بڑے ہو کر بھی۔۔۔۔۔۔

کنڑول جان من کنڑول اپنی بیٹی کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سنوں گا وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو وہ اگے سے اسے گھور کر رہ گئی خود کیا وہ اس کی تعریف میں قصیدے پڑھ رہا تھا۔

بس اسے میری کس پسند نہیں آئی ہے لیکن اہستہ اہستہ عادت ہو جائے گی اس کو پتہ چل جائے گا کہ اس کے بابا کی مونچھیں ہیں۔

exponovels

جس طرح میں نے تمہیں سمجھا دیا وہ اس کے لبوں پر پر شوخ جسارت کرتے ہوئے بولا تو وہ اسے دھکا دیتی بیڈ سے نیچے گرا چکی تھی۔اور ساتھ ہی ساتھ اس کے نیچے کی طرف گرنے پر اس کی چھوٹی سی معصوم بیٹی کا ہاتھ بھی اس کے سینے سے ٹکرایا تھا

ارے ارے وارق اپ کی بیٹی نے تو اپ کو دھکا مار کر نیچے گرا دیا اس نے بڑی معصومیت سے سارا الزام اس گلابی سی جان پر لگا دیا تھا جو بڑی بڑی انکھیں کھولے ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی۔

کوئی بات نہیں یہ تو بابا کی جان ہے وہ دوبارہ سے اس کے پاس اتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھیلنے لگا وہ تھی ہی کتنی سی اس کے ایک ہاتھ جتنی۔

لیکن وارق کے لیے تو وہ اس کی کل کائنات تھی جس کا انتظار وہ کتنے دنوں سے کر رہا تھا اج ان کے گھر میں ایک ساتھ چار چار خوشیاں ائی تھیں۔

ان کا گھرانہ خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ مائرہ کمزور ہے تو اخری وقت میں اس کے لیے مشکل ہو سکتی ہے لیکن اماں نے ایسے ایسے ٹوٹکے ازمائے تھے کہ اس کی ڈلیوری بالکل نارمل ڈلیوری تھی۔

اور اماں کی دعاؤں کا ہی تو نتیجہ تھا کہ اج وہ سب خوش تھے اللہ پاک نے انہیں غم دکھائے تھے۔لیکن وہ ان کے لیے خوشیوں کا وقت بھی تو لے کر ایا تھا۔

exponovels

ابراہیم صاحب نے بہت صبر کیا تھا بہت کچھ سہا تھا لیکن اج ان کا صبر انہیں کتنی خوشیاں دے گیا تھا تھوڑا وقت لگا تھا لیکن اس نے انہیں خوشیوں سے مالا مال بھی تو کر دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ختم شد۔

exponovels